مدینہ منورہ کی حاضریوں میں وہاں پر لکھے جانے والے
مضامین/اہم مقامات کے متعلق معلومات پر مستند تحریر

مقالاتِ
مدینہ منورہ

بفیضان نظر: حضور مفسر اعظم پاکستان فیض ملت
شیخ الحدیث علامہ الحاج الحافظ
محمد فیض احمد اویسی رضوی
محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ

تحریر: مدینے کا بھکاری الفقیر القادری
محمد فیاض احمد اویسی رضوی

☆☆☆

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	پیش لفظ	
2	میرا یہ مبارک سفر صرف بارگاہ رسالت مآب ﷺ کی حاضری کے لیے ہے	
3	فرشتے مدینہ منورہ کی پاسبانی کرتے ہیں	
4	حضرت سلیمان علیہ السلام تخت سے نیچے اُترے	
5	حضرت جُنْدَ ع بن ضَمُرہ رضی اللہ عنہ راہ مدینہ میں فوت ہوئے	
6	غزوہ احد میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی جاں نثاری	
7	حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم	
8	شوقِ شہادت	
9	قدمِ رسول ﷺ پر شہادت	
10	اسّی زخم	
11	حضرت وہب بن قابس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کارنامہ	
12	حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	
13	حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیغام امت مسلمہ کے نام	
14	حضرتِ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شوق و وارفتگی	
15	قصیدہ بردہ شریف اور غزوہ اُحد	
16	صرف اور صرف مدینہ پاک کی حاضری	
17	آنکھ کھلتے ہی احرام اتار دیا اور مدینہ منورہ لوٹ آئے	
18	مدینہ منورہ میں برکت کئی گنا زیادہ ہے	
19	شرح	
20	حجاج کرام جو جدہ اتر رہے ہیں	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

21	ایک انتظامی مشورہ	
22	ایک بہتر مشورہ	
23	عمرہ شریف کا مناسب وقت	
24	نجدیا گندی ہے طبیعت تیری	
25	اونٹنی کا دودھ اور پیشاب مکس کر کے پینا کیسا؟	
26	واقعہ کی تفصیل	
27	کیا اونٹنی کے دودھ اور پیشاب سے بعض بیماری کا علاج کیا جا سکتا ہے؟	
28	اپنوں کی تو مانیں	
29	اونٹنی کا دودھ، سنت بھی شفا بھی	
30	طبی فوائد	
31	آہ حضور تاج الشریعہ	
32	چاند سا بیٹا عطاء فرمایا	
33	محمد امتیاز احمد اویسی فوت ہو گیا	
34	سیدی حمزہ ابو الخیر عیسیٰ سے ملاقات	
35	عظیم الشان محفل مولود شریف میں الشیخ عمر بن حفیظ یمینی کا پر مغز خطاب	
36	انبیاء کرام کو اپنے جیسا بشر کہنے والوں کا رد	
37	جو ترے در سے یار پھرتے ہیں	
38	مدینہ منورہ میں پاکستان کا یوم آزادی	
39	حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا کنواں	
40	رومہ کنویں کی کہانی	
41	سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے نام سے وقف	
42	سائن بورڈ پر بنیادی نوعیت کی معلومات	
43	حضرت قطب مدینہ کا عرس عربی محفل	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

44	حقوق زوجین (سیرت طیبہ کی روشنی میں)	
45	عورتوں میں اچھی عورت کون سی ہے؟	
46	خود کمانے والی خواتین	
47	بیوی کے ساتھ مثالی حسنِ سلوک	
48	مکہ افضل یا مدینہ طیبہ	
49	وادی عقیق (مدینہ منور) میں کی فضیلت	
50	روضہ اطہر کی زیارت	
51	مدینہ منورہ کے فضائل	
52	کھجوریں	
53	مسجد قباء میں نوافل کا ثواب	
54	اہل مدینہ سے برا سلوک کرنے وعیدات	
55	نجدیوں کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا	
56	مسجد مینارتیں	
57	خصوصیت۔دنیا کی حقیقت	
58	مدینہ منورہ کی پاک سرزمین کا تقدس اور اس کے تقاضے	
59	خودکش حملہ توبہ توبہ	
60	علامہ اقبال کی پیاری بات	
61	جس شہر مبارک کی تعریف ہر زمانہ میں رہے گی	
62	مسجد نبوی شریف میں چالیس نمازیں پڑھنے کی فضیلت وحکمت	
63	ثواب، نیکی اور اجر اللہ تعالیٰ کا خصوصی انعام ہے	
64	چالیس نمازوں کی حکمت	
65	حج کے کچھ مسائل اور ادائیگی حج کا طریقہ	
66	کعبہ شریف کے متعلق چند ضروری احکام	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

67	حج کی ادائیگی کا طریقہ	
68	دوران احرام خواتین کے پردے کا اہم مسئلہ	
69	عورتوں کے احرام کے چند مسائل	
70	مدینہ منورہ کے فضائل	
71	مدینہ منورہ کے لیے برکت کی دعاء	
72	مدینہ دارالشفاء ہے	
73	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ سے محبت	
74	مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا حکم	
75	گنبد خضریٰ کی زیارت	
76	مدینہ طیبہ کی پریشانیوں پر صبر کی فضیلت	
77	مدینہ پاک مثل بھٹی ہے برے لوگوں کو باہر نکالتا ہے	
78	مدینہ منورہ میں فوت ہونے کی فضیلت	
79	تاقیامت شاد و آباد مدینہ طیبہ	
80	ایمان کی جائے پناہ مدینہ طیبہ	
81	عہد نبوی میں مدینہ طیبہ کا شہری نظام اور جدید طرز تعمیر کا عظیم شاہکار	
82	مدینہ منورہ کا محل وقوع	
83	مسلمانوں کی آبادکاری کا انتظام	
84	ہر شہری کے لیے مکان	
85	آبادی میں اضافے کا حل	
86	مسجد نبوی شریف اور مرکزی سیکرٹریٹ	
87	مرکز تعلیم	
88	بازار اور تجارتی مراکز کا قیام	
89	مدینہ کی مرکزی منڈی	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

90	مدینہ منورہ کا نقشہ	
91	حرمین شریفین میں یہ حرکتیں توبہ توبہ؟؟؟	
92	غلاف کعبہ ہوا سے اُوپر اُٹھ گیا	
93	آہ جدائی مدینے سے اللہ نہ کرے	
94	الحمد میں پھر آیا سرکار قدموں میں ﷺ	
95	روضۂ نبوی ﷺ حاضری پر	
96	ابن تیمیہ کا نظریہ درست نہیں	
97	پرنالہ حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے مکان کا	
98	مسند احمد کی روایت	
99	آثار و تبرکات سے پیار	
100	ترک سلاطین واہ واہ	
101	مدینہ منورہ میں عُھن کا کنواں	
102	رسول اللہ ﷺ نے (بئیر) عُھن کنویں میں اپنا لعاب ڈالا اور اس کیلئے برکت کی دعا فرمائی	
103	//////////	//
104	شاہ سلمان کو بتا دیا تھا ہمارے بغیر تم دو ہفتے بھی نہیں رہو گے ٹرمپ	
105	دنیا میں بہادر پاک فوج	
106	یورک ایسڈ کیا ہے؟ اس کا علاج	
107	امیر طیبہ کے دربار کی حاضری	
108	مسجد سید الشہداء	
109	توجہ طلب مسئلہ؟؟	
110	ابواء شریف ام سید المرسلین خاتم النبیین سیدہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں	
111	ابواء شریف کا تعارف	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

	ویپ مائپ	112
	مزار سیدہ آمنہ (رضی اللہ عنہا)	113
	ابواء کے معنی	114
	ابواء شریف عہد رسالت میں	115
	ابواء میں حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ کی ولادت	116
	میرے والد گرامی حضور فیض ملت نے حاضری دی	117
	نجدیوں کے کارندے	118
	اُف نجدیوں کا ظلم	119
	بدر شریف	120
	سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا	121
	قبیلہ زُھرَۃ؟؟؟؟	122
	نسب شریف	123
	قبیلہ قریش کے فضائل	124
	سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے فضائل	125
	زمانہ جہالت میں بھی پاک دامن	126
	کچھ سیدنا عبداللہ کے بارے میں	127
	تیرا سب گھرانہ نور کا	128
	ایمان والدین مصطفیٰ ﷺ	129
	دلائل از قرآن پاک	130
	تیسرا مسلک	131
	سیدہ بی بی آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا کے ایمان کے قوی دلائل	132
	سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا کا نکاح	133
	حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی غیبی مدد اور نکاح سبب	134

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

135	ابتدائے حمل کے حالات وواقعات	
136	ولادت باسعادت کے واقعات	
137	(یثرب) مدینہ طیبہ جانا ہوا	
138	(یثرب) مدینہ طیبہ سے واپسی اور وصال	
139	ایمان سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی دلیل	
140	ساری مخلوق غم زدہ ہوئی	
141	مرثیہ جنات	
142	مزار آمنہ کی حفاظت ربانی	
143	نبی اکرم ﷺ کی قبر انور پر تشریف آوری	
144	سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا کا زندہ ہونا	
145	اُف سعودی نجدی وہابیوں کی قبر انور کی بے حرمتی	
146	روضہ اقدس کی گرانے کی گستاخانہ سازشیں	
147	تحفظ ناموس رسالت کے لیے 55 ایام قید کاٹی	
148	یہاں آپ کی رہائی کے لیے بہت دعائیں ہوئیں	
149	میرے آقا کریم ﷺ وسلم کا محبوب شہر	
150	آب زمزم پینے کے مسائل	
151	آبِ زم زم... شفاء بھی غذاء بھی	
152	آب زمزم پر تحقیقات	
153	معراج النبی کے سلسلہ میں محفل شریف ہے	
154	مدینہ منورہ میں عرس مبارک حضرت سیدنا امیر معاویہ	
155	حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حالاتِ زندگی	
156	حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ احادیث وآثار کے آئینے میں	
157	عمرہ شریف کے لیے مکہ مکرمہ	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

158	حدیث لولاک شریف	
159	واقعہ معراج النبی ﷺ	
160	معراج سے واپسی کا سفر سورۃ والنجم کی آیات کی روشنی میں	
161	حریم حق میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسائی	
162	علامہ غلام شبیر باروی صاحب کی دعوت پر	
163	20/اپریل یوم ولادت نبی کریم ﷺ یوم درود وسلام	
164	جشن ولادت امام حسین رضی اللہ عنہ	
165	مکہ معظمہ، حرم کعبہ پر کالے جھینگروں کی یلغار، زائرین پریشان	
166	// // // //	//
167	مکہ میں مسجد الحرام پر لاکھوں کا کروچز کے حملے کی حقیقت	
168	خواجہ محمد امین صاحب کے ہاں محفل شریف	
169	اے زائر مدینہ ذرا ہوش میں آ	
170	فقیر مدینہ منورہ کا نکاح خوان بھی ہے	
171	نکاح کے مسائل	
172	جعلی تبرکات۔جدید انڈسٹری	
173	مکہ میں جعلی غلافِ کعبہ بنانے کی فیکٹری پر چھاپہ	
174	رسول اللہ ﷺ کے موئے مبارک	
175	گزشتہ سے پیوستہ	
176	موئے مبارک کی زیارت	
177	کیا شب برأۃ میں عبادات بدعت ہیں؟؟	
178	ہم کتنے خوش نصیب ہیں	
179	جنت البقیع شریف حاضری	
180	سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

181	جنتی چشمہ	
182	محافل نعت کی اصلاح ضروری ہے	
183	نعت خواں ومقررین حضرات کے نام	
184	ہیں اس راہ کے راہزن کئی	
185	مسجد نبوی شریف کے قالین تبدیل کئے گئے مگر؟	
186	مسجد نبوی تاریخی لائبریری	
187	ڈیڑھ لاکھ کتب، سالانہ پانچ لاکھ زائرین	
188	مدینہ منورہ میں بارش ہوئی	
189	گذشتہ تیرہ صدیوں میں صرف 2 افراد کو	
190	نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک دیکھنے کی سعادت ملی	
191	یہودیوں کے سردار کعب بن اشرف کا قتل	
192	آہ مدینہ طیبہ سے خدا کسی کو جدا نہ کرے۔۔۔	
193	قلعہ قباء شہر مدینہ جاتے ہوئے راستے میں	
194	جلوس جشن عید میلاد النبی ﷺ	
195	حضرت سیدہ بی بی زہراء بتول رضی اللہ عنہا	
196	بچیوں کو زندہ درگور کرنا	
197	حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حالات	
198	ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا	
199	الزوجۃ الوفیہ وفادار بیوی	
200	سخاوت میرے نبی کریم کی ﷺ	
201	ہم جدہ سے مدینہ منورہ روانہ ہوئے	
202	جبل ورقان کی زیارت سے سب کیوں محروم رہتے ہیں	
203	جبل ورقان	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

204	مدینہ منورہ کی حدود کے باہر عالی شان محل؟؟	
205	کئی درگاہوں پر عرس منایا گیا	
206	حضور فیض ملت کا عرس شریف مدینہ منورہ میں بھی ہوگا....	
207	یوم اصحاب بدر	
208	313 اصحاب بدر نے ہواؤں کے رخ موڑ دیئے	
209	محفل ایصال الثواب مدینہ منورہ میں	
210	سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت کا واقعہ	
211	اللہ اللہ رمضان المبارک کے دو عشرے	
212	ہمارے گھر کی حسین یادیں	
213	یوم علی	
214	مدینہ منورہ کی حسین یادیں	
215	عرب شریف میں ماہِ رمضان کے شب و روز	
216	ساری خوشیاں مدینہ منورہ میں ہیں	
217	ہر لمحہ رہے رحمت کی برسات مدینے میں	
218	آخری روزہ افطار کیا۔۔۔	
219	سیدہ عاتکہ رضی اللہ عنہا کا تعارف	
220	سیدہ عاتکہ رضی اللہ عنہا کی ازدواجی زندگی	
221	اہم سبق	
222	عید کی خوشیاں	
223	معاویہ نام کی مسجد سے جلنے والوں کے نام	
224	نام معاویہ اور حضرات اہلبیت کرام	
225	جی ہاں انبیاء کرام کے اجسام محفوظ ہوتے ہیں	
226	حج۔دو حرف ح۔ج	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

227	شوال کے روزے	
228	تقریظ بر الحقائق فی الحدائق۔معروف بہ شرح حدائق بخشش	
229	شرح حدائق بخشش کی پذیرائی	
230	شب آخری میرے سر پہ کھڑی ہے	
231	حرمین شریفین کا سفر نامہ	
232	الحمدللہ پھر مدینہ منورہ کا بلاوٴ آیا	
233	عمان۔مسقط کے متعلق جانیں	
234	اونٹ کے گوشت کے فوائد	
235	ریاض سے مدینہ منورہ	
236	وقوف عرفہ کا وقت	
237	فتح بابِ نبوت پہ لاکھوں سلام کی شرح	
238	حدیث نور	
239	ان کی یادیں	
240	حضرت قطب مدینہ کا عرس مبارک	
241	قطب مدینہ کے وصال کا حال	
242	امیر مدینہ کی بارگاہ میں حاضری	
243	ایک لاکھ درود شریف کا ثواب	
244	آہ! مولانا محمد امیر نقشبندی رضوی	
245	عید مدینہ	
246	حج کی قربانی	
247	حاجی اگر قربانی استطاعت نہ رکھے	
248	باب الحرمین جدہ کا تعارف	
249	داڑھی مرد کی علامت ہے	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

250	سعودی عرب کا نظام حیات	
251	بخیر مدینہ منورہ واپس حاضر ہوئے	
252	نبی کریم ﷺ کے زیرِ استعمال رہنے والا آئینہ	
253	آپ کے ہوتے ہوئے ہر غم و پریشانی ہیچ ہے	
254	تو اور تیرے بچے کھائیں تیرا کفارہ ادا ہو گیا	
255	مدینہ منورہ کو یثرب کہنے کا شرعی حکم	
256	آہ طیبہ سے جدائی	
257	وہ میرے سفر کے امیر تھے	
258	الحمدللہ! مجھ کو درپیش ہے پھر مدینے کا سفر	
259	باب جبریل میرا پتہ ہے	
260	آہ یہ فوٹو بازی ایمان لیواء مرض	
261	چند مفید مضامین	
262	شوگر کا مکمل علاج	
263	صاحب حوض کوثر ﷺ	
264	پاک و ہند کے علماء و مشائخ کرام کو سلسلہ عالیہ اویسیہ قادریہ رضویہ میں خلافت نامہ تحریر کر دیا	
265	// // // //	//
266	حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے متعلق	
267	احادیث مبارکہ میں خواجہ اویس قرنی کا ذکر خیر	
268	والدہ کی خدمت نے درجہ کمال تک پہنچایا	
269	خواجہ اویس قرنی مستور کیوں رہے؟	
270	عمرہ شریف کے لیے روانہ ہوا	
271	سیدہ خاتون جنت کا اپنے بابا کریم کے مزار اقدس پر حاضری کی کیفیت	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

272	// // // //	//
273	جو حمراء وادی سن کریاں	
274	جی الحمدللہ مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہو چکا ہوں	
275	حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے بچے زندہ ہوئے	
276	مدینہ منورہ میں پھسل کر گرے ہاتھ ٹوٹ گیا؟؟	
277	خوش آمدید 2020	
278	باب الحرمین جدہ شریف روانگی	
279	2019ء کا آخر دن 2020ء کا پہلا دن جی	
280	الحمدللہ دن گذرا مکہ میں تورات مدینے میں	
281	سیدہ ام المؤمنین کی یاد میں	
282	زنا ایک گندی وباء	
283	آہ مولوی محمد حامد اویسی	
284	دینی مسئلہ کس سے پوچھیں؟	
285	کوئی بے چین ہے طیبہ میں آ کر سر چھپانے کو	
286	سلسلہ اویسیہ واقعی افسانہ نہیں بلکہ حقیقت ہے؟	
287	اویسیوں میں بیٹھ جا، بلالیوں میں بیٹھ جا	
288	میرے تو سب کچھ آقا آپ ہیں صرف آپ ہیں	
289	چند زیارات جنت البقیع شریف، حضرت سید الشہداء	
290	مسجد قلبتین، سبعہ مساجد حاضری ہوئی	
291	ستر ہزار چمکتے چہرے	
292	مسجد قلبتین کا تعارف	
293	ثقیفہ بنی ساعدہ	
294	سبعہ مساجد کا تعارف	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

295	جنت البقیع شریف فضائل وتفصیلات	
296	بقیع کا معنیٰ ومفہوم	
297	جنت البقیع میں دفن ہونے والے خوش نصیب	
298	روز محشر حضور ﷺ اپنے مزار سے	
299	جنت البقیع کے قبہ جات	
300	فضائل بقیع	
301	قیامت میں دولہا بارات کے ساتھ	
302	جنت البقیع کے مشہور مزارات وقبہ جات	
303	قبر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی تحقیق وتفصیل	
304	قبر ابی سفیان بن الحارث بن عبد المطلب	
305	قبہ جات	
306	اہل بقیع کی زیارت کا سنت طریقہ	
307	دیگر مزارات	
308	جَنَّتُ الْمُعَلّٰی	
309	سگان طیبہ (مدینہ طیبہ کی کتوں) کی زیارت	
310	اعتراض	
311	بلّی کی بارگاہِ رسالت ﷺ میں التجاء	
312	حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کا واقعہ پڑھا	
313	مدینہ منورہ کا قدیم ریلوے اسٹیشن اور مسجد السقیہ	
314	دل تڑپ جائے گا جب مدینے سے تیری جدائی ہوگی	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں لب کشا نہیں ہوں اور محو التجا ہوں
میں محفل حرم کے آداب جانتا ہوں
جو ہیں خدا کے پیارے میں ان کو چاہتا ہوں
اُن کو اگر نہ چاہوں تو اور کس کو چاہوں
ایسا کوئی مسافر شاید کہیں نہ ہوگا
دیکھے بغیر اپنی منزل سے آشنا ہوں
کوئی تو آنکھ والا گزرے گا اس طرف سے
طیبہ کے راستے میں ، میں منتظر کھڑا ہوں
یہ روشنی سی کیا ہے ، خوشبو کہاں سے آئی؟
شاید میں چلتے چلتے روضے تک آگیا ہوں
طیبہ کے سب گدا گر پہچانتے ہیں مجھ کو
مجھ کو خبر نہیں تھی میں اس قدر بڑا ہوں
اقبال مجھ کو اب بھی محسوس ہو رہا ہے۔
روضے کے سامنے ہوں اور نعت پڑھ رہا ہوں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں تو خود ان کے در کا گدا ہوں، اپنے آقا کو میں نذر کیا دوں
اب تو آنکھوں میں بھی کچھ نہیں ہے ورنہ قدموں میں آنکھیں بچھا دوں
آنے والی ہے اُن کی سواری، پھول نعتوں کے گھر گھر سجا دوں
میرے گھر میں اندھیرا بہت ہے، اپنی پلکوں پہ شمعیں جلا دوں
میری جھولی میں کچھ بھی نہیں ہے، میرا سرمایہ ہے تو یہی ہے
اپنی آنکھوں کی چاندی بہا دوں، اپنے ماتھے کا سونا لٹا دوں
بے نگاہی پہ میری نہ جائیں، دیدہ ور میرے نزدیک آئیں
میں یہیں سے مدینہ دکھا دوں، دیکھنے کا سلیقہ سکھا دوں
روضۂ پاک پیشِ نظر ہے، سامنے میرے آقا کا در ہے
مجھ کو کیا کچھ نظر آ رہا ہے، تم کو لفظوں میں کیسے بتا دوں
میرے آنسو بہت قیمتی ہیں، ان سے وابستہ ہیں اُن کی یادیں
ان کی منزل ہے خاکِ مدینہ، یہ گوہر یوں ہی کیسے لٹا دوں
مجھ کو اقبال نسبت ہے اُن سے جن کا ہر لفظ جاں سخن ہے
میں جہاں نعت اپنی سنا دوں، ساری محفل کی محفل جگا دوں

☆☆☆

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مقالات مدینہ طیبہ (جلد اول)

پیش لفظ

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدالانبیاء وخاتم المرسلین وعلی آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

امابعد! حجاز مقدس مدینہ منورہ میں حاضریوں کے دوران فقیر اپنے روز وشب کے معمولات لکھتا رہتا ہے دریں اثناء مختلف مفید علمی وتاریخی مضامین پڑھنے کو ملتے ہیں فقیر انہیں بھی محفوظ کرتا رہتا ہے جو ماشاء اللہ کئی صفحات بن جاتے ہیں قبل ازیں میرے برادر طریقت الحاج شیخ محمد سرور اویسی زید مجدہٗ نے فقیر کے چار سفرنامے

☆ زندگی کا حاصل ہے حاضری مدینے کی

☆ حجاز مقدس کے اہم ترین مقامات

☆ دررسول کی حاضری کی شرعی حیثیت (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

☆ حرمین شریفین کا سفرنامہ (جلد اول) شائع کئے۔

جبکہ (بار دوم) دررسول کی حاضری کی شرعی حیثیت (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور حرمین شریفین کا سفرنامہ (جلد دوم) محترم محمد اکبر قادری اکبر بک سیلرز اردو بازار لاہور نے شائع کی جو مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔

زیر سفرنامہ کو فقیر نے مقالات مدینہ منورہ کا نام دیا ہے جسے الحاج شیخ محمد سرور اویسی زید مجدہٗ (گوجرانوالہ) نے شائع کرنے کا بیڑا اُٹھایا ہے جو نذر قارئین ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

امید ہے گذشتہ سفرناموں کی طرح اسے بھی فقیر کے کرم فرما پسند کریں گے جہاں کہیں علمی یا تحریری اغلاط ہوں ضرور آگاہ فرمائیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں درستگی کی جائے۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت فقیر کی اس کاوش کو میں ذریعہ نجات بنائے اور ناشرین وقارئین کرام کے لیے توشہ آخرت ہو۔

آمین بجاہ سید الانبیاء وخاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی رضوی

جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور پنجاب پاکستان

۲۱ ربیع الاول شریف 1441ھ 19 نومبر 2019ء بروز منگل قبل صلوٰۃ الظہر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میرا یہ مبارک سفر صرف بارگاہ رسالت مآب ﷺ کی حاضری کے لیے ہے

فقیر مدینہ طیبہ روانگی کے لیے مورخہ ۲۷ شوال المکرم ۱۴۳۹ھ ۱۲ جولائی ۲۰۱۸ء جمعرات کو بہاولپور سے باب المدینہ (کراچی) روانہ ہوا علامہ قاری خلیل احمد مہروی کمال شفقت فرماتے ہوئے گاڑی لائے بہاولپور ائیر پورٹ پہنچایا۔ جہاز بروقت بہاولپور سے روانہ ہوا قبل از عصر کراچی ائیر پورٹ پہنچا تو محترم محمد راشد قادری گاڑی لئے موجود ہیں الحاج محمد احمد قادری (کاروان اسلامی) کے گھر آگیا۔ ان کے بیٹی کی منگنی میں شرکت کی۔ شب جمعہ محترم محمد سہیل اویسی کے ہاں گذاری۔

دوسرے دن ۲۸ شوال المکرم ۱۴۳۹ھ ۱۳ جولائی ۲۰۱۸ء جمعۃ المبارک کے خطاب کے لیے محترم محمد ذیشان اویسی نے اورنگی ٹاؤن دو مساجد میں ترکیب بنا رکھی ہے پہلا خطاب مفتی محمد فاروق القادری کے ہاں (جامع مسجد نورانی اورنگی ٹاؤن کراچی) تھا قارئین کرام کے لیے اس کا خلاصہ حاضر ہے۔

نَحْمَدُہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم وآلہٖ وسلم آلہٖ واصحابہٖ اجمعین اما بعد!

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا۔ (نساء.64)

تمام حضرات مل کر ایک مرتبہ نہایت ہی عقیدت و احترام کے ساتھ آقا کریم حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ اقدس میں درود وسلام کا نذرانہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عقیدت پیش کریں۔

الصلوٰۃ والسلام علیك یاسیدی یارسول اللہ
وعلیٰ آلك واصحابك یاسیدی یاحبیب اللہ

حضرات محترم !

الحمدللہ فقیر کل مدینہ منورہ کی حاضری سے بہرمند ہونے کے لیے جارہا ہے۔محترم حضرت مفتی محمد فاروق قادری المدنی کے حکم پر حاضر ہوا ہوں ۔مدینہ پاک کی حاضری کے متعلق چند باتیں عرض کرتا ہوں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کاارشاد گرامی ہے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ

اگر وہ اپنی جانوں پرظلم کرلیں تواے محبوب وہ آپ کی بارگاہ میں آجائیں۔

کیوں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

من زار قبری وجبت لہ شفاعتی

جس نے میرے روضہ انور کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی

(دارقطنی،السنن، 2۔447،رقم 2669)

ہر مسلمان کی سب سے بڑی خواہش یہ ہوتی ہے کہ اُسے درِ رسول کی حاضری نصیب ہو کیوں کہ اس سے بڑھ کر ایک امتی کیلئے کیا سعادت ہوسکتی ہے کہ وہ آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور حاضر ہو،اور اہل محبت تو ساری زندگی اسی تڑپ میں گذار دیتے ہیں۔انہیں اگر حاضری کے ساتھ ساتھ حج کی دولت نصیب ہو جائے تو وہ بقول اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا علیہ الرحمہ۔

اس کے طفیل حج بھی خدا نے کرادیئے
اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے
ہوتے کہاں خلیل و بنا کعبہ ومنیٰ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے

حاضری صرف مدینہ منورہ کی

اہل ایمان سفرِ حج میں آپ کے در اقدس پہ حاضری دیتے ہیں۔ کچھ اہل محبت ایسے بھی گذرے جو گھر سے سفر حج کے ارادے سے نکلے اس سفر میں انہوں نے آپ کی خدمت اقدس میں حاضری صرف اس لئے نہ دی کہ گھر سے حاضری کی نیت نہ تھی اور تبعاً حاضری خلاف ادب ہے۔لہذا گھر واپس آ کر دوبار مدینہ منورہ آپ کی خدمت میں حاضری کے لئے سفر کیا۔(اس بار فقیر کی نیت صرف اور صرف بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضری ہے)ان اہل عشق وفا میں سے ایک عاشق رسول حضرت علامہ عبدالرحمن جامیؒ ہیں۔فقہ حنفی کے مشہور ومعروف فقیہ ومحقق علامہ ابن عابدین شامی نے فتاوی شامی جلد ۲ میں علامہ عبدالرحمٰن جامی کے اس عمل یوں بیان فرمایا ہے۔

العارف ملا جامی انہ افرد الزیارۃ عن الحج حتی لا یکون لہ مقصد غیرھا فی سفرہ

عارف کامل حضرت مولانا عبدالرحمن جامی علیہ الرحمہ نے آپ کی زیارت کے لئے جو سفر کیا اس میں حج کو بھی نیت سے خارج کر دیا تا کہ زیارت کے علاوہ اور کوئی مقصد نہ رہے۔

مشہور محدث علامہ شیخ شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بزرگان دین روضہ انور کی زیارت کی سعادت کے حصول کا قصد فرمایا اور بارگاہ نور کی حاضری کا شرف حاصل کیا امام الاولین وال آخرین سید الانبیاء والمرسلین رحمۃ اللعالمین محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار نور کی حاضری اور قبر انور کی زیارت علمائے دین کے نزدیک بالا تفاق قولاً وفعلاً بہترین سنت اور مؤکد ترین مستحبات میں سے ہے۔مگر عشاق تو کہتے ہیں کہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

زندگی کا حاصل ہے حاضری مدینے کی

حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محبوب خدا رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قبر انور کی زیارت ایک متفق علیہ سنت اور مرغوب فضیلت ہے اور بعض علمائے مالکیہ در نور کی حاضری اور قبر نور کی زیارت کو واجب کہتے ہیں اور امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک بارگاہ نور رسالت مآب کی حاضری اور قبر نور کی زیارت مؤکد ترین مستحبات بلکہ قریب واجب ہے۔ (جذب القلوب)

محترم سامعین کرام ! حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آقائے کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ

من زار نی فی المدینۃ محتسبا کان فی جواری و کنت لہ شفیعا یوم القیامۃ

جو شخص رضائے الٰہی کی خاطر میری زیارت کے لئے شہر مدینہ آیا وہ قیامت کے دن میرے قریب ہوگا اور میں اس کی شفاعت کروں گا۔

ایک اور حدیث میں آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ

من زارنی بعد موتی فکانما زارنی فی حیاتی

جس شخص نے میرے وصال کے بعد میری زیارت کی گویا اس نے ظاہری حیات میں میری زیارت کی۔

(بحوالہ شفاء الفواد بزیارۃ خیر العباد للشیخ السید محمد علوی المالکی)

(نوٹ۔ زیارت روضہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق مزید تحقیق و تفصیل فقیر نے اپنی تصنیف "در رسول کی حاضری کی شرعی حیثیت" میں لکھی ہے ملاحظہ کریں جو مطبوعہ موجود ہے)

فرشتے مدینہ منورہ کی پاسبانی کرتے ہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی رحمت شفیع امت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ منورہ کے راستوں پر فرشتے مقرر ہیں اس میں طاعون اور دجال داخل نہیں ہوسکتا۔ (بخاری شریف۔مسلم شریف)

محترم حاضرین! مدینہ طیبہ وہ پیارا اور عظمت و برکت والا شہر ہے جس کی گلی اور کوچہ میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مقرر فرمایا ہے جو مدینہ طیبہ کی پاسبانی وحفاظت کرتے ہیں۔ دنیا کے باشاہوں کے شہروں کی حفاظت انسان کرتے ہیں مگر محبوب خدا سلطان دو جہاں ﷺ کے شہر پاک مدینہ طیبہ کی حفاظت اللہ کی نوری مخلوق فرشتے کرتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت کے برادر اصغر استاذ زمن علامہ حسن رضا خاں بریلوی نے کیا خوب فرمایا۔

عجب رنگ پر ہے بہار مدینہ۔ کہ سب جنتی ہیں نثار مدینہ
ملائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی۔شب و روز، خاک مزار مدینہ
نہ جنت، نہ جنت کی گلیوں میں دیکھا۔مزہ جو مدینہ کی گلیوں میں دیکھا

حضور نبی کریم ﷺ نے اس شہر کی عظمت و رفعت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

ما علی الارض بقعۃ احب الی ان یکون قبری

روئے زمین میں مجھے اس ٹکڑے سے زیادہ کوئی ٹکڑا محبوب نہیں جس میں میری قبر ہوگی۔ (مشکوۃ شریف)

حضرت سلیمان علیہ السلام تخت سے نیچے اُترے۔

عزیزان محترم حاضرین!

مدینہ شریف کے مقام و مرتبہ کا اندازہ آپ اس واقعے سے بھی لگا سکتے ہیں جسے حضرت علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مایہ ناز تصنیف تفسیر روح البیان جس کا اردو ترجمہ میرے قبلہ والد گرامی حضور فیض ملت محدث بہاولپوری علیہ الرحمہ نے فیوض الرحمن کے نام سے کیا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کہ ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے تخت پر سوار ہو کر ساری دنیا کا دورہ فرما رہے تھے۔آپ کے ساتھ اس زمانے کے انبیاء کرام وعلماء تھے اور تخت کے کنارہ پر جنات کھڑے تھے۔تخت برابر اڑ رہا تھا۔ایک ایسا مقام آیا جہاں پہنچ کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے تخت کو نیچے اترنے کا حکم دیا اور تمام حاضرین کو حکم دیا کہ یہ زمین پیدل چل کر طے کرو؟ سب نے حکم کی تعمیل کی اور پیدل چلنے لگے۔خود حضرت سلیمان علیہ السلام بھی پیدل چلنے لگے۔جب اس زمین کا سفر پورا ہو گیا تو اس میدان سے نکل کر تخت پر سوار ہو گئے اور تخت پرواز کرنے لگا۔حاضرین میں سے کسی عرض کیا اے اللہ کے نبی حضرت سلیمان علیہ السلام آپ نے اس زمین اور میدان کا اس قدر ادب اوحترام کیوں کیا آپ نے پیدل چل کر اس زمین اور میدان کو کیوں طے کیا؟ آخر اس زمین کے ادب واحترام کی وجہ کیا ہے؟ تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا،ابھی یہ جگہ جنگل ہے۔ایک زمانہ آئے گا اس جگہ پر ایک شہر آباد ہو گا۔اس کا شہر کا نام مدینہ منورہ ہو گا۔اس شہر میں اللہ تعالیٰ کے پیارے اور آخری نبی امام الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی زندگی کا آخری زمانہ گزاریں گے اور اسی زمین پر آپ کا وصال ہو گا۔اور اسی زمین میں آپ مدفون ہونگے،جہاں آپ کی تربت بنائی جائے گی (جو کعبہ اور بیت المقدس اور عرش اعظم سے بھی افضل واعلیٰ ہو گی) اس لئے اس زمین اور میدان کا ادب بجالایا۔

(ملخصا تفسیر فیوض الرحمن ترجمہ روح البیان)

سبحان اللہ! حضرت سلیما ن علیہ السلام نے اس وقت اپنے زمانے میں ہمارے آقا ومولا نبی سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری سے ایک ہزار سال پہلے اس زمین اور چٹیل میدان کا ادب واحترام کرتے نظر آتے ہیں۔جب ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس زمین میں تشریف نہیں لائے تھے اور نہ ہی اس چٹیل میدان میں شہر محبوب مدینہ منور آباد ہوا تھا تو حضرت سلیمان علیہ السلام اس زمین پر پیدل باادب چلتے نظر آتے ہیں۔تو اگر آج حضرت سلیمان علیہ السلام مدینہ منورہ میں آجائیں جہاں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آقائے دو جہاں محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آرام فرماہیں تو ان کے ادب واحترام کا کیا عالم ہوگا؟

سامعین کرام! شہر پاک مدینہ منورہ میں اپنے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ کی حاضری کے لئے ایمان والے تڑپتے اور مچلتے رہتے ہیں اور اللہ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں۔

الٰہی دکھا دے وہ مدینہ کیسی بستی ہے
جہاں پر رات دن مولیٰ تیری رحمت برستی ہے

اور جب ایک عاشق رسول صادق شہر محبوب مدینہ منورہ میں حاضری کا شرف حاصل کرلیتا ہے اور وہاں کے دن رات کا انوار و برکات اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے اور شہر محبوب کی گلی اور کوچے کا نظارہ کرلیتا ہے تو بس اسی شہر محبوب میں جینے اور مرنے کی آرزو اور تمنا کرنے لگتا ہے۔

امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں بیان فرماتے ہیں۔

رخصت قافلہ کا شور غش سے ہمیں اٹھائے کیوں
سوتے ہیں ان کے سائے میں کوئی ہمیں جگائے کیوں
پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکرے سب کی کھائے کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں

حضرت جُنْدَع بن ضَمُرہ رضی اللہ عنہ راہ مدینہ میں فوت ہوئے

حضرات گرامی!

آئیے فقیر آپ کو ایک ایسے واقعہ عرض کرتا ہے جو یقیناً ایک عاشق رسول کے ایمان کو تر و تازہ کردے گا اور اس کے دل میں گنبد خضریٰ کی زیارت کی تڑپ پیدا کردے گا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سنیں اور ایمان تازہ کریں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے، اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلاموں کو حکم فرمایا۔

وَ مَنْ یُّهَاجِرْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یَجِدْ فِی الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِیْرًا وَّ سَعَةً ؕ

(پ ۵۔ آیت ۱۰۰)

اور جو اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ کر نکلے گا وہ زمین میں بہت جگہ اور گنجائش پائے گا۔

(کنزالا یمان)

اس فرمان خداوندی کے بعد صحابہ کرام مکہ معظمہ چھوڑ کر مدینہ منورہ پہنچنا شروع ہو گئے اور در رسول کی حاضری کی تڑپ کا یہ عالم تھا جو چلنے کے بھی قابل نہ بھی تھے وہ بھی عازم مدینہ ہو گئے۔

مفسرین کرام نے لکھا ہے کہ مکہ معظمہ میں حضرت جُنْدَعْ بن ضَمُرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب فرمان خداوندی سنا تو دل میں مدینہ طیبہ کی سکونت کی اس قدر آرزو پیدا ہوئی کہ انہوں نے اسی وقت اپنے بیٹوں کو بلایا اور کہا کہ میرے لئے ہجرت کرنے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں، اللہ تعالیٰ نے مجھے مال دیا ہے اور مدینۃ الرسول جانے والے راستے کو بھی خوب جانتا ہوں یہ درست ہے کہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں پیدل سفر کے قابل نہیں ہوں اور اونٹ پر بھی نہیں بیٹھ سکتا۔ تم مجھے اونٹ پر پالان رکھ کر اس میں بٹھا دو اور میرے اونٹ کو میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شہر کی طرف جانے والے راستے پر ڈال کر ارحم الراحمین کے حوالے کر دو، اب میں اس شہر میں مزید ایک رات بھی نہیں رہ سکتا۔ اس عاشق صادق کے بچوں نے باپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے انہیں اونٹ پر سوار کر کے جانب طیبہ روانہ کر دیا۔ یہ ضعیف ابھی تھوڑا سا سفر کر کے مقام تنعیم (مسجد عائشہ کے آگے) تک ہی پہنچا تھا کہ اس عاشق صادق کو پیام اجل آ گیا، اور یہ زندگی کی سرحد

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عبور کر کے دارالفناء سے رخصت ہو گئے۔ جب اس عاشق صادق کی وفات کی خبر مدینہ منورہ میں صحابہ کرم کو پہنچی تو انہیں بہت دکھ ہوا اور انہوں نے بڑے افسوس سے کہا کہ کاش جندع مدینہ منورہ پہنچ کر فوت ہوتے۔ انہوں نے ہجرت کی، مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدموں تک نہ پہنچ سکے۔ جب صحابہ کرام نے یہ بات کہی، تو یہ آیت کریم نازل ہوئی جس میں اس مہاجر کو بارگاہ محبوب کریم میں نہ پہنچنے کے باوجود پورا پورا اجر وثواب عطا فرمانے کا اعلان فرمایا۔

مَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ یُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ

(پ ۵ آیت ۱۰۰)

جو اپنے گھر سے نکلا اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرتا پھر اسے موت نے آلیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہو گیا۔

حضرات محترم! بارگاہ محبوب کی حاضری کی اس سے بڑھ کر اور کیا عظمت ہو سکتی ہے کہ آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدموں کی حاضری کیلئے جلیل القدر صحابہ کرام نے مکہ مکرمہ میں اپنی جائدادیں چھوڑیں، عزیز و اقارب کو چھوڑا، بچوں کی جدائی برداشت کی، اور یہی عمل صحابہ کرام کے بعد تابعین اور اور ائمہ مجتہدین علما صلحاء کا بھی رہا ہے۔

آج بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلام مکہ معظمہ میں بیت اللہ شریف میں حاضر ہوتے ہیں۔ حج وعمرہ کی سعادت حاصل کرتے ہیں تو کعبہ معظمہ کے در و دیوار سے بزبان حال حکم ہوتا ہے۔ جس کو، امام اہل سنت مجدد دین وملت سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یوں بیان فرمایا ؎

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے ہو کعبہ کا کعبہ دیکھو
آب زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آؤ شہِ کوثر کا بھی دریا دیکھو
غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ یکھو

قارئین کرام۔

یہ تقریر فقیر نے مدینہ منورہ جاتے ہوئے باب المدینہ کراچی مفتی محمد فاروق القادری کی دعوت پر ان کی جامع مسجد نورانی اورنگی ٹاؤن کراچی میں کی۔اس میں حوالہ جات اور مفید اضافہ فقیر نے واپس بہاولپور آ کر کیا۔

جبکہ دوسرا بیان جامع مسجد باب الرحمت میں تھا فقیر نے اپنے بیان میں غزوہ احد میں صحابہ کرام کی عظیم جانثاری کا ذکر کیا تلخیص کے ساتھ قارئین کرام کی نذر ہے۔

غزوہ احد میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی جاں نثاری

خطبہ مسنون کے بعد

سامعین یہ ماہ مبارک شوال المکرم کا ہے اس کے پہلے عشرہ (سن 3 ہجری) میں مدینہ منورہ کے شمال مغرب جبل احد کے دامن میں جنگ احد لڑی گئی جس میں صحابہ کرام وصحابیات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنی جانثاری کے وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے کہ تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے۔فقیر کل مدینہ طیبہ کی زیارت سے مشرف ہونے جارہا ہے آج خطاب جمعہ میں ان جانثاران کے چند واقعات عرض کئے دیتا ہوں۔کل ان کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سب حضرات کا سلام عرض کرونگا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم

سامعین کرام غزوہ احد میں مسلمانوں کو کچھ پریشانی کا سامنا ہوا۔اس وقت مسلمان چاروں طرف سے کفار کے نرغے میں آ گئے،جس کی وجہ سے بہت سے صحابہ کرام شہید بھی ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو بھی کفار نے گھیر لیا اور یہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مشہور کر دیا تھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم شہید ہو گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس خبر سے بہت پریشان ہوئے، اور اسی وجہ سے بہت سے اِدھر اُدھر متفرق ہو گئے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ کفار نے جب مسلمانوں کو گھیر لیا اور حضور ﷺ میری نظر سے اوجھل ہو گئے تو میں نے آپ کو پہلے زندوں میں تلاش کیا، نہ پایا پھر شہداء میں جا کر تلاش کیا وہاں بھی نہ پایا، تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ ایسا تو نہیں ہوسکتا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم لڑائی سے بھاگ جائیں۔ بظاہر حق تعالیٰ ہمارے اعمال کی وجہ سے ہم پر ناراض ہوا اس لئے اپنے محبوب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو آسمان پر اٹھا لیا اس لئے اب اس سے بہتر کوئی صورت نہیں کہ میں تلوار لے کر کافروں کے جتھے میں گھس جاؤں یہاں تک کہ مارا جاؤں۔ میں نے تلوار لے کر حملہ کیا یہاں تک کہ کفار درمیان میں سے ہٹتے گئے۔

میری نگاہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم پر پڑ گئی تو بے حد خوشی ہوئی اور میں نے سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کے ذریعے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی حفاظت کی میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے پاس جا کر کھڑا ہوا۔ آپ نے فرمایا علی! ان کو روکو میں نے تنہا اس جماعت کا مقابلہ کیا اور ان کے منہ پھیر دیئے اور بعض کو قتل کیا اس کے بعد پھر ایک اور جماعت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم پر حملہ کے لئے بڑھی آپ نے پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اشارہ کیا انہوں نے پھر تنہا اس جماعت کا مقابلہ کیا۔ اس کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آ کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس جوانمردی اور مدد کی تعریف کی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا انہ منی و انا منہ بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں، یعنی کمال اتحاد کی طرف اشارہ فرمایا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: و انا منکما اور میں تم دونوں سے ہوں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(مدارج النبوت، قسم سوم، باب چہارم)

غسیل الملائکہ۔ جنگ احد کے ایام میں حضرت حنظلہ بن ابی عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شادی ہوئی تھی جس رات آپ اپنی دلہن کو بیاہ کر لائے تھے، اسی رات حضور ﷺ کی طرف سے اعلان ہو گیا کہ کفارِ مکہ مدینہ منورہ پر حملہ کرنے والے ہیں، ان کے مقابلے کے لئے میدان جہاد میں چلو۔ حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ باوجود یکہ نوجوان تھے اور شادی کی پہلی شب تھی مگر حضور ﷺ کی طرف سے اعلان جہاد سنکر سب کچھ بھول گئے اور اپنی دلہن کو بھی نظر انداز کیا، گویا یہ شعر پڑھتے ہوئے کہ ؎

سب سے بیگانہ رہے یارو شناسا تیرا
حور پر آنکھ نہ ڈالے کبھی شیدا تیرا

میدانِ جہاد میں چلنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور اس محویت کے عالم میں آپ کو اپنے غسل کرنے کی ضرورت بھی یاد نہ رہی۔ اسی حالت میں معرکہ جنگ میں تشریف لے گئے اور اسی دن حضور ﷺ کے سامنے شہید بھی ہو گئے۔ جب لڑائی ختم ہوئی تو شہداء کی لاشیں جمع کرنے کا حکم نبوی ہوا! سب لاشیں مل گئیں مگر حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش مبارک نہ ملی یکا یک حضور ﷺ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر ملاحظہ فرمایا تو دیکھا کہ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کی لاش فرشتے اوپر لے جا کر ایک نورانی تختے پر لٹا کر آب رحمت سے غسل دے رہے ہیں اسی دن سے آپ کا لقب غسیل الملائکہ ہوا۔ (الاستیعاب، حضرت حنظلہ بن ابی عامر رضی اللہ عنہ،)

سچ فرمایا کسی نے ؎

جو محبت میں مرے شہِ ختم الرسل کے واسطے
آبِ کوثر چاہیے اس کے غسل کے واسطے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شوقِ شہادت

حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ احد میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اے سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ! آؤ مل کر دعا کریں ہر ایک اپنی ضرورت کے مطابق دعا کرے اور دوسرا آمین کہے۔ پھر دونوں حضرات نے ایک کونے میں جا کر دعا کی۔ اول حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا کی۔ یااللہ! عزوجل جب کل لڑائی ہو تو میرے مقابلہ میں ایک بڑے بہادر کو مقرر فرمانا میں اس کو تیرے راستے میں قتل کروں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آمین کہی۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا کی اے اللہ عزوجل کل میدان جہاد میں میرا ایک بہادر سے مقابلہ کرا جو سخت حملہ والا ہو میں اس پر شدت سے حملہ کروں وہ بھی مجھ پر زور سے حملہ کرے اور میں بہتوں کو قتل کر کے پھر خود بھی شہید ہو جاؤں اور شہید ہونے کے بعد کافر میرے ناک کان کاٹ لیں پھر قیامت میں جب میں تیرے حضور پیش کیا جاؤں تو تو فرمائے عبداللہ ! تیرے ناک کان کیوں کاٹے گئے تو میں عرض کروں یااللہ! عزوجل تیرے اور تیرے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے راستے میں کاٹے گئے پھر تو کہے کہ سچ ہے میرے ہی راستے میں کاٹے گئے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آمین کہی دوسرے دن لڑائی ہوئی تو دونوں حضرات کی دعائیں اسی طرح قبول ہوئیں جس طرح مانگی تھیں۔ (الاستیعاب، باب حرف العین،)

قدمِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر شہادت

حاضرین کرام صحابہ کرام کو محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے قدموں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں جانثاری کا اس حد تک شوق تھا کہ جنگ اُحد کی ہل چل اور بدحواسی میں جب مہر رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو ہجوم کفار کے دل بادل نے گھیر لیا۔ اور اس وقت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ کون مجھ پر جان دیتا ہے۔ تو حضرت زیاد بن سکن رضی اللہ تعالیٰ عنہ چند انصاریوں کو لے کر یہ خدمت ادا کرنے کے لئے بڑھے۔ ہر ایک نے جاں بازی سے لڑتے ہوئے اپنی جان فدا کر دی، مگر ایک زخم بھی رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو لگنے نہ دیا، اور زیاد بن سکن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ شرف حاصل ہوا کہ زخموں سے چور چور ہو کر دم توڑ رہے تھے۔ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے حکم دیا کہ ان کا لاشہ میرے قریب لاؤ، لوگ اٹھا کر لائے ابھی کچھ جان باقی تھی آپ نے زمین پر گھسٹ کر اپنا منہ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے قدموں پر رکھ دیا اور اسی حالت میں آپ کی روح پرواز کر گئی۔ سبحان اللہ! اس موت پر ہزاروں زندگیاں قربان۔ (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، حضرت زیاد بن سکن رضی اللہ عنہ، ۲)

تیرے قدموں پر سر ہو اور تار زندگی ٹوٹے
یہی انجام الفت ہے یہی مرنے کا حاصل ہے

اسّی زخم

حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا تھے، لڑتے بہت آگے نکل گئے دیکھا کہ کچھ لوگوں نے ہتھیار پھینک دیئے۔ انس بن نصر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ یہاں تم لوگ کیا کرتے ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا کچھ پتا نہیں! لوگوں نے کہا اب لڑ کر کیا کریں گے؟ جن کے لئے لڑتے تھے وہی نہ رہے۔ ہم نے سنا ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم شہید ہو گئے۔ انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سنکر تڑپ گئے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اور فرمایا کہ پھر ہم ان کے بعد زندہ رہ کر کیا کریں گے۔ یہ کہہ کر دشمن کی فوج میں گھس گئے اور لڑ کر شہادت پائی۔ جنگ کے بعد جب ان کی لاش دیکھی گئی تو ۸۰ سے زیادہ تیر، تلوار اور نیزہ کے زخم تھے، کوئی شخص پہچان تک نہ سکا ان کی بہن نے انگلی دیکھ کر لاش کو پہچانا۔ (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، انس بن نضر)

حضرت وہب بن قابس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کارنامہ:

حضرت وہب بن قابس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک صحابی ہیں، جو کسی وقت میں مسلمان ہوئے تھے اور گاؤں میں رہتے تھے بکریاں چراتے تھے۔ اپنے بھتیجے کے ساتھ ایک رسی میں بکریاں باندھے ہوئے مدینہ منورہ پہنچے، پوچھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کہاں تشریف لے گئے معلوم ہوا کہ احد کی لڑائی پر گئے ہوئے ہیں، وہ بکریوں کو وہیں چھوڑ کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے پاس پہنچ گئے، اتنے میں ایک جماعت کفار کی حملہ کرتی ہوئی آئی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا جو ان کو منتشر کر دے وہ جنت میں میرا رفیق ہے۔ حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زور سے تلوار چلانی شروع کی اور سب کو ہٹا دیا دوسری مرتبہ پھر یہی صورت پیش آئی تیسری مرتبہ پھر ایسا ہی ہوا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے انکو جنت کی خوشخبری دی اس کا سننا تھا کہ تلوار لیکر کفار کے جم گھٹے میں گھس گئے اور شہید ہوئے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی دلیری اور بہادری کسی لڑائی میں نہیں دیکھی اور شہید ہونے کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو میں نے دیکھا کہ وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سرہانے کھڑے تھے اور ارشاد فرماتے تھے : اللہ تعالیٰ تم سے راضی ہو میں تم سے راضی ہوں۔ اسکے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے خود اپنے دست مبارک سے دفن فرمایا باوجودیکہ اس لڑائی میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم خود بھی زخمی تھے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے کسی کے عمل پر اتنا رشک نہیں آیا جتنا وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عمل پر آیا میرا دل چاہتا ہے کہ اللہ عزوجل کے یہاں ان جیسا اعمال نامہ لیکر پہنچوں۔

(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، وھب بن قابس)

حضرت اُمِ عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرات! صحابیہ حضرت سیدہ ام عمارہ کی شجاعت و بہادری کا واقعہ بھی ذوق خالی نہیں یہ جنگ احد میں اپنے شوہر حضرت زید بن عاصم اور اپنے دو بیٹوں حضرت عمارہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ساتھ لیکر میدان میں کود پڑیں۔ اور جب کفار نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم پر حملہ کر دیا تو یہ ایک خنجر لیکر کفار کے مقابلہ میں کھڑی ہوگئیں اور کفار کے تیر و تلوار کے ہر ایک وار کو روکتی رہیں۔ یہاں تک کہ جب ابن قمیہ ملعون نے رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم پر تلوار چلادی تو حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس تلوار کو اپنی پیٹھ پر روک لیا۔ چنانچہ ان کے کندھے پر اتنا گہرا زخم لگا کہ غار پڑ گیا۔ پھر خود بڑھ کر ابن قمیہ کے کندھے پر اس زور سے تلوار ماری کہ وہ دو ٹکڑے ہوجاتا مگر وہ ملعون دوہری زرہ پہنے ہوئے تھا اس لئے بچ گیا۔ اس جنگ میں بی بی ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سر و گردن پر تیرہ زخم لگے تھے۔

حضرت بی بی ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فرزند حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے ایک کافر نے جنگ احد میں زخمی کر دیا اور میرے زخم سے خون بند نہیں ہوتا تھا۔ میری والدہ ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فوراً اپنا کپڑا پھاڑ کر زخم کو باندھ دیا اور کہا بیٹا اٹھو۔ کھڑے ہوجاؤ اور پھر جہاد میں مشغول ہوجاؤ۔ اتفاق سے وہی کافر سامنے آ گیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ اے ام عمارہ ر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہا! دیکھ تیرے بیٹے کو زخمی کرنے والا یہی ہے۔ یہ سنتے ہی حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جھپٹ کر اس کافر کی ٹانگ میں تلوار کا ایسا بھرپور ہاتھ مارا کہ وہ کافر گر پڑا، اور پھر چل نہ سکا بلکہ سرین کے بل گھسٹتا ہوا بھاگا۔ یہ منظر دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم مسکرائے اور فرمایا کہ اے ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا! تو خدا عزوجل کا شکر ادا کر کہ اس نے تجھ کو اتنی طاقت اور ہمت عطا فرمائی کہ تو نے خدا عزوجل کی راہ میں جہاد کیا۔

حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم آپ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو جنت میں آپ کی خدمت گزاری کا شرف عطا فرمائے، اس وقت آپ نے ان کے لئے اور ان کے شوہر اور ان کے بیٹوں کے لئے اس طرح دعا فرمائی کہ۔

اللھم اجعلھم رفقائی فی الجنۃ

یااللہ! ان سب کو جنت میں میرا رفیق بنادے۔

حضرت بی بی ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زندگی بھر علانیہ یہ کہتی رہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی اس دعا کے بعد دنیا میں بڑی سے بڑی مصیبت مجھ پر آجائے تو مجھ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔

(الطبقات الکبری لابن سعد، ام عمارۃ)

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیغام امت مسلمہ کے نام

اسی احد کی لڑائی میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے دریافت فرمایا کہ سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حال معلوم نہیں ہوا کہ کیا گزری۔ ایک صحابی کو تلاش کے لئے بھیجا وہ شہداء کی جماعت میں تلاش کر رہے تھے آوازیں بھی دے رہے تھے کہ شاید وہ زندہ ہوں پھر پکار کر کہا کہ مجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وسلم نے بھیجا ہے کہ سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خبر لاؤں تو ایک جگہ سے بہت ہی ضعیف آواز آئی یہ اس طرف بڑھے جا کر دیکھا کہ سات مقتولین کے درمیان پڑے ہیں اور ایک آدھ سانس باقی ہے۔ جب یہ قریب پہنچے تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم سے میرا اسلام کہہ دینا اور کہہ دینا کہ اللہ تعالیٰ میری جانب سے آپ کو اس سے افضل اور بہتر بدلہ عطا فرمائے جو کسی نبی علیہ السلام کو اس کے امتی کی طرف سے بہتر سے بہتر عطا کیا ہو اور مسلمانوں کو میرا یہ پیغام پہنچا دینا کہ اگر کافر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم تک پہنچ گئے اور تم میں سے کوئی ایک آنکھ بھی چمکتی ہوئی رہے یعنی وہ زندہ رہا تو اللہ تعالیٰ کے یہاں کوئی عذر بھی تمہارا نہ چلے گا اور یہ کہہ کر جاں بحق ہوئے۔

(الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ)

حضرتِ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شوق و وارفتگی

احد کی لڑائی سے فراغت پر مسلمان مدینہ طیبہ پہنچے۔ جنگ کی تکان تھی۔ مگر مدینہ منورہ پہنچتے ہی یہ اطلاع ملی کہ ابوسفیان نے لڑائی سے واپسی پر حمراء الاسد (ایک جگہ کا نام ہے) پہنچ کر ساتھیوں سے مشورہ کیا اور یہ رائے قائم کی کہ احد کی لڑائی میں مسلمانوں کو شکست ہوئی ہے ایسے موقع کو غنیمت سمجھنا چاہئے تھا کہ نہ معلوم پھر ایسا وقت آئے نہ آئے، اس لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو (نعوذ باللہ) قتل کر کے لوٹنا چاہئے تھا اس ارادہ سے اس نے واپسی کا مشورہ کیا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے اعلان کر دیا کہ جو لوگ احد میں ساتھ تھے وہی صرف ساتھ ہوں اور دوبارہ حملہ کے لئے چلنا چاہئے۔ اگرچہ مسلمان اس وقت تھکے ہوئے تھے مگر اس کے باوجود سب کے سب تیار ہو گئے چونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے اعلان فرما دیا تھا کہ صرف وہی لوگ ساتھ چلیں جو احد میں ساتھ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تھے اس لئے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم میری تمنا احد میں بھی شرکت کی تھی مگر والد نے یہ کہہ کر اجازت نہ دی کہ میری سات بہنیں ہیں کوئی مرد اور ہے نہیں انہوں نے فرمایا تھا کہ ہم دونوں میں سے ایک کا رہنا ضروری ہے اور خود جانے کا ارادہ فرما چکے تھے اس لئے مجھے اجازت نہ دی تھی۔ احد کی لڑائی میں ان کی شہادت ہوگئی، اب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم مجھے اجازت مرحمت فرمادیں کہ میں بھی ہمرکاب چلوں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے اجازت مرحمت فرمادی انکے علاوہ اور کوئی ایسا شخص نہیں گیا جو احد میں شریک نہ ہوا۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، خروج الرسول فی اثر العدو... الخ)

نوٹ۔ فقیر دوران تقریر جانثاران احد کے متعلق مختصراً گفتگو کی بعد ازاں کتاب، صحابہ کرام کا عشق رسول تفصیلاً واقعات نقل کئے تاکہ قارئین کرام کے ذوق میں اضافہ ہو)

قصیدہ بردہ شریف اور غزوہ اُحد

حضرت امام محمد بوصیری رحمتہ اللہ علیہ بادشاہوں کے قصیدے لکھا کرتے تھے انکی تعریف میں منظوم کلام لکھتے۔

وقت گزرتا گیا اور ایک مرتبہ وہ بیمار ہوگئے بیماری نے اتنی طول پکڑا کہ اُن کو چارپائی پر ہمیشہ کے لیئے لٹا دیا۔

دُنیا کے دستور کے مطابق اُن تمام بڑے لوگوں نے اُن کو بُھلا دیا جنکے وہ قصیدے لکھتے تھے۔ پھر ایک دِن اُن کے دِل میں خیال آیا کہ کیوں نہ اُس محبوب کریم رؤف ورحیم و کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قصیدہ لکھوں جو اللہ کے محبوب ہیں جو انبیاء کے تاجدار ہیں جو بادشاہوں کے بادشاہ ہیں۔ سو ایک طویل قیدہ لکھا دیا۔

رات کو خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نے فرمایا کہ بوصیری وہ قصیدہ تو سناؤ۔اور امام بوصیری نے قصیدہ سنا دیا۔دافع البلاء شافع روز جزاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا دستِ مبارک اُس کے جسم پر پھیر دیا۔ اور ایک چادر عطاء فرمائی جب امام بوصیری (رحمۃ اللہ علیہ) بیدار ہوئے تو دیکھا کہ اُس پر بیماری کا نام ونشان تک نہیں ہے۔اور وہی چادر اُس کے پاس موجود تھی چادر کو عربی میں بُردہ کہتے ہیں اس مناسبت سے اِس قصیدے کا نام بھی قصیدہ بردہ شریف رکھ دیا گیا۔

قصیدہ بُردہ شریف میں ایک لائن اس قصیدے کا حُسن سمجھا جاتا ہے۔اور اُس کا ترجمہ کچھ ایسا ہے کہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپکے منہ مبارک میں مبارک دانت ایسے ہیں جس طرح سیپ کے اندر قیمتی موتی ہو

یہ فقرہ اُن کے لیئے بھی ایک اِشارہ ہے جو کہ سمجھتے ہیں کہ غزوہ ءاُحد میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دندانِ مبارک شہید ہو کر نکل گئے تھے (معاذ اللہ) غزوۂ اُحد میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دانتوں کی شہادت سے ہرگز یہ مُراد نہیں ہے کہ دندانِ مبارک مکمل نکل گئے تھے بلکہ انکے درمیان تھوڑا سا فاصلہ پیدا ہوا تھا اور اسی تھوڑے سے فاصلے سے اللہ تعالیٰ نے دندانِ مبارک کو اتنا حُسن بخشا کہ وہ مزید خوبصورت اور دِلکش بن گئے۔

صرف اور صرف مدینہ پاک کی حاضری

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی کا اس بار صرف اور صرف مدینہ پاک بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضری کا ارادہ ہے گذشتہ اسفار مبارکہ میں ہر بار مکہ مکرمہ حاضری ہوتی رہی عمرہ شریف کی سعادت سے بہرمند ہوا دو بار حج کی سعادت بھی ملی مگر اس بار مصمم ارادہ ہے کہ (۱۴ جولائی تا ۲۰/ اگست) تک

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مدینہ منورہ میں ہی رہونگا۔(مزید تفصیل آگے عرض کرتا ہوں)اس پر ایک بہت ایمان واقعہ پڑھنے کو ملا جو نذر قارئین ہے۔

آنکھ کھلتے ہی احرام اتار دیا اور مدینہ منورہ لوٹ آئے

حضرت یحییٰ بن معین رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام المحدثین ہیں آپ سے اکتساب فیض حاصل کرنے والوں کے نام سن کر ہی آپ کے مقام و مرتبہ کا اندازہ لگانا مشکل نہیں بالخصوص آپ سے فیضیاب ہونے والوں میں فقہ کے عظیم امام حضرت امام احمد بن حنبل، حضرت امام بخاری، حضرت امام مسلم، حضرت ابو داؤد، حضرت عباس دوری بغدادی اور حضرت ابوزرعہ رحمہم اللہ سرفہرست ہیں۔آپ کو مدینہ منورہ سے بے حد محبت تھی چنانچہ جب حج کا ارادہ کرتے تو مدینہ منورہ کے راستے سے جاتے اور واپسی بھی مدینہ منورہ کے راستے سے کرتے۔جب آپ ۲۳۳ھ میں حج کے ارادہ سے مدینہ منورہ پہنچے تو حاضری کے بعد عازم مکہ مکرمہ ہوئے، ذوالحلیفہ آبیارعلی (میقات اہل مدینہ) پہنچے اور احرام زیب تن کیا اور وہیں آپ کو اونگھ آئی،خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی آپ نے فرمایا کہ ''یحییٰ'' کیا تمہیں ہماری ہمسائیگی اچھی نہیں لگی؟ آنکھ کھلتے ہی احرام اتار دیا اور مدینہ منورہ لوٹ آئے واپس پہنچنے پر تین دن تک سخت بخار رہا اور پھر جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔اہلِ مدینہ منورہ بھی آپ سے بہت محبت کرتے تھے چنانچہ آپ کو ایسا اعزاز نصیب ہوا کہ بنو ہاشم نے آپ کے اکرام کے لئے وہ تخت نکالا،جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو غسل دیا گیا تھا پھر آپ کو بقیع پاک میں دفنایا گیا اس مبارک چارپائی پر یہ آخری غسل تھا جو کسی عاشق زار کو نصیب ہوا۔اس مختصر تعارف کے بعد حضرت یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ کی ایک روایت پیشِ خدمت ہے جو آپ کی مشہور تالیف ''معرفۃ الرجال'' سے لی گئی ہے۔

سفرۃ الی المدینہ احب الی من مئتی طواف

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مدینہ منورہ کا سفر مجھے دو سو طواف سے بھی زیادہ محبوب ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مکہ مکرمہ بے شمار فضیلتوں اور بیحد برکتوں والا شہر ہے ام البلاد اور عروس البلاد کے اعزاز کا حامل ہے۔ مگر وہ بھی مدینہ طیبہ کی اشارہ کر کے سب کو بزبان حال یہ کہتا ہو پایا جاتا ہے۔ بقول اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ والرضوان ؎

غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صداء
میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

مدینہ منورہ میں برکت کئی گنا زیادہ ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعفَى مَا جعلت بِمَكَّة من الْبركَة

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جو برکتیں تو نے مکہ مکرمہ میں دی ہیں اس سے دوگنی برکتیں مدینہ منورہ میں عطاء فرما (مسلم، بخاری)

شرح

اس کی شرح بیان کرتے ہوئے بعض علماء حق نے برکت سے ظاہری و باطنی برکت مراد لی ہے یعنی مدینہ کی عبادات اور یہاں کے رزق میں برکت مکہ معظمہ سے دوگنی دے کہ یہاں کی عبادات کا ثواب مکہ معظمہ کی عبادات سے دوگنا ہو اور یہاں کے غلہ و میوے میں برکتیں مکہ معظمہ سے دوگنی ہوں، اس بنا پر انہوں نے مدینہ منورہ کو مکہ معظمہ سے افضل قرار دیا اور یہاں کی عبادات کا ثواب مکہ معظمہ کی عبادات سے زیادہ قرار دیا، بعض نے فرمایا کہ یہاں رزق کی برکتیں مراد ہیں یعنی حسی برکتیں، وہ فرماتے ہیں کہ ثواب کی برکتیں مکہ معظمہ میں دوگنی ہیں اور روزی کی برکتیں مدینہ پاک میں دوگنا لہذا یہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حدیث شریف ان احادیث کے خلاف نہیں کہ مکہ معظمہ میں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ ہے اور مدینہ منورہ میں پچاس ہزار مدینہ پاک کی رزق کی برکتیں تو آج بھی آنکھوں دیکھی جارہی ہیں کہ وہاں پھل فروٹ میسر ہوتے ہیں اور وہاں کی آب وہوا ایسی پیاری ہے کہ مکہ مکرمہ کی نہیں۔فیصلہ عشق یہ ہے کہ مکہ معظمہ کی عبادت کا ثواب زیادہ اور مدینہ پاک کی عبادات کا قرب زیادہ، درجہ اعلیٰ لہذا برکت قرب و درجہ مدینہ پاک میں دوگنا ہے برکت ثواب مکہ معظمہ میں دوگنا، دونوں حدیثیں درست وصحیح ہیں۔

وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَنِي مُتَعَمِّدًا كَانَ فِي جِوَارِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَكَنَ الْمَدِينَةَ وَصَبَرَ عَلَى بَلَائِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا وَشَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللّٰهُ مِنَ الْآمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اولاد خطاب کے ایک مرد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قصداً میری زیارت کرے وہ قیامت کے دن میری امان میں ہوگا اور جو مدینہ منورہ میں رہے اور یہاں کی تکالیف پر صبر کرے میں قیامت کے دن اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا اور جو دونوں حرم سے کسی حرم میں مرجائے وہ قیامت کے دن امن والوں سے ہوگا۔

شرح عالمانہ۔وعاشقانہ

اس جملہ کے علماء کرام نے اور معنی ومفاہیم بیان کیے ہیں جبکہ عشاق نے کچھ اور۔

علماء کرام فرماتے ہیں کہ جو مدینہ منورہ صرف روضہ اقدس کی زیارت کی نیت سے جائے، نام نمود یا کوئی تجارتی کاروبار دنیاوی کام مقصود نہ ہو وہ قیامت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پڑوسی اور آپ کی امان میں ہوگا۔مسجد نبوی کی زیارت جنت البقیع شریف اور مسجد قبا کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حاضری اسی کے تابع ہو، اصل مقصود حاضری بارگاہ عالی ہو جیسے نفل نماز میں اصل مقصود رضاء الٰہی ہے مگر کبھی قضاء حاجات اداء شکر، تحیۃ الوضو وغیرہ بھی اس سے ادا ہو جاتے ہیں مگر تبعاً۔

لیکن عشاق کہتے ہیں

کہ مدینہ پاک کی حاضری میں مسجد نبوی شریف جنت البقیع وغیرہ کی حاضری کی بھی نیت نہ کرے بلکہ بعض عشاق تو حج کے سفر میں مدینہ پاک حاضر نہ ہوئے بلکہ مدینہ کے لیے علیحدہ مستقل علیحدہ سفر کیا (فقیر نے بعض بزرگوں کا ذکر کیا ہے) اور اس حدیث کو بالکل ظاہری معنے پر محمول فرمایا۔ مدینہ پاک کی حاضری صرف زیارت کے لیے ہو۔ اس سے وہ نجدی وہابی عبرت پکڑیں جو کہتے ہیں کہ وہاں کی حاضری صرف مسجد نبوی کی نماز کی نیت سے ہو، زیارت کی نیت نہ ہو (معاذ اللہ)! مسجدیں تو دنیا میں ہزار ہا ہیں اس مسجد کی عظمت زیادہ کیوں ہے؟ صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دم قدم سے۔ اس سے معلوم ہوا کہ قیامت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امان ہی کام آئے گی۔ اس سے وہ عبرت پکڑیں جو کہتے ہیں کہ خدا کے سوا کسی کی امان نہیں۔ (از مرقات ولمعات واشعہ)

یعنی تا قیامت اور خصوصًا میرے ظاہری حیات شریف کے زمانہ میں جو مدینہ پاک کی ظاہر تکالیف پر صبر کر جائے اسے کل قیامت میں میری خاص شفاعت میسر ہوگی جو دوسروں کو نصیب نہ ہوگی۔

حجاج کرام جو جدہ اتر رہے ہیں

یکم ذیقعد ۱۴۳۹ھ ہفتہ کو فقیر مدینہ منورہ ائیر پورٹ پہنچا تو پاکستان (غالباً اسلام آباد) سے پہلا طیارہ حجاج کرام کو لیکر مدینہ منورہ آن پہنچا۔ گذشتہ کئی سالوں سے حجاج کے قافلے مدینہ منورہ بھی اتر رہے ہیں ورنہ عموماً سارے قافلے جدہ آتے تھے۔

(جدہ آنے والے حجاج کرام کے لیے ایک معلوماتی مضمون نظر سے گذرا جو آپ کی نذر ہے) پاکستان سے تقریباً چار گھنٹے کی فلائیٹ سے آپ جدہ پہنچیں گے۔ جدہ اترنے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کے بعد آپ کو ائیر پورٹ میں تین سے چار گھنٹے لگ سکتے ہیں ۔اس دوران کسٹم والوں سے واسطہ پڑے گا اور دیگر مراحل سے گزرنا ہوگا۔اس سب کچھ سے آپ بالکل نہ گھبرایں ۔کیونکہ اس میں وقت لگتا ہی ہے ۔ہمارے بہت سے لوگ اس موقع پہ شکوہ کرنے لگتے ہیں کہ ہم پاکستانی ہیں اس لیے ہمارے ساتھ یہاں ایسا ویسا سلوک روا رکھا جا رہا ہے ۔خاص طور پہ ایک مسئلہ جو سامنے آتا ہے، وہ یہ ہے کہ وہ لوگ پاکستانیوں کو روک کر پولیو پلاتے ہیں جبکہ دوسرے ممالک سے آئے ہوئے لوگوں کو نہیں پلاتے ۔کیونکہ ان کو پتہ ہے کہ پاکستانی جعلی سرٹیفیکیٹ لے کر آ جاتے ہیں ان کو اس پہ گالیاں نہیں دیجیے گا۔کہ دوسرے ممالک کے لوگ تو بغیر پولیو پیے آگے جا رہے ہیں جبکہ ہم تو سرٹیفیکیٹ دکھا رہے ہیں پھر بھی ہمیں ہی پولیو کیوں پلایا جا رہا ہے؟

جب ہم گے،اس موقع پہ ہم نے دیکھا کہ کچھ پاکستانی اس موقع پہ ائیر پورٹ کے عملے کو گالیاں دے رہے تھے۔۔۔آپ لوگ ان کو گالیاں نہیں دیجیے گا۔

دراصل ان کو پتہ ہے کہ ہمارے ملک میں ایسی الٹی سیدھی حرکتیں ہوتی ہیں کہ سرٹیفیکیٹ پولیو پیے بغیر ہی مل جاتا ہے لہٰذہ آپ لوگ اس سلوک پہ گھبرائیں نہیں

(یہ ایک علیحدہ بحث ہے کہ پولیو کے قطروں کے درپردہ کیا سازش ہے۔)

ایک انتظامی مشورہ

جدہ ائیر پورٹ کے باہر سموں کے دفاتر ہیں ۔زین موبایلی،سواء کا۔آپ جب ائیر پورٹ سے باہر نکلیں گے تو بسوں میں بیٹھنے سے پہلے یہ کام کریں کہ ان دونوں سموں میں سے جو سم آپ کو مناسب لگے،خرید لیجیے گا۔وہاں سم دو قسم کی ملتی ہے،ایک کنکشن سم،اور دوسری ڈیٹا سم ۔ڈیٹا سم میں انٹرنیٹ ہوتا ہے ۔ایک مہینے کا GB10 اس میں فری ہوتا ہے ۔یا ایسا ہی کوئی اور پیکیج ہوتا ہے ۔کنکشن سم پچیس ریال کی ملتی ہے اور ڈیٹا سم اسی نوے ریال کی ملتی ہے (اب شاید سستی ہوگئی ہے) پاکستان سے آپ کا رابطہ جس طرح

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سے ممکن ہو، انٹرنیٹ سے ہو، یا جیسا بھی ہو۔اس کے مطابق آپ کو جو سم اپنے لیے مناسب لگے، وہ آپ اس وقت لے لیں۔اس بات کو پہلے سے ذہن میں رکھنا ہوگا اور اس موقع پہ وہاں سے سم خرید لیں۔

اس کے بعد یہ ہوگا کہ وہاں بسیں کھڑی ہوں گی،۔ چاہے کوئی سرکاری حج کے سفر پہ ہے یا پرائیویٹ حج پہ۔ یہ بسیں دونوں قسم کے حجاج کو مکہ مکرمہ لے جایں گی

پاکستان سے مکہ مکرمہ ہوٹل پہنچنے تک آپ کے دس سے بارہ گھنٹے لگ جایں گے۔خوش نصیبی ہی ہوگی کہ آپ کو وہاں پہنچتے ہی تیار بس مل جائے جو بھری ہوئی ہو اور آپ کے سوار ہوتے ہی چل پڑے۔

ایک بہتر مشورہ

لیکن عام طور پہ انتظار کرنا پڑتا ہے اور پاکستان سے اگر جدہ کی فلائٹ ہو تو مکہ مکرمہ پہنچنے تک دس سے بارہ گھنٹے لگ جاتے ہیں لہٰذہ ایک مشورہ ہے کہ مکہ شریف پہنچنے کے بعد آپ لوگ کم از کم چار سے پانچ گھنٹے آرام کریں۔بلکہ چھ گھنٹے بھی آرام کر لیں تو بہت اچھا ہے۔بس اتنا ہے کہ اس دوران رہنا حالت احرام میں ہی ہوگا۔احرام کی پابندیاں بدستور ہوں گی۔ہوٹل میں آپ کو اے۔سی کمرہ ملے گا۔لہٰذہ ابھی آپ بس آرام کریں۔اگر کھیس یا کمبل اوڑھنا ہو تو اس کا اوڑھنا حالت احرام میں منع نہیں ہے۔بس اس کو چہرے پہ نہیں لگنا چاہیے۔اس کی احتیاط کریں، باقی جسم پہ اس کو اوڑھا جا سکتا ہے۔آپ آرام کریں۔کھانا کھایں۔نماز قریب والی مسجد میں پڑھیں۔جوش میں ابھی حرم نہیں چلے جانا۔جو لوگ ہوٹل پہنچتے ہی جوش میں وہاں سے حرم چلے جاتے ہیں پھر ان کو حرم میں پہنچ کے کمرہ یاد آ رہا ہوتا ہے۔اور وہاں سوچ رہے ہوتے ہیں کہ کاش ہم ہوٹل میں کچھ دیر آرام کر لیتے۔۔۔۔۔طواف کرتے کرتے نیچے گر رہے ہوتے ہیں، کبھی کمر ٹوٹ رہی ہے اور کبھی گھٹنوں میں درد ہو رہا ہے۔ایک عمرہ کرنے کے بعد بیمار ہو جاتے ہیں۔۔۔۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لہٰذہ آپ کے لیے مشورہ ہے کہ ابھی جوش میں نہ آئیں۔آرام کر کے اور ہوٹل میں ہی نماز ادا کر کے، بعد میں اطمینان سے حرم جائیں تا کہ عبادت تسلی سے ہو سکے۔

عمرہ شریف کا مناسب وقت

عمرہ کرنے کا بہترین وقت صبح دس بجے کے بعد کا ہے یا رات دس بجے کے بعد کا۔۔۔اس وقت تک انتظار ہو سکتا ہو تو بہتر، ورنہ آرام کے بعد جو بھی وقت ہے آپ اسی میں حرم شریف چلے جایں۔ بالفرض آپ ظہر کے وقت مکہ شریف پہنچے ہیں تو آپ کے چھ گھنٹے کے آرام کے بعد آپ کو عشاء کے بعد کا وقت عمرہ کے لیے ملے گا یعنی آٹھ بجے کے بعد کا وقت۔لہٰذہ آپ اسی وقت میں عمرہ شروع کر دیں۔

ایک بار پھر عرض کر رہا ہوں کہ ہوٹل پہنچ کر کم از کم تین چار گھنٹے کا آرام ضرور کریں ۔۔۔۔بیرون ملک کا سفر ہے جس کے دس بارہ گھنٹوں میں ادھر ادھر کافی بھاگنا دوڑنا اور انتظار کرنا پڑتا ہے۔اس کے نتیجے میں بہت تھکن ہو جاتی ہے۔لگتا تو یہی ہے کہ آرام دہ سفر ہے اور یہ محسوس نہیں ہوتا کہ سفر مشکل ہے کیونکہ پاکستان میں ہم جس طرح کی تنگ، کم رفتار اور گھٹن زدہ گاڑیوں میں سفر کرتے ہیں، ان کے برعکس یہ سفر کافی آرام دہ محسوس ہوتا ہے، لیکن یہ سفر چونکہ لمبا ہے اس لیے مکہ مکرمہ پہنچنے تک تھکن ہو ہی جاتی ہے بس اس کا پتہ نہیں چلتا۔۔

یہی وجہ ہے کہ لوگ ہوٹل پہنچتے ہی وہاں سے حرم شریف چلے جاتے ہیں۔وہاں جانے کے بعد پریشان ہوتے ہیں۔اسی لیے حرم جانے میں جلدی نہ کریں۔یہ بہت بڑے بڑے لوگوں کا تجربہ میں آپ کو بتا رہا ہوں۔۔۔۔المختصر آرام کر کے ہی حرم شریف جائیں۔اس طرح آپ وہاں تازہ دم ہوں گے جس کی وجہ سے آپ آٹھ دس گھنٹے آرام سے حرم شریف میں گزار لیں گے ۔۔۔آخر پہلی دفعہ حرم جائیں تو زیادہ سے زیادہ وقت وہاں گذاریں اور خشوع وخضوع سے عبادت تو کریں۔تھکن کی وجہ سے عبادت کیا لطف آئے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

گا۔ہم نے اسی تجربے پہ عمل کیا تھا۔جب ہم ہوٹل پہنچے،عشاء کا وقت تھا وہاں آٹھ سے سوا آٹھ بجے تک عشاء ہو جاتی ہے۔ہم عشاء پڑھ کر سو گے۔رات ایک بجے میں نے ساتھیوں کو جگایا اور ہم حرم گے۔پھر صبح نو بجے تک ہم نے خوب تسلی سے عبادت کی،جی بھر کے عمرہ کیا،طواف کیا،تب سمجھ میں آیا کہ ہوٹل پہنچتے ہی آرام کرنے کا کیا مطلب ہے۔۔۔لہٰذا آپ لوگ بھی ایسا ہی کریں۔۔۔۔تاہم یہ ایک انتظامی مشورہ ہے،باقی جس کی جتنی ہمت اور طاقت ہے،اسی حساب سے یہ معاملہ کرے۔اور جس طرح بتایا ہے،اگر ایسا کریں گے تو انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

مدینہ منورہ دیہات سے اونٹنی کا دودھ پیا

۷ر ذیقعد ۱۴۳۹ھ ۲۰ر جولائی ۲۰۱۸ء جمعہ کو اذان فجر سے قبل ہم حرم نبوی شریف میں تھے کہ احباب (محترم محمد سعید قادری یوکے' محمد خرم بٹ' محمد قاسم علی اویسی' حافظ محمد احمد بہاولپوری) کا پروگرام بنا کہ آج مدینہ منورہ کے خالص دیہات میں جا کر اونٹنی کا دودھ پیا جائے۔چونکہ حکیم شوکت علی المدنی سے رابطہ کیا (وہ گذشتہ چالیس سال سے (تقریباً) مدینہ منورہ میں مقیم ہیں اکثر و بیشتر وہ مدینہ منورہ کے مضافات میں آتے جاتے رہتے ہیں) انہوں نے کہا کہ آپ لوگ میرے گھر (شارح احمدا) پر آجائیں چلتے ہیں ہم مسجد نبوی شریف کی پارکنگ نمبر 1 سے گاڑی میں بیٹھے اور حکیم صاحب کو ساتھ لیا جبل احد شریف کے عقب میں سوق الغنم (جانوروں کی منڈی) روانہ ہوئے چونکہ رات تھی ہمیں اونٹوں کے باڑہ میں پہنچتے پہنچتے کافی وقت لگ گیا اور فجر کا وقت بھی آخری مرحلہ میں داخل ہونے لگا اللہ اللہ کر کے ہم اونٹوں کے باڑے میں جا پہنچے حکیم صاحب کا واقف احمد سوڈانی کے چھپر میں پہنچے اسے کہا کہ ہم نے صلوٰۃ الفجر ادا کرنی اس نے جلدی جلدی قالین بچھایا فقیر نے جماعت کرائی۔

مدینہ میں سورج کا طلوع ہونے کا منظر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نماز کی فراغت کے بعد ہم اونٹوں کی وادی کی طرف نکلے تو اتنے میں سورج بھی انتہائی محبت کے ساتھ روشنی کی کرنیں بکھرتا ہوا سرزمین مدینہ کو بوسہ دیتا ہوا طلوع ہوا اللہ اللہ سورج کی کرنیں جب مدینہ طیبہ کے پہاڑوں کو عقیدت سے چوم رہی تھیں تو اک عجیب کا سماں تھا یہ منظر قابل دید تھا ہم اس خوبصورت کو منظر دیکھ کر خوب لطف اندوز ہو رہے تھے اس منظر کی دل کشی ہمیں دو روادیوں تک لے گئی واپس احمد سوڈانی کے باڑے کی طرف لوٹے اس نے اونٹنیوں سے دودھ نکال لیا تھا کچھ سعودی لوگ بھی تازہ دودھ پینے آدھمکے۔

نجد یا گندی ہے طبیعت تیری

ایک بوڑھا سعودی آیا اس نے اسٹیل کے پیالے میں دودھ لیا دوسرے پیالے میں سے اونٹ کا پیشاب مکس کر کے پینے لگا ہم نے اس کی یہ مکروہ حرکت دیکھی تو طبیعت میں بدمزگی ہوئی حکیم شوکت کو ہم نے کہا کہ ہم احمد سوڈانی کے ان پیالوں میں ہرگز دودھ نہیں پیئں گے۔ حکیم صاحب نے ہمارا احتجاج احمد تک پہنچا اس نے تازہ دودھ نکالا ہم نے اپنی گاڑی میں سے پلاسٹک کی بوتلیں نکالیں ان میں دودھ لیا۔ اور اپنے گھر آ کر دودھ گرم کر کے پیا حکیم صاحب بولے یہاں سعودی لوگ بڑے شوق سے اونٹنی کا دودھ اور پیشاب مکس کر کے پیتے ہیں۔

اونٹنی کا دودھ اور پیشاب مکس کر کے پینا کیسا؟

حاجی سعید احمد قادری (یو کے) بولے گذشتہ دنوں ہم وادی بیداء میں دودھ پینے گئے تو کوئی صاحب کہہ رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹنی کا دودھ اور پیشاب مکس کر کے پینے کا حکم فرمایا اس کی کیا حقیقت ہے؟؟؟

فقیر نے جواباً قبیلہ عکل یا قبیلہ عرینہ کے منافقین کا واقعہ عرض کیا۔ (جس عربی متن اور دیگر معلومات اپنی رہائش گاہ پر آ کر مکمل کی)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ملاحظہ ہو۔

سنن نسائی، جلد سوم، جنگ کے متعلق احادیث مبارکہ، حدیث 341 میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

أَنَّ نَاسًا أَوْ رِجَالًا مِنْ عُكْلٍ أَوْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا أَهْلُ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ فَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهَا فَيَشْرَبُوا مِنْ لَبَنِهَا وَأَبْوَالِهَا فَلَمَّا صَحُّوا وَكَانُوا بِنَاحِيَةِ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَسَمَّرَ أَعْيُنَهُمْ وَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ ثُمَّ تَرَكَهُمْ فِي الْحَرَّةِ عَلَى حَالِهِمْ حَتَّى مَاتُوا

قبیلہ عکل یا قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم لوگ تھن والے تھے (یعنی ہم لوگ جانور رکھتے تھے) اور ہم ان کا دودھ پیا کرتے تھے اور ہم لوگ زمین والے یا کھیتی والے نہ تھے تو ان کو مدینہ منورہ کی آب وہوا موافق نہیں آئی آخر تک۔

محمد بن وہب محمد بن سلمہ ابوعبدالرحیم زید بن ابوانسۃ طلحہ بن مصرف یحییٰ بن سعید انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روای ہیں۔

قَالَ قَدِمَ أُنَاسٌ مِنْ عُرَيْنَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمُوا فَاجْتَوَوْا الْمَدِينَةَ حَتَّى اصْفَرَّتْ أَلْوَانُهُمْ وَعَظُمَتْ بُطُونُهُمْ فَبَعَثَ بِهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى لِقَاحٍ لَهُ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا حَتَّى صَحُّوا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فَقَتَلُوا رَاعِيَهَا وَاسْتَاقُوا الْإِبِلَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِأَنَسٍ وَهُوَ يُحَدِّثُهُ هَذَا الْحَدِيثَ بِكُفْرٍ أَمْ بِذَنْبٍ قَالَ بِكُفْرٍ قَالَ أَبُو عَبْد الرَّحْمَنِ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَنَسٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ طَلْحَةَ وَالصَّوَابُ عِنْدِي وَاللهُ تَعَالَى أَعْلَمُ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلٌ۔

قبیلہ عرینہ سے چند لوگ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ ان کو مدینہ منورہ کی آب وہوا موافق نہ آئی۔ ان کے (چہروں کے رنگ) پیلے پڑ گئے اور ان کے پیٹ اوپر کو چڑھ گئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کو دودھ دینے والی اونٹنی دے کر حکم فرمایا کہ تم لوگ اس اونٹنی کا دودھ اور پیشاب (بطور علاج) پی لو۔ ان لوگوں نے اسی طریقہ سے کیا حتی کہ وہ لوگ شفا پا گئے۔ وہ لوگ چرواہوں کو قتل کر کے اونٹ ہانک کر ساتھ لے گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی تلاش میں آدمی دوڑائے اور ان کو پکڑ کر لانے کا حکم فرمایا۔ وہ لوگ گرفتار ہو کر آئے تو ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں چلائی گئی۔ عبدالملک بن مروان جو کہ اس وقت اہل اسلام کا امیر اور حاکم تھا انہوں نے حضرت انس سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سزا ان لوگوں کو کفر قبول کرنے (یا مرتد ہونے) کی وجہ سے دی یا ان کے جرم کی وجہ سے تھی؟ حضرت انس نے جواب میں فرمایا کفر کی وجہ سے سزا دی۔

(سنن نسائی، جلد اول، پاکی کا بیان، حدیث 309)

مسلم کی روایت میں یوں ہے "قدم رھط" اور "رھط" کا لفظ تین سے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نو تک کے افراد کے لیے بولا جاتا ہے، بعض کہتے ہیں کہ وہ آٹھ افراد تھے۔
حدیث میں مذکور لفظ ''اجتوی'' کا معنی ہے موافق نہ آنا اور بدہضمی ہونا۔ جوی پیٹ کی ایک بیماری ہے، عکل ایک قبیلہ ہے اور عرینہ بجیلہ کی ایک شاخ ہے اور حدیث میں مذکور لفظ ''اللقام'' کا معنی دودھ والی اونٹنی۔ مدینہ منورہ آنے والے وہ لوگ مرض استسقاء میں مبتلا تھے، اس کا سبب ایک مادہ باردہ ہوتا ہے جو اعضاء کو تحلیل کرتا ہے جس سے وہ مادہ بڑھتا جاتا ہے اور یہ مرض لحمی، آبی اور طبلی تین قسم کا ہوتا ہے۔

واقعہ کی تفصیل

قبیلہ عرینہ اور قبیلہ عکل کے تقریباً 8/ افراد مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور انہوں نے یہ دعوی کیا کہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں، مگر تھے وہ منافق انہیں مدینہ منورہ کی آب وہوا موافق نہ آئی وہ مرض الجواء میں مبتلا ہو گئے، جو پیٹ کی ایک بیماری ہے جس میں پیٹ پھول جاتا ہے اور پیاس بہت لگتی ہے، اس مرض کو استسقاء بھی کہتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو شہر مدینہ سے تھوڑا باہر (وادی غابہ گھنے جنگل میں احد پہاڑ کے عقب میں) اپنے صدقہ کے اونٹوں کے پاس بھیج دیا تاکہ کھلی فضاء میں تازہ آب وہوا میں رہیں اور صحیح بخاری میں وارد حدیث کے مطابق انہیں اونٹ کے دودھ پینے کو کہا، جبکہ صحیح بخاری کی دوسری حدیث کے مطابق انہیں اونٹ کے دودھ اور پیشاب پینے کا حکم دیا چنانچہ وہ شفایاب ہو گئے۔ چونکہ وہ منافق تھے تو انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس احسان وکرم کا بدلہ خیانت اور خباثت کی شکل میں اس طرح دیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو ظلماً قتل کر دیا اور اس کی آنکھوں میں سلائی پھیر دی۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علم ہوا تو آپ نے ان کی تلاش کے لیے کچھ صحابہ کرام کو بھیجا تاکہ ان کو گرفتار کر کے لایا جائے، جب انہیں گرفتار کر کے لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سے ان کا قتل کروایا جس طرح انہوں نے چرواہے کو قتل کیا تھا چنانچہ ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا کر اُن کی آنکھوں میں سلائی پھروادی۔ یہ واقعہ مثلہ کی ممانعت کے نزول سے قبل کا ہے، جیسا کہ صحیح بخاری میں حدیث کے آخر میں اس کی وضاحت مذکور ہے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی کہ یہ حدود کے نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے (بعد میں اس طرح کی سزا کی ممانعت نازل ہوگئی) کسی شخص کے بعض اعضاء کاٹ کر یا ان کو مسخ کر کے قتل کرنے کو مثلہ کہتے ہیں۔

کیا اونٹنی کے دودھ اور پیشاب سے بعض بیماری کا علاج کیا جاسکتا ہے؟

اس نوعیت کا صرف ایک واقعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری (ظاہری) زندگی میں پیش آیا تھا، اس کے بعد صحابہ کرام کے زمانہ میں بھی کبھی ایسا واقعہ پیش نہیں آیا، جہاں تک صحیح بخاری کے باب "الدواء بابوال الابل" میں مذکور حدیث کا تعلق ہے تو علماء احناف وشوافع نے اس کے متعدد جوابات دیئے ہیں جن میں سے تین جوابات حسب ذیل ہیں۔

(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی مطلع کر دیا گیا تھا کہ اونٹ کا پیشاب پیئے بغیر ان کی شفا اور زندگی ممکن نہیں، اس طرح یہ لوگ مضطر کے حکم میں آ گئے اور مضطر کے لئے نجس چیز کا استعمال جائز ہے۔ یعنی اگر کسی انسان کی جان خطرہ میں ہو تو اس کی جان بچانے کے لئے حرام چیز سے علاج کیا جاسکتا ہے۔

(۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب پینے کا حکم نہیں دیا تھا بلکہ اس کے خارجی استعمال کا حکم دیا تھا اور اصل عبارت یوں تھیں "اشربوا من البانها واضمدوا من ابوالها۔ اضمدوا" کے معنی ہیں لیپ چڑھانا۔

(۳) متعدد شواہد دلالت کر رہے ہیں کہ یہ واقعہ سن چھ ہجری سے قبل کا ہے، خود

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حدیث کے راوی حضرت قتادہ نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی کہ یہ حدود کے نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے، (بعد میں اس طرح کی سزا کی ممانعت نازل ہوگئی) یعنی یہ واقعہ مثلہ کی حرمت سے قبل کا ہے، جبکہ پیشاب سے نہ بچنے پر عذاب قبر کی حدیث اس واقعہ سے بعد کی ہے کیونکہ وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور وہ بعد میں اسلام لائے تھے لہٰذا حضرت قتادہ سے مروی حضرت انس رضی اللہ عنہ والی حدیث منسوخ ہے۔ نیز اس حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا مثلہ فرمایا اور مثلہ بالاتفاق منسوخ ہے۔ ظاہر یہی ہے کہ یہ حکم بھی منسوخ ہوگیا ہو اور اس کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ اس واقعہ کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اس نوعیت کا علاج نہیں بتایا اور نہ کسی صحابی سے اس نوعیت کا علاج کرنا منقول ہے۔ لیکن قابل غور بات یہ ہے کہ جنہیں مدینہ منورہ کی پاکیزہ آب وہوا موافق نہ ہو ان کے مقدر میں جانور کا پیشاب ہی ہوتا ہے۔

آج ہم نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا کہ جنہیں مدینہ منورہ کی آب وہوا موافق نہیں وہ اب بھی پیشاب پی کر گذارہ کر رہے ہیں۔

سعودی نجدی پیشاب پی کر دلیل کے لیے یہ حدیث پیش کرتے ہیں جبکہ صحیح بخاری میں ہی اس حدیث سے قبل حضرت ثابت سے مروی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی دوسری حدیث بھی مذکور ہے جس میں ان کا علاج صرف دودھ سے مذکور ہے، اس حدیث میں پیشاب کا دور دور تک کوئی ذکر نہیں ہے۔ ممکن ہے وہ اور لوگ ہوں اس لئے اس نوعیت کی بیماری کا علاج صرف اونٹ کے دودھ سے بھی کیا جاسکتا ہے۔ نیز صحیح بخاری میں ان دونوں احادیث سے قبل پیٹ کی بیماری کا علاج شہد سے بھی مذکور ہے لہٰذا احتیاط اسی میں ہے کہ اگر دنیا میں بیماری کا علاج موجود ہو تو پیشاب پی کر علاج نہ کیا جائے، بلکہ صحیح بخاری میں وارد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کی روشنی میں پہلے شہد، صرف اونٹ کے دودھ یا دیگر ادویہ سے کیا جائے اور اگر کوئی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دوا اثر نہیں کر رہی ہے اور جان کا خطرہ ہے تو پھر اونٹ کے پیشاب سے علاج کیا جاسکتا ہے لیکن چونکہ یہ آٹھ بدبخت افراد اندر سے تو بے ایمان ہی تھے انہیں مدینہ طیبہ کی آب وہوا کیسے موافق آتی یہ تو اہل ایمان کے لیے موافق بلکہ ایمان کا سکون بھی مدینہ منورہ میں ہے جیسا کہ مسجد نبوی شریف میں حدیث مبارکہ لکھی ہے کہ قرب قیامت میں ایمان مدینہ منورہ لوٹ آئے گا (اوکما قال)

اپنوں کی تو مانیں

سعودی عرب کے مشہور مصنف محمد بن عبداللطیف آل الشیخ نے اس موضوع پر ایک مضمون (التداوی ببول الابل) تحریر کیا ہے جو مشہور و معروف ویب سائٹ العربیہ پر پڑھا جاسکتا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر اس کا خلاصۂ کلام پیش کر دوں تا کہ مسئلہ مزید واضح ہو جائے۔

اس نے ابتداء میں تحریر کیا کہ باوجودیکہ میں قرآن وحدیث پر مکمل طور پر ایمان لایا ہوں اور اس بات پر بھی میرا مکمل یقین ہے کہ قرآن کریم کے بعد صحیح بخاری و صحیح مسلم دو اہم و مستند صحیح کتابیں ہیں، مگر صحیح بخاری میں وارد اُس حدیث کے الفاظ سے مکمل طور پر مطمئن نہیں ہوں جس میں اونٹ کے پیشاب سے علاج کا ذکر وارد ہوا ہے۔ زیادہ بہتر معلوم ہوتا کہ ہم اس حدیث کے تعلق سے جلیل القدر فقیہ حضرت امام ابوحنیفہ والا موقف اختیار کریں کہ یہ ایک خصوصی واقعہ ہے جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی مطلع کر دیا گیا تھا کہ اونٹ کا پیشاب پیئے بغیر ان افراد کی شفا اور زندگی ممکن نہیں ہے، یعنی اس حدیث میں عمومی حکم نہیں ہے کہ کوئی بھی شخص اونٹ کے پیشاب سے علاج کرے جیسا کہ بعض علماء کرام نے سمجھا ہے۔ غرضیکہ یہ ایک خصوصی واقعہ ہے، جس طرح جمہور علماء نے صحیح مسلم میں وارد حدیث کو خصوصی واقعہ قرار دیا ہے جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کی اہلیہ کو حکم دیا تھا کہ وہ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت سالم کو دودھ پلادیں جس سے دونوں کے درمیان حرمت ثابت ہوجائے حالانکہ قرآن وحدیث کی روشنی میں امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ دوسال کے بعد دودھ پلانے سے حرمت ثابت نہیں ہوگی یعنی ماں بیٹے کا رشتہ نہیں بن سکتا تو جس طرح سے جمہور علماء نے صحیح مسلم میں وارد اس واقعہ کو خصوصی واستثنائی قرار دیا ہے اسی طرح اونٹ کے پیشاب سے علاج والے واقعہ کو بھی خاص قرار دیا جائے کیونکہ طبی اعتبار سے یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ پیشاب جس میں مختلف قسم کے زہر ہوتے ہیں اس کو پی کر کسی طرح کا علاج کیا جاسکتا ہے۔ نیز یہ لوگ اللہ کے نزدیک کافر تھے اور بہت ممکن ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعہ بتلادیا گیا ہو کہ یہ لوگ مرتد ہوکر مرجائیں گے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے کافر کی شفاء ایک ناپاک چیز میں رکھ دی تھی۔ موصوف نے مزید تحریر کیا کہ حدیث کی سند صحیح ہونے کے باوجود حدیث میں وارد پیشاب کے لفظ پر بھی تو کلام کیا جاسکتا ہے۔ غرضیکہ انسان اور حرام جانوروں کی طرح حلال جانوروں کا پیشاب بھی ناپاک ہے اور صحیح بخاری میں وارد اونٹ کے پیشاب سے علاج والا واقعہ خصوصی واستثنائی ہے نیز اس حدیث میں کچھ شک وشبہات بھی ہیں کیونکہ اس سے قبل والی حدیث میں اسی واقعہ پر صرف اونٹ کے دودھ سے علاج مذکور ہے اور اس میں دور دور تک کہیں بھی اونٹ کے پیشاب کا ذکر نہیں ہے، نیز اس حدیث میں مثلہ کا بھی ذکر ہے جو بعد میں ناجائز ہوگیا لہٰذا ہم اونٹ کے پیشاب سے علاج اسی صورت میں کرائیں جب بیماری کا دنیا میں کوئی علاج نہ ہو اور زندگی خطرہ میں ہو۔

اونٹنی کا دودھ، سنت بھی شفا بھی

اس میں کوئی شک نہیں کہ طبی اعتبار سے اونٹنی کا دودھ بیشمار فوائد کا حامل ہے۔ لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ آپ کو ان فوائد کا علم بھی ہو اور ایسے ہی چند فوائد کا ذکر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فقیر عرض کرتا ہے۔

(فقیر نے اپنے گذشتہ سفرنامہ حرمین شریفین میں بھی اونٹنی کے دودھ کے فوائد لکھے ہیں)

قرآن پاک میں متعدد مقامات پر اونٹ کی اہمیت اور اسکی تخلیق پر غور وفکر کرنے کو کہا گیا ہے جبکہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اونٹنی کا دودھ شوق سے استعمال فرماتے تھے۔

اونٹ ایک ایسا جانور ہے جو کہ صحرا کے سخت ترین موسم میں بھی کئی دن بغیر کھائے پیئے گزارنے کی صلاحیت رکھتا ہے قحط اور خشک سالی کے موسم میں بھی اس جانور کی دودھ کی پیداواری صلاحیت برقرار رہتی ہے۔شدید خشک سالی کے دوران جب پانی کی کمی واقع ہوجاتی ہے تب اس کے دودھ میں ایسی حیرت انگیز کمیائی تبدیلیاں آتی ہیں جو وہاں بسنے والے افراد کی غذائی ضروریات کو پورا کرنے کے کام آتی ہیں۔

اونٹ صحرا کی شدید گرمی میں اپنے جسم میں پانی کا ذخیرہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور یہ پانی عمل تبخیر کے ذریعے کم سے کم اس کے جسم سے خارج ہوتا ہے جب اونٹ کو پانی کی کمی کا سامنا ہو تو اس وقت بھی اس کے دودھ میں پانی کی خاصی مقدار خارج ہوتی ہے اس کے ساتھ ساتھ دوسرے نمکیات جیسا کہ سوڈیم کلورائیڈ کی مقدار دودھ میں 10 ملی ایکولنٹ فی لیٹر سے بڑھ کر 23 ملی ایکولنٹ فی لیٹر تک پہنچ جاتی ہے۔

یاد رہے کہ یہ نمک انسان کی جسمانی ضروریات کے لیے بہت ضروری ہے خاص طور پر صحرا جہاں پر گرمی کی وجہ سے پسینے کا اخراج زیادہ ہو، پسینے کے ساتھ ساتھ سوڈیم کلورائیڈ بھی ہمارے جسم سے خارج ہوتا ہے نمکیات کی یہ کمی ہمارے جسم میں کئی بیماریوں کا موجب بن سکتی ہے تو اس صورتحال میں اونٹ کا دودھ استعمال کر کے سوڈیم کلورائیڈ کی کمی کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

طبی فوائد

اونٹنی کے دودھ میں وٹامن سی کی خاصی مقدار پائی جاتی ہے جبکہ یہ وٹامن گرمی اور خشک سالی کے دنوں میں اونٹ کے دودھ میں اور زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ وٹامن سی قوت مدافعت کو بہتر کرنے میں استعمال ہوتا ہے شدید گرمی کے موسم میں وٹامن سی دھوپ کی حدت اور لو لگنے سے بھی بچاتا ہے۔ اونٹنی کے دودھ میں وٹامن سی 23 ملی گرام فی لیٹر ہوتا ہے۔ اونٹنی کے دودھ میں وٹامن، نمکیات، پروٹین اور چکنائی کی ایک خاصی مقدار موجود ہوتی ہے۔ عام طور پر چھوٹے بچوں میں دودھ سے ایک خاص قسم کی الرجی اور اسہال کی سی شکایت پائی جاتی ہے لیکن اونٹنی کے دودھ کے استعمال سے یہ الرجی بچوں میں نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے اس لیے چھوٹی عمر کے بچوں میں اونٹنی کے دودھ کا استعمال اس شکایت کے قابو پانے میں مفید ثابت ہوتا ہے۔

ذیابیطس (شوگر) کے مریضوں کے لیے بھی اونٹنی کا دودھ قدرت کی جانب سے عطا کردہ کسی انمول تحفے سے کم نہیں کیونکہ اس میں انسولین کی خاصی مقدار موجود ہوتی ہے جو گائے کے دودھ کے مقابلے میں کافی زیادہ ہے انسولین ایک ہارمون ہے جو ذیابیطس کے مریضوں میں کم مقدار میں بنتا ہے اور انہیں یہ ہارمون دوائیوں کی شکل میں لینا پڑتا ہے۔ ذیابیطس کے ان مریضوں میں اونٹنی کے دودھ کا استعمال ایک شافی علاج کے طور پر اکسیر ہے۔

زمانہ قدیم سے ہندوستان میں ویدک طریقہ علاج کے طور پر اونٹنی کا دودھ یرقان، اسہالِ تلی، ٹی بی، دمہ اور بواسیر کے امراض کے علاج میں ادویاتی طور پر استعمال ہوتا آ رہا ہے۔ اونٹنی کے دودھ میں پائے جانے والے نیوٹریسیوٹیکل اجزاء میں سب

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سے اہم لیکٹو فیران ہیں جو یرقان کے مریضوں میں جگر کی حالت کو بہتر بنانے کے لیے بہت مفید ہے۔ یرقان اور جگر کے کینسر کی حالت میں جگر کی فعالی حالت بہت کمزور ہو جاتی ہے اس صورت میں اونٹنی کا دودھ جگر کی نشو ونما اور اس کو کارآمد بنانے میں مفید سمجھا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ اونٹنی کے دودھ میں کولیسٹرول کی بھی ایک مناسب مقدار پائی جاتی ہے جو کہ دل کے امراض میں مبتلا مریضوں کے لیے غذائی متبادل ہے، اونٹنی کے دودھ میں ٹی بی کا جرثومہ نہ ہونے کے برابر ہے جبکہ گائے اور بھینس کے دودھ میں یہ پایا جاتا ہے اگر اونٹنی کا دودھ غذائی متبادل کے طور پر استعمال سے اس مہلک اور متعدی مرض س بچا جاسکتا ہے۔

اونٹنی کا دودھ ایک بہترین قبض کشا دوائی کے طور پر بھی استعمال بھی کیا جاتا ہے، اونٹنی کا دودھ اگر تازہ اور گرم حالت میں استعمال کیا جائے تو یہ اسہال کی سی کیفیت پیدا کرتا ہے۔

اونٹنی کا دودھ انسانی جسم میں موجود متعدد بیماریوں کیخلاف قوت مدافعت پیدا کرتا ہے اور انسان کو متعدی اور مہلک امراض سے بچانے میں مفید سمجھا جاتا ہے۔ اونٹنی کا دودھ اگر ایک بیمار آدمی کو پلایا جائے تو اس سے وہ نہ صرف شفایاب ہو گا بلکہ یہ دودھ اس کی ہڈیوں کی بڑھوتری میں بھی مددگار ثابت ہو گا۔

ماہرین کے مطابق اونٹ کا مدافعتی نظام دوسرے جانوروں کی نسبت زیادہ مضبوط واقع ہوا ہے اسی لیے اونٹنی کے دودھ کے استعمال سے انسان کے مدافعتی نظام پر بھی نہایت اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور اس میں بیماری کے مقابلے کی قوت آتی ہے۔ کینسر کے مریضوں کے لئے یہ قوت نہایت اہم کردار ادا کرتی ہے اور علاج میں معاون بھی ثابت ہوتی ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ایڈز کے افریقی مریضوں کے لئے نعمت

عالمی ادارے خوراک کی رپورٹ کے مطابق روس، قزاقستان اور بھارت میں ڈاکٹرز اونٹنی کے دودھ کا استعمال بڑھانے پر زور دے رہے ہیں، جبکہ افریقہ میں ایڈز کے مریضوں کے لئے اسے نعمت قرار دیا جارہا ہے۔

اونٹنی کے دودھ سے تیار کی جانے والی مصنوعات

اونٹنی کے دودھ سے بننے والی مصنوعات میں پنیر، قلفی، گلاب جامن اور دوسرے بہترین آئیٹم لذیذ ہونے کے ساتھ ساتھ غذائیت سے بھی بھرپور ہوتے ہیں۔ اونٹنی کے دودھ سے بننے والی پنیر خاصی لذیذ ہوتی ہے اور اس کی مانگ مشرق وسطی اور یورپی ممالک میں کافی زیادہ ہے ہمارے ملک میں بھی بیکری سازی کی صنعت میں اونٹنی کا دودھ مٹھائیاں بنانے کے لیے بہترین نعمل البدل قرار دیا جاتا ہے۔

آہ حضور تاج الشریعہ

آج ۷ ذیقعد ۱۴۳۹ھ ۲۰ رجولائی ۲۰۱۸ء جمعۃ المبارک ۔ مدینہ منورہ میں احباب نے فقیر کی امامت نماز جمعہ ادا کیا سلام وصلوٰۃ اور دعا کے بعد حافظ محمد انوار المدنی نے لنگر شریف کے لیے صفرا بچھایا لنگر کھا کے ہم سو گئے تقریباً ۵ بجے کے قریب بیدار ہوئے وضو وغیرہ کر کے حرم نبوی شریف جانے لگے تو حضرت سید محمد شوکت حسین شاہ قادری رضوی نے افسوس ناک خبر سنائی کہ وارث علوم اعلیٰ حضرت جانشین مفتی اعظم علامہ مفتی الحاج الشاہ محمد اختر رضا خاں ازہری قادری (تاج الشریعہ) کا (بریلی شریف انڈیا میں) وصال ہوا یہ خبر سنتے ہی ہمارے کمرے میں سناٹا سا چھا گیا دیر تک ہم سب بجھ سے گئے طبیعت پر ملال ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون بوجھل قدموں کے ساتھ حرم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شریف کی طرف روانہ ہوئے باب السلام سے داخل ہو کر مواجہہ اقدس پر جا پہنچے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں سر نیاز جھکائے ان کی طرف سے ہدیہ سلام عرض کیا نماز عصر کے بعد باب بلال میں بیٹھ کر فقیر کے ساتھ الحاج سعید احمد قادری (سعید جیولر گجرات والے) نے دلائل الخیرات شریف درود مستغاث شریف، حزب البحر و دیگر کلمات حسنات پڑھ کر حضور تاج الشریعہ کو ایصال الثواب کیا بعد نماز مغرب سید الشہداء امیر طیبہ باب الدعا حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر ان کی طرف سے سلام عرض کیا۔ محافل ایصال الثواب کا سلسلہ شروع ہے مدینہ منورہ کے احباب نے ایصال الثواب کے پروگرام ترتیب دے رکھے ہیں ہم نے آج شب اتوار کو اپنی قیام گاہ میں محفل منعقد کر رکھی ہے ۔کل 22 جولائی اتوار پاکستان میں دار العلوم جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں محفل ایصال الثواب کا پروگرام ہے۔

(غم زدہ مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی رضوی مدینہ منورہ شب ہفتہ بعد صلوٰۃ الفجر)

چاند سا بیٹا عطاء فرمایا

آج ۱۴ ذیقعد ۱۴۳۹ھ ۲۷ جولائی ۲۰۱۸ء جمعۃ المبارک عزیز الولد محمد ایاز احمد المدنی اویسی نے خوشخبری سنائی کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں چاند سا بیٹا عطاء فرمایا۔ فقیر نے مدینہ منورہ مسجد نبوی شریف کے باب بلال کے باہر گنبد خضریٰ شریف کے زیر سایہ اس کا نام محمد امتیاز احمد اویسی تجویز کیا سرکار کریم رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ بیکس و پناہ میں عرض کی کہ اسے اور ہمارے سارے خانوادے کو اپنی غلامی میں قبول رکھیں اللہ تعالیٰ نومولود بچے کو اپنے والدین اور اہل خاندان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین ثم آمین بحرمت سید الانبیاء وخاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سید الشہداء امیر طیبہ باب الدعا سید امیر حمزہ رضی اللہ عنہ، کی بارگاہ میں جا کر اس کی درازی عمر با خیر اور عالم با عمل بننے کی دعا کی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نومولود کا شجرہ نسب کچھ یوں ہے محمد امتیاز احمد اویسی بن محمد ایاز احمد المدنی اویسی بن محمد فیاض احمد اویسی بن حافظ محمد فیض احمد اویسی (فیض ملت محدث بہاولپوری) بن نور احمد اویسی بن محمد حامد اویسی بن محمد کمال اویسی۔

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی رضوی مدینہ منورہ

محمد امتیاز احمد اویسی فوت ہوگیا

آج مدینہ منورہ میں ۱۹/ذیقعد ۱۴۳۹ھ یکم اگست 2018ء بدھ کا دن ہے نماز فجر کے بعد فقیر نے اپنے گھر بہاولپور رابطہ کیا تو ولدی العزیز حافظ محمد شہزاد اویسی نے غم کی خبر سنائی کہ محمد ایاز مدنی اویسی کا نومولود بیٹا محمد امتیاز احمد اویسی فوت ہوگیا۔ گذشتہ جمعۃ المبارک اس کی ولادت ہوئی پیداء ہوتے ہی بیمار ہوگیا گذشتہ تین دنوں سے ساہیوال ہسپتال میں داخل کرایا گیا صرف پانچ دن دنیا میں گذارے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ فقیر نے مدینہ منورہ میں دعا کی کہ اللہ رب العزت اسے ہمارے خانودے کے لیے شفاعت کا باعث بنائے۔ اس کے والدین کو صبر جمیل عطاء فرمائے اور انہیں اس کا نعم البدل عطاء فرمائے آمین بحرمت سید الانبیاء وخاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احباب سے بہت ساری دعاؤں کی اپیل ہے۔

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی مدینہ منورہ

سیدی حمزہ ابوالخیر عیسیٰ سے ملاقات

جمعۃ المبارک ۲۱/ذیقعد ۱۴۳۹ھ کو بعد جمعہ محترم محمد عامر غوری (جدہ) نے کہا آج مدینہ منورہ کے سادات کرام سے ملاقات کرنا ہے آپ میرے ساتھ چلیں فقیر اپنے روم سے مسجد بلال کی (کبری الحدید) لوہے والا پل کراس کر کے اشارہ پر آیا تو وہ عامر بھائی گاڑی لیکر آگئے ہم حرہ شرقیہ میں میں عرب شیوخ کے خوبصورت بلند و بالا محلات میں آن پہنچے عامر بھائی نے ایک بہت بڑے وسیع گھر کے سامنے گاڑی پارک کی ہم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اتر کر گھر میں داخل ہوئے گھنٹی دی تو حضرت الشیخ الشریف سیدی حمزہ ابوالخیر عبدالقادر عیسیٰ نے دروازہ کھولا ماشاءاللہ وسیع وعریض خوبصورت گھر ہے۔سیدزادے نے ہمیں مرحبا کہا ہم اندر داخل ہوئے انہوں نے تمور (کھجور مدینہ) اور قہوہ (عربی) سے ہماری تواضع فرمائی دیر تک علمی گفتگو جاری رہی صوفیاء کرام اور تصوف کے حوالہ سے انہوں نے بہت کارآمد باتیں فرمائیں۔

عظیم الشان محفل مولود شریف میں الشیخ عمر بن حفیظ یمینی کا پرمغز خطاب

شب جمعہ ۲۸ ذیقعد۔۹/اگست ۲۰۱۸ء کو جبل احد شریف کے قریب الشیخ عادل عزام کے گھر عظیم الشان محفل مولود میں پہنچے گھر کیا تھا وہ تاحد نظر ایک محل تھا اس میں باغات تھے کئی ہال تھے۔ایک وسیع ہال میں سینکڑوں لوگ جمع تھے۔عود وبخور سے ہال مہک رہا تھا۔اکثر لوگ درمیان میں فرش پر تشریف فرما تھے۔اطراف میں بہترین کرسیاں (صوفہ) بھی بچھی ہوئیں تھیں فقیر ہال میں داخل ہوا تو مدینہ منورہ کے الشریف حمزہ ابوالخیر عیسیٰ نے فقیر کو دیکھا تو محمد عامر غوری (جدہ) کے ذریعے بلوا کر اپنے قریب صوفہ پر بیٹھایا فقیر تو اہل مدینہ کے قدموں میں بیٹھنے کے اہل بھی نہ ہے۔یہ ان کا اعلیٰ ظرف ہے کہ مجھے سے نکمے کو اتنا اعزاز دیتے ہیں۔تھوڑی دیر میں حضرموت یمن کے عظیم روحانی خانوادے کے فرزند، عظیم سکالر، دارالمصطفیٰ کے منتظم اعلی حضرت الشیخ حبیب عمر بن محمد بن سالم بن حفیظ یمنی (جن کا شجرہ نسب سرور کائنات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتا ہے) بھی تشریف لائے۔اہل مدینہ کے لحن داودی کے حامل ثناء خوانوں نے عربیہ نعتیہ قصائد پڑھ کر مجمع میں خوب ذوق پیدا کیا۔مولود شریف بھی پڑھا گیا۔شیخ حبیب یمنی کے ساتھ آنے والے ایک ساتھی نے خوب صورت انداز میں قصیدہ شریف پڑھا فقیر سمیت اکثر مجمع اشکبار تھا۔

انبیاء کرام کو اپنے جیسا بشر کہنے والوں کا رد

شیخ یمنی نے بصیرت افروز اثر انگیز خطاب میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سے کمال گفتگو فرمائی۔

دوران گفتگو انہوں نے انبیاء کرام کو اپنے جیسا بشر کہنے والوں کا خوب رد فرمایا۔(فقیر ان کے خطاب کا خلاصہ عرض کرتا ہے)

قرآن پاک کی مقدس آیات پڑھ کر انہوں نے بتایا کہ انبیاء اکرام کو بشر کہنا کافروں کا شعار تھا اور ہے۔

فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ

(المومنون24)

تو اس کی قوم کے جن سرداروں نے کفر کیا تھا بولے یہ تو نہیں مگر تم جیسا آدمی، چاہتا ہے تمہارا بڑا بنے اور اللہ چاہتا تو فرشتے اتار دیتا ہم نے تو یہ اپنے اگلے باپ داداؤں میں نہ سنا۔

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ (33) وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ(المومنون،34)

ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ(تغابن،6)

یہ اس لیے کہ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لاتے تو بولے، کیا آدمی ہمیں راہ بتائیں گے تو کافر ہوئے اور پھر گئے اور اللہ نے بے نیازی کو کام فرمایا، اور اللہ بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا (بنی اسرائیل،94)

اور کس بات نے لوگوں کو ایمان لانے سے روکا جب ان کے پاس ہدایت آئی مگر اسی نے کہ بولے کیا اللہ نے آدمی کو رسول بنا کر بھیجا۔

اور بولے اس قوم کے سردار جنہوں نے کفر کیا اور آخرت کی حاضری کو جھٹلایا اور ہم نے انہیں دنیا کی زندگی میں چین دیا کہ یہ تو نہیں مگر جیسا آدمی جو تم کھاتے ہو اسی میں سے کھاتا ہے اور جو تم پیتے ہو اسی میں سے پیتا ہے اور اگر تم کسی اپنے جیسے آدمی کی اطاعت کرو جب تو تم ضرور گھاٹے میں ہو۔

قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ (ابراھیم،10)

ان کے رسولوں نے کہا کیا اللہ میں شک ہے آسمان اور زمین کا بنانے والا تمہیں بلاتا ہے کہ تمہارے کچھ گناہ بخشے اور موت کے مقرر وقت تک تمہاری زندگی بے عذاب کاٹ دے، بولے تم تو ہمیں جیسے آدمی ہو تم چاہتے ہو کہ ہمیں اس سے باز رکھو جو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے اب کوئی روشن سند ہمارے پاس لے آؤ۔

قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ (یٰسن،15)

بولے تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی اور رحمن نے کچھ نہیں اتارا تم نرے جھوٹے ہو

وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا (7) اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رَجُلًا مَّسۡحُوۡرًا (فرقان،8)

اور بولے اور رسول کو کیا ہوا کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا ہے کیوں نہ اتارا گیا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کہ ان کے ساتھ ڈر سناتا یا غیب سے انہیں کوئی خزانہ مل جاتا یا ان کا کوئی باغ ہوتا جس میں سے کھاتے اور ظالم بولے تم تو پیروی نہیں کرتے مگر ایک ایسے مرد کی جس پر جادو ہو۔

لَاهِيَةً قُلُوۡبُهُمۡ وَاَسَرُّوا النَّجۡوَى الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا هَلۡ هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ اَفَتَاۡتُوۡنَ السِّحۡرَ وَاَنۡتُمۡ تُبۡصِرُوۡنَ (الانبیاء،3)

ان کے دل کھیل میں پڑے ہیں اور ظالموں نے آپس میں خفیہ مشورت کی کہ یہ کون ہیں ایک تم ہی جیسے آدمی تو ہیں کیا جادو کے پاس جاتے ہو دیکھ بھال کر۔

(ف)

معلوم ہوا انبیاء کرام کو بشر کہنا کافروں کا شعار ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ انبیاء کرام کی فضیلت ساری مخلوق سے زیادہ ہے انبیاء کرام افضل بشر ہیں لیکن انہیں بشر کہنا نہیں چاہیے کیونکہ یہ کفار کا طریقہ ہے کہنے والے اپنا اعمال سیاہ کرنے کے علاوہ کچھ اور نہیں کرتے۔

ان کی ساری گفتگو عربی میں تھی فقیر نے ان کی تقریر کا خلاصہ اردو میں لکھ دیا تا کہ قارئین کرام مستفید ہوں۔

(اس موضوع پر میرے حضور قبلہ والد گرامی حضرت فیض ملت مفسر اعظم پاکستان محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ کی تصنیف "انبیاء کو بشر کہنا کفار شیوہ ہے" مطبوعہ موجود ہے)

ان کی تقریر پر تاثیر کے بعد درود وسلام ہوا دعا ہوئی اور لنگر شریف (لحم مندی) چاولوں کے تھال رکھے گئے ہر تھال میں تقریباً پورا مدنی بکرا بھنا ہوا ایسا لذیز لنگر کیا بات ہے۔ ہم لنگر کے بعد باہر صحن میں آئے تو وہاں بھی قالین بچھی ہوئی تھیں بلاشبہ وہاں بھی ہزاروں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لوگوں نے محفل شرکت کی اور لنگر کھایا فقیر حیران تھا کہ مدینہ منورہ میں نجدیوں کی ناجائز پابندیوں کے باوجود ایسی شاندار محافل اللہ اللہ ۔۔۔۔محمد عامر غوری فقیر کو قیام گاہ پہنچانے آئے تو بتا رہے تھے کہ ہر سال ۱۲ ربیع الاول شریف کو یہاں ایسی عظیم الشان محفل میلاد ہوتی کہ دنیا میں شاید ایسی محفل کہیں ہوتی ہو فقیر نے پوچھا کہ نجدیوں کی پابندی؟؟؟ کہا یہ شیخ عادل کی آل ہے (وہ خود فوت ہو گئے ہیں) ان کی شاہی خاندان سے قریبی رشتہ داری ہے ان کے ہاں مطوعوں (نجدی مولویوں) کی جرأت نہیں کہ کوئی شرارت کریں۔

جو ترے در سے یار پھرتے ہیں

آج (۱۳/اگست ۲۰۱۸ء) اسلامی جمہوریہ پاکستان کی پندرھویں قومی اسمبلی کے پہلے اجلاس کی ابتدا تلاوتِ کلامِ پاک کے بعد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے لکھے میرے پسندیدہ ترین نعتیہ کلام سے ہوئی اس کلام کو سنتے وقت پاکستان کے ماضی قریب اور موجودہ معروضی حالات و واقعات کی طرف جب دھیان جاتا ہے تو آنکھوں سے بیساختہ آنسو جاری ہو جاتے ہیں...

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں
جو ترے در سے یار پھرتے ہیں
در بدر یونہی خوار پھرتے ہیں
اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں
کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ
تجھ سے شیدا ہزار پھرتے ہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مدینہ منورہ میں پاکستان کا یوم آزادی

۱۴/اگست ۲۰۱۸ء/ ۴ ذوالحجہ ۱۴۳۹ھ شب بدھ کو مدینہ منورہ میں .....
پاکستانی بھائیوں نے پاکستان کے ۷۱ ویں یوم آزدی پر مدینہ منورہ مسجد قلبتین کے قریب شارع سمرہ بن حبیب پر ایک بہت بڑے ہال میں جشن آزادی کے سلسلے میں شاندار تقریب کا انعقاد کیا جس کے انتظامات مدنی موروں (محمد رمضان، چاچا محمد اسلم، محمد شہزاد و دیگر کچنی کے ملازمین نے کیا۔ تقریب میں مختلف ممالک شام (سوریہ) یمن، بنگلہ دیش، انڈیا مصر و دیگر ممالک کے اسلامی بھائیوں نے بھرپور شرکت کی۔ اور مدینہ منورہ میں پاکستانی احباب (جو مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھتے ہیں) نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ تقریب کا آغاز کلام مجید سے قاری محمد انوار مدنی مور نے کیا۔ درود وسلام اور نعت شریف کے بعد مبلغ اسلام حضرت سید محمد حسن شاہ المدنی نے تحریک آزادی پاکستان کو درپیش چیلنجز اور بحیثیت قوم ہماری ذمہ داریوں کے حوالے سے بہت ہی خوب صورت انداز میں اظہار خیال کیا اور قیام پاکستان کے مقاصد کے لیے صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی مدیر ماہنامہ "فیض عالم" بہاولپور پنجاب پاکستان کو دعوت دی انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ آج مدینہ منورہ میں ہم اپنے پیارے ملک کا یوم آزادی کا جشن منا رہے ہیں۔ پاکستان اللہ کا انعام ہے اور مدینہ منورہ کے بعد دوسری اسلامی نظریاتی ریاست ہے یہ ملک قیامت تک قائم رہے گا۔ روئے زمین پر مدینہ طیبہ کے بعد دو قومی نظریے کی بنیاد پر معرض وجود میں آنے والی دوسری بڑی نظریاتی و فکری ریاست اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے۔
مدینہ شریف کے بعد اسلام کے نام پر حاصل ہونے والے دوسرا ملک پاکستان ہے جس کا وہی نظریہ ہے جو چودہ صدیاں پہلے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش فرمایا تھا۔ یہ حقیقت آسانی کے ساتھ سمجھی جا سکتی ہے کہ مختلف صوبوں، علاقوں،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

قوموں اور مختلف فرقوں سے تعلق رکھنے والے افراد کو جس قوت نے ایک متحدہ قوم بنا دیا وہ قوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی ہے۔مزید کہا کہ

27 رمضان المبارک 14 اگست کو کئی قوموں کا ایک ساتھ متحد ہو جانا اور ایک ملک پاکستان بنانا، ان سب کے پیچھے ایک کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تھا اور یہی پاکستانی نظریہ ہے۔لازوال قربانیوں کی بدولت اس ملک کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نام پر حاصل کیا گیا اور آج بھی یہ اس وجہ سے دنیا کے نقشے پر ایک ایٹمی طاقت بن کر چمک رہا ہے۔نظریہ پاکستان ہی بقائے پاکستان کی ضامن ہے۔دشمن کے پروپیگنڈہ سے بچنے کے لیے عوام الناس کو اللہ اور اس کے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیمات کو مضبوطی سے پکڑنا ہوگا۔فرقوں، لسانی اور دیگر بنیادوں پر بٹ جانے کے بجائے ایک پاکستان اور اسلام پر جمع ہونا ہوگا، اللہ پاکستان کا حامی و ناصر ہے۔پاکستان رہے سلامت تاقیامت۔

شرکاء تقریب نے اس عزم کا اظہار کیا کہ محنت، لگن اور جانفشانی سے وطن عزیز کی تعمیر و ترقی میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائیگا۔

اس موقعہ پر ملک و ملت کی سلامتی کے لئے خصوصی دعا بھی کی گئی۔تقریب کے آخر میں قومی ترانہ (پاک سرزمین شاد باد) پر شرکاء نے قومی پرچم لہرا کر ملک سے اظہار محبت کیا اور جشن آزادی کا کیک کاٹا گیا۔

(رپورٹ قاری محمد انوار المدنی کشمیری)

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہٗ کا کنواں

آج (۱۴/اگست ۲۰۱۸ء/ ۴ ذوالحجہ ۱۴۳۹ھ شب بدھ) مدینہ منورہ یوم آزادی پاکستان کی تقریب میں آتے اور جاتے بیئر عثمان سے گذر ہوا مگر اکثر اس کا مین گیٹ مقفل رہتا ہے۔اس کے متعلق احادیث و سیرت کی کتب میں کافی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

معلومات ملتی ہیں۔

بیئر رومہ کا کنواں جسے بیئر عثمان بھی کہا جاتا ہے۔ یہ مدینہ طیبہ کے اس بڑے کنوئیں کا نام ہے جو وادی عقیق از ہری محلہ میں مسجد قبلتین سے ایک کلو میٹر جبکہ مسجد نبوی شریف سے ساڑھے تین کلو میٹر شمال کی جانب واقع ہے۔ اس کنوئیں کا پانی نہایت شیریں، لطیف اور پاکیزہ ہے۔ اس مناسبت سے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی بشارت کے مطابق اس کنوئیں کو خریدنے اور وقف کرنے کے سبب حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا جنتی ہونا ثابت ہوا، اس کنوئیں کا ایک نام "بیئر جنت یعنی جنتی کنواں بھی مشہور ہے، ایک روایت کے مطابق اس زمانہ میں حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کنوئیں کو ایک لاکھ درہم کے عوض خریدا تھا۔ اور اپنے ڈول کو مسلمانوں کا ڈول بنا دیا "یہ "وقف کرنے "سے کنایہ ہے یعنی جو شخص اس کنوئیں کو خریدے اور اس کو اپنی ذاتی ملک قرار نہ دے بلکہ رفاہ عامہ کے لیے وقف کر دے تاکہ جس طرح خود وہ شخص اس کنوئیں سے فائدہ اٹھائے اسی طرح دوسرے لوگ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں اب یہ محکمہ زراعت کے کنٹرول میں ہے۔

فقیر نے العربیہ ڈاٹ نیٹ محمد الحرب سے اس کنوئیں کے متعلق کچھ معلومات حاصل کیں جو قارئین کرام کے ذوق کے لیے پیش خدمت ہے۔

"العربیہ ڈاٹ نیٹ" کی ٹیم نے مدینہ منورہ میں واقع "بئر رومہ" کا دورہ کیا جو "بئر عثمان" کے نام سے مشہور ہے۔ 1400 سو برس پہلے دامادِ رسول اور خلیفہ سوم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اس کنوئیں کو خرید کر قیامت تک مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا تھا۔ اس کنوئیں کے پانی سے آج بھی ملحقہ باغِ عثمان کو سیراب کیا جاتا ہے۔ یہ باغ سعودی وزارت زراعت کے زیرِ نگرانی ہے جس کی وجہ سے انتہائی اہمیت کے حامل ہونے کے باوجود زائرین کو اس مقام میں داخل ہونے میں دشواری پیش آتی ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رومہ کنویں کی کہانی

"بئر رومہ "ایک صحابی کی ملکیت میں تھا جن کا نام" رومہ الغفاری "(رضی اللہ عنہ) تھا وہ اس کنوئیں کا پانی فروخت کیا کرتے تھے۔ایک مرتبہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ کیا تم اس کنوئیں کو جنت کے چشمے کے بدلے فروخت کرو گے انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ میرے پاس اس کے سوا کوئی کنواں ہے نہیں لہذا میں ایسا نہیں کرسکتا۔

اس پر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے 35 ہزار درہم کے عوض اس کنوئیں کو خرید لیا۔اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اگر میں اس کنوئیں کو خرید لوں تو کیا میرے لیے بھی جنت کے چشمے کی وہ ہی پیش کش ہو گی جو آپ نے رومہ کو فرمائی تھی۔آپ نے فرمایا" ہاں .."اس پر حضرت عثمان نے عرض کیا میں اس کو مسلمانوں کے لیے خرید چکا ہوں"۔

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے نام سے وقف

اس طرح کی بہت سے باتیں مشہور ہیں کہ کئی لوگوں نے مدینہ منورہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے نام سے مختلف چیزوں کو وقف کر رکھا ہے جن میں ایک ہوٹل اور ایک بینک اکاؤنٹ شامل ہے۔

اس حوالے سے سیرت نبوی اور مدینہ منورہ کے آثاریات کے محقق عبداللہ کابر نے واضح کیا کہ صحابی رسول عثمان بن عفان کے لیے وقف کی نسبت میں معلومات کا خلط ملط ہے۔کابر کے مطابق حضرت عثمان نے"بئر رومہ" کو تمام مسلمانوں کے لیے قیامت تک وقف کر دیا۔

بینک میں حضرت عثمان بن عفان کے نام سے اکاؤنٹ کے حوالے سے کابر نے واضح کیا کہ مسجد نبوی شریف کی مشرقی سمت حضرت عثمان کا ایک گھر موجود ہے۔اس گھر کے پڑوس میں ایک سرائے بھی تھی جو" رباط العجم" کے نام سے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

معروف تھی۔اس وقف کے مالکان نے یہ پسند کیا کہ اسے" وقف سیدنا عثمان بن عفان" کا نام دے دیا جائے کیوں کہ یہ سرائے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کے پڑوس میں تھی۔کابر نے مزید بتایا کہ "جب سعودی دور میں دوسری توسیع ہوئی تو اس دوران حرمِ نبوی کی مشرقی سمت یہ عمارتیں ختم کر دی گئیں۔اس موقع پر زرِتلافی کا بینک میں وقفِ عثمان بن عفان کے نام سے اندراج کیا گیا۔بینک کے ملازمین یہ گمان کر بیٹھے کہ مذکورہ سرائے کے زرِتلافی کے طور پر اکاؤنٹ میں جمع کرائی گئی کروڑوں کی رقم وقف عثمان (بئرِ رومہ) کے واسطے ہے۔

عبداللہ کابر نے مزید بتایا کہ کنواں اب بھی موجود ہے اور وہاں سے ابھی تک میٹھا پانی حاصل ہوتا ہے۔اس کے گرد کھجوروں کا باغ اور ایک فارم بھی ہے۔

سائن بورڈ پر بنیادی نوعیت کی معلومات

"العربیہ ڈاٹ نیٹ" کی ٹیم کے دورے کے دوران یہ بات پھر سے سامنے آئی کہ بئرِ عثمان ایک اہم زرعی علاقے میں واقع ہے۔یہ بے توجہی کا شکار ہے جب کہ اس کے گرد علاقے کو متعدد شعبوں میں کام میں لایا جا سکتا ہے اور ساتھ ہی اس کنوئیں کو ماضی کی حالت پر واپس لا کر ایک اہم سیاحتی مقام بنایا جا سکتا ہے۔

وزارت زراعت نے اس مقام کی بندش کی ہوئی ہے اور کنوئیں کے قریب اس مشہور مقام کے حوالے سے کوئی معلومات دستیاب نہیں سوائے شاہراہ عام پر نصب ایک سائن بورڈ کے جس پر بنیادی نوعیت کی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ مذکورہ مقام کو مدینہ منورہ کے زائرین کے سامنے سیاحتی مقام کے طور پر پیش کیا جائے اور اس جگہ کو اقتصادی، سیاحتی، زرعی اور مذہبی تناظر میں پھر سے زندگی بخشی جائے۔

(العربیہ ڈاٹ نیٹ 2 رمضان 1438ھ 28 مئی 2017ء اتوار)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حضرت قطب مدینہ کا عرس عربی محفل

آج ۴ ذوالحجہ شریف ۱۴۳۹ھ ہے احباب نے کہا کہ سیدی قطبِ مدینہ مرید وخلیفہ اعلیٰ حضرت، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، شیخ العرب والعجم، میزبانِ مہمانانِ مدینہ حضرت مولانا الشیخ ضیاء الدین احمد مدنی قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ کا یوم عرس ہے۔ حسن اتفاق کہ ہم قسمت کے سکندر ہیں کہ مدینہ منورہ میں موجود ہیں ان کے آستانہ پر حاضری دینی چاہیے۔ عزیزم محمد خرم قادری گاڑی لائے ہم حرم نبوی شریف سے روانہ ہوئے محترم محمد سعید قادری (یوکے) فقیر کے ہمراہ ہیں۔ ہم جب کاشانہ قطب مدینہ پر حاضر ہوئے تو دنیا کے مختلف مما لک سے عقیدتمندان کثیر تعداد میں موجود ہیں منتظمین میں صوفی محمد اقبال قادری، محمد نعمان، محمد عرفان، وغیرہم نے فقیر کو دیکھا تو بالائی ہال میں لے گئے جہاں صاحب سجادہ حضرت ڈاکٹر الشیخ محمد رضوان فضل الرحمن ضیاء الدین المدنی شیوخ عرب کے ساتھ تشریف فرما تھے محفل شروع تھی انہوں کمال شفقت فرمائی اپنے قریب بیٹھنے کا حکم فرمایا آج عرس مبارک کی شب چراغاں ہے۔ عربی محفل ہے۔ اہل مدینہ ثناء خوانان عربی میں اجتماعی طور قصائد پڑھ رہے ہیں خطابات بھی عرب علماء نے فرمائے۔ چونکہ ڈاکٹر محمد رضوان صاحب یونیوسٹی میں پروفیسر ہیں آج کی مرکزی محفل میں عرب سکالر حضرات نے حضرت قطب مدینہ کی دینی، تعلیمی، اصلاحی خدمات پر مقالہ جات پیش کئے۔ تقریباً سب نے اپنے اپنے مقالہ جات میں ادب رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور مدینہ طیبہ کے احترام کے حوالہ سے حضور قطب مدینہ کا ذکر بڑے ہی والہانہ انداز میں کیا۔ ان سے بہت سارے علماء عرب ایسے بھی تھے جنہوں نے حضور قطب مدینہ کے ساتھ کافی وقت گذارا مسجد نبوی شریف کے قریب باب عبدالمجید (موجودہ باب الفہد) پر کاشانہ حضرت قطب مدینہ پر محافل میلاد شریف کا تذکرہ عقیدت واحترام سے کیا تقریباً دو گھنٹے محفل

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عرس مبارک جاری رہی آخر میں شجرہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بہت عقیدت واحترم سے پڑھا گیا۔ درود وسلام قیام کی صورت پیش کیا گیا۔ جانشین قطب مدینہ دکتور حضرت محمد رضوان صاحب نے سوز وگداز کے ساتھ دعا فرمائی لنگر شریف کے لیے ہمیں صوفی محمد اقبال قادری ایک غرفہ (کمرہ) میں لائے وہاں خاص عرب ڈش لحم مندی (چاول گوشت مکس) کے تھال سجے ہوئے تھے فقیر کی خوش نصیبی کہ حضور قطب مدینہ کی منظور نظر خادم خاص ڈاکٹر عاشق محمد المدنی تشریف فرما ہیں۔ دوران لنگر انہوں نے بتایا کہ سیدی قطب مدینہ کا وصال ۴ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ بمطابق (02-10-1981) کو ہوا جمعہ کا دن تھا میری خوش نصیبی کہ بوقت وصال میں آپ کے قریب بیٹھا جب مسجد نبوی شریف کے موذن نے اللہ اکبر کہا تو سیدی قطب مدینہ نے کلمہ شریف پڑھا اور آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی

غسل شریف دینے کی سعادت میں مَیں شامل تھا کفن بچھا کر سرِ اقدس کے نیچے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ مقصورہ شریف کی خاک مبارک رکھی گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ انور کا غسالہ شریف اور مختلف تبرکات ڈالے گئے۔ پھر کفن شریف باندھا گیا۔ بعدِ نمازِ عصر دُرود وسلام اور قصیدہ بُردہ شریف کی گونج میں مسجدِ نبوی شریف سے جنازہ مبارکہ اُٹھایا گیا۔ آپ کے پیارے خلیفہ حضرت علی مراد نے نماز جنازہ کی امامت کرائی۔

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے
محبوب کی گلیوں میں ذ را گھوم کے نکلے

ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں سیدی قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ کو ان کی آرزو کے مطابق جنت البقیع شریف کے اس حصے میں جہاں اہلبیتِ اطہار علیہم الرضوان آرام فرما ہیں وہاں حضرت سیدہ طیبہ طاہر خاتون جنت بی بی فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزارِ پُر انوار سے صرف دو گز کے فاصلے پر سپردِ خاک کیا گیا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو.. اور .. اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو) آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

لنگر شریف کے بعد ہم نے اجازت چاہی قبلہ ڈاکٹر رضوان صاحب نے سینے سے لگا کر بہت پیار فرمایا فقیر نے دست بوسی کا شرف حاصل کیا۔ اور جبل احد شریف کے دامن میں امیر طیبہ سید الشہداء حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں سلام پیش کرنے حاضر ہوئے۔ فاتحہ خوانی کے بعد کافی دیر جھولی پھیلا کر بھیک مانگتے رہے ۔سچ پوچھیں مانگنے کا مزا آگیا۔

حقوق زوجین (سیرت طیبہ کی روشنی میں)

۵ ؍ذوالحجہ ۱۴۳۹ھ ۱۶؍اگست ۲۰۱۸ء یوم الخمیس کا روزہ اصحاب صفہ کے چبوترہ کے قریب افطار کیا۔ اکثر حجاج مکہ مکرمہ روانہ ہو چکے ہیں رش ختم ہو گیا ہے ۔ نماز مغرب کے بعد نوافل قدمین شریفین میں ادا کئے ہر لحاظ سے سکون تھا باب جبریل پہ کھڑے ہو کر بھکاری ایمان کی سلامتی کی خیرات کے لیے جھولی بچھائے کھڑا رہا۔ باہر آیا تو عشاق کا مجمع لگا ہوا ہے ہر بھکاری اپنی بولی میں بھیک مانگ کر مرادیں پا رہا ہے ۔واللہ سچ ہے ۔

سنتے ہیں بولیاں سب کی ۔ اور بھرتے ہیں جھولیاں سب کی

باب البقیع کے باہر سر نیاز جھکائے سلام کرتے ہوئے اپنے کمرے میں آیا قاری محمد انوار المدنی نے لنگر کے لیے صفرہ بچھایا۔ فراغت کے بعد حضرت سید محمد حسن شاہ المدنی سے اسلام میں حقوق زوجین کے حوالہ سے گفتگو چلی تو فقیر کی نظر سے ایک مقالہ گذرا جو نذر قارئین ہے۔

امام الانبیاء، سرکارِ دوعالم، شہنشاہِ کون ومکاں، سیّد المرسلین، خاتم النّبیین، رحمتِ دوعالم، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک سفر سے تشریف لا رہے ہیں۔ آپ کے ساتھ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ازواجِ مطہرات بھی اونٹوں پر سوار تھیں۔ سہ پہر کی ساعتیں اپنے اختتام پر ہیں اور ابھی طویل سفر باقی ہے۔ دن بھر سخت ترین کرنوں سے تپتی دھوپ بکھیرنے کے بعد سورج مغرب کی جانب گام زن ہے۔ شام کے سائے صحرا کے خاموش ماحول کے حسن کو دوبالا کر رہے ہیں۔

صحرائی پرندے بھی اپنے مسکن کی جانب محوِ پرواز ہیں۔ ابھی مدینہ طیبہ دور ہے۔ طویل سفر اور آنے والی تاریک رات کے پیشِ نظر حدی خوانوں نے اونٹوں کی رفتار بڑھا دی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جب اونٹوں کی تیز رفتاری کا علم ہوا، تو آپ نے حدی خوانوں سے فرمایا اونٹوں کو آرام سے چلاؤ، ان پر آبگینے ہیں۔ اپنی ازواجِ مطہرات کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے یہ زرّیں القاب کرۂ ارض کی تمام پاکیزہ بیویوں کے ماتھے کا خوب صورت جھومر بن کر جہاں حدیث کی کتابوں میں محفوظ ہو گئے، وہیں رہتی دنیا تک کے لیے تمام شوہروں کو بیویوں کی عفّت و عصمت اور نزاکت و حفاظت کا لافانی پیغام بھی دے گئے۔

صرف یہی نہیں، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نیک سیرت بیویوں کو دنیا کی سب سے قیمتی متاع اور سب سے بڑا خزانہ قرار دیتے ہوئے میاں، بیوی کے رشتے کو دنیا کا سب سے حسین ترین رشتہ بھی قرار دیا۔ بلاشبہ، انسانی رشتوں میں جو رشتہ سب سے پہلے وجود میں آیا، وہ شوہر اور بیوی ہی کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کی، تو ان کی رفاقت کے لیے سیدہ بی بی حوّا سلام اللہ علیہا کو پیدا فرمایا۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا

(سورۃ النساء۔ ۱)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اے لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد و عورت پھیلا دیئے اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو بے شک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے۔

سورۃ الحجرات میں اللہ تعالیٰ، عورتوں اور مَردوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

يَآيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ۔اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۔اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ (۱۳)

اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت سے زیادہ طاقت و قوت عطا فرمائی، تو عورت کو پھول کی طرح نازک، ریشم کی طرح نرم، رنگوں کی طرح خوش نما، حساس دل کے ساتھ لطیف و حسین جذبات سے لب ریز، دکھ سکھ کی ساتھی، شریکِ سفر اور پیار و محبت کا خزینہ بنایا۔ ایثار و قربانی، عفو و درگزر، صبر و شکر، مہر و وفا، خدمت و اطاعت، فہم و فراست اور نزاکت و نفاست کی دولت سے مالا مال کیا۔ شرم و حیا کو اس کا زیور قرار دیا۔

تعظیم و تکریم، عفت و حرمت کے اعلیٰ مقام پر فائز کیا۔ بیوی کو شوہر کے گھر کی ملکہ، اس کی عزت کا نگہبان بنایا، تو شوہر کو اس کا محافظ و سرپرست مقرر کیا۔ سورۃ البقرہ میں اللہ نے شوہر اور بیوی کے تعلق کو نہایت خوب صورت الفاظ میں یوں بیان کیا ہے۔ عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم عورتوں کا لباس ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہترین وہ ہیں، جو اپنی بیویوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے ہیں۔ ان کے رہن سہن، کھانے پینے، صحت و آرام اور دیگر ضروریاتِ زندگی کا خیال رکھتے ہیں۔ ان کے ساتھ عفو و درگزر، پیار و

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

محبت اور عزت کے ساتھ پیش آتے ہیں۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ازواج مطہرات میں عرب کے نام وَر رئیسوں، سرداروں اور مشہور باعزت گھرانوں کی نورِنظر اور لختِ جگر شامل تھیں۔

شہزادیوں کی طرح زندگی بسر کرنے والی ان پاک باز خواتین کے قرب و جوار سے بھی کبھی غربت کے اندھیروں کا گزر نہ ہوا تھا۔ یہ مختلف رنگ و نسل اور قوموں سے تعلق رکھتی تھیں، جن کے رسم و رواج، رہن سہن، عادات و اطوار اور مزاج بھی ایک دوسرے سے مختلف تھے۔کوئی محبت و شفقت سے لبریز، تو کوئی ایثار و قربانی کے جذبے سے سرشار۔ کوئی سراپا عفو و درگزر، تو کوئی نہایت حلیم الطبع۔کوئی علم و دانش کی پیکر، تو کوئی حاضر جوابی میں یکتا۔کوئی ناداروں، غریبوں اور مسکینوں کی ملجاء، تو کوئی حکمت و معاملہ فہمی اور متانت و ذہانت میں اپنا ثانی نہیں رکھتی تھیں۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی ازواجِ مطہرات کے ہر رنگ سے بہ خوبی واقف تھے۔ایک مرتبہ دل کے بھید جاننے والے لجپال کریم نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔اے عویش !(آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پیار سے عویش بھی کہا کرتے تھے) جب تم ناراض ہوتی ہو اور جب خوش ہوتی ہو، تو میں پہچان لیتا ہوں۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بڑی حیران ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کیسے پہچانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔جب تم خوش ہوتی ہو، تو لاورب محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رب کی قسم) کہہ کر قسم اُٹھاتی ہو اور جب ناراض ہوتی ہو، تو لاورب ابراہیم (یعنی ابراہیم علیہ السلام کے رب کی قسم) کہہ کر قسم اُٹھاتی ہو۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مسکراتے ہوئے عرض کیا۔یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ! بے شک آپ نے صحیح پہچانا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت 9 ازواج حیات تھیں۔آپ تمام کے ساتھ برابری کی سطح پر سلوک روا رکھتے تھے۔سب کے حجرے علیٰحدہ تھے، ازواج مطہرات کے پاس جانے کے دن مقرر تھے، جن پر سختی سے عمل فرماتے۔سفر یا غزوات

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں جانے کے لیے قرعہ اندازی فرماتے اور جن کا نام آتا، انہیں ساتھ لے جاتے۔ تقاضائے بشریٰ کے پیشِ نظر کبھی ان میں آپس میں معمولی ناراضگی بھی ہو جاتی، لیکن سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہایت حکمت، بردباری، عفوودرگزر سے کام لیتے ہوئے ان کی ناراضگیوں اور تلخیوں کو محبت و پیار میں تبدیل فرمادیا کرتے اور یوں آپ کا یہ مدبّرانہ حسنِ سلوک ان کی اطاعت وفرماں برداری اور محبت و پیار میں مزید اضافے کا باعث بنتا۔

آپ نے ازواج مطہرات کے درمیان عدل و انصاف کی وہ اعلیٰ مثال قائم فرمائی، جس کی وجہ سے ان میں کبھی کسی قسم کے احساسِ محرومی کا شائبہ تک نہ ہوا۔ بیویوں کے ساتھ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ شان دار، منصفانہ طرزِ تعلق اور حسنِ سلوک رہتی دنیا تک شوہروں کے لیے درسِ ہدایت ہے۔ حالاں کہ یہ وہ زمانہ تھا کہ جب پوری دنیا اور خاص طور پر عرب معاشرے میں عورت کو گھر کی باندی، لونڈی، بچّوں کی خادمہ اور نوکرانی سمجھا جاتا تھا کہ جس کی نہ کوئی عزت تھی اور نہ احترام۔ ایسے میں اسلام نے بیوی کو عزت و احترام کا خاص مقام عطا کر کے ہر لحاظ سے اس کے حقوق مقرر فرما دیئے، تاکہ اس کی کسی قسم کی حق تلفی نہ ہو۔

چوں کہ عورت پیدائشی طور پر صنفِ نازک ہے، لہٰذا شریعت اسلامی نے مرد کو پابند کیا کہ عمدہ اخلاق کے ساتھ اس کی دل جوئی کرتے ہوئے اس کے تمام حقوق کی احسن طریقے سے ادائیگی کرے۔ شریعت مطہرہ کے مطابق، بیویوں کے حقوق میں سب سے پہلا حق، حقِ مہر ہے۔ جو نکاح کے موقعہ پر شوہر کی طرف سے حقوقِ زوجیت کی بناء پر مقرر کیا جاتا ہے۔ مہر، نکاح کی لازمی شرائط میں سے ایک ہے۔

حقِ کفالت

بیوی کے حقوق میں دوسرا اہم حق یہ ہے کہ شوہر اس کی کفالت کرے۔ یعنی بیوی کے تمام ضروری اخراجات مثلاً غذا، لباس، رہائش وغیرہ کو اپنی استطاعت کے مطابق پورا کرنا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شوہر کے فرائض میں شامل ہے۔شریعت میں بیوی کے ان اخراجات کو نان نفقہ کہا جاتا ہے۔سورۃ البقرہ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ خوش حال آدمی اپنی استطاعت کے مطابق ،اور غریب آدمی اپنی توفیق کے مطابق معروف طریقے سے نفقہ دے۔

حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ بیوی کا خاوند پر کیا حق ہے؟

آپ نے فرمایا جیسا خود کھائے، ویسا اسے کھلائے۔جیسا خود پہنے، ویسا اسے پہنائے۔نہ اسے برا بھلا کہے اور نہ اس سے جدا ہو۔حجۃ الوداع کے موقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عورتوں کے بارے میں نصیحتیں فرماتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ تم پر تمہاری بیویوں کا حق ہے کہ تم انہیں اچھا کھلاؤ اور اچھا پہناؤ۔

ایک حدیثِ مبارکہ میں آپ نے فرمایا جو شخص اپنی بیوی کے نفقہ میں فراخی کرتا ہے، یعنی اس کے اخراجات فراخ دلی اور خوشی سے اٹھاتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز غنی کردے گا اور بہشت میں وہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی رفاقت میں ہوگا۔

☆حضرت امام غزالی علیہ الرحمہ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں بیوی، بچّوں کی فکر کرنا اور ان کے آرام و راحت کے لیے جدوجہد کرنا، راہِ خدا میں جہاد کے برابر ہے۔حلال رزق کے لیے جدوجہد کرنا اور دین کی طرف سے ان کی رہنمائی کرنا، ہر شوہر پر فرض ہے۔

☆حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہٗ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تم اللہ کی خوش نودی حاصل کرنے کے لیے جو کچھ بھی خرچ کرو گے، اس کا تمہیں ثواب دیا جائے گا، یہاں تک کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں دو گے، اس کا بھی تمہیں ثواب ملے گا۔

☆حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ایک دینار وہ ہے، جسے تم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے، جسے تم غلام پر خرچ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے، جسے تم مسکین پر خرچ کرتے ہو اور ان سب میں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سے زیادہ اجر اس دینار پر ملے گا، جسے تم اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتے ہو۔
(صحیح مسلم)۔

شریعت نے عورت کو اس بات کی اجازت دی ہے کہ وہ اپنی جائز ضروریات کو پورا کرنے کے لیے شوہر کی غیر موجودگی میں بہ قدرِ ضرورت اس کے مال میں سے لے سکتی ہے۔

☆ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ہند (حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ابوسفیان کنجوس آدمی ہیں۔ اگر میں ان کے مال میں سے کچھ ان کی اجازت کے بغیر ان کے بچّوں پر صَرف کرلوں، تو کیا مجھے گناہ ملے گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تجھے کوئی گناہ نہیں ہوگا بہ شرط یہ کہ تو ان پر معروف طریقے کے مطابق صَرف کرے۔ (صحیح مسلم)

عورتوں میں اچھی عورت کون سی ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: آپ نے فرمایا۔

وہ عورت جو اپنے شوہر کو جب وہ اسے دیکھے خوش کردے، جب وہ کسی کام کا اسے حکم دے تو اسے بجالائے، اپنی ذات اور اپنے مال کے سلسلے میں شوہر کی مخالفت نہ کرے کہ اسے برا لگے۔ (نسائی)

خود کمانے والی خواتین

شریعت مطہرہ کی رو سے اہل وعیال کے نان نفقہ اور تمام اخراجات کی ذمّے داری مرد کی ہے۔ اب یہاں یہ بات نہایت اہم ہے کہ وہ خواتین، جو ملازمت پیشہ ہیں اور گھریلو اخراجات میں اپنے شوہر کی مدد کررہی ہیں، وہ اس بات کی حق دار ہیں کہ شوہر بھی گھریلو معاملات میں ان کی برابر مدد کریں؟ ہمارے معاشرے کا یہ المیہ ہے کہ ملازمت پیشہ خواتین، اس تعفّن زدہ معاشرے میں صبر آزما حالات کے درمیان اپنی ملازمت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کے بعد جب شام کو تھکی ہاری گھر واپس آتی ہیں، تو کھانا پکانے سے لے کر گھر، بچّوں اور شوہر کی تمام تر ذمّے داریاں ان ہی کے ناتواں کندھوں پر ہوتی ہیں، یہاں تک کہ شوہر کے کپڑے دھونے سے لے کر بوٹ پالش، اور پھر بچّوں کا ناشتہ، تیاری، انہیں اسکول بھیجنا بھی ملازمت پیشہ بیوی اپنے فرائضِ منصبی میں شامل سمجھ کر ادا کرتی ہے، جب کہ شوہرِ نامدار آفس سے آ کر ٹی وی دیکھنے، اخبار پڑھنے، فیس بک یا ٹیوٹر پر مصروف رہنے یا پھر دوستوں کے ساتھ گپ شپ میں وقت گزارتے ہیں۔ یقیناً یہ انتہائی زیادتی کا رویّہ ہے۔ اگر بیوی، معاشی طور پر شوہر کی مدد کر رہی ہے، تو پھر ایک اچھے اور نیک شوہر کا فرض ہے کہ وہ تمام خانگی اور گھریلو معاملات میں بیوی کی مکمل مدد کرے۔ اس طرح بیوی کے دل میں شوہر کی عزت و احترام میں اضافہ ہوگا، جو آپس میں محبت و پیار میں اضافے کا باعث بنے گا اور یوں دونوں کے باہمی تعاون سے گھریلو ماحول پرامن اور پرسکون ہوگا۔

بیوی کے ساتھ مثالی حسنِ سلوک

ایک دن، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے۔ دیکھا کہ باہر چند حبشی نیزہ بازی کا کھیل دکھا رہے ہیں۔ آپ نے امّ المومنین سیّدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کیا کھیل دیکھو گی؟ وہ ابھی کم عمر ہی تو تھیں، بڑی چاہت سے بولیں۔ جی ہاں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! ضرور دیکھوں گی۔ اور پھر سرکارِ دوعالم، شہنشاہِ دو جہاں، اللہ کے محبوب، امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی اہلیہ محترمہ کے شوق کی تکمیل کے لیے چادر کا پردہ کر کے حجرے کے دروازے پر کھڑے ہو گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے کاندھے مبارک پر اپنی ٹھوڑی رکھ کر دیر تک یہ کھیل دیکھتی رہیں۔ یہاں تک کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا! اور دیکھو گی یا بس؟ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ابھی اور دیکھوں گی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جب تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کھیل دیکھتی رہیں، آپ اسی حالت میں کھڑے رہے۔
ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آیئے دوڑنے کا مقابلہ کرتے ہیں۔آپ نے تبسم فرماتے ہوئے آمادگی کا اظہار کر دیا۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کم عمر بھی تھیں اور دبلی پتلی بھی، لہٰذا وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے آگے نکل گئیں۔کچھ عرصے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پھر دوڑ کے مقابلے کی گذارش کی۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پھر تیار ہو گئے، لیکن اس مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیت گئے اور فرمایا۔ یہ تمہاری اُس جیت کا جواب ہے۔ازواجِ مطہرات کے ساتھ بہترین حسنِ سلوک کے بے شمار واقعات احادیث کی کتب میں درج ہیں، جن میں آپ ایک ہم درد، مہربان، نہایت شفیق شوہر، مثالی غم گسار، دل جوئی اور محبت کرنے والے رفیقِ حیات کے طور پر نظر آتے ہیں۔
شریعتِ اسلامی نے بیوی کے ساتھ حسنِ سلوک پر بڑا زور دیا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیوی کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے والے شوہر کو اُمت کا بہترین اور صاحبِ ایمان شخص قرار دیا۔آپ نے فرمایا کامل ایمان والے مومن وہ ہیں کہ جو اپنے اخلاق میں سب سے اچھے ہوں اور تم میں سب سے اچھے وہ لوگ ہیں، جو اپنی بیویوں کے حق میں سب سے اچھے ہوں۔(ترمذی)۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔تم میں سے سب سے اچھا وہ ہے، جو اپنے گھر والوں کے لیے سب سے اچھا ہو، اور مَیں اپنے گھر والوں کے لیے تم میں سب سے زیادہ اچھا ہوں۔(ترمذی)۔
حجۃ الوداع کے موقعے پر آپ نے مردوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔لوگو! سنو، اپنی بیویوں کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش آؤ اور ان کے حقوق، دیانت داری کے ساتھ ادا کرو۔(ترمذی)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مکہ افضل یا مدینہ طیبہ

سچ تو یہ ہے کہ

ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

اس سال کچھ ایسا ہوا کہ فقیر یکم ذیقعد سے ۹ ذوالحجہ ۱۴۳۹ھ تک مدینہ منورہ میں مقیم رہا۔ احباب کا اصرار رہا کہ حج کے لیے مکہ مکرمہ چلیں اسباب میسر تھے۔ بہت سارے دوستوں نے تصریح (حکومتی اجازت نامہ) بنوانے کی حامی بھی بھر لی۔ مدینہ منورہ سے عرب شیوخ قافلے لیکر جاتے ہیں منیٰ عرفات اور مزدلفہ میں۔ بہت عمدہ انتظامات ہوتے ہیں الحمدللہ مکہ مکرمہ میں کافی سارے احباب ہیں جو ہمیشہ بڑھ چڑھ کر خدمت کرتے ہیں ان کے اسماء گرامی عرض کروں تو طویل فہرست بن جائے بس ان سب کے لیے دست بہ دعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو حرمین شریفین میں شاد و آباد رکھے

(آمین بحرمت سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

چند دن قبل فقیر حرم نبوی شریف اپنی نشست گاہ (اصحاب صفہ کے چبوترہ کے قریب) بیٹھا کہ محترم محمد انور مدنی (میمن) آئے اور پوچھا کہ حج کا کیا پروگرام ہے؟ فقیر نے سیدی اعلیٰ حضرت کا شعر پڑھ کر سنایا کہ

ان کے طفیل رب نے حج بھی کرا دیئے ۔ اصل الاصول حاضری اس پاک در کی ہے

حج تو کر لیا ہے

یہ فقیر کے لیے بہت بڑے اعزاز کی بات ہے کہ ۲۰۰۴ء میں اپنے قبلہ والد گرامی حضرت فیض ملت (مفسر اعظم پاکستان علامہ حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی) محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدہٗ کی معیت میں حج کی سعادت سے بہرہ مند ہوا حج کے تمام ارکان نہایت ہی احسن انداز میں ادا ہوئے (تفصیل فقیر نے ان کی سوانح میں عرض کر دی ہے) پھر دوسری بار ۲۰۱۳ء میں حج کی سعادت ملی۔ فرضیت تو ادا ہو گئی اب اگر حج کے لیے مکہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شریف جاؤں تو نفلی ہوگا۔مگر یہاں مدینہ منورہ میں ہر لمحہ کئی حجوں کا ثواب ملتا ہے۔فقیر نے چند احادیث مبارکہ عرض کیں۔دریں اثناء مولانا محمد یوسف المدنی سعیدی نے بھی مدینہ منورہ کے قیام کے فضائل میں کئی احادیث (متن عربی) سنادیں فقیر اپنے روم (رہائش گاہ) حاضر ہوا تو اس موضوع پر چند احادیث پڑھنے کو ملیں جو نذر قارئین کرام ہیں۔

وادی عقیق (مدینہ منور) میں کی فضیلت

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی ہیں۔

قال عمر بن الخطاب سمعت رسول الله صلى الله عليه و سلم وهو بوادى العقيق يقول أتانى الليلة آت من ربى فقال صل فى هذا الوادى المبارك وقل عمرة فى حجة وفى رواية قل عمرة وحجة (رواہ البخاری)

کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے وادی عقیق میں (جو مدینہ طیبہ کی ایک وادی ہے) رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آج رات میرے پروردگار کی طرف سے ایک آنے والا یعنی فرشتہ میرے پاس آیا اور کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھئے اور وہ عمرہ کہئے جو حج کے ساتھ ہوتا ہے۔اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ اور عمرہ و حج کہئے (یعنی اس وادی میں نماز پڑھنا حج وعمرہ کے برابر ہے۔

(بخاری)

وادی عقیق کہاں ہے؟

یہ وادی (عقیق) مسجد قبلتین کے قریب واقع ہے۔۔اسی وادی میں عبد اللہ بن ضمرہ زبیری کی جائیداد تھی۔اور یحییٰ زبیری کا کھجوروں کا باغ تھا۔

اب اسے ایک نہر کی شکل دے دی گئی ہے۔اس کے اوپر آمد و رفت کے لیے پل بنائے گئے ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

قارئین کرام

ملاحظہ کیا حدیث کے الفاظ تو آیئے پہلے تو یہ سمجھ لیجئے کہ عربی قواعد کے مطابق لفظ 'قول'، 'فعل' کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، لہٰذا حدیث کے آخری جملہ
قل عمرۃ فی حجۃ کے معنی ہیں "اور اس نماز کو وہ عمرہ شمار کیجئے جو حج کے ساتھ ہوتا ہے گویا اس جملہ کے ذریعہ وادی عقیق میں ادا کی جانے والی نماز کی فضیلت کو بیان کرنا مقصود ہے کہ وادی عقیق میں جو نماز پڑھی جاتی ہے اس کا ثواب اس عمرہ کے برابر ہے جو حج کے ساتھ کیا جاتا ہے، اسی طرح دوسری روایت کے الفاظ وقل عمرۃ وحجۃ کا مطلب یہ ہے کہ وادی عقیق میں پڑھی جانے والی نماز عمرہ وحج کے برابر ہے۔
فقیر نے عرض کیا کہ مدینہ منورہ کی ایک وادی میں نماز ادا کرنے کی یہ فضیلت ہے تو مسجد نبوی شریف میں نمازیں اور تلاوت و درود شریف و دیگر عبادات کے ثواب کا کیا کہنا۔ اہل محبت کے نزدیک گنبد خضریٰ کو ایک نظر دیکھنا بھی کئی حجوں سے افضل ہے۔ لیکن بات وہی کہ ؎

ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

بعض علماء نے مکہ مکرمہ کو، مدینہ منورہ سے افضل لکھا لیکن مدینہ منورہ کی زمین کا وہ قطعہ پاک جس پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں مطلقاً افضل ہے حتیٰ کہ کعبہ اور عرش و کرسی سے بھی افضل ہے۔

روضہ اطہر کی زیارت

آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اطہر کی زیارت کرنا افضل ترین مستحبات میں سے ہے بلکہ بعض علماء تو یہ کہتے ہیں کہ اس شخص کے لئے واجب ہے جسے فراغت میسر ہو حج فرض کی ادائیگی کی صورت میں حج روضہ اطہر کی زیارت سے پہلے کرنا چاہئے ہاں نفل کی صورت میں اختیار ہے کہ چاہے تو پہلے کیا جائے چاہے پہلے زیارت کی جائے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بشرطیکہ مدینہ منورہ راستہ میں نہ پڑتا ہو۔ اگر مکہ مکرمہ کا راستہ مدینہ طیبہ سے ہو کر گزرتا ہو تو پھر پہلے روضہ اطہر کی زیارت کرنا ضروری ہے، روضہ اطہر کی زیارت کے ساتھ مسجد نبوی شریف کی زیارت کی نیت بھی کرنی چاہئے۔

مدینہ منورہ کے فضائل

اس حدیث مبارکہ کے ضمن میں علماء امت نے لکھا ہے کہ اللہ رب العزت نے اس شہر مبارک کی خاک پاک اور وہاں کے میوہ جات میں تاثیر شفا ودیعت فرمائی ہے۔

مدینہ طیبہ خاک شفاء

اکثر احادیث مبارکہ میں منقول ہے کہ" مدینہ طیبہ کے غبار میں ہر قسم کے مرض کی شفا ہے" بعض دوسرے طرق سے منقول احادیث میں ہے کہ "مدینہ طیبہ کے غبار میں جذام اور برص کی شفا ہے" آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا تھا کہ وہ بخار کا علاج اس کی خاک پاک سے کریں۔ چنانچہ نہ صرف مدینہ طیبہ ہی میں اس حکم پر عمل ہوتا رہا ہے بلکہ اس خاک پاک کو بطور دوا لے جانے کے سلسلہ میں بھی کتنے ہی آثار منقول ہیں اور بعض علماء حق نے تو اس معالجہ کا تجربہ بھی کیا ہے، چنانچہ حضرت شیخ مجد الدین فیروز آبادی کا بیان ہے کہ میں نے خود اس کا تجربہ کیا ہے کہ میرا ایک خدمت گار مسلسل ایک سال سے بخار کے مرض میں مبتلا تھا میں نے مدینہ طیبہ کی وہ تھوڑی سی خاک پاک پانی میں گھول کر اس خدمت گار کو پلا دی اور وہ اسی دن صحت یاب ہو گیا۔

حضرت الشیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مدینہ طیبہ کی خاک پاک سے معالجہ کا تجربہ مجھے بھی ہوا ہے وہ اس طرح کہ جن دنوں میں مدینہ منورہ میں مقیم تھا میرے پاؤں میں ایک سخت مرض پیدا ہو گیا جس کے بارہ میں تمام اطباء کا یہ متفقہ فیصلہ تھا کہ اس کا آخری درجہ موت ہے اور اب صحت دشوار ہے۔ میں نے اسی خاک پاک سے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اپنا علاج کیا، تھوڑے ہی دنوں میں بہت آسانی سے صحت حاصل ہوگئی۔

(جذب القلوب)

کھجوریں

اسی قسم کی خواص وہاں کی کھجور کے بارے میں بھی منقول ہیں چنانچہ صحیح احادیث میں وارد ہے کہ اگر کوئی شخص سات عجوہ کھجوریں (عجوہ مدینہ کی کھجور کی ایک قسم ہے) نہار منہ کھالیا کرے تو کوئی زہر اور کوئی جادو اس پر اثر نہیں کرے گا۔

مسجد قباء میں نوافل کا ثواب

اس بار حاضری میں کرم ہی کچھ ایسا ہوا کہ تقریباً روزانہ مسجد قباء شریف حاضری ہو جاتی نوافل پڑھ لیتے ہیں زیادہ تر عزیزم حافظ محمد احمد بہاولپوری اور محترم محمد خرم بٹ (لاہور) حاضری کا سبب بنے رہے بحمد للہ دونوں کے پاس گاڑیاں ہیں روزانہ فقیر کو قیام گاہ سے لے جاتے ہیں زیارات کے لیے بھی لے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں سلامت رکھے ۔زیارات مدینہ طیبہ میں مسجد قبا کی بھی زیارت اور اس میں نوافل پڑھنے کے فضائل بیان کئے گئے ہیں کیونکہ آقا کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عادتِ مبارکہ تھی کہ ہر ہفتہ کے دن کبھی پیدل اور کبھی سوار ہو کر قبا تشریف لاتے اور مسجد میں نماز ادا فرماتے۔

☆حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

قَالَ كَانَ رَسُوْلَ اللّٰه صلى الله عليه وآلهٖ وسلم يَأْتِيْ قَبَاءً مَاشِيًا وَرَاكِبًا فَيُصَلِّيْ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ

(صحیح البخاری باب اتیان مسجد قبا ماشیا وراکبا)

یعنی: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیدل یا سوار ہو کر قباء تشریف لاتے اور دو رکعت (نماز نفل) ادا کرتے۔

☆حضرت نافع حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔

أَنه كَانَ يَأْتِيْ مَاشِيًا وَرَاكِبًا وَيَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وآلہٖ وسلم کَانَ یَفْعَلُ ذَالِكَ

(سنن النسائی باب فضل مسجد قباء)

اور آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے گھر وضو کرے اور خوب اچھے طریقے سے وضو کرے اور پھر مسجد قبا میں آ کر نماز پڑھے تو اسے عمرہ کے برابر ثواب ملتا ہے۔ حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں۔

من تطَهَّرَ فی بیتِهِ ثمَّ أتی مسجدَ قباءٍ، فصلَّی فیهِ صلاةً کانَ لَهُ کأجرِ عمرةٍ.

(صحیح ابن ماجہ 1168)

شخص اپنے گھر میں وضو کرے پھر مسجدِ قبا آئے اور اس میں نماز ادا کرے، تو اس کو عمرہ کے برابر ثواب ملے گا۔

مختصر الفاظ کے ساتھ روایت اس طرح بھی آئی ہے۔

الصَّلاةُ فی مسجدِ قُباءَ کعُمرةٍ (صحیح الترمذی 324)

قبا میں نماز پڑھنا عمرہ کے برابر ہے۔

☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

قَالَ أَبِی قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مَنْ خَرَجَ حَتّٰی یَأْتِیَ هٰذَا الْمَسْجِدَ مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَصَلّٰی فِیْهِ کَانَ لَه عَدْلُ عُمْرَة

کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مسجد قباء میں آ کر نماز ادا کرتا ہے، اسے ایک عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

یہ احادیث مبارکہ مسجد قباء شریف دروازوں پر بھی لکھی ہوئی ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سوچنے کی بات

مدینہ منورہ کی وادی عقیق اور مسجد قباء شریف میں نوافل پڑھنا حج وعمرہ کا ثواب ہے تو پھر مسجد نبوی شریف میں نوافل وعبادات کا کتنا ثواب ہوگا۔؟

(ماہنامہ"فیض عالم"بہاولپور ذوالحجہ/محرم الحرام ۱۴۳۹ھ اگست/ستمبر 2018ء میں شائع ہوا)

اہل مدینہ سے برا سلوک کرنے وعیدات

فضائل مدینہ کے سلسلہ میں یہ بات بھی بطور خاص قابل لحاظ ہے کہ اس مقدس شہر کی عظمت و بزرگی ہی کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو اس شہر کے رہنے والوں کی تعظیم وتکریم کی یہ وصیت فرمائی کہ میری امت کے لوگوں کو چاہئے کہ وہ میرے ہمسایوں یعنی اہل مدینہ کے احترام کو ہمیشہ پیش ملحوظ رکھیں، ان کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کریں، ان سے اگر کوئی لغزش ہو جائے تو اس پر مواخذہ نہ کریں اور اس وقت تک ان کی خطاؤں سے درگزر کریں جب تک کہ وہ کبائر سے اجتناب کریں (یعنی اگر وہ کبائر کے مرتکب ہوں تو پھر رعایت اور درگزر کا کوئی سوال نہیں ہے بلکہ اللہ اور بندوں کے حقوق کے سلسلے میں شریعت کا جو حکم ہو اسے جاری کرے) یاد رکھیں، جو شخص ان کے احترام کو ہمیشہ ملحوظ رکھے گا میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور شفاعت کرنے والا ہوں گا اور جو شخص اہل مدینہ کے احترام وحرمت کو ملحوظ نہیں رکھے گا اسے طینۃ الخبال کا سیال پلایا جائے گا (واضح رہے کہ طینۃ الخبال دوزخ کے ایک حوض کا نام ہے جس میں دوزخیوں کی پیپ اور لہو جمع ہوتا ہے)

ایک روایت میں یہ منقول ہے کہ ایک دن آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کے لیے ہاتھ بلند فرمائے اور یوں گویا ہوئے "خداوندا! جو شخص میرے اور میرے شہر والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے اس کو جلد ہی ہلاک کر دے" نیز آپ کا ارشاد ہے کہ "جس شخص نے اہل مدینہ کو ڈرایا اس نے گویا مجھے ڈرایا "نسائی کی روایت میں یہ ہے کہ "جس

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شخص نے اہل مدینہ کو اپنے ظلم کے خوف میں مبتلا کیا اسے (اللہ تعالیٰ خوف میں مبتلا کرے گا اور اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہوگی" اور ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ ایسے شخص کا کوئی بھی عمل بارگاہ الٰہی میں مقبول نہیں ہوگا خواہ فرض ہو یا نفل

نجدیوں کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

ایسی احادیث مبارکہ سے نجدیوں وہابیوں کو عبرت حاصل کرنا چاہیے کہ نجد سے آ کر اہل مدینہ کو تہہ تیغ کیا علماء مدینہ کو سر عام شہید کیا سادات کرام کو تنگ کیا مجبور ہو کر انہوں نے مدینہ منورہ سے ہجرت فرمائی۔ نجدیوں کی داستان ظلم بہت طویل ہے تاریخ نجد وحجاز کا مطالعہ کرنے والے احباب خوب جانتے ہیں۔

مسجد مینار تین

۶/ذوالحجہ ۱۴۳۹ھ ۱۸/اگست ۲۰۱۸ء جمعہ کی جماعت فقیر کی مامت میں احباب نے ادا کی محمد حفیظ بلوچ گاڑی لائے ہم (حافظ محمد انوار مدنی مور۔ حافظ محمد احمد بہاولپوری) مدینہ منورہ کے معروف علاقہ عنبریہ کے علاقہ حاضر ہوئے یوں اس علاقہ میں بہت زیادہ یادگاریں ہیں۔ نجدیوں نے اکثر متبرک مقامات یادگاریں مٹادی ہیں۔ بعض موجود ہیں اہل محبت ان کی جستجو میں رہتے ہیں ہمارے ایک مہربان محمد وسیم خاکی نے ایک اہم زیارت کی نشاندہی کی جو بارہا مرتبہ ہم نے دیکھی۔ آپ بھی جب مدینہ منورہ کی زیارت سے بہرمند ہوں تو ضرور حاضری دیں۔

ایک بار رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند صحابہ کرام کے ساتھ مدینہ منورہ سے باہر وادی عقیق کی جانب جارہے تھے (اب یہ وادی مدینہ شہر کی وسعت کے باعث مدینہ منورہ کے اندر ہی متصور کی جاتی ہے) کہ اس مقام پر جہاں یہ مسجد منارتین موجود ہے آپ نے نماز ادا فرمائی یہاں اس وقت بھی باقاعدہ ایک مسجد ہی تھی گویا اس مسجد کو اعزاز حاصل ہے کہ اس کے اندر آقا دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی اور اس مسجد کا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نام اس وقت بھی ''مسجد مینارتین'' تھا اور آج بھی اسی نام سے مشہور ہے یہ مسجد ''ذوحلیفہ ''جس کو'' آبیارعلی'' بھی کہتے ہیں جو اہل مدنیہ کی میقات ہے'' مکہ مکرمہ کی جانب جانے والی ایک سڑک شاہراہ عنبریہ پر واقع ہے۔

عربی میں جب کسی لفظ کے ساتھ ین'' لگاتے ہیں تو اس کے معنی دو کے ہو جاتے ہیں - جیسے قرآن حکیم میں رب المشرقین کے معنی دونوں مشرقوں کے رب سے ہیں۔

لغوی معنی سمجھنے کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ''مسجد مینارتین'' کا نام اس لیے پڑا کہ اسکے دو مینار ہیں جو مسجد کے ساتھ ملحق ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کے دو مینار تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات طیبہ کے بہت سالوں یا صدیوں کے بعد بنائیے گیے لیکن شروع سے " مسجد مینارتیں ' کے نام سے اس لیے موسوم کی گئی کہ اس مقام پر دو پہاڑیاں تھیں جنکے درمیان غالبا یہ مسجد موجود تھی اور یوں ان پہاڑیوں مثل مینار تصور کیا جاتا ہوگا واللہ واعلم بالصواب تاہم اب یہ پہاڑیاں موجود نہیں۔

خصوصیت۔دنیا کی حقیقت

اب آئیے کہ اس مسجد کو ایسی کیا خصوصیت حاصل ہوئی کہ اس کو اسلامی تاریخ میں اہمیت حاصل ہوگئی اصل واقعہ یہ ہوا کہ جب رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند صحابہ کرام کے ساتھ اس مسجد میں نماز سے فارغ ہو کر وادی عقیق کی جانب بڑھے ہی تھے تو تقریبا اس مقام کے آس پاس آپ نے دیکھا کہ ایک مری ہوئی بکری پڑی تھی جس سے تعفن اٹھ رہا تھا تو صحابہ کرام نے اپنی ناک پر کپڑے رکھ لیے اس موقع پر آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے پوچھا کہ بتاؤ اس بکری کی وقعت اسکے مالک کی نظروں میں کیا ہے؟ تو صحابہ کرام نے مودبانہ عرض کیا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکی وقعت اسکے مالک کے لیے کیا کسی کے لیے بھی کچھ نہیں ہے اس پر آقا دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے تاریخی الفاظ ارشاد فرمائے اس مری ہوئی بدبو دار بکری کی وقعت جو اسکے مالک کی نظر میں ہے اس سے کہیں زیادہ بے وقعت حیثیت اس دنیا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کے مالک یعنی اللہ سبحان وتعالی کی نظر میں اس دنیا کی ہے۔
مطلب یہ کہ بظاہر بڑی خوبصورت اور دلکش رنگ و بو میں بسی دنیا ہم گنہگاروں کو بڑی دلکش محسوس ہوتی ہے اور اس سے کوچ کرنے کا تصور ہمیں بدحال کر دیتا ہے لیکن حقیقت میں یہ دنیا ایک بدبودار مری ہوئی بکری سے بھی بدتر ہے اور اگر اللہ تعالی کے نزدیک اس دنیا کی رتی برابر کوئی وقعت ہوتی تو یقین جانیے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک اور کفر کرنے والے اور ملحدین روٹی کے ایک ٹکڑے اور پانی کی ایک گھونٹ کو ترستے واقعی مومنین کے لیے جنت کی آسایشوں کے مقابل اس دنیا کیوقعت ایک مری ہوئی بدبودار بکری سے بھی کم تر ہے۔
آپ جب ان شا اللہ مدینہ منورہ حاضر ہوں تو شاہراہ عنبریہ پر واقع اس مسجد منارتیں کی زیارت اسکے اس تاریخی پس منظر میں ضرور کریں۔(فیض عالم ماہ اپریل 2019ء میں)

مدینہ منورہ کی پاک سرزمین کا تقدس اور اس کے تقاضے

آج مدینہ منورہ ۷ ذوالحجہ ۱۴۳۹ھ ۔ ۱۷/اگست ۲۰۱۸ء ہفتہ ہے نماز فجر کی ادائیگی کے بعد دوران مطالعہ ایک مضمون پڑھنے کو ملا جو مناسب ترمیم واضافہ کے ساتھ نذر قارئین کرام ہے۔ساری زمین اللہ کی بنائی ہوئی ہے اور سارے شہر اللہ کے ہیں لیکن زمین کے کچھ ٹکڑوں اور کرہ ارض کی کچھ آبادیوں کو خود خالق کائنات نے غیر معمولی تقدس عطا فرمایا مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ یہ دونوں ایسے مقدس و بابرکت مقامات ہیں جن کی عظمت پر سارے جہانوں کی عظمتیں نثار ہیں یہ دونوں کرۂ ارض کے مقدس ترین شہر ہیں جن کی قرآن مجید میں قسم بیان فرمائی گئی ہے۔
مکہ مکرمہ میں اگر خدا کا گھر ہے تو مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جلوہ ہے ایک کو اگر خلیل اللہ نے آباد کیا تھا تو دوسرے کو حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آباد فرمایا مکہ مکرمہ اگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مولد ہے تو مدینہ منورہ آپ کا مسکن ہے مکہ مکرمہ میں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آباواجداد

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

محو استراحت ہیں تو مدینہ منورہ میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بنفس نفیس جلوہ گر ہیں مکہ مکرمہ اگر مظہر جلال ہے تو مدینہ منورہ مظہر جمال ہے اگر حرم کعبہ کو دیکھنا عبادت ہے تو گنبد خضریٰ شریف کی زیارت کئی حجوں سے افضل ہے اور دلوں کا چین ہے اگر صحن کعبہ میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے تو مسجد نبوی شریف میں ایک نماز لاکھوں نمازوں کے برابر ہے اگر مکہ مکرمہ میں جنت المعلیٰ ہے تو مدینہ شریف میں جنت البقیع شریف ہے مکہ میں حطیم ہے تو مدینہ منورہ میں ریاض الجنۃ ہے اگر یہاں جلال خداوندی ہے تو وہاں جمال مصطفوی ہے مکہ مکرمہ میں اگر اجسام طواف کرتے ہیں تو مدینہ منورہ میں ارواح محو طواف ہیں اگر مکہ مکرمہ کے حق میں خلیل اللہ نے دعا فرمائی تو مدینہ منورہ کے لئے حبیب رب العالمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خدا سے مانگا تھا الغرض یہ دونوں شہر عظمتوں کے مینار ہیں خداوند قدوس نے ان دونوں شہروں کو حرم قرار دیا یہاں کا ہر ذرہ لائق احترام ہے یہاں ہر وقت فرشتوں کا نزول اور برکتوں کا صدور ہوتا ہے ان دو پاک شہروں میں ذرہ سی بے ادبی بھی سنگین جرم ہے۔ سچ ہے کہ ؎

کہیں ایسا نہ ہو کہ سارا سفر بیکار ہو جائے۔

خودکش حملہ توبہ توبہ

قتل وغارت گری تشدد و دہشت پسندی ہر جگہ مذموم ہے زمین کے کسی بھی خطے میں اگر کوئی دہشت پھیلاتا ہے تو وہ انسانیت کا مجرم اور بدترین شخص ہے لیکن اسی تشدد اور دہشت گردی کا مظاہرہ اگر حرم مکہ یا حرم مدینہ میں کیا جائے تو اس کی قباحت اور سنگینی دو چند ہو جاتی ہے گزشتہ سال رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ کو مدینہ منورہ کی مقدس سرزمین پر مسجد نبوی سے قریب خودکش دھماکہ کر کے جس بدترین بربریت کا مظاہرہ کیا گیا یہ صرف مدینہ طیبہ پر حملہ نہیں بلکہ اسلام کے قلب پر حملہ ہے مکہ مکرمہ اگر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اسلام کا دماغ ہے تو مدینہ منورہ اسلام کا دل ہے مدینہ طیبہ پر حملہ دراصل قلب اسلام پر حملہ ہے یہ ایک ایسی جرات ہے جس پر سارے عالم کے مسلمان تلملا اٹھے ہیں، ظالموں نے نہیں سوچا کہ انہوں نے کیسی سرزمین پر تباہی مچائی ہے یہ حرکت وہی شخص کرسکتا ہے جس کا دل خوف خدا سے عاری ہو اور جو دشمنوں کا آلہ کار بنا ہو ایسے شخص کا اسلام تو کیا انسانیت سے بھی دور کا تعلق نہیں ہوسکتا جن ملعونوں نے یہ حرکت کی ان پر خدا اور رسول کی لعنت ہے۔

حدیث شریف میں حضرت سائب ابن خلاد انصاری رضی اللہ عنہٗ نے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے کہ جو اہل مدینہ کو خوف زدہ کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے نیز ایک حدیث میں آپ نے فرمایا جس شخص نے اہل مدینہ کو ڈرایا اس نے گویا مجھے ڈرایا، نسائی کی روایت میں ہے کہ جس شخص نے اہل مدینہ کو اپنے ظلم کے خوف میں مبتلا کیا اسے اللہ تعالیٰ خوف میں مبتلا کرے گا ایک روایت کے مطابق ایسے شخص کا کوئی بھی عمل بارگاہ خداوندی میں مقبول نہیں ہوگا خواہ فرض ہو یا نفل ایک حدیث میں منقول ہے کہ ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دست دعا بلند فرمائے اور یوں گویا ہوئے خداوندا جو شخص میرے شہر والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے اس کو جلد ہی ہلاک کردے۔ (مظاہر حق، ج3416)

صاحب مظاہر حق لکھتے ہیں اس مقدس شہر کی عظمت و بزرگی ہی کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے لوگوں کو اس شہر کے رہنے والوں کی تعظیم و تکریم کی یہ وصیت فرمائی تھی کہ میری امت کے لوگوں کو چاہیے کہ وہ میرے ہمسایہ یعنی اہل مدینہ کے احترام کو ہمیشہ ملحوظ رکھیں اور ان کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کریں۔ ان سے اگر کوئی لغزش ہو جائے تو اس پر مواخذہ نہ کریں اور اس وقت تک ان کی خطاوں کو درگزر کریں جب تک کہ وہ کبائر سے اجتناب کریں یاد رکھو جو شخص ان کے احترام

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اوران کی حرمت کو ملحوظ رکھے گا میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور شفاعت کرنے والا ہوں گا۔اور جو شخص اہل مدینہ کی حرمت کو ملحوظ نہیں رکھے گا اسے "طینۃ الخبال "کا سیال پلایا جائے گا۔واضح رہے کہ"طینۃ الخبال" دوزخ کے ایک حوض کا نام ہے جس میں دوزخیوں کی پیپ اور لہو ہوتا ہے (حوالہ سابق)

مدینہ کے ساتھ بدخواہی کرنے والا دراصل محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قلب اطہر کو تکلیف پہنچاتا ہے اس لئے کہ آپ کو مدینہ منورہ سے بے پناہ محبت تھی چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ آپ جب کبھی سفر سے واپس ہوتے تو مدینہ منورہ کی دیواریں دیکھ کر اپنی سواری کو دوڑانے لگتے اور اگر گھوڑے یا خچر پر سوار ہوتے تو اس کو تیز کرتے اور یہ اس وجہ سے تھا کہ آپ کو مدینہ منورہ سے محبت تھی (بخاری شریف)

علامہ اقبال کی پیاری بات

علامہ محمد اقبال نے تعلیم کے لئے انگلستان تشریف لے گئے جب آپ کا جہاز عدن کے قریب پہنچا تو آپ نے سرزمین مدینہ پاک سے مخاطب ہو کر یوں کہا اے عرب کی مقدس سرزمین تجھ کو مبارک ہو تو ایک پتھر تھی جس کو دنیا کے معماروں نے رد کر دیا تھا مگر ایک دُرِّ یتیم بچہ نے خدا جانے تجھ پر کیا فسوں پڑھ دیا کہ موجودہ دنیا کی تہذیب وتمدن کی بنیاد تجھ پر رکھی گئی اے پاک سرزمین تیرے ریگستانوں میں ہزاروں مقدس نقش قدم دیکھے ہیں اور تیری کھجوروں کے سائے میں ہزاروں ولیوں کو تمازت آفتاب سے محفوظ رکھا کاش میرے بدکردار جسم کی خاک تیری ریت کے ذروں میں مل کر تیرے بیابانوں میں اڑتی پھرے اور یہی آوارگی میری زندگی کے تاریک دنوں کا کفارہ ہے کاش میں تیری صحراوں میں لٹ جاوں اور دنیا کے تمام سامانوں سے آزاد ہو کر تیری تیز دھوپ میں جلتا ہوا اور پاوں کے آبلوں کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پرواہ نہ کرتا ہوا اس پاک سرزمین میں جا پہنچوں جہاں کی گلیوں میں اذان بلال کی عاشقانہ آواز گونجتی تھی۔

جس شہر مبارک کی تعریف ہر زمانہ میں رہے گی

اصحاب قلم اور صاحبان علم وادب نے مدینہ طیبہ کی شان میں کیسے کیسے شہہ پارے پیش کئے گویا قلم کی ساری توانائیاں جھونک کر محبت وعقیدت کے پھول نچھاور کئے ایک اقتباس ملاحظہ کیجئے۔

یہ ایسی بارگاہ ہے جہاں ہر روز ستر ہزار فرشتے صبح وشام نازل ہو کر درود وسلام کا ورد کرتے ہیں جہاں ایک نیکی کا ثواب لاکھوں میں ملتا ہے اور جہاں سو میں سے نوے رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ جہاں حاضر ہونے سے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں جہاں کا دربار فیض بار ہے جہاں جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے جہاں تمام افکار واوہام دفع ہو کر دل کو اطمینان حاصل ہوتا ہے جہاں کا روضہ مبارک عرش اعلیٰ سے بھی افضل ہے جہاں فوت ہونے والا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت کا مستحق ہوتا ہے جہاں دل کا گلستان کھل اٹھتا ہے، ہر مردہ چہرے کو رونق اور قلب وجان کو تسکین ملتی ہے جہاں آنسو محبت واحترام کے انداز سیکھتے ہیں، جہاں دھڑکنیں شکر وسپاس کی صورت اختیار کر لیتی ہیں جہاں قدم رک جاتے ہیں سر جھک جاتے ہیں تاریک دل روشن ہو جاتے ہیں، زبانیں ندامت گناہ سے گنگ ہو جاتی ہیں زندگی پشیمان ہو جاتی ہے اعمال نادم اور خطائیں شرمندہ ہو جاتی ہیں روح کی آلائشیں ختم ہو جاتی ہیں تقدیر بدل جاتی ہے مقدر جاگ جاتے ہیں التجائیں آنسوؤں کا روپ دھار لیتی ہیں یہ تقدس پاکیزگی امن وسلامتی اور محبت واحترام کی جگہ ہے یہاں مہر وفا پانی بھرتے ہیں آسمان سر جھکاتے ہیں انوار وتجلیات کی بارش ہوتی ہے باران کرم برستا ہے سعادتوں اور برکتوں سے جھولیاں بھری جاتی ہیں یہاں کے ذرے ذرے مہ پارے نظر آتے ہیں یہاں زمانے کے تاجور اہل تخت وتاج اور وقت کے فاتح سر بہ خم نظر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آتے ہیں ارباب خرد سرگزشتہ و حیران ہوتے ہیں شوق محبت آتشیں ہوجاتا ہے بصارت بصیرت ہوجاتی ہے جذبے نثار جسم سراپا نیاز اور دھڑکنیں بے اختیار ہوجاتی ہیں، نگاہیں گنبد خضراء کی طرف جاتی ہیں تو واپس نہیں آتیں وہیں قربان ہوجاتی ہیں یہاں ایک لمحہ صدیوں کی عبادت پر بھاری ہوتا ہے۔ایسی مقدس سرزمین کی حرمت کو پامال کرنا اس قدر سنگین جرم ہے کہ اس کی سنگینی کو الفاظ میں بیان کیا جانا ممکن نہیں ہے اور یہ حقیقت ہے کہ مدینہ منورہ کے تقدس کو پامال کرنے والے کبھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوں گے حدیث شریف کے مطابق جو کوئی مدینہ منورہ کے ساتھ سازش کرتا ہے وہ اس طرح پگھل جاتا ہے جیسے پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف)

لیکن امت مسلمہ کو دشمنوں کی سازشوں سے آگاہ ہونا چاہیے آج نورالدین زنگی جیسے جیالوں کی ضرورت ہے جنہیں خواب میں روضہ انور سے متعلق ہونے والی سازش سے آگاہ کیا گیا تو وہ فوراً دمشق سے مدینہ منورہ پہنچے اور ان دو یہودیوں کو گرفتار کرکے موت کے گھاٹ اتار دیا جو روضہ انور سے قریب قیام کرکے سرنگ کھود رہے تھے امت مسلمہ کو چاہیے کہ وہ اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں اور حرمین شریفین کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کو اپنی سعادت سمجھے۔

مسجد نبوی شریف میں چالیس نمازیں پڑھنے کی فضیلت وحکمت

مسجد نبوی شریف میں چالیس نمازیں ادا کرنے کا جو خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے اور ہر گروپ اور ہر قافلہ کے منتظمین بطور خاص انتظام کرتے ہیں، اس کا سبب یہ ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد نبوی شریف میں چالیس نمازیں ادا کرنے والے کے لئے دوزخ سے آزادی ورہائی، نفاق سے حفاظت وبراءت اور عذاب سے خلاصی ونجات کا اعلان فرمایا ہے۔

جیسا کہ مسند احمد اور مجمع الزوائد میں حدیث پاک ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلَّى فِي مَسْجِدِي اَرْبَعِينَ صَلَاةً لَا يَفُوتُهُ صَلَاةٌ كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَنَجَاةٌ مِنَ الْعَذَابِ وَبَرِءَ مِنَ النِّفَاقِ۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، فرمایا جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کرے اور اس سے کوئی نماز نہ چھوٹی ہو تو اس کے لئے دوزخ سے آزادی اور عذاب سے خلاصی لکھ دی گئی اور وہ نفاق سے محفوظ و بری ہو گیا۔

(مسند احمد، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حدیث نمبر 12123:، مجمع الزوائد ج 4، باب فیمن صلی بالمدینۃ اربعین صلوۃ، ص 8)

صاحب مجمع الزوائد امام علی بن ابو بکر بن سلیمان ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث شریف کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔

قلت روی الترمذی بعضه رواه احمد والطبرانی فی الاوسط ورجاله ثقات

میں کہتا ہوں امام ترمذی نے اس حدیث کے بعض حصہ کو روایت کیا، امام احمد نے (اپنی مسند میں) اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں اس کی روایت کی اور اس حدیث کو روایت کرنے والے حضرات معتبر و ثقہ ہیں۔

و نیز امام طبرانی کی معجم اوسط، باب المیم من اسمہ احمد میں الفاظ کے قدرے اختلاف کے ساتھ منقول ہے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى فى مسجدى اربعين صلوٰة لا يفوته صلوة كتب الله له براة من النار و نجاة من العذاب۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا۔جس نے میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کی اور اس سے کوئی نماز فوت نہیں ہوئی ،اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ سے براءت اور عذاب سے نجات لکھ دیتا ہے۔

وہی چال بے ڈنگی

نجدی وہابی حسب عادت ان دو احادیث کو ضعیف کے کھاتے میں ڈالتے ہیں۔

ایک اہم نکتہ

ان احادیث میں یہ بات قابل غور ہے کہ مسجد نبوی شریف میں چالیس نمازوں کا فرمایا باجماعت کا ذکر نہیں ہے ظاہر ہے عالم ما کان و ما یکون نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جانتے تھے کہ مختلف ادوار میں بدعقیدہ قابض ہوتے رہیں گے کہیں ایسا نہ ہو کہ بدعقیدہ کی اقتداء میں نماز باجماعت میں شامل ہو کر اصل ہی زائد کر بیٹھیں اس تفصیل کے لیے میرے حضور قبلہ والد گرامی حضرت فیض ملت محدث بہاولپوری علیہ الرحمہ کی تصانیف "بدعقیدہ امام کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا؟؟" "امام حرم اور ہم" کا مطالعہ کریں۔

ثواب، نیکی اور اجر اللہ تعالیٰ کا خصوصی انعام ہے

نظام کائنات کا پورا سسٹم نور اور روشنی پر قائم ہے۔ یہ نور اور روشنی لہروں میں نازل ہوتا رہتا ہے۔ایک نیکی کا مطلب ہے کہ بندہ ایک روشنی سے سیراب ہو گیا ہے۔صلوٰۃ (نماز) کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنا۔
ایک نماز کے ثواب کا مطلب یہ ہے کہ نمازی کا اپنے رب سے یک گونہ تعلق مزید بڑھ گیا ہے۔اور ایک لاکھ ثواب کا مطلب ہے کہ (صلوٰۃ) نماز قائم کرنے والے بندے یا بندی کا اپنے اللہ سے ایک لاکھ گنا تعلق میں اضافہ ہو گیا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

چالیس نمازوں کی حکمت

مذہبی اعتبار سے چالیس کے عدد کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔قرآن میں کئی جگہ اس کا تذکرہ ملتا ہے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کوہ طور پر بلایا اور چالیس دن رات مستقل طور پر اللہ تعالیٰ کے دھیان میں رہنے کا حکم دیا۔ان چالیس دن راتوں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر لاشعوری حواس کا غلبہ رہا۔ چالیس دن بعد شریعت موسوی کے احکامات تختیوں پر لکھے ہوئے نازل فرمائے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں اعلان نبوت کرنے کا حکم فرمایا۔اس کے علاوہ قرآن مجید کی رو سے چالیس سال کی عمر تک بندے کو عارضی دنیا سے اپنا دامن ہٹا لینا چاہئے اور زیادہ وقت عبادت و ریاضت میں مصروف رہنا چاہئے۔ چالیس سال کی عمر تک عقل انسانی میں فہم داخل ہو جاتا ہے اور آدمی کائنات کے نظام کو سمجھنے لگتا ہے۔وظائف اور چلے بھی عموماً چالیس دن کے ہوتے ہیں۔روحانی صلاحیتوں کو بیدار کرنے کے لئے جو اسباق دیئے جاتے ہیں وہ بھی عموماً چالیس دن کے ہوتے ہیں۔غرض کہ چالیس کا عدد ذہنی اور روحانی صلاحیتوں کے لئے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مسجد نبوی شریف میں چالیس نمازیں پڑھنے کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔

اہل اسلام حج سے پہلے یا حج کے بعد مدینہ منورہ میں قیام کر کے چالیس نمازیں مسجد نبوی میں پابندی سے ادا کرتے ہیں۔(یاد رہے نماز باجماعت کا حکم نہیں کیونکہ حرمین شریفین میں عقائد باطلہ کے حامل لوگ بھی امام ہوتے ہیں جیسا کہ آجکل نجدی قابض ہیں)

مسجد نبوی شریف میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا روضہ مبارک ہے۔ جہاں آپ تشریف فرما ہیں۔ مدینہ منورہ میں حرم نبوی ہے۔ یہاں جنت کی کیاری

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے۔جہاں (گھر سے منبر تک) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مسجد نبوی شریف میں آنا جانا رہتا تھا۔مدینہ منورہ میں قیام کے دوران اکثر زائرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خواب میں یا حالت بیداری میں زیارت کرتے ہیں۔(تفصیل کے لیے میرے حضور والد گرامی حضرت فیض ملت محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدہٗ کی تصنیف ''زائرین رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' کا مطالعہ کریں)

چالیس نمازیں ادا کرنے کے لئے کم ازکم آٹھ دن مسجد نبوی شریف میں پانچوں وقت کی حاضری ہوتی ہے۔ذہن زیادہ تر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جانب متوجہ رہتا ہے۔جس کی وجہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے انوار اور روشنیاں ذہن میں منتقل ہوتی رہتی ہیں۔صاحب ایمان حضرات کے قلوب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرز فکر منتقل ہوتی ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کی کشش دلوں کو آپ کی جانب کھینچتی ہے۔

ذہن و دل میں یہ بات یقین کے درجے تک پہنچ جاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اعلیٰ ترین تخلیق ہے۔آپ کی ذات اقدس سید البشر افضل البشر ہے۔جس کا بنانے والا احسن الخالقین ہے۔لباس بشری میں رہتے ہوئے جس طرح آپ نے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔بشر ہونے کے ناطے انسان کے دل میں یہ خواہش جاگ اٹھتی ہے کہ میں بھی اپنی اندر کی صلاحیتوں سے کام لوں اور میری وجہ سے آخرت میں میرے پیارے نبی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھ سے خوش ہوں۔

چالیس نمازیں ادا کرنے کی حکمت یہ ہے کہ مسجد نبوی شریف میں زیادہ سے زیادہ وقت گزارا جائے۔تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ذہنی اور قلبی رابطہ قائم ہو جائے۔ذہن نور نبوت کو قبول کرنے کے قابل ہو جائے۔اور جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ کو جانا، پہچانا اور اپنی روحانی صلاحیتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کی ذات کا سر کی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔ رحمت العالمین کی رحمت سے یہ صلاحیتیں آپ کے روضہ مبارک پر نمازیں ادا کرنے سے ہمارے اندر بھی بیدار ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں فرماتا ہے کہ کائنات میں ہر تخلیق معین مقدار میں بنائی گئی ہے۔ چالیس کا عدد بھی ایک معین مقدار ہے۔

شعور، قربت اور ماحول سے بنتا ہے۔ آدمی جس ماحول میں رہتا ہے۔ ماحول کے اثرات اس پر مرتب ہوتے ہیں۔ جب کوئی مسلمان مسجد نبوی شریف میں مسلسل آٹھ دن آٹھ رات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم سے وابستہ رہتا ہے اور ذہنی مرکزیت قائم رہتی ہے تو حرم نبوی شریف کا منور ماحول اس کے اوپر اثر انداز ہوتا ہے اور مومن کا دل محبت و عشق کے جذبات سے معمور ہو جاتا ہے۔ مسجد نبوی شریف میں نمازیں ادا کرنے اجر بھی بہت زیادہ ہے۔ اجر اور ثواب کا مطلب یہ ہے کہ لاکھوں کروڑوں نوری لہریں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی کے دل میں ذخیرہ ہو جاتی ہیں۔ روح توانا اور سرشار ہو جاتی ہے۔ نماز میں حضور قلب نصیب ہو جاتا ہے۔ شکوک وشبہات اور وسوسوں سے نجات مل جاتی ہے اور بندہ اللہ کے فضل و کرم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت سے ایسی نمازیں قائم کرتا ہے جس کے بارے میں ارشاد ہے کہ

الصلوٰۃ معراج المومنین (نماز مؤمن کی معراج ہے)

(فیض عالم نومبر ۲۰۱۹)

حج کے کچھ مسائل اور ادائیگی حج کا طریقہ

آج (۷ ذوالحجہ ۱۴۳۹ھ۔ ۱۷ اگست ۲۰۱۸ء ہفتہ) ہے مدینہ منورہ سے کچھ احباب حج کے لیے مکہ مکرمہ روانہ ہو رہے ہیں بعض نے کچھ مسائل دریافت کئے کئی دوست موبائل پر مسائل پوچھ رہے ہیں تو فقیر چند مسائل یہاں عرض کر دیتا ہے اور حج کی ادائیگی کا طریقہ بھی بیان کر دیا جائے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فرائض

حج میں چار چیزیں فرض ہیں۔(۱) احرام۔(۲)عرفہ کے دن وقوف عرفات(۳)طواف الزیارۃ(۴)ان فرائض میں ترتیب کا لحاظ یعنی احرام کو وقوف عرفات پر وقوف عرفات کو طواف الزیارت پر مقدم کرنا۔

واجبات

حج کے واجبات یہ ہیں، وقوف مزدلفہ، صفا و مروہ کے درمیان سعی (رمی جمار) شیاطین کو کنکریاں مارنا، آفاقی کے لئے طواف قدوم، (حلق یا تقصیر) سر منڈوانا یا بال کترانا، احرام میقات سے باندھنا، غروب آفتاب تک میدان عرفات ٹھہرنا، طواف حجر اسود سے شروع کرنا (بعض علماء نے اسے سنت کہا ہے) طواف کی ابتداء دائیں طرف سے کرنا، طواف پیدل کرنا بشرطیکہ کوئی عذر لاحق نہ ہو، طواف باوضو کرنا، طواف میں ستر ڈھانکنا، سعی کی ابتداء صفا سے کرنا، سعی پیدل کرنا بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو، قارن اور متمتع کو بکری یا اس کی مثل حلال جانور ذبح کرنا، ہر سات (شوط) چکر یعنی ایک طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا، رمی و حلق اور قربانی میں ترتیب کا لحاظ رکھنا بایں طور کہ پہلے رمی کی جائے پھر قربانی پھر حلق اور پھر طواف زیارت کیا جائے، طواف الزیارۃ ایام نحر (۱۰ تا ۱۲ ذوالحجہ) میں کرنا، طواف اس طرح کرنا کہ حطیم طواف کے اندر آجائے، سعی طواف کے بعد کرنا، حلق حدود حرم اور ایام نحر میں کرنا، وقوف عرفہ کے بعد ممنوعات احرام مثلاً جماع وغیرہ سے اجتناب، نیز وہ چیزیں بھی واجبات حج میں شامل ہیں، جن کو ترک کرنے سے دم لازم آتا ہے، ان چیزوں کے علاوہ اور سب حج کے مستحبات اور آداب میں سے ہیں۔

غنی کا حج فقیر کے حج سے افضل ہے، والدین کی فرمانبرداری سے حج فرض تو اولیٰ ہے لیکن حج نفل اولیٰ نہیں ہے۔ بلکہ والدین کی فرمانبرداری ہی حج نفل سے افضل ہے۔ غرباء و مساکین مستحق افراد کی مدد کرنا فی زمانہ مدارس اہلسنت بنانا حج نفل سے افضل

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے۔البتہ صدقہ کے بارے میں اختلافی اقوال ہیں کہ بعض تو صدقہ کو افضل کہتے ہیں۔اور بعض نے حج نفل کو افضل کہا ہے،تاہم بزازیہ میں ہے کہ حج نفل کی فضیلت ہی کو ترجیح دی گئی ہے،کیونکہ حج میں مال بھی خرچ ہوتا ہے اور جسمانی مشقت بھی ہوتی ہے جب کہ صدقہ میں صرف مال خرچ ہوتا ہے جس حج میں وقوف عرفات جمعہ کے دن ہو وہ حج ستر حجوں پر فضیلت رکھتا ہے اور اس حج میں ہر شخص کی بلاواسطہ مغفرت ہوتی ہے،اس بارہ میں اختلافی اقوال ہیں کہ آیا حج کی وجہ سے کبیرہ گناہ ساقط ہو جاتے ہیں یا نہیں؟ بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ ساقط ہو جاتے ہیں جس طرح کہ جب کوئی حربی کافر اسلام قبول کرتا ہے تو اس کے سب گناہ ساقط ہو جاتے ہیں لیکن بعض حضرات کا یہ قول ہے کہ حج کی وجہ سے حقوق اللہ تو معاف ہو جاتے ہیں لیکن حقوق العباد معاف نہیں ہوتے جس طرح کہ جب کوئی ذمی کافر، اسلام قبول کر لیتا ہے تو اس کے ذمہ سے حقوق اللہ تو ساقط ہو جاتے ہیں لیکن حقوق العباد ساقط نہیں ہوتے۔صاحب الشفاء حضرت قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمام علماء اہل سنت کا اس پر اتفاق ہے کہ کبیرہ گناہ صرف توبہ ہی سے ساقط ہوتے ہیں،محض حج کی وجہ سے بھی ساقط نہیں ہوتے،نیز کوئی بھی عالم حج کی وجہ سے دین (قرض) کے ساقط ہونے کا بھی قائل نہیں ہے۔خواہ اس کا تعلق اللہ تعالیٰ ہی سے ہو جیسے نماز وزکوۃ،ہاں ادائیگی قرض یا ادائیگی نماز وغیرہ میں تاخیر کا گناہ ضرور ساقط ہو جاتا ہے لہٰذا جو علماء کبیرہ گناہ کے ساقط ہو جانے کے قائل ہیں ان کی مراد بھی یہی ہے۔

کعبہ شریف کے متعلق چند ضروی احکام

☆ کعبہ معظمہ کے اندر داخل ہونا مستحب ہے بشرطیکہ خود اس کو یا کسی اور کو اس سے تکلیف نہ پہنچے،

☆ کعبہ شریف کا غلاف اور پردہ بنی شیبہ سے خریدنا جائز نہیں ہے ہاں متولی سے یا اس کے نائب سے لینا جائز ہے،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

☆ خانہ کعبہ شریف کے غلاف و پردہ کو لباس میں استعمال کرنا جائز ہے اگرچہ جنبی (ناپاک) یا حائضہ ہی کیوں نہ ہو،

☆ اگر کوئی شخص کسی کو قتل کر کے حرم میں پناہ لے لے تو اس کو بطور قصاص قتل کرنا اس وقت تک جائز نہیں ہے جب تک کہ وہ حرم میں رہے، ہاں اگر قاتل نے حرم ہی میں قتل کا ارتکاب کیا ہو تو اس کو بھی حرم میں مار ڈالنا جائز ہے لیکن خانہ کعبہ کے اندر قاتل کو اس صورت میں بھی قتل کرنا جائز نہیں ہے جب کہ اس نے خانہ کعبہ کے اندر ہی قتل کا ارتکاب کیا ہو۔

زمزم شریف کے کچھ احکام

آب زمزم سے استنجا کرنا تو مکروہ ہے لیکن بطور تبرک نہانا مکروہ نہیں ہے۔

حج کی ادائیگی کا طریقہ

یہ ہے کہ جس خوش نصیب کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حج کی سعادت عظمیٰ کی توفیق بخشے اور وہ حج کا ارادہ کرے تو اسے چاہئے کہ پہلے وہ اپنی نیت کو درست کرے کہ اس کے پیش نظر محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور ادائیگی فرض ہو، کوئی دنیاوی غرض یا نام و نمود کا کوئی ہلکا سا تصور بھی نہ ہو ورنہ سب محنت بے کار جائے گی، پھر اپنے ماں باپ (اگر زندہ ہوں تو) سے اجازت لے کر، اعزہ و احباب سے رخصت ہو کر، سب سے معافی تلافی کر کے اپنے وطن سے کم از کم ایسے وقت روانہ ہو کہ مکہ مکرمہ میں ساتویں ذی الحجہ سے پہلے پہنچ جائے جب میقات پر پہنچے (ہندو پاک کی میقات یلملم ہے) تو احرام باندھے، اگر مفرد ہو تو صرف حج، کا قارن ہو تو حج و عمرہ دونوں کا اور متمتع وہ تو صرف عمرہ کا احرام باندھے، مستحب یہ ہے کہ احرام باندھنے سے پہلے ہاتھ پاؤں کے ناخن کٹوائے، زیر ناف اور بغل کے بال صاف کرے، حجامت بنوائے، اگر سر منڈانے کی عادت ہو تو سر منڈائے ورنہ بال درست کرائے اور ان میں کنگھی کرے، (اگر بیوی ہمراہ ہو تو صحبت کرے، غسل جنابت کرے) پھر وضو کرے یا نہائے لیکن نہانا افضل ہے اس کے بعد

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

احرام کا لباس پہنے یعنی ایک لنگی باندھے اور ایک چادر اس طرح اوڑھے کہ سر کھلا رہے، یہ دونوں کپڑے نئے ہوں تو افضل ہے ورنہ صاف دھلے ہوئے ہونے چاہئیں، اگر کسی کے پاس دو کپڑے میسر نہ ہوں تو ایک ایسا کپڑا لپیٹ لینا بھی جائز ہے جس سے ستر پوشی ہو جائے پھر خوشبو لگائے، اس کے بعد نیت کرے، اگر حج قران کا ارادہ ہو تو اس طرح کہے۔ دعا۔

اللھم انی اریدالحج والعمرۃ فیسرھما لی وتقبلھما منی

اگر حج تمتع کا ارادہ ہو تو یوں کہے۔ دعا

اللھم انی اریدالعمرۃ فیسرھا لی وتقبلھا منی

اور اگر افراد کا ارادہ رکھتا ہو تو اس طرح کہے دعا

اللھم انی اریدالحج فیسرہ لی وتقبلہ منی

اگر نیت کے مذکورہ بالا الفاظ زبان سے ادا نہ کئے جائیں بلکہ دل ہی میں نیت کر لی جائے تو بھی جائز ہے، نیت کے بعد (تلبیہ) لبیک کہے حج یا عمرہ کی نیت کے ساتھ لبیک کہتے ہی محرم ہو جائے گا، لبیک کے الفاظ یہ ہیں۔

لبیك اللھم لبیك لبیك لا شریك لك لبیك ان الحمد والنعمۃ لك والملك لا شریك لك۔

ان الفاظ میں کمی نہ کی جائے ہاں زیادتی جائز ہے چنانچہ یہ الفاظ بھی منقول ہیں جن کے اضافہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

لبیك و سعدیك والخیر بیدیك لبیك والرغباء الیك والعمل لبیك لبیك لہ الخلق لبیك۔

بعد ازاں اکثر اوقات آواز بلند لبیک کہتا رہے خصوصاً نماز کے بعد خواہ فرض ہو خواہ نفل نماز، صبح کے وقت، باہم ملاقات کے، بلندی پر چڑھتے یا نیچے اترتے وقت، غرضیکہ یہ سفر حج چونکہ نماز کے حکم میں ہے کہ جس طرح نماز میں ہر حالت کی تبدیلی پر تکبیر کہی جاتی ہے اس

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

طرح اس سفر میں ہر حالت کی تبدیلی کے وقت لبیک کہنا چاہئے ! احرام باندھ لینے کے بعد ان تمام چیزوں سے اجتناب کرنا ضروری ہے جو حالت احرام میں ممنوع ہیں مثلاً سلے ہوئے کپڑے جیسے کرتہ، انگرکھا، پاجامہ، فرغل، جبہ، قبا، بارانی موزہ، دست تانہ اور ٹوپی وغیرہ نہ پہنے جائیں، جو کپڑے رنگ دار خوشبو جیسے زعفران وغیرہ میں رنگے ہوئے ہوں وہ بھی استعمال نہ کئے جائیں ہاں دھلنے کے بعد کہ جس سے خوشبو نہ آتی ہو استعمال کرنا جائز ہے، سر اور منہ کسی چیز سے نہ ڈھانکا جائے، جوئیں نہ ماری جائیں، بیوی سے نہ تو صحبت کی جائے اور نہ ان چیزوں کا ارتکاب کیا جائے جو جماع کا باعث بنتی ہیں مثلاً بوسہ لینا، شہوت کے ساتھ عورت کو ہاتھ لگانا یا اس کے سامنے فحش باتیں یا جماع کا ذکر کرنا وغیرہ وغیرہ۔ فسق و فجور سے پرہیز کیا جائے کسی کے ساتھ لڑائی جھگڑا سے گریز کیا جائے، صحرائی وحشی جانوروں کا شکار نہ کیا جائے حتیٰ کہ کوئی محرم نہ تو شکار کی طرف اشارہ کرے اور نہ شکار میں کسی کی اعانت کرے، ہاں دریائی جانوروں مثلاً مچھلی کا شکار درست ہے۔ خوشبو کا استعمال نہ کیا جائے، ناخن نہ کٹوائے جائیں، سر داڑھی بلکہ تمام بدن کے بال نہ کتروائے جائیں نہ منڈوائے جائیں اور نہ اکھاڑے جائیں، سر و داڑھی کے بالوں کو خطمی سے نہ دھویا جائے البتہ محرم نہا سکتا ہے، حمام میں داخل ہو سکتا ہے، گھر اور خیمہ کے سایہ میں بیٹھ سکتا ہے، ہمیانی (یعنی روپیہ/ پیسے رکھنے والی تھیلی) کمر میں باندھ سکتا ہے اور اپنے دشمن سے دفاعی لڑائی لڑ سکتا ہے۔ احرام کی حالت میں جن جانوروں کو مارنا جائز ہے اور جن کے مارنے کی وجہ سے بطور جزاء نہ دم لازم ہوتا ہے نہ صدقہ وہ یہ ہیں۔ کوا، چیل، سانپ، بچھو، چوہا، چیچڑی، کچھوا، بھیڑیا، گیدڑ، پتنگا، مکھی، چیونٹی، گرگٹ، بھڑ، مچھر، حملہ آور درندہ اور موذی جانور۔

جب مکہ مکرمہ کے قریب آ جائے تو غسل کرے کہ یہ مستحب ہے پھر دن میں کسی وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہو، اور اپنی قیام گاہ پر سامان وغیرہ رکھ کر (اگر تھکاوٹ نہ ہو تو) سب سے پہلے مسجد حرام کی زیارت کرے، مستحب یہ ہے کہ مسجد حرام میں لبیک کہتا ہوا اور باب السلام سے داخل ہو اور اس وقت نہایت خشوع و خضوع کی حالت اپنے اوپر طاری کرے اور اس

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مقدس مقام کی عظمت و جلالت کا تصور دل میں رکھے اور کعبہ معظمہ کے جمال دلربا پر نظر پڑتے ہی جو کچھ دل چاہے اپنے پروردگار سے طلب کرے (بہتر ہے کہ عرض کرے کہ اے اللہ کریم مجھ عاجز کی ہر دعا قبول فرما) پھر تکبیر و تہلیل کرتا ہوا حمد و صلوٰۃ پڑھتا ہوا حجر اسود کے سامنے آئے اور اس کو بوسہ دے اور بوسہ کے وقت اپنے دونوں ہاتھ کو اس طرح اٹھائے جس طرح تکبیر تحریمہ کے وقت اٹھاتے ہیں، اگر رش کی وجہ سے بوسہ نہ دے سکے تو حجر اسود کو ہاتھ لگا کر ہاتھ کو چوم لے اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو کسی لکڑی سے حجر اسود کو چھو کر چومے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو پھر دونوں ہتھیلیوں سے حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے ہتھیلیوں کو چوم لے، حجر اسود کے استلام کے بعد حجر اسود کے پاس ہی سے اپنی داہنی جانب سے طواف قدوم شروع کرے، طواف میں سات شوط (چکر) کرے، اور ہر شوط (چکر) کو حجر اسود ہی پر ختم کرتے اور ہر شوط (چکر) ختم کرنے کے بعد مذکورہ بالا طریقے سے حجر اسود کا استلام اور تکبیر و تہلیل کرے طواف میں حطیم کو بھی شامل کرے، طواف میں اضطباع کرے اور پہلے تین شوطوں (چکروں) میں رمل کرے نیز ہر شوط (چکر) میں رکن یمانی کا ابھی استلام کرے مگر اس کے استلام میں اس کو چومنا نہیں چاہئے طواف ختم کرنے کے بعد دو رکعت نماز طواف مقام ابراہیم کے قریب پڑھے، یہ نوافل نماز احناف کے نزدیک واجب ہے، اگر رش وغیرہ کی وجہ سے اس نماز کو مقام ابراہیم کے قریب پڑھنا ممکن نہ ہو تو پھر مسجد حرام میں جہاں بھی چاہے پڑھ لے، اس نماز کی پہلی رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد سورت قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص قل ھو اللہ کی قرات کرے، اور دعا میں جو چاہے اللہ سے مانگے، اس کے بعد زمزم پیئے (کولر موجود ہوتے ہیں) زمزم کا پانی پیٹ بھر کر پیئے پھر مقام ملتزم میں آئے اور ہاتھ اٹھا کر اپنے مقصد کے لئے دعا مانگے پھر صفا سے مروہ کی طرف اپنی چال کے ساتھ چلے مگر جب وادی بطن پہنچے، تو میلین اخضرین کے درمیان تیز تیز چلے اور پھر جب مروہ پر چڑھے تو وہی کچھ یعنی تکبیر و تہلیل وغیرہ کرے جو صفا پر کیا جاتا ہے۔ اسی طرح صفا و مروہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کے درمیان سات شوط (چکر) کرے، ہر چکر کی ابتداء صفا سے ہو اور انتہا مروہ پر اور ہر چکر میں میلین اخضرین کے درمیان تیز تیز چلے، یہ بات ذہن میں رہے کہ سعی سے پہلے طواف کرنا ضروری ہے اگر کسی نے طواف سے پہلے سعی کرلی تو اس کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ طواف کے بعد پھر دوبارہ سعی کرے۔ یہ بھی معلوم رہنا چاہئے کہ اس سعی، وقوف عرفات، وقوف مزدلفہ اور رمی جمار کے لئے طہارت (پاکی یعنی وضو) شرط نہیں ہے لیکن اولیٰ ضرور ہے جب کہ طواف کے لئے طہارت شرط ہے۔ نیز طواف وسعی کے وقت ٹھہرا رہے اور اس کے دوران نفل طواف جس قدر ہو سکے کرتا رہے، مگر نفل طواف کے درمیان رمل اور اس کے بعد سعی نہ کرے، پھر ساتویں ذی الحجہ کو مسجد حرام میں خطبہ سنے، اس خطبہ میں جو ظہر کی نماز کے بعد ہوتا ہے امام حج کے احکام ومسائل بیان کرتا ہے، پھر اگر احرام کھول چکا ہو تو آٹھ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ کر طلوع آفتاب کے بعد منیٰ روانہ ہو جائے، اگر ظہر کی نماز پڑھ کر منیٰ میں پہنچے تو بھی کوئی حرج نہیں، رات منیٰ میں گزارے اور عرفہ کے روز یعنی نویں تاریخ کو فجر کی نماز اول وقت اندھیرے میں پڑھ کر طلوع آفتاب کے بعد عرفات جائے اگر کوئی آٹھویں تاریخ کو منیٰ میں نہ جائے بلکہ نویں کو عرفات میں پہنچ جائے تو بھی جائز ہے مگر یہ خلاف سنت ہے۔ عرفات میں بطن عرنہ کے علاوہ جس جگہ چاہے اترے لیکن جبل عرفات کے نزدیک اترنا افضل ہے پھر اسی دن زوال آفتاب کے بعد غسل کرے (جو سنت ہے) اور عرفات میں وقوف کرے (جو فرض ہے اور جس کے بغیر حج ہوتا ہی نہیں) امام جو خطبہ دے اسے سنے اور امام کے ساتھ بشرط احرام ظہر وعصر کی نماز ایک وقت میں پڑھے اور جبل رحمت کے پاس کھڑا ہو کر نہایت خشوع وخضوع اور تذلل واخلاص کے ساتھ تکبیر وتہلیل کرے، تسبیح پڑھے، اللہ کی ثنا کرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجے اور اپنے تمام اعزہ واحباب کے لئے استغفار کرے اور تمام مقاصد دینی ودنیوی کے لئے دعا مانگے، پھر غروب آفتاب کے بعد اپنے قافلہ کے ہمراہ مزدلفہ کی طرف روانہ ہو جائے اور راستہ میں استغفار، لبیک، حمد وصلوۃ اور اذکار میں مشغول رہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مزدلفہ پہنچ کر مغرب وعشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھے (اپنے قافلہ کے ساتھ جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں) اور رات میں وہیں رہے کیونکہ رات میں وہاں رہنا واجب ہے، نیز اس پوری رات میں نماز، تلاوت قرآن اور ذکر ودعا میں مشغول رہنا مستحب ہے، جب صبح ہوجائے تو (یعنی دسویں ذی الحجہ کو) فجر کی نماز اول وقت اندھیرے میں پڑھے اور وہاں وقوف کرے، مزدلفہ میں سوائے بطن محسر کے جہاں چاہے وقوف کرسکتا ہے، اس وقوف کی حالت میں نہایت آہ وزاری کے ساتھ اپنے دینی ودنیاوی مقصد کے لئے اللہ کریم سے دعا مانگے، آفتاب نکلنے سے کچھ پہلے وقوف ختم کرلیا جائے، پھر جب روشنی خوب پھیل جائے تو آفتاب سے پہلے منیٰ واپس پہنچ کر جمرۃ العقبہ پر سات کنکریاں مارے اور پہلی کنکری مارتے ہی تلبیہ موقوف کر دے، اس کے بعد قربانی کرے پھر سر منڈوائے یا بال کتروائے، اس کے بعد وہ تمام چیزیں جو حالت احرام میں ممنوع تھیں، سوائے رفث کے، جائز ہوجائیں گی، پھر عید کی نماز منیٰ ہی میں پڑھ کر اسی دن مکہ مکرمہ آجائے اور طواف زیارت کرے، اس طواف کے بعد سعی نہ کرے ہاں اگر پہلے سعی نہ کر چکا ہو تو وہ پھر اس طواف کے بعد سعی کرے، اس کے بعد رفث بھی جائز ہوجائے گا طواف زیارت سے فارغ ہو کر پھر منیٰ واپس آجائے اور رات میں وہاں قیام کرے۔ گیارہویں تاریخ کو تینوں (شیاطین) جمرات کو کنکریاں مارے بایں طور کہ پہلے تو اس جمرہ پر سات کنکریاں مارے جو مسجد خیف کے قریب ہے اور جس کو جمرۃ اولیٰ کہتے ہیں اس کے بعد اس جمرہ پر جو اس کے قریب ہے اور جس کو جمرۃ وسطیٰ کہتے ہیں سات کنکریاں مارے اور پھر سوار ہو کر یا پیدل ہی جمرہ عقبہ پر سات کنکریاں مارے اور ہر کنکری مارتے وقت تکبیر (اللہ اکبر) کہتا رہے، اسی طرح بارہویں تاریخ ہی کو منیٰ سے رخصت ہوگیا تو پھر اس پر تیرہویں تاریخ کو واجب نہیں ہوگی۔ گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں تاریخوں میں رمی (کنکریاں مارنے) کا وقت زوال آفتاب کے بعد ہے لیکن تیرہویں تاریخ کو اگر طلوع فجر کے بعد اور زوال آفتاب سے پہلے بھی رمی کرے تو جائز ہے مگر مسنون زوال آفتاب کے بعد ہی ہے جب کہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

گیارہویں اور بارہویں تاریخوں میں زوال آفتاب سے پہلے رمی جائز نہیں ہے۔آخری دن رمی سے فارغ ہو کر مکہ مکرمہ روانہ ہو جائے اور راستہ میں تھوڑی دیر کے لئے محصب میں اترے، پھر جب مکہ مکرمہ سے وطن کے لئے روانہ ہونے لگے طواف وداع کرے اس طواف میں بھی رمل اور اس کے بعد سعی نہ کرے طواف کے بعد دو رکعت پڑھ کر زمزم کا پانی گھونٹ گھونٹ کر کے پیئے اور ہر مرتبہ کعبہ مکرمہ کی طرف دیکھ کر حسرت سے آہ سرد بھرے نیز اس بابرکت پانی کو منہ، سر اور بدن پر ملے پھر خانہ کعبہ کی طرف آئے اگر ممکن ہو بیت اللہ کے اندر داخل ہو اگر اندر نہ جاسکے تو اس کی مقدس چوکھٹ کو بوسہ دے اور اپنا سینہ اور منہ ملتزم پر رکھ دے اور کعبہ مکرمہ کے پردوں کو پکڑ پکڑ کر دعا کرے اور خوب روئے اور اس وقت بھی تکبیر وتہلیل، حمد وثنا اور دعاء استغفار میں مشغول رہے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے مقاصد کی تکمیل طلب کرے خصوصاً خاتمہ بالخیر کی دعا کرے۔اس کے بعد پچھلے پیروں یعنی کعبہ مکرمہ کی طرف پیٹھ نہ کر کے مسجد حرام سے باہر آجائے حج کے تمام ارکان مکمل ہوئے۔

(یہ تحریر حج پر جانے والے بعض احباب کو وٹس ایپ کے ذریعے ارسال کر دی تاکہ مسائل سے آگاہی کے ساتھ ارکان حج ادا کریں۔۔مدینے کا بھکاری)

دوران احرام خواتین کے پردے کا اہم مسئلہ

حج وعمرہ کی سعادت سے بہرمند ہونے والی اکثر خواتین سمجھتی ہیں کہ حالتِ احرام میں چونکہ چہرہ پر نقاب یا کپڑا لگانا منع ہے تو شاید حالتِ احرام میں پردہ کا حکم ہی نہیں ہے، جبکہ شرعاً ایسا نہیں ہے کیونکہ جیسے عام حالت میں چہرہ کا پردہ ضروری ہے اسی طرح حالت احرام میں بھی چہرہ کا پردہ ضروری ہے تاہم وہ پردہ اس طرح کیا جائے گا کہ کپڑا چہرہ پر نہ لگے، اور یہ حکم احادیث سے ثابت ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ کے دور میں بھی حالت احرام میں خواتین کے سامنے کوئی نامحرم آتا تو وہ اپنے چہرے پر اس

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

طرح نقاب ڈال لیتی تھی کہ وہ چہرے کی جلد کو مس نہیں کرتا تھا۔ جیسا کہ احادیث کی کتب ابوداؤد اور مشکوۃ سے دو روایات درج ذیل ہیں۔

.1عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّونَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- مُحْرِمَاتٌ فَإِذَا حَاذَوْا بِنَا سَدَلَتْ إِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَأْسِهَا إِلَى وَجْهِهَا فَإِذَا جَاوَزُونَا كَشَفْنَاهُ.

(سنن ابی داود-2/104)

.2وعن عائشة رضى الله عنها قالت كان الركبان يمرون بنا ونحن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم محرمات فإذا جاوزوا بنا سدلت إحدانا جلبابها من رأسها على وجهها فإذا جاوزونا كشفناه.

صحیح (مشکوۃ المصابیح-2/107)

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سوار ہمارے سامنے سے گزرتے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام باندھے ہوتی، جب سوار ہمارے سامنے آ جاتے تو ہم میں سے ہر ایک اپنے نقاب کو اپنے سر سے چہرے پر ڈال لیتی اور جب وہ گزر جاتے تو ہم اسے کھول لیتے۔

اس حدیث میں چہرے پر نقاب ڈالنے کی شرح میں حضرت ملا علی قاری مرقاۃ میں لکھتے ہیں کہ چہرہ پر نقاب ڈالنا اس طرح ہوتا تھا کہ وہ چہرے کی جلد کو مس (Touch) نہیں کرتا تھا۔

(مَنْ رَأْسِهَا عَلَى وَجْهِهَا) بِحَيْثُ لَمْ يَمَسَّ الْجِلْبَابُ بَشَرَةَ الْوَجْهِ

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح-5/1852)

وهو محمول على توسيط شيء حاجب بين الوجه وبين الجلباب

(الموطأ-2/260)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

قرآن وحدیث اور مذکورہ روایات کی روشنی میں معلوم ہوا کہ خواتین کیا حرام میں دو باتیں ہیں، ایک چہرہ پر کپڑے کا نہ لگنا اور دوسرا پردے کا مستقل حکم جو احرام کی وجہ سے ختم نہیں ہوتا۔

اب کوئی ایسا طریقہ اپنایا جائے جس سے حالتِ احرام میں یہ دونوں شرعی حکم (چہرہ پر کپڑے کا نہ لگنا اور شرعی پردہ) پورے ہوجائیں، ماضی میں حضرت عائشہ صدیقہ اور دیگر صحابیات رضی اللہ عنہن کے طریقہ پر عمل ممکن تھا جبکہ موجودہ دور میں حرمین شریفین میں آبادی اور حاجیوں کی کثرت کی وجہ سے خواتین کیلئے اس طریقہ پر عمل ممکن نہیں رہا، اس لئے موجودہ دور میں مخصوص ہیٹ اس کا آسان حل ہے، یہی وجہ ہے کہ حج پر جانے والی خواتین کو پردہ کا شرعی حکم سہولت و آسانی سے پورا کرنے کیلئے اسی مخصوص ہیٹ کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ نیز علماء نے لکھا ہے کہ مسجد حرام و مسجد نبوی میں کسی نیک کام پر جیسے ثواب زیادہ ہے تو اسی طرح خلاف شریعت کام پر گناہ بھی زیادہ ہوگا، اس لئے خواتین حج کے مکمل سفر میں پردے کا خاص اہتمام فرمائیں تاکہ اس سفر کا مقصدِ اصلی یعنی اللہ تعالی کی رضاء اور حج مقبول کا ثواب حاصل ہوجائے، اور احادیث میں حج مقبول کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اس میں کسی قسم کا گناہ نہ کیا جائے۔

مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّه

(صحیح البخاری کتاب الحج)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ کے لیے اس شان کے ساتھ حج کیا کہ نہ کوئی فحش بات ہوئی اور نہ کوئی گناہ تو وہ اس دن کی طرح واپس ہوگا جیسے اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

(سنن الترمذی- 1673)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
جس نے حج کیا اور اس نے کوئی فحش اور بیہودہ بات نہیں کی، اور نہ ہی کوئی گناہ کا کام کیا تو اس کے گزشتہ تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

عورتوں کے احرام کے چند مسائل

1۔عورت کے لئے احرام کے دوران سر پر پہننے کے لئے کوئی کپڑا مثلاً اسکارف وغیرہ شرعاً ضروری نہیں ہے اور نہ ہی یہ اس کے احرام کا حصہ ہے، اس کا احرام تو صرف چہرہ پر ہے کہ چہرہ پر کوئی کپڑا لگا نہ رہے، نیز اگر اسکارف اس طرح باندھا جائے کہ جس سے پیشانی چھپ جائے تو خواتین کیلئے اس طرح اسکارف استعمال کرنا درست نہیں کیونکہ پیشانی بھی چہرہ کی حد میں داخل ہے، البتہ اگر کوئی خاتون بطورِ احتیاط یا ویسے ہی اسکارف بھی پہننا چاہے اور اس کی وجہ سے پیشانی نہ چھپے تو اس کے پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے، تاہم یہ احرام کا حصہ نہیں ہے، لیکن ہیٹ یا اس قسم کی کسی دوسری چیز سے چہرہ چھپانا ضروری ہے جیسے اوپر وضاحت سے ذکر کیا ہے۔

2۔اگر نقاب ہوا وغیرہ کی وجہ سے چہرے پر لگ کر علیحدہ ہو جاتا ہے تو اس کی وجہ سے عورت پر کچھ بھی واجب نہیں ہے البتہ اگر مستقل لگا رہے تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ تھوڑی دیر (ایک گھنٹہ سے کم وقت) کے لئے عورت کے چہرے کو لگا رہے، یا چہرہ کے چوتھائی حصہ سے کم کو لگا رہا تو اس صورت میں اس پر ایک مٹھی گندم صدقہ کرنا واجب ہے اور اگر ایک گھنٹہ یا اس سے زائد وقت اور ایک دن یا ایک رات (یعنی بارہ گھنٹے) سے کم کم لگا رہے تو اس صورت میں پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے، اور اگر بارہ گھنٹہ یا اس سے زیادہ وقت پورا چہرہ یا اس کا چوتھائی حصہ کو نقاب سے لگا رہا تو اس صورت میں ایک دم واجب ہوگا۔

3۔دم کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ ایک سال کی عمر کا صحیح سالم بکرا یا بکری حدودِ حرم میں ذبح کر کے اس کا گوشت فقراء اور مساکین پر صدقہ کر دیا جائے، اس میں سے خود کھانا یا اپنی بیوی، بچوں کو کھلانا یا مالداروں کو کھلانا جائز نہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مدینہ منورہ کے فضائل

آج شب اتوار ۸ ؍ذوالحج ۱۴۳۹ھ کو بعد نماز مغرب امیر طیبہ سید الشہداء باب الدعا کاشف الکرباء فاعل الخیرات سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ (جبل احد شریف کے دامن) میں حاضری ہوئی تقریباً رات دس بجے اپنے کمرہ میں آ کر لنگر کھایا آج محترم قاری محمد انوار المدنی نے خوب لنگر کا اہتمام کیا ہوا ہے کئی مدنی احباب صفرہ پر ہمارے ساتھ لنگر میں شریک ہیں ۔فقیر رات ایک بجے کے قریب حرم نبوی شریف حاضر ہوا چونکہ حجاج کرام سوئے مکہ روانہ چکے ہیں ریاض الجنہ شریف تقریباً خالی ہے فقیر کو محراب و ممبر نبوی شریف کے درمیان نماز عشاء کا موقعہ ملا کیا لطف آیا کیا سرور تھا لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ دیر تک خوب خیالات میں گم رہا دعائیں التجائیں رہیں ۔سلام عاجزانہ پیش کرنے مواجہہ اقدس پر حاضری ہوئی یہاں بھی گنتی کے چند عشاق سر نیاز جھکائے سلام عرض کرنے میں مصروف ہیں فقیر بھی ایک ستون کے ساتھ سراپا التجاء بن کر حاضر ہے ۔مطوعے و شرطے اپنی موج میں مست ہیں ۔ ہم غریب خوب مزے سے عرضیاں پیش کرتے رہے ۔ بارگاہ رسالت مآب عالی جناب محبوب رب کائنات سرور انبیاء خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سلام عرض کیا شیخین کریمین کی خدمت میں سلام کے بعد باب البقیع شریف سے باہر آیا صحن حرم میں گنبد نور کو دیکھ کر کیا سرور آتا ہے ۔دل میں ایک خاص نور آتا ہے ۔دیر تک روضہ پاک تکتے تکتے آنکھیں ٹھنڈی ہوتی رہیں ۔تقریباً شب ۲ بجے اپنے مکان آ کر فضائل مدینہ منورہ پر ایک مضمون ترتیب دیا جو نذر قارئین ہے ۔

مدینہ طیبہ وہ مبارک شہر ہے جہاں خاتم الرسل آقائے دو جہاں نبی اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ ہجرت فرمائی اور اپنی دنیوی زندگی کے آخری دس سال یہیں گذارے، یہ وہ سرزمین ہے، جہاں سے اسلام دنیا میں پھیلا اور قوت وشوکت حاصل ہوئی، یہی وہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سرزمین ہے جہاں کے باشندوں نے قدم قدم پر اللہ کے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا حتی کہ اپنی جانیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں قربان کر کے سعادت ابدی سے بہرمند ہوئے اور ہمیشہ کے لیے امر ہو گئے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو انصار کا لقب عطاء فرمایا۔
احادیث کی روشنی میں مدینہ منورہ کے فضائل ملاحظہ فرمائیں۔

مدینہ منورہ کے لیے برکت کی دعاء

مدینہ منورہ کی سرزمین، اس کے پھل، پیمانے اور مُد کے لیے برکت کی دعاء فرمائی ہے؛ چنانچہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قال كان الناس إذا رأوا أول الثمرة جاء وابه إلى النبى صلى الله عليه وسلم فإذا أخذه قال اللهم بارك لنا فى ثمرنا وبارك لنا فى مدينتنا وبارك لنا فى صاعنا وبارك لنا فى مدنا، اللهم إن إبراهيم عبدك وخليلك ونبيك وإنى عبدك ونبيك وإنه دعاك لمكة وأنا أدعوك للمدينة بمثل ما دعاك لمكة ومثله معه۔

(مسلم، باب فضل المدینۃ، موطا امام مالک کتاب جامع الدعا باب فضل المدینۃ)

کہ اہل مدینہ باغ کا سب سے پہلا پھل دیکھتے تو اس کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے، آپ اس کو لیتے اور یہ دعاء فرماتے کہ اے اللہ ہمارے پھل میں برکت عطا فرما، ہمارے شہر میں برکت فرما، ہمارے صاع میں برکت فرما اور ہمارے مد میں برکت فرما، اے اللہ بیشک ابراہیم (علیہ السلام) تیرے بندے، تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور بیشک انھوں نے تجھ سے مکہ کے لیے دعاء کی اور میں بھی مدینہ کے لیے اس طرح کی دعاء کرتا ہوں،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے لیے دعاء کی اور ایک گنا زیادہ وہ حدیث درج ذیل ہے۔

☆ مدینہ منورہ عام شہروں کی طرح کوئی شہر نہیں بلکہ اسے دیار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونے کا اعزاز حاصل ہے یہ وہ شہر ہے جو حسن ولطافت کا مرقع اور انوار وتجلیات کا مخزن ہے یہ دراصل خدا کی رحمتوں کا خزینہ ہے اور پُرسکون فضاؤں کی آماجگاہ ہے جس کی ماحول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ سانسیں رچی بسی ہیں اس کا ایک ایک ذرہ نور علی نور کا پیکر ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا کہ

عرصہ ہوا طیبہ کی گلیوں سے وہ گذرے ہیں۔ خوشبو ہے ابھی ان کے پسینے کی

مدینہ دارالشفاء ہے

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہاں آ کر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہما بخار میں مبتلا ہو گئے یہ ایک سخت قسم کا بخار تھا جو وباء کی شکل میں اہل مدینہ کو آتا تھا اور جس کو آتا تھا کمزور کر دیا کرتا تھا، اس موقع پر نبی کریم ﷺ نے دعاء فرمائی۔

اللهم حبب إلينا المدينة كحبنا مكة أو أشد وصححها وبارك لنا في صاعها ومدها وانقل حمّاها فاجعلها بالجحفة

(بخاری باب بلاعنوان اختصارا، موٴطا امام مالک باب ماجاء فی وباء المدینۃ مختصر من حدیث طویل)

اے اللہ ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت پیدا فرما جیسا کہ ہمارے دلوں میں مکہ کی محبت ہے یا اس سے بھی زیادہ، اس کی آب وہوا کو درست کر دے اور ہمارے لیے برکت پیدا فرما اس کے صاع میں اور اس کے مد میں اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف منتقل فرما دے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

☆حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے متعلق ایک خواب بھی نقل کیا گیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

فيالمدينة رأيت امرأة سوداء ثائرة الرأس خرجت من المدينة حتى نزلت مهيعة فتأولتها أن وباء المدينة نقل إلى مهيعة وهي الجحفة

(مختصر صحیح البخاری باب من کذب فی حلمہ)

کہ میں نے خواب میں ایک کالی عورت دیکھی جس کے سر کے بال پراگندہ تھے، مدینہ سے نکلی اور مہیعہ میں جا کر اتر گئی تو میں نے اس کی تعبیر لی کہ مدینہ کی وباء مہیعہ کی طرف منتقل کر دی گئی (مہیعہ جحفہ کا ہی نام تھا) جیسا کہ مندرجہ ذیل احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ سے محبت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ طیبہ بہت عزیز اور محبوب تھا؛ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا قدم من سفر فنظر إلى جدرات المدينة أوضع راحلته وإن كان على دابة حركها من حبها

(بخاری/باب بلاعنوان)

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے آتے اور مدینہ کی دیواروں پر نظر پڑتی تو اپنی اونٹنی تیز کر دیتے اور اگر اونٹنی کے علاوہ کوئی دوسری سواری ہوتی تو اس کو تیز فرما دیتے۔اور یہ سب مدینہ سے محبت کی وجہ سے تھا۔

انھیں سے ایک دوسری حدیث میں منقول ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أن ا لنبی صلی اللہ علیہ وسلم طلع لہ أحد فقال ھذا جبل یحبنا و نحبہ۔

(مؤ طاامام مالک، کتاب الجامع، باب ماجاء فی أمر المدینۃ)

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے اُحد پہاڑ کے بارے میں فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

فائدہ۔

اس حدیث میں ھذا جبل یحبنا و نحبہ کی شرح میں محدثین کرام کی دو آراء ہیں۔

(☆) یہ حدیث مجاز پر محمول ہے اور پہاڑ کے محبت کرنے کا مطلب ہے کہ اس پہاڑ کے قریب رہنے والے لوگ یعنی اہل مدینہ جو صاحب ایمان ہیں ہم سے محبت کرتے ہیں اور ہم ان سے محبت کرتے ہیں۔

(☆) یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے جمادات میں بھی اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پیدا فرمائی ہے۔

جیسا کہ کھجور کا وہ تنا جس پر ٹیک لگا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیا کرتے تھے جب منبر تیار ہو گیا اور آپ منبر پر خطبہ دینے لگے تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جدائی کے غم میں رونے لگا۔ (تفصیل میرے حضور فیض ملت محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ کی تصنیف "تحقیق استونہ حنانہ" میں ملاحظہ کریں)

الغرض خواہ یہ حدیث ظاہر پر محمول ہو یا مجاز پر دونوں صورتوں میں مدینہ طیبہ کی حرمت و عظمت ثابت ہے، اگر ظاہر پر محمول ہو تو اس لیے کہ اس حدیث سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ شریف کے پہاڑ احد سے محبت کرنا اور پہاڑ کا آپ سے محبت کرنا ثابت ہوتا ہے اور مجاز پر محمول ہو تو؛ اس لیے کہ اس حدیث سے اہلِ مدینہ کا آپ سے محبت کرنا ثابت ہوتا ہے اور آپ کا اہل مدینہ سے، گویا اہل مدینہ نبی کریم ﷺ کے نزدیک محبوب ہیں تو اہلِ مدینہ کی فضیلت ثابت ہوئی اور مکین کی فضیلت مکان کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فضیلت کو مستلزم ہوتی ہے، لہٰذا مدینہ کی فضیلت ثابت ہوئی۔

☆ یہ وہ شہر ہے جہاں موت پانے والے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سفارش حاصل ہو چنانچہ حدیث میں ہے کہ جو شخص مدینہ طیبہ میں مرسکتا ہو تو اسے یہیں ہی مرنا چاہئے کیونکہ جو شخص مدینہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا

(مسند احمد)

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو مکرم ومحترم قرار دیا ہے؛ حتیٰ کہ بعض احادیث میں اس کے خاردار درختوں کے کاٹنے اور شکار کرنے سے منع کیا ہے، اور بعض احادیث میں فرمایا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی کسی کو حرمِ نبوی میں شکار کرتا ہوا دیکھے تو اس کا سامان چھین لے اس سلسلہ کی چند احادیث مبارکہ مندرجہ ذیل ہیں۔

٭عن علی رضی اللہ عنہ قال ما کتبنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إلا القرآن وما فی ھذہ الصحیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ حرام ما بین عیر إلی ثور فمن أحدث فیھا حدثا أو آوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس أجمعین لا یقبل منہ صرف ولا عدل

(بخاری ر، باب حرم المدینۃ۔ ابوداؤد ر باب تحریم المدینۃ)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے قرآن اور جو کچھ اس صحیفے میں کچھ نہیں لکھا، فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے، مدینہ محترم ومکرم ہے عیر اور ثور (مدینہ کی دو پہاڑیاں) کے درمیان سو جو شخص اس میں کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو ٹھکانہ دے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اس کی کوئی فرض اور نفل نماز قبول نہیں ہوگی۔

٭عن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إنی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

أحرم ما بين لابتى المدينة أن يقطع عضاها أو يقتل صيدها

(مصنف ابن ابی شیبہ باب مساحۃ حرم المدینۃ)

حضرت سعد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے میں حرام قرار دیتا ہوں اس علاقے کو جو مدینہ کی دو پہاڑیوں کے درمیان ہے، یعنی اس بات کو کہ اس کے خاردار درختوں کو کاٹا جائے یا اس کے شکار کو قتل کیا جائے۔

عن سليمان بن أبي عبد الله قال رأيت سعد بن أبي وقاص أخذ رجلا يصيد فى حرم المدينة الذى حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلبه ثيابه فجاء موا ليه فكلموه فيه فقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم حرم هذا الحرم وقال من أخذ أحدا يصيد فيه فليسلبه فلا أرد عليكم طعمة أطعمنيها رسول الله صلى الله عليه وسلم ولكن إن شئتم دفعتُ إليكم ثمنه (ابوداؤدباب تحریم المدینۃ)

حضرت سلیمان بن ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے ایک آدمی کو پکڑا جو حرم مدینہ میں جس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم قرار دیا ہے شکار کر رہا تھا تو انھوں نے اس کے کپڑے چھین لیے تو اس کے مالکان آئے اور اس کو چھوڑنے کے بارے میں گفتگو کی تو حضرت سعد نے جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم مدینہ کو محترم قرار دیا ہے اور فرمایا کہ جو کسی کو حرم مدینہ میں شکار کرتا ہوا پکڑے تو چاہیے کہ وہ اس کا سامان چھین لے؛ لہٰذا میں تمہیں وہ رزق نہیں لوٹاؤں گا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عنایت کیا ہے؛ البتہ اگر تم چاہو تو میں اس کی قیمت لوٹا دوں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نوٹ

احادیث مذکورہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم نبوی کو حرام قرار دیا ہے جس طرح کہ حرم مکی کو حرام قرار دیا ہے؛ لیکن ان احادیث میں حرام سے حرام شرعی مراد نہیں ہے؛ بلکہ حرام بمعنی معظم ومحترم ہے؛ اس لیے فقہاء احناف کے نزدیک حرم نبوی کی خاردار گھاس اور اس کے شکار کو قتل کرنا شرعی اعتبار سے حرام نہیں ہے؛ البتہ مکروہ ہے، جب کہ حرم مکی کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے، اس سے حرام شرعی مراد ہے؛ لہٰذا حرم مکی کی گھاس کو کاٹنا اور اس میں شکار کرنا شرعاً حرام ہوگا؛ لیکن خواہ احادیث مذکورہ میں حرام بمعنی معظم ومحترم ہو یا حرام بمعنی شرعی ہو دونوں صورتوں میں حرم نبوی کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

كما فى حاشية المشكاة :قال التوربشتى قوله صلى الله عيله وسلم حرمت المدينة أراد بذلك التحريم التعظيم دون ما عداه من الأحكام المتعلقة بالحرم قال الطيبى :المشهور من مذهب مالك والشافعى أنه لا ضمان فى صيد المدينة وقطع شجرها بل ذلك حرام بلا ضمان فقال بعض العلماء يجب الجزاء كحرم مكة وقال بعضهم لا يحرم أيضا وهو مذهبنا أنه يكره

حاشیہ مشکوٰۃ میں ہے علامہ توربشتی نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان حرمت المدینۃ سے مراد تعظیم مدینہ ہے نہ کہ وہ دوسرے احکام جو حرم مکی سے متعلق ہیں۔

☆ علامہ طیبی نے کہا ہے کہ امام مالک اور امام شافعی رحمہم اللہ کا مشہور مذہب یہ ہے کہ مدینہ منورہ کے شکار اور اس کے درختوں کو کاٹنے میں کوئی ضمان نہیں ہے؛ بلکہ وہ حرام ہے بغیر ضمان کے لازم ہوئے، بعض علماء نے کہا کہ جزاء (بدلہ) واجب

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے، حرم مکی کی طرح اور بعض نے کہا کہ حرام نہیں ہے اور یہ ہی ہمارا مذاہب ہے کہ (درختوں کو کاٹنا اور شکار کرنا) حرام نہیں بلکہ مکروہ ہے۔

مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا حکم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس مقدس بستی کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا گیا؛ چناں چہ حدیث شریف میں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرت بقرية تأكل القرى يقولون يثرب وهى المدينة

(بخاری باب فضل المدینۃ وإنہا تنفی الناس ر۔ مسلم باب المدینۃ تنفی خبثہا ویسمی طابۃ وطیبۃ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھے ایسی بستی کی طرف (ہجرت کا) حکم دیا گیا جو دوسری بستیوں کو کھا جائے گی اور وہ مدینہ ہے۔

گنبد خضریٰ کی زیارت

مدینہ منورہ وہ مبارک شہر ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ اقدس ہے جس کے متعلق آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے میری زیارت کے لیے سفر کیا اور سفر سے اس کا مقصد میری زیارت ہی تھا تو وہ قیامت کے دن میرا پڑوسی ہوگا۔ اور ایک دوسری حدیث میں ہے جس شخص نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت کی تو وہ ایسا ہے جیسا کہ زندگی میں اس نے میری زیارت کی؛ چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں ہے۔

عن رجل من آل الخطاب عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من زارنى متعمدا كان فى جوارى يوم القيامة

(شعب الایمان باب فضل الحج والعمرۃ ر، المعجم الأوسط باب من اسمہ جعفر)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خطاب کی اولاد میں سے ایک شخص سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بقصد وارادہ میری زیارت کی تو وہ قیامت کے دن میرا پڑوسی ہوگا۔

عن ابن عمر مرفوعا من حج فزار قبری بعد موتی کمن زارنی فی حیاتی
(شعب الایمان باب فضل الحج والعمرۃ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے حج کیا اور میرے وصال کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو وہ ایسا ہے جیسا کہ میری زندگی میں اس نے میری زیارت کی۔

نجدی وہابی غیر مقلدین وان کے ہمنواء تو مدینہ منورہ کے سفر کو شرک و بدعت کہہ کر اپنی اصلیت ظاہر کرتے ہیں مگر سچ ہے کہ

زندگی کا حاصل ہے حاضری مدینے کی

درِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاضری مومن کے لیے متاع حیات ہے اس کی مزید تفصیل فقیر کی تصنیف "درِ رسول کی حاضری کی شرعی حیثیت" میں ملاحظہ کریں

مدینہ طیبہ کی پریشانیوں پر صبر کی فضیلت

ایک اور حدیث میں آپ نے فرمایا جس شخص نے مدینہ طیبہ میں سکونت اختیار کر کے اس کی سختیوں پر صبر کیا قیامت کے دن میں اس کی اطاعت کا گواہ بناؤں گا اور اس کے گناہوں کی بخشش کی شفاعت کروں گا اور جو شخص حرمین میں سے کسی ایک جگہ انتقال کرے گا قیامت کے دن اسے اللہ تعالیٰ امن والوں میں اُٹھائے گا۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ کے بارے میں فرمایا ہے جس شخص نے مدینہ کی مشکلوں، اس کی پریشانیوں اور مشقتوں (گرمی، بخار وغیرہ) کو برداشت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کرنے کی فضیلت بیان فرمائی ہے جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں ہے۔

عن رجل من آل الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من سکن المدینۃ وصبر علی بلائھا کنت لہ شھیدا ومشفعا یوم القیامۃ (مسلم شریف باب الترغیب فی سکن المدینۃ والصبر)

آل خطاب میں سے ایک شخص سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص مدینہ میں رہائش اختیار کرے اور اس کی مشقتوں پر صبر کرے تو میں اس کے لیے گواہ ہوں گا اور قیامت کے دن اس کا سفارشی ہوں گا۔

☆ایک دوسری حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت کا کوئی فرد مدینہ منورہ کی سختی اور پریشانی پر صبر نہیں کرے گا مگر یہ کہ قیامت کے دن میں اس کے لیے شفاعت کروں گا۔ (مسلم شریف)

مدینہ پاک مثل بھٹی ہے برے لوگوں کو باہر نکالتا ہے

مدینہ کے فضائل ومناقب میں یہ بھی ایک قابل تذکرہ فضیلت ہے کہ اس مبارک شہر میں فاسق، فاجر اور حدود اللہ سے تجاوز کرنے والوں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے؛ چنانچہ مدینہ منورہ وقتاً فوقتاً اس طرح کے لوگوں کو باہر پھینکتا رہتا ہے۔

اس سلسلہ کا ایک واقعہ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری دور میں بھی رونما ہوا، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک دیہاتی نے مدینہ منورہ میں آ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بیعت کی اتفاق سے اس دیہاتی کو بخار آ گیا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) میری بیعت توڑ دو آپ نے انکار کیا پھر دوبارہ آیا اور کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) میری بیعت توڑ دو آپ نے انکار کیا پھر تیسری بار آیا اور یہی جملہ دہرایا آپ نے پھر انکار کیا اس

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کے بعد وہ دیہاتی مدینہ پاک سے چلا گیا تو اس موقع پر آپ نے ارشاد فرمایا :
مدینہ منورہ کی مثال بھٹی کی طرح ہے کہ جس طرح بھٹی میں لوہا رکھا جائے تو میل کچیل دور ہو جاتا ہے اور آئینہ کی طرح صاف وشفاف ہو جاتا ہے، اسی طرح مدینہ طیبہ بھی بدکار، بدعقیدہ، فاسق، فاجر، کافر، منافق لوگوں کو وقتاً فوقتاً باہر پھینکتا رہتا ہے اور صالح، متقی، عابد، زاہد اور خدا سے لو لگانے والوں کو پناہ دیتا ہے اور یہ سلسلہ قیامت تک چلتا رہے گا، یہاں تک کہ قرب قیامت میں مسیح دجال کا ظہور ہوگا جو دنیا کے چپے چپے کو چھان مارے گا، کوئی ایسی جگہ نہیں ہوگی جہاں اس کے منحوس اور ناپاک قدم نہ پہنچے ہوں گے، لیکن یہ ملعون مدینہ پاک کی سرزمین میں قدم نہیں رکھ سکے گا؛ کیوں کہ اس کے ہر راستے پر اللہ کی طرف سے فرشتے مقرر ہوں گے جو حفاظت کے لیے صف بستہ کھڑے ہوں گے، اس لیے مدینہ منورہ کے قریب سنگلاخ زمین میں اترے گا اس وقت مدینہ منورہ تین مرتبہ لرزے گا اور مدینہ میں جتنے کفار ومشرکین، فساق وفجار ہوں گے سب کو باہر پھینک دے گا جو سب دجال کے پاس آ کر جمع ہو جائیں گے جیسا کہ احادیث ذیل سے معلوم ہوتا ہے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :لا تقوم الساعۃ حتی تنفی المدینۃ شرارھا کما ینفی الکیر خبث الحدید

(مسلم، باب صیانۃ المدینۃ من دخول الطاعون والدجال الیہا)

کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے قیامت قائم نہیں ہوگی تا آنکہ مدینہ بدکار لوگوں کو دور کر دے جس طرح بھٹی فولاد (لوہے) کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔

(ف) میرے قبلہ والد گرامی حضور فیض ملت علیہ الرحمہ یہ حدیث شریف بیان کر کے فرماتے تھے کہ مدینہ شریف منافق ہونگے تو نکلیں گے؟؟؟

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم على أنقاب المدينة ملائكة لا يدخلها الطاعون ولا الدجال

(بخاری/باب لا یدخل الدجال المدینۃ، مسلم/باب صیانۃ المدینۃ من دخول الطاعون والدجال)

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے مدینہ کے راستوں پر فرشتے مقرر ہیں؛ اس لیے طاعون اور دجال اس میں داخل نہیں ہو سکتے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس من بلد إلا سيطأه الدجال إلا مكة والمدينة ليس نقب من أنقابها إلا عليه الملائكة صافيين يحرسونها فينزل السبخة فترتجف المدينة بأهلها ثلث رجفات فيخرج إليه كل كافر ومنافق (بخاری/باب لا یدخل الدجال المدینۃ)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کوئی شہر نہیں ہوگا جہاں دجال کے قدم نہ پہنچے ہوں گے سوائے مکہ اور مدینہ کے؛ اس لیے کہ مدینہ کے ہر راستے پر فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے جو اس کی حفاظت کریں گے تو وہ مدینہ کے قریب سنگلاخ زمین میں اترے گا اور مدینہ اپنے باشندوں کے ساتھ تین مرتبہ لرزے گا تو سب کافر و منافق نکل کر اس کی طرف چلے جائیں گے۔

بہت جلد نجدی وہابیوں کا ظلم ختم ہونے والا ہے ان سے قبل بھی کئی فتنے باز اس مبارک شہر پر قابض ہوئے اور بہت ہی جلدی ذلیل وخوار ہو کر نشان عبرت بنے (تفصیل کے لیے دیکھیں میرے حضور والد گرامی فیض ملت محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ کی تصنیف "اعداء گنبد خضریٰ")

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مدینہ منورہ میں فوت ہونے کی فضیلت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل ایمان کو مدینہ منورہ میں فوت ہونے کی ترغیب دی ہے؛ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من استطاع أن يموت بالمدينة فليمت بها فإني أشفع لمن يموت بها

(سنن ابن ماجۃ الأرنؤوط باب فضل المدینۃ ر، موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان ت حسین اسد باب فضل مدینۃ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے بس میں ہو کہ وہ مدینہ منورہ میں آ کر فوت ہو اس کو چاہیے کہ مدینہ منورہ ہی میں انتقال کرے اس لیے کہ جو شخص مدینہ میں انتقال کرے تو میں اس کے لیے شفاعت کروں گا۔

عن يحي بن سعيد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان جالسا وقبر يحفر بالمدينة فاطلع رجل في القبر فقال : بئس مضجع المومن، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بئسما قلت، قال الرجل لم أرد هذا وإنما أردت القتل في سبيل الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا مثل القتل في سبيل الله ما على الأرض بقعة أحب إليّ أن يكون قبري بها منها ثلث مرات

(موطا مالک، الاعظمی باب الشہداء فی سبیل اللہ، ترمذی شاکر باب فضل المدینۃ)

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے ایک واقعہ مذکور ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک شخص کا انتقال ہو گیا تھا، اس کی قبر کھودی جا رہی تھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک آدمی نے قبر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں جھانک کر دیکھا اور اس کی زبان سے یہ الفاظ نکلے مومن کی خوابگاہ کیا ہی بری ہے تو آپ نے یہ سن کر فرمایا کہ تو نے کیا ہی بری بات کہی اس شخص نے عرض کیا کہ میرا مقصد مدینہ منورہ کی برائی کرنا نہیں ہے؛ بلکہ میرا مقصد ہے کہ اللہ کے راستے میں شہید ہونا اس سے زیادہ بہتر ہے تو آپ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ مدینہ طیبہ میں فوت ہو جانا اس سے زیادہ بہتر ہے اور ارشاد فرمایا کہ روئے زمین پر کوئی مقام نہیں ہے جہاں پر مرنا مجھے مدینہ منورہ کے مقابلے زیادہ محبوب ہو، آپ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی۔

تا قیامت شاد و آباد مدینہ طیبہ

اس مقدس و مبارک شہر کی ایک اہم خصوصیت و فضیلت یہ ہے کہ قیامت تک آباد و شاد رہے گا جیسا کہ حدیث پاک میں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قال رسول الله صلى الله عيله وسلم آخر قرية من قرى الإسلام خرابًا المدينة هذا حديث حسن غريب

(سنن ترمذی باب ماجاء فی فضل المدینۃ)

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے : اسلام کی بستیوں میں سب سے آخر میں فناء ہونے والی بستی مدینہ ہے۔

ایمان کی جائے پناہ مدینہ طیبہ

قیامت کے قریب تمام اہل ایمان دنیا کے گوشے گوشے سے سمٹ کر مدینہ منورہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آ جائیں گے، جیسا کہ بخاری کی یہ حدیث شاہد وعادل ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إن الإیمان لیأزر إلی المدینۃ کما تأزر الحیۃ إلی جحرھا

(بخاری، باب ال إیمان، آرز إلی المدینۃ)

ترجمہ۔کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اہل) ایمان سمٹ کر اس طرح مدینہ آ جائیں گے جس طرح سے سانپ سمٹ کر اپنے بل میں چلا جاتا ہے۔

یہ حدیث مبارکہ مسجد نبوی شریف قدیم (ترکی) حصہ میں سنہری حروف کے ساتھ سبزی زمین میں کندہ موجود ہے۔

(الحمدللہ یہ مضمون مدینہ منورہ میں مکمل ہوا)

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی رضوی۔

۸/ذوالحجہ ۱۴۳۹ھ ۱۹/اگست ۲۰۱۸ء اتوار بعد صلوٰۃ الفجر عمارہ عبدالرحمن

نزد مسجد بلال شارع قربان مدینہ طیبہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عہد نبوی میں مدینہ طیبہ کا شہری نظام

اور جدید طرز تعمیر کا عظیم شاہکار۔

آج مدینہ منورہ میں ۹/ذوالحجہ ۱۴۳۹ھ (شب یوم العرفہ۔حج کی رات (پیر) ہے۔ہم نے اتوار کا روزہ حرم نبوی شریف میں افطار کیا۔

یاد رہے کہ یکم ذوالحجہ سے اہل مدینہ (صائمین) روزہ داروں کے لیے مسجد نبوی شریف میں افطار کے لیے صفرے بچھاتے ہیں ماشاء اللہ رمضان المبارک کا سماں ہوتا ہے۔آج بھی خوب انتظام تھا۔نماز مغرب کے بعد فقیر اپنی قیام گاہ آیا آج بھی ہمارے ڈیرے پر جدہ سے محترم محمد صابر غوری۔مولانا عبدالرحمن قاسمی المدنی۔حافظ محمد احمد بہاولپوری، محمد خرم بٹ قادری۔محمد خالد، عبدالحفیظ بلوچ محمد قاسم اویسی مدنی دیگر احباب تشریف لائے محترم قاری محمد انوار مدنی مور مدینہ طیبہ کے مدنی بکرا کا تازہ گوشت لے کر آئے اور بہت مزہ دار لنگر پکایا۔اللہ تعالیٰ پکانے اور کھانے والوں میں برکت عطاء فرمائے۔

آمین ثم آمین بحرمت سید الانبیاء وخاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چونکہ آج حج کی رات ہے جو بہت فضیلت والی ہے دنیا بھر سے لاکھوں فرزندان توحید احرام پہنے منیٰ کی وادی میں موجود ہیں آج صبح فجر پڑھتے ہی میدان عرفان میں حج کا رکن اعظم ادا کریں گے۔مگر ہم اپنی قسمت پہ نازاں ہیں یہ مبارک شب ہمیں مدینہ منورہ میں نصیب ہو رہی ہے اللہ اللہ ہمارے مقدر کے کیا کہنے واللہ (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

جس کو بھی ملا ہے وہ مقدر سے ملا ہے
ہم کو تو مقدر بھی تیرے در سے ملا ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شب ایک بجے ہم مسجد قباء شریف نوافل پڑھنے کے لیے حاضر ہوئے۔ وہاں سے جبل احد شریف کے دامن میں سید الشہداء امیر طیبہ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی خدمت حاضر ہو کر سلام پیش کیا۔ وہاں سے جنت البقیع شریف اہل جنت کو سلام پیش کرنے کے لیے شرقی جانب دیوار کے باہر سے مین شارع پر گاڑی روک کر جنتی گلستان کا نظارہ کیا۔۔۔ کیا نصیب ہے اس جنتی قبرستان والوں کا کہ ہر قبر سے گنبد خضریٰ شریف کے جلوے نظر آتے ہیں۔ تمام اہل جنت کو سلام پیش کیا ان کے وسیلہ جلیلہ سے دعا کی حج کی وجہ سے آجکل حرم نبوی شریف خالی ہے۔ نوافل وعبادت کے لیے ریاض الجنہ شریف میں سکون سے جگہ مل جاتی ہے۔ گذشتہ کل فقیر نے ظہر کی نماز وہیں پر ادا کی آج شب نوافل پڑھے اور نماز عشاء کی جماعت محراب عثمانی میں ادا کی۔

۔فقیر نے آج عہد نبوی میں مدینہ طیبہ کا شہری نظام اور جدید طرز تعمیر کا عظیم شاہکار مضمون ترتیب دیا۔ جو نذر قارئین ہے۔

نبی رحمت، خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک زندگی کا ہر پہلو ہر اعتبار سے کامل ترین ہے۔ آپ نے اسلام کو ایک مکمل نظام حیات کے طور پر پیش فرمایا اور اس کا تعارف آپ نے عملاً اس کے قیام (اقامت) کے ذریعے فرمایا۔ معاشی وسماجی اصلاحات کیں، مدینہ طیبہ کے شہریوں کے رہن سہن کے اصول وضوابط مرتب کیے۔ شہریوں کی روزمرہ ضروریات کی تکمیل کے لیے باضابطہ لوگوں کو تیار فرمایا۔ مسلمان کو اپنا معاش خود تلاش کرنے کی ہدایت دی اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ممکنہ طریقے بھی ارشاد فرمائے اور اس سلسلے میں ہر ممکن حد تک عملی تعاون کا مظاہرہ بھی فرمایا۔

آپ کی تشریف آوری سے قبل مدینہ منورہ میں کوئی نظام نہیں تھا۔ ریاست کے تمام امور کے نظم وضبط کا آغاز آپ ہی نے فرمایا اور اسے ترقی دی اور اس کے تسلسل اور ارتقا کے لیے قواعد وقوانین مقرر فرمائے ۔آپ نے اس نظام کی بنیاد ان اصولوں پر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رکھی جو بعد میں چل کر ترقی یافتہ تہذیب کی بنیاد بنے۔
آپ نے جدید ترین خطوط پر مدینہ شہر کی منصوبہ بندی فرمائی۔ رہائشی سہولتوں اور آمدورفت میں آسانی کے لیے بھی اصول وضوابط متعین فرمائے، راستوں کو کشادہ رکھنے کی ہدایت فرمائی، نئے محلے قائم کیے اور کسی ایک مقام پر آبادی کو مرتکز کرنے کے بجائے حکم دیا کہ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر آبادیاں قائم کی جائیں۔ اجتماعی ضرورتوں کی تکمیل کے لیے مدینہ منورہ میں یہودیوں کے بازار کے مقابل اسلامی اصولوں پر ایک نئے بازار کی بنیاد رکھی۔ آپ روزانہ اس بازار کا دورہ فرماتے، اوزان و پیمانہ جات کا جائزہ لیتے اور کاروبار کرنے والوں کو غلطی پر تنبیہ فرما کر ان کی اصلاح فرماتے کسی بھی شہر کی آبادکاری میں عدالت، ہسپتال، مہمان خانے، سڑکیں، پارک، تعلیمی مراکز، سیکریٹریٹ اور عبادت گاہوں کو بھی کلیدی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مدینہ طیبہ کی منصوبہ بندی کرتے وقت ان تمام ضروریات وسہولیات کو بھی ترجیحی حیثیت دی اور ان کے انتظام وانصرام کا باقاعدہ انتظام فرمایا۔
زیرنظر مضمون میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس کے اس پہلو کی بعض جھلکیاں پیش کی جارہی ہیں۔

مدینہ منورہ کا محل وقوع

مدینہ طیبہ سرسبز وشاداب خطہ زمین پر واقع ایک نخلستان ہے، جہاں پانی کی فراوانی ہے اور جسے چاروں طرف سے سیاہ آتشیں چٹانوں نے گھیر رکھا ہے۔ جب کہ شہر کے شمال میں جبل احد اور جنوب مغرب میں عسیر نامی کوہسار واقع ہیں۔ ان کے علاوہ مدینہ طیبہ میں کئی وادیاں ہیں، جن میں سے مشہور ترین بطحان، مذینب، مہروز اور عقیق ہیں۔ ان وادیوں کا سلسلہ جنوب سے شمال کی جانب چلا جاتا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مدینہ طیبہ کا حدود اربعہ

اگرچہ مدینہ منورہ کی اراضی حدود کا تعین اہل علم وسیر کے درمیان متفق علیہ امر نہیں ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہر مدینہ کی حدود کا جو تعین فرمایا وہ کچھ اس طرح ہے مشرق اور مغرب میں لاوے کی پہاڑیاں اور حرہ کا میدان، شمال میں جبل ثور اور جنوب میں جبل عیر مدینہ طیبہ کی حدود اربعہ قرار پائے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ مکرمہ کی طرح مدینہ منورہ کو بھی حرم قرار دیا۔ صحیح مسلم کی روایت ہے۔

المدینۃ حرم ما بین عیر و ثور۔ مدینہ عیر سے ثور تک حرم ہے۔

جبل ثور اُحد کے پیچھے ہے اور جبل عیر ذی الحلیفہ کی میقات کے پاس مکہ کی طرف ہے۔ (تفصیل فقیر اپنے مضامین میں عرض کر چکا ہے)

مسلمانوں کی آبادکاری کا انتظام

ہجرتِ مدینہ کے فوراً بعد ہی جب مہاجرین بڑی تعداد میں مدینہ شریف پہنچنا شروع ہوئے تو ان کی آبادکاری کا مسئلہ سامنے آیا، کچھ مہاجرین کی آبادکاری کا انتظام تو مدینہ میں موجود ان کے واقف کاروں کی جانب سے ہوگیا، لیکن سب افراد کے ساتھ ایسا معاملہ نہیں تھا۔ اس مسئلے کے مکمل حل کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین اور مدینہ پاک کے مسلمان خاندانوں کے سربراہوں کا ایک بڑا اجلاس بلوایا اور انہیں تاکید و نصیحت کی۔ وہ مخلصانہ تعاون کے ساتھ مہاجرین کی آباد کاری اور انضمام کے مسئلے کو آسان بنائیں۔ اس عمل کی انجام دہی کے لیے آپ نے ایک، موثر اور قابل عمل منصوبہ بھی پیش فرمایا۔ جس کی رو سے ہر صاحبِ حیثیت مدنی خاندان کے سربراہ کو ایک مکی خاندان کو اپنے ساتھ لے جانا تھا اور اس کے ساتھ مواخاتی طور پر سلوک روا رکھنا تھا۔ اجلاس میں شامل تمام مسلمانوں نے اس بات

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سے اتفاق کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوری طور پر تقریباً 186 مکہ سے مہاجرین کی مواخاۃ انصاری صحابہ سے قائم فرمادی۔ اس منصوبے پر عمل کروا کر آپ نے اپنی انتظامی و سیاسی بصیرت سے مسلمانوں کو درپیش ایک بڑے مسئلے کو آسانی سے حل فرمادیا۔ آبادکاری کے لیے مواخات کی حکمت عملی کو اختیار کرنا بہت سی حکمتوں اور مصالح کی بنا پر تھا جن کا فائدہ مستقبل میں ہوا۔

اس مواخاتی نظام سے یہ بات معلوم ہو جاتی ہے کہ اسلامی سنہ ہجری کے آغاز کے موقعہ پر مدینہ منورہ میں کم و بیش مسلمانوں کے 400 خاندانوں کے سربراہ پہلے ہی مسلمان تھے اور یقیناً مسلمانوں کی حقیقی تعداد اس سے کافی زیادہ تھی۔

اس کے بعد مدنی دور میں جن آبادیوں کے افراد متفرق طور پر ایمان لاتے یا کسی جگہ کی چھوٹی آبادی ایمان لاتی، تو ان کو مدینہ طیبہ میں لا کر بسایا جاتا اور ان کی تعلیم و تربیت اور معاش کا انتظام کیا جاتا۔ اس طریقے سے رفتہ رفتہ مدینہ طیبہ کی مسلم آبادی تیزی سے بڑھنے لگی۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ دو ہجری میں جب رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک موقع پر غزوہ میں شرکت کے لیے مسلمانوں کی مردم شماری کروائی، تو ان کی تعداد کوئی 1500 تھی چنانچہ مسلمان مہاجرین کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا گیا اور وہ اپنی قرابت داریوں کی رعایت کرتے ہوئے مدینہ منورہ میں قیام پذیر ہوتے رہے۔ یہ تمام آبادکاری ایک مخصوص انتظام و انصرام کے تحت ہوئی۔ ہر آبادی کی ایک مسجد تھی، بازار تھا اور بعض بستیوں میں اپنا قبرستان بھی موجود تھا۔

* ہر شہری کے لیے مکان

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ بات یہ تھی کہ ہر شہری کو علیحدہ مکان دستیاب ہو، آپ کا ارشاد ہے:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

من سعادۃ المرء الدار الوسیع والمرکب الھنی

انسان کی خوش حالی کے لیے جو چیزیں ضروری ہیں ان میں کشادہ مکان اور قابو کی سواری بھی ہے۔

چنانچہ مہاجرین کو ابتداء میں انصار کے ساتھ ان کے گھروں میں ٹھہرایا گیا، بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لیے قطعہ اراضی کی فراہمی اور مکانات کی تعمیر کا منصوبہ بنا کر ان کو اپنے گھروں میں آباد کیا۔ اس آبادکاری کے لیے آپ نے اُفتادہ (ناکارہ) زمین کو استعمال کیا اور انصار کی طرف سے ہبہ کردہ آبادجگہوں سے بھی استفادہ کیا گیا۔ اس آبادکاری میں حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہٗ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مؤرخین لکھتے ہیں کہ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اس کام کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی زمین اور مکانات ہبہ کیے۔ (وفاء الوفاء، ج ا،)

* آبادی میں اضافے کا حل

مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہونے کے سبب مدینہ طیبہ کی آبادی بڑھنے لگی۔ آبادی میں اضافے سے شہر کی زمین رہائش کے لیے کم اور پہلے کی بہ نسبت مہنگی ہوتی چلی گئی۔ اس دشواری کو حل کرنے کے لیے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سے زیادہ منزلہ عمارات بنانے کا مشورہ دیا۔ خود رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کے بعد سات ماہ تک حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہٗ کے دو منزلہ مکان میں قیام فرما ہوئے۔ پہلی منزل پر حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہٗ کا خاندان آباد تھا اور نیچے کی منزل میں آپ نے قیام فرمایا۔ حضرت خالد بن ولید کثیر الاولاد تھے، ان کے لیے ان کا مکان چھوٹا پڑتا تھا۔ انہوں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے یہ مسئلہ رکھا تو آپ نے فرمایا :۔

ارفع البناء فی السماء واسئل اللہ السعۃ۔ (ایضاً)

اُوپر کی منزل تعمیر کرو اور اللہ سے کشادگی کی دعا بھی کرو۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شہروں کی آبادکاری

آپ نے اس زمانے میں کسی بھی شہر کی حد بندی کی زیادہ سے زیادہ حد پانچ سو ہاتھ مقرر فرمائی اور ارشاد فرمایا :اگر شہر کی آبادی اس سے بڑھ جائے تو دوسرا شہر آباد کیا جائے۔عہدِ نبوی کے اختتام تک مدینہ شہر کی حدود مغرب میں بطحان تک، مشرق میں جنت البقیع تک، اور شمال مشرق میں بنی ساعدہ کے مکانات تک پھیل چکی تھی۔حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہٗ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک موقعے پر فرمایا: جب مدینے کی آبادی جبل سلع تک پہنچ جائے تو تم مدینہ چھوڑ دینا اور شام چلے جانا۔ (وفاءالوفاء،ج ا،)

ان احکامات اور واقعات سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدینہ شہر کی آبادی اور اس کے وسائل میں تناسب قائم رکھنے کے لیے غیر ضروری طور پر بڑھنے سے روکنے کے حق میں تھے اور دوسرے شہر آباد کرنے کی ہمت افزائی فرماتے تھے۔ یہ وہی پالیسی تھی جس پر بعد میں خلیفۂ دوم حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ نے عمل کرتے ہوئے کوفہ اور بصرہ جیسے نئے شہر آباد کیے۔

مسجد نبوی شریف اور مرکزی سیکرٹریٹ:

نبی کریم صلی اللہ اعلیہ وآلہٖ وسلم نے سب سے پہلے مسجد نبوی شریف کی تعمیر فرمائی۔ یہ مسجد ہمارے زمانے کی عام مسجدوں کی طرح محض ایک عبادت گاہ نہیں تھی بلکہ وہ اسلامی ریاست کا سیکرٹریٹ بھی تھی اور عبادت گاہ بھی، تعلیم گاہ بھی تھی اور حسب ضرورت وہاں خیمہ نصب کرکے ہسپتال کا کام بھی لیا جاتا تھا۔

مسجد نبوی شریف جائے وقوع کے اعتبار سے مدینے کے وسط میں واقع ہے۔جب رسول پاک صلی اللہ اعلیہ وآلہٖ وسلم مکہ سے ہجرت کرکے تشریف لائے تو قباء، بنو سالم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اور کئی محلوں کے لوگوں نے دست بستہ اپنے یہاں قیام کی پیش کی، مگر حضور اقدس صلی اللہ اعلیہ وآلہٖ وسلم قبیلہ بنو نجار میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہٗ کے گھر فروکش ہوئے جو آج صحن مسجد کا حصہ ہے۔ اس جگہ کے انتخاب کی حکمت اس وقت سمجھ میں آتی ہے جب ہم مدینے کی شاہراہوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ یہی ریاست کے سربراہِ اعلیٰ کی رہایش گاہ اور سیکرٹریٹ بھی تھا، جہاں منصوبہ بندی کی جاتی، جہاں سے فوج کشی کی جاتی، جہاں سے مبلغین بھیجے جاتے، جہاں حساب کتاب رکھا جاتا اور جہاں سے مختلف گورنروں اور دیگر ممالک کے سربراہوں سے خط و کتابت کی جاتی تھی۔

* مرکز تعلیم

وہیں ایک چبوترے پر صفہ کی تعلیم گاہ بھی بنا دی گئی، جس کی حیثیت مرکزی اقامتی درس گاہ یا اعلیٰ تعلیمی ادارے کی تھی، کیوں کہ مسلمانوں کو ہدایت کر دی گئی تھی کہ وہ ابتدائی تعلیم اپنے محلوں کی مساجد میں حاصل کریں۔ صفہ کی حیثیت تعلیم گاہ کے علاوہ نادار مسلمانوں کی پناہ گاہ کی بھی تھی۔ دن میں پانچ مرتبہ لوگوں سے رابطے کے لیے مؤذن کا تقرر کیا گیا۔

عہد نبوی میں تعلیم کو بڑی اہمیت دی گئی۔ اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ معلم کتاب و حکمت، محسن انسانیت صلی اللہ اعلیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہونے والی اولین وحی کا اولین لفظ اقراء یعنی پڑھیے تھا۔ قرآن حکیم نے نبی آخر الزمان صلی اللہ اعلیہ وآلہٖ وسلم کے منصب نبوت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ

(البقرہ)

(رسول اللہ) تمہیں کتاب و حکمت اور اس چیز کی تعلیم دیتے ہیں جو تم نہ جانتے تھے

ہجرت سے قبل اگرچہ کوئی متعین تبلیغ اسلام مرکز نہ تھا جہاں رہ کر مسلمانوں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کے لیے اطمینان وسکون کے ساتھ اپنی تعلیمی وتبلیغی سرگرمیوں کو جاری رکھنا ممکن ہوتا۔ اس دور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہی متحرک درس گاہ اور تبلیغ کا مرکز ومحور تھی۔ تاہم ہجرت سے قبل مدینہ منورہ میں ہی اشاعت وتبلیغ اسلام کے مراکز قائم ہو چکے تھے، جنھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے قائم کیا گیا تھا۔ قبل از ہجرت اسلام کی تبلیغ میں تیزی بیعتِ عقبہ اولیٰ کے بعد آئی تھی۔ اس دور میں آپ نے حضرت معصب بن عمیر رضی اللہ عنہٗ کو مبلغ اسلام بنا کر انصار کے دونوں قبیلوں اوس اور خزرج میں بھیجا تھا۔ ان کی محنت سے وہاں کے لوگ اسلام میں داخل ہونے لگے تھے۔ اس دور میں پہلا تبلیغ اسلام مرکز مسجد بنی رزیق تھی۔ اور تیسرا مرکز مدنیہ منورہ کے شمال میں کچھ فاصلے پر نقیع الخضمات نامی علاقے میں واقع تھا۔ یہ مرکز درحقیقت حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہٗ کے مکان میں قائم تھا۔ ان درس گاہوں کے علاوہ اس وقت مدینہ منورہ کے مختلف علاقوں اور قبیلوں میں تعلیمی مجالس اور حلقے جاری تھے۔ جن میں بطور خاص بنو نجار، بنو عبدالاشہل، بنو ظفر، بنو عمرو بن عوف، بنو سالم وغیرہ کی مساجد میں اس کا انتظام تھا اور عبادہ بن صامت، عتبہ بن مالک، معاذ بن جبل، عمر بن سلمہ، اسید بن حضیر، مالک بن حویرث رضوان اللہ اجمعین ان کے ائمہ اور مصلحین تھے۔ ان تمام مراکز تعلیم و دعوت کی موجودگی کے باوجود آپ کی پیغمبرانہ حکمت و بصیرت نے فیصلہ کیا کہ تعلیم وتربیت کا مرکز ایسا ہونا چاہیے جہاں ہر روز مقررہ اوقات پر مسلمانوں کا اجتماع ہو اور اس اجتماع کی حیثیت گویا فرض و واجب کی ہو۔ چنانچہ اس مقصد کے لیے آپ نے مسجد کو منتخب کیا۔ اس اعتبار سے مسجد نبوی اسلام کا پہلا مرکز تعلیم وتربیت ہے۔ اس مقصد کے حصول کی خاطر آپ نے مسجد نبوی کے ایک کنارے پر ایک جگہ مخصوص فرمائی، جسے اس کے سائبان کی وجہ سے صفہ کہتے تھے۔ یہ دراصل ایک کھلی اقامتی درس گاہ تھی جس میں ہر چھوٹا بڑا شخص تعلیم وتربیت حاصل کرتا تھا، چاہے وہ اس میں اقامت گزیں ہو یا نہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہو۔ مسلمانوں کی ایک جماعت جنہوں نے اپنی کل زندگی دین اسلام سیکھنے اور سکھانے کے لیے وقف کر دی تھی، تعلیم و تربیت کے حصول کے لیے اس میں اقامت گزیں ہوگئی۔ انہیں اصحابِ صفہ کہتے تھے۔ اس اعتبار سے اگر مسجد نبوی کی اس درس گاہ کو عصرِ حاضر کی اقامتی اور کھلی درس گاہوں کا پیش خیمہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

* بازار اور تجارتی مراکز کا قیام

شہری آبادی کی معاشی، وسماجی اور روزمرہ کی ضروریات پوری کرنے کے لیے شہر میں بازار اور تجارتی مراکز کا قیام بھی ناگزیر ہے۔ رسولِ پاک ﷺ نے اس بنیادی ضرورت کو محسوس فرمایا، کیوں کہ بڑی تعداد میں مسلمان ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں آباد ہو گئے تھے، جن کے پاس زمین جایداد نہیں تھی۔ وہ تجارت پیشہ تھے اور ان کے معاشی استحکام کا ذریعہ تجارت ہی ہو سکتی تھی اور اس کے لیے بازار اور مارکیٹ کا فروغ شہری ریاست کی اہم ضرورت بن گئی تھی۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس سلسلے میں دو اُمور کی طرف توجہ فرمائی۔ ایک طرف تو آپ نے زراعت اور ملازمت کے مقابلے میں تجارت کی حوصلہ افزائی فرمائی اور اسے فروغ دینے کی ضرورت واضح فرمائی۔ آپ نے ایمان دار تاجر کو اجر کے لحاظ سے صدیقین، شہدا اور انبیاء علیہم السلام کے ہم رتبہ قرار دیا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ بہت سچا اور امانت دار تاجر (روزِ قیامت) انبیاء، صدیقین اور شہدا کے ساتھ ہوگا۔

تجارت کرنے والے افراد کے لیے آپ نے برکت کی دعائیں فرمائیں اور بھیک مانگنے والوں کی حوصلہ شکنی فرمائی۔ نیز تجارت میں جھوٹ بولنے، دھوکا دینے اور بد معاملگی کرنے پر پابندی لگائی۔ تاجروں کو یہ تنبیہہ بھی فرمادی کہ مالی اُمور کی نزاکت کے سبب اکثر تاجر روزِ قیامت گناہ گاروں کی صف میں ہوں گے، مگر سچے اور متقی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تاجروں کا ان سے استثنا فرما دیا۔ فرمایا: بلا شبہ قیامت کے دن (اکثر) تاجر گناہ گار اُٹھائے جائیں گے، سوائے ان کے جو اللہ سے ڈرے اور انہوں نے نیکی کی اور سچ کو اپنا شعار بنایا۔ (ترمذی، الجامع السنن)

* مدینہ کی مرکزی منڈی:

آپ نے وسط مدینہ میں ایک مرکزی مارکیٹ بنوائی، جسے سوق المدینہ کہا جاتا ہے۔ اس وقت مدینے کی مشہور اور بڑی مارکیٹ قینقاع تھی جو یہودیوں کے علاقے میں تھی۔ وہاں وہ گاہکوں کا استحصال کرتے اور ان کی عورتوں کے ساتھ چھیڑ خانی اور بدتمیزی بھی کرتے۔ اسی وجہ سے جلاوطن بھی کیے گئے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کے مقابلے میں مدینہ میں مرکزی جگہ پر مسجد نبوی اور بقیع شریف کے نزدیک سوق المدینہ بازار بنوایا۔ اس زمانے میں قینقاع کی مارکیٹ کے علاوہ چھوٹی چھوٹی اور بھی کئی مارکیٹ تھیں، مثلاً زبالہ مارکیٹ، جسر مارکیٹ، صفاجت مارکیٹ وغیرہ مگر رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بازارِ مدینہ کو سپر مارکیٹ کی حیثیت دی جہاں ضرورت اور تجارت کی ساری چیزیں مہیا ہوں۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس سپر مارکیٹ کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے قینقاع کے بازار کے ساتھ متعدد مقامات کا معائنہ فرمایا اور بالآخر مدینہ بازار کے محل وقوع کا تعین فرمایا۔

حضرت عطا بن یسار رضی اللہ عنہٗ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مدینہ منورہ کے لیے مارکیٹ بنانے کا ارادہ فرمایا تو پہلے قینقاع کے بازار تشریف لے گئے، پھر سوق المدینہ کی جگہ آئے اور آپ نے پاؤں سے اشارہ فرمایا کہ یہ تمہاری مارکیٹ ہوگی۔ (وفاء الوفاء ج ا،)

حضرت عباس بن سہیل رضی اللہ عنہٗ کی روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

قبیلہ بنی ساعدہ تشریف لائے اور فرمایا میں تمہارے پاس ایک ضرورت سے رکا ہوں ۔تم لوگ اپنے قبرستان کی جگہ مجھے دے دو، تاکہ میں وہاں مارکیٹ بناؤں ۔بعض لوگوں نے اپنے حصے کی زمین دے دی اور بعض نے یہ کہہ کر منع کر دیا کہ یہاں ہماری قبریں ہیں اور ہماری عورتوں کے نکلنے کی جگہ ہے، مگر بعد میں باہم گفت و شنید سے وہ جگہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حوالے کر دی گئی اور آپ نے وہاں مارکیٹ بنادی ۔(ایضاً)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس مارکیٹ کی مرکزیت، وسعت اور عوامیت کو برقرار رکھنے کے لیے فرمایا : یہ تمہارا بازار ہے نہ تو اس کو تنگ کرو اور نہ اس میں ٹیکس لگاؤ ۔(ایضاً)

اس حکم نامے کی حکمت یہ تھی کہ اگر بازار کی جگہ تنگ ہوگی یا اس میں خرید و فروخت پر ٹیکس لگے گا تو بیوپاریوں کی کثرت نہ ہوگی، لہٰذا ان دونوں باتوں سے گریز کیا جائے ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس مارکیٹ میں خرید و فروخت کرنے کی بڑی حوصلہ افزائی فرمائی ۔آپ نے فرمایا : ہمارے بازار میں سامان لانے والے مجاہد فی سبیل اللہ کے مانند ہے اور بازار میں سامان روکنے والا اللہ کی کتاب میں سرکشی کرنے والے کے مانند ہے ۔(ایضاً)

آپ نے مزید فرمایا سامان روکنے والا مجرم ہے ۔

(ترمذی کتاب البیوع، باب ماجاء لایبیع حاضر لباد)

مدینہ کی مارکیٹ کی وسعت اور مرکزیت بعد میں بھی برقرار رہی ۔حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ کے عہد میں ایک لوہار نے اس مارکیٹ میں ایک بھٹی لگالی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ نے اسے منہدم کر دیا اور فرمایا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مارکیٹ کا دائرہ تنگ کر رہے ہو ۔(وفاء الوفاء ج)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بازاروں کے منتظمین کا تقرر

مقامی منتظمین میں بازار کے منتظم کا ذکر بھی ملتا ہے جو خاص اہمیت کا حامل ہے۔شہر مدینہ اور دوسرے بازاروں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اقتدار و اختیار بہ طور سربراہِ مملکت قائم تھا۔تاہم آپ نے مدینہ منورہ کے لیے مخصوص منتظم بازار کا تقرر کیا تھا، اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ تھے۔فتح مکہ کے فوراً بعد بنو امیہ کے خاندان سعیدی کے ایک فرد حضرت سعید بن سعید اُموی کو مکہ کے بازار کا منتظم مقرر کیا گیا تھا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ کی مثال سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ منتظم مستقل ہوتے تھے اور ان کو اس خدمت کا معاوضہ بھی ملتا تھا۔

(الکتانی، التراتیب الاداریۃ)

سرکاری مہمان خانہ

نبی رحمت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہر کی بلدیاتی تنظیم میں اس بات کا بھی خیال رکھا تھا کہ سرکاری مہمانوں اور آنے والے وفود کے لیے مہمان خانوں کا انتظام کیا جائے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ملاقات کی سعادت حاصل کرنے اور دین اسلام کو سمجھنے کے لیے آئے دن نو مسلم اور مہمانوں کی آمد ہوتی تھی۔ان مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام انصار کے گھروں میں کیا جاتا اور بعض اوقات انہیں مسجد نبوی میں بھی ٹھہرایا جاتا، خصوصاً صفہ کے مدرسے میں۔بعد میں جب خوش حالی آئی اور مہاجرین کے مکانات تعمیر ہونے لگے تو باقاعدہ طور پر سرکاری مہمان خانے کا بھی انتظام کیا گیا۔اس سلسلے میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہٗ نے ایک بڑا گھر بنایا۔ان کے اس بڑے گھر کو مہمان خانہ بنا دیا گیا۔نورالدین سمہودی تحریر کرتے ہیں : حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہٗ اس میں رسول اللہ ﷺ کے مہمانوں کو ٹھہرایا کرتے تھے۔چنانچہ اس گھر کو مہمان خانہ بھی کہا جاتا تھا۔ (وفاالوفاء)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مدنی زندگی کے آخری دنوں میں ، بالخصوص ہجری میں، جب مفتوحہ ممالک کے وفود کی آمد کثرت سے ہونے لگی جن کی تعداد بعض اوقات سینکڑوں تک پہنچ جاتی تھی ،تو بعض بڑی حویلیوں کو مہمان خانہ بنا کر ان کے قیام وطعام کا انتظام کیا جاتا تھا۔ (ابن سعد،الطبقات الکبریٰ،ج،ص)

اس طرح رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آنے والے مہمانوں کی مہمان نوازی کے لیے انصار کی روایتی مہمان نوازی کے جذبے کے ساتھ ساتھ باقاعدہ مہمان خانے بھی قائم فرمائے۔

سڑکوں اور گلیوں کا معیار

آبادی میں اضافے کے ساتھ جب شہر گنجان ہونے لگا تو گلیاں اور راستے بھی تنگ ہونے لگے ۔رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہدایت فرمائی کہ راستوں کو اتنا کھلا رکھا جائے، جب تم راستوں کی توسیع کرو تو انہیں سات گز چوڑا رکھو (تاکہ) لدے ہوئے دو جانور ب آسانی آمنے سامنے سے گزر سکیں۔

اس بات سے گویا آپ نے دو رویہ ٹریفک اور بلدیاتی منتظمہ کا تصور دیا۔سڑکیں شہر کے ڈھانچے کا ایک اہم حصہ ہوتی ہیں انہیں ہر ممکن حد تک وسیع ہونا چاہیے تاکہ آنے جانے کے نظام میں کوئی خلل نہ پڑے۔

صفائی کا اہتمام

بلدیاتی انتظام میں صحت وصفائی بھی ایک اہم مسئلہ ہے جس کے تحت اس بات کو یقینی بنانا شامل ہے کہ سڑکوں، گلیوں اور محلوں میں غلاظت اس طرح جمع نہ ہو جائے کہ وہ صحت اور ماحول کے لیے خطرہ بن جائے ۔رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے گھر، آنگن اور ماحول کو صاف رکھنے کی بڑی تاکید فرمائی۔شہری صفائی کے اس معاملے کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نظر انداز نہیں کیا۔آپ نے جہاں صفائی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کو نصف ایمان قرار دیا، وہاں اس کے لیے عملی اقدامات بھی فرمائے۔ آپ نے مسجد نبوی کی صفائی کے لیے اُمِ محجن نامی ایک حبشی عورت کو مقرر فرمایا۔ ابتدائی دور میں رفع حاجت کے لیے بالعموم مدینہ کے مرد و خواتین جنگل میں نکل جاتے تھے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس ضروری مسئلے پر بھی توجہ فرمائی۔ سب سے پہلے آپ نے سڑکوں اور سایہ دار درختوں اور اِدھر اُدھر رفع حاجت کرنے سے منع فرمایا۔ دوسرے یہ کہ آپ نے گھروں کے ساتھ بیت الخلا بنانے کی تعلیم و ترغیب دی۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا واقعہ افک کا تذکرہ کرتے ہوئے اُمِ مسطح کے ساتھ ایک شب باہر نکلنے کی بابت فرماتی ہیں یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب ہمارے گھروں سے متصل بیت الخلا نہیں بنے تھے اور ہم اولین عربوں کی طرح باہر جا کر پاکی حاصل کرتے تھے۔

(واقعہ افک کی تفصیلات شرح حدیث افک از حضور فیض ملت محدث بہاولپوری کا مطالعہ کریں)

روشنی کا انتظام

آپ نے مسجد نبوی میں چراغ جلانے کے لیے ایک شخص کا تقرر فرمایا جو رضا کارانہ طور پر روزانہ مسجد نبوی میں چراغ جلاتا تھا۔ روایت میں ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہماری مسجد کو کس نے روشن کیا؟ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہٗ نے عرض کیا میرے اس غلام نے۔ آپ نے دریافت فرمایا اس کا نام کیا ہے؟ اس نے عرض کیا فتح (اس پر) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کا نام سراج (چراغ) ہے۔

ملک عرب میں بلدیاتی اور ریاستی سطح پر صفائی اور عوامی مقامات پر روشنی، سینی ٹیشن اور اسٹریٹ لائٹس کے منظم انتظام کی جانب پہلا قدم تھا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شفاء خانہ کا قیام

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ نے باب الخیمۃ للمرضی فی المسجد قائم کر کے یہ واضح کیا ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مریضوں کے علاج و معالجہ کے لیے شفاء خانہ کے قیام کو بھی اپنی اولین توجہ کا مرکز بنایا اور اس کے لیے مسجد نبوی کے صحن میں خیمہ نصب کیا جاتا، جہاں مریضوں کا علاج ہوتا۔ رسول پاک ﷺ کی جانب سے دی جانے والی صحت و صفائی کی تعلیم نے بیماری کو کم سے کم کر دیا تھا۔ اس کے باوجود جو لوگ بیمار ہوتے تھے ان کا علاج کرانے پر زور دیا گیا اور ان کے لیے مسجد نبوی میں شفاخانہ کا انتظام کیا گیا۔

تفریح گاہوں کا قیام

صحت مند ماحول اور معاشرے کی فراہمی شہری حکومت کی ذمہ داری ہے ۔ ترقی یافتہ اور مہذب شہروں کی منصوبہ بندی میں پارک اور سیر گاہ کو آج غیر معمولی حیثیت حاصل ہوگئی ہے۔ یہ ضرورت عہدِ نبوی میں بھی نظر آتی ہے۔ رسول پاک صلی اللہ اعلیہ وآلہٖ وسلم نے اس مقصد کے لیے مدینہ شہر کے باہر وادی عقیق کو منتخب فرمایا تھا۔ وہاں آپ نے سیر گاہ حمی النقیع کے نام سے بنوائی، جو گھوڑوں کی چراگاہ بھی تھی۔ وہاں پیڑ پودے اس کثرت سے لگوائے گئے کہ وہ خوب صورت تفریح گاہ بن گئی۔ باغات، پانی اور شادابی کے سبب یہ جگہ سیر گاہِ مدینہ کہلائی۔ رسولِ پاک ﷺ آرام کے لیے وہاں تشریف لے جاتے، آپ کو یہ جگہ بے حد پسند تھی۔

(وفاالوفا)

ایک مرتبہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب وادی عقیق کی سیر سے لوٹے تو آپ نے حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا میں وادی عقیق سے آ رہا ہوں، کتنی موزوں جگہ ہے اور کتنا میٹھا اس کا پانی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہٗ نے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عرض کیا پھر کیوں نہ ہم لوگ وہاں منتقل ہو جائیں؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اب یہ کیسے ممکن ہے لوگوں نے مدینہ طیبہ میں گھر بنا لیے ہیں۔

(بحوالہ بالا)

صحابہ کرام میں جو اہل ثروت تھے، وہ وہاں جا کر اپنے محلات تعمیر کر لیتے تھے۔ یہ گویا ان کے لیے سمر ہاؤس تھے۔ اہل مدینہ کے لیے رسول پاک ﷺ کی طرف سے یہ ایک خوب صورت عطیہ تھا۔

شہر کی تزئین اور شجر کاری:

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مدینہ کی ٹاؤن پلاننگ کرتے وقت صرف اس کی آبادکاری اور سہولیات کی فراہمی کا ہی خیال نہیں رکھا بلکہ شہر کی زینت و رونق اور خوب صورتی کو بھی پیش نظر رکھا۔ اسی وجہ سے یہاں کے قلعوں کو مسمار کرنے اور بلا ضرورت درختوں کو کاٹنے سے منع فرمایا۔ چنانچہ محدث بیہقی فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مدینہ طیبہ کی زینت اور خوب صورتی کو پیش نظر رکھا تاکہ یہ شہریوں کے لیے سکونت کی اچھی جگہ رہے۔ اسی لیے آپ نے مدینہ منورہ کے قلعوں اور گڑھیوں کو مسمار کرنے سے منع فرمایا کہ وہ شہر کی زینت ہیں۔ (ایضا،)

مقامی بلدیاتی منتظمین کا تقرر:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مدینے کا بلدیاتی نظام چلانے کے لیے مقامی طور پر منتظمین کا بھی تقرر فرمایا تھا۔ یہ منتظمین بے شمار تھے۔ ان مقامی منتظمین میں شہر مدینہ کے نقیب بھی شامل ہیں ان کی انتظامی ذمہ داری بھی کچھ اسی نوعیت کی تھی۔ (ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ)

ان کی تعداد شروع میں بارہ تھی جن میں نو خزرج اور تین اوس کے تھے بعد میں بعض کی وفات کے بعد ان کے جانشینوں کو مقرر کیا گیا، جن کی کل تعداد تھی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ان میں سے خزرج کے افراد تھے ۔حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہٗ خزرج کے نقیب الانقبا تھے مگر ہجرت کے فوراً بعد ہی ان کی وفات ہوگئی اور حضور صلی اللہ اعلیہ وآلہٖ وسلم نے وہ عہدۂ جلیلہ بنفس نفیس سنبھال لیا۔

خلاصہ کلام یہ کہ

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیات طیبہ کا گہرائی سے مطالعہ کیا جائے تو آپ کی شخصیت صرف ایک روحانی پیشواء، مذہبی رہنما اور معلم اخلاق ہی کی نظر نہیں آتی بلکہ ایک مفکر ، منتظم اور منصوبہ ساز کی بھی نظر آتی ہے ۔آخری رسول صلی اللہ اعلیہ وآلہٖ وسلم ہونے کے ناطے اللہ تعالیٰ نے دین و دنیا کی تعمیر کی اَن گنت صلاحیتیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ودیعت کی تھیں اور پھر اپنے فیضانِ خاص سے بذریعہ وحی آپ کی رہنمائی فرمائی تھی ۔یہی وجہ تھی کہ بیک وقت دینی و دنیاوی دونوں لحاظ سے آپ کامیاب رہنما اور حکمران ثابت ہوئے ۔اس کی ایک مثال شہری آبادکاری اور تعمیرات کے سلسلے میں آپ کی وہ منصوبہ بندی ہے جو فقیر نے عرض کردی ہیں ۔اب ذرہ موجودہ مدینہ منورہ کے متعلق ایک مختصر جائزہ پیش ہے

مدینہ منورہ جدید طرز تعمیر کا عظیم شاہکار

آج کا مدینہ منورہ جدید طرز تعمیر کا عظیم شاہکار ہے بڑی کشادہ سڑکیں، فلائی اوورز، روشن اور ائیر کنڈیشنڈ، مین دوز راستے ، بلند و بالا عمارتیں اور سڑکوں کے کنارے صاف ستھری گرین بیلٹس آبشاریں اور خوبصورت فوارے اس شہر کی شان میں اضافے کا باعث ہیں ۔ان تمام چیزوں کا نظارہ کرتے ہوئے اگر رسول اللہ ﷺ کی ان دعاؤں کو ذہن میں رکھا جائے جن کا ذکر احادیث مبارکہ میں ہوا ہے تو زیارتِ مدینہ کا مزہ دوبالا ہوجاتا ہے۔

بہتر ہوگا کہ آگے بڑھنے سے قبل مدینہ پاک کا نقشہ ذرا تفصیل سے بیان کردیا جائے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

{مدینہ منورہ کا نقشہ}

موجودہ مدینہ منورہ ایک گول شکل کا شہر ہے جس کا مرکز مسجد نبوی شریف ہے۔ مسجد کے گرد ایک سڑک بنی ہوئی ہے جسے مدینہ منورہ کا پہلا رنگ روڈ (دائری) کہا جاتا ہے۔ اس سے چھ سات کلو میٹر کے فاصلے پر دوسری رنگ روڈ ہے جو مدینہ شہر کا ایک چکر لگاتی ہے۔ اس سے مزید فاصلے پر تیسری رنگ روڈ ہے جو شاہ خالد سے موسوم ہے۔ اگر آپ کسی بھی رنگ روڈ پر سفر کریں اور کسی جانب نہ مڑیں تو آپ گھوم کر اسی مقام پر آ جائیں گے جہاں سے چلے تھے۔

تیسری رنگ روڈ حرم مدینہ کی باؤنڈری لائن ہے۔ اسی روڈ سے مشرقی سمت ریاض، شمالی سمت تبوک، مغربی سمت بدر شریف اور جنوبی جانب مکہ مکرمہ اور جدہ جانے والی (شارع ہجرہ) ہائی ویز نکلتی ہیں۔ دوسرا رنگ روڈ موجودہ مدینہ منورہ کی آبادی کی باؤنڈری لائن ہے اور پہلا رنگ روڈ مسجد نبوی کی باؤنڈری لائن ہے، مسجد نبوی سے مختلف سمتوں میں سڑکیں دوسرے اور تیسرے رنگ روڈ تک جاتی ہیں۔ ان کے نام مختلف صحابہ کرام جیسے سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان، سیدنا علی اور سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہم کے نام پر رکھے گئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری دور کا مدینہ، موجودہ شہر کے سیکنڈ رنگ روڈ کے دائرے میں آباد تھا۔ اس دور میں مختلف خاندانوں کی الگ الگ بستیاں تھیں جو اس پورے علاقے میں ایک دوسرے سے وقفے وقفے سے پھیلی ہوئی تھیں۔ جو فقیر اوپر عرض کر چکا ہے۔ موجودہ ٹاؤن پلاننگ میں یہ پورا علاقہ شہر کے اندر آ گیا ہے۔ اپنے تقدس سے ہٹ کر بھی یہ شہر عمدہ ٹاؤن پلاننگ اور فطرت کے حسن کا شاہکار ہے۔

☆ میقات ذوالحلیفہ کے قریب ہی سیکنڈ رنگ روڈ، طریق الہجرہ کو کراس کرتا ہے۔ یہاں سیاہ رنگ کے قلعے کا ایک ماڈل موجود ہے۔ ہم نے یہاں سے بائیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جانب جائیں ۔تھوڑی دور جا کر عمر بن خطاب روڈ کا ایگزٹ آتا ہے۔ یہاں سے دائیں مڑ کر ہم تھوڑی دور چلے تو فرسٹ رنگ روڈ کا سگنل ہے جس کے دوسری طرف مسجد نبوی شریف اپنی بہاریں دکھا رہی ہوتی۔ یہ مسجد کی جنوب مغربی سمت ہے اور گنبد خضرا یہاں سے صاف نظر آتا ہے۔ یہاں سے اگر سیدھے چلے جائیں تو دو راستے ہو جاتے ہیں، ایک مسجد نبوی شریف کے ارد گرد کی گلیوں میں جاتا ہے اور دوسرا مسجد نبوی کی بیسمنٹ میں جاتا ہے۔(الحمدللہ رب العالمین یہ مضمون مدینہ منورہ میں مکمل ہوا)

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی رضوی ۔۹/ذوالحجہ ۱۴۳۹ھ ۲۰/اگست ۲۰۱۸ء پیر شریف قبل صلوٰۃ الفجر عمارہ عبدالرحمن نزد مسجد بلال شارع قربان مدینہ طیبہ۔

حرمین شریفین میں یہ حرکتیں توبہ توبہ؟؟؟

موبائل کی وجہ سے جہاں بہت سی آسانیاں ہیں وہیں بہت بے ادبی بھی ہوتی ہے۔حرمین شریفین میں لوگ کس طرح ویڈیو گرافی اور فوٹو گرافی کرتے ہیں اور سیلفی بھی لیتے ہیں۔گویا وہ حج وعمرہ کرنے نہیں بلکہ سیلفی لینے جاتے ہیں۔اسی طرح مسجد نبوی شریف میں بھی یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔خاص طور پر نماز کے بعد جب لوگ نکلتے ہیں تو مجمع کی تصویر لیتے ہیں اور اپنے اپنے عزیزوں کو ویڈیو کال کرتے ہیں۔ اونچی آواز میں ان کو بتاتے ہیں کہ دیکھو مجمع دیکھو۔کوئی چھتری دکھاتا ہے تو کوئی صحن،کوئی اندر کا حصہ تو کوئی وضو خانہ اور پارکنگ۔حد تو یہ ہے کہ کچھ لوگ مواجہہ اقدس پر بھی ویڈیو گرافی اور ویڈیو کالنگ کرتے ہیں اور اپنے اعزا کو وہاں کا منظر دکھاتے ہیں۔وہاں منظر دیکھنے کو ملتا ہے کہ مواجہہ اقدس بعض لوگ اپنے گھروں پر ویڈیو کالنگ کرتے ہیں اور اپنی بیوی سے کہتے ہیں کہ لو تم بھی وہیں سے سلام پیش کر دو۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عورتیں جس حالت میں بھی رہتی ہیں موبائیل میں نظر آتی ہے۔فقیر نے دیکھا کہ عمرہ رسیدہ ایک شیخ مواجہہ اقدس کی زیارت کرنے کے لیے لائن میں چل رہے تھے کہ ان کے آگے والا شخص ویڈیو کالنگ کرنے لگا۔موبائیل میں ان کی اوران کے بچوں کی بھی تصویریں آنے لگیں۔انھوں نے وہیں اس کو سختی سے منع کیااورزبردستی ویڈیو کالنگ بند کرائی۔اس طرح ہم نے دیکھا کہ لوگ نمازوں میں اتنے خشوع خضوع کا مظاہرہ نہیں کرتے جتنا توجہ تصویرکشی اور ویڈیو گرافی و ویڈیو کالنگ میں کرتے ہیں۔حکومت نے شاید دو سال قبل اس پر پابندی عائد کر دی تھی۔لیکن یہ پابندی قابل عمل نہیں ہے۔

اہل اسلام چاہیے وہ خود اس سے دور رہیں ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ سارا سفر بیکار ہو جائے

غلاف کعبہ ہوا سے اُوپر اُٹھ گیا

غلاف کی تبدیلی سے قبل تیز ہوا نے غلاف کعبہ اوپر اٹھا دیا۔

مکہ مکرمہ سے احباب نے خبر دی اور سوشل میڈیا پر زوروشور سے یہ خبر وائرل ہو رہی ہے کہ کل اتوار ۸/ذوالحجہ ۱۴۳۹ھ کو مناسک حج کی ادائی کے ساتھ ساتھ مکہ معظمہ میں تیز ہوائیں چلنا شروع ہوائیں۔تیز ہوا کے نتیجے خانہ کعبہ کا دل فریب اور شاندار منظر بھی اس وقت دیکھنے کو ملا جب ہوا نے غلاف کعبہ کو اوپر اٹھا دیا۔یہ منظر ایک ایسے وقت میں دیکھا گیا جب اس کے اگلے روز یعنی آج ۹/ذوالحجہ کو غلاف کعبہ کو اتار کر اس کی جگہ نیا غلاف چڑھایا جائے گا۔شاہ عبدالعزیز آڈیٹوریم کے ماہرین نے اپنے مقررہ وقت کے اندر اندر خانہ کعبہ کا نیا شاندار غلاف تیار کیا ہے۔غلاف کی تیاری میں جدید ترین ٹیکنالوجی سے استفادہ کیا گیا ہے۔سائنسی طریقے سے غلاف کی تیاری کے نتیجے میں جہاں اس کے معیار میں بہتری آئی ہے وہیں اس کی تیاری کے وقت میں بھی کافی بچت ہوئی ہے۔شاہ عبدالعزیز آڈیٹوریم میں تیار ہونے والے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

غلاف کعبہ شریف کو آج سوموار 9 ذی الحج ۱۴۳۹ھ یوم عرفہ کو کعبہ شریف کی زینت بنایا جائے گا۔

غلافِ کعبہ تعارف وتاریخ

خانہ کعبہ کو ہر سال ایام حج کے دوران ۹ ذوالحجہ کو نئے غلاف سے مزین کیا جاتا ہے۔ دستکاری کے ماہر کاریگر خانہ کعبہ کے غلاف پر سونے اور چاندی کے دھاگوں سے قرآن پاک کی آیات تحریر کرتے ہیں۔ مقامی زبان میں اسے کسوۃ کہتے ہیں۔

تاریخ

کعبہ پر غلاف چڑھانے کی ابتدا کب ہوئی اور آج تک اس کی تاریخ کیا ہے۔ اس بارے میں تاریخ کا کوئی مؤرخ اس کا قدیم ریکارڈ پیش کرنے سے قاصر ہے۔ لیکن جو روایات علماء اسلام تک پہنچی ہیں ان کے مطابق کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلے کعبۃ اللہ پر غلاف حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے چڑھایا تھا، ابن ہشام اور دیگر مورخین نے لکھا ہے کہ حضرت اسماعیل اور حضرت ابراہیم علیہما السلام نے تعمیر کعبہ کے ساتھ ساتھ غلاف کا اہتمام بھی کیا تھا، اس روایت کے بارے میں نہ تو اتنے وثوق سے کہا جاسکتا ہے اور نہ انکار کیا جاسکتا ہے۔ اس کے بعد صدیوں تک تاریخ خاموش ہے پھر یہ ذکر ملتا ہے کہ عدنان نے کعبہ پر غلاف چڑھایا اس کے بعد پھر عرصہ بعید تک تاریخ خاموش ہے۔ سب سے مستند حوالہ اس حدیث مبارکہ کا ہے جس پر تاریخ غلاف کعبہ کے تمام مورخین نے اتفاق کیا ہے کہ ظہور اسلام سے 200 برس قبل یمن کے بادشاہ تبع حمیری (ابو کرب اسعد) (عہد حکومت 420ء تا 425ء) نے ایک بیماری کے دوران خواب میں دیکھا کہ وہ کعبہ شریف پر غلاف چڑھا رہا ہے یہ خواب اس نے کئی بار دیکھا ایک جنگ سے واپسی پر وہ مکہ مکرمہ سے گزرا تو اسے اپنا خواب

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یاد آیا چنانچہ اس نے یمن سے قیمتی کپڑے کا غلاف بنوا کر خانہ کعبہ پر چڑھایا اسعد نے پہلی بار درکعبہ مشرفہ کیلئے ایک تالہ اور چابی بنوائی، تبع حمیری (شاہ اسعد) کے بعد یمن کے ہر بادشاہ نے یہ سعادت حاصل کی اور ہر بادشاہ نے کعبہ شریف کیلئے غلاف بنوایا مورخین کی نظر میں یہ واقعہ اس لئے زیادہ درست ہے کہ ایک بار کچھ لوگ تبع حمیری بادشاہ کو برا بھلا کہہ رہے تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اسعد تبع حمیری کو برا نہ کہو کیونکہ اس نے کعبہ پر غلاف چڑھایا تھا۔

(مسند احمد بن حنبل)

یہ غلاف سرخ دھاری دار یمنی کپڑے الوصایل سے بنایا گیا تھا۔

قریش کے انتظام سنبھالنے کے بعد سے غلاف کعبہ کی مکمل تاریخ ملتی ہے، قریش مکہ ہر سال دس محرم کو کعبے کا غلاف بدلتے تھے اس دن وہ احترام کی خاطر روزہ بھی رکھتے تھے زمانہ جاہلیت میں خالد بن جعفر بن کلاب نے کعبہ پر پہلی مرتبہ دیباج کا غلاف چڑھایا تھا اسکی لاگت تمام قبائل قریش میں تقسیم کی گئی تھی اس وقت غلاف ٹاٹ، چمڑے اور دیباج وغیرہ سے تیار کئے جاتے تھے بنی مخزوم کے ابو ربعیہ ابن عبداللہ ابو بن عمر نے تجارت میں بے حد منافع کمایا تو اس نے قریش سے کہا کہ ایک سال میں کعبہ پر غلاف میں چڑھایا کروں گا اور ایک سال تمام قریش مل کر یہ فریضہ انجام دیں گے چنانچہ اس کے مرنے تک یہی معمول رہا۔ اس کے علاوہ زمانہ جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ عرب کے مختلف قبیلے اور ان کے سردار جب بھی زیارت کے لیے آتے تو اپنے ساتھ قسم قسم کے پردے لاتے۔ جتنے لٹکائے جا سکتے وہ لٹکا دیئے جاتے باقی کعبۃ اللہ کے خزانے میں جمع کر دیئے جاتے۔ جب کوئی پردہ بوسیدہ ہو جاتا تو اس کی جگہ دوسرا پردہ لٹکا دیا جاتا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن کا ایک واقعہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ بچپن میں جب ایک بار حضرت عباس اپنے گھر کا راستہ بھول گئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دادی، عباس

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بن عبدالمطلب کی والدہ نبیلہ بنت حباب نے منت مانگی کہ عباس گھر آ جائیں تو وہ غلاف نذر کریں گی چنانچہ حضرت عباس جب گھر سلامتی سے تشریف لائے تو انہوں نے یہ منت پوری کی اور سفید رنگ کا ریشمی غلاف چڑھایا، اس واقعہ سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ظہور اسلام سے پہلے اور بعد میں بھی غلاف کعبہ کو ذاتی اور اجتماعی طور پر بہت اہمیت دی جاتی تھی۔ اعلانِ نبوت سے پانچ برس قبل کی قریش کی تعمیر، جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بنفس نفیس شریک تھے، مکمل ہونے کے بعد اہل مکہ نے بڑے اہتمام کے ساتھ کعبہ پر غلاف چڑھایا۔

فتح مکہ کے بعد جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کیا تو اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلاف کعبہ کو تبدیل نہیں کیا تھا انہی دنوں ایک عجیب واقع پیش آیا ایک مسلمان خاتون غلاف کعبہ کو صندل کی خوش بو میں بسانے کا اہتمام کر رہی تھی کہ اچانک تیز ہوا سے آگ غلاف کعبہ کے پردے پر پڑی اور اس پردے میں آگ لگ گئی جو مشرکین مکہ نے ڈالا تھا، تو حضور اکرم ﷺ نے یمن کا تیار کیا ہوا سیاہ رنگ کا غلاف چڑھانے کا حکم دیا، جو اسلامی تاریخ کا پہلا غلاف تھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد ظاہری میں دس محرم کو نیا غلاف چڑھایا جاتا تھا، بعد ازاں حج کے موقع پر غلاف کعبہ چڑھانے کا سلسلہ شروع ہو گیا نو اور دس ہجری میں بھی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حج پر تشریف لے گئے تو غلاف چڑھایا گیا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے دور میں مصری کپڑے کا قباطی غلاف چڑھایا کرتے تھے، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ پہلے پرانا غلاف اتار کر زمین میں دفن کر دیا کرتے تھے لیکن بعد میں اسکے ٹکڑوں کو حجاج کرام اور غربا میں تقسیم کر دیا جانے لگا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اسلام کی پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے پرانے غلاف پر غلاف چڑھایا اور سال میں دو مرتبہ کعبہ پر غلاف

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

چڑھانے کی رسم ڈالی۔حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں غلاف کعبہ کے بارے میں کوئی روایت نہیں ملتی۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں دس محرم کے علاوہ ایک اور غلاف عید الفطر کے دن بھی چڑھایا پھر اسی طرح حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور یزید پلید نے بھی اپنے سیاہ دور میں یہ عمل کیا۔خلیفہ عبدالملک بن مروان کے عہد میں یہی مستقل طریقہ بن گیا۔زمانہ جاہلیت میں مختلف لوگ اپنی اپنی طرف سے یہ عمل کرتے تھے لیکن اسلامی دور میں غلاف چڑھانا حکومت کی ذمہ داری قرار پایا۔مسند عبدالرزاق کی روایت کے مطابق ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا، کیا ہم کعبہ پر غلاف چڑھائیں؟ انہوں نے فرمایا کہ اب تمہاری طرف سے اس خدمت کو حکمرانوں نے سنبھال لیا ہے۔ایک اور روایت میں ہے۔

کسوۃ البیت علی الامراء۔ بیت اللہ کا غلاف حکمرانوں کے ذمے ہے۔

عباسی خلافت کے زوال تک غلاف کی تیاری مرکزی حکومت کے زیر اہتمام ہوتی تھی۔جب مرکزی حکومت کا خاتمہ ہوگیا تو مختلف علاقوں کے حکمران اپنی اپنی طرف سے غلاف بنوا کر بھیجتے رہے اور بسا اوقات ایک وقت میں کئی کئی غلاف چڑھائے جاتے۔اس سلسلہ میں ایک مرتبہ 466ھ میں ہندوستان سے غلاف بنوا کر بھیجا گیا۔مصر کے فرماں روا الملک الصالح اسمٰعیل بن ناصر نے 750ھ میں غلاف کعبہ تیار کرانا اپنے ذمے لے لیا۔اور اس غرض سے تین گاؤں وقف کر دیئے۔مصر پر ترکوں کے قبضے کے بعد سلطان سلیمان اعظم نے ملک الصالح کے وقف میں سات گاؤں کا اور اضافہ کر دیا۔اس عظیم وقف کی آمدنی سے ہر سال کعبہ کا غلاف مصر سے بن کر آنے لگا۔اس کے علاوہ خانہ کعبہ کے اندر کے پردے بھی وقتاً فوقتاً اسی وقف سے بنا کر بھیجے جاتے رہے۔جب مصر کے وائسرائے محمد علی پاشا نے ترکی سلطنت سے بغاوت کر کے خود مختاری حاصل کر لی تو اس نے یہ وقف منسوخ کر دیا اور غلاف کعبہ صرف

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حکومت مصر کے خرچ پر بنوا کر بھیجنا شروع کر دیا۔

پہلے غلاف مختلف رنگوں کے ہوتے تھے۔ خلیفہ مامون الرشید کے دور میں سفید رنگ کا غلاف چڑھایا گیا۔ سلطان محمود غزنوی نے زرد رنگ کا غلاف چڑھایا۔ خلیفہ ناصر عباسی نے 575ھ تا 622ھ کی ابتدا میں سبز اور پھر سیاہ ریشم کا غلاف بنوا کر بھیجا۔ غلاف کعبہ کے چاروں طرف زری کے کام کی پٹی بنانے اور اس پر کعبۃ اللہ کے متعلق قرآن مجید کی آیات لکھوانے کا یہ سلسلہ سب سے پہلے 761ھ میں مصر کے سلطان حسن نے شروع کیا اس کے بعد سے آج تک یہ طریقہ جاری ہے۔

غلاف کے ایک طرف سورہ آل عمران کی آیات 96 اور 97 لکھی جاتی ہے۔

دوسری طرف سورہ مائدہ کی آیت 97 رقم کی جاتی ہے۔

تیسری طرف سورۃ البقرہ کی آیات 127 اور 128 درج کی جاتی ہیں۔

چوتھی جانب اس فرماں روا کا نام لکھا جاتا ہے جس کی طرف سے غلاف بنا کر بھیجا گیا ہو۔

گزشتہ صدی کے آغاز تک غلاف کعبہ دنیا کے سیاسی حالات سے محفوظ رہا۔ جنگیں ہوتی رہیں سلطنتوں کے تعلقات بنتے اور بگڑتے رہے، مگر خانہ کعبہ کے لیے غلاف جہاں سے آیا کرتا تھا وہیں سے آتا رہا۔ لیکن گزشتہ صدی کے آغاز میں دنیا کے سیاسی حالات اس پر بھی اثر انداز ہوئے۔ جنگ عظیم اول میں جب ترکی سلطنت جرمنی کے ساتھ شریک جنگ ہوئی تو اسے اندیشہ ہوا کہ مصر سے غلاف کے آنے میں انگریز رکاوٹ بنے گا۔ ایسے میں ترکی نے ایک شاندار غلاف استنبول سے تیار کرا کے حجاز ریلوے کے ذریعے مدینہ منورہ بھیج دیا۔ عین وقت پر مصر سے بھی غلاف پہنچ گیا۔ تو ترکی سے آیا ہوا غلاف مدینہ منورہ میں محفوظ کر دیا گیا۔ 1923ء میں شریف حسین اور مصر کے حالات آپس میں خراب ہو گئے اور مصری حکومت نے عین حج کے موقع پر جدہ پہنچے ہوئے غلاف کو واپس منگوا لیا۔ خوش قسمتی سے اس وقت جنگ کے زمانہ میں بھیجا ہوا ترکی غلاف کام آ گیا اسے فوری طور پر مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ پہنچایا گیا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

1925ء میں سلطان ابن سعود اور شریف حسین کی لڑائی کے زمانے میں مصر سے پھر غلاف نہ آیا۔ابن سعود نے عراق کا بنا ہوا ایک غلاف چڑھا دیا جو شریف حسین نے بنوا کر رکھا ہوا تھا۔ 1927ء میں ٹھیک یکم ذوالحجہ کو حکومت مصر نے غلاف بھیجنے سے پھر انکار کر دیا اور ابن سعود کو فوراً مکہ مکرمہ سے ایک غلاف بنوانا پڑا ۔1928ء میں مصر سے غلاف نہ آیا اور ہندوستان سے غلاف بنوا کر بھیجا گیا۔ان تلخ تجربات کی بنا پر مکہ مکرمہ میں ایک دارالکسوۃ قائم کر دیا گیا تا کہ مصر سے آئے دن غلاف نہ آنے کی مصیبت کا مستقل حل کر دیا جائے۔اس کارخانے میں ہندوستان کے بہت سے کاریگر فراہم کئے گئے۔

1972ء میں اس کارخانے کو جدید ترین بنانے اور اس کی صلاحیت کو بہتر بنانے کے لیے ایک جدید کارخانہ کی بنیاد شاہ فہد نے رکھی جو اس وقت وزیر داخلہ اور مجلس وزرا کے نائب تھا۔1975ء بمطابق 1395ھ میں اس جدید کارخانے کا افتتاح خادم الحرمین الشریفین جو اس وقت ولی عہد تھا نے کیا۔اب یہ کارخانہ بنائی اور رنگائی کے جدید ترین آلات سے مزین ہے۔لیکن اس کام کو مشین کی بجائے ہاتھ سے ہی انجام دیا جاتا ہے۔اس لیے کہ ہاتھ کی کاریگری انسانی کمال کا فنی ورثہ تصور کیا جاتا ہے۔

تیاری و پیمائش

خانہ کعبہ کا غلاف کپڑے کے 47 ٹکڑوں پر مشتمل ہوتا ہے اور ہر ٹکڑے کی لمبائی 14 میٹر اور چوڑائی 101 سینٹی میٹر ہوتی ہے، کپڑے کا کل حجم 658 مربع میٹر ہوتا ہے۔ یہ غلاف تقریباً 670 کلو گرام خالص سفید ریشم سے تیار کیا جاتا ہے جس پر بعد ازاں کالا رنگ چڑھایا جاتا ہے۔غلاف پر 150 کلو گرام سونے اور چاندی کے دھاگوں سے کشیدہ کاری کی جاتی ہے۔اس کی تیاری مکہ مکرمہ کے مضافات میں واقع کسوہ فیکٹری میں ہوتی ہے، جو کہ خاص طور پر غلاف کعبہ تیار کرنے کیلئے بنائی گئی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے۔کعبے کے دروازے کا غلاف جسے برقعہ کہتے ہیں،عمدہ اور نفیس کالے ریشم سے بنایا جاتا ہے،اس کی لمبائی 7.5 میٹر اور چوڑائی 4 میٹر ہوتی ہے۔غلاف کی اونچائی 14 میٹر اور اس کے اوپر والے ایک تہائی حصہ میں غلاف کو باندھنے والی ڈوری ہوتی ہے جس کی چوڑائی سینٹی میٹر ہوتی ہے۔اور اس پر چاندی اور سونے کے پالش شدہ دھاگے سے قرآنی آیات لکھی جاتی ہیں۔اس ڈوری کی لمبائی 47 میٹر کے قریب ہوتی ہے جو 16 ٹکڑوں کا مجموعہ ہوتی ہے۔ڈوری والے حصے سے تھوڑا نیچے اسلامی فن خطاطی میں سورہ الاخلاص اور درج بالا چھ قرآنی آیات لکھی جاتی ہیں۔بیچ والے حصہ میں چند آیات درج ہوتی ہیں یہ آیات خط ثلث میں لکھی جاتی ہیں جو عربی کا سب سے خوبصورت خط ہے۔ان آیات کے نیچے اسی خط اور انداز میں یہ عبارتیں درج ہوتی ہیں کہ یہ غلاف مکہ مکرمہ میں تیار ہوا اور خادم الحرمین الشریفین کی طرف سے اسے خانہ کعبہ کو بطور تحفہ پیش کیا گیا۔اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔

آہ جدائی مدینے سے اللہ نہ کرے

9ذوالحجہ ۱۴۳۹ھ مطابق 20 اگست 2018ء پیر شریف کا روزہ فقیر نے اصحاب الصفہ کے قریب افطار کیا آج تو حرم نبوی شریف میں افطاری کے وقت رمضان المبارک کا منظر ہے ہر طرف عشاق نے صفرے بچھا رکھے ہیں انواع اقسام کی کھجوریں'ڈبل روٹی' آب زمزم شریف دہی' کا جو'بادام اور باہر صحن حرم میں تو ہر طرح کے پھل'فروٹ قسما قسم کے کھانے موجود ہیں۔نماز مغرب فقیر نے باب جبریل' باب النساء کے باہر ادا کی۔چونکہ آج پاکستان واپس جانا ہے محترم محمد مدثر (سواق) کو فون کیا کہ گاڑی فقیر کی رہائش گاہ (نزد مسجد بلال) لائیں عزیزم قاری محمد انوار اور محمد قاسم اویسی نے سامان وغیرہ پیک کر دیا ہے۔سامان گاڑی میں رکھ کر ہم سیدھے حضور سید الشہداء امیر طیبہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں احد شریف حاضر ہوئے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پھر حاضری کی التجاء پیش کی اور مطار (ائیر پورٹ) روانہ ہوئے مدینہ منورہ کی جدائی کا زخم بہت گہرا ہوتا ہے تادم واپسی دنیا میں کہیں بھی پُر نہیں ہوتا اور اس غم کو بیان کرنے کے لیے الفاظ نہیں ملتے۔ بس کیفیت کچھ یوں ہوتی ہے بقول شاعر ۔

وقت رخصت خون اگلتے تھے مرے قلب و جگر
آنکھ رو پڑتی تھی اکثر سبز گنبد دیکھ کر

مدینہ منورہ ائیر پورٹ پر بورڈنگ کارڈ کے حصول اور سامان جمع کرانے میں کچھ وقت تو لگا خیر۔۔۔۔۔۔نماز عشاء ائیر پورٹ میں ہی ادا کی رات 30-11 بجے پی آئی اے کا جہاز مدینہ پاک کی جدائی میں روتا ہوا روانہ ہوا صبح 6 بجے مدینۃ الاولیاء (ملتان شریف) پہنچا۔ حصول سامان کے بعد باہر میرے بچے محمد ایاز مدنی اویسی، محمد صالح (سانول) اویسی صوفی مختار احمد اویسی کے ہمراہ منتظر تھے۔ ہم روانہ ہوئے تقریباً ۱۰ بجے بہاولپور پہنچ کر جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں فقیر اپنے والدین کریمین کے مزارات شریف پر حاضر ہوا ختم خوجگان پڑھا گیا فقیر نے مدینہ منورہ میں گذارے لمحات اور وہاں کئے گئے اعمال صالحات کا ثواب بوسیلہ سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کے ارواح کو پیش کیا۔

الحمد میں پھر آیا سرکار قدموں میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آج 20 محرم الحرام 1440ھ 30 ستمبر 2018ء اتوار کو شام 8 بجے پی آئی کا طیارہ باب المدینہ (کراچی) سے مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہوا شب پیر مدینہ منورہ کے وقت کے مطابق 10 بجے جہاز نے مدینہ شریف کی مبارک سرزمین کے بوسے لئے ہم شکر ادا کرتے ہوئے امیگریشن کاؤنٹر پر آئے آج رش نہ ہونے کی وجہ سے 15 منٹ میں فراغت ہوئی فقیر نے حاجی سعید احمد قادری (یوکے) سے رابطہ کیا تو انہوں نے کہا ہم آپ کے منتظر رہے فقیر (ائیر پورٹ کے اندر) مسجد میں شکرانہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کے نوافل ادا کر کے باہر آیا تو حافظ محمد احمد بہاولپوری قاری محمد انوار (مدنی مور) گاڑی لئے منتظر ہیں ہم سیدھے امیر طیبہ سید الشہداء باب الدعا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے دربار گوبار میں حاضر ہوئے سلام عاجزانہ پیش کیا اور ایک بار پھر مدینہ منورہ حاضری کا موقعہ عطاء کرنے پر ان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور کلمات حسنات پڑھ کر انہیں نذرانہ پیش کیا۔

پھر ہم اپنی رہائشگاہ نزد مسجد بلال آئے حاجی محمد سعید قادری (یوکے) نے قاری محمد انوار کے ذریعے وسیع لنگر شریف کا انتظام کرا رکھا ہے مدنی اونٹ کا تازہ گوشت لے آئے ہیں بہت لذیذ سالن اور زبردست بریانی سلاد وغیرہ تیار ہے صفرہ بچھایا گیا فقیر نے ختم شریف پڑھا اور دعا کے بعد خوب مدنی جنتی لنگر کھایا۔

حرم نبوی شریف روانہ ہوئے

یوں تو مدینہ منورہ میں ہر لمحہ رونق ہے ہر لحظ بہار ہے اللہ تعالیٰ کی ہر مخلوق حاضری کے لیے بے تاب ہے۔ بہت سے قسمت کے سکندر حاضر ہوتے ہیں اپنی دلی مراد پاتے ہیں اور دامن مراد بھر جاتے ہیں حرمین شریف میں ہر طرف بھیڑ ہی بھیڑ ہوتی ہے۔ آج کل حجاج کرام چلے جا چکے ہیں عمرہ ویزہ چند ہفتے قبل کھلا ہے اس لیے ریاض الجنہ میں آرام سے جگہ مل جاتی ہے فقیر نے نماز عشاء قدیم حرم (ترکی حصہ) میں ادا کی کچھ منزل پڑھی اور احباب ملے ہم گنبد خضریٰ شریف نظارہ کرتے آنکھیں ٹھنڈی کرتے اپنے ٹھکانے پارکنگ نمبر 2 پر آن بیٹھے عزیزم محمد طارق اویسی (حرم شریف میں کام کرتا ہے) ہمارے لیے چائے لایا چائے پی کر اپنی رہائشگاہ واپس آئے فقیر نماز فجر تک لکھنے پڑھنے کا کام کرتا رہا۔

یکم اکتوبر ۲۰ محرم الحرام ۱۴۴۰ھ پیر فجر پڑھ کر سو گئے۔ دوپہر ۱۲ بجے بیدار ہوا غسل غیرہ کر کے تیار ہوا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ماہنام نورالحبیب بصیر پور شریف (اوکاڑہ) میں مودودی کا ایک مضمون شائع ہوا جو وہابیہ دیوبندیوں کا خوب رد ہے۔ آپ بھی پڑھیں اور دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ حق بات سب سے ظاہر کرا دیتا ہے۔

روضۂ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضری پر

مودودی

جدے سے مدینہ طیبہ تک کا راستہ وہ ہے، جس پر نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے عہد میں بکثرت غزوات اور سرایا ہوئے۔ آدمی کا جی چاہتا ہے کہ غزوات کے مقامات دیکھے اور ضرور اس راستے میں وہ سب مقامات ہوں گے، لیکن ہم کسی جگہ بھی ان کی کوئی علامت نہ پا سکے۔ اسی افسوس ناک صورتِ حال کا مشاہدہ مدینہ طیبہ میں بھی ہوا۔ کاش، سعودی حکومت اس معاملے میں اعتدال کی روش اختیار کرے، نہ شرک ہونے دے اور نہ تاریخی آثار کو نذرِ تغافل ہونے دے۔

تاریخِ اسلام کے اہم ترین مقامات جن کو ہم سیرتِ نبوی اور خلفائے راشدین کے عہد کی تاریخ میں پڑھتے ہیں، اور جن کے دیکھنے کی ہمیں مدت سے تمنا تھی، ان میں سے کسی بھی جگہ کوئی کتبہ لگا ہوا نہ پایا، جس سے معلوم ہوتا کہ یہ فلاں جگہ ہے، حتیٰ کہ حدیبیہ جیسا مقام بھی اس علامت سے خالی ہے، اور بدر جیسے مقام پر بھی یہ لکھا ہوا ہے کہ یہ بدر ہے۔

۲۷ر جولائی (۱۹۵۶ء) کو عصر کے بعد ہم لوگ مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہوئے، اور اگلے روز تقریباً مغرب کے وقت وہاں پہنچے۔ راستے میں بدر سے گزر ہوا، لیکن حج کے زمانے میں انسان کچھ اس طرح قواعد وضوابط سے بندھا ہوتا ہے کہ اپنی مرضی سے کہیں جانا، اور کہیں ٹھہرنا اس کے بس میں نہیں ہوتا۔ اس لیے دلی تمنا کے باوجود وہاں ٹھہرنا ممکن نہیں ہوا۔

حج سے فارغ ہوتے ہی مدینے جانے کے لیے دل میں ایک بے چینی پیدا ہو چکی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تھی۔ روانہ ہونے سے مدینہ پہنچنے تک جذبات کا عجیب حال رہا، اور خصوصاً جس مقام سے گنبدِ خضرا نظر آنا شروع ہو جاتا ہے، وہاں تو جذبات کا وفور اختیار سے باہر ہو جاتا ہے۔

ابن تیمیہ کا نظریہ درست نہیں

مجھے امام ابن تیمیہ کی جن باتوں سے کبھی اتفاق نہ ہو سکا، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ مدینہ طیبہ کا سفر مسجدِ نبوی میں نماز پڑھنے کے لیے تو جائز بلکہ مستحسن قرار دیتے ہیں، مگر نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مزارِ مبارک کی زیارت کا اگر کوئی قصد کرے تو اس کو ناجائز ٹھہراتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ چیز کسی مسلمان کے بس میں نہیں ہے کہ وہ حجاز جانے کے بعد مدینے کا قصد نہ کرے اور مدینے کا قصد کرتے وقت مزارِ پاک کی زیارت کی تمنا اور خواہش سے اپنے دل کو خالی رکھے۔

صرف مسجدِ نبوی کو مقصودِ سفر بنانا انتہائی ذہنی تحفظ کے باوجود بھی ممکن نہیں ہے، بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہاں صرف یہ مسجد ہوتی اور نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مزارِ مبارک نہ ہوتا، تو کم ہی کوئی شخص وہاں جاتا۔ آخر فضیلتیں تو مسجدِ اقصیٰ کی بھی بہت ہیں، مگر وہاں کتنے لوگ جاتے ہیں؟ اصل جاذبیت ہی مدینے میں یہ ہے کہ وہ آں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا شہر ہے۔ وہاں آں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے آثار موجود ہیں اور خود آں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مزارِ مبارک بھی ہے۔

جس حدیث سے امام ابن تیمیہ نے استدلال کیا ہے، اس کا مطلب بھی وہ نہیں ہے جو انھوں نے سمجھا۔ بلاشبہ آں حضور (ﷺ) نے فرمایا ہے کہ تین مسجدوں کے سوا کسی کے لیے سفر جائز نہیں ہے۔ لامحالہ اس کے دو ہی مطلب ہو سکتے ہیں۔ یا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ : دُنیا میں کوئی سفر جائز نہیں سوائے ان تین مسجدوں کے اور یا پھر یہ مطلب ہوگا کہ : تین مسجدوں کے سوا کسی اور مسجد کی یہ خصوصیت نہیں ہے کہ اس میں نماز پڑھنے کے لیے آدمی سفر کرے۔ اگر پہلے معنی لیے جائیں تو مدینہ کیا معنی، دُنیا میں کسی جگہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بھی سفر کر کے جانا جائز نہیں رہتا، خواہ وہ کسی غرض کے لیے ہو، اور ظاہر ہے کہ اس معنی کا کوئی قائل نہیں، خود ابن تیمیہ بھی اس کے قائل نہیں تھے۔

اور اگر دوسرے معنی کو اختیار کیا جائے اور وہی صحیح ہے تو حدیث کا تعلق صرف مساجد سے ہے، غیر مساجد سے نہیں۔ اور منشا صرف یہ ہے کہ مسجد نبوی، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ تو ایسی مسجدیں ہیں کہ ان میں نماز پڑھنے کا ثواب حاصل کرنے کی نیت سے آدمی ان کی طرف سفر کرے، لیکن دُنیا کی کوئی اور مسجد یہ حیثیت نہیں رکھتی کہ محض اس میں نماز پڑھنے کی خاطر آدمی سفر کر کے وہاں جائے۔ لیکن اس کو خواہ مخواہ زیارتِ قبرِ رسول پر لے جا کر چسپاں کر دینا کسی دلیل سے بھی صحیح نہیں۔

مدینہ پہنچ کر مسجد نبوی میں حاضری دی اور نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور شیخین (رضی اللہ عنہما) کے مزارات کی زیارت کی۔ یہاں کی کیفیات نمایاں طور پر مسجد حرام کی کیفیات سے مختلف ہوتی ہیں۔ مسجد حرام میں محبت پر عظمت و ہیبت کے احساس کا شدید غلبہ رہتا ہے۔ اس کے ساتھ آدمی پر کچھ وہ کیفیات سی طاری ہوتی ہیں، جو کسی بھیک مانگنے والے فقیر کی حالت سے ملتی جلتی ہیں۔ لیکن حرمِ نبوی میں پہنچ کر تمام دوسرے احساسات پر محبت کا احساس غالب آجاتا ہے، اور یہ وہ محبت ہے جس کو اُس حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خود ہی جزوِ ایمان فرمایا ہے۔

مسجد نبوی اب جدید توسیع کے بعد بہت شان دار اور نہایت خوب صورت بن گئی ہے۔ اس مسجد کی تعمیر میں شروع ہی سے اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ تمام توسیعوں کے نشان الگ رہیں۔ اصل مسجد جو حضور نے بنائی تھی اس کے نشانات الگ ہیں، اور صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ کتنی تھی۔

(ماہنامہ "نور الحبیب" بصیر پور ضلع اکاڑہ ماہ ستمبر 2018ء)

نماز ظہر حرم نبوی شریف (قدیم ترکی حصہ) میں ادا کی قبل عصر سے پردے کھلتے ہی اپنی نشست گاہ اصحاب الصفہ کے عقب میں جا کر بیٹھا محترم حضرت علامہ محمد یوسف المدنی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سعیدی موجود ہیں انہوں نے خیر وعافیت دریافت کی اور پھر فقیر نے آج کے وظائف مکمل کئے ۔بعد نماز عصر مواجہہ اقدس پر حاضری دی افطار ونماز معرب کے بعد اپنی رہائشگاہ پر آئے لنگر کھایا۔

شب منگل سید الشہداء امیر طیبہ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہٗ کی حاضری کے بعد نماز عشاء مسجد قباء شریف ادا کی۔حرم نبوی شریف حاضر ہو گئے۔

پرنالہ حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہٗ کے مکان کا

گذشتہ رات (شب منگل ۲۳ محرم الحرام 2 اکتوبر 2018ء) ہم حرم نبوی شریف باب السلام سے اندر داخل ہوئے تو سمت قبلہ دیوار جہاں اسماء النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شروع ہوتے ہیں جہاں حامد ومحمود لکھے ہوئے ہیں اس کے اوپر سبز کلر لائن کے اوپر سرخ لائن قرآنی آیت خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى کے گراؤنڈ میں سوراخ نظر آتا ہے یہ حضرت سیدنا عباس بن عبد المطلب (عم الرسول ﷺ) کے مکان کے پرنالہ کی نشاندہی کرتا ہے۔جس کے ساتھ ایک بہت محبت بھرا واقعہ وابستہ ہے۔فقیر نے اس مبارک (بیت سیدنا عباس) مقام کی زیارت کر کے آنکھیں ٹھنڈی کیں۔اپنے کمرہ میں آ کر معلومات حاصل کر کے قارئین کی نذر کر رہا ہوں۔

حرم نبوی شریف میں باب السلام سے داخل ہوتے ہی اپنے سیدھے ہاتھ والی دیوار کے اوپر کی جانب دیکھیں زیادہ آگے نہ جائیں۔

یہ جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وہ آلہ وسلم کے چچا "حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ "کا مکان تھا جو آپکے طائف سے مستقلا مدینہ طیبہ رہائش اختیار کرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپکو عطا کیا تھا اور عین اس مقام پر آپ نے اپنے چچا " سیدنا عباس رضی اللہ عنہٗ کو اپنے کندھے مبارک پر کھڑا کر کے اس مکان کی چھت پر "پرنالہ " لگوا تھا اور اس مقام پر اللہ تعالی سے رحمت کی دعا کی تھی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مسجد نبوی سے متصل سیدنا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے اس مکان کا پرنالہ مسجد کی طرف تھا اور بارش کے دنوں میں اس کا پانی جب گرتا تو نمازی ان چھینٹوں سے بچ نہیں پاتے امیر المؤمنین حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو اس کی شکایت گئی تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سوچا کہ مسجد تو اللہ تعالی کا گھر ہے اور کسی شخص کے ذاتی گھر کا پرنالہ مسجد کے اندر آ رہا ہو تو یہ اللہ کے حکم کے خلاف ہے۔ چنانچہ آپ نے اس پرنالے کو توڑنے کا حکم دے دیا اور وہ توڑ دیا گیا۔

جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا کہ میرے گھر کا پرنالہ توڑ دیا گیا ہے تو انہوں نے فوراً قاضی مدینہ سیدنا ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے رجوع کیا انہوں نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو عدالت میں طلب کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا نے آپ کے خلاف مقدمہ دائر کیا ہے، حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی عدالت میں تشریف لائے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ لوگوں کے مسائل حل کرنے میں مصروف تھے اس لیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو انتظار کرنا پڑا .. مقدمہ پیش ہوا تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کچھ کہنا چاہا مگر حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے انہیں روک دیا اور کہا کہ مدعی کا حق ہے کہ وہ پہلے دعوی' پیش کرے.. مقدمے کی کاروائی شروع ہوئی .. حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بیان دیا کہ! میرے مکان کا پرنالہ شروع سے ہی مسجد نبوی کی طرف تھا .. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے بعد حضرت سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بھی یہیں تھا لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میری عدم موجودگی میں پرنالہ اکھڑوا دیا .. مجھے انصاف فراہم کیا جائے کیونکہ میرا نقصان ہوا ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ بے شک آپ ساتھ انصاف ہوگا .. امیر المومنین! آپ اپنی صفائی میں کچھ کہنا چاہتے ہیں..؟

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جواب دیا " .. قاضی صاحب !اس پرنالے سے بعض اوقات چھینٹیں اڑ کر نمازیوں پر پڑتی تھیں .. نمازیوں کے آرام کی خاطر میں نے پرنالہ اکھڑوا دیا اور میرا خیال ہے یہ ناجائز نہیں ہے" ..

حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے کہ وہ کچھ کہنا چاہتے ہیں..؟

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا " .. قاضی صاحب !اصل بات یہ ہے کہ اللہ کے محبوب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی چھڑی سے مجھے نشان لگا کر دیئے کہ میں اس نقشے پہ مکان بناؤں .. میں نے ایسے ہی کیا .. پرنالہ خود حضور ﷺ نے اس انداز سے یہاں نصب کروایا تھا کہ آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کے کندھوں پر کھڑا ہو کر یہاں پرنالہ لگاؤں..

میں نے آپ کے احترام کی وجہ سے انکار کیا لیکن آپ نے بہت اصرار کیا .. میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھوں پر کھڑا ہو گیا اور یہ پرنالہ یہاں لگایا جہاں سے امیر المومنین نے اکھڑوا دیا" ..

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بات کی گواہی وہاں پر موجود انصار صحابہ کرام نے بھی دی کہ واقعی یہ پرنالہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے کندھوں پر کھڑے ہو کر نصب کیا تھا..

یہ بات سنتے امیر المؤمنین نگاہیں جھکا کر عاجزانہ انداز سے کھڑے تھے .. یہ وہ حکمران تھے جن کے رعب اور خوف سے قیصر و کسری" بھی ڈرتے تھے..

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا ۔ "اللہ کے لیے میرا قصور معاف کر دو .. مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ پرنالہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں لگوایا ہے ورنہ میں کبھی بھی اسے نہ اکھڑواتا .. جو لغزش مجھ سے ہوئی وہ لاعلمی میں ہوئی .. آپ میرے کندھوں پہ چڑھ کر یہ پرنالہ وہاں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لگا دیں جہاں میرے کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نصب کرنے کے لیے آپ کو اپنے کندھے پر سوار کیا تھا۔۔۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں دوسروں سے لگوالوں گا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا : عمر (رضی اللہ عنہ) کی یہ مجال کہ وہ اللہ کے محبوب ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کے لگائے ہوئے پرنالے کو توڑ دے، مجھ سے یہ اتنا بڑا جرم سرزد ہوا، اس کی کم از کم سزا یہ ہے کہ میں رکوع میں کھڑا ہوتا ہوں اور تم میری کمر پہ کھڑے ہو کر یہ پرنالہ لگاؤ۔

اللہ اللہ پھر لوگوں نے وہ منظر دیکھا کہ اتنی وسیع سلطنت پہ حکمرانی کرنے والا حکمران لوگوں کو انصاف مہیا کرنے کے لیے دیوار کے ساتھ کھڑا تھا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ پرنالہ نصب کرنے کے لیے ان کے کندھوں سوار تھے۔

پرنالہ لگانے کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ فوراً نیچے اترے اور فرمایا " ..امیر المومنین ! میں نے جو کچھ کیا اپنے حق کے لیے کیا .. جو آپ کی انصاف پسندی کے باعث مل گیا ..اب میں آپ سے معافی چاہتا ہوں۔

اس کے ساتھ ہی حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مکان مسجد نبوی شریف کی توسیع کے لیے وقف کر دیا اور امیر المومنین کو اختیار دیا کہ وہ مکان گرا کر مسجد میں شامل کر لیں تا کہ نمازیوں کو جگہ کی تنگی سے جو تکلیف ہوئی وہ بھی کم ہو جائے..

(الطبقات ابن سعد ج،4 ابن ہشام) ملخصاً تاریخ محبوب مدینہ ترجمہ وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ مترجم حضور فیض ملت علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری)

مسند احمد کی روایت

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بھائی حضرت عبید اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

كَانَ لِلْعَبَّاسِ مِيْزَابٌ عَلَى طَرِيْقِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَبِسَ عُمَرُ ثِيَابَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ كَانَ ذُبِحَ لِلْعَبَّاسِ فَرْخَانِ، فَلَمَّا وَافَى الْمِيْزَابَ صُبَّ مَاءٌ بِدَمِ الْفَرْخَيْنِ فَأَصَابَ عُمَرَ، وَفِيْهِ دَمُ الْفَرْخَيْنِ، فَأَمَرَ عُمَرُ بِقَلْعِهِ، ثُمَّ رَجَعَ عُمَرُ فَطَرَحَ ثِيَابَهُ، وَلَبِسَ ثِيَابًا غَيْرَ ثِيَابِهِ ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ وَاللهِ إِنَّهُ لَمَوْضِعُ الَّذِيْ وَضَعَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم، فَقَالَ عُمَرُ لِلْعَبَّاسِ وَأَنَا أَعْزِمُ عَلَيْكَ لَمَّا صَعِدْتَ عَلَى ظَهْرِيْ، حَتّٰى تَضَعَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ وَضَعَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، فَفَعَلَ ذٰلِكَ الْعَبَّاسُ رضی الله عنه. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کا ایک پرنالہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے راستے کی طرف تھا ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن اپنے کپڑے پہنے اور اسی دن حضرت عباس کے لیے دو چوزے ذبح کئے گئے تھے پس جب پرنالہ سے چوزوں کے خون سے ملا ہوا پانی بہنے لگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر پانی گرا اس وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پرنالے کو وہاں سے اکھاڑنے کا حکم دے دیا پھر آپ واپس لوٹ آئے اور اپنا وہ لباس اتارا اور نیا لباس پہنا پھر آ کر لوگوں کی امامت کروائی۔ بعد میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا اے عمر! اللہ کی قسم! بے شک یہ اس جگہ پر نصب ہے جہاں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو رکھا تھا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا اور میں اس وقت تک آپ سے تاکید کرتا رہوں گا جب تک آپ میری پیٹھ پر سوار ہو کر اس پرنالے کو اسی جگہ پر دوبارہ نہیں لگا لیتے جہاں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نے اس کو لگایا تھا پس حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم 82۔ أخرجہ أحمد بن حنبل فی المسند، 1/ 210، الحدیث رقم 1790 :، والمقدسی فی الأحادیث المختارۃ، 8/ 391، الحدیث رقم 482

آثار وتبرکات سے پیار

"حضرت سیدنا عمر فاروق اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے دل میں موجود محبت اور عظمت و ادب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ عالم تھا کہ آپ کے ہاتھوں سے لگے ہوئے پرنالے کو بھی اس کی جگہ سے ہٹانا بے ادبی سمجھتے تھے۔ سیدنا عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے اس پرنالے کو ہمیشہ عقیدت اور احترام کی نظر سے دیکھا اور امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس یادگار پرنالے کو بحال کرنے کے لیے ایسی مثال قائم فرمائی جسے سنکر آج بھی اہل ایمان کے دل محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مچل جاتے ہیں

نجدیو!

اس واقعہ سے وہابیوں نجدیوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے جو آثار نبوی شریف کو مٹا کر خود مٹتے جارہے ہیں اور ان کے مولوی برسر منبر اسلامی آثار کو شرک وبدعت کا نام دیکر اسلام دشمن قوتوں کی ترجمانی کررہے ہیں۔

ترک سلاطین واہ واہ

خلافت عثمانیہ نے حجاز مقدس میں اسلامی آثار وتبرکات کو ایسے خوبصورت انداز سے محفوظ کیا کہ آج تاریخ میں ان کا نام روشن ہے مسجد نبوی شریف میں موجود جہاں بے شمار آثار وتبرکات پر نشانات قائم کئے وہاں اس یادگار پرنالے کو واضح کرکے اہل

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

محبت کی آنکھیں ٹھنڈی کرنے کا انتظام بھی کیا۔ آج بھی جب مسجد نبوی شریف جدید تعمیر کے باعث نہایت وسیع ہو چکی ہے اور وہ مکان اب موجود نہیں لیکن یادگار کے طور پر اس پرنالے کی جگہ پر سوراخ کا نشان لگایا گیا ہے تاکہ اسکی یاد باقی رہے۔

خلافت عثمانیہ کے بعد بھی پرنالہ کی جگہ کو قائم رکھا گیا جس پر سورۃ البقرہ کی آیات کریمہ تحریر کی گئی ہے، جو اس واقعہ کی یاد دہانی بھی کرواتی ہے اور درس ادب بھی دیتی ہے۔

وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ (197)

تم جو بھلائی کرو اللہ اسے جانتا ہے اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل والو

فقیر کی طرح جب آپ بھی مدینہ منورہ کی حاضری سے بہرمند ہوں تو باب السلام سے مسجد نبوی میں داخل ہو کر مواجہہ اقدس کی طرف جاتے ہوئے اس کی زیارت سے ضرور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں۔

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی رضوی مدینہ منورہ

(یہ مضمون ماہنامہ فیض عالم بہاولپور نومبر 2018ء کے شمارہ میں شائع ہوا)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مدینہ منورہ میں عھن کا کنواں

۲۴ محرم الحرام 1440ھ/ 3 اکتوبر 2018ء شب بدھ مدینہ منورہ عوالی میں حضرت سید محمد حسن شاہ المدنی کے گھر محفل پاک تھی تلاوت ونعت شریف کی سعادت قاری محمد انوار مدنی مور نے حاصل کی فقیر (محمد فیاض احمد اویسی) نے اختیار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گفتگو کی جبکہ قبلہ شاہ صاحب نے فلسفہ شہادت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ پر جامع بیان فرمایا محفل کے اختتام پر ہم نے سید الشہداء امیر طیبہ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری دی نماز عشاء حرم نبوی شریف (قدیم) میں ادا کی۔ رات کے آخری پہر مسجد قباء شریف حاضر ہوئے دروازے بند تھے مسجد کے باہر دروازہ میں نوافل ادا کئے۔ واپسی پر حافظ محمد احمد بہاولپوری نے کہا آج آپ کو قباء میں آباد صحابہ کرام کے قدیم گھر دیکھاتا ہوں ہم نے مسجد قباء سے ایک کلومیٹر دور ٹوٹی پھوٹی دیواروں اور کھجور کے شہتیروں کی گری چھتوں والے مکانات کی زیارت کی تو ہماری آنکھوں میں مدینہ منورہ کا قدیم نقشہ گھومنے لگا۔ اس علاقہ کے متعلق عربیہ ویب سائیٹ سے کچھ معلومات ملیں ہیں جو نذر قارئین ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (بئیر) عھن کنویں میں اپنا لعاب ڈالا اور اس کیلئے برکت کی دعا فرمائی

مدینہ منورہ کا علاقہ عظیم الشان آثار قدیمہ کیلئے مشہور ہے۔ یہاں تاریخی اور عمرانی قابل دید مقامات جگہ جگہ پائے جاتے ہیں۔ مدینہ منورہ کے علاقے میں تاریخی مقامات کا شمار ممکن نہیں۔ عصر قدیم ہی سے یہ علاقہ مختلف حوالوں سے لوگوں کی دلچسپی کا محور رہا ہے۔ حج اور تجارت کا سفر کرنے والے مدینہ منورہ سے ہو کر گزرتے رہے ہیں۔ یہ اپنے نخلستانوں، چراگاہوں، قدرتی وسائل اور ساحلی پٹیوں کے حوالے سے مختلف قبائل اور اقوام کیلئے کشش کا باعث رہا۔ یہاں قیمتی پتھر بھی پائے جاتے ہیں۔ مدینہ منورہ کا علاقہ سونے، چاندی اور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تانبے کی کانوں کیلئے بھی مشہور ہے۔اگر اسلام سے قبل مدینہ منورہ کی شہرت یثرب اور مختلف قبیلوں کی نقل مکانی کی وجہ سے تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت مبارکہ کی وجہ سے اسے چار چاند لگ گئے۔ یہ شہر یثرب سے مدینہ منورہ یا طیبہ ہوگیا۔مدینہ منورہ کو اسلام کا مرکز اور پہلی اسلامی ریاست کے دارالخلافہ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔

مدینہ منورہ کے کنویں بھی اپنی ایک تاریخ اور شہرت رکھتے ہیں۔ان میں سے ایک بئر العھن ہے۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور کی یادگار ہے۔اسے العھن کے نام سے اسلئے منسوب کیا جاتا ہے کیونکہ اس زمانے میں العھن کے نام سے اس مقام پر ایک باغ ہوا کرتا تھا۔اس کنویں کا پانی بے حد نمکین تھا۔ یہ پہاڑ کو تراش کر بنایا گیا تھا۔اس کے پانی سے کھیتی باڑی اب بھی کی جارہی ہے۔اس کا ایک اور نام ہے۔بہت سارے لوگ اسے الیسرہ کے نام سے پکارتے ہیں۔ یسر عربی زبان کا لفظ ہے۔اس کے معنی آسانی کے ہیں۔العسر مشکل کی ضد ہے۔

کہا جاتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کنویں کے پاس تشریف لائے اور آپ نے اس کے پانی سے وضو فرمایا تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ "الیسرۃ" انصاری قبیلے بنو امیہ کا کنواں تھا اور بئر العھن ان کے گھروں کے پاس ہوا کرتا تھا۔ابن زبالہ نے سعید بن عمرو سے روایت کی ہے، وہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنو امیہ بن زید کے پاس تشریف لائے اور ان کے کنویں کے پاس کھڑے ہو کر دریافت کیا کہ اس کنویں کا نام کیا ہے؟۔لوگوں نے بتایا اس کا نام عسرۃ (مشکل) ہے۔آپ نے یہ سن کر فرمایا۔نہیں اس کا نام یسرۃ (آسانی) ہے۔راوی کا کہنا ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کنویں میں اپنا لعاب ڈالا اور اس کیلئے برکت کی دعا کی۔

ابن شبہ محمد بن حارثہ انصاری اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے انصاری قبیلے بنو امیہ کے کنویں کا نام الیسرۃ رکھا اور اس کیلئے برکت کی دعا کی تھی۔آپ نے اس کے پانی سے وضو کیا تھا اور اس میں اپنا لعاب دھن بھی ڈالا تھا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ابن سعد اپنی تصنیف طبقات میں عمر بن سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہوا تو انہیں الیسرۃ کنویں کے پانی سے غسل دیا گیا۔ وہ وہاں قباء سے سفر کے وقت منزل کیا کرتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں اس کنویں کا نام العسرۃ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبدیل کر کے الیسرۃ رکھ دیا تھا۔ ان دنوں اس نام سے یہ کنواں نامعلوم ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ماضی میں جس کنویں کو بئر یسرۃ کہا جاتا تھا اسی کو ان دنوں بئر العھن کہا جاتا ہے۔

المطری نے ابن نجار کے بیان کردہ کنوؤں کا تذکرہ اپنی کتاب میں کیا ہے۔ انہوں نے جن کنوؤں کا تذکرہ کیا ہے ان میں چند یہ ہیں:

اریس، البصہ، بضاعہ، رومہ، الغرس اور بئر حاء۔

المطری آگے چل کر لکھتے ہیں کہ یہ 6 کنویں معروف ہیں جبکہ ساتواں کنواں ان دنوں لاپتہ ہے۔ یہ لکھ کر انہوں نے بئر جمل کا تذکرہ کیا ہے اور کہا ہے کہ میں نے "الدرہ الثمینہ فی اخبار المدینہ" کتاب پر شیخ امین الدین بن عسا کر کے قلم سے تحریر کردہ حاشیہ دیکھا ہے۔ یہ کتاب شیخ محب الدین النجار کی ہے۔ حاشیہ کے بموجب مشہور کنویں 7 ہیں لیکن ثابت شدہ 6 ہیں۔ ساتویں کنویں کا نام بئر العھن ہے۔ اس سے ان دنوں کھیتی باڑی کی جارہی ہے۔ اس کا ایک اور مشہور نام بھی ہے۔ المطری کا کہنا ہے کہ بئر العھن العوالی میں ہے۔ مشہور ہے۔ اس کا پانی بہت نمکین تھا۔ پہاڑ کو تراش کر بنایا گیا تھا۔

الزین المراغی لکھتے ہیں کہ غور وفکر کے بعد میری سمجھ میں یہ بات آئی ہے کہ بئر العھن اور بئر الیسرۃ ایک ہی ہیں۔

صحیفہ نگاروں نے تقریباً 20 کنوؤں کی فہرست تیار کی ہے تاہم تحقیقی عمل کے نتیجے میں یہی ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ سے تعلق رکھنے والے کنوؤں کی تعداد 7 سے زیادہ نہیں۔ آپ نے صرف 7 کنوؤں سے وضو اور غسل کیا اور ان کا پانی پیا۔

الحافظ العراقی تخریج احادیث الاحیاء میں لکھتے ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مذکورہ 7 کنویں اریس، حاء، رومہ، غرس، بضاعہ، البصہ، السقیا یا العھن یا جمل نامی کنویں ہیں۔ العراقی نے ساتویں کنویں کے حوالے سے 3 ناموں کا تذکرہ کیا ہے۔ العراقی نے ان کنوؤں کے فضائل بیان کئے ہیں البتہ العھن کنویں کے فضائل سے گریز کیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ تاریخ میں اس کا تذکرہ العھن کے بجائے دوسرے نام سے آیا ہے۔ العراقی نے اپنی بات ختم کرتے ہوئے کہا کہ مشہور یہی ہے کہ مدینہ منورہ کے معروف کنویں 7 ہی ہیں۔

الدارمی نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرض کے عالم میں فرمایا تھا۔ میرے اوپر مختلف کنوؤں کی 7 مشکوں کا پانی انڈیلو۔

اہل مدینہ میں یہی مشہور ہے کہ ساتواں کنواں العھن ہی ہے۔

یہ تاریخی کنواں فی الوقت مدینہ منورہ کے العوالی محلے میں واقع ہے۔ اس کے اطراف کھجوروں کا باغات ہیں۔ کئی میٹھے پانی والے کنویں بھی ہیں۔ یہ کنواں قربان اسٹریٹ پر واقع ہے۔ مسجد قباء سے ایک کلو میٹر دور ہے۔

بہت سارے مؤرخین، اسکالرز اور ماہرین نے اس کا دورہ کیا ہے۔ اس کا پانی پیا ہے۔ اس کنویں کی پیمائش کرنے والوں نے بتایا ہے کہ اس کا قطر 3.5 میٹر ہے۔ پانی تک اس کی گہرائی 16.5 میٹر ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ المطری کی روایت کے مطابق یہ پہاڑ کو تراش کر بنایا گیا ہے۔ ان لوگوں کا کہنا ہے کہ اگر المطری یہ لکھتے کہ یہ کنواں چٹان کو تراش کر بنایا گیا ہے تو زیادہ درست ہوتا۔

یہ تاریخی کنواں سیاہ پتھروں سے ڈھکا ہوا ہے۔ یہ اب بیکار پڑا ہوا ہے۔ اس کنویں کے نام سے منسوب نخلستان کی آبیاری دوسرے کنوؤں سے کی جارہی ہے۔ عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ العھن کنویں کی تلی میں چٹانوں کے درمیان پانی چمکتا ہوا نظر آتا ہے۔ اس کی گہرائی 75 سینٹی میٹر ہے۔ مدینہ منورہ کے اکثر کنوؤں کا پانی ایسا ہی ہے۔ اگر کنوؤں کا سرچشمہ مضبوط ہوتا ہے تو رات کے وقت پانی کے پمپ کی ضربیں آسانی سے جھیل جاتا ہے۔ العھن کنویں میں پانی وافر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مقدار میں پایا جاتا ہے۔ اسے استعمال نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ کاشتکار کے پاس اس کے اخراجات مہیا نہیں۔

جولوگ اس تاریخی کنویں کو دیکھنا چاہتے ہوں تو انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اس تاریخی کنویں کا راستہ المناخہ سے شروع ہوتا ہے۔ یہ العوالی محلے میں شارع قربان پر واقع ہے۔

معروف مؤرخ عزت فاروق کا کہنا ہے کہ یہ کنواں کئی برس پہلے پاٹ دیا گیا ہے۔ اب یہ غیر آباد ہے۔ یہ العوالی محلے میں آل البرزنجی کی ملکیت ہے۔ اس کے اوپر کباڑ پڑا ہوا ہے۔ (تفصیل کیلئے دیکھیں مرکز بحوث و دراسات المدینہ منورہ)، جریدۃ عکاظ شمارہ۔ 4124 10 اکتوبر 2012۔

کنویں تک تو ہم نہ جاسکے البتہ قدیم محلات و مکانات کی گرتی ہوئی بوسیدہ دیوار ہمیں صدیوں قبل مدینہ منورہ کا پتہ دیتی تھیں۔ ان دیواروں کے باہر محکمہ آثار قدیمہ بورڈ آویزاں ہے جس پر عربی اور انگلش میں چیدہ چیدہ معلومات درج ہیں۔

(یہ مضمون ماہنامہ فیض عالم بہاولپور فروری 2019ء کے شمارہ میں شائع ہوا)

شاہ سلمان کو بتادیا تھا ہمارے بغیر تم دو ہفتے بھی نہیں رہو گے ٹرمپ

13 اکتوبر 2018ء گذشتہ سال ڈونلڈ ٹرمپ نے بطور صدر اپنا پہلا غیر ملکی دورہ سعودی عرب کا کیا تھا امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے امریکہ کے قریبی اتحادی سمجھے جانے والے ملک سعودی عرب کے بارے میں ایک خلاف مصلحت بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ انھوں نے سعودی حکمران شاہ سلمان کو تنبیہ کی تھی کہ وہ امریکی فوج کی حمایت کے بغیر دو ہفتے بھی اقتدار میں نہیں سکتے ہیں۔

منگل کو ریاست مسیسپی کے شہر ساؤتھ ہیون میں ایک ریلی سے خطاب کرتے ہوئے ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ ہم سعودی عرب کی حفاظت کرتے ہیں۔ کیا آپ کہیں گے کہ وہ امیر ہیں۔ اور مجھے بادشاہ پسند ہے، بادشاہ سلمان۔ لیکن میں نے کہا تھا کہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بادشاہ۔۔۔ ہم تمھاری حفاظت کر رہے ہیں۔ ہمارے بغیر تم دو ہفتے بھی نہیں رہو گے۔ تمھیں اپنی فوج کے لیے معاوضہ ادا کرنا ہوگا۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے یہ واضح نہیں کیا کہ انھوں نے ایسا سعودی بادشاہ سے کب کہا تھا۔ اس تلخ بیان کے باوجود ٹرمپ انتظامیہ کے سعودی عرب کے ساتھ قریبی تعلقات ہیں۔ گذشتہ سال ڈونلڈ ٹرمپ نے بطور صدر اپنا پہلا غیر ملکی دورہ بھی سعودی عرب کا کیا تھا۔

(بی بی سی 3-10-018)

شاہ سلیمان امریکی فوج کی حمایت کے بغیر دو ہفتے بھی اقتدار میں نہیں رہ سکتے : ڈونلڈ ٹرمپ

قرآن تو کہتا ہے یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں پھر ایسی کونسی خدمات ہیں جن کے صلے میں ایک پکا اسرائیل پرور عیسائی ملک امریکا آلِ سعود کی حکومت کو سنبھالا دیئے ہوئے ہے....

قال اللہ تعالی:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ-وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ-اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ (المائدۃ 51)

اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، وہ (صرف) آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے بیشک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

دنیا میں بہادر پاک فوج

قارئین کرام۔ آپ کو یاد ہوگا گذشتہ چند ماہ قبل امریکہ نے جب پاکستان پر حملے کی دھمکی دی تو جواب میں پاک آرمی کا کیا ردعمل تھا ہماری بہادر فوج نے ایسا منہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

توڑ جواب دیا کہ امریکہ کے دانت کھٹے ہو گئے۔
آج ٹرمپ سعودی نجدیوں کو آنکھیں دکھا رہا ہے مگر انہوں نے چپ سادھ لی ہے۔۔۔۔۔۔۔ہم نے گھاس کھایا گندہ پانی پیا مگر ایٹم بم بنایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم نے ساری زندگی زیتون شہد اور آب زم زم پیا مگر اپنا دفاع تثلیث کے ماننے والوں کے سپرد رکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔
بتاؤ کیا یہ ہے تمہاری توحید جسکی حفاظت تثلیث کرے؟؟
کیا حرمین شریفین اور حج وعمرہ تیل اور سرخ وسفید خزانوں کی کمائی اس لئے کھائی تھی۔۔۔کہ تمہارا دفاع دنیا کا بدترین بزرگ شیطان امریکہ کرے گا۔۔۔اب بھی وقت ہے کہ یہود وہنود سے اپنا دامن بچالو آنے والی نسل تمہیں دعائیں دے گی بصورت دیگر تمہاری داستاں تک ہی داستانوں میں

یورک ایسڈ کیا ہے؟ اس کا علاج

گذشتہ چندروز سے فقیر کو پاؤں کی ایڑیوں میں درد ہے ۔الحاج محمد سعید قادری (یوکے) کا کہنا کہ آپ یورک ایسڈ چیک کرائیں بعض اوقات اس کی شروعات ہوسکتی ہیں ۔اپنے طور انہوں نے دیسی ٹوٹکے استعمال کرائے جس سے افاقہ ہوا انہوں یورک ایسڈ کے متعلق کچھ معلومات بھی دیں جو نذر قارئین کرام ہے۔
انسانی جسم میں جب پانی کی کمی ہو جاتی ہے تو گردے اپنا کام صحیح طریقے سے پورا نھیں کر پاتے اور مختلف قسم کے جراثیم اور فاسد مواد خون میں باقی رہ جاتے ہیں یہ فاسد مواد جسم کے جوڑوں کو بری طرح متاثر کرتے ہیں انھیں فاسد اجزاء میں ایک جزو یورک ایسڈ ہے گردوں کا نظام جب خراب ہو جاتا ہے تو وہ یورک ایسڈ کو خارج نھیں کر پاتے اور اس کی وجہ سے پیشاب کا رنگ سفید ہو جاتا ہے اس لیے کہ گردے فاسد مواد کو خون سے الگ کر کے مثانہ کی طرف بھیج نھیں پاتے صحت مند پیشاب درمیانے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پیلے رنگ کا ہوتا ہے دن میں کم ازکم ایک بار یا زیادہ سے زیادہ دو بار آتا ہے یورک ایسڈ جب جسم میں اپنی مقدار سے بڑھ جائے تو سوجن درد اور ورم پیدا کرتا ہے۔عام طور پر صحت مند افراد میں ایک دن میں یورک ایسڈ ۱۰ دس ملی گرام کی شرح سے پیدا ہوتا ہے یورک ایسڈ کا انسانی جسم سے اخراج بہت ضروری ہے کیونکہ یہ ہضم نہیں ہو پاتا پروٹین ، نائٹروجن غذائیں کھانے ورزش کے بعد خلیوں پر زہریلے اثرات مرتب کرنے والی ادویات کا استعمال سفید خلیات کی زیادتی میں اس کا اخراج زیادہ ہوتا ہے۔بریلیم اور سیسہ کے زہریلے اثرات اور پروٹین فری خوراک کھانے کے دوران اس میں کمی کا مشاہدہ کیا گیا ہے یورک ایسڈ بڑھ جانے سے پیدا ہونے والی بیماری کو نقرس یا گلٹیاں کا درد کہتے ہیں۔انگریز طبیب الفریڈ بیرنگ نے 1773 میں یورک ایسڈ کو نقعص میں مبتلا مریض کے خون سے پہلی دفعہ الگ کیا جس سے نقرس کے سبب بننے کے بارے میں معلومات اکٹھی ہوئیں جس سے مزید یہ بھی واضح ہوا جس سے مزید یہ بھی واضح ہوا کہ نقرس کے ۹۰ (نوے) فیصد مریض مرد اور ان کی عمر ۳۰ (تیس) برس سے زائد ہوتی ہے۔

علاج۔ غلہ جات جس میں گندم مکئی چاول اور ان سے بننے والی اشیاء ڈبل روٹی، جو کا دلیہ، کیک، شہد مکھن دودھ اور دودھ سے بننے والی اشیاء اور سبزیاں کھانے چاہیئے اور پھلوں میں سٹرابری، امرود، مالٹا، کینو، ناشپاتی، کیلا، خربوزہ وغیرہ استعمال کرنا چاہیئے اور یورک ایسڈ کے میں مبتلا مریض ہر قسم کے گوشت سے پرہیز کریں اس کے علاوہ الکحل، انڈے کی زردی، کلیجی، کافی چائے، تلی ہوئی اور چکنائی والی اشیاء سے پرہیز کریں۔ورزش اور صبح کے وقت نہانا یورک ایسڈ کا بہترین علاج ہے اس کے علاوہ دن میں کم ازکم ۲ دو سے ۳ تین لیٹر پانی پیئیں کیونکہ یورک ایسڈ پانی میں حل ہو جاتا ہے اس لیے زیادہ پانی پینے سے اس کے اخراج میں مدد ملتی ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

امیر طیبہ کے دربار کی حاضری

۲۹ محرم الحرام ۱۴۴۰ھ-8 018-10 پیر شریف

مدینہ منورہ کی حاضری میں بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضوری حاضری مؤمن کے لیے حاصل زندگی ہے۔سچ ہے کہ۔

میرا سب کچھ گنبد خضریٰ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

مواجہہ اقدس پر جب امتی اپنے کریم لجپال نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور سلام عرض کرتا ہے تو جو کیفیت ہوتی ہے وہ لفظوں میں بیان کرنا کس کی کیا مجال ہے۔شیخین کریمین کی بارگاہ میں سلام پیش کرنے کے بعد جنت البقیع شریف میں آرم فرما اہل بیت عظام صحابہ کرام اور مہات المؤمنین و دیگر جلیل القدر عظیم المرتبت شخصیات کی بارگاہ کی حاضری سعادت دارین ہے۔

مدینہ طیبہ میں حاضر ہو کر امیر مدینہ اسد اللہ واسد الرسول عم الرسول باب الدعاء سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری نہ ہو یہ کیسے ممکن ہے۔سچ ہے کہ حرمین شریفین کی حاضری اسی دربار گوہر بار میں منظور ہوتی ہے۔اس کی عملی تصویر یہ بندہ ناچیز مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی ہے کہ مدینہ منورہ آتے ہی پہلے امیر طیبہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہوں اور جاتے وقت بھی یہیں حاضر ہو کر آئندہ حاضری کی درخواست پیش کرتا ہوں جو واللہ فوراً قبول ہو جاتی ہے الحمدللہ وبکرم مصطفی علیہ التحیۃ والثناء بمشکل ایک ماہ پاکستان میں گذرتا ہے پھر حاضر ہو جاتا ہوں اور مدینہ پاک میں قیام کے دوران تقریباً روزانہ حاضری ہوتی ہے بعض اوقات تو شب و روز میں دو یا تین مرتبہ حاضری کا سبب بن جاتا ہے۔آج تین بار حاضری کا شرف ملا نماز ظہر یہیں پر ادا کی پھر (ائیر پورٹ) مطار قدیم کی طرف جانا ہوا واپسی پر نماز عصر یہاں آ کر ادا کی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مسجد سید الشہداء

مسجد سید الشہداء جو گذشتہ سال تعمیر نو مکمل ہوئی جو تعمیر کا عظیم شہکار ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مسجد کی تعمیر امیر طیبہ کی زندہ کرامت ہے اہل مدینہ بخوبی جانتے ہیں نجدی مطوعوں نے اس کی تعمیر کی شدید مخالفت کی کئی سال اس تعمیر کی رکی رہی گذشتہ رجب المرجب میں مکمل ہوئی فقیر کو نیٹ سے اس مسجد کا تعارف ملا جو پیش خدمت ہے۔

مدینہ منورہ میں احد پہاڑ کے دامن میں تعمیر کی گئی مسجد سید الشہداء کو تاریخی حیثیت حاصل ہے۔ یہ مسجد جنگ احد کے شہداء کی یاد میں تعمیر کی گئی ہے۔ سعودی جریدے کے مطابق "مسجد سید الشہداء" سعودی مذہبی امور و شعبہ دعوت وارشاد کی زیر نگرانی قائم ہے۔

مسجد سید الشہداء اس تاریخی مقام پر تعمیر کی گئی ہے، جہاں نبی کریم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام نے مشرکین مکہ کے خلاف تاریخی جنگ لڑی۔ یہاں پر جنگ میں شہید ہونے والے 70 صحابہ کرام کی آخری آرام گاہیں بھی موجود ہیں۔

ماہ رمضان میں مسجد نمازیوں اور روزہ داروں سے بھر جاتی ہے۔

اس مسجد کا رقبہ 54 ہزار مربع میٹر ہے جس میں 15 ہزار نمازی ایک وقت میں با جماعت نماز ادا کر سکتے ہیں۔

توجہ طلب مسئلہ؟؟

مدینہ منورہ میں آنے والے زائرین سید الشہداء کی بارگاہ میں حاضری کے لیے آتے رہتے ہیں رات دن دیوانگان عشق کا میلہ رہتا ہے رات کو نماز عشاء کے بعد حمامات (لیٹرین) بند کر دیئے جاتے ہیں جس سے آنے والے زائرین کو بہت زیادہ تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے رات کو جب ہم حاضر ہوتے ہیں تو بہت سارے زائرین حمامات بند ہونے کی وجہ سے پریشان ہوتے ہیں سعودی حکومت اگر زائرین کی یہ مشکل حل کر دے تو کار خیر ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ابواء شریف ام سید المرسلین خاتم النبیین

سیدہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں

۵ رصفر المظفر ۱۴۱۲ھ اکتوبر شب اتوار کو ہم ابواء شریف حاضر ہوئے فقیر کے ہم سفر الحاج محمد احمد قادری کاروان اسلامی (انٹرنیشنل) باب المدینہ کراچی محمد سلمان رضا قادری اویسی، محمد خرم بٹ قادری، جبکہ حضور سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے شہر فیصل آباد شریف کے دو صاحبان ہیں عزیزم محمد احمد بہاولپوری نے گاڑی ڈرائیو کی ہم رات کو تقریباً ۱۱:۳۰ بجے مدینہ منورہ سے عازم سفر ہوئے۔

ابواء شریف کا تعارف

سفر کی داستان عرض کرنے سے قبل ابواء کا تعارف ضروری ہے تاکہ قارئین کرام اس علاقہ کے محل وقوع کا پتہ چلے۔

ابواء تاریخ اسلام کے مطابق وہ مقام جہاں حضور نبی کریم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ بی بی آمنہ بنت وھب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا۔ ایک بلند پہاڑی پر ان کا مزار شریف ہے اس کا موجودہ نام وَادِی الْخُرَیْبَۃِ ہے۔

محل وقوع۔

ابواء مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ہے۔ قدیم شاہراہ جو مکہ مکرمہ سے بدر شریف سے ہوتی ہوئی مدینہ طیبہ جاتی ہے اس پر مستورہ کے نام سے ایک قریہ (گاؤں) آتا ہے یہاں سے مدینہ طیبہ جاتے ہوئے دائیں طرف چند میل کے فاصلہ پر ابواء کی بستی ہے۔

ابواء ودّان کے قریب مکہ اور مدینہ کے راستے پر مدینہ کے جنوب غرب میں (۱۷۰

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کلو میٹر) اور مکہ سے شمال غرب (۲۰۰ کلو میٹر) کے فاصلے پر اَبْوَاء نام کا ایک بہت بڑا دیہات ہے۔

ویب مائپ

مدینہ منورہ سے روانہ ہوتے ہی انٹرنٹ پر ہم نے ابواء شریف سرچ کیا تو ڈبل نئی روڈ سے (249km) کلو میٹر بتایا جا رہا ہے۔

مزار سیدہ آمنہ

ابواء سے باہر ایک اونچی پہاڑی ہے۔ ارد گرد جھاڑیاں اور کیکر کے درخت اُگے ہوئے ہیں۔ اس پہاڑی پر سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا مزار پر انوار ہے۔ مزار کیا ہے کالے پتھر توڑ کر ایک جگہ بے ہنگم سا ڈھیر لگا دیا گیا ہے اس کے ارد گرد چار دیواری ہے وہ بھی کالے پتھروں کو جوڑ کر بنا دی گئی ہے۔

ابواء کے معنی

لفظ ابواء کے متعلق بعض اہل لغت نے معنی بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ سیلابوں کے آنے کی جگہ یا مختلف لوگوں کے اکٹھے ہونے کی جگہ کو ابوا کہتے ہیں (یاقوت حموی، معجم البلدان، ج ا)

ابواء شریف عہد رسالت میں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری حیات میں ابواء کے مقام پر ایک غزوہ بھی ہوا اس کو غزوہ ودان بھی کہتے ہیں۔ یہ سب سے پہلا غزوہ ہے یعنی پہلی مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاد کے ارادہ سے ماہ صفر 2ھ میں ساٹھ مہاجرین کو اپنے ساتھ لے کر مدینہ طیبہ سے تشریف لائے۔ اور مقام ابواء تک کفار کا پیچھا کرتے ہوئے تشریف لے گئے مگر کفار مکہ فرار کر چکے تھے اس لیے کوئی جنگ نہیں ہوئی۔ یہ ہجرت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کے بارہویں مہینے ہوا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ساٹھ مہاجرین کا دستہ لے کر مدینہ منورہ سے تشریف لائے لشکر کا سفید جھنڈا سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہٗ کے پاس تھا۔ مدینہ منورہ میں آپ نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہٗ کو خلیفہ مقرر فرمایا۔ آپ ابواء تشریف لے گئے جہاں آپ کی والدہ ماجدہ کی قبر اطہر ہے وہاں سے آپ ودان تشریف لے گئے ان دونوں جگہوں کے درمیان چھ میل کا فاصلہ ہے اس علاقے میں ایک قصبہ میں مزینہ قبیلہ رہتا تھا یہ مقام مدینہ منورہ سے 80 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے یہ مدینہ طیبہ کے زیر اثر قبائل کی آخری سرحد ہے اس قبیلے کے لوگ پہلے ہی مسلمان ہو چکے تھے۔ ان کے اطراف میں قبیلہ بنی کنانہ کی شاخ بنی ضمرہ آباد تھی آپ نے چند دن وہاں قیام فرمایا اور یہاں چند دن ٹھہر کر قبیلہ بنو ضمرہ کے سردار مخشی بن عمرو ضمری سے امداد باہمی کا ایک تحریری معاہدہ کیا۔ معاہدہ یہ تھا یہ تحریر محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے بنو ضمرہ کے لیے ہے ان لوگوں کا (بنو ضمرہ کا) مال و جان محفوظ رہے گا اور اگر کوئی ان پر حملہ کرے گا ان کی مدد کی جائے گی لیکن اگر یہ اپنے مذہب کے لیے لڑائی کریں گے تو ان کی مدد نہیں کی جائے گی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کو مدد کے لیے بلائیں تو یہ مدد کو آئیں گے یہ معاہدہ کرنے کے لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پندرہ روز مدینہ طیبہ سے باہر قیام کرنے کے بعد بغیر جنگ و جدل کے مدینہ منورہ واپس تشریف لے آئے۔

(زرقانی علی المواہب ج 1 ص 393)

ابواء میں حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہٗ کی ولادت

بعض سیرت نگار حضرات نے اہل بیت کرام کے عظیم امام حضرت سیدنا جعفر صادق رضی اللہ عنہٗ کے صاحبزادے حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہٗ کی ولادت ابواء میں لکھی ہے۔ تاریخ ولادت ۷ رصفر المظفر ۱۲۸ ہجری اتوار ہے آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی حمیدہ مصفاۃ ہے جو معزز، عالمہ اور فاضلہ خاتون تھیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ابواء کی موجودہ صورت حال

یہاں سے مکہ جانے کے دو راستے نکلتے ہیں ایک راستہ ودان، جحفہ، مکہ اور دوسرا راستہ جحفہ سے مکہ کو جاتا ہے۔اب قدیم ابواء متروک اور خرابے کی صورت میں موجود ہے اور اسے خریبہ کہتے ہیں جو باغات اور کھیتوں پر مشتمل ہے۔نیا آباد ہونے والا ابواء شمال میں واقع ہے آخری دہائیوں میں اس دیہات کے اکثر لوگ بڑے شہروں میں ہجرت کر گئے ہیں۔نئے امکانات کی بدولت اس علاقے میں دوبارہ بحال ہوگئی ہے۔اب یہاں کی آبادی تقریبا ۷۰۰۰ (سات ہزار) نفوس پر مشتمل ہے۔جن میں اکثر قبیلۂ حرب سے تعلق رکھتے ہیں () نیز یہاں پرائمری، مڈل اور ہائی سکول پر مشتمل نو (9) سکولوں کے علاوہ مرکز بہداشت موجود ہیں سال ۲۰۱۰ء میں اس علاقے کے لوگ پانی کی قلت کا شکار ہو گئے۔لہذا شہر کے لوگوں نے پانی کے ٹینکروں کے ذریعے پانی کی فراہمی کیا۔

(روزنامہ ریاض، تاریخ ۹ ستمبر ۲۰۱۰ء سائٹ انٹرنیٹ روزنامہ الریاض)

منزل قریب آگئی

ہم مستورہ کے قریب محطہ (پٹرول پمپ) پر رکے وضو کیا حاجی محمد احمد قادری نے مسجد میں نماز عشاء ادا کی فقیر سمیت سارے ساتھیوں نے نوافل ادا کئے اور اپنی منزل کی طرف روانہ ہوئے رات کو تقریباً ۲ بجے کے قریب ہم ابواء شریف آن پہنچے۔

میرے والد گرامی حضور فیض ملت نے حاضری دی

یوم عید الفطر ۱۴۱۱ھ کو میرے والد گرامی حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ اپنے احباب حاجی میاں محمود احمد بٹ (ڈپٹی کمشنر رحیم یار خان) اور میاں حاجی عبدالغفور لاہو کے ہمراہ مقام ابواء

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حاضر ہوئے اپنے سفرنامہ میں حضرت سیدہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک کے بارے میں بتایا کہ اللہ کی قدرت چاروں اطراف سیاہ رنگ کے پتھر، پہاڑ اور پتھریلی زمین ہے البتہ اتنی جگہ ہموار ہے جس میں ایک قبر بنائی جاسکے اور حضرت سیدہ بی بی آمنہ اس مقام پر دفن ہیں، انکی قبر کے اطراف پتھر رکھ کر قبر کو محفوظ کرنیکی کوشش کی گئی ہے۔

(ابوین مصطفی مطبوعہ بہاولپور)

نجدیوں کے کارندے

ہم گذشتہ چند برسوں سے یہی سن رہے تھے کہ قبر مبارک کا نہ صرف نشان مٹادیا گیا بلکہ اس جانب جانیوالوں سے بھی سختی کی جاتی ہے۔ اسلامی آثار وتبرکات کے نشانات مٹانے والے وہابیوں نجدیوں کے ملازم وہاں کہیں گشت کر رہے ہوتے ہیں۔ کوئی گاڑی ادھر جاتے دیکھیں تو نہ جانے کہاں سے ٹپک پڑتے ہیں مگر رات کو وہ اپنے گھروں میں خراٹے لیتے ہیں اور عشاق اماں جان (بی بی سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا) کے قدموں میں حاضر ہو کر سکون پاتے ہیں۔ ہم ابواء کے مقام پر پہنچے تو ہم کبھی تصور نہیں کر سکتے تھے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے اس مقام تک پہنچ پائیں گے جس مقام پر موجود پہاڑوں، پتھروں، صحرا، زمین وفلک نے وہ رقت آنگیز منظر دیکھا جس کے تصور سے آج بھی بدن لرزا جاتا ہے۔ حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اماں جان انتقال فرمارہی تھیں اور آپ پھوٹ پھوٹ کر رو رہے تھے۔ وہاں موجود زمین وآسمان، پہاڑ، صحرا اور پتھر رو رہے تھے، خود آقائے نامدار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھ سال کی عمر سے تا رحلت اپنی والدہ ماجدہ کی جدائی میں مغموم رہے۔ ہم مین سڑک سے اترے اور بنجر بیابان نا ہموار زمین سے ہوتے ہوئے اس مقام تک پہنچ گئے جس کے آگے مٹی اور پتھروں سے ایک دیوار حائل تھی۔ انسانی ہاتھوں کی بنی یہ کچی دیوار اس مقام میں پوشیدہ کسی قیمتی خزانے کی ناکام نشاندہی کر رہی تھی۔ گاڑی کی لائٹیں بند کر دیں گاڑی سے نیچے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اتر کر ہم نے اس دیوار کو بڑے احتیاط سے عبور کیا حافظ احمد بھائی اور خرم بٹ چونکہ اس پہاڑی سے بخوبی واقف ہیں جہاں اماں جان (سیدہ آمنہ) کا مزار شریف ہے۔عشاق نے مزار شریف تک جانے کے لیے راستہ کی برائے نام نشاندہی کی ہوئی ہے۔ہم سارے ساتھی ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے پہاڑی کی چوٹی تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے ہم مجسمہ حیرت بنے کبھی اس مقام عالی کو دیکھتے اور کبھی اپنی حقیر اوقات پر نگاہ ڈالتے۔

مزار شریف کے پائنی جانب ذرہ فاصلے پر ہم خاموشی کے ساتھ بیٹھے گئے فقیر نے دھیمی آواز میں ختم شریف درود تاج شریف پڑھا باقی احباب نے بھی کلمات حنات' اوراد وظائف پڑھ کر فقیر کے ملک کئے۔فقیر نے دعا کے لیے ہاتھ اُٹھا کر اماں حضور (سیدہ بی بی آمنہ) کی بارگاہ میں نذرانہ پیش کیا۔وہاں مانگنے کیا لطف آیا کیا سرور آیا وہ لفظوں میں بیان کرنا میری کیا مجال سب کی آنکھیں نم تھیں اتفاق دیکھیں۔

؎ مولود کی گھڑی ہے ہم حاضر ہیں بی بی آمنہ کے در پر

ان کے پیارے بیٹے سرور کونین والی دارین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ولادت باسعادت کا وقت تھا منگتے جھولیاں بچھائے خیرات مانگ رہے تھے ایسا کرم ہوا دل مطمئن ہوا روح کو قرار آگیا۔دیر تک ہم سر نیاز جھائے اماں جان کے قدموں میں پڑے رہے۔

اور فقیر عالم تصور میں کھو گیا یوں لگ رہا تھا کہ میرے رب نے چودہ صدیوں کے تمام پردے الٹ دیئے ہیں فقیر کی اپنی حالت اس قدر غیر ہوگئی کہ کھڑے ہونے کی سکت نہیں رہی اور بے اختیار آنکھیں بند کر کے بیٹھ گیا اور چشم تصور میں اپنے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بچپن کے تمام مناظر فقیر کی آنکھوں کے سامنے آنے شروع ہو گئے۔اور بے اختیار سوچنے لگا،اے ارض وسما کے مالک! جسے تو نے اپنا حبیب اور تمام جہانوں کیلئے رحمت العالمین بنایا،اسے اتنے بڑے دکھ اور صدمے میں مبتلا کر دیا کہ یہاں ان کی پیاری اماں جان انہیں جدائی کا غم دیکر عالم برزخ کو چلی گئیں۔۔۔۔۔۔۔باپ دیکھا نہیں، کوئی بھائی اور بہن نہیں جو اس صدمے میں سینے سے لگا کر تسلی اور حوصلہ دے اور میرے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان آنسوؤں کو اپنے دامن میں سمیٹ لے۔۔۔۔۔اگر یہ واقعہ مکہ مکرمہ میں رونما ہوتا تو چلو وہاں محبت کرنے والا دادا، خاندان کے دوسرے عزیز واقارب اس گھڑی میں غم بانٹنے کیلئے ارد گرد موجود ہوتے۔بیاباں جنگل ،پتھریلے پہاڑوں اور صحرا میں یہ غم دیکھنے کو ملا۔۔۔۔دل سے ایک ہوک اٹھی، یا میرے رب! تو واقعی بے نیاز ہے۔

اُف نجدیوں کا ظلم

بظاہر پیاری اماں جان سیدہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک کا نشان ختم کر دیا گیا مگر نادان لوگ نہیں جانتے کہ قبر کا نشان مٹا دینے سے قلب میں ثبت عقیدت و محبت کے نشان نہیں مٹائے جا سکتے۔شہنشاہ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کسی نشان، قبر یا کتبہ کی محتاج نہیں۔سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ظاہری حیات میں اپنی پیاری والدہ ماجدہ کی قبر مبارک پر حاضری دے کر اس حاضری کو امت کیلئے سنت بنا دیا۔البتہ بعد میں نجدیوں وہابیوں نے اس سنت کو مٹانے کی ہر ممکن کوشش کی۔جن ہستیوں کے نام ومقام زندہ ہیں، انکی قبروں کے نشان مٹانے سے نشان مٹ نہیں سکتے۔صدیاں بیت گئیں لیکن آج بھی عقیدت مند مقام ابواء پہنچ جاتے ہیں۔ حاضری کے بعد ہم نیچے اترے مٹی کی دیوار کے قریب ایک بار پھر ہم نے اپنے دامن پھیلا کر اشکبار آنکھوں سے اماں جان سے خیرات طلب کی اور گاڑی میں بیٹھ کر عازم مدینہ منورہ ہوئے۔

بدر شریف

نماز فجر ہم نے بدر شریف کی تاریخی مسجد عریش میں ادا کی شہداء بدر کی بارگاہ میں سلام پیش کیا حاجی محمد سعید احمد قادری (یو کے) ہمیں ایک پاکستانی ہوٹل لے آئے وہاں پر تکلف ناشتہ کرایا ہوٹل کا عملہ بہت خوش اخلاق منلسار تھا۔ناشتہ کر کے ہم روانہ ہوئے بئیر روحاء

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(کنویں) پر آن رکے وہاں احباب نے پانی کی کینیں بھریں اور مدینہ منورہ صبح ۹ بجے پہنچ کر شکر خداوندی بجالائے۔ فقیر واپس پاکستان آیا تو سیدہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے حالات پر اپنے قبلہ والد گرامی حضور فیض ملت علیہ الرحمۃ کا مسودہ علم کے موتی نمبر 1664 میں باصرہ نواز ہوا جو نذر قارئین ہے۔

(یہ مضمون ماہنامہ فیض عالم بہاولپور نومبر 2018ء میں شائع ہوا)

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا

از۔ حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ

وہ ذات گرامی جس کی گود سرور کشور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جلوہ گاہ بنی جس کی خدمت کو سیدہ آسیہ و سیدہ مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہما آئیں حوریں حق غلامی بجالائیں یعنی: سیدہ طاہرہ طیبہ آمنہ بنت وھب الزھریۃ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

قبیلہ زُھرَۃ؟؟؟

آپ قریش کے قبیلہ بنو زُھرَۃ سے تھیں۔

زُھرَۃ جناب کلاب کے بیٹے تھے۔ اور جناب کلاب سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے تیسرے دادا ہیں۔ اور یہی وہ مقدس ہستی ہے جن میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والد گرامی سیدنا عبد اللہ اور والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا سلسلہ نسب جمع ہوتا ہے۔

(انسان العیون (۱/۵۲) واسد الغابۃ۔ ۱/۲)

نسب شریف

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد گرامی کا نام وھب بن عبد مناف بن زھرہ تھا۔ جبکہ دادا جان عبد مناف بن زھرہ بن کلاب تھے۔ دادی جان کا نام قیلۃ تھا اور کہا جاتا ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ھند بنت ابی قیلۃ ۔اور ابو قیلۃ کا نام وجز بن غالب ابن الحارث تھا۔جبکہ امام عبد اللہ بن مسلم دینوری نے آپکی دادی جان کا نام عاتکہ بنت الاوقص بن مرۃ بن ھلال بن فالج بن ذکوان بن سلیم بیان کیا ہے۔والدہ ماجدہ کا اسم گرامی برۃ بنت عبد العزی بن عثمان،اور نانا جان عبد العزی بن عثمان بن عبد الدار تھے۔جبکہ نانی کا نام نامی ام حبیب بنت اسد بن عبد العزی بن قصی بن کلاب بن مرۃ تھا۔(الطبقات الکبری (۱/۶)والمنتظم فی تاریخ الملوک والامم(۲/۸۳۲۔۹۳۲) المعارف للامام الدینوری (ص ۹۷)الطبقات الکبری (۱/۹۵)والمعارف (ص ۹۷)ودلائل النبوۃ للبیہقی (۱/۳۸۱)والمنتظم فی تاریخ الملوک والامم(۲/۳۲۷)

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا سلسلہ نسب کچھ اس طرح ہے

آمنۃ بنت وھب بن عبد مناف بن زھرۃ بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن فھر بن مالک بن النضر بن کنانۃ۔

(المعارف (ص ۷۷،۷۸)والطبقات الکبری (۱/۵۹)ومروج الذھب (۲/۲۷۴)ودلائل النبوۃ للبیہقی (۱/۳۸۱)والمنتظم (۲/۳۲۷) وتاریخ الاسلام للذھبی (السیرۃ النبویۃ ص ۲۲)والسیرۃ النبویۃ لابن کثیر (۱/۳۰۱)واسد الغابۃ (۱/۲۰۱)

اکلوتی بیٹی تھیں

حضرت سیدہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا جناب وھب بن عبد مناف اور برۃ بنت عبد العزی کی اکلوتی بیٹی تھیں آپکا کوئی بہن بھائی نہ تھا(المعارف ص ۸۷)وتاریخ الخمیس (۱/۲۸۱)

قبیلہ قریش کے فضائل

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا کے خاندانی شرف کا اندازہ تو اس بات سے ہی ہو جاتا ہے کہ آپ عرب کے قبیلہ قریش سے تعلق رکھتی تھیں اور فقط اسی قدر نہیں کہ والد گرامی قرشی تھے بلکہ والدہ ماجدہ برہ بنت عبد العزی اپنے والد عبد العزی بن عثمان اور والدہ ام حبیب بنت اسد دونوں کی طرف سے قرشیہ تھیں۔اور قریش وہ عظیم قبیلہ ہے کہ اس کے فضائل رسول اکرم صلی اللہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ہیں۔

ان اللہ اصطفٰی من ولد ابراھیم اسمعیل وصطفٰی من ولد اسمعیل بنی کنانۃ وصطفٰی من بنی کنانۃ قریشا

(صحیح مسلم برقم (۶۷۲۲) وجامع الترمذی برقم (۳۶۰۶، ۵۰۶۳)

وقال حسن صحیح و مسند احمد بن حنبل ۔و نحوہ فی التاریخ الکبیر للبخاری ودلائل النبوۃ للبیھقی و کنز العمال وصفۃ الصفوۃ۔ والوفاء باحوال المصطفی والسیرۃ النبویۃ لابن کثیر

(۱/۳۰۱)

بے شک اللہ تعالیٰ نے ابراھیم کی اولاد سے اسمٰعیل کو چنا۔ اور اسمٰعیل کی اولاد سے بنو کنانہ کو چن لیا۔ اور بنو کنانہ میں سے قریش کو چن لیا۔

نیز فرمایا۔

ان اللہ خلق الخلق فاختار من الخلق بنی آدم واختار من بنی آدم العرب واختار من العرب مضر واختار من مضر قریشا

بے شک اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اس سے بنی آدم کو پسند فرمالیا۔ اور بنی آدم میں سے عرب کو پسند فرمایا۔ اور عرب سے مُضَر کو پسند فرمایا اور مُضَر سے قریش کو پسند فرمالیا۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی (جلد اول۔ ومجمع الزوائد (۸/۵۱۲) والخصائص الکبری ج اول)

اور سیدنا جبرئیل علیہ السلام بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں۔

ان اللہ بعثنی فطفت شرق الأرض وغربھا وسھلھا وجبلھا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فلم اجد حیا خیرا من مضر ثم امرنی فطفت فی مضر فلم اجد حیا خیرا من کنانة ثم امرنی فطفت فی کنانة فلم اجد حیا خیرا من قریش

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دیکھ بھال کے لیے بھیجا تو میں نے زمین کے مشرق و مغرب پہاڑ و میدان کا چکر لگایا تو مجھے کوئی قبیلہ مضر سے بہتر نہ ملا۔ پھر مجھے حکم فرمایا تو میں نے مضر کا چکر لگایا تو مضر کا کوئی قبیلہ میں نے کنانہ سے بہتر نہ پایا پھر مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا تو میں نے کنانہ کا چکر لگایا تو کنانہ کا کوئی قبیلہ میں نے قریش سے بہتر نہ پایا۔

(نوادر الاصول از حکیم الترمذی وسبل الھدی والرشاد (ج اول)

اور صرف اسی قدر ہی نہیں کہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قریش سے تھیں، بلکہ آپ قریش کے قبیلہ بنو زہرہ سے تھیں۔ اور بنو زہرہ اور بنو ھاشم عرب کے وہ قبیلے ہیں کہ جنہیں عرب کے سب قبیلوں بلکہ قریش کے سارے خاندانوں پر بھی شرف حاصل تھا سب سے زیادہ معزز و مکرم سمجھے جاتے تھے اور اسی لئے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ازراہ تحدیث نعمت فرماتے ہیں۔

خرجت من افضل حیین من العرب ھاشم وزھرۃ

میری جلوہ گری عرب کے سب سے زیادہ فضیلت والے دو قبیلوں بنو ھاشم اور بنو زھرہ سے ہوئی۔

تاریخ دمشق (۱/۲۰۲) والخصائص الکبری (۱/۶۶)

وھب بن عبد مناف!!!

قریش اور بنو زہرہ سے ہونے کے بعد سیدہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کو یہ امتیاز بھی حاصل تھا کہ آپ حضرت وھب بن عبد مناف کی بیٹی تھیں اور وہ معزز شخص تھے جن کو بنی زھرہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کی سرداری حاصل تھی سیادت بنی زھرہ آپ ہی کے ہاتھ تھی اپنی قوم کے رئیس تھے جیسا کہ علمائے سیرت نے لکھا ہے۔

وھو یومئذ سید بنی زُھرۃ سنا وشرفا۔

یعنی حضرت وھب بن عبد مناف عمر اور عزت وشرافت کے اعتبار سے اپنے دور میں تمام بنو زھرہ کے سردار تھے۔

(السیرۃ النبیوۃ لابن کثیر (۱۷۷/) والبدایہ والنہایہ (۱/۹۴۲)

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

نسبی شرافت کے بعد جب سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی شخصی عزت وکرامت کو دیکھا جائے ذاتی رفعت ومنزلت پر نگاہ دوڑائی جائے تو سیدہ کی شخصیت مزید نکھر کر سامنے آجاتی ہے اس مقدس خاتون کا ذکر کرنے سے دل ودماغ سکون پاتے ہیں اہل محبت کے ایمان میں ایک نئی تازگی آتی ہے۔

زمانہ جہالت میں بھی پاک دامن

ذرا زمانہ جہالت کو اپنے ذہنوں میں لائیے، کونسی ایسی برائی تھی جو اہل عرب میں نہیں تھی؟؟؟ فقط مرد ہی نہیں عورتوں کی حالت بھی ناگفتہ بہ تھی بے حیائی کا دور دورہ تھا زنا اور فحاشی عام تھے مؤرخین لکھتے ہیں کہ عرب کی عورتیں، مردوں کے ساتھ زنا کرتی رہتی تھیں اور اگر بعد میں مرد چاہتا تو اس سے نکاح کر لیتا ورنہ چھوڑ دیتا۔ (سیرت حلبیہ ج اول)

لیکن ایسے کردار سوز حالات میں سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی سیرت پاک کا معاملہ بالکل برعکس نظر آتا ہے دل ودماغ حیرت میں ڈوب کر رہ جاتے ہیں ادھر عرب کی عورتوں میں زنا عام اور اس سیدہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کا لخت جگر، نور نظر آپ کی پاکیزگی بدیں الفاظ بیان کرتا ہے۔

لم یلتق ابوای قط علی سفاح

میرے ماں اور باپ کبھی بھی زنا پر اکٹھے نہ ہوئے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نیز فرمایا:

لم یزل اللہ ینقلنی من الاصلاب الطیبۃ الی الارحام الطاھرۃ

ہمیشہ سے ہی اللہ کریم مجھے صاف پشتوں سے پاک رحموں کی طرف منتقل فرماتا رہا

(الوفاء باحوال المصطفی والدر المنثور (۴۹۲/۳۔۷۹) والخصائص الکبری (ج اول)

ایک طرف تو عرب کی عورتیں ہیں کہ کھلے عام مردوں میں پھرتی مردوں کے ساتھ اختلاط، میل جول معمولی بات خیال کرتی ہیں اور دوسری جانب سیدہ آمنہ رضی اللہ جل وعلا عنہا کی ذات گرامی مردوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا کجا کبھی غیر مرد کی آپ پر نظر نہ پڑی کبھی بلا ضرورت گھر سے باہر نہ نکلیں علامہ امام جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں۔

صحیح الحافظ صلاح الدین العلائی .....انہا مخدرۃ مصونۃ محجوبۃ فی البیت لا تجتمع بالرجال

(الدرج المنفیہ ص ۲)

یعنی حافظ صلاح الدین علائی فرماتے ہیں کہ یہ بات صحت سے ثابت ہے کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ جل وعلا عنہا کمال درجہ کی باپردہ خاتون تھیں۔ گھر سے باہر نہ نکلتی تھیں اور نہ ہی مردوں سے میل جول رکھتی تھیں۔

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے کردار کی عظمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اشراف قریش کی طرف سے آپکے نکاح کے پیغام آیا کرتے اور آپ کے والد گرامی جب آپ سے پوچھتے تو آپ انکار کر دیا کرتیں اور فرمایا کرتیں۔

یا ألتزویجبت لم یأن لی (تاریخ الخمیس، ج :اول)

اباجان!!! ابھی تو میری شادی کا وقت ہی نہیں آیا۔

اور وہ کردار کی رفعت ہی تھی کہ آپ کو قوم بھر کی عورتوں سے اعلیٰ سمجھا جاتا تھا مرتبہ سیادت کی مستحق فقط آپ ہی کی ذات گرامی جانی جاتی تھی اور اسی لیے آج تک علمائے امت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بیک زبان اس بات کے معترف ہیں کہ :وھی یومئذسیدۃنساء قومھا

(البدایہ والنہایہ(۱/۹۴۲)والسیرۃالنبویۃلابن کثیر(۱/۱۷۷)

یعنی سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا کو نسبی شرافت کے علاوہ بھی وہ کمالات عطا کیے گئے تھے کہ آپ اپنے دور میں ساری قوم کی عورتوں کی سردار تھیں۔ اور لکھتے ہیں:

فاعطی اللہ آمنۃ من الجمال والکمال ما کانت تدعی بہ حکیمۃ قومھا (تاریخ الخمیس ج اول)

یعنی اللہ تعالیٰ نے سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا کو حسن و جمال، رفعت وکمال کی ان بلندیوں پر فائز فرمایا تھا کہ آپ کو اپنی قوم کی دانا ترین عورت کہا جاتا تھا۔ اور لکھتے ہیں۔

وھی یومئذ افضل امرأۃ فی قریش نسبا وموضعا

(دلائل النبوۃ للبیہقی(۱/۲۰۱)والسیرۃالنبویۃلابن ھشام مع شرحہ الروض الانف (۲/۵۳۱)وانسان العیون(۱/۴۶)

یعنی سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نسب ومرتبہ کے اعتبار سے قریش کی افضل ترین عورت تھیں۔

اور کہتے ہیں۔

اشرف عقیلۃ فی قریش (السیرۃالنبویہ از ابن کثیر)

قریش کی شریف اور پردہ نشین عورتوں میں سب سے زیادہ ذی شرف!!!!

اور ذرا سیدنا عبد المطلب کے وہ کلمات ملاحظہ فرمائیے جو سیف بن ذی یزن کے سامنے سیدہ آمنہ کے متعلق آپ سے صادر ہوئے، فرمایا:

کریمۃ من کرائم قومی آمنۃ بنت وھب بن عبد مناف

(دلائل النبوۃ از امام بیہقی)

میری قوم کی عورتوں میں سے ایک بزرگ، ذی شرف عورت آمنہ بنت وھب بن عبد مناف!!!

کچھ سیدنا عبداللہ کے بارے میں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کی بات چل پڑی ہے تو میں چند لمحات کے لیے آپ کی فکر رواں کو اس نقطہ پر غور کرنے کی دعوت دیتا ہوں کہ حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ جن کا اکناف عرب میں چرچا تھا جن کی ولادت کے دن ہی احبار شام کو معلوم ہو چکا تھا کہ آج رات محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے والد گرامی کی ولادت ہو چکی ہے جو خشک درخت کے نیچے بیٹھتے تو سرسبز شاداب ہو کر آپ پر اپنی ٹہنیاں جھکا دیتا جب آپ اٹھ جاتے تو پھر پہلی حالت پر آ جاتا بیٹھتے تو نیچے سے یہ آواز سنائی دیتی۔

سلام علیك ایها المستودع ظهره نور محمدا

اے وہ ذات جس کی پشت میں نور محمدی ودیعت کیا گیا ہے تم پر سلامتی ہو!!!!

حسن جمال کا یہ عالم تھا کہ مؤرخین لکھتے ہیں:

فشغفت به كل نساء قريش و كدن ان تذهل عقولهن فلقى عبدالله فى زمنه من النساء ما لقى يوسف فى زمنه من امرأة العزيز

(تاریخ الخمیس)

قریش کی ہر عورت ان پر فریفتہ تھی ان کے ساتھ عورتوں کی محبت و دیوانگی ایسی تھی کہ لگتا تھا کہ آپ کی محبت میں پاگل ہو جائیں گی حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کو اپنے دور میں عزیز کی عورت کے سبب جس طرح کے حالات کا سامنا کرنا پڑا تھا سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اپنے دور میں عورتوں کی وجہ سے ایسے ہی حالات کا سامنا کرنا پڑا۔

اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

لم تبق امرأة فى قريش الامرضت ليلة دخل عبد الله بآمنة

جس رات حضرت عبداللہ، سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہما کے پاس تشریف لائے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اس رات قریش کی ہر عورت افسوس اور غم کی وجہ سے بیمار ہوگئی۔

اور فرماتے ہیں:

احصوا مائتی امرآۃ من بنی مخزوم وبنی عبد مناف متن ولم یتزوجن اسفا علی ما فاتھن من عبداللہ

(سیرۃ النبویۃ لاحمد بن زینی دحلان وتاریخ الخمیس وانسان العیون فی سیرۃ الامین المامون سیرۃ الحلبیہ ج ا ص ۳۰)

بنی مخزوم اور بنی عبد مناف کی دوسو عورتیں شمار میں آئیں کہ جنہوں نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کا ساتھ نہ ملنے کے غم میں تادم مرگ شادی نہ کی۔

اور فاطمۃ بنت مر الخثعمیۃ !!!

مؤرخین لکھتے ہیں۔

کانت من اجمل النساء واعفھن

خوبصورت ترین اور کمال درجہ پاکباز تھی۔

لیکن جب حضرت عبداللہ کے رشک آفتاب چہرہ کو دیکھتی ہے تو نظر واپسی سے انکار کر دیتی ہے جبین اقدس میں نور نبوت کی چمک دیکھتی ہے تو دامن اقدس پکڑ کے بول اٹھتی ہے۔

ھل لك ان تقع علی واعطیك مئۃ من الابل

اے عبداللہ !!! مجھے اپنے قرب ووصال سے نواز دو اس کے بدلہ میں میں تمہیں سو اونٹ دونگی

لیکن وہ پیکر شرافت، معدنِ حسن وحیاء، منبع صدق وصفا فرماتا ہے۔

اما الحرام فالممات دونہ والحل لا حل فاستبینہ

فکیف بالامر الذی تتوینہ؟

والروض الانف (۲/۲۴۱) وصفۃ الصفوۃ (۱/۷۴) السیرۃ النبویۃ لاحمد بن زینی (۱/۳۰) وتاریخ الخمیس (ج اول) والسیرۃ الحلبیۃ (۱/۳۶) الطبقات الکبری (۱/۲۶) وکتاب جمل من انساب الاشراف (۱/۸۸) والسیرۃ النبویۃ لابن کثیر (ج ۱) والبدایہ والنہایہ والخصائص الکبری (ج اول) وبلوغ الارب)

حرام کام کرنے سے تو مرجانا آسان ہے اور یہ کام مجھے حلال نظر نہیں آتا تو پھر میں وہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کام کیسے کرسکتا ہوں جس کا تم ارادہ رکھتی ہو؟؟؟

ایسا شخص جس کا حل وحرم میں چرچا تھا سینکڑوں عورتیں راہ میں آنکھیں بچھاتیں اور ایک بار قرب ووصال پہ جان نذرانہ کرنے کو حاضر تھیں جن کے لیے اشراف عرب سے بارہا رشتوں کی پیش کش ہوتی ہے لیکن آپ کے والد گرامی ہیں کہ مطمئن ہی نہیں ہوتے۔لیکن جب سیدہ آمنہ کے ساتھ نکاح کی بات چلتی ہے تو وہی حضرت عبدالمطلب ایک بار اپنے بیٹے کے فضائل و کمالات پر نظر دوڑاتے ہیں اور دوسری بار سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی خداداد رفعتوں کو دیکھتے ہیں تو فورا بول اٹھتے ہیں۔

لم یعرض علی امرأۃ تستقیم لابنی غیرھا

سیدہ آمنہ (رضی اللہ عنہا) کے علاوہ میرے سامنے کوئی بھی ایسا رشتہ نہیں آیا جو میرے بیٹے کے کمالات کے پیش نظر میرے بیٹے کے لائق ہو۔۔۔۔۔!!!

(تاریخ الخمیس ج ا)

حضرت عبداللہ کے خداداد کمالات پر نظر رکھیے اور پھر حضرت عبدالمطلب کے سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے بارے ان تاریخی کلمات پر غور فرمائیے تو روز روشن کی طرح عیاں ہوا چاہتا ہے کہ جس طرح حضرت عبداللہ عزت و کرامت کے مسند نشین تھے، اسی طرح سیدہ آمنہ بھی رفعت ومنزلت کے اعلی درجہ پر فائز تھیں۔جیسے حضرت عبداللہ پیکر سیادت وشرافت تھے، یونہی سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا بھی مجسمہ شرم وحیا نمونہ عفت و پاکبازی پیکر حکمت و دانائی بلکہ رشک خواتین عالم تھیں۔۔۔۔ !!!اور کیوں نہ ہوں؟؟؟؟؟

یہ وہ ذات تھی کہ جس کی گود میں دو عالم کے سردار انبیاء تاجدار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی جلوہ گری ہونی تھی۔

اور یہ تو سید الرسل ﷺ کی بلا واسطہ ماں ہیں، آپ کی ذاتِ عالیہ کو رب کریم جنے وہ شرف بخشا کہ آپ کے سلسلہ نسب کی ہر ماں پیکر شرافت اور منبع حیاء رہی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تیرا سب گھرانہ نور کا

محمد بن سائب کلبی کہتے ہیں۔

کتبت للنبی ﷺ خمس مئة ام فما وجدت فیھن سفاحا ولا شیئا مما کان من امر الجاھلیة

میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پانچ سو امہات کے حالات کو لکھا سو میں نے ان میں نہ بدکاری پائی اور نہ ہی جاہلیت کی برائیوں میں سے کوئی بھی برائی۔

(الطبقات الکبری (ج اول) وتاریخ دمشق (ج ۱) والمنتظم فی تاریخ الملوک والامم (ج ۲) والخصائص الکبری (ج ۱) سیرۃ الحلبیۃ (ج ۱)

ایمان والدین مصطفیٰ ﷺ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین اور آباء واجداد کے بارے اہل حق اہلسنت کا متفقہ فیصلہ یہی ہے کہ وہ سب اپنے جد محترم حضرت ابراہیم علیہ اسلام کے دین حنیف پر تھے۔ اس مسلک کو امام فخر الدین رازی نے اختیار کیا اور کہا ہے۔

ورد أن آبائه کلھم الی آدم کانو علی التوحید

کہ آپ کے تمام آباؤ اجداد آدم تک توحید پر تھے۔

دلائل از قرآن پاک

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔

اور ہم عذاب نازل نہیں کرتے جب تک ہم نہ بھیجیں کسی رسول کو۔

(سورہ بنی اسرائیل آیت 15)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کریمین کے بارے میں جو لوگ یہ کہتے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہیں کہ وہ جہنمی ہیں۔قرآن کریم کی مذکورہ آیت کے حوالہ سے ان کا قول قطعاً قابل قبول نہیں کیونکہ نص صریح کے ساتھ اس آیت میں مذکور ہیں کہ جب تک کسی کے پاس کوئی نذیر نہیں آتا اور پھر وہ کفر وشرک پر اصرار کرے۔اس وقت تک وہ عذاب کا مستحق نہیں۔آپ کے والدین کریمین جس زمانہ میں آئے اور تشریف لائے اس میں کوئی پیغمبر مبعوث نہیں ہوا۔لہذا آیت ہذا کی نص صریح کے مقابلے میں ان کے قول کی کوئی وقعت نہیں ہوگی اور نہ ہی سرکار دوعالم کے والدین کا دوزخی ثابت ہوگا۔علمائے کرام نے ایمان آبا النبی کے بارے میں کئی دلائل ذکر کیے جن میں چند درج ذیل ہیں۔پہلی دلیل اللہ تعالی کا فرمان ہے۔

وَ تَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ وَ تَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ

توکل اسی ذات پر کریں جو غالب ورحیم ہے۔جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو اور نمازیوں میں تمہارے دورے کو۔(سورہ شعراء 217-219۔)

مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔

اراد تقلبك فی اصلاب الا نبیاء من نبی الی نبی حتی اخرجتك فی هذه الامة

(تفسیر الخازن :الجزء 3۔سورۃ الشعراء ال آیت 210)

یہاں وَتَقَلُّبَكَ سے مراد انبیا علیہم السلام کی مبارک پشتوں میں یکے بعد دیگرے منتقل ہونا ہے۔ یہاں تک کہ آپ اس امت میں مبعوث ہوئے۔حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ایک اور تفسیر ان الفاظ میں منقول ہے۔

ای تقلبك من اصلاب الطاهرة من أب الی أبا الی ان جعلك نبیا

(مسالک الحنفاء 40۔)

یعنی وَتَقَلُّبَكَ سے مراد پاکیزہ پشتوں سے پاکیزہ پشتوں کی طرف منتقل ہونا ہے۔ ساجدین سے مراد مومنین ہیں۔آیت مبارکہ میں مفسرین نے ساجدین سے مراد

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مومنین لیے ہیں یعنی آپ حضرت آدم علیہ السلام وسیدہ حوا سے حضرت عبداللہ اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہما تک جن جن کے رحموں اور پشتوں میں جلوہ افروز ہوئے وہ تمام احباب صاحب ایمان ہیں۔تفسیر جمل میں ہے:

یرٰك متقلباً فی اصلاب و ارحام المؤمنین من لدن آدم حوا الی عبداللہ و آمنہ فجمیع اصولہ رجالا و نساء مومنون

(الجمل 3:۔396)

اے محبوب حضرت آدم علیہ السلام وسیدہ حوا سلام اللہ علیہا سے لے کر حضرت عبداللہ وحضرت آمنہ رضی اللہ عنہما تک جن جن مومن مردوں اور عورتوں کے رحموں اور پشتوں میں آپ منتقل ہوئے، ان کو آپ کا رب ملاحظہ کر رہا ہے۔پس آپ کے تمام آباؤ اجداد خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں، تمام اہل ایمان میں سے ہیں۔

دوسری دلیل قرآن مجید نے جہاں ذات مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم بیان فرمائی ہے وہاں اس نے آپ کے والد ماجد کی بھی قسم کا ذکر ہے اور قرآن کا یہ قسمیہ بیان آپ کے نسب کی طہارت و کرامت پر شاہد ہے۔ارشاد باری تعالی ہے:

وَوَالِدٍ وَّمَاوَلَدَ (سورہ بلد آیت نمبر 3۔)

قسم ہے والد کی اور قسم ہے مولود کی۔

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی اس آیت کریمہ کے تحت لکھتے ہیں۔

المراد بالوالد ادم و ابراھیم علیھما السلام اوای والد کان وما ولد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (تفسیر مظہری 10-264)

اس آیت میں لفظ والد یا تو مراد حضرت آدم وحصرت ابراہیم علیہم السلام ہیں یا ہر والد مراد ہیں اور وماولد سے مراد نبی اکرم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس ہے۔اس آیت کریمہ میں ہر والد گرامی کے بارے میں قسم بیان فرمائی گئی ہے جس کے صلب میں نور محمدی نسلاً بعد نسل منتقل ہوتا ہوا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داد حضرت عبد

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

المطلب اور پھر آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پشت مبارک میں مستقر ہوا اور پھر حضرت آمنہ کے بطن پاک سے صورت انسانی میں ظہور پزیر ہوا۔ گویا وہ تمام افراد جو نسب مصطفی میں شامل ہیں مورد قسم ٹھہرائے گئے۔ تیسری دلیل قرآن مجید نے آپ کے نسب کو تمام انساب سے اعلی قرار دیا : ارشاد باری تعالی ہے:

لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

(سورہ توبہ آیت 128۔)

بے شک تمہارے پاس وہ رسول آئے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت گراں ہے۔ تمہاری بھلائی کے نہایت خواہاں ایمان والوں کے لیے نرم خو (اور) بے حد رحیم ہیں۔

حضرت سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ اس آیت کی تلاوت میں انفسکم کی بجائے انفسکم فا کی زبر کے ساتھ اسم تفضیل کے طور پر پڑھا۔

قرء رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لقد جآء كم رسول من انفسكم ، بفتح الفاء وقال انا انفسكم نسباً وصهراً وحسباً ليس من آبائي من لدن آدم سفاح

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انفسکم کو فا کی زبر کے ساتھ تلاوت کیا اور فرمایا کہ میں حسب ونسب میں تم سب سے زیادہ پاکیزہ ہوں۔ میرے آباؤ اجداد میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تک کسی نے بدکاری کا ارتکاب نہیں کیا۔ اللہ تعالی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طہارت نسبی کو پر مذکورہ بالا ارشاد ربانی کی توثیق وتصدیق کی صورت میں صراحت کے ساتھ آپ کے حسب ونسب کو بنی آدم میں سب سے افضل اور اعلی قرار دیا اور یہ وضاحت فرمادی کہ میرے محبوب کے تمام آباء واجداد سفاحت یعنی بدکاری سے پاک تھے اور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ (سورہ توبہ آیت 28۔)

مشرک نرے ناپاک ہیں۔

اس سے ثابت و واجب ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے تمام اجداد میں سے کوئی بھی مشرک نہ تھا۔

اسلاف کے تین مسلک

سید عالم فخر آدم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے والدین کریمین کے مذہب کے بارے میں اسلاف کے تین مسلک ہیں جنہیں فقیر اویسی غفرلہ نے اپنی کتاب "ابوین مصطفی" میں حضرت علامہ امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالی کی تصنیف "مسالک الحنفاء" کے حوالہ ذکر کیا۔

پہلا مسلک

انهما ماتا قبل البعثة ولا تعذيب قبلها لقوله تعالى وما كنا معذبين حتى نبعث رسولا

(مسالک الحنفاء)

یعنی رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے والدین رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے وصال فرما گئے تھے اور ان کو دعوت ہی نہ پہنچی اور دعوت سے پہلے کسی قسم کا عذاب نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے اور ہم عذاب دینے کے نہیں جب تک ہم رسول مبعوث نہ فرمالیں۔

دوسرا مسلک

انهما لم يثبت عنهما شرك بل كانا على الحنيفية دين جدهما ابراهيم

(مسالک الحنفاء)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین سے شرک ثابت نہیں ہے بلکہ وہ اپنے جدامجد سیدنا ابراھیم علی نبینا وعلیہ السلام کے دین حنیف پر تھے۔

تیسرا مسلک

ان اللہ احیا لہ ابویہ حتی آمنا بہ (مسالک الحنفاء)

یعنی اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و کرامت کیلئے آپ کے ابوین کریمین کو زندہ فرمایا اور وہ دونوں آپ پر ایمان لے آئے۔لیکن وہابیہ نجدی اس پر مصر ہیں کہ معاذ اللہ والدین مصطفی کا وصال کفر پر ہوا ہے لیکن یہ بات کسی بھی طریقہ سے درست نہیں ہے۔امام سیوطی نے اس موضوع پر چھ رسائل تصنیف فرمائے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ نے بھی دلائل قاہرہ سے ثابت فرمایا ہے کہ والدین مصطفی بلکہ تمام آباء رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن ہر طرح کے کفر و شرک سے پاک تھا۔

مزید تفصیل کے لیے فقیر اویسی غفرلہٗ کی تصانیف (۱) ابوین مصطفی اردو (۲) بغیۃ الفحول فی احیائے ابوئے الرسول عربی (۳) درۃ الکامنہ فی تحقیق قبر آمنہ میں ملاحظہ کریں۔

سیدہ بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ایمان کے قوی دلائل

جس طرح سیدنا عبداللہ کے متعلق یہ بات غایت ظہور میں تھی کہ نبی آخر الزمان ﷺ کی ولادت انہی کے گھر ہونے والی ہے، یونہی یہ بات بھی روزِ روشن کی طرح عیاں ہو چکی تھی کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن اقدس سے ایک ایسی ذات کا ظہور ہونے والا ہے جو اقوام عالم کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرائے گا سب کو اللہ کریم وحدہٗ لاشریک کی طرف بلائے گا۔

سیدہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے والد گرامی حضرت وھب بن عبد مناف کی پھوپھی سودۃ بنت زھرہ بن کلاب، جو کاھنہ تھیں، ایک دن بنی زھرہ سے کہنے لگیں۔

ان فیکم نذیرۃ او تلد نذیرا فاعرضوا علی بناتکم

مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تم میں ایک ایسی عورت ہے جو اقوام عالم کو ڈرسنانے والی ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یا اس کے بطن سے ایسا بچہ پیدا ہوگا جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرائے گا۔ تم لوگ ایسا کرو کہ اپنی بیٹیاں میرے سامنے لاؤ تا کہ میں پہچان سکوں کہ وہ کونسی لڑکی ہے!!!

جب بنی زھرۃ کی ہر ایک لڑکی ان کے سامنے لائی گئی تو انہوں نے ہر ایک کے بارے میں وہی بات بتائی جو کچھ عرصہ بعد ظاہر ہوگئی یہاں تک کہ جب سیدہ طیبہ آمنہ رضی اللہ عنہا سامنے لائی جاتی ہیں تو سودۃ بنت زھرہ جسے تلاش کر رہی تھیں اپنے سامنے دیکھ کر بے ساختہ بول اٹھتی ہیں:

هذه النذيرة او ستلد نذير اله شأن و برهان منير

(السیرۃ الحلبیۃ (۱/۴۷) والسیرۃ النبویۃ لدحلان (۱/۴۳)

یہی وہ لڑکی ہے جو اقوام عالم کو ڈر سنانے والی ہے یا یہ ایسا بچہ جنے گی جو نذیر مطلق، اعلیٰ شان کا مالک، اپنی نبوت اور رسالت پر روشن دلائل ساتھ لیے ہوگا۔

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح

نور محمدی جو سیدنا آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام سے لے کر سیدنا عبداللہ تک طیب طاہر پشتوں سے صاف ستھری رحموں میں منتقل ہوتا آ رہا تھا، جب اس نور کے ظہور اور اپنی ضیاء پاشیوں سے اکناف عالم کو منور کرنے اور جو امانت سیدنا عبداللہ کو ودیعت کی گئی تھی اس کی ادائیگی کا وقت قریب آ جاتا ہے تو سیدنا عبدالمطلب بغرض تجارت یمن جاتے ہیں اور یہود کے ایک حبر کے مہمان بنتے ہیں۔ وہ حبر آپ سے کہتا ہے۔

ممن الرجل؟ اے شخص کس قبیلہ سے ہو؟

آپ نے فرماتے ہیں۔

من قریش! قریشی ہوں!

حبر کہتا ہے من ایہم؟ کونسے قریشی ہو؟

فرماتے ہیں من بنی ھاشم! ھاشم کی اولاد سے ہوں!

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حبر کہتا ہے اتأذن لی ان انظر الی بعضك؟
مجھے تیرے بدن کا کوئی حصہ دیکھنے کی اجازت دو گے؟؟؟
آپ فرماتے ہیں:
نعم مالم یکن عورۃ !!!ہاں وہ حصہ دیکھ سکتے ہو جس کو چھپانا ضروری نہیں!!!
حبر آپ کی ناک کے ایک نتھنے کو کھول کر دیکھتا ہے پھر دوسرے میں دیکھتا ہے
تو بے ساختہ پکار اٹھتا ہے:
اشھد ان فی احدی یدیك ملکا وفی الاخری نبوۃ
میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے ایک ہاتھ میں اکناف عالم کی بادشاہی اور دوسرے
ہاتھ میں نبوت ہے!!!
پھر حیرت میں ڈوب کر کہتا ہے
انا نجد ذلك فی بنی زھرۃ فکیف ذاك؟؟؟
ہمارے علم کے مطابق تو یہ کمال بنی زھرۃ کو حاصل تھے تمہارے پاس کیسے؟؟؟
حالانکہ تم تو ھاشمی ہو!!!
جناب عبدالمطلب فرماتے ہیں:
لاادری۔۔۔۔۔مجھے تو معلوم نہیں!
پھر حبر کی سمجھ میں معاملہ آجاتا ہے اور وہ پوچھتا ہے:
ھل لك من شاعۃ؟ تیری کوئی شامہ ہے؟
آپ پوچھتے ہیں وماالشاعۃ؟ شامہ کیا ہوتی ہے؟
حبر کہتا ہے :الزوجۃ !بیوی!!!
آپ فرماتے ہیں:
اما الیوم فلا آج تک تو نہیں ہے!!
حبر آپ سے کہتا ہے:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فاذا رجعت فتزوج منهم

جب تو لوٹ کر جائے تو بنی زھرہ سے شادی کرنا!

یہ وہ واقعہ تھا جس نے سیدنا عبد المطلب کی سوچ وفکر کو بنی زھرہ کی طرف موڑ دیا آپ کے دل میں اس خواہش کو اجاگر کر دیا کہ نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلوہ گری آپ ہی کے گھر ہو لہذا آپ نے واپس آ کر ھالۃ بنت وھیب (سیدہ آمنہ کی چچازاد بہن) سے نکاح کیا۔لیکن ھالۃ کے بطن سے حضرت سیدنا امیر حمزہ وسیدہ صفیہ تو پیدا ہوئے لیکن نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ماں بننے کا شرف ھالۃ کے مقدر میں نہ تھا وہ عزت وکرامت تو سیدہ طیبۃ طاہرہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے شایان شان تھی اور انہی کے حصہ میں لکھ دی گئی تھی لہٰذا حضرت عبد المطلب کے صاحبزادے سیدنا عبداللہ نے سیدہ سے نکاح کیا تو وہ نور محمدی اپنی ماں کے بطن مین پہنچ گیا۔جب سیدہ آمنہ کے بطن اقدس سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہوئی تو قریش کہا کرتے:

فلح عبداللہ علی ابیہ۔عبداللہ اپنے والد پہ غالب آ گئے

(الطبقات الکبری (۱/۶۸)وتاریخ دمشق (جلداول) والمستدرک (ج ۱)ودلائل النبوۃ للبیہقی (ج۔۱)ومجمع الزوائد والبدیۃ والنہایۃ (۱/۱۵۲) والسیرۃ النبویۃ لابن کثیر و الخصائص الکبری (جلداول)والسیرۃ الحلبیۃ (۱/۷۱)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی غیبی مدد اور نکاح سبب

شیخ حسین بن محمد دیار بکری نے سیدہ آمنہ اور جناب عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما کے نکاح کا واقعہ کچھ اس طرح ذکر فرمایا ہے کہ:

ایک دن حضرت عبداللہ بغرض شکار باہر تشریف لے گئے کہ اچانک یہود شام کے نوے احبار اپنے ہاتھوں میں زہر آلود تلواریں لئے آپ کو پکڑ کر شہید کرنے کے ناپاک ارادے سے نمودار ہوئے۔اس وقت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا کے والد گرامی جناب وھب

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بن عبد مناف بھی شکارگاہ میں موجود تھے۔جب انہوں نے دیکھا کہ یہودیوں نے حضرت عبداللہ کو گھیر لیا ہے اور وہ اکیلے ہیں تو آپ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ کی مدد کیلئے آگے بڑھے۔وہ فرماتے ہیں کہ اچانک میری نظر ایسے لوگوں پر پڑی جو اس دنیا کے مردوں کی طرح نہ تھے گھوڑوں پر سوار،ان احبارِ یہود پر ٹوٹ پڑے یہاں تک کہ ان کو بھگا دیا۔

جب حضرت وھب بن عبد مناف نے یہ حالت دیکھی تو ان کے دل میں حضرت عبداللہ کی رغبت پیدا ہوگئی۔آپ نے سوچا کہ میری بیٹی آمنہ کیلئے ان کے علاوہ کوئی اور شخص ٹھیک نہ ہوگا۔لہذا آپ نے واپس لوٹ کر حضرت عبدالمطلب کی طرف ان کے بیٹے کیلئے پیغام نکاح بھیجا جس کو قبول کرلیا گیا۔(تاریخ الخمیس)

بعض حضرات نے سیدہ آمنہ اور جناب عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما کے نکاح کا سبب سودہ بنت زھرہ والی بشارت کو بھی بیان کیا ہے۔اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ آپ اپنے چچا وھیب بن عبد مناف کے پاس رہا کرتی تھیں اور جناب عبدالمطلب نکاح کا پیغام بھی انہی کے پاس لے کر گئے تھیاور بعض نے سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا کے اپنے چچا وھیب بن عبد مناف کے پاس رہنے کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا کے نکاح سے پہلے ہی آپ کے والد گرامی وفات پا چکے تھے۔

ابتدائے حمل کے حالات وواقعات

جب نور محمدی کو اپنے والد گرامی کی پشت انور سے نکلنے اور اپنی والدہ ماجدہ کے بطن اقدس میں استقرار کی اجازت ملی اور سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا کا عقد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ہوا تو آپکے زوج گرامی آپ کے پاس تین دن تک تشریف فرما ہوئے اور یوں جمعہ کی رات شعب ابی طالب میں جمرۃ وسطیٰ کے پاس (۴۳) نور محمدی سیدہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن اقدس میں جلوہ فرما ہوا۔اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ کے زوج حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ پیر کے دن آپ کے پاس تشریف فرما ہوئے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(سیرۃ الحلبیۃ (ج ۱)وبلوغ الارب(ج۱) والسیرۃ النبویۃ لدحلان(ج۱)(الطبقات الکبری (۱/۵۹)وکتاب جمل من انساب الاشراف (۱/۷۸)واسد الغابۃ (ج ۱)سیرۃ الحلبیۃ (۱/۳۶) وتاریخ الخمیس(ج اول۔والبدایۃ والنہایۃ(جلداول)والخصائص الکبری۱)

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ جب میرے شکم اطہر میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی جلوہ گری ہوئی تو مجھے بالکل معلوم نہ ہوا کہ میں حاملہ ہوں نہ ہی مجھے ایسا بوجھ محسوس ہوا جس طرح کا عورتوں کو محسوس ہوتا ہے۔لیکن اس قدر ہوا کہ مجھے حیض آنا رک گیا۔اور ایسے بعض اوقات ہوتا رہتا تھا کہ مجھے حیض آنا رک جایا کرتا تھا اور پھر لوٹ آتا (لہٰذا حیض کا رک جانا بھی میرے لئے کوئی نئی بات نہ تھی) مجھے اپنے حمل کا پتا اس وقت چلا جبکہ میں اونگھ میں تھی اور میرے پاس کوئی آنے والا آیا اور مجھے بولا:

ھل شعرت انك حملت؟ کیا تجھے معلوم ہے کہ تو حاملہ ہو چکی ہے؟

میں نے کہا: وہ کہنے لگا انک حملت بسید ھذہ الامۃ ونبیھا (السیرۃ الحلبیۃ (۱/۳۶))

ہاں تو اس امت کے سردار اور اس امت کے نبی کے ساتھ حاملہ ہو چکی ہے!!!

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا کے بطن اقدس میں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلوہ گری ہوئی تو آپ کیا دیکھتی ہیں کہ آپ کے اندر سے ایک نور نکلا،جس کی روشنی اسقدر زیادہ تھی کہ آپ نے اس نور کی روشنی سے ملک شام میں بُصری کے محلات دیکھ لئے۔

السیرۃ الحلبیۃ (۱/۷۷)

اور اسی طرح کے کئی واقعات و بشارات سیدہ آمنہ کو ابتدائے حمل میں پیش آتے رہے۔جو معروف ہیں (تفصیل کے لیے حضور فیض ملت محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ کی کتاب ''معجزات وواقعات ولادت'' کا مطالعہ کریں (از مرتب)

شوہر کی جدائی کا غم

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا کے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے ساتھ عقد کو ابھی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تھوڑا ہی وقت گزرا تھا ابھی نور محمدی کی بطن سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا میں جلوہ گری کو دو ماہ ہی ہوئے تھے کہ آپ کے شوہر نامدار سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ بغرض تجارت، قریش کی ایک جماعت کے ساتھ شام گئے اور رستے میں بیمار ہو گئے واپسی پر ان کا گزر مدینہ طیبہ سے ہوا تو بیماری کے باعث مدینہ طیبہ میں اپنے والد گرامی کے ننھیال بنی عدی بن النجار کے پاس رک گئے ایک ماہ تک وہاں پر قیام پذیر رہے لیکن طبیعت نہ سنبھلی ادھر جب حضرت عبدالمطلب کو خبر ملی تو انہوں نے اپنے بیٹے حارث یا زبیر کو خبر گیری کیلئے بھیجا لیکن وہ رشک ملائکہ جو اپنی ذمہ داری پوری کر چکا تھا عطا کردہ امانت کو صحیح سلامت اپنے محل تک پہنچا چکا تھا اپنے بھائی کے پہنچنے سے پہلی ہی پچیس سال کی عمر میں واصل باللہ ہو کر دارالنابغۃ میں مدفون ہو چکا تھا۔

اظہارِ غم

جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے وصال کی خبر مکۃ المکرمۃ پہنچی تو کہرام مچ گیا خانوادہ پر قیامت ٹوٹ پڑی جناب عبدالمطلب اپنے جواں سال بیٹے کی اس غریب الوطنی کی موت پر نڈھال ہو کر رہ گئے یہی حالت آپ کے سب بہن بھائیوں کی ہو گئی۔

خصائص الکبری (ج اول) (الطبقات الکبری (۱/۹۹) وتاریخ دمشق (۱/۳۶) وکتاب جمل من انساب الاشراف (ج ۱) وتاریخ الاسلام للذھبی (السیرۃ النبویۃ) وسبل الھدی والرشاد (ج ۱) وصفۃ الصفوۃ (۱/۱۵) والوفاء۔ والسیرۃ النبویۃ لابن کثیر (۱/۵۰۲) وسمط النجوم العوالی والسیرۃ النبویۃ للدحلان (۱/۴۳)۔

اور سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا!!!

جنہیں وہ ایک سہانی جھلک دکھا کر نظروں سے اوجھل ہو گئے تھے جب انہیں اپنے شریک حیات کے وصال کی خبر ملی تو آپ پر غم واندوہ کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ان کی یاد میں یہ اشعار کہے۔

عفا جانب البطحاء من آل هاشم
و جاور لحدا خار جا فی الغماغم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بطحا کے کنارے نے ھاشم کے بیٹے کو مٹا دیا۔ اور وہ پردوں میں لپٹے مکہ سے باہر لحد کے پڑوسی بن گئے۔

د عته ا لمنايا د عو ة فا جا بها
و ما تركت فى الناس مثل ابن هاشم

موت نے اچانک اس کو بلایا تو اس نے انکی دعوت کو قبول کرلیا۔ اور موت نے لوگوں میں ابن ھاشم جیسا کوئی نہ چھوڑا۔

عشية راحو يحملون سريره
تعاوره اصحابه فى التزاحم

بوقت عشاء جب اس کو اس کے دوست لے کر جارہے تھے تو اس قدر زیادہ تھے کہ باری باری کندھا دے رہے تھے۔

فان تك غالته المنون وريبها
فقد كان معطاء كثير التراحم

گردش زمانہ نے اگرچہ اسے ہلاک کر دیا ہے لیکن وہ بہت زیادہ سخی کمال درجہ مہربان تھے۔

(الطبقات الکبری (۱/۱۰۰) وکتاب جمل من انساب الاشراف (۱/۱۰۱) والسیرۃ النبویۃ لدحلان (۱/۴۳)

شوہر محترم کی محبت

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی اپنے خاوند گرامی سے محبت کا اندازہ ان اشعار سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ مزید برآں یہ کہ شوہر کے وصال کے بعد تا دم وصال اپنے خاوند کی قبر انور پر حاضری دیتی رہیں حالانکہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کا درمیانی طویل فاصلہ اور سفر بھی ہر طرح کی تکلیفوں سے بھرپور واقعۃً عذاب کا ٹکرا صحراؤں کی تپتی ریت اور عرب کی مثالی گرمی لیکن یہ پاک طینت عورت مجسمہ مہر و وفا گویا کہ اپنے شوہر نامدار سے وعدہ کرلیا تھا کہ یہ زندگی آپ ہی کی یاد میں گزرے گی اور وفا کا وہ کمال کہ جس کے سامنے سارے جہان کی عورتیں سرنگوں نظر آئیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

گی اوراس کے ساتھ تربیت کا عدیم المثال انداز ابھی پیارا بیٹا چھ سال کی عمر شریف تک پہنچتا ہے کہ انہیں بھی ساتھ لے لیا انکے باپ کی محبت دل میں بٹھانے کی خاطر اس قدر کٹھن سفر بھی کروایا اور یوں جہاں بیٹے کو آداب فرزندی کی تعلیم دی اپنا حق وفاداری بھی بجالایا!!!

ولادت باسعادت کے واقعات

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ جب ولادت کا وقت قریب آیا

اتانی ذلك الآتی فقال قولی اعیذہ بالواحد الصمد من شر کل حاسد۔

تو وہی شخص جو ایام حمل کی ابتداء میں آیا تھا پھر آ کر کہنے لگا کہ تم کہو میں اسے واحد بے نیاز رب کی پناہ میں دیتی ہوں ہر ایک حاسد کے شر سے۔

پھر آپ اس کو پڑھا کرتی تھیں۔(الطبقات الکبری (۱/۷۹)وصفۃ الصفوۃ (۱/۱۵)سیرۃ النبویۃ لدحلان (۱/۵۳)

دوران حمل آپ کو یہ بھی حکم دیا گیا کہ جب آپ کے بیٹا پیدا ہو تو اس کا نام احمد رکھیں اسی طرح کے متعدد واقعات و بشارات حمل کے آخری دنوں میں وقوع پذیر ہوتے رہے یہاں تک کہ عام الفیل کو واقعہ فیل کے پچاس یا پچپن دن بعد ۱۲ ربیع الاول شریف بمطابق ۲۰ اپریل بروز پیر جب رات کا اندھیرا جا رہا تھا اور دن کا اجالا ہر سو پھیلنے کو تھا تو سیدہ آمنہ کے بطن اقدس سے ایک ایسے نور کا ظہور ہوا کہ جس کی روشنی اور چمک سے در و دیوار روشن ہو گئے گھر میں اس قدر نور پھیلا کہ ہر طرف بس نور ہی نور نظر آنے لگا اس نور کی روشنی اس قدر زیادہ تھی کہ سیدہ آمنہ کے لئے زمین شام روشن ہوگئی وہ مشرق و مغرب اور ساری زمین جگمگا اٹھی۔

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے اپنے اس مبارک بیٹے کو تین یا سات دن تک دودھ پلایا۔ پھر ثویبۃ اسلمیہ نے آپ کو دودھ پلایا۔ پھر دستور عرب کے مطابق سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے کو سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے سپرد کر دیا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(الطبقات الکبری (۱۹/۱) ودلائل النبوۃ للبیہقی (۱۲۸/۱۔۱۱۱) وتہذیب سیرۃ ابن ھشام۔ والمنتظم فی تاریخ الملوک والامم (۲۴۲/۲) والوفاء باحوال المصطفی (وکتاب جمل من انساب الاشراف (۹۸/۱) وصفۃ الصفوۃ (۱۵/۱) والسیرۃ النبویۃ لدحلان المستدرک (۳۰۲/۲) والمعارف۔ مروج الذھب (۲۷۴/۲) وخصائص الکبری (۱۳۷/۱) وسمط النجوم العوالی (۲۹۲/۱۔ وسبل الھدی والرشاد (۵۰۴/۱) وتاریخ دمشق لابن عساکر (۵۶/۱)

اولاد سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا کی آقائے دو جہاں، سید انس وجاں، سیاح لامکاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کوئی اولاد نہ تھی۔ (الطبقات الکبری۔ ۹۷/۱)

(یثرب) مدینہ طیبہ جانا ہوا

ویسے تو سیدہ آمنہ اپنے شوہر نامدار کی قبر انور کی زیارت کو جایا ہی کرتی تھیں لیکن آپ کے پیارے بیٹے سیدنا محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم چونکہ کم عمر تھے، اس قدر طویل اور کٹھن سفر کی مشقتوں کے متحمل نہ ہو سکتے تھے، لہٰذا شفقت مادری کے پیش نظر اپنے بیٹے کو ساتھ نہ لے جایا کرتیں۔ جب آقائے نامدار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی عمر شریف چھ برس ہو چکی تو سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے اپنے اس بے مثل لختِ جگر کو بے نظیر آداب فرزندی سکھانے کا ارادہ فرمایا اور انہیں ساتھ لے کر اپنے شوہر محترم کی قبر انور کی زیارت کی غرض سے ام ایمن کی معیت میں (یثرب) مدینہ طیبہ آئیں وہاں دار النابغۃ جس میں سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ کی قبر انور تھی وہاں میں ایک ماہ تک قیام فرمایا۔ (جمل من انساب الاشراف (۱۳۰۱/۱۔ الطبقات الکبری (۶۱۱/۱) وتاریخ دمشق لابن عساکر (۷۶/۱) والبدایۃ النہایۃ (۹۷۲/) والمنتظم فی تاریخ الملوک والامم (۲۷۲/۲) والسیرۃ النبویۃ لابن کثیر (۵۳۲/۱۔ وسمط النجوم (/) والسیرۃ النبویۃ لدحلان (الکامل فی التاریخ لابن اثیر (۵۷۲/۱) وسبل الھدی الرشاد (۴۶۱/۲) وتاریخ الخمیس (۹۲۲/۔ دلائل النبوۃ للبیہقی (ج۱) وصفۃ الصفوۃ (۴۶/۱)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیدہ بی بی آمنہ کا مقصد سفر؟

مؤرخین نے یہ بھی لکھا ہے کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا بنی عدی بن النجار سے ملاقات کیلئے گئی تھیں لیکن اس قدر دور کے رشتہ داروں سے ملاقات کیلئے اتنا طویل و کٹھن سفر!!! عقل سلیم تسلیم کرنے سے انکار کرتی ہے۔ مزید برآں یہ کہ وہ کمال درجہ با پردہ اور گھر کے اندر رہنے والی خاتون تھیں پھر بھلا اتنا طویل سفر اس قدر دور کے رشتہ داروں سے ملاقات کے لیے کیوں کرتیں؟، نیز دارالنابغہ میں قیام بھی اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ مدینہ طیبہ تشریف آوری، رشتہ داروں سے ملاقات کیلئے نہیں بلکہ اپنے بے شریک حیات شوہر نامدار کی قبر انور کی زیارت کو تھی، اپنے لخت جگر کو ان کے والد گرامی کی مرقد دکھانے اور یوں نوعمری میں ہی والد گرامی کی محبت دل میں اجاگر کرنے کیلئے تھی۔

یا یوں کہیے کہ: اپنے شوہر گرامی سے جو امانت لی تھی، آج ان کو اپنی امانت داری دکھانے کیلئے آئی تھیں۔

یہودی پکار اٹھے کہ یہ نبی ہیں

جب سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا اپنے لخت جگر نور نظر سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی معیت میں مدینہ طیبہ میں تشریف فرما تھیں تو یہود نے آپ کو پہچان لیا اور پکار اٹھے۔

هو نبی هذه الامة وهذه دار هجرته

بچہ اس امت کا نبی ہے۔ اور اس جگہ یعنی مدینہ طیبہ میں ہجرت کر کے آئے گا۔

(شرح صحیح مسلم للنووی (۲/۶۴۴) والمرقات المفاتیح (ج۔ ۲) والزبدۃ العمدۃ للقاری (ج ۲) در المختار ورد المحتار (۲/۶۹۳) تفسیر روح المعانی لل آلوسی)

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا کو جب یہود کی ان باتوں کا علم ہوا تو آپ کو اپنے لخت جگر نو مجسم رحمت عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بارے میں خوف لاحق ہوا کہ کہیں کوئی آپ کو تکلیف پہنچا دے لہٰذا اپنے نور نظر کو لے کر دوبارہ مکۃ المکرمۃ کی طرف روانہ ہوگئیں۔

(السیرۃ النبویۃ لدحلان (۱/۳۵)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(یثرب) مدینہ طیبہ سے واپسی اور وصال

لیکن تقدیر کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا وہ لختِ جگر جو شکمِ مادر میں تھا تو سایہ پدری اس کے سر سے اٹھ گیا، آج جب اس دریتیم کی عمر چھ سال کے قریب تھی تو والدہ ماجدہ سے جدائی کا وقت آ پہنچا یا ابھی ابواء کی وادی میں پہنچے ہی تھے کہ سیدہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا طبیعت زیادہ خراب ہوگئی سفر کو جاری رکھنا مشکل ہوگیا تقدیر کا لکھا غالب آ گیا اور آپ اپنے اکلوتے لختِ جگر نورِ نظر کو ام ایمن کے حوالے کر کے واصل باللہ ہوگئیں (دلائل النبوۃ للبیہقی (۱/۸۸۱) والبدایۃ والنہایۃ (۱/۹۷۲)

ایمان سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی دلیل

فقیر اویسی غفرلہٗ نے اپنی تصنیف "ابوین مصطفیٰ" میں ایمان سیدہ آمنہ کے متعلق کافی دلائل عرض کئے ہیں چند ایک یہاں بھی بیان کر دیتا ہوں۔

جب سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کو اپنے وصال کا یقین ہو چلا تو اپنے اس نو عمر نورِ نظر، سید الاولین والاخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس پہ الوادعی نظر ڈالی پھر اس عظیم ماں کی زبان سے آخری کلمات ادا ہوئے۔۔۔۔ان کو ان کی رفعتِ منزلت کی تعلیم اور آخری نصیحت فرماتے ہوئے وہ تاریخی اشعار کہے جو سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل اور آپکے دین و مذہب کی صحیح ترجمانی کرتے ہیں وہ اشعار کہ جن پر نظر انصاف کرنے والے پر آپ کے دامن کی کفر شرک بلکہ ہر طرح کی برائی سے پاکیزگی روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے جن کو سننے سے اہل محبت کے ایمان کو نئی تازگی اور محبت کو نیا نکھار ملتا ہے۔

اَعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنّت، مُجدّدِ دِین وملّت، پَروانۂ شمعِ رِسالت مولانا الشاہ اِمام احمد رَضا خان رضی اللہ عنہ فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں اِمام ابونعیم دلائل النبوۃ میں بطریق محمد بن شِہاب زُہری، اُمِّ سماعہ اَسما بنت ابی رُہم، وہ اپنی والِدہ سے راوِی ہیں (کہ میں) حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے اِنتقال کے وقت (ان کے پاس) حاضِر تھی، محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کم سِن

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بچے کوئی پانچ برس کی عمر شریف، ان کے سرہانے تشریف فرما تھے۔حضرت خاتون نے اپنے ابن کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نظر کی، پھر فرمایا۔

بارك فيك الله من غلام
يا ابن الذى من حومة الحمام

اے بیٹے! اللہ تعالیٰ تجھ میں برکت عطا فرمائے۔اے اس شخص کے فرزند جس نے موت کے اچانک آنے سے نجات پا گئے۔

نجا بعون الملك العلام
فودى غداة الضرب بالسهام

جب صبح کے وقت (حضرت عبدالمطلب نے اپنی نذر پوری کرنے کے لیے اس کے بھائیوں کے درمیان) قرعہ اندازی کی گئی اور تمہارے باپ کا نام نکلا تھا تو فداء کیا گیا۔

بمائة من ابل سوام
ان صح ما ابصرت فى المنام

تو ایک سو چرنے والے اونٹ ان کی طرف سے فدیہ میں دیئے گئے۔جو کچھ میں نے خواب میں دیکھا اگر وہ صحیح ہو

فانت مبعوث الى الانام
من عند ذى الجلال و الاكرام

تو تُو جن وانس کی طرف مبعوث ہوا ہے رب ذوالجلال والاکرام کی طرف سے۔

تبعث فى الحل وفى الحرام
تبعث بالتحقيق و الاسلام

تو سرزمین حرام (مکہ معظمہ) اور حلال (کُل زمین) کی طرف اور مبعوث ہوا ہے حق و باطل کو ظاہر کرنے اور دین اسلام کو پھیلانے کے لیے

دين ابيك البر ابراهام
فالله انهاك عن الاصنام

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تمہارے نیک باپ ابراہیم (علیہ السلام) کے دین پر۔تو میں تجھے خدا کا واسطہ دے کر بتوں سے روکتی ہوں۔

ان لا تو الیھا مع الاقوام

کہ ان گمراہ قوموں کے ساتھ مل کر ان بتوں کی دوستی میں مت لگ جانا!!!!

(المواہب اللدنیۃ، المقصد الاول، ذکر رضاعہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۱/ ۸۸۔ فتاویٰ رضویہ، ۳۰/ ۱۳۰۱ابوین مصطفیٰ مطبوعہ بہاولپور سن اشاعت ۱۹۹۹)

ان کے اشعار کے خلاصہ میں سیدہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہ کے مومنہ ہونے کا واضح ثبوت ملتا ہے مزید اشعار بھی اس کتاب میں درج فرمائے ہیں۔ملاحظہ کریں

سیدہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا نے وفات کے وقت اشعار مذکورہ کے علاوہ عقیدہ البعث بعد الموت بھی فرمایا۔

کل حی میت و کل جدید بال و کل کبیر یفنی و انا میتۃ

وذکری باق وقد ترکت خیرا وولدت طھرا

ہر زندہ مرے گا اور ہر نئی چیز پرانی ہونے والی ہے اور ہر بڑا فنا ہو جاتا ہے۔میں تو مر رہی ہوں لیکن میرا ذکر باقی رہنے والا ہے کیونکہ میں نے اپنے پیچھے بھلائی کو چھوڑا ہے اور ایک ستھرا بچہ جنا ہے۔

(ابوین مصطفیٰ مطبوعہ بہاولپور سن اشاعت ۱۹۹۹ بحوالہ سبل الھدی والرشاد (ج ۲) سیرہ النبویۃ لدحلان (ج ۱) وتاریخ الخمیس (ج اول)

اس کے بعد وہ پاکیزہ شمع بجھ گئی۔میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ماں کو رخصت ہوتے دیکھا تو بے ساختہ رقت اور ہچکیوں کے ساتھ رونا شروع کر دیا۔اپنے ہی سینے سے منہ لگائے اس قدر روئے کہ سینہ مبارک تر ہو گیا۔ہائے ہائے۔۔۔۔۔اس وقت آنسو پونچھنے والا کوئی بھی نہ تھا، بڑی دیر تک در یتیم ماں کی قبر کے سرہانے بیٹھے اپنے آنسوؤں کا خراج پیش کرتے رہے۔قبر کے اردگرد پتھر جوڑ کر نیچے اترے ہی تھے کہ فوراً بے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سانگی سے دوڑ کر دوبارہ قبر پر پہنچ گئے۔ام ایمن یہ منظر دیکھ کر پیچھے دوڑیں۔جب قریب آئیں تو کیا دیکھتی ہیں کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی ماں کے قبر کے ساتھ چمٹ کر اس کے اوپر لیٹے ہوئے یہ فرما رہے تھے۔

"بے تحاشہ محبت کرنے والی ماں! تجھے تو خبر تھی کہ اس دنیا میں تیرے سوا میرا کوئی نہ تھا۔مجھے چھوڑ کر تم کہاں چلی گئی ہو"۔

ام ایمن نے اپنے بازوؤں میں لیتے ہوئے التجا کی،اٹھو بیٹا،میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے آنسوؤں سے تر چہرے سے جواب دیا کہ"نہیں، میں نہیں جاؤں گا،مجھے اپنی ماں کے پاس ہی رہنے دو"ام ایمن فرماتی ہیں کہ میں زبردستی اس ننھے شہزادے کو قبر سے اٹھا کر لائی۔

ساری مخلوق غم زدہ ہوئی

سیدہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر ساری مخلوق غم زدہ ہوئی زمین و آسمان روئے علوی و سفلی مخلوق میں ایک اضطراب سا پھیل گیا جنات تک کے اندر غم کی ایک لہر دوڑ گئی۔جس کی تفصیلات احادیث سیر کی کتب میں موجود ہے۔

مرثیہ جنات

مرثیہ جات جنات میں سے ایک نمونہ ملاحظہ ہو

نبکی الفتاۃ البرۃ الامینۃ۔ ذات الجمال العفۃ الرزینہ

ہم اس نوجوان، صالح امانت دار، صاحب جمال، کمال درجہ کی صاحب عفت خاتون پر روتے ہیں۔

زوجۃ عبداللہ والقرینۃ

ام نبی اللہ ذی السکینۃ

جو عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ کی زوجہ اور رفیقہ حیات ہیں جو اللہ تعالی کے نبی ﷺ، صاحب سکینہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کی والدہ ہیں۔

صاحب المنبر بالمدینة

صارت لدی حفرتها رهینة۔

وہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جو مدینہ میں صاحب منبر ہونگے۔اور وہ پاکیزہ خاتون اپنی قبر انور میں مدفون ہو چکی ہیں۔

(ابوین مصطفی مطبوعہ بہاولپور سن اشاعت ۱۹۹۹ء بحوالہ سبل الھدی والرشاد (ج دوم) والخصائص الکبری (ج اول) والسیرۃ النبویۃ لدحلان (ج اول) و تاریخ الخمیس (ج اول)

مزار سیدہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا

الطبقات الکبری اور المنتظم فی تاریخ الملوک والامم میں ہے کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا کا مزار پر انور ابواء شریف میں ہے۔

ابواء مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے۔قدیم شاہراہ جو مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ جاتی ہے اس پر گاؤں مستورہ کے نام سے آتا ہے یہاں سے مدینہ طیبہ جاتے ہوئے دائیں طرف چند میل کے فاصلہ پر ابواء کی بستی ہے۔بستی سے باہر ایک اونچا ٹیلا ہے۔اردگرد جھاڑیاں اور کیکر کے درخت اگے ہوئے ہیں۔اس ٹیلے پر سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا مزار پر انوار ہے۔مزار کیا ہے کالے پتھر توڑ کر ایک جگہ بے ہنگم سا ڈھیر لگا دیا گیا ہے اس کے اردگرد چار دیواری ہے وہ بھی کالے پتھروں کو جوڑ کر بنادی گئی ہے (ضیاء النبی از پیر محمد کرم شاہ)

مزار آمنہ کی حفاظت ربانی

فقیر اویسی عفرلہ نے الازرقی کی تصنیف "تاریخ مکہ" کے حوالہ سے اپنی کتاب ابوین مصطفی" میں لکھا۔

کفار مکہ غزوہ احد کیلئے آرہے تھے جب ان کا گزر مقام "بواء" سے ہوا تو ہندہ بنت عتبہ نے ابوسفیان بن حرب کہا کہ کاش میں سیدہ آمنہ کے جسد انور کو ان کی قبر مبارک سے نکال لو۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اور از راہ اذیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جا کر دکھائیں ابوسفیان نے قریش سے کہا قریش نے کہا ہم پر یہ دروازہ نہ کھولو ورنہ اس بنی بکر ہمارے مردوں کی قبر کھود ڈالیں گے (مسالک الحفاء سیوطی)

(فائدہ) وہ ہندہ جس نے (حالت کفر میں) سیدالشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ چباڈالا وہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار کی مٹی اُڑانے سے کب باز آنے والی تھی لیکن حقیقت یہ ہے جسے ابن اثیر نے لکھا کہ

فکفهم الله بهذا القول اکراما لأم النبی صلی الله تعالی علیه وسلم

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا کے اکرام کے لیے ان کفار کو ان کے ناپاک ارادے سے روک دیا۔ (ملخصاً ابوین مصطفیٰ مطبوعہ بہاولپور سن اشاعت ۱۹۹۹ بحوالہ الکامل فی التاریخ ج اول)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور پر تشریف آوری

صلح حدیبیہ والے سال جب رسول کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر ابواء شریف سے ہوا اور آپ نے اللہ رب العزت سے اپنی والدہ ماجدہ کی قبر اقدس پر حاضری کی اجازت مانگی اور اجازت مل گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر انور پر جلوہ گر ہوئے۔ آج اپنی اماں حضور کی قبر پر یوں حاضری دے رہے ہیں کہ آپ وہ تمام مناظر یاد تھے کہ جب صرف تین افراد کا قافلہ تھا۔ والدہ محترمہ نے اپنے لخت جگر نور نظر کا ہاتھ تھاما ہوا تھا اور خادمہ ام ایمن بھی ہمراہ تھیں۔ اچانک طبیعت خراب ہوگئی اور اسی پتھریلی زمین پر لیٹ گئیں، جسم پسینے میں شرابور اور بولا نہیں جا رہا تھا، بار بار کروٹ بدل رہی تھیں۔ شائد اپنے معصوم بچے کے سامنے اپنی تکلیف کو چھپانے کا عمل ہو کہ بیٹا پریشان نہ ہو جائے۔ آپ سہمے ہوئے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ نجانے اب کیا ہوگا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیرت نگار لکھتے ہیں۔

فاصلحہ یعنی گردش زمانہ و مرور ایام نے قبر انور میں جو تبدیلیاں کر دی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس قبر انور کو درست فرمایا۔

وبکی عندہ وبکی المسلمون لبکاء رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

اور قبر انور کے پاس اس قدر روئے کہ حاضرین مسلمان بھی آقا کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دیکھ کر رونے لگ گئے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے رونے کا سبب دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔

ادرکتنی رحمتھا فبکیت

مجھے اپنی ماں کی شفقت اور مہربانی یاد آ گئی تو میں رو پڑا۔

(الطبقات الکبری (ج اول) والمنتظم فی تاریخ الملوک والامم (ج ۲) وتاریخ الخمیس (ج۔۱)

دربارِ رسالت میں سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا کا مرتبہ

حضرت طلق بن علی فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا:

لو أدرکت والدی أو أحدھما وقد افتتحت صلاۃ العشاء وقرأت الفاتحۃ فدعتنی أمی یا محمد لأجبتھا لبیک

یعنی اگر میں اپنے والدین میں سے دونوں کو یا کسی ایک کو پاتا جبکہ میں عشاء کی نماز شروع کر چکا ہوتا اور فاتحہ بھی پڑھ چکا ہوتا اور میری ماں مجھے پکارتیں : اے محمد!!! تو میں ضرور جواب میں کہتا: لبیک (شعب الایمان)۔

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا کا زندہ ہونا

جس مٹی کو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے جسم اطہر کا قرب نصیب ہو جائے باوجود اس کے کہ وہ مٹی ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ سوائے قرب مکانی کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کوئی تعلق نہیں رکھتی لیکن پھر بھی علمائے امت کی زبان پر یوں یاد کی جاتی جائے۔

ماضم اعضاۂ الشریفۃ فانہ افضل مطلقا حتی من الکعبۃ والعرش والکرسی۔

جو جگہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اعضائے شریفہ سے ملی ہوئی ہے، کائنات کی ہر جگہ سے افضل ہے۔ یہاں تک کہ کعبہ، کرسی اور عرش الہی پر بھی فضیلت رکھتی ہے۔

(شرح صحیح مسلم للنووی (۱/۶۴۴) والمرقات المفاتیح (ج ۲) والزبدۃ العمدۃ للقار والدر المختار (۲/۶۹۳) ورد المحتار وروح المعانی للآلوسی (۲۱/۲۵) والعصیدۃ الشھدۃ للعلامۃ عمر بن احمد خرپوتی (ص ۸۱)

اور وہ بطن اقدس جس کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا تعلق اس مٹی کیساتھ تعلق سے کروڑوں گنا زیادہ ہے، تو کیا اس بطن اقدس کا اتنا مرتبہ بھی نہیں کہ وہ جنت میں جائے؟؟؟ کیا اہلِ محبت کی عقل اس کو روا رکھے گی کہ وہ بطن اقدس جہنم کا ایندھن بنے؟؟؟ عقل سلیم اس قضیہ کو تسلیم کرنے سے انکار کرتی ہے۔ لہٰذا ماننا پڑے گا کہ سیدہ طاہرہ طیبہ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا موحدہ، مومنہ اور ناجیہ تھیں۔ لیکن پھر بھی امت محمدیہ جو

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس()

کے اعزاز سے نوازی گئی ہے، اس کا ایک خاص مرتبہ اور مقام ہے۔ پس اسی بات کے پیش نظر سیدہ آمنہ کے لخت جگر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ میں اپنے ماں باپ دونوں کو اپنا امتی بنالوں تا کہ ان کے شرف وعزت، منزلت ورفعت میں مزید اضافہ ہو جائے۔ پس سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (اپنی والدہ کے پاس شرف امت محمدیہ نہ ہونے کے باعث) غمگین حالت میں حجون میں تشریف فرما ہوئے اور جب واپس لوٹے تو مسرور تھی میں نے اس تبدیلی کا سبب دریافت کیا تو فرمانے لگے:

سالت ربی عزوجل فاحیالی امتی فامنت بی ثم ردھا

میں نے اپنے رب عزوجل سے سوال کیا تو اس نے میری عزت وکرامت کیلئے میری ماں کو زندہ فرمایا۔ تو وہ رضی اللہ تعالی عنہا مجھ پر ایمان لا کر میری امت میں داخل ہوگئیں پھر اللہ جل وعلا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نے انہیں لوٹا دیا۔ (الناسخ والمنسوخ لابن شاھین وخلاصۃ السیر وتاریخ الخمیس (ج ا) ونشر العلمین المنیفین)

ایمان سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

صاحب روح البیان حضرت اسماعیل حقی لکھتے ہیں (فقیر نے اس تفسیر کا ترجمہ فیوض الرحمن کے نام کیا ہے) کہ امام قرطبی نے اپنی کتاب "تذکرہ "میں تحریر فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب "حجۃ الوداع "میں ہم لوگوں کو ساتھ لے کر چلے اور "حجون "کی گھاٹی پر گزرے تو رنج وغم میں ڈوبے ہوئے رونے لگے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو روتا دیکھ کر میں بھی رونے لگی۔ پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنی اونٹنی سے اتر پڑے اور کچھ دیر کے بعد میرے پاس واپس تشریف لائے تو خوش خوش مسکراتے ہوئے تشریف لائے۔ میں نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ! عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، کیا بات ہے؟ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رنج وغم میں ڈوبے ہوئے اونٹنی سے اترے اور واپس لوٹے تو شاداں وفرحاں مسکراتے ہوئے تشریف فرما ہوئے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اپنی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کی زیارت کے لئے گیا تھا اور میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ وہ ان کو زندہ فرما دے تو خداوند تعالیٰ نے ان کو زندہ فرمادیا اور وہ ایمان لائیں۔۔۔۔

(فیوض الرحمن ترجمہ روح البیان، سورۃ البقرۃ تحت ال آیۃ 119:، ج 1،)

اُف سعودی نجدی وہابیوں کی قبر انور کی بے حرمتی

رمضان 1999ء میں سعودی نجدیوں نے محسن کائنات آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر انور کو مسمار کر دیا ہے یہ سانحہ 18 رمضان المبارک 1419ھ بمطابق 7 جنوری 1999ء کو پیش آیا، چشم دید گواہوں کا کہنا ہے۔ مزار سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی جگہ کو نہ صرف بلڈوزر سے منہدم کیا جا چکا تھا بلکہ Excavator استعمال کر کے جگہ کو کئی فٹ گہرائی تک کھود کر تلپٹ کر دیا گیا تھا۔ پہاڑ کی وہ چوٹی جس پر یہ مزار شریف

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

واقع تھا، اسے بلڈوزر سے کاٹ کر پہاڑی کی ایک جانب دھکیل کر گرادیا گیا تھا۔ مزار شریف سے متعلق وہ پتھر جن پر ماضی میں زائرین نے نشاندہی کی نیت سے سبز رنگ کر دیا تھا، ان میں سے کچھ پہاڑی کی ڈھلوان پر پڑے ہوئے تھے اور کچھ پہاڑ سے نیچے ایک چھوٹی سی ڈھیر کی شکل میں پڑے تھے۔ مندرجہ بالا انتہائی دردناک اور ناقابل برداشت گستاخانہ افعال کے علاوہ مزار شریف کی نزدیکی چڑھائی کے راستہ میں شیشے توڑ کر ڈال دیئے گئے اور غلاظت کے ڈھیر لگا دیئے گئے۔ کسی بھی مسلمان کی قبر کی بے حرمتی کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ مسلمانوں کی قبروں پر چلنا، ان پر بیٹھنا یہاں تک کہ ان پر پاؤں رکھنا جائز نہیں اور مسلمانوں کی قبروں کی بے حرمتی کرنے والے کو روکنا واجب ہے کیونکہ وہ فاسق مستحق عذاب جہنم ہے۔

مزید برآں یہ کہ ان کے بارے میں بہت نازیبا کلمات بولے کہ جن کے بیان سے دہن قلم قاصر اور قلب قرطاس کانپتا ہے۔

نجدیو !!!! محبوب کا حق تھا یہی؟ عشق کے بدلے عداوت کیجئے !!!

اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ نے کیا ہی خوب فرمایا۔

وہ حبیب پیارا تو عمر بھر کرے فیض وجود ہی سر بسر
ارے تجھ کو کھائے تپ سقر تیرے دل میں کس کا بخار ہے؟

دل و دماغ غم و افسوس کے سمندر میں ڈوبا ہوا ہے اور یہ بات سمجھنے سے قاصر ہے کہ کفار مکہ اور دشمنان اسلام نے جس کام کا ارادہ کیا لیکن کافر ہوتے ہوئے بھی اس سے باز رہے لیکن شرفائے مکہ اور مدعیان اسلام نے وہ کام کیوں کیا؟؟؟ جس قبر انور پر مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائیں تو اس کی اصلاح فرمائیں۔ گردش ایام کی تبدیلیوں کو مٹائیں اور مرقد انور کی درستگی فرمائیں لیکن وہابی نجدی اسی قبر انور کو مٹائیں اور اس پر طرہ یہ کہ اس پہ اترائیں اور اسے عین اسلام بتائیں !!! آخر کیوں؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

فقیر اویسی غفرلہٗ نے ام نبی حضرت سیدہ طیبہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مختصر حالات چند نشستوں میں مکمل کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فقیر اس کاوش کو قبول فرمائے۔ فقط والسلام

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ بہاولپور پنجاب پاکستان

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

روضہ اقدس کی گرانے کی گستاخانہ سازشیں

آج ۵ رمحرم الحرام ۔ ۱۴ راکتوبر شب پیر شریف بعد نماز مغرب فقیر اپنے کمرہ میں واپس آیا تو احباب میں کسی نے روضہ اقدس کو گرانے کی تین سازشیں بھیجیں ان کی تفصیل میرے قبلہ والد گرامی حضور فیض ملت حضرت شیخ الحدیث علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ نے اپنی تصانیف تاریخ محبوب مدینہ" اعدائے گنبد خضریٰ" اور گستاخوں کا بُرا انجام" میں ذکر فرمایا ہے۔ فقیر انہیں اپنے آج کے مقالہ میں لکھ رہا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جلیل القدر صحابہ کرام حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبور کی بے حرمتی کرنے کی بار بار کوشش کی گئیں۔ آپ تینوں مدینہ منورہ میں مسجد نبوی شریف کے ملحقہ حجرہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں آرام فرما ہیں۔ دشمنوں نے بار بار کوشش کی کہ ان کے اجسام مبارک کو ان کی مزارات مقدسہ سے نکال لیا جائے تا کہ مسجد نبوی شریف اور مدینہ منورہ توجہ کا مرکز نہ رہیں۔ محقق علی الاطلاق الشیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب جذب القلوب تاریخ مدینہ میں تین بڑی سازشوں کا ذکر کیا ہے۔

پہلی سازش

ابن نجار نے اپنی کتاب بغداد کی تاریخ میں لکھا ہے کہ 386ھ سے 411ھ تک ایک فاطمی حکمران مصر کا بادشاہ تھا اور مدینہ منورہ اس کے زیر اثر تھا۔ اس حکمران کی سوچ اور کوشش یہ تھی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کے اجسام مبارک کو مدینہ منورہ سے مصر منتقل کیا جائے۔ اس طرح لوگوں کی توجہ مدینہ منورہ سے کی بجائے مصر کی طرف مبذول ہو جائے گی۔ اس نے اس مقصد کے لئے مصر میں ایک نہایت شاندار عمارت تعمیر کی جس میں وہ ان اجسام کو رکھنا چاہتا تھا۔ حکمران نے اس مقصد کے لئے اپنے ایک کارندے ابوالفتوح کو مدینہ طیبہ بھیجا جب یہ کارندہ جب مدینہ طیبہ پہنچا تو اہل مدینہ کو اس سازش کی خبر ہو گئی۔ انہیں ابوالفتوح پر بہت غصہ آیا۔ وہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ابوالفتوح اور اس کے ساتھیوں کو قتل کر دینے کو تیار ہو گئے ۔ابوالفتوح ڈر گیااور بول اٹھا۔میں اس سازش کو کبھی بھی عملی جامہ نہ پہناوں گا خواہ حاکم مصر مجھے قتل ہی کر دے ۔اسی دوران مدینہ منورہ میں ایک بہت بڑا طوفان آیا جس سے کئی گھر تباہ ہوئے اور جانی ومالی نقصان ہوا۔ابوالفتوح کو مدینہ سے بھاگنے کا ایک اچھا بہانہ مل گیااس طرح سے اللہ تعالی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو ان مجرموں سے نجات دی ۔اس حکمران نے ایک اور کوشش بھی کی لیکن وہ دوبارہ ناکام ہوا۔

دوسری سازش

امام علامہ سمہودی علیہ الرحمہ کے قول کے مطابق عیسائیوں نے یہ سازش 557ھ میں مرتب کی اس وقت شام کے بادشاہ کا نام سلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ علیہ تھے ۔اور اس کے مشیر کا نام جمال الدین اصفہانی تھا۔ایک رات نورالدین زنگی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں تین بار دیکھا ۔ہر بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سلطان سے کہا مجھے ان دونوں کی شرارت سے بچاو۔اس رات،نمازِ تہجّد کے بعد، سلطان نورالدین زنگی نے خواب میں دیکھا کہ رسول کریم ادوسرخی مائل رنگت کے آدمیوں کی طرف اشارہ کر کے سلطان سے کہہ رہے ہیں کہ مجھے ان کے شر سے بچاؤ۔سلطان ہڑبڑا کر اٹھا، وضو کیا،نفل ادا کیے اور پھر اس کی آنکھ لگ گئی۔دوبارہ وہی خواب دیکھا۔اٹھا وضو کیا۔نفل پڑھے اور سو گیا۔تیسری بار وہی خواب دیکھا۔اب اس کی نیند اڑ گئی۔اس نے رات کو ہی اپنے مشیر جمال الدین موصلی کو بلا کر پورا واقعہ سنایا۔مشیر نے کہا سلطان یہ خواب تین بار دیکھنے کے بعد آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں؟اس کا اب کسی سے ذکر نہ کریں اور فوراً مدینے روانہ ہو جائیں۔

اگلے روز سلطان نے بیس مخصوص افراد اور بہت سے تحائف کے ساتھ مدینے کے لیے کوچ کیا اور سولھویں روز شام کے وقت وہاں پہنچ گیا۔سلطان نے روضہء رسول پر حاضری دی اور مسجدِ نبوی میں بیٹھ گیا۔اعلان کیا کہ اہل مدینہ مسجد نبوی میں پہنچ جائیں،جہاں سلطان ان میں تحائف

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تقسیم کرے گا۔لوگ آتے گئے اور سلطان ہر آنے والے کو باری باری تحفہ دیتا رہا۔اس دوران وہ ہر شخص کو غور سے دیکھتا رہا،لیکن وہ دو چہرے نظر نہ آئے جو اسے ایک رات میں تین بار خواب میں دکھائے گئے تھے۔سلطان نے حاضرین سے پوچھا کیا مدینے کا ہر شہری مجھ سے مل چکا ہے؟ جواب اثبات میں تھا۔سلطان نے پھر پوچھا کیا تمہیں یقین ہے کہ ہر شہری مجھ سے مل چکا ہے؟ اس بار حاضرین نے کہا سوائے دو آدمیوں کے۔راز تقریباً فاش ہو چکا تھا۔سلطان نے پوچھا : وہ کون ہیں؟ اور اپنا تحفہ لینے کیوں نہیں آئے؟ بتایا گیا کہ یہ مراکش کے صوم وصلوٰۃ کے پابند دو متقی باشندے ہیں،دن رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود وسلام بھیجتے ہیں اور ہر ہفتے مسجدِ قبا جاتے ہیں۔فیاض اور مہمان نواز ہیں۔کسی کا دیا نہیں لیتے۔سلطان نے کہا سبحان اللہ اور حکم دیا کہ ان دونوں کو بھی اپنے تحائف وصول کرنے کے لیے فوراً بلایا جائے۔جب انہیں یہ خصوصی پیغام ملا تو انہوں نے کہا : الحمدللہ،ہمارے پاس اللہ کا دیا سب کچھ ہے اور ہمیں کسی تحفے تحائف یا خیر خیرات کی حاجت نہیں۔جب یہ جواب سلطان تک پہنچایا گیا تو اس نے حکم دیا کہ ان دونوں کو فوراً پیش کیا جائے۔حکم کی فوری تعمیل ہوئی۔ایک جھلک ان کی شناخت کے لیے کافی تھی،تاہم سلطان نے اپنا غصہ قابو میں رکھا اور پوچھا تم کون ہو؟ یہاں کیوں آئے ہو؟ انہوں نے کہا،ہم مراکش کے رہنے والے ہیں۔حج کے لیے آئے تھے اور اب روضہء رسول کے سائے میں زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔سلطان نے سختی سے کہا : کیا تم نے جھوٹ بولنے کی قسم کھا رکھی ہے؟ اب وہ چپ رہے۔سلطان نے حاضرین سے پوچھا یہ کہاں رہ رہے ہیں؟ بتایا گیا کہ روضہء نبوی کے بالکل نزدیک ایک مکان میں (جو مسجدِ نبوی کے جنوب مغرب میں دیوار کے ساتھ تھا) سلطان فوراً اٹھا اور انہیں ساتھ لے کر اس مکان میں داخل ہو گیا۔سلطان مکان میں گھومتا پھرتا رہا۔اچانک نئے اور قیمتی سامان سے بھرے ہوئے اس مکان میں،اس کی نظر فرش پر پڑی ہوئی ایک چٹائی پر پڑی۔نظر پڑنی تھی کہ دونوں مراکشی باشندوں کی ہوائیاں اڑ گئیں۔سلطان نے چٹائی اٹھائی۔اس کے نیچے ایک تازہ کھدی ہوئی سرنگ تھی۔سلطان نے گرج کر کہا کیا اب بھی سچ نہ بولو گے؟ ان کے پاس سچ کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔انہوں نے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اعتراف کیا کہ وہ عیسائی ہیں اور ان کے حکمراں نے انہیں بہت سا مال و زر اور ساز و سامان دے کر حاجیوں کے روپ میں مراکش سے اس منصوبے پر حجاز بھیجا تھا کہ وہ کسی نہ کسی طرح رسول کریم اکا جسدِ اقدس روضہء مبارک سے نکال کر لے آئیں۔اس ناپاک منصوبے کی تکمیل کے لیے،انہوں نے حج کا بہانہ کیا اور اس کے بعد روضہء رسول سے نزدیک ترین جو مکان کرائے پر مل سکتا تھا،وہ لے کر اپنا مذموم کام شروع کر دیا۔ہر رات وہ سرنگ کھودتے،جس کا رخ روضہء مبارک کی طرف تھا اور ہر صبح کھدی ہوئی مٹی چمڑے کے تھیلوں میں بھر کر جنت البقیع لے جاتے اور اسے قبروں پر بکھیر دیتے۔انہوں نے بتایا کہ ان کی ناپاک مہم بالکل آخری مراحل میں تھی کہ ایک رات موسلا دھار بارش کے ساتھ ایسی گرج چمک ہوئی جیسے زلزلہ آ گیا ہو اور اب جب کہ ان کا کام پایہء تکمیل کو پہنچنے والا تھا تو سلطان نہ جانے کیسے مدینے پہنچ گئے۔

سلطان نورالدین زنگی نے حکم دیا کہ ان دونوں کو قتل کر دیا جائے۔روضہء مبارک کے گرد ایک خندق کھودی جائے اور اسے پگھلے ہوئے سیسے سے پاٹ دیا جائے،تاکہ آئندہ کوئی بدبخت ایسی مذموم حرکت کے بارے میں سوچ بھی نہ سکے۔مذکورہ بالا واقعہ (مطابق ء) کا ہے۔

سلطان نے روضہ مبارک کے قریب ایک چبوترہ بھی بنوایا۔تاکہ اس پر ان قبور کی حفاظت کے لئے ہر وقت پاسبان رہیں۔یہ چبوترہ اب بھی موجود ہے۔اور باب جبریل سے داخل ہوتے ہی دائیں جانب ہے۔بعض زائرین اسے مقام صفہ سمجھتے ہیں۔حالانکہ مقام اصحاب صفہ مسجد نبوی کے اندر تھا۔جب کہ چبوترہ اُس وقت کی مسجد کی چار دیواری سے باہر تھا۔

مقام اصحاب صفہ کے تعین کے لئے استونہ عائشہ سے شمال کو چلئے (یعنی قبلہ کی سمت کے خلاف) پانچویں ستوں کے قریب مقام اصحاب صفہ ہے۔یا یہ کہ پرانے باب جبریل کے بالمقابل یہ مقام تھا۔یاد رہے کہ وہاں اس وقت کوئی چبوترہ نہیں۔

(یاد رہے اس میں اختلاف ہے،بعض ابھی بھی اسے ہی اصحاب صفہ کا ہی چبوترہ کہتے اور لکھتے ہیں،لیکن بعض کے نزدیک یہ وہ چبوترہ نہیں،بلکہ سلطان نورالدین زنکی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا ہی بنایا گیا ہے۔)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تیسری سازش

طبری نے اپنی کتاب الریاض النضرہ میں اس سازش کا یوں ذکر کیا ہے۔

حلب شہر (شام) کے چند لوگ مدینہ منورہ آئے وہ مدینہ کے گورنر کے لئے بیش بہا تحائف لائے۔ان کی خواہش تھی کہ روضہ مبارک میں داخل ہو کر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے اجسام مبارک نکال کر یہاں سے باہر پھینکیں (معاذ اللہ)۔گورنر کی مذہبی سوچ بھی ایسی ہی تھی۔اس نے منظوری دے دی۔گورنر نے مسجد کے خادم سے کہا کہ اگر رات کو کچھ لوگ آئیں تو ان کیلئے مسجد کا دروازہ کھول دینا اور وہ جو کچھ کرنا چاہیں اس میں مداخلت نہ کرنا۔عشاء کی نماز سے کافی دیر بعد کسی نے باب السلام پر دستک دی۔خادم نے مسجد کا دروازہ کھول دیا۔تقریباً چالیس آدمی مسجد میں داخل ہو گئے۔ان کے پاس توڑ پھوڑ اور کھدائی کے ہتھیار بھی تھے۔خادم سہم گیا۔اور ایک کونے میں دبک کر بیٹھ گیا۔یہ لوگ روضہ مبارک کی طرف بڑھے۔ابھی منبر تک نہ پہنچے تھے کہ اچانک ان کے نیچے کی زمین پھٹ گئی یہ سب لوگ اپنے ہتھیاروں سمیت اس زمین میں دفن ہو گئے۔گورنر ان لوگوں کا بے تابی سے انتظار کرتا رہا۔بالآخر خادم کو بلایا اور ان لوگوں کے بارے میں دریافت کیا۔خادم نے اسے سارا واقعہ بتا دیا۔گورنر نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے۔تم یقیناً پاگل ہو۔خادم نے گورنر کو دعوت دی کہ وہ اپنی آنکھوں سے موقع دیکھے۔گورنر نے اس جگہ کی زمین کو دھنسا ہوا پایا تو خادم سے کہنے لگا۔تم اس معاملے کے بارے میں زبان نہ کھولنا ورنہ میں تمہارا سر اُڑا دوں گا۔

وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ

اللہ کے دشمن اپنی عقل کی تدبیریں بناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی اپنی تدبیرین بناتے ہیں یقیناً اللہ کی تدبیریں انسانی تدبیروں پر حاوی ہیں۔

(سورۃ الانفال 30)

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یاد رہے کہ اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا وعدہ پورا کیا اور آپ کی دنیاوی حیات میں اور اس کے بعد بھی سب لوگوں سے حفاظت فرمائی۔

سورۃ المائدہ

دعا کرتے رہیں

۶ محرم الحرام۔ ۱۵ اکتوبر پیر شریف کو نماز عصر کے بعد الوداعی سلام بحضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش کرنے مواجہہ اقدس پر حاضری دی۔

قدیم حرم نبوی شریف (ترکی حصہ) معروف چتوترہ اصحاب الصفہ کے قریب دوستونوں کے ساتھ روزہ افطار کیا۔ نماز مغرب کے بعد علامہ محمد یوسف المدنی سعیدی' قاری نذیر احمد نقشبندی (فاضل جامعہ اویسیہ بہاولپور) قاری محمد یسین مہروی وغیرہ سے عرض کیا کہ فقیر کی حاضری کے لیے دعا کرتے رہیں۔

مدینہ سے الوداع

مدینہ منورہ سے جدائی کا صدمہ کچھ ایسا ہوتا ہے کہ الفاظ میں اسے بیان کرنا فقیر کے بس میں نہیں حضور تاج الشریعہ قبلہ ازہری میاں علیہ الرحمہ نے کیا خوب لکھا ہے

؎ فرقت مدینہ نے وہ دیئے مجھے صدمے۔ کوہ پر اگر پڑتے کوہ بھی تو ہل جاتا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تحفظ ناموس رسالت کے لیے 55 ایام قید کاٹی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مدینے کے بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی اپنے دونوں بیٹوں محمد اعجاز اویسی، محمد شہزاد اویسی سمیت تحفظ ناموس رسالت تحریک میں ۲۳ نومبر 2018ء تا ۱۷ جنوری 2019ء 55 ایام سنٹرل جیل بہاولپور میں اسیر رہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے محبوب کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاص کرم رہا کہ ہم اسیری میں بھی مدینہ منورہ کی یادوں کے خوب مزے لیتے رہے۔ اسیری کے ایام کی تفصیلات فقیر پھر کبھی عرض کرے گا۔ رہائی کے بعد۔

بس ایک ہی دھن تھی کہ مدینہ دیکھوں

27/فروری 2019ء منگل کو دو سال کے ویزہ کے حصول کے لیے باب المدینہ (کراچی) جانا ہوا فقیر محمد فیاض احمد اویسی کے ہمراہ بھائی محمد جنید رضا قادری قاری غلام شبیر المدنی اور الحاج نور اویسی (بہاولپور) ہیں الحاج محمد احمد قادری اویسی کاروان اسلامی (انٹرنیشنل) کراچی نے خوب مہمان نوازی فرمائی اور اعتماد سنٹر تک اپنے ڈرائیور کو فقیر کے ساتھ بھیجا جبکہ بھائی الحاج محمد سعید احمد قادری (سعید جیولرز گجرات) حال مقیم یو کے نے فقیر کے دو سال کے ویزہ کے لیے بہت زیادہ تعاون فرمایا ویزہ کے متعلق تمام ضروری کاغذات رائل ٹرائیول کے عزیزم محمد شہزاد نے مکمل کرائے (فجزاکم اللہ الخیر) اللہ رب العزت کا خاص کرم اور آقا کریم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص مہربانی کہ دو دنوں میں (یکم مارچ 2019ء کو) دو سال ویزہ لگ گیا۔

؎ کیا بتاؤں ملی مجھ کو کتنی خوشی جب مژدہ ملا کہ میرا ویزہ لگا

اب تو فقیر کو ایک پل چین نہیں آرام نہیں مگر کچھ دینی، تبلیغی مصروفیات کی بنا پر ۳/تا ۱۳/رجب المرجب ۱۴۴۰ھ 11 تا 20 مارچ 2019ء پنجاب کے مختلف

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اضلاع لاہور شیخوپورہ گجرات، سرگودھا میانوالی فیصل آباد پاک پتن شریف اور سندھ خیرپور میرس جانا ہوا 21 مارچ کو جامع مسجد سیرانی بہاولپور میں جمعۃ المبارک میں خطاب اور نماز کی سعادت حاصل کی ۔ ۱۵ رجب المرجب 22 مارچ ہفتہ کو اپنے والد گرامی حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدہٗ کے مزار شریف پر دلائل الخیرات کی منزل کا آغاز کرنے والا ہی تھا کہ پی آئی آفس بہاولپور سے بہت ہی پیارے بھائی محمد وسیم رانا صاحب کا فون آیا کہ ملتان ۔اسلام آباد تا مدینہ منورہ آپ کی سیٹ کنفرم ہو چکی ہے آپ جلد از جلد ملتان پہنچیں فقیر کا سامان کیا تھا؟ بس بیگ اٹھایا اور چل دیئے اللہ بھلا کرے علامہ مولانا قاری محمد اسلم مہروی صاحب کا انہوں نے ایمرجنسی گاڑی کا بندوبست کیا فقیر کو بروقت ملتان ائیر پورٹ پہنچایا نماز ظہر فقیر نے ائیر پورٹ میں ادا کی ہی تھی کہ اعلان ہوا اسلام آباد کے لیے جہاز تیار ہے ۔ہم سوار ہوئے تقریباً 4-30 بجے دن اسلام آباد پہنچے ہی تھے کہ مدینہ منورہ کے لیے جہاز تیار تھا بھاگا بھاگا فقیر پی آئی اے کے کانٹر پر پہنچا سامان جمع کرایا وہاں ایک صاحب بولے حاجی صاحب سب مسافر آگئے ہیں آپ کا انتظار ہو رہا ہے امیگریشن کانٹر بھی بند ہو چکا تھا پی آئی اے کے ایک اہلکار کی منت سماجت پر ایک آفیسر آیا اس نے ہمارے پاسپورٹ پر خروج کا ٹھپا لگایا اور ہم جہاز کی طرف بھاگ پڑے گیٹ نمبر 4-B سے مسافران مدینہ طیبہ لائن میں لگے ہوئے تھے فقیر نے موقعہ غنیمت جانا نماز عصر دو رکعت قصر ادا کرلی اور جہاز کی طرف آیا فقیر کی سیٹ نمبر 41G ہے ۔جہاز بہت بڑا ہے کپتان نے اعلان کیا کہ مدینہ منورہ کی طرف ہمارا سفر شروع ہو چکا ہے تمام مسافران طیبہ دعا سفر پڑھ لیں ہم نے درود وسلام کے ساتھ دعا سفر پڑھی بتایا گیا کہ ہمارا یہ سفر ساڑھے پانچ گھنٹے کا ہوگیا مدینہ منورہ کے مقامی وقت کے مطابق ہم رات 9-20 پر مدینہ منورہ ائیر پورٹ جا پہنچیں گے ۔جہاز نے اُڑان بھری اور تھوڑی دیر میں پاکستان کی سرزمین کو ڈھیروں دعاؤں کے ساتھ ہم نے الوداع کیا دوران سفر آج

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(ہفتہ) کی منزل دلائل الخیرات مکمل کی اور درود شریف کا ورد جاری رکھا اور اپنے گناہوں کو یاد کر کے آنکھیں نم ہو جاتی بار بار ذہن میں یہ خیال آتا کہ مجھ کمینے نکمے اور ناکارہ پر ایسا کرم کہ بار بار مقدس ومطہر ومعنبر زمین مدینہ طیبہ کی حاضریاں اس میں فقیر حقیر پر تقصیر کا کوئی کمال نہیں نہ کوئی ایسا عمل ہے اور نہ ہی کوئی ظاہری اسباب ہیں یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سچے غلاموں کی دعا قبول فرماتا ہے اور یہ میرے قبلہ والد گرامی حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ کی دعاؤں کا صدقہ ہے جو انہوں نے مجھ فقیر بے نواء کو دیں ورنہ کہاں مدینہ اور کہاں میں کمینہ بہر حال خیالات کی دنیا میں خوب سیر ہوتی رہی اس دوران جہاز کے عملے نے اشیاء خرد ونوش سے مسافران طیبہ کی خاطر مدارات بھی کی بالآخر اعلان ہوا کہ تھوڑی دیر میں ہم مدینہ منورہ ائیر پورٹ اترنے والے ہیں اعلان سننے ہی دل کی کلیاں کھل اُٹھیں غم غلط ہو گئے خوشی سے ہل چل مچ گئی نگاہیں جہاز کی کھڑکی سے دیار پاک کے مناظر کو ڈھونڈنے نکلی تو ہر طرف روشنی روشنی اجالے اجالے ہیں مدینہ شریف کے سارے رنگ ہی نرالے ہیں قلب وروح کو کیسا سرور آگیا؟ یہ لفظوں بیان کرنے کی ہمت نہیں جہاز نے سرزمین مدینہ طیبہ کے بوسے لئے اطمینان سے جہاز رکا تو مسافر اتر کر امیگریشن کی طرف بڑھے فقیر بھی کاؤنٹر پر گیا دخول کا ٹھپا لگا۔ فقیر نے تازہ وضو کیا شکرانے کے نوافل ادا کئے بارگاہ الٰہی سجدہ شکر بجالایا کہ

الحمد میں پھر آیا سرکار کے قدموں اللہ نے پہنچایا سرکار کے قدموں

حصول سامان کے بعد باہر آیا چونکہ احباب کو اطلاع کر چکا تھا اس لیے قاری محمد انوار المدنی محترم محمد خرم بٹ قادری کے ہمراہ مدینہ منورہ ائیر پورٹ پر گاڑی لیئے موجود ہیں ہر دونوں احباب گلے ملے مبارک بادی کا تبادلہ کیا ماشاء اللہ محمد خرم بٹ نے بڑی جی ایم سی خوبصورت گاڑی لی ہے فقیر کو کہنے لگے کہ الحمد للہ سرکار کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ گاڑی عطاء فرمائی ہے تاکہ آپ کے ساتھ مدینہ منورہ کی زیارات بلخصوص

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیدالشہداء کی بارگاہ میں روزانہ حاضری رہے۔ہم گاڑی میں سوار ہوئے سیدھے سیدالشہداء اسداللہ واسدالرسول عم الرسول اخی الرسول باب الدعا کاشف الکرباء امیر طیبہ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہٗ کے دربار گوہر بار جبل احد کے دامن حاضر ہوئے۔

یہاں آپ کی رہائی کے لیے بہت دعائیں ہوئیں

تو یہاں حضرت سید محمد حسن شاہ المدنی حاضر ہیں فقیر کو اپنے سینے سے لگایا اور خوب گریہ فرمایا (کیونکہ فقیر کے اسیری کے دنوں میں بہاولپور تشریف لائے تھے جمعۃ المبارک پر سیرانی مسجد میں خطاب بھی فرمایا) کہنے لگے کہ تحفظ ناموس رسالت کے عظیم کارنامے کی بناء پر آپ کو بچوں سمیت قید کرنے کی اطلاع ہمیں مدینہ منورہ ملی تھی۔جن ظالموں نے تحفظ ناموس رسالت کے ہزاروں غازیان کو پابند سلاسل کیا علماء کرام ومشائخ وسادات کرام کی چادرو چاردیواری کے تقدس کو پائمال کیا ان کی بربادی کے لیے یہاں بددعائیں ہوتی رہیں یقیناوہ اپنا برا انجام دیکھیں گے۔ہر دور میں ظالم حکمران اپنے اقتدار کو بچانے کے لیے ظلم کرتے ہیں مگر ان کا عبرتناک انجام زمانہ دیکھتا ہے۔ سیدالشہداء کے قدموں میں موجود احباب بتارہے تھے کہ یہاں آپ حضرات کی رہائی کی دعائیں ہوتی رہیں اور فقیر کو مدینہ شریف میں قیام کے دوران روزانہ سیدالشہداء کی خدمت حاضری کی سعادت سے بہرمند کرانے والے پیارے حافظ محمد احمد بہاولپوری موجود ہیں فقیر کو گلے ملے اور دیر تک کہتے رہے ؎ کہ بڑی دیر کردی مہرباں آتے آتے۔

اللہ اللہ امیر طیبہ کے دربار پرانوار میں کیا کیف ہے کیا سرور ہے اک عجیب سا سماں ہے روح کو تازگی قلب کو خوشی جسم کو راحت نصیب ہوتی ہے مسجد سیدالشہداء کے مین گیٹ امیر طیبہ کے قدموں میں نوافل شکرانہ ادا کیا۔سلام پیش کرنے کے لیے امیر طیبہ کے قدموں میں حاضر ہوئے فاتحہ خوانی کی اوران کے وسیلہ جلیلہ سے بارگاہ الٰہی میں دعا کی ایک بار پھر جملہ شہداء احد شریف کو سلام عرض کرکے اپنی رہائش گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مدینہ پاک کی فضاؤں میں کیسا لگا؟ پرکیف ہوائیں ہیں پرنور نظارے ہیں۔فقیر کی روانگی سے چند دن قبل سید محمد حسن شاہ المدنی ایک خوبصورت مضمون بھیجا لکھنے والے کا نام تو درج نہ ہے جس نے بھی لکھا خوب لکھا اللہ تعالیٰ لکھنے والے بار بار حجاز مقدس کی حاضری سے بہرمند فرمائے۔آپ پڑھیں اپنا ذوق دوبالا کریں۔

میرے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محبوب شہر

مدینہ کی خواہش کرنا بھی نصیب کی بات ہے، مدینہ میں رہنا بلند بختی ہے اور مدینہ سے دور رہ کر بھی مدینہ میں رہنا صرف اللہ کی توفیق ہے۔

مدینۃ النبی جانے کا شوق اپنی جگہ لیکن مدینے جانے کیلئے بھی حوصلہ چاہیئے، سوچنا چاہیں تو سوچا نہیں جاتا، بیان کرنا چاہیں تو لفظ نہیں ملتے، مدینہ کا ذکر ہو تو خیال کی پلکیں جھک جاتی ہیں، بس گلابی دھوپ میں جنت البقیع سے پرے کوئی سبز رنگ نظر آتا ہے اور اس سے آگے سانس گم ہو جاتی ہے۔

مدینہ کی بات چلے تو دل پہلو میں اتھل پتھل ہونے لگتا ہے بھلا ان پیروں کی اوقات کہ مدینہ کی مٹی کو چھو سکیں، یہ تو مدینے کی خاک کے قابل ہی نہیں، مدینہ کی بات کیسے کریں لفظ احساس کو زبان دینے سے قاصر اور لفظ مل جائیں تو بھلا زبان اس قابل کہاں کہ مدینہ کی بات کرے، حروف جنبش سیلا چار ہیں۔

ہم تو چھوٹے لوگ ہیں ہم ان لوگوں کو دیکھتے رہتے ہیں جو مدینہ دیکھ آتے ہیں۔

مدینہ کی بات کس سے کریں، اس معطر ہوا سے جو وہاں ناز سے چلتی ہے یا اس سنہری بارش سے جس کے قطرے مدینہ پہ نثار ہوتے ہیں۔

یہ مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھانٹ دیتا ہے منافق کو، چھوڑ دیتا ہے منافق کو، اپنی مٹی سے دل نہیں لگنے دیتا منافق کا، مدینہ ایمان کی پرکھ ہے، مومن کی جانچ ہے۔

ایک مومن کیلئے مدینہ سے ملنے کی حسرت بھی ایمان ہے، مدینہ کی مٹی میں مل

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جانے کی حاجت بھی ایمان ہے، اور مدینہ سے محبت بھی ایمان ہے۔

مدینہ مومن کے دل کا چراغ اور برزخ میں جنت کے راستوں کا سراغ ہے، مدینہ تو روح کی ویران بستی میں سرخ گلابوں کا باغ ہے۔

اے مدینۃ النبی اے شہر خوش خصال و بے مثال! تیرے بام و در خوش جمال، تیری گلیاں تیرے کوچے تیرے راہرو با کمال، اے شہر خوش رنگ اے شہر لازوال! اے مدینہ اے شہر مصطفی تیری مٹی پہ عود و عنبر کی مہک نثار ہوئی جاتی ہے، تیری ہواؤں پہ مشک ختن قربان ہوتی رہتی ہے اور فضا سے خوشبو آتی رہتی ہے، اے مدینہ تیری راتوں سے چاند اپنی چاندنی اجالتا ہے، تیری شام سے سورج اپنی روشنی ادھار لیتا ہے، اے مدینہ تو کائنات کی انگھوٹھی میں دھڑکتا ہوا وہ نگینہ ہے جس کی شعائیں ویران اور بے آباد دلوں میں غار حرا کا دروازہ کھول دیتی ہیں، میرے آقا عرب کے ریگزاروں میں مدینہ نخلستان کی طرح دھڑکتا ہے جب یہ دل معصیت کی حبس میں پھڑ پھڑانے لگتا ہے تو مدینہ کی ٹھنڈی یاد سکون دیتی ہے۔ حالات کی پژمردگی میں، شہروں کے وحشت بھرے بازاروں میں، ٹریفک کے بے ہنگم شور میں زندگی رواں دواں ہے لیکن دل کی تاریں مدینہ کی ڈور سے بندھی ہیں، موسم گزرتے جا رہے ہیں، ساون کی بارش سے ماگھ کی سردی تک اور چیت کی بہار سے بھادوں تک، مگر دل کا سوکھا درخت مدینہ کی مٹی چھو کر ہی ہرا ہوگا۔

کہیں جنگل کے اندھیرے میں، کہیں صحرا کی خموشی میں، کہیں برف کے پہاڑوں پر اور دور کسی جھونپڑی میں، جہاں جہاں مکہ سے لو لگی ہے وہاں وہاں مدینہ یاد آتا ہے، دھیان میں کہیں دل کا درد، روح کے ناسور، اعمال کا کوڑھ، سلگتے گھاؤ، ٹوٹی ہوئی خواہشات، لہو میں بہتی چیخیں اور تسلی کیلئے فقط ایک آسرا، مکہ اور مدینہ کا سفر۔

درحقیقت مدینہ کی یاد ایسی دل آویز شے ہے کہ بے ذائقہ موسم رسیلا ہو جاتا ہے، جینے کی امنگ دل میں ہلکورے لینے لگتی ہے اور زندگی یکا یک بامقصد ہو جاتی ہے، زندگی کا دریا بہتے بہتے آخری پل کے پاس پہنچ چکا کچھ دیر ہے یہ جسم کے کناروں سے بہہ نکلے گا،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حیات کی خنک شام مدینے کی مٹی چاہتی ہے۔ کبھی دیوانہ وار جی چاہتا ہے کہ کوئی خواب ہو جو ہستی کو اڑا لے جائے آنکھ کھلے تو حرم مکہ کا جمال و جلال اپنی رحمت میں سمیٹ لے پھر آنکھ صحن نبوی کی رات دیکھیے اور بند ہو جائے، جب دنیا جی جلاتی ہے اور ہر رشتہ ناطہ دل کو خفا کرتا ہے تو ہم چپ چاپ سر جھکا کر آنکھیں موند کر مدینہ کی یاد کی چادر اوڑھ لیتے ہیں۔

دنیا غم و الم اور حسرت و یاس کی جگہ ہے تو دل سکون و بیقراری کا مرکز و محور ہے اور اس دل کے باہر بس خاکِ حجاز ہے جہاں سکون کے موتی ملتے ہیں مدینۃ النبی کچھ باتیں صرف تیری خاک سے کرنے والی ہیں جب ہم سرنی ہواڑے چلتے ہونگے تو ہمارے چہرے بھیگے ہونگے ہر اشک کچھ کہے گا تم سن لینا۔

کسی بوڑھے کی جیب میں پڑی پوٹلی کی طرح میں نے کچھ دکھ کے دھاگے اور درد کی کترنیں دل میں سنبھال رکھی ہیں اور باب جبرئیل کا انتظار ہے۔

مدینہ کی خواہش کرنا بھی نصیب کی بات ہے، مدینہ میں رہنا بلند بختی ہے اور مدینہ سے دور رہ کر بھی مدینہ میں رہنا صرف اللہ کی توفیق ہے۔

پروردگار عالم ہم سب کو اپنی رضا و محبت اور اپنے پیارے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت و قربت نصیب فرمائے۔

اللہ رب العزت ہم سب کو حرمین شریفین میں مقبول حاضری کا شرف بار بار نصیب فرمائے۔

آمین یارب السماء والارضین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین علیہا فضل الصلاۃ والتسلیم

۱۸ رجب المرجب 25 مارچ شب پیر شریف حافظ محمد احمد بہاولپوری گاڑی لائے ہم سید الشہداء امیر طیبہ کے حضور جبل احد کے دامن میں سلام پیش کرنے حاضر ہوئے۔ وہاں کافی سارے احباب سے ملاقات ہوئی بعد ازاں حرم نبوی شریف آ کر مسجد نبوی شریف قدیم حصہ (ترکی) میں نماز عشاء ادا کی فراغت کے بعد محمد آصف نوری (باب المدینہ حال مقیم مدینہ منورہ) محترم محمد احمد رضا فریدی امریکہ محمد کاشف چوہان محترم محمد اقبال قادری (مطعم کراتشی) ملے۔ چند مسائل پر معلوماتی تبادلہ ہوتا رہا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آبِ زمزم پینے کے مسائل

غالباً محمد اشفاق قادری (اوکاڑہ حال مقیم مدینہ منورہ) نے پوچھا کہ زمزم کا پانی کیسے پیا جائے؟ کھڑے ہو یا بیٹھ کر؟ اگر کھڑے ہو کر تو کیوں؟ تین سانس میں یا ایک سانس میں پینا چاہئے؟ اس بارے میں فقہاء کرام کیا فرماتے ہیں۔

فقیر نے جواباً عرض کیا کہ

آب زمزم بیٹھ کر پینا بلا کراہت درست ہے، البتہ کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے زمزم کھڑے ہو کر پینا ثابت ہے : عن ابن عباس أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم شَرِبَ من زمزم وہو قائم (ترمذی شریف)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زمزم شریف کو کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

اور تین سانس میں پینا چاہیے،

أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتنفس فی الإناء ثلاثا إلخ

(ترمذی)

زمزم کنویں کے پاس کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زمزم کا پینا ثابت ہے بناء بریں کھڑے ہو کر قبلہ رخ پینا مستحب ہے۔ فقہاء کرام نے اسے کھڑے ہو کر پینا مستحب لکھا ہے۔ اور یہ محض اس پانی کے احترام کی وجہ سے ہے۔

علماء کرام فرماتے ہیں کہ اگر پہلے سے کھڑا ہوا ہے تو کھڑے ہو کر پی لے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ثابت ہے، اور اگر بیٹھا ہوا ہے تو کھڑے ہو کر پینے کا تکلف نہ کرے، کیونکہ بیٹھے سے کھڑے ہو کر پینا ثابت نہیں۔

آبِ زم زم پینے کے آداب یہ ہیں :() قبلہ رُخ ہو کر پیا جائے۔() کھڑے ہو کر پیا جائے۔() بسم اللہ پڑھ کر پیا جائے۔() تین سانسوں میں پیا جائے۔() آخر میں الحمد للہ کہا جائے۔() اور یہ دُعاء مانگی جائے : ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے علم نافع، رزقِ واسع اور ہر بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آبِ زم زم... شفاء بھی غذاء بھی

آبِ زمزم کا تعارف

آبِ زم زم ایک مقدّس اور بابرکت پانی ہے، جو بیت اللہ کے صحن میں ایک کنویں سے ملتا ہے۔ یہ کنواں بیت اللہ سے جنوب مشرق کی جانب تقریباً 50 فٹ کے فاصلے پر واقع ہے اور 207 فٹ گہرا ہے۔ آبِ زم زم اللہ تعالیٰ کے خصوصی کرم کا مظہر ہے، جو صدیوں سے رواں دواں ہے۔ اب اس کے کنویں پر ایک ٹیوب ویل نصب ہے، جس کے ذریعے پانی نکال کر استعمال میں لایا جاتا ہے۔ یہ ایسا مصفّا، معطر، شفّاف، پاکیزہ اور صحت بخش پانی ہے کہ ایسا پانی پورے کرہ ارض پر کہیں موجود نہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ، حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ محترمہ پر رحم فرمائے کہ اگر وہ زم زم کے پانی کو ویسے چھوڑ دیتیں یا اس کے ارد گرد دیوار یا منڈیر نہ بناتیں، تو زم زم ایک بڑی نہر کی صورت اختیار کر لیتا۔

حضورِ پاک شہِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آبِ زم زم کے بہت زیادہ فضائل بیان فرمائے ہیں اور آپ بڑے شوق سے نوش فرمایا کرتے اور آبِ زمزم شریف کھڑے ہو کر پینا آپ سے ثابت ہے اسی لیے فقہاء کرام نے آبِ زم زم کھڑے ہو کر پینا مستحب فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں آبِ زم زم کا ایک ڈول پیش کیا گیا، تو آپ نے کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔ اور انہیں سے ہی روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ روئے زمین پر سب سے بہترین، مفید اور عمدہ پانی زم زم کا ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک اور روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ زم زم کا پانی جس مقصد کے لیے پیا جائے، اُسی کے لیے مفید ہوگا۔ اگر شفاء کی نیت سے پیا جائے،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تو اللہ تعالیٰ شفا دے گا، پیاس بجھانے کے لیے پیا جائے، تو تسکین حاصل ہوگی، سیراب ہونے کے لیے پیو گے، تو اللہ تعالیٰ سیراب کردے گا۔ یہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کا کنواں ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کا پیاؤ ہے۔(دارقطنی)۔

ایک موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہٗ کی کیفیت کے بارے میں فرمایا کہ یہ کعبہ شریف اور اس کے پردوں کے درمیان چالیس دِن رات گزارے اور ان کے پاس کھانے کی کوئی چیز نہ تھی۔ وہ اس دوران زم زم پیتے رہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک مکمل غذا تھی۔

حضو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آبِ زم زم نوش فرماتے، تو یہ دُعا مانگتے، اے اللہ! مَیں تجھ سے مانگتا ہوں، علمِ نافع، کشادہ رزق اور تمام بیماریوں سے شفا۔

آبِ زمزم پر تحقیقات

زم زم کے حوالے سے کی جانے والی ایک تحقیق کے مطابق، اس پانی میں ایسی خصوصیات پائی جاتی ہیں، جو اس کے سوا دُنیا کے کسی بھی پانی میں موجود نہیں اور اگر آبِ زم زم کا ایک قطرہ، عام پانی کے ہزاروں قطروں میں شامل کر دیا جائے، تو اُس کی خصوصیات بھی آب زم زم جیسی ہو جاتی ہیں۔ تحقیق سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اس کی خصوصیات کو کسی صورت بھی تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ کیمیائی طور پر اس پانی میں میگنیشیم، سوڈیم سلفیٹ، سوڈیم کلورائیڈ، کیلشیم کاربونیٹ، پوٹاشیم نائٹریٹ کے علاوہ زنک، کلورین اور دیگر ایسے اجزاء شامل ہیں، جو انسانی صحت کے لیے بہت مفید ہیں، پھر اس کی ایک اور بڑی خصوصیت یہ کہ اللہ پاک نے اس میں اپنی رحمت سے خاص شفا اور غذائیت رکھی ہے۔ اگر اس میں موجود معدنی اجزاء کے خواص کا ذکر کیا جائے، تو میگنیشیم سلفیٹ، جسمانی حرارت اور گرمی دُور کرتا ہے، قے، متلی اور سَر درد میں فائدہ مند ہے۔ سوڈیم سلفیٹ جوڑوں کے درد کے علاج کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لیے موثر ہے، تو سوڈیم کلورائیڈ خون، نظامِ تنفس کے لیے بہترین ہے۔ نیز، نظامِ انہضام کی صفائی اور درستی کے لیے بھی فائدہ مند ہے۔ کیلشیم کاربونیٹ خوراک ہضم کرنیاور ہر قسم کی پتھری توڑنے کے لیے اکسیر ہے۔ پوٹاشیم نائٹریٹ، تھکن اور لُو کے اثرات ختم کرنے کے علاوہ دمے کے عارضے میں فائدہ مند ہے۔ (آبِ زم زم کو ٹھنڈا رکھنے میں اسی پوٹاشیم نائٹریٹ کا ایک اہم کردار ہے)۔

سعودی فرماں روا، شاہ فیصل کے عہد میں ایک ڈاکٹر نے دعویٰ کیا کہ آبِ زم زم صحت کے لیے نقصان دہ ہے اور یہ کہ کنویں کے اندر سے ایک پائپ لائن سمندر میں جا رہی ہے۔ شاہ فیصل تک جب یہ بات پہنچی، تو انہوں نے اس کی مکمل تحقیق کروانے کا فیصلہ کیا۔ یورپ بھر سے ماہرین کو دعوت دی گئی۔ ان میں سے ایک ماہر کے مطابق جب وہ اس سلسلے میں وہاں پہنچا، تو اس چھوٹے سے کنویں کو دیکھ کر حیران رہ گیا کہ یہ کس طرح ہزاروں سالوں سے کروڑوں افراد کو پانی مہیا کر رہا ہے۔ تحقیق کی غرض سے کنویں کے اندر اُتر کر دیکھا گیا، تو اس کی لمبائی اور چوڑائی بھی زیادہ نہ تھی اور نہ ہی اندر کسی پائپ لائن کا سراغ ملا۔ آخرکار، یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ اس کی اصل تک پہنچنا ممکن نہیں۔ یہ پانی صحت کے لیے فائدہ مند ہی نہیں، کئی بیماریوں سے نجات کا باعث بھی ہے۔ مثلاً جسم کی کم زوری دُور کرتا ہے، طبیعت میں مسرت پیدا کرتا ہے۔ نیز، اس پانی کی نسبت شعائر اللہ کی طرف بھی منسوب ہے، تو کھڑے ہو کر پینے میں اس کے تقدّس اور تعظیم کو بھی مدِّنظر رکھا گیا ہے۔

معراج النبی کے سلسلہ میں محفل شریف ہے

۲۱ رجب المرجب۔ 27-3-2019 شب بدھ

ڈاکٹر محمد شاہد کے ہاں باب العوالی مدینہ منورہ میں معراج النبی کے سلسلہ میں محفل شریف ہے۔ فقیر کو محترم محمد خرم بٹ قادری لینے آئے۔ جب ہم پہنچے تو محفل پورے عروج پر تھی غالباً باب المدینہ (کراچی) کے ایک نوجوان خوب جھوم جھوم کر نعت پڑھ رہے تھے۔ محفل

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں ایک ذوق تھا۔نعت شریف کے بعد ایک صاحب نے مقررانہ انداز میں اچھی گفتگو کی ۔آخر میں درود وسلام بحضور سرورکونین والی دارین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش کیا گیا۔احباب نے اختتامی دعا کے لیے فقیر کو کہا۔دعا کے بعد لنگر شریف کے لیے صفرے بچھائے گئے ۔ڈاکٹر شاہد صاحب نے لنگر پائے تیار کرائے ہیں ایسے لذیذ کہ اللہ اللہ سب احباب نے سیر ہو کر لنگر کھایا۔دعا کے بعد ہم مسجد قباء شریف حاضر ہوئے نوافل عمرہ ادا کئے ۔اب مسجد قباء شریف رات دن کھلی رہتی ہے ۔زائرین وحجاج کرام جب چاہیں وہاں جا کر نوافل ادا کر کے خوب عمرے کا ثواب پائیں (ماسوائے مکروہ اوقات کے) قباء شریف سے ہم سید الشہداء امیر طیبہ رضی اللہ عنہ کے دربار گوہر بار (جبل احد کے دامن) میں حاضر ہوئے

محبوبان خدا کی یاد میں

شب جمعہ ۲۲ رجب المرجب ۲۸ مارچ کو

حضرت سید محمد حسن شاہ المدنی کے ہاں محفل پاک ہے صاحب خانہ نے محفل کی نقابت فرماتے ہوئے حاضرین کو بتایا کہ آج کی محفل ماہ حاضر کی مناسبت سے ذکر معراج شریف آج کے دن کی مناسبت سے اہل بیت کرام کے عظیم امام حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے یوم وصال پر انہیں خراج عقیدت پیش کیا جائے گا۔محفل کا آغاز تلاوت کلام الٰہی سے کرنے کے لیے فقیر کے ساتھی قاری محمد بلال مہروی (بہاولپور) کو دعوت دی گئی انہوں لحن داودی کے ساتھ تلاوت فرمائی۔جبکہ بحضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نذرانہ نعت پیش کرنے کی سعادت مرکز روحانی دربار سلطانی باب المدینہ (کراچی) مسند نشین حضرت الحاج محمد کمال میاں سطانی نے حاصل فرمائی ۔اہلسنت کی سیاسی، سماجی شخصیت حضرت حاجی محمد حنیف طیب (سابق وفاقی وزیر) نے کہا کہ مجھے حضرت قطب مدینہ کے کاشانہ پر حاضری دینا ہے فلہٰذا چند معروضات پیش کرنا چاہتا ہوں انہوں نسبت کی برکات پر خوب گفتگو فرمائی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اوراپنے ذاتی مشاہدات بیان فرما کرہمارے ذوق میں خوب اضافہ فرمایا۔ان کے بعد چودہ شریف کے چشم وچراغ حضرت سید محمد حسنین فاروق (اٹک) کو دعوت خطاب دی گئی انہوں نے بھی حاجی صاحب کے موضوع کو آگے بڑھاتے ہوئے نسبت کی بہاریں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم مدینہ طیبہ سے پیارے کرتے ہیں یہ ہمارے لجپال نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت والہ مبارک شہر ہے۔

مدینہ منورہ میں عرس مبارک حضرت سیدنا امیر معاویہ

۲۳ رجب المرجب۔۲۹ مارچ شب ہفتہ۔

مرکز روحانی دربار سلطانی باب المدینہ (کراچی) مسند نشین حضرت الحاج محمد کمال میاں سلطانی مدظلہٗ قافلہ لیکر آئے ہیں آج اپنے فندق میں کاتب وحی جلیل القدر صحابی سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہٗ کا یوم وصال کے حوالہ سے تقریب کا اہتمام کیا ہوا ہے۔ حضرت سید محمد حسن شاہ المدنی کے ہمراہ فقیر ان کے ہاں حاضر ہوا ہوٹل کے دوسرے فلور پر ایک وسیع کمرے میں محفل کا اہتمام کیا ہوا ہے مولانا محمد عرفان سلطانی نے تلاوت کلام الٰہی سے تقریب کا آغاز کرایا نعت شریف کے سعادت حاصل کرنے والوں میں حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد اقبال اظہری علیہ الرحمہ کے شہزادے محترم محمد ظفر اقبال اظہری بھی شامل تھے فقیر کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہٗ کی اسلامی خدمات کے حوالہ اظہار خیال کرنے کو کہا گیا اگرچہ گذشتہ دو دنوں سے فقیر کے ہاں نزلہ وزکام مہمان ہیں گلہ بھی متاثر ہے مگر مدینہ پاک میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہٗ کے حوالہ سے فقیر حقیر کا کچھ عرض کرنا سعادت دارین ہے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہٗ کی روشن زندگی اور طرز حکمرانی قیامت تک آنے والے حکمرانوں کے لیئے مشعل راہ ہے۔۔آپ کے لیے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے کئی مرتبہ دعائیں اور جنت کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بشارتیں عطاء ہوئیں ۔آپ کی ہمشیرہ حضرت سیدہ امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زوجہ محترمہ اور اُمّ المومنین ہونے کا شرف بھی حاصل ہے اس لیے انہیں امت مسلمہ کا ماموں کہا جاتا ہے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہٗ نے 19 سال تک 64 لاکھ مربع میل یعنی آدھی دنیا پر حکومت کی۔حضرت معاویہ رضی اللہ عنہٗ نے سلطنت اسلامیہ کی توسیع میں قائدانہ کردار ادا کیا اور وہ سیاست میں امامت کے درجے پر فائز تھے۔

فقیر کے بعد حضرت سید حسن شاہ نے معراج النبی کے لطیف نکات بیان فرمائے ۔دوران تقریب حضرت الحاج محمد حنیف طیب (کراچی) بھی تشریف لائے انہوں نے سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہٗ کے قصیدہ معراجیہ کے چند اشعار پڑھ کر ایک ذوق پیدا کر دیا ۔آخر میں بانی محفل حضرت کمال الصوفیاء کمال میاں سلطانی نے اپنا فارسی اور اردو کلام سنا کر ایک باذوق ماحول بنا دیا ۔آخر میں درود وسلام ودعا کے بعد مشہور فاسٹ فوڈ البیک سے مہمانوں کی تواضع کی گئی۔

فقیر نے وہاں سیدنا امیر معاویہ کے مختصر گفتگو کی مگر واپس اپنے کمرے میں آ کر اپنے قبلہ والد گرامی حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی محدث بہاولپوری کی تصانیف مبارکہ سے ان کی زندگی کے حوالہ سے چند اکتسابات لیکر قارئین کرام کی نذر کرتا ہوں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حالاتِ زندگی

نام ونسب

آپ پورا نام مع کنیت کے اس طرح ہے ابوعبدالرحمن معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما بن صخر بن حرب بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب پانچویں پشت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جا ملتا ہے۔

ولادت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت سے تقریباً پانچ سال قبل پیدا ہوئے۔

*حلیہ مبارکہ

سرو قد، لحیم وشحیم، رنگ گورا، چہرہ کتابی، آنکھیں موٹی گھنی داڑھی، وضع قطع، چال ڈھال میں بظاہر شان وشوکت اور تمکنت مگر مزاج اور طبیعت میں زہد وتواضع، فروتنی، حلم بردباری اور چہرہ سے ذہانت اور فطانت مترشح تھی۔

قبل از اسلام

*حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سردار قریش ابوسفیان کے صاحبزادے تھے، آپ کا شمار قریش کے ان 17 اِفراد میں ہوتا تھا جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دامن رحمت میں

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے قبول اسلام کا اعلان فتح مکہ 8ھ کے موقع پر فرمایا، لیکن اس سے بہت عرصے پہلے آپ کے دل میں اسلام داخل ہو چکا تھا، جس کا ایک اہم اور واضح ثبوت یہ ہے کہ آپ نے جنگ بدر، جنگ احد، جنگ خندق اور صلح حدیبیہ میں حصہ نہیں لیا، حالانکہ آپ جوان اور فنون حرب وضرب کے ماہر تھے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اسلام ظاہر نہ کرنے کا سبب

" آپ خود بیان فرماتے ہیں میں عمرۃ القضا سے بھی پہلے اسلام لا چکا تھا، مگر مدینہ جانے سے ڈرتا تھا، جس کی وجہ یہ تھی کہ میری والدہ نے مجھے صاف کہہ دیا تھا کہ اگر تم مسلمان ہو کر مدینہ چلے گئے تو ہم تمہارے ضروری اخراجات زندگی بھی بند کر دیں گے "

(طبقات ابن سعد)

* خدمت نبوی میں

اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے شب و روز بارگاہ رسالت آب میں بسر ہونے لگے آپ کے خاندان بنو امیہ کے تعلقات قبول اسلام سے پہلے بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دوستانہ تھے۔

* دارالامان

یہی وجہ تھی کہ فتح مکہ کے موقع پر آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دار ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو دارالامن قرار دے دیا تھا۔

آپ سے رشتہ داری۔ نیز حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم میں داخل تھیں۔ بنابریں حضرت امیر معاویہ امت مسلمہ کے ماموں ٹھہرے۔

* کاتب وحی

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو نہ صرف کاتبین وحی صحابہ رضی اللہ عنہم میں شامل فرما لیا تھا بلکہ دربار رسالت سے جو فرامین اور خطوط جاری ہوتے تھے، ان کو بھی آپ لکھا کرتے تھے۔ .

"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتبین میں سب سے زیادہ حاضر باش حضرت زید بن

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ثابت رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تھے ۔شب و روز کتابت وحی کے علاوہ آپ کا کوئی شغل نہ تھا "(علامہ ابن حزم، جامع السیر) ۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جلیل القدر صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین پر مشتمل ایک جماعت مقرر کر رکھی تھی جو کہ "کاتبان وحی "تھے ان میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کا چھٹا نمبر تھا۔حضرت الشاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کو کاتب وحی بنایا تھا۔۔۔اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی کو کاتب وحی بناتے تھے جو ذی عدالت اور امانت دار ہوتا تھا۔

(ازالۃ الخفا از شاہ ولی اللہؒ)۔

* دور خلافت راشدہ میں آپ کے جہادی کارنامے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں شام کی طرف جو لشکر بھیجے گئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اس کے ہراول دستے میں شامل تھے۔ ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں گورنر شام کی حیثیت سے آپ نے روم کی سرحدوں پر جہاد جاری رکھا اور متعدد شہر فتح کئے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں آپ نے عموریہ تک اسلام کا پرچم لہرایا۔

آپ کا ایک اہم جہادی کارمانہ قبرص کی فتح ہے۔شام کے قریب واقع یہ حسین وزرخیز جزیرہ اس حیثیت سے انتہائی اہمیت کا حامل تھا کہ یورپ اور روم کی جانب سے یہی جزیرہ مصر وشام کی فتح کا دروازہ تھا۔ ۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سمندری مشکلات کے پیش نظر آپ کو لشکر کشی کی اجازت نہیں دی تھی،لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ کے عزم کامل اور شدید اصرار کو دیکھتے ہوئے اجازت مرحمت فرمادی۔آپ نے یہاں حملہ کرنے کی غرض سے 500 جہازوں پر مشتمل بحری بیڑہ تیار فرمایا۔جب اہل قبرص نے اتنے عظیم بحری بیڑے کو قبرص میں لنگر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

انداز دیکھا تو ابتدا میں کچھ شرائط پر مسلمانوں سے صلح کر لی، لیکن موقع پا کر عہد شکنی کی اور مسلمانوں کے خلاف رومیوں کو مدد فراہم کی چنانچہ آپ نے دوبارہ حملہ کر دیا اور اس اہم جزیرے کو مسخر کر لیا۔ یہ اسلام کا پہلا بحری بیڑہ تھا اور باتفاق محدثین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور آپ کے اس بیڑے میں شامل مجاہدین ہی اس حدیث کا مصداق ہیں جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بحری جہاد کرنے والوں کو جنت کی خوشخبری دی ہے، علاوہ ازیں افرنطیہ، ملطیہ، روم کے متعدد قلعے بھی آپ نے فتح کئے۔

*عہدے ومناصب اور خلافت

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ 18ھ سے 41ھ تک تقریباً 22 سال گورنری کے منصب پر فائز رہے۔ آپ نے 19 سال تک 64 لاکھ مربع میل یعنی آدھی دنیا پر حکومت کی۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ 18ھ میں آپ کے برادر اکبر حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ طاعون کے باعث شہید ہو گئے، چنانچہ ان کی جگہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دمشق کا گورنر مقرر فرمایا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فلسطین، اردن اور لبنان بھی آپ کی گورنری میں دیدیئے۔ اس طرح شام کا صوبہ اور اس کے مضافات کے تمام علاقے آپ کی عملداری میں آ گئے۔

*حضرت سیدنا امام حسن اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ۔

41ھ میں حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی خلافت سے دستبرداری پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسلمین ہوئے، مسلمانوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ آپ کا دور خلافت تقریباً 20 سال پر محیط ہے۔ ۔

*بطور خلیفہ خدمات۔

1) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فتوحات کا سلسلہ انتہائی برق رفتاری سے جاری رہا اور قلات، قندھار، قیقان، مکران، سیستان، سمرقند، ترمذ، شمالی افریقہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

،جزیرہ روڈس ،جزیرہ اروڈ ،کابل ،صقلیہ (سسلی) سمیت مشرق ومغرب ،شمال وجنوب کا 22 لاکھ مربع میل سے زائد علاقہ اسلام کے زیر نگیں آگیا۔ان فتوحات میں غزوہ قسطنطنیہ ایک اہم مقام رکھتا ہے ۔ یہ مسلمانوں کی قسطنطنیہ پر پہلی فوج کشی تھی ،مسلمانوں کا بحری بیڑہ سفیان ازدی رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں روم سے گزر کر قسطنطنیہ پہنچا اور قلعے کا محاصرہ کرلیا۔

2) آپ نے فوج کو دو حصوں میں تقسیم کیا ایک حصہ موسم سرما میں اور دوسرا حصہ موسم گرما میں جہاد کرتا تھا۔آپ نے فوجیوں کا وظیفہ دگنا کر دیا۔ان کے بچوں کے بھی وظائف مقرر کر دیئے نیز ان کے اہل خانہ کا مکمل خیال رکھا۔

3) مردم شماری کیلئے باقاعدہ محکمہ قائم کیا۔

4) بیت اللہ شریف کی خدمت کیلئے مستقل ملازم رکھے ۔ بیت اللہ پر دیبا وحریر کا خوبصورت غلاف چڑھایا۔

5) تمام قدیم مساجد کی ازسرنو تعمیر ومرمت،توسیع وتجدید اور تزئین وآرائش کی۔

6) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب سے پہلا قامتی ہسپتال دمشق میں قائم کیا۔

7) نہروں کے نظام کے ذریعے سینکڑوں مربع میل اراضی کو آباد کیا اور زراعت کو خوب ترقی دی۔

8) نئے شہر آباد کئے اور نو آبادیاتی نظام متعارف کرایا۔

9) خط دیوانی ایجاد کیا اور قوم کو الفاظ کی صورت میں لکھنے کا طریقہ پیدا کیا۔

10) ڈاک کے نظام کو بہتر بنایا،اس میں اصلاحات کیں اور باقاعدہ محکمہ بنا کر ملازم مقرر کئے۔

11) احکام پر مہر لگانے اور حکم کی نقل دفتر میں محفوظ رکھنے کا طریقہ ایجاد کیا۔

12) عدلیہ کے نظام میں اصلاحات کیں اور اس کو مزید ترقی دی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

13) آپ نے دین اخلاق اور قانون کی طرح طب اور علم الجراحت کی تعلیم کا انتظام بھی کیا۔

14) آپ نے بیت المال سے تجارتی قرضے بغیر اشتراک نفع یا سود کے جاری کر کے تجارت وصنعت کو فروغ دیا اور بین الاقوامی معاہدے کئے۔

15) سرحدوں کی حفاظت کیلئے قدیم قلعوں کی مرمت کر کے اور چند نئے قلعے تعمیر کرا کر اس میں مستقل فوجیں متعین کیں۔

16) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں ہی سب سے پہلے منجنیق کا استعمال کیا گیا۔ .

17) مستقل فوج کے علاوہ رضا کاروں کی فوج بنائی۔ .

18) بحری بیڑے قائم کئے اور بحری فوج (نیوی) کا شعبہ قائم کیا۔ یہ آپ رضی اللہ عنہ کا تجدیدی کارنامہ ہے۔ .

19) جہاز سازی کی صنعت میں اصلاحات کیں اور باقاعدہ کارخانے قائم کئے۔ پہلا کارخانہ 54ھ میں قائم ہوا۔ .

20) قلعے بنائے، فوجی چھاونیاں قائم کیں اور "دارالضرب" کے نام سے شعبہ قائم کیا

21) امن عامہ برقرار رکھنے کیلئے پولیس کے شعبے کو ترقی دی جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قائم کیا تھا۔ دارالخلافہ دمشق اور تمام صوبوں میں قومی وصوبائی اسمبلی کی طرز پر مجالس شوری قائم کیں۔ .

*حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ احادیث وآثار کے آئینے میں

1) میری اُمت کا پہلا لشکر جو سمندر میں جہاد کرے گا، ان (مجاہدین) کے لئے (جنگ) واجب ہے (صحیح بخاری ۲۹۲۴)۔۔۔ یہ جہاد سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ (کی خلافت) کے زمانے میں ہوا تھا (دیکھئے صحیح البخاری ۶۲۸۲۔ ۶۲۸۳)۔۔۔ اور اس

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جہاد میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ شامل تھے (دیکھئے صحیح بخاری ۲۷۹۹۔۲۸۰۰)۔۔۔ .

2) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں یہ سمجھا کہ آپ میرے لئے تشریف لائے لہذا میں دروازے کے پیچھے چھپ گیا تو آپ نے میری کمر پر تھپکی دے کر فرمایا۔۔۔جاو اور معاویہ کو بُلا لاو وہ (معاویہ رضی اللہ عنہ) وحی لکھتے تھے۔۔۔الخ

(دلائل النبوۃ للبیہقی ۲\۲۴۳ وسندہ حسن)۔۔۔.

3) جلیل القدر تابعی عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ المکی رحمہ اللہ سے روایت کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے عشاء کے بعد ایک رکعت وتر پڑھا پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ!۔ انہوں نے صحیح کیا ہے وہ فقیہ ہیں (صحیح بخاری ۳۷۶۵)۔۔۔ .

4) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے فرمایا کہ!۔۔۔اے اللہ!۔۔۔اسے ہادی مہدی بنادے اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔

(سنن الترمذی۔ ۳۸۴۲ وقال؛ (ھذا حدیث حسن غریب) التاریخ الکبیر للبخاری ۵\۲۴۰، طبقات ابن سعد ۷\۴۸۷، الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم ۲\۳۵۸ ح ۱۱۲۹، مسند احمد ۴\۲۱۶ ح ۱۱۲۹ مسند احمد ۴\۲۱۶ ح ۷۸۹۵ اوھو حدیث صحیح)۔۔۔

یہ روایت مروان بن محمد وغیرہ نے سعید بن عبدالعزیز سے بیان کر رکھی ہے اور مروان سعید سے روایت صحیح مسلم میں ہے۔

(دیکھئے ۱۰۸\۱۰۴۳ وترقیم دارالسلام ۲۰۴۳)۔۔۔.

5) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ!۔

ما رایت رجلا کان اخلق یعنی للملک من معاویہ۔.

6) میں نے امیر معاویہ سے زیادہ حکومت کے لئے مناسب (خلفائے راشدین کے بعد) کوئی نہیں دیکھا (تاریخ دمشق ۱۲۱\۶۲ وسندہ صحیح، مصنف عبدالرزاق ۱۱۴۵۳ ح ۲۰۹۸۵)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

7) عرباض بن ساریہ السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ!۔اللھم علم معاویۃ الکتاب والحساب، وقد العذاب۔اے میرے اللہ!۔معاویہ کو کتاب وحساب سکھا اور اُسے عذاب سے بچا۔

(مسند احمد ۴\۱۲۷ ح ۱۷۱۵۲ اوسند حسن، صحیح ابن خزیمہ ۱۹۳۸)

8) ابراہیم بن میسر الطائفی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے کسی انسان کو نہیں مارا سوائے ایک انسان کے جس نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو گالیاں دی تھیں انہوں نے اسے کئی کوڑے مارے۔ (تاریخ دمشق ۶۴۱۷۴۵ وسند صحیح)

9)1 ۔اے اللہ !اسے ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعہ اوروں کو ہدایت دے۔

10)* حدیث مبارکہ

11) اے اللہ !معاویہ رضی اللہ عنہ کو کتاب وحساب کا علم دے اور اسے عذاب سے محفوظ رکھ۔(حدیث مبارکہ)

12) اے اللہ !اس کے سینے کو علم سے بھر دے۔(حدیث مبارکہ)

13) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کو ہدایت دینے والا، ہدایت پر قائم رہنے والا اور لوگوں کیلئے ذریعہ ہدایت بنا۔(جامع ترمذی)

14) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اور موقع پر ارشاد فرمایا کہ معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالی عنہ میری امت میں سب سے زیادہ بردبار اور سخی ہیں۔(تطہیر الجنان)۔

15) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے جب اپنے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں مبارکباد دی اور" مرحبا۔۔۔۔۔"فرمایا"

(البدایہ والنہایہ ص ۱۱۷ ج ۸)

16) معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر بھلائی کیساتھ کرو۔ (* حضرت عمر فاروق)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

17) لوگو !فرقہ بندی سے بچو۔اگر تم نے فرقہ بندی اختیار کی تو یاد رکھو معاویہ رضی اللہ عنہ شام میں موجود ہیں۔(حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ)

18) معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت کو برا نہ سمجھو کیونکہ جب وہ نہیں ہوں گے تم سروں کو گردنوں سے اڑتا دیکھو گے(حضرت علی رضی اللہ عنہ)

19) میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر امور سلطنت و بادشاہت کے لائق کسی کو نہیں پایا۔(حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ)

20) میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے بعد ان سے بڑھ کر حق کا فیصلہ کرنے والا نہیں پایا۔ (حضرت سعد بن ابی وقاص)

21) میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر بردبار، سیادت کے لائق، باوقار اور نرم دل کسی کو نہیں پایا۔ (حضرت قبیصہ بن جابر)

22) اگر تم معاویہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ پاتے تو تمہیں پتہ چلتا کہ عدل و انصاف کیا ہے؟ (امام اعمش)

مسند بقی بن مخلد میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ ایک سو تریسٹھ احادیث موجود ہیں دیکھئے سیر اعلام النبلاء (۳/۱۶۲)۔۔۔

* وصال

22 رجب المرجب 60ھ کو اسلام کے عظیم سپہ سالار حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، 78 سال کی عمر میں دار فانی وفات پا گئے۔حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور دمشق کے باب الصغیر میں دفن کئے گئے۔

عمرہ شریف کے لیے مکہ مکرمہ

۲۵ رجب المرجب یکم اپریل پیر شریف کا روزہ فقیر نے اصحاب صفہ کے چبوترہ کے قریب افطار کیا۔نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد فقیر اپنے کمرہ میں آگیا تو محمد صابر غوری صاحب کا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فون آیا کہ میں جدہ سے آگیا ہوں نماز مغرب اور سلام پیش کرلیا ہے۔آپ مسجد بلال کے قریب پارکنگ میں آجائیں تا کہ ہم واپس جدہ روانہ ہوسکیں۔فقیر نے اپنا احرام لیا اور مطلوبہ جگہ پر پہنچا گاڑی میں بیٹھ کر ہم سیدھے حضور سید الشہداء امیر طیبہ کی خدمت میں حاضر ہوئے عمرہ شریف ادائیگی کے بعد پھر مدینہ منورہ حاضری کا عرض کیا کہ سلام وفاتحہ کے بعد ہم دائری سے ہوتے ہوئے طریق الہجرہ آگے صابر بھائی کے ساتھ جدہ آئے ہوئے تین احباب سوڈانی ہیں ماشاءاللہ بہت خوش عقیدہ محبان رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں فقیر نے احادیث لولاک سنائیں تو بہت خوش ہوئے۔

حدیث لولاک شریف

حدیث لَولَاک "سے متعلقہ روایات کی اسنادی حیثیت پہلی روایت۔

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الْعَدْلُ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، ثنا أَبُو الْحَارِثِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ الْفِهْرِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْلَمَةَ، أَنْبَأَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ لما اقترف آدم الخطيئة قال يارب أسألك بحق محمد لما غفرت لي، فقال الله يا آدم، و كيف عرفت محمداً ولم أخلقه؟ قال يا رب لأنك لما خلقتني بيدك، و نفخت فيَّ من روحك، رفعت رأسي فرأيت على قوائم العرش مكتوباً لا إله إلا الله محمد رسول الله، فعلمت أنك لم تضف إلى اسمك إلا أحبّ الخلق إليك، فقال الله تعالىٰ :صدقت يا آدم، إنه لأحب الخلق إليّ، وإذ سألتني بحقّه فقد غفرت لك، ولولا محمد ما خلقتك.

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب حضرت آدم علیہ السلام سے بھول ہوئی تو انہوں نے بارگاہِ اُلوہیت میں عرض کیا کہ اے پروردگار! میں تجھ سے بواسطۂ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما دے۔ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے آدم! تو نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیسے پہچانا حالانکہ ابھی میں نے ان کو (دنیا میں) پیدا بھی نہیں کیا؟ عرض کیا اے میرے رب! میں نے انہیں اس طرح پہچانا کہ جب تو نے مجھے اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور اپنی طرف سے میرے اندر روح پھونکی، میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے پایوں پر یہ لکھا ہوا دیکھا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ. سو میں نے جان لیا کہ تو نے اپنے مقدس نام کے ساتھ ایسی ہستی کے نام کو ملایا ہے جو تیرے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیاری ہے۔ حق تعالیٰ نے فرمایا اے آدم! تم نے صحیح سمجھا، واقعی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارے ہیں اور جب تم نے ان کے واسطہ سے مجھ سے درخواست کی ہے تو میں نے تمہاری مغفرت کی اور اگر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ ہوتے تو میں تمہیں بھی پیدا نہ کرتا۔

.1 حاکم، المستدرک، 2_486، رقم 4228

.2 طبرانی، المعجم الاوسط،: 6_313، رقم 6502

اس روایت کو ہیثمی نے مجمع الزوائد (8_253) میں، ابن عساکر نے تاریخ دمشق الکبیر 7_437) میں، ابن کثیر نے البدایۃ والنھایۃ، 1_81) میں، امام سیوطی نے الخصائص الکبریٰ، 1_12) اور الدر المنثور 1_142) میں حلبی نے السیرۃ الحلبیۃ 1_355) میں اور قسطلانی نے المواھب اللدنیۃ 1_82) میں روایت کیا ہے۔

دوسری روایت حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، إِمْلَاءً، ثنا هَارُونُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْهَاشِمِيُّ، ثنا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ، ثنا عَمْرُو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بْنُ أَوْسٍ الْأَنْصَارِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ أَوْحَى اللهُ إِلَى عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا عِيسَى آمِنْ بِمُحَمَّدٍ وَأْمُرْ مَنْ أَدْرَكَهُ مِنْ أُمَّتِكَ أَنْ يُؤْمِنُوا بِهِ فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ آدَمَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ وَلَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ عَلَى الْمَاءِ فَاضْطَرَبَ فَكَتَبْتُ عَلَيْهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَسَكَنَ ""هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ (مستدرك حاكم 671/2)

اللہ تعالی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی اے عیسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ، اور اپنی امت کو بھی یہ حکم دے دو کہ جو بھی انہیں پالیں وہ اس پر ایمان لائیں، اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں آدم علیہ السلام کو پیدا نہ کرتا اور اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں جنت اور جہنم بھی پیدا نہ کرتا، میں نے پانی پر عرش پیدا کیا تو وہ ہلنے لگا تو میں نے اس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، لکھ دیا تو وہ حرکت کرنا بند ہو گیا۔

سوڈانی نے کہا وہابیہ کہتے ہیں یہ احادیث "ضعیف ہیں "فقیر نے کہا ان میں بغض کے مارے نجدی تو اس کو موضوع" کہتے ہیں۔ اور موضوع ثابت کرنے کے لیے وہ بڑے ہاتھ پاؤں مارتے ہیں۔

میرے حضور قبلہ والد گرامی حضرت فیض ملت مفراعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ نے اپنی تصنیف "شرح حدیث لولاک" میں احادیث لولاک کو ضعیف اور موضوع کہنے والوں کے بہت جوابات لکھے ہیں ان میں سے ایک فقیر یہاں عرض کرتا ہے۔

قرآن وحدیث اور ان کی تفاسیر اور شروح کا تمام ذخیرہ دیکھ لیں تو از اوّل تا آخر ایک

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ذات اور ایک شخصیت دکھائی دیتی ہے جو اس پوری بزم کون ومکان میں محبوبیت عظمیٰ کے مقام پر فائز ہے اور وہ ہیں۔۔۔ہمارے آقائے نامدار حضور تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس۔۔۔تمام خلق میں کوئی آپ سے بڑھ کر کیسے ہوتا کہ خالق نے تو اس عالم وارض وسماء میں جن وانس اور موت وحیات کا نظام بنایا ہی اسی کے لیے ہے۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیثِ قدسی کا مضمون ملاحظہ کریں جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وعزتی وجلالی لولاك ما خلقت الجنّة ولولاك ما خلقت الدّنيا.

میری عزت وعظمت کی قسم،اگر میں آپ کو پیدا نہ کرتا تو جنت کو بھی پیدا نہ کرتا اور اگر آپ کو پیدا نہ کرتا تو پھر دنیا کو بھی پیدا نہ کرتا۔

(دیلمی،الفردوس بمأثور الخطاب، 5۔227،رقم 8031)

ایک اور حدیث جسے آئمہ ومحدثین نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الأَفْلَاكَ.

محبوب!اگر آپ کو پیدا نہ کرتا تو کائنات ہست وبود کو بھی وجود میں نہ لاتا۔

.1 عجلونی،کشف الخفاء، 2۔214،رقم 2123

.2،تفسیر روح المعانی، 1۔51)

مفسر امام محمود آلوسی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (م 1270ھ) نے تفسیر روح المعانی میں حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان میں اس حدیث کو بیان کیا ہے پھر اسی روایت کو سورۃ الفتح کی آیت إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا میں لَكَ کی تفسیر میں لکھا ہے۔

أن لام (لَكَ) للتعليل وحاصله أظهرنا العالم لأجلك وهو في معنى ما يرونه من قوله سبحانه (لولاك لولاك ما خلقت الأفلاك)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(لَکَ) میں لام تعلیل کے لئے ہے، حاصل کلام یہ ہے کہ ہم نے عالم کو آپ کی خاطر ظاہر کیا، اس کا یہ معنی اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں بیان ہوا ہے کہ (اے حبیب! اگر آپ نہ ہوتے تو میں اس کائنات کو پیدا نہ کرتا۔

(روح المعانی، 26۔129)

معلوم ہوا کہ مفسرین اور دیگر ائمہ نے اس روایت پر اعتماد کیا ہے۔ الفاظ میں فرق تو ہوسکتا ہے لیکن معناً یہ روایت بالکل درست ہے، نور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوّلیت تخلیق کے حوالے سے ذخیرۂ کتب احادیث میں کئی روایات ملتی ہیں۔ علامہ عجلونی (1162ھ) نے مذکورہ بالا روایت کے بارے میں لکھا ہے۔

وأقول لكن معناه صحيح وإن لم يكن حديثا.

میں کہتا ہوں کہ اگر یہ حدیث نہ بھی ہو تو بھی یہ روایت معناً صحیح ہے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تخلیق کے باب میں یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ ائمۂ عقائد کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کی (تخلیق کے اعتبار سے پوری کائنات پر) حقیقی اوّلیت ہر قسم کے شک وشبہ اور اختلاف سے بالاتر ہے۔ (عجلونی، کشف الخفاء، 2۔214، رقم 3123)

وہ ائمہ جو عقائد میں سند کا درجہ رکھتے ہیں جن کی عمریں توحید اور شرک کا صحیح مفہوم سمجھانے میں صرف ہوئیں وہ بھی اس بات کے قائل ہیں کہ نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے پہلے تخلیق کیا گیا انہی ائمہ میں سے ایک امام ابو الحسن اشعری ہیں جو عقائد میں امام علی الاطلاق ہیں، حدیث نور کی شرح میں فرماتے ہیں۔

الله تعالى نور، كالأنوار، والرّوح النّبوية القدسية لمعة من نوره والملئكة شرر تلك الأنوار، وقال صلى الله عليه وآله وسلم أوّل ما خلق الله نوري ومن نوري خلق كل شيء.

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اللہ تعالیٰ اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحِ مقدسہ اسی نور کی ایک چمک ہے اور فرشتے انہی انوار کا پرتو ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا : سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور پیدا کیا اور باقی ہر چیز میرے نور سے پیدا کی۔

(علامہ فاسی، مطالع المسرات 265)

ائمہ کاملین اور مستند محدثین و مفسرین کرام نے تخلیق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے مروی احادیث کو قبول کر کے اپنی گراں قدر تصانیف میں جگہ دی ہے اور پھر ان کی تشریح و تعبیر کر کے یہ ثابت کیا کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام مخلوقات سے نہ صرف افضل و برتر ہیں بلکہ وجہ تخلیق کائنات بھی آپ ہیں یعنی کائنات کو وجود میں لانے کا واسطہ بھی آپ ٹھہرے۔

اس حقیقت کو امام اہلسنت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت فاضل بریلی قدس سرہٗ العزیز نے کتنی خوبصورتی سے بیان کیا ہے۔ ؎

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

(اس شعر کی تفصیلی شرح حضور فیض ملت علیہ الرحمہ کی الحقائق فی الحدائق معروف شرح حدائق بخشش میں ملاحظہ کریں)

نوٹ۔ یہ احادیث مبارکہ مع روایان فقیر نے مدینہ منورہ واپس آ کر اپنے کمرہ میں لکھیں۔

مچھلی کی دعوت سمندر کے کنارے

راستہ میں کھانے کی بات ہوئی تو سوڈانیوں نے کہا کہ جدہ سے قبل ثول شہر ہے جو سمندر کے کنارہ واقع ہے وہاں تازہ مچھلی ملتی ہے وہاں مچھلی کی دعوت ہماری طرف سے ہوگی۔ صابر بھائی نے کہا کہ آپ لوگ میرے ساتھ آئے ہیں اب میری بات پر آپ کو چلنا ہوگا۔ یہ بات چیت کرتے ہم ثول شہر میں داخل ہوئے وہاں ایک مخصوص علاقہ ہے جہاں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بہت شاندار کھانے کے ہوٹل ہیں" صابر بھائی نے ایک وسیع ہوٹل کے سامنے گاڑی پارک کی غالباً ہوٹل کا نام "السید" تھا

دعوت کے احوال سے قبل ثول شہر کا مختصر تعارف

مدینہ منورہ سے جدہ جاتے ہوئے ثول نامی نیا شہر ہے جو سعودی عرب میں جدہ حکومت کے تحت صوبہ مکہ میں واقع ہے جو جدہ سے 80 کلو میٹر شمال کی جانب بحیرہ احمر کے کنارے واقع ہے۔ سعودیہ کی بحریہ کی جانب سے دوبارہ تعمیر کیے جانے سے پہلے یہ قصبہ ماہی گیری کا مرکز تھا۔ شاہ عبداللہ اکنامک سٹی کے قائم ہونے سے یہاں کاروبار میں ترقی آنے کے زیادہ مواقع ہیں۔ ہم ہوٹل کے وسیع ہال داخل ہوئے تو ایسا لگا کہ ہم ایک شاہی محل میں آگئے ہیں ہال میں اعلیٰ قالینوں بچھی ہوئی فرشی نشستیں بھی تھیں اور کرسیاں بھی بڑی ترتیب سے سجی ہوئی تھیں ہم فرشی نشست پر بیٹھے۔ صابر بھائی نے کاؤنٹ پر آرڈر بک کرایا فقیر نے تازہ وضو کیا اتنے میں دو تھالوں میں تلی مچھلی حاضر کی گئی اس کے ساتھ دیگر لوازمات بھی تھے ہم نے کھانے کی دعا پڑھ کر کھانا شروع کیا تو مچھلی کو جس لذت سے تیار کیا گیا وہ اپنی مثال آپ تھی فقیر نے کہا حجاز مقدس محبوب کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وطن ہے اس ملک کی ہر چیز محبوب ہے۔ بہر حال ہم نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا۔ آخر میں دعا کے بعد جدہ کے لیے روانہ ہو گئے۔ تینوں سوڈانیوں کو جدہ کے ایک علاقہ میں پہنچایا صابر بھائی اپنے گھر ہنداویہ بلد جدہ کے لیے روانہ ہوئے تو جدہ کی وسیع شاہرات میں کافی الجھ گئے اس طرح فقیر کو جدہ شہر دیکھنے کا موقع ملا نیٹ پر کافی سرچ کیا مگر سفر طویل سے طویل ہوتا گیا آخر (مطار) ایئر پورٹ آن پہنچے تو صابر بھائی اپنے گھر جانے کا راستہ ڈھونڈ ہی لیا۔

جدہ شہر میں محفل معراج

12 اپریل 2019ء شب بدھ جدہ محترم محمد صابر غوری کے گھر محفل معراج شریف سجی قاری

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

محمد صدیق نقشبندی نے تلاوت کر کے محفل کا آغاز کیا نعت شریف بھی پڑھی محترم حاجی محمد جاوید اقبال قادری قلندری سید مصطفیٰ مسرور شاہ صاحب کے علاوہ دیگر احباب نے خوبصورت جھوم جھوم کر نعتیں پڑھیں۔فقیر نے خطبہ مسنونہ کے بعد معراج شریف کے حوالہ سے گفتگو کی چند اکتسابات نذر قارئین کرام ہے۔

واقعہ معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عبدہ کی تفسیر

اللہ تعالیٰ نے فرمایا سبحان (پاک) ہے وہ جس نے اپنے عبد خاص کو معراج کرائی تو معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج کرانا اللہ تعالیٰ کے سبحان ہونے کی معرفت کا ذریعہ اور دلیل بنا۔اللہ تعالیٰ تو ہمیشہ سے سبحان (پاک) ہے اور ہمیشہ سبحان (پاک) رہے گا لیکن اللہ تعالیٰ کے سبحان (پاک) ہونے کا ظہور اتم اور معرفت کاملہ اس وقت ہوئی جب اللہ تعالیٰ رات کے ایک لمحہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرش سے عرش تک لے گیا اور اسی لمحہ میں پھر آپ کو عرش سے فرش پر واپس لے آیا اس لیے یہ کہنا درست نہیں کہ اگر اس آیت کے شروع میں لفظ سبحان نہ ہوتا تو واقعہ معراج ثابت نہ ہوتا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ واقعہ معراج سے اللہ تعالیٰ کے سبحان ہونے کا کامل ظہور ہوا!

اس سفر کے ابتداء میں بھی سبحان اللہ (اللہ پاک ہے) کا ذکر ہے اور آخر میں حضو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نماز کا تحفہ لانا یہ بھی اللہ کا ذکر ہے یعنی ابتداء بھی ذکر اللہ سے اور انتہاء بھی ذکر اللہ سے دوسری طرف ان مادی لوگوں نے ترقی کی اور ان کی معراج یہ ہے کہ چاند پر گئے وہاں مٹی کو پایا بطور سوغات مٹی کے ڈھیلے لے آئے یعنی مٹی سے چلے مٹی تک پہنچے اور جو لے کر آئے وہ بھی مٹی ہے یہ ہے ان مادی لوگوں کی معراج، معلوم ہوا مادی معراج میں انسان مٹی سے ہی آگے نہیں نکل سکتا لیکن روحانی معراج میں انسان خدا تک پہنچ جاتا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لفظ اسراء کے تفسیری نکات

اسراء کے معنی ہیں کسی شخص کو بیداری میں رات کے وقت لے جانا، اگر کسی شخص کو خواب میں کوئی کسی جگہ لے جائے تو اس کو لغت عرب اور اس کے محاورات میں اسراء نہیں کہتے اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام سے فرمایا۔

فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ

آپ رات میں اپنے اہل کو لے جائیں۔

ایک اور مقام پر فرمایا۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ

سبحان (پاک) ہے وہ جو اپنے بندے کو رات کے ایک لمحہ میں لے گیا۔

(المفردات: ج2: ص305)

علامہ قرطبی مالکی لکھتے ہیں۔

اگر یہ خواب کا واقعہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ فرماتا بروح عبدہ اور بعبدہ نہ فرماتا، نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی

(آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی (نجم)17

یہ آیت بھی دلالت کرتی ہے معراج بیداری میں ہوئی، نیز اگر یہ خواب کا واقعہ ہوتا تو اس میں اللہ تعالیٰ کی کوئی نشانی اور معجزہ نہ ہوتا اور آپ سے حضرت ام ہانی یہ نہ کہتیں کہ آپ لوگوں سے یہ واقعہ بیان نہ کریں وہ آپ کی تکذیب کریں گے، اور نہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تصدیق کرنے میں کوئی فضیلت ہوتی اور نہ قریش کے طعن و تشنیع اور تکذیب کی کوئی وجہ ہوتی، حالانکہ جب آپ نے معراج کی خبر دی تو قریش نے آپ کی تکذیب کی اور کئی مسلمان مرتد ہو گئے، اور اگر یہ خواب ہوتا تو اس کا انکار نہ کیا جاتا، اور نیند

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں جو واقعہ ہو اس کے لیے اسرٰی نہیں کہا جاتا۔(الجامع لاحکام القرآن، ج10)

لفظ عبدہ کی تفسیر اور اسرار:

اللہ تعالیٰ نے سورہ بنی اسرائیل میں ارشاد فرمایا سبحان (پاک) ہے وہ ذات جو اپنے عبد کو راتوں رات لے گیا۔

سفر معراج کے کے موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وصف عبدیت کے ساتھ ذکر کرنے میں یہ بھی بتلانا مقصود تھا کہ آپ کو معراج کی یہ عظیم فضیلت یہ بلند مرتبہ اور عظیم مقام آپ کی عبدیت کی وجہ سے حاصل ہوا ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بلند کرتا ہے اور اس میں عیسائیوں کا رد بھی ہے کہ انہوں نے حضرت عیسی علیہ السلام کے عبد ہونے کو باعث عار سمجھا اور انہیں خدا اور خدا کا بیٹا کہا۔اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمایا کہ عبدہ ہونا باعث عار نہیں ہے بلکہ انسان کو جو رفعتیں اور عظمتیں ملتی ہیں وہ اسی عبدہ ہونے سے ملتی ہیں۔اور عبد کا اطلاق روح مع الجسد پر کیا جاتا ہے فقط روح پر عرب کی لغت اور محاورات میں عبد کا اطلاق نہیں کیا جاتا تو سفر معراج کے ذکر میں اللہ تعالیٰ نے عبد کا ذکر فرما کے یہ بیان فرما دیا کہ یہ معراج جسمانی تھا اس میں ان لوگوں کا رد بلیغ ہے جو صرف روحانی معراج کے قائل ہیں۔

آیت میں آپ کو عبدہ فرمایا ہے یعنی اس کا بندہ عبد تو دنیا میں ہزاروں ہیں لیکن کامل عبد وہ ہے جس کو مالک خود کہے یہ میرا بندہ ہے۔سبحان اللہ

اور اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جہاں بھی ذکر فرمایا اپنی طرف اضافت کر کے فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا

سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے بندے پر کتاب اتاری اور اس میں اصلاً کجی نہ رکھی (کہف 1)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

کیا اللہ اپنے بندوں کو کافی نہیں؟ (زمر 36)

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

میں نے اپنے والد اور شیخ عمر بن الحسین رحمہ اللہ سے سنا، انہوں نے کہا میں نے شیخ سلیمان انصاری سے سنا کہ جب سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلند درجات اور عظیم مراتب پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! تم کو کس وجہ سے یہ بلندی عطا کی گئی آپ نے جواب دیا اے میرے رب کیونکہ تو میرے عبد ہونے کو اپنی طرف منسوب فرماتا ہے اور مجھے اپنا عبادت گزار قرار دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ (تفسیر کبیر ج7)

اس موضوع پر علماء کرام نے بہت شرح اور بسط کے ساتھ تحریر فرمایا ہے لیکن یہاں ان تمام تفاصیل کو ذکر نا مشکل ہے لہذا علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر پر بات کو سمیٹتا ہوں کہ

سبق ملا ہے یہ معراجِ مصطفی سے مجھے
کہ عالم بشریت کی زد میں ہے گردوں

چشم زدن میں عالم بالا کا نقشہ بدل گیا۔ حکم ربی ہوا :اے جبرائیل! اپنے ساتھ ستر ہزار فرشتے لے جاؤ۔ حکم الٰہی سن کر جبریل امین علیہ السلام سواری لینے جنت میں جاتے ہیں اور آپ نے ایسی سواری کا انتخاب کیا جو آج تک کسی شہنشاہ کو بھی میسر نہ ہوئی ہوگی۔ میسر ہونا تو دور کی بات ہے دیکھی تک نہ ہوگی۔ اس سواری کا نام براق ہے۔ تفسیر روح البیان میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے براق پر کوئی سوار نہیں ہوا۔ ماہ رجب کی ستائیسویں شب کس قدر پر کیف رات ہے مطلع بالکل صاف ہے فضاؤں میں عجیب سی کیفیت طاری ہے۔ رات آہستہ آہستہ کیف ونشاط کی مستی میں مست ہوتی جارہی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے۔ستارے پوری آب وتاب کے ساتھ جھلملا رہے ہیں۔ پوری دنیا پر سکوت وخاموشی کا عالم طاری ہے۔نصف شب گزرنے کو ہے کہ یکا یک آسمانی دنیا کا دروازہ کھلتا ہے۔انوار و تجلیات کے جلوے سمیٹے حضرت جبرائیل علیہ السلام نورانی مخلوق کے جھرمٹ میں جنتی براق لئے آسمان کی بلندیوں سے اتر کر حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لاتے ہیں۔ جہاں ماہ نبوت حضرت محمد صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم محوخواب ہیں۔آنکھیں بند کئے، دل بیدار لئے آرام فرمارہے ہیں۔حضرت جبرائیل امین ہاتھ باندھ کر کھڑے ہیں اور سوچ رہے ہیں کہ اگر آواز دے کر جگایا گیا تو بے ادبی ہوجائے گی۔فکرمند ہیں کہ معراج کے دولہا کو کیسے بیدار کیا جائے؟ اسی وقت حکم ربی ہوتا ہے یاجبریل قبل قدمیہ اے جبریل! میرے محبوب کے قدموں کو چوم لے تاکہ تیرے لبوں کی ٹھنڈک سے میرے محبوب کی آنکھ کھل جائے۔اسی دن کے واسطے میں نے تجھے کافور سے پیدا کیا تھا۔حکم سنتے ہی سیدنا جبرائیل امین علیہ السلام آگے بڑھے اور اپنے کافوری ہونٹ محبوب دوعالم حضرت محمد صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پائے ناز سے مس کردیئے۔

یہ منظر بھی کس قدر حسین ہوگا جب سیدالملائکہ حضرت جبریل امین علیہ السلام نے فخر کائنات حضرت محمد صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں کو بوسہ دیا۔حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کے ہونٹوں کی ٹھنڈک پا کر حضور صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں اے جبرائیل! کیسے آنا ہوا؟ عرض کرتے ہیں یارسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ رب العزت کی طرف سے بلاوے کا پروانہ لے کر حاضر ہوا ہوں۔

ان اللہ اشتاق الی لقائک یارسول اللہ۔

یارسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ تعالیٰ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے۔

حضور صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے چلئے زمین سے لے کر آسمانوں تک ساری گزرگاہوں پر مشتاق دید کا ہجوم ہاتھ باندھے کھڑا ہے۔معارج النبوۃ)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

معراج کس مہینے میں ہوئی؟؟؟

حضرت سید محمد حسن شاہ المدنی چونکہ مدینہ منورہ میں ہونے والی محافل نیٹ کے ذریعے مختلف ممالک کے احباب کو بھیجتے ہیں. بہت سارے اہل علم حضرات ان محافل میں کئے گئے بیانات پر اپنا تبصرہ بھی بھیجتے ہیں اپنے گھر کے پروگرام کے بعد کسی نے ان کے پاس ایک طویل مضمون بھیجا جو نذر قارئین ہے۔

معراج کے تعین کے سلسلے میں چونکہ کوئی واضح دلیل قرآن وحدیث میں موجود نہیں، لہذا اس کے تعین میں صحابہ کرام، تابعین اور محدثین کے اقوال میں شدید اختلاف رہا ہے.

معراج کے متعلق سب سے راجح قول ربیع الاول ہے۔

ستائیس (۲۷) رجب کو معراج:

رجب کے مہینے میں ۲۷ تاریخ کو معراج کا ہونا مشہور ضرور ہے لیکن یہ بات روایات کے بھی خلاف ہے اور تاریخی اعتبار سے بھی درست نہیں. سائل نے ۲۷ ویں رجب شریف معراج نہ ہونے کے ساتھ رجب کے نوافل وفضائل پر اعتراض کیا۔

شب معراج میں مخصوص اعمال؟؟؟

رجب کے مہینے میں اور خصوصا ستائیسویں شب و روز میں خصوصی نمازوں اور روزوں کی جو فضیلت بیان کی جاتی ہے ان میں سے اکثر تو موضوع اور من گھڑت روایات پر مبنی ہیں، اس کے بارے میں کوئی صحیح یا مستند بات کہیں سے بھی ثابت نہیں اپنے اس اعتراض پر کئی عربی عبارات لکھیں۔

جن خلاصہ کلام یہ ہے کہ

شب معراج کے ستائیس (۲۷) رجب کو واقع ہونے کے متعلق کوئی بات درست نہیں، نہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہی اس مہینے یا اس رات میں کسی مخصوص نماز کا پڑھنا ثابت ہے، نیز اس دن کا روزہ بھی صحیح روایات سے ثابت نہیں ہے، بلکہ اکثر باتیں من گھڑت اور بے بنیاد ہیں، لہذا اس کے متعلق کسی فضیلت کو بیان کرنا یا پھیلانا شرعاً درست نہیں۔

معراج کس تاریخ کو ہوا؟

محترم قارئین جواباً عرض ہے کہ جمہور علماء کے نزدیک معراج شریف 27 رجب کو ہوا تھا۔ معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقصد تاریخ بتانا نہیں بلکہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قدر و منزلت اور شان بیان کرنا ہے۔ اس لیے ضروری نہیں کہ تاریخ کا ذکر حدیث مبارکہ میں ہو۔ بلکہ جتنے بھی بڑے بڑے واقعات ہوئے ہیں کسی کا ذکر بھی حدیث میں تاریخ کے حوالے سے نہیں ہوا۔ بلکہ مورخین اور تاریخ دان لوگ بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح قرآن مجید میں بڑے بڑے واقعات ذکر کیئے گئے ہیں لیکن تاریخ نہیں بیان کی گئی، یہاں تک کہ نزول قرآن یا ابتدائے وحی کی تاریخ بھی قرآن میں نہیں ہے۔ لہٰذا ایسے سوالات کرنا وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ اصل مقصد کو جانا چاہیے۔

باقی اگرچہ معراج کے لیے تاریخ و مہینہ میں اہل سیر کا اختلاف ہے مگر صدیوں سے علماء امت اولیاء ملت اہل اسلام ۲۷ رجب شریف کو شب معراج کے طور پر مناتے چلے آرہے ہیں۔ ظاہر ہے امت مسلمہ کا ایک تاریخ پر جمع ہونا ہی بہت بڑی دلیل ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک میں ۲۷ ویں رجب شریف کو بڑی محافل صدیوں سے چلی آرہی ہیں پاک و ہند میں بے شمار اہل اللہ اپنی خانقاہوں پر رجبی شریف کے نام سے محافل کرتے آرہے ہیں ظاہر ہے جہاں محافل منعقد ہوتی ہیں وہ صاحبان علم و فضل ہیں اپنے دور کے محققین ہو گذرے ہیں۔ تاریخ کا اختلاف اپنی جگہ مگر جمہور علماء و مشائخ کرام کا کسی مسئلہ یا تاریخ پر متفق ہونا بھی امت مسلمہ کے لیے بہت بڑی دلیل ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

معراج کی حقیقت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آسمانی معجزات میں سے معراج کا واقعہ بھی بہت زیادہ اہمیت کا حامل اور ہماری مادی دنیا سے بالکل ہی ماوراء اور عقل انسانی کے قیاس و گمان کی سرحدوں سے بہت زیادہ بالاتر ہے۔

معراج کا دوسرا نام اسراء بھی ہے۔ اسراء کے معنی رات کو چلانا یا رات کو لے جانا چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقعہ معراج کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلاً کے الفاظ سے بیان فرمایا ہے اس لیئے معراج کا نام اسراء پڑ گیا اور چونکہ احادیث میں معراج کا واقعہ بیان فرماتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے عُرِجَ بِیْ (مجھ کو اوپر چڑھایا گیا) کا لفظ ارشاد فرمایا اس لیئے اس واقعہ کا نام معراج ہو گیا۔

احادیث و سیرت کی کتابوں میں اس واقعہ کو بہت کثیر التعداد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بیان کیا ہے۔ چنانچہ علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے 45 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نام بنام گنایا ہے جنہوں نے حدیث معراج کو روایت کیا ہے۔

(المواہب اللدنیۃ وشرح الزرقانی، المقصد الخامس فی تخصیصہ ...الخ، جلد نمبر 8، صفحہ 25 تا 27،)

معراج شریف ایسا عظیم معجزہ اور مرتبہ ہے، جو صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کیا گیا اور کائنات میں آپ کے سوا کسی بھی نبی علیہ السّلام کو ایسا معجزہ نہیں عطا ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد سے انسان کی خلائی پرواز اور کائنات کی وسعتوں میں جولانی اور ہر نئے دن اس میں ترقی کی مناسبت سے معراج کا معجزہ، جس کے سامنے ساری طاقتیں عاجز ہیں، سرفراز کیا گیا اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سید الاولین وال آخرین اور خاتم النبیین ہونے کی صداقت اور دلیل و شہادت ہے۔

وہ سرورِ کشورِ رسالت ، جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طَرَب کے ساماں عَرَب کے مہمان کے لیے تھے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لفظ معراج عروج کا اسم آلہ ہے، اس کے معنی سیڑھی ہے، مگر شریعت میں معراج سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آسمانوں سے اوپر، قاب قوسین او دنیٰ فتدلیٰ میں تشریف لے جانا ہے، معراج کا مقصد آپ کی شان عظمت کا اظہار، دیدارِ الٰہی اور آیات خداوندی کا مشاہدہ (لنریہ من آیاتنا) اور آپ کی شان عظمت پر ایمان کا سارے انسانوں سے امتحان۔ معراج شریف جسم کے ساتھ بیداری میں ایک بار ہوئی اور روحانی معراج 34 مرتبہ ہوئی۔

معراج کی تاریخ کے بارے میں قول راجح 27 رجب المرجب شب دوشنبہ بعثت کے گیارہویں سال ہے۔ مزید اس بارے میں علماء کرام کے مختلف اقوال موجود ہیں۔

لیکن علامہ امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری شرح صحیح بخاری شریف میں جو ترجیح دی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت ام المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد اور بیعت عقبہ سے پہلے معراج ہوئی اگر اس بات کو ترجیح دی جائے تو معراج نبوت کے دسویں سال کے بعد اور گیارہ نبوی میں سفر طائف سے واپسی کے بعد ہوئی۔

معراج کی تاریخ، دن اور مہینہ میں بہت زیادہ اختلافات ہیں۔ لیکن اتنی بات پر بلا اختلاف سب کا اتفاق ہے کہ معراج نزول وحی کے بعد اور ہجرت سے پہلے کا واقعہ ہے جو مکہ معظمہ میں پیش آیا اور ابن قتیبہ دینوری (المتوفی ۲۶۷ھ) اور ابن عبدالبر (المتوفی ۴۶۳ھ) اور امام رافعی و امام نووی علیہم الرحمہ نے تحریر فرمایا کہ واقعہ معراج رجب کے مہینے میں ہوا۔ اور محدث عبدالغنی مقدسی رحمۃ اللہ علیہ نے رجب کی ستائیسویں بھی متعین کر دی ہے اور علامہ زرقانی نے تحریر فرمایا ہے کہ لوگوں کا اسی پر عمل ہے اور بعض مورخین کی رائے ہے کہ یہی سب سے زیادہ قوی روایت ہے۔ (زرقانی جلد 1 صفحہ 355 تا 358،)

مخالفین کے قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری نے اپنی کتاب "مہر نبوت" میں تحریر کیا ہے کہ بارہویں سال ۲۷ رجب کو ۵۱ سال ۵ مہینہ کی عمر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

معراج ہوئی۔
امام ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں واقعہ معراج کی تاریخ کے حوالے سے دس اقوال نقل کئے ہیں۔ سیرت نگاروں کا عام رجحان یہ ہے کہ ہجرت سے ایک سال یا ڈیڑھ سال پیشتر پیر کے دن، رجب کی ستائیسویں تاریخ کو رسول اکرم صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج کروائی گئی۔ ابن قتیبہ دینوری، امام رافعی، امام نووی، عبدالغنی مقدسی اور علامہ زرقانی سمیت کثیر علماء ومحدثین نے اسی تاریخ کو قبول کیا ہے۔ ہمارے نزدیک یہی راجح قول ہے۔
فقیر نے یہ جوابات لکھ کر قبلہ شاہ صاحب زید مجدہٗ کو بھیج دیئے۔

فقیر کا مدینہ منورہ نیا نمبر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
فقیر کا مدینہ منورہ کا سابقہ موبائل نمبر باوجوہ بند ہو چکا ہے۔ اب اس نئے نمبر پر رابطہ فرمائیں۔ +966593690324
مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی حال مدینہ منورہ۔

محفل ذکر معراج شریف

۲۹/ رجب المرجب ۱۴۴۰ھ شب جمعہ 4/اپریل 2019ء جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے فاضل حافظ احمد بخش لوٹھر (لعل سونہارا بہاولپور) ایک عرصہ سے مدینہ طیبہ میں موجود ہیں ماشاء اللہ نیک خصلت ہیں صوم وصلوٰۃ کے پابند ہیں سلسلہ اویسیہ کے اوراد ووظائف کی اجازت فقیر سے لی ہوئی ہے دلائل الخیرات، حزب البحر شریف، وغیرہ پڑھتے ہیں فقیر کو مدینہ منورہ آنے سے (پاکستان میں) قبل کہہ چکے تھے کہ میری طرف سے محفل پاک کا اہتمام ہوگا آپ نے بیان کرنا ہے۔ گذشتہ روز قاری محمد انوار المدنی کو لنگر شریف کے لیے ریال دیئے کہ شب جمعہ میں وسیع لنگر کا اہتمام کریں۔ ماشاء اللہ قاری صاحب کے ہاتھوں میں اللہ تعالیٰ نے کیا برکت رکھی ہے کہ مدینہ پاک میں با

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وضو ہو کر درود وسلام کا ورد کر کے لنگر پکاتے ہیں کیا لذت ہوتی اللہ اللہ آج بھی مثالی لنگر پکا کر حاضرین سے خوب داد لی۔

ہمارے کمرے میں بعد نماز عشاء محفل شریف کا آغاز الحاج محمد قربان علی سومرو نے کیا تلاوت ونعت شریف کے بعد فقیر بیان کیا اس کے چند اکتسابات قارئین کے لیے پیش ہیں تصور مدینہ میں ان کا مطالعہ کریں۔

آیت معراج پر کچھ بات

سبحن الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ۔(پ15.بنی اسرائیل 1)

پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندہ کو رات کے ایک قلیل وقفہ میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا۔

محترم حاضرین کرام ہم سب کی خوش نصیبی کہ مدینہ طیبہ میں صاحب معراج پیارے نبی کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر معراج کی محفل میں حاضر ہیں۔فقیر معراج کے متعلق چند باتیں عرض کئے دیتا ہے۔

معراج مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک تذکرہ جب بھی کیا جاتا ہے، اس آیہ مبارکہ کو بطور سعادت تلاوت ضرور کیا جاتا ہے۔قرآن کا حرف حرف حکمت کے خزانوں سے مالا مال ہے اور اھل علم تا قیامت قرآن میں غوطہ زن ہو کر اسرار ورموز کے خزانے تلاش کرتے رہیں گے، یہ ایک مسلسل سفر ہے۔حقیقی معنی یا تو اللہ تعالیٰ کے علم مبارکہ میں ہیں یا اس کے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم میں کہ جن پر اللہ نے یہ پاک کلام نازل فرمایا۔

اس مختصر سی نشست میں، کوشش یہ ہے کہ مختلف تفاسیر کے حوالے سے لفظ سے" عبدہ" کے معنی پر کچھ کلام قارئین تک پہنچایا جائے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عبد

علامہ حسین بن محمد راغب اصفہانی علیہ الرحمہ (متوفی 502ھ) عبد کا ایک معنی یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ" جو اپنے اختیار سے اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور ان کی عبادت بہت کامل اور اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہوتی ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے مثالی عبد ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے عبد ہونے پر ناز فرماتا ہے اور فخر سے فرماتا ہے کہ وہ میرے بندے ہیں۔

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰن (الحجر 42 :)

(اے ابلیس) بے شک میرے بندوں پر تیرا کوئی زور نہیں (چل سکے گا)۔

عبدہ

-1 تمام انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے کامل عبد ہیں لیکن ہمارے آقا کریم سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے کامل ترین عبد اور محبوب ترین عبد ہیں۔

اس آیت میں یہ فرمایا" :

سبحان (پاک) ہے وہ جو اپنے عبد کو رات کے ایک قلیل وقت میں لے گیا"

ایک سوال یہ ہے کہ رسول کا ذکر کیوں نہیں کیا؟ یوں کیوں نہیں فرمایا" : سبحان (پاک) ہے وہ جو اپنے رسول کو لے گیا"

اس کا جواب یہ ہے کہ رسول وہ ہے جو اللہ کے پاس سے بندوں کی طرف لوٹ آئے اور عبد وہ ہے جو بندوں کی طرف سے اللہ کے پاس جائے، اور یہ اللہ کے پاس سے آنے کا نہیں بلکہ اللہ کی طرف جانے کا موقع تھا، اس لئے یہاں رسول کا ذکر نہیں بلکہ عبد ہی کا ذکر مناسب تھا۔

-2 اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے متعلق ارشاد فرمایا:

اَنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكَ بِیَحْیٰی مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَیِّدًا وَّحَصُوْرًا (آل عمران :39)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(اے زکریا علیہ السلام) اللہ آپ کو یحییٰ کی بشارت دیتا ہے جو (عیسیٰ علیہ السلام) کلمتہ اللہ کے مصدق ہوں گے اور سردار ہوں گے اور عورتوں سے بہت بچنے والے ہوں گے۔

"سید عبد"

حضرت یحییٰ علیہ السلام کو "سید" کہا اور نبی کریم ﷺ کو "عبد" فرمایا، اس کی کیا وجہ؟
اس کا جواب یہ ہے کہ سیادت، سلطنت اور مالکیت حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں، بندے کو اگر سید یا مالک یا صاحب سلطنت کہا جائے گا تو مجاز ہوگا، اور بندے کی ایسی صفت جو اس کی حقیقی صفت ہو اور اللہ کی نہ ہو وہ صرف "عبدیت" ہے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا کہ اپنے محبوب کا ذکر حقیقی وصف کے ساتھ کرے مجاز اور مستعار وصف کے ساتھ نہ کرے۔ اور فضیلت حقیقی وصف میں ہے مجاز اور مستعار وصف میں نہیں۔

-3 تیسری وجہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محض عبد نہیں فرمایا، یعنی اس کا بندہ، عبد تو دنیا میں ہزاروں ہیں لیکن کامل عبد وہ ہے جس کو مالک خود فرمائے کہ یہ میرا بندہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جہاں بھی ذکر فرمایا اپنی طرف اضافت کر کے فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ (الکھف 1)
اللہ ہی کے لئے سب تعریفیں ہیں جس نے اپنے بندہ پر کتاب نازل کی۔

اَلَیْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ (زمر 36)
کیا اللہ اپنے بندہ (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو کافی نہیں؟

حضرت سیدنا محمد ﷺ کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اسریٰ"
"اللہ پاک آپ کو لے گیا"

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وَلَمَّا جَآءَ مُوسٰی لِمِیۡقَاتِنَا (الاعراف143)

اور جب موسیٰ (علیہ السلام) ہمارے مقرر کیے ہوئے وقت پر آئے۔

اور حضرت ابراھیم (علیہ السلام) کے متعلق فرمایا:

وَقَالَ اِنِّیۡ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیۡ سَیَهۡدِیۡنِ (الصفت99)

اور ابراھیم (علیہ السلام) نے کہا : بے شک میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام خود تشریف لے گئے، حضرت ابراھیم علیہ السلام خود تشریف لے گئے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ لے جانے والا تھا اور وہی لانے والا تھا اور ان دونوں صورتوں میں بہت فرق ہے۔

امام فخرالدین محمد بن عمر رازی (متوفی 606ھ) لکھتے ہیں۔

میں نے اپنے والد اور شیخ عمر بن الحسین رحمۃ اللہ علیہ سے سنا، انہوں نے کہا میں نے شیخ سلیمان انصاری سے سنا کہ جب سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلند درجات اور عظیم مراتب پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی، "اے محمد! تم کو کس وجہ سے یہ بلندی عطا کی گئی"

آپ نے خود جواب دیا:

"اے میرے رب کیونکہ تو میرے عبد ہونے کو اپنی طرف منسوب فرماتا ہے اور مجھے اپنا عبادت گزار قرار دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِهٖ (تفسیر کبیر، جلد 7،)

اور اسی مقام پر حکیم الامت علامہ محمد اقبال علیہ الرحمہ گویا ہوئے اور قلم ہی توڑ دیا۔

عبد	دیگر	عبدہ	چیزے	دگر
ما	سراپا	انتظار	او	منتظر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

معراج سے واپسی کا سفر سورۃ والنجم کی آیات کی روشنی میں

سورہ نجم میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معراج سے واپسی کا ذکر ہے مگر بڑے پر عظمت انداز سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

وَالنَّجمِ اِذَا هَوَا

اس (پیارے) چمکتے تارے)محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی قسم ! جب وہ (معراج سے)اترے۔

اگرچہ نجم کی تفسیر میں مفسرین کے متعدد اقوال ہیں، مگر سب سے خوبصورت تفسیر یہ ہے کہ نجم سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ ستودہ صفات مراد ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام دنیٰ فتدلیٰ میں باریاب ہوئے تو بارگاہِ الہیٰ سے ندا آئی:

بڑھ اے محمد ! قریب ہو احمد! قریب آ سرور ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

نثار جاؤں یہ کیا ندا تھی یہ کیا سماں تھا یہ کیا مزے تھے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معصوم ہیں۔

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُم وَمَا غَوٰى تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے۔

صاحب سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مراد ہے۔ مطلب آیت کا یہ ہے کہ آپ ہمیشہ حق و ہدایت کی اعلیٰ منزل پر رہے، صراط مستقیم سے کبھی عدول نہ کیا، آپ کے دامن عصمت پر کبھی اور کسی حال اور کسی وقت میں بھی کسی امر مکروہ کی گرد نہ آئی۔ ہمیشہ حق فرمایا اور حق پر ہی رہے۔ اعتقاد فاسد کا شائبہ بھی کبھی آپ کے حاشیہ بساط تک نہ پہنچا۔ قبل اظہار نبوت بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معصوم تھے اور اظہار نبوت کے بعد بھی معصوم۔

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الهَوَا اِن هُوَ اِلَّا وَحيٌ يُّوحٰى۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کہتے۔ وہ نہیں کہتے مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہکنا اور بے راہ چلنا ممکن ہی نہیں ہے۔ یہ تصور ہی نہیں کیا جا سکتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی خواہش کے تقاضوں سے متاثر ہو کر کچھ کہیں۔ وہ جو کچھ فرماتے ہیں وحی الٰہی ہوتی ہے یعنی زبان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور طاقت خدا کی۔ اسی آیت سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلق عظیم اور مرتبہ کی بلندی کا اظہار ہوتا ہے کیونکہ نفس کا سب سے اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ وہ اپنی خواہش کو ترک کر دے (تفسیر کبیر)

اس آیت میں یہ اشارہ بھی ہے کہ حضور علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور افعال میں فنا کے اس اعلیٰ مقام پر فائز ہیں کہ اپنا کچھ باقی نہ رہا۔ انوار و تجلیات الٰہی کا آپ کی ذات پر ایسا کامل و مکمل غلبہ ہوا کہ آپ جو کچھ فرماتے ہیں وحی الٰہی ہوتی ہے۔

حضور کا بولنا وحی الٰہی ہے: آیت بالا کا جملہ اِن ھُوَ اِلَّا وَحی یُّو حٰی میں ھو کی ضمیر نطق رسول کی طرف لوٹتی ہے۔ جس کا ذکر وما ینطق میں کیا گیا ہے۔ اس آیت میں کوئی اشارہ بھی موجود نہیں ہے کہ نطق رسول کو صرف قرآن کے ساتھ مخصوص کیا جائے۔ یہاں تو ہر اس بات کو وحی الٰہی قرار دیا گیا ہے جس پر نطق رسول کا اطلاق کیا جا سکتا ہے۔ جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نطق (بولنا) خالص وحی ہے۔ اور اس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواہش کو قطعاً دخل نہیں ہوتا۔

قرآن حکیم نے یہ تصریح اس لئے کی تا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ رسول ﷺ کی ہر بات وحی ہے۔ کیونکہ اگر کسی ایک بات میں بھی یہ شبہ ہو جائے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواہش نفس سے بولتے ہیں اور اس کا نطق خدا کی وحی سے نہیں ہے تو پھر تو رسالت پر سے اعتماد اٹھ جائے گا۔ اس لئے قرآن کریم نے واضح کر دیا کہ حضور صلی ﷺ کا ہر قول و عمل وحی الٰہی ہے۔ اسی آیت سے حضور علیہ السلام کی بشریت کی عظمت پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ ایک وہ بشر جس پر اللہ کی وحی آتی ہے۔ جس کا بولنا، وحی الٰہی قرار پاتا ہے اور ایک وہ بشر جو اس شرف سے محروم ہے۔ دونوں کیسے برابر ہو سکتے ہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عَلَّمَهٗ شَدِیۡدُ الۡقُوٰی : سخت قوتوں والے طاقتور نے (حضور ﷺ) کو سکھایا

حضرت حسن بصری تابعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شَدِیۡدُ الۡقُوٰی۔ سے اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس مراد ہے۔ معنی آیت یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بے واسطہ تعلیم دی۔ اب جسے رب العالمین جو کہ عالم الغیب والشہادہ ہے، تعلیم دے اس کے علم و فضل کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔

حضرت جبریل امین علیہ السلام سدرہ پر ہی رہ گئے: فَاسۡتَوٰی وَهُوَ بِالۡاُفُقِ الۡاَعۡلٰی: پھر اللہ نے قصد فرمایا اور وہ آسمانِ بریں کے بلند کنارا پر تھا۔

مفسر شہیر امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب معراج آسمان بریں کے بلند کناروں پر پہنچے تو تجلی الٰہی متوجہ نمائش ہوئی۔

صاحب تفسیر روح البیان نے فرمایا کہ فاستوی کے معنی یہ ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے افق اعلیٰ یعنی آسمانوں کے اوپر جلوہ فرمایا۔ حضرت جبرائیل امین سدرۃ المنتہیٰ پر رک گئے، آگے نہ بڑھ سکے۔ بارگاہِ نبوت میں عرض کیا کہ اگر میں ذرا بھی آگے بڑھوں تو جلالِ الٰہی اور تجلیات ربانی مجھے جلا ڈالیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے بڑھے حتیٰ کہ عرش سے بھی گزر گئے۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت نے کیا خوب فرمایا۔

تھکے تھے روح الامیں کے بازو چھٹا وہ دامن کہاں وہ پہلو
رکاب چھوٹی امید ٹوٹی نگاہ حسرت کے ولولے تھے

حریم حق میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسائی:

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی، فَكَانَ قَابَ قَوۡسَيۡنِ اَوۡ اَدۡنٰی

پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا۔ پھر خوب اتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔

معنی آیت یہ ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے قرب سے مشرف ہوئے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

،یا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنے قرب سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ اپنے لطف و کرم اور اپنی شان کریم کے لائق اپنے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قریب ہوا اور اس قرب میں زیادتی فرمائی (روح البیان)

فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی:

اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔

شب معراج جب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بارگاہ الٰہی میں پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی فرمائی۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ وحی بے واسطہ تھی اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے درمیان کوئی نہ تھا۔ اسی لئے فرمایا: ماا وحیٰ وحی فرمائی۔ راز و نیاز کی گفتگو ہوئی۔ اسرار و رموز سے آگاہی فرمائی۔ جسے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق سے پوشیدہ رکھا۔ اس وحی کا تعلق احکام و شرائع سے نہ تھا، اس لئے یہ وحی قرآن حکیم میں نہیں ہے۔ یہ تو صرف سینہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ہے (جمل و روح البیان)

شب معراج دیدار الٰہی

مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی

دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا۔

اس آیت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قلب منور کی عظمت کا بیان ہے کہ شب معراج آپ کی مقدس آنکھوں نے جو انوار و برکات الٰہی دیکھے حتیٰ کہ اللہ رب العزت جل جلالہٗ کے دیدار پر انوار سے مشرف ہوئے تو آنکھ نے جو دیکھا دل نے اس کی تصدیق کی۔ یعنی آنکھ سے دیکھا دل سے پہچانا اور اس دیکھنے میں شک، تردد اور وہم نے راہ نہ پائی۔ صحابہ کرام حضرت عکرمہ، حضرت انس بن مالک اور حضرت حسن رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں شب معراج حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی سر کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کی ذات کا مشاہدہ فرمایا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں : اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلعت، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام اور حضور سید المرسلین علیہ السلام کو اپنے دیدار کا اعزاز بخشا۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دو بار کلام فرمایا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دو مرتبہ دیکھا۔ (ترمذی)

حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا: رَاَیتُ رَبِّیْ بِعَینِی۔ میں نے اپنے رب کو اپنی آنکھ سے دیکھا۔ (بخاری و مسلم)

اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس غیب الغیب ہے جب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیب الغیب کا مشاہدہ فرمالیا تو غیب کی کوئی بات آپ سے کیونکر چھپی رہ سکتی ہے؟ حق یہ ہے کہ ذات الٰہی کے مشاہدہ حقیقی کے بعد نگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کائنات کی کوئی چیز پوشیدہ نہ رہی۔ امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا کیا خوب فرمایا۔

اور کوئی غیب بھلا کیا ہو تم سے نہاں
جب خدا ہی نہ چھپا تم پہ کروڑوں درود

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰی
آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی

اس آیت کریمہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس آنکھوں کی خصوصیت کا بیان ہے کہ شب معراج حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مقام پر پہنچے جہاں سب کی عقلیں حیرت زدہ ہیں۔ جس نور حق کا دیدار مقصود تھا اس سے بہرہ اندوز ہوئے۔ داہنے بائیں کسی طرف متوجہ ہوئے۔ نہ مقصود حقیقی کی دید سے آنکھ پھیری اور نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح بے ہوش ہوئے۔

لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بیشک آپ نے اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں۔
اس آیت مبارکہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مقدس آنکھوں کے مرتبہ ومقام کی کیفیت یہ بتائی گئی ہے کہ شب معراج آپ نے اللہ تعالیٰ کی بڑی نشانیاں، ملک وملکوت کے عجائب کو ملاحظہ فرمایا اور تمام معلومات غیبیہ ملکوتیہ کا آپ کو علم حاصل ہوگیا۔
اللہ تعالیٰ ہمیں مقام مصطفیٰ سمجھنے کی توفیق دے۔
(نوٹ) فقیر نے معراج شریف پر گفتگو کی بعد ازاں تقریر کی ترتیب دیتے وقت کچھ مفید مضامین باصرہ نواز ہوئے وہ بھی مقالہ میں شامل کئے۔
(مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی مدینہ منورہ)

علامہ غلام شبیر باروی صاحب کی دعوت پر

۲ شعبان المعظم 6/اپریل شب اتوار علامہ غلام شبیر صابر باروی صاحب کی دعوت پر فقیر حضرت سید محمد حسن شاہ کے ہمراہ ان کے گھر (مسجد منارین) حاضر ہوا ماشاء اللہ ان کا گھر مدینہ منورہ کی قدیم روایات کا امین ہے قدیم غرفہ جات (کمرے) مدینہ پاک کی خوبصورت یادیں لئے کھڑے ہیں چونکہ صاحب خانہ باذوق صاحب علم ہیں مطالعہ کے لیے وسیع لائبریری ہے نایاب کتب موجود ہیں فقیر نے چند کتب دیکھیں ان پر صاحب خانہ کے نوٹ لکھے ان کے ذوق مطالعہ کی نشاندہی کر رہے تھے۔ بتانے لگے چونکہ مدینہ منورہ ایک ایسا مقام جہاں دنیا بھر سے اہل ایمان کشاں کشاں آتے ہیں میری کوشش ہوتی ہے کہ آنے والے زائرین اہل اللہ علماء ومشائخ کرام کو اپنے گھر مدعو کرتا ہوں آنے والے چند جید ممتاز علماء کرام کے نام بتائے فقیر حیران رہ گیا فرمایا اس میں حیرانی کی کیا بات ہے یہ مدینہ منورہ میں قیام برکتیں ہیں۔ کہنے لگے کہ آپ قبلہ والد گرامی حضور فیض ملت علیہ الرحمہ سے میری بہت نیازمندی تھی بلکہ مدینہ منورہ میں میری حاضری کا سبب ہی سلسلہ اویسیہ (خانقاہ شریف) کے حضرت میاں سردار احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ بنے تفصیلات

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بتاتے ہوئے کہا کہ 1970ء میں اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد روزگار کے تلاش میں ملتان پہنچا پاک گیٹ میں ایک مجذوب فقیر ملے پوچھا کہ اُو بچے پریشان کیوں ہو؟ میں نے عرض کیا میرے والد گرامی فالج کے مریض غریب خاندان کا فرد ہوں تعلیم یافتہ ہوں کوئی ذریعہ معاش نہ ہے یہاں محنت ومزدوری کرنے آیا ہوں وہ نہیں مل رہی وہ فقیر کہنے لگا کہ پھر مدینہ شریف چلے جاؤ میں عرض کیا اسباب ہوں تو؟؟ وہیں کھڑے کھڑے دعا فرمائی میں نے جیب میں جو رقم تھی اس فقیر کو نذر کردی اب اپنے ماموں کے ہاں آگیا وہ مجھے اپنے ساتھ اپنے مرشد خانے خانقاہ شریف (بہاولپور) لے آئے وہاں حضرت میاں سردار احمد اویسی اپنے ڈیرے میں مسند لگائے بیٹھے تھے میرے ماموں نے میری طرف اشارہ کرکے کہا حضور اس بچے کے لیے دعا فرمائیں تعلیم یافتہ ہے مگر روزگار نہیں بہت پریشان ہے آپ نے اپنے (پی ٹی سی ایل) فون سے کسی صاحب کو فرمایا کہ ایک نوجوان کو مل میں کام کرنے کے لیے رکھ لو اس نے عرض کیا حضرت اسے بھیج دیں فون بند کرکے فرمایا ملتان میں ہمارے ایک ملنے والے مل مالک ہیں ان سے میری بات ہوگئی ہے پتہ بتا کر فرمایا کہ تم چلے جاؤ میں نے عرض کیا حضور مدینہ شریف جانے کا ارادہ ہے تو آپ نے کراچی اپنے مریدین میں سے ایک میمن کے نام رقعہ تحریر کردیا میں نے اپنا پاسپورٹ کراچی میں ان کو جمع کرادیا چند دن بعد مجھے فون پر اطلاع آئی کہ آپ کا عمرہ ویزہ لگ گیا ہے آجائیں میں اپنی نئی باسائیکل ایک ہزار میں فروخت کرکے کراچی سے حجاز مقدس آگیا عمرہ کرکے مدینہ منورہ پہنچا یہاں آکر ایسا دل لگا کہ بس یہیں کا ہو کر رہ گیا ہوں سرکار کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے لاج رکھی میرا اور میری بیوی کا اقامہ بن گیا میں نے اپنے والد گرامی کو بھی بلوالیا میرے 15 پندرہ بچے اور بچیاں مدینہ منورہ پیدا ہوئے اب نواسے نواسیاں پوتے بھی ہوگئے کل جمعۃ المبارک ان کے بیٹے احمد کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو اس کو لایا گیا حضرت سید محمد حسن شاہ نے اس بچے کو شہد اور دودھ سے گُٹی لگائی فقیر نے بھی مدینہ منورہ میں نومولود بچے کے لبوں پر دودھ لگایا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حضور فیض ملت نے میری ضمانت

علامہ غلام شبیر صابرؔ نے بتایا کہ ایک موقعہ پر میرے مرشد حضرت خواجہ فقیر محمد باروی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے میں ملاقات کے لیے گیا تو فرمانے لگے کہ آپ بچے جوان ہو رہے ہیں اب آپ پاکستان شفٹ ہو جائیں تا کہ ان کی تعلیم صحیح العقیدہ ماحول میں ہو کہیں ایسا نہ ہو بچے یہاں سکولز و کالجز میں جا کر بدعقیدہ ہو جائیں خواجہ صاحب نے فرمایا کہ اس بار میں آپ لوگوں کو لے کر جاونگا میں بڑا پریشان ہوا کیونکہ مدینہ منورہ کو ہم چھوڑ کر کہیں نہیں جانا چاہتے میرے بچے بھی مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے آج تک میں انہیں پاکستان نہیں لے کر گیا میں نے عرض کی حضور میں بذات خود ان کی تربیت کرتا ہوں عقائد کے معاملہ میں میں ان کی سخت نگرانی کر رہا ہوں میرے بچے الحمدللہ صحیح العقیدہ سنی مسلمان ہیں مگر خواجہ صاحب نے فرمایا نہیں میں نے بڑے اچھے گھرانے دیکھے ہیں جو یہاں آ کر بگڑ گئے میں سخت پریشان ہوا کہ کیا کروں پیر صاحب کو کیسے مطمئن کروں مسجد نبوی شریف کے اندر باب بلال میں مجھے حضرت اویسی صاحب (آپ کے والد گرامی) نظر آئے میں نے ان کی خدمت آ کر سارا ماجراء سنایا اور یقین دہانی کرائی کہ میرے بچے میرے زیر تربیت ہیں میں ان کی نگرانی کر رہا ہوں آپ میرے مرشد حضرت خواجہ صاحب کے پاس آئے اور فرمایا کہ میں ان کا ضامن ہوں اللہ تعالیٰ کے کرم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظر شفقت سے یہ اور ان کے بچے عاشق رسول رہیں گے خواجہ صاحب نے جب ان سے یہ الفاظ سنے تو فرمایا اویسی صاحب اگر آپ ضمانت دیتے ہیں تو پھر میری طرف سے اجازت ہے اس طرح میں اور میرے بچے آپ کے والد گرامی کے مرہون منت ہیں ان کی ضمانت سے ہمیں مدینہ منورہ کی اقامت نصیب ہے۔ اور بہت ساری باتیں انہوں نے سنائیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

20/اپریل یوم ولادت نبی کریم ﷺ یوم درود وسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عیسوی سن کے مطابق 20 اپریل کو ہمارے آقا کریم روف ورحیم امام الانبیاء خاتم النبین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کا یوم ولادت باسعادت ہے اس مبارک دن کو یادگار بنانے کے لیے رضا اکیڈمی ممبئی انڈیا نے عالمی سطح پر یوم ِ درود وسلام منانے کی جو اپیل ہے اہل ایمان کو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ ملانا چاہیے۔

رضا اکیڈمی کے جنرل سکریٹری الحاج محمد سعید نوری نے جاری کیے گئے اپنے بیان میں کہا کہ ہزاروں مسائل اور آزمائشوں سے گھری امت مسلمہ اسی وقت اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کرسکتی ہے، جب وہ اللہ کے رسول حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے رشتہء عقیدت ومحبت کو مضبوط کرے، عالمی یوم درود کا اہتمام اس امید اور یقین کے ساتھ کیا جائے کہ یہ اللہ عزوجل کی رحمتوں کے نزول کا ایک بہترین ذریعہ ثابت ہوگا .....، الحاج محمد سعید نوری نے گزارش کی ہے کہ 20 اپریل کو ہر چھوٹے بڑے گاؤں اور شہر کی مساجد، مدارس، خانقاہوں، تعلیمی اداروں، انجمنوں اور عوامی مقامات پر درود پاک کی محفلوں کے انعقاد کو یقینی بنانے اور اس ایمان افروز مہم کو کامیاب بنانے کے لیے علماء وائمہ کے ساتھ ساتھ سماج کے با اثر اور تعلیم یافتہ حضرات بھی کوشش کریں۔ موصوف نے کہا کہ خواتین اسلام کو بھی اس بات کی تلقین کی جائے کہ وہ 20 اپریل کو اپنے اپنے گھروں میں درود پاک کی محفلیں منعقد کریں، اگر ممکن ہو تو پردے کا اہتمام کرنے کے بعد خواتین اسلام کے لیے درود پاک کی اجتماعی تقریبات کا بھی انعقاد کیا جائے۔

فقیر مدینہ منورہ سے اپنے تمام متعلقین، سلسلہ عالیہ قادریہ اویسیہ کے منسلکین میرے حضور فیض ملت علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ کے خلفاء وتلامذہ، مریدین کو تاکیداً عرض ہے کہ 20 اپریل کو درود وسلام کی کثرت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کریں۔مدارس ومساجد اور درگاہوں پر محافل کا خصوصی اہتمام کریں۔
فقیر سمیت مدینہ منورہ کے احباب نے اجتماعی دعا کی ہے کہ جذبہء عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بیدار کرنے والی یہ ایمان افروز مہم کامیاب ہو۔
آمین ثم آمین یارب العالمین بجاہ النبی الامین علیہ افضل الصلاۃ والسلام والتحیۃ والتسلیم وعلٰی آلہ وصحبہ اجمعین وبارک وسلم تسلیما کثیرا
مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی (حال مقیم مدینہ منورہ) جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور پنجاب پاکستان

جشن ولادت امام حسین رضی اللہ عنہ

۵رشعبان المعظم ۱۴۴۰ھ 9/اپریل 2019 شب بدھ محترم الحاج قربان سومرو صاحب نے کمرہ میں حضور سیدنا امام عالی مقام جگرگوشہ رسول حضرت امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت کے موقعہ پر محفل کا اہتمام کیا۔تلاوت ونعت شریف کے بعد فقیر کو کہا گیا کہ آج کی تقریب کے حوالہ سے کچھ عرض کروں۔
حمد وصلوٰۃ کے بعد۔۔۔
حاضرین وسامعین ہم کتنے خوش قسمت ہیں کہ مدینہ منورہ میں شہزادہ رسول جگرگوشتہ بتول سید الشہداء امام عالی مقام کے یوم ولادت کا جشن منا رہے ہیں۔
حضرت سیدنا امام حسین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھوٹے نواسے اور حضرت علی المرتضی حیدر کرار کرم اللہ وجہہ الکریم وسیدہ طیبہ خاتون جنت سیدہ بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے چھوٹے بیٹے تھے۔آپ کا حسین' نام اور ابو عبداللہ کنیت ہے۔ان کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حسین منی وانا من الحسین یعنی حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ولادت

ہجرت کے چوتھے سال ۳ر شعبان المعظم پنجشنبہ کے دن آپ کی ولادت مدینہ منورہ ہوئی۔ان کی ولادت کی خوشخبری سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے،اپنے لخت جگر نواسے کو گود میں لیا،داہنے کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہی اور اپنی زبان منہ میں دے دی۔آپ کا لعاب دہن مبارک سیدنا حسین علیٰ جدہ علیہ السّلام کی غذا بنا۔ساتویں دن عقیقہ کیا گیا۔آپ کی پیدائش سے تمام خاندان نبوت میں خوشی اور مسرت محسوس کی جاتی تھی،مگر آنے والے حالات کا علم عالم ماکان ومایکون نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تھا،اس لیے آپ کی آنکھوں سے آنسو برس پڑے۔اور اسی وقت سے سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہٗ کی شہادت کا چرچا عوام وخواص کی زبانوں پر آنے لگا۔

بعد فراغت ہم سید الشہداء امیر طیبہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔واپسی قندق جمیعۃ البر میں محترم علامہ ابوالمصعب غلام شبیر المدنی سے ملاقات کو گئے۔انہوں نے ماضی کی ایسی خوبصورت باتیں اور یادیں سنائیں۔فقیر کے ہمراہ حافظ محمد صادق قادری کراچی ہیں ان کے برادر حضرت مجاہد ختم نبوت علامہ مفتی محمد امین قادری رحمۃ اللہ علیہ جو ہمارے (2004) حج کے ساتھی تھے شبیر بھائی ان کے حوالہ سے بہت خوبصورت واقعات سنائے۔

حرمین میں مچھروں کی یلغار

ان سے الوداع کرکے ہم حرم نبوی شریف حاضر ہوئے نماز عشاء ادا کرکے باہر آئے تو محترم محمد احمد رضا فریدی (امریکہ) محترم محمد کاشف قادری چوہان حافظ محمد صادق قادری کہنے لگے کہ گذشتہ تقریباً دو ماہ سے حرمین شریفین میں کالے رنگ کے جھینگوں نے ڈیرے ڈال رکھے ہیں حکومت نے اپنی ساری مشنری ان ختم پر لگادی ہے مگر ؎

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔۔۔۔

والہ معاملہ ہے فقیر بھی جب (23 مارچ) سے حاضر ہے یہ پروانے (کالے رنگ جھینگوں) بڑھ رہے ہیں۔حکومت نے ان کو ختم کرنے کے لیے سپیشل مشینیں لگا رکھی ہیں۔فقیر نے کمرے میں آکر نیٹ پر سے معلومات لیں تو ایک پریس نوٹ ملا جو نذر قارئین ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مکہ معظمہ، حرم کعبہ پر کالے جھینگروں کی یلغار، زائرین پریشان

مکہ مکرمہ۔مکہ مکرمہ حرم شریف میں اچانک کالے جھینگروں کی یلغار نے عوام کے لئے مشکلات پیدا کر دیں، جس کی ویڈیو انٹرنیٹ پر وائرل ہوگئی جبکہ انتظامیہ نے حرم شریف سمیت شہر میں جھینگروں کے خاتمے کے لئے جراثیم کش دوا کا اسپرے کیا۔

تفصیلات کے مطابق مکہ میں کالے جھینگروں کی بہتات گھروں، اسکولز اور سڑکوں پر عوام کے لئے پریشانی کا باعث بن گئی، کالے جھینگروں کی ویڈیو انٹرنیٹ پر وائرل ہوگئی۔

مکہ مکرمہ میونسپلٹی نے حرم شریف سمیت شہر میں جھینگروں کے خاتمے کے لئے جراثیم کش دوا کا اسپرے کیا گیا جبکہ مسجد الحرام کے زائرین کو جھینگروں سے نجات دلانے کیلئے 138 افراد پر مشتمل 22 ٹیمیں تعینات کر دیں اور انہیں 111 مشینیں بھی دیدی گئیں۔

میونسپلٹی نے ایسے تمام مقامات کی نشاندہی کرلی ہے، جہاں جہاں مکھی مچھر اور جھینگر زیادہ تعداد میں پیدا ہو رہے ہیں۔

عبدالوہاب سرور نے بتایا کہ ہفتہ کی رات مسجد میں دعا کر رہا تھا کہ اچانک ہر جگہ کیڑوں نے حملہ کر دیا، مسجد میں نہ صرف گارڈوں پر بلکہ کعبہ کے ارد گرد بھی کیڑے ہی کیڑے نظر آرہے تھے، میں نے اپنی زندگی مکہ میں گزار دی لیکن ایسا نظارہ پہلے کبھی نہیں دیکھا۔

جنگلی کیڑوں کے ماہرین اور ڈبلیو ایف ایف کے سائنسی مشیر ڈاکٹر جیکی جوڈو کا کہنا ہے کہ یہ پہلا موقع ہے جب میں نے کیڑوں کو اتنی بڑی تعداد میں دیکھا ہو اور مجھے حیرت نہیں ہوئی کہ لوگ بھی اسی طرح کہہ رہے ہیں، کیونکہ میں نے پہلے کبھی ایسے کیڑوں کو اتنی بڑی تعداد نہیں دیکھی۔

دوسری جانب مسجد الحرام کی انتظامیہ نے حرم شریف کے زائرین کو مچھروں اور مختلف قسم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کے کیڑوں سے بچانے کیلئے 24 گھنٹے کیڑے مارادویہ کے اسپرے کا بندوبست کر دیا ہے اور اس کے لیے نظام الاوقات مقرر کئے گئے ہیں تا کہ زائرین کو کسی طرح کا کوئی نقصان نہ ہو۔(اے آر وائی 10 جنوری۔2019)

انٹرنیٹ پر ویڈیو وائرل ہونے کے بعد کئی صارفین کا کہنا ہے کہ یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے جبکہ ٹڈیاں، مینڈک اور اسی طرح کے کئی حشرات الارض اچانک شہروں میں نمودار ہوا کریں گی اور ایسا محسوس ہوگا کہ ان کی بارش ہو رہی ہے۔

مکہ میں مسجد الحرام پر لاکھوں کاکروچز کے حملے کی حقیقت

خبر نگار خصوصی اشاعت 10 جنوری 2019

مکہ مکرمہ میں مسجد الحرام کے صحن میں لاکھوں کاکروچ نما مردہ کیڑوں کی تصاویر اور ویڈیوز نے پاکستان سمیت اسلامی ممالک میں لوگوں کو پریشان کر دیا ہے۔

سبب یہ ہے کہ یہ تصاویر اس کیپشن کے ساتھ سوشل میڈیا پر پھیلائی جا رہی ہیں کہ مکہ میں کاکروچوں نے حملہ کر دیا۔ کچھ تصاویر کے ساتھ یہ دعویٰ بھی کیا گیا کہ مدینہ منورہ میں بھی اسی طرح کاکروچز نے حملہ کیا ہے۔

تصاویر اور ویڈیوز میں مسجد الحرام کے احاطے میں سیاہ رنگ کے مردہ کاکروچ نما کیڑوں کے ڈھیر لگے دیکھے جا سکتے ہیں۔ یہ تصاویر کئی روز سے سوشل میڈیا پر گردش کر رہی ہیں۔ پہلے انہیں عرب ممالک میں پھیلایا گیا جس کے بعد یہ پاکستان بھی پہنچ گئیں۔

کاکروچ نہیں جداجد

سوشل میڈیا پر وائرل ہونے کے بعد مکہ مکرمہ کے سیکریٹریٹ نے ان تصاویر اور ویڈیوز پر ایک وضاحتی بیان جاری کیا ہے جس سے حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔

بیان کے مطابق جس مردہ کیڑے کی تصاویر شیئر کی جا رہی ہیں وہ کاکروچ یا لال بیگ نہیں بلکہ اس سے ملتا جلتا جاندار ہے جسے عربی میں جداجد کہا جاتا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مسجد الحرام کے احاطے میں مردہ کیڑوں کے ڈھیر لگ گئے کی پیڈیا پر دستیاب معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ جداجد جسے انگریزی میں گرائی لوئیڈا کہتے ہیں کی کم ازکم تین اقسام ہیں۔
مکہ سیکریٹریٹ کے بیان میں کہا گیا ہے کہ ان کیڑوں کے خاتمے کیلئے 138 افراد پر مشتمل 22 ٹیمیں تشکیل دی گئی تھیں جنہوں ں ے 11 ڈیوائسز کے ذریعے ان کا خاتمہ کیا۔
ان کیڑوں نے مسجد الحرام پر حملہ نہیں کیا تھا بلکہ یہ مسجد الحرام اور اس کے اطراف میں مختلف نکاسی کے نالوں اور پائپوں میں موجود تھے جنہیں اسپرے مار کر تلف کیا گیا۔
عرب اخبار الخلیج آن لائن نے مکہ سیکریٹریٹ کا وضاحتی بیان جاری کرنے کے ساتھ ایک تصاویر بھی شائع کی جس میں صفائی کرنے والے کارکنوں کو مسجد الحرام کے قریب نالوں میں اسپرے کرتے دیکھا جا سکتا ہے۔سوشل میڈیا پر جو تصاویر پھیلیں وہ کیڑے مار ادویات پھینکنے کے بعد مردہ کیڑوں کو صاف کرنے کی ہیں۔اسپرے کے نتیجے میں کئی زندہ کیڑے بھی اپنی پناہ گاہوں سے مسجد الحرام کے احاطے میں پھیل گئے تھے۔صحن کے علاوہ یہ دیواروں پر بھی چڑھ گئے۔جبکہ بعض قریبی عمارتوں میں گھسے۔اس کے علاوہ اڑتے بھی دکھائی دیئے۔تاہم سوشل میڈیا پر سامنے آنے والی بعض ویڈیوز میں ان کیڑوں کے قریب سے عمرہ زائرین کو بغیر کسی تشویش کے گزرتے دیکھا جا سکتا ہے۔

عرب دنیا میں تشویش

مکہ سیکریٹریٹ کی اس وضاحت سے پہلے عرب ممالک میں بالخصوص بڑی تعداد میں لوگوں نے مسجد الحرام پر کیڑوں کے حملے کے حوالے سے تشویش کا اظہار کیا۔کئی لوگوں نے ان کیڑوں کو ٹڈی قرار دیا۔سوشل میڈیا پر پھیلنے والے کئی پیغامات میں یہ دعویٰ بھی کیا گیا کہ کاکروچز کے حملے کے نتیجے میں مسجد الحرام میں عشا کی جماعت بھی ملتوی ہوگئی۔تاہم حقیقت میں مکہ سیکریٹریٹ کا کیڑے مار آپریشن رات کے دوران کیا گیا تھا جس کے بعد مسجد کا صحن اور دیگر حصے صاف کر دیئے گئے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خواجہ محمد امین صاحب کے ہاں محفل شریف۔

شب جمعہ ۷ رشعبان المعظم 11 راپریل بعد نماز عشاء محترم خواجہ محمد امین (فیصل آباد سے) عمرہ کی سعادت کے لیے آئے ہوئے اگر چہ جسمانی اعتبار سے اپاہج ہیں مگر روحانی وایمانی طاقت سے سرشار ہیں بلاشبہ ہزاروں صحت مندلوگوں سے زیادہ کام کررہے ہیں اہلسنت کے متحد ہونے کا جذبہ رکھتے ہیں۔

بے ادب وگستاخوں سے ان کا کھلم کھلا اعلان جنگ ہے ۔رحماء بینھم کی عملی تصویر ہیں مستند شعراء کا کلام جب پڑھتے ہیں تو محفل کا رنگ دوبالا ہوتا ہے۔اعلیٰ حضرت عظیم البرکت سیدی امام احمد رضا قدس سرہٗ کا کلام وجدانی انداز سے پڑھ کر ماحول بناتے ہیں ان کا تفصیل تعارف تو کسی اور نشست میں ہوگا آج انہوں نے اپنے کمرے میں محفل مدینہ کا پروگرام بنارکھا ہے۔فقیر کو کل ہی فون کیا تھا کہ آپ کا بیان ہوگا۔فقیر مغرب کے بعد اپنے کمرہ میں آیا حافظ محمد احمد بہاولپوری گاڑی لایا ہم چائے پانی پی کر طریق شہداء احد کی طرف روانہ ہوئے فقیر کے ہمراہ قاری نذیر احمد اور محترم ثناء اللہ صمدانی صاحب ہیں ۔ہم مقام محفل میں پہنچے حضرت سید محمد حسن شاہ المدنی نے اپنے مخصوص اور دل نشین انداز میں محفل پاک کا آغاز کیا۔ بانی محفل حضرت خواجہ محمد امین صاحب کو نعت شریف پڑھنے کی دعوت دی انہوں نے مدینہ منورہ کی فضلیت پر مستعمل اشعار پڑھ کر محفل ایک ماحول بنا دیا فقیر نے کوشش کی وہ اشعار لکھوں لوں مگر کیفیت ہی ایسی تھی کہ کچھ لکھنا یاد نہ رہا اہل محفل پر وجدانی کیفیت تھی۔۔فقیر کو تقریر کی دعوت دی گئی جو معروضات بیان کئے ان میں سے کچھ اکتساب۔

اے زائر مدینہ ذرا ہوش میں آ

مدینہ پاک وہ مقدس اور پاکیزہ شہر ہے جس کو خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکن اور مدفن ہونے کا شرف حاصل ہے، یہ دارالہجرۃ بھی ہے اور مہبط وحی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بھی، اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے سارے عالم میں دین کی اشاعت کا ذریعہ بنایا، یہ حرم نبوی ہے، اس کا نام طابہ اور طیبہ بھی ہے، یہ عرش سے نازک ایک جگہ زمین کے اوپر ہے جہاں جنید بغدادی اور بایزید بسطامی جیسے لوگ بھی جا کر اپنے آپ کو اور اپنی جاں کو کھو دیتے ہیں۔

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

حاجیو! مدینہ منورہ کی حاضری کا شرف نصیب ہو رہا ہے، بڑے ہوش و آگہی اور ادب کے ساتھ رہنا ہے، ذرا سی بے ادبی ہوگئی تو محرومی ہی محرومی ہے۔ باادب با نصیب بے ادب بے نصیب، جو ادب والا ہوگا اسے رحمت خداوندی ملے گی، بے ادب تمام خیر و برکات سے محروم رہتا ہے۔ مدینہ پاک جب حاضری ہو تو خوب اہتمام سے آئیں۔ اپنی رہائش گاہ سے نکلتے وقت ہی غسل کر لیں خوشبو لگا لیں پوری بشاشت کے ساتھ نکلیں کہ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار عالی میں حاضری کی مبارک گھڑی آ رہی ہے جس کا انتظار پوری عمر کیا ہے، اور رو رو کر یہ دعا کرتے رہے۔ ؎

یا رب وہ دن دکھا کہ مدینے کو جائیں ہم
خاکِ در رسول کا سرمہ لگائیں ہم (ﷺ)

یاد رہے کہ مدینہ طیبہ روانہ ہوتے وقت یہ نیت ہو کہ روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری نصیب ہوگی، صلوۃ وسلام کا نذرانہ پیش کروں گا، آپ سے اپنی شفاعت کی درخواست کروں گا۔ مسجد نبوی شریف میں نماز پڑھنے کا شرف ملے گا۔

دوران سفر کثرت درود شریف کا اہتمام رہے، اگر ہو سکے تو اچھے شاعر کی لکھی ہوئی مستند نعتیہ کلام پر مشتمل کتاب بھی اپنے ساتھ رکھ لیں، تاکہ جب شوق و اضطراب غالب آئے تو نعتیہ کلام سوز و درد سے گنگنا کر اپنی دیوانگی، عشق و فریفتگی میں اضافہ کیا جا سکے، جوں جوں مدینہ طیبہ قریب ہوتا آئے اپنا جذب و شوق بھی افزوں ہوتا جائے، یہاں تک کہ جب گنبد خضریٰ نظر آنے لگے تو شوق کے مارے آدمی بے قابو ہو جائے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پھر پیش نظر گنبد خضریٰ ہے حرم ہے
پھر نامِ خدا، روضۂ جنت میں قدم ہے
پھر شکرِ خدا سامنے محراب نبی ہے
پھر سر ہے میرا اور تیرا نقش قدم ہے
محراب نبی ہے کہ کوئی طور تجلی
دل شوق سے لبریز ہے اور آنکھ بھی نم ہے

اگر ہو سکے تو حتی المقدور پیدل چلیں، جب مدینہ طیبہ پہنچ جائے تو اپنی قیام گاہ جا کر روضہ اقدس پر حاضری کی تیاری کریں، غسل کریں، میسر ہو تو ایک نیا جوڑا کپڑے، ورنہ جو صاف ستھرا اور عمدہ کپڑا ہو زیب تن کریں، مرد حضرات خوشبو لگائیں اور محسن کائنات فخر دو عالم رحمت للعالمین حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم روضہ اقدس کی طرف باادب قدم بڑھاتے جائیں نگاہ شرمندہ شرمندہ اور نیچی ہو اور زبان درود وسلام کے ورد سے تر ہو، جب مسجد نبوی شریف میں پہنچیں تو پہلے داہنا قدم مسجد شریف میں داخل کریں، پھر بایاں ،درود وسلام اور مسجد میں داخلہ کی دعا پڑھیں اگر وقت ہو تو تحیۃ المسجد کی دو رکعت بھی ادا کرلیں، مسجد نبوی شریف میں اگر باب جبرئیل کا دروازہ کھلا ہو تو وہاں سے داخل ہوں، داخلہ کے فوراً بعد ہی بائیں جانب روضہ اقدس واقع ہے جہاں سرور کون ومکاں ہادی انس وجاں باعث تخلیق کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں، شیخین کریمین حضرات سیدنا صدیق اکبر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہما بھی آپ کے پہلو میں آرام فرما ہیں۔ حضرت سیدہ خاتون جنت زہراء بتول رضی اللہ عنہا کا حجرہ بھی وہیں ہے۔

جالیوں کے سامنے آجائیں، اس میں تین سوراخ ہیں، پہلے سوراخ کے سامنے جا کر کھڑے ہوں یہی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا مواجہہ شریف ہے، لیکن بالکل سامنے نہیں ذرا داہنے طرف ہٹ کر تھوڑا سا بائیں کو ترچھا ہو جائیں تاکہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا سامنا ہو جائے، اس کے بعد سر جھکا کر غایت ادب واحترام اور حد درجہ خشوع اور محبت کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ساتھ آپ کی بارگاہ سلام پیش کریں پڑھیں اگر یہ الفاظ ہوں تو بہتر ہے۔

السلام علیك ایها النبی الكریم الامین السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبركاتهٗ، الصلوة والسلام علیك یا رسول الله، الصلوة والسلام علیك یا حبیب الله، الصلوة والسلام علیك یا نبی الله، الصلوة والسلام علیك یا خیر خلق الله، الصلوة والسلام علیك یا خیرةً من جمیع خلق الله ،الصلوة والسلام علیك یا سید ولد آدم، السلام علیك یا رسول الله انی اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك له، واشهد انك عبده ورسوله ، واشهد انك یا رسول الله قد بلغت الرسالة، واديت الامانة ونصحت الامة و كشفت الغمة، فجزاك الله عنا خیراً وافضل واكمل ما جزا به نبیاً عن امته، اللهم آته الوسیلة والفضیلة وابعثه مقاما محموداًنِ الذی وعدته انك لا تخلف المیعاد

اگر صلوۃ وسلام کے یہ الفاظ یاد نہ ہوں تو جو بھی سلام کے الفاظ یاد ہوں ادب واحترام کے ساتھ پیش کریں۔

(خبردار۔تصاویر ویڈیو بنانے اور نیٹ کے ذریعے اپنے احباب کو لائیو زیارت کرانے سے بچیں اس طرح کہیں ایسا نہ ہو کہ سارا سفر بیکار ہو جائے ۔)، پھر تھوڑا سا دائیں طرف بڑھیں جہاں دوسرا سوراخ سنہری جالی میں موجود ہے یہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے چہرہ انور کا سامنا ہے، یہاں ان الفاظ کے ساتھ ان پر سلام پیش کریں

"السلام علیك یا خلیفة رسول الله وثانیه فی الغار ورفیقه فی الاسفار جزاك الله عن امة محمد صلی الله علیه وآله وسلم"

پھر تھوڑا سا اور دائیں بڑھیں تیسرے سوراخ کے پاس کھڑے ہو جائیں یہ خلیفہ ثانی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ کا سامنا ہے، ان پر سلام ان الفاظ سے پڑھیں "السلام علیک یا امیر المومنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنک جزاک اللہ عن امۃ سیدنا محمد ﷺ "اگر یہ الفاظ یاد نہ ہوں تو اپنی زبان میں سلام پڑھیں،، اس کے بعد آپ کے وسیلے سے دعا کریں اور شفاعت کی درخواست پیش کریں، اپنے اعزہ واقارب اور تمام لوگوں کے لئے دعا کریں۔ سلام سے فراغت کے بعد وہاں سے کچھ فاصلہ پر حسب موقع دائیں یا بائیں ہو جائیں اور رو رو کر خوب دعا مانگیں جن لوگوں نے سلام کی درخواست کی ہے ان کی طرف سے تفصیلا یا اجمالا سلام پیش کریں،

یا رسو ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں بن فلاں یسلم علیك ویستشفع بك الی ربك،

یعنی اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں بن فلاں آپ کو سلام کہا ہے آپ ان سب کا سلام قبول فرمائیں، اور ان کی شفاعت کی درخواست بھی قبول فرمائیں۔

اب حاضری مکمل ہوگئی، جتنے دنوں مدینہ منورہ کا قیام ہے ان میں درود وسلام کی کثرت کریں سنتوں کی پابندی رہے، جب استنجاء وغیرہ جائیں تو فراغت کے بعد فوراً وضو کرلیا کریں، تاکہ اس ارض مقدس کا مکمل قیام باوضو رہے، وہاں کی ہر چیز پر محبت کی نظر ڈالیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی آمد ورفت اور رہن سہن اور ان کی قربانیاں اور مشقتوں کا تصور کریں۔

نبی کے نطق کے حامل مدینہ کی ہوائیں ہیں
یہاں گونجی ہوئی اب تک صحابہ کی صدائیں ہیں
اگر کانِ شہادت کی طرف ہم کان دیتے ہیں
تو یہ معلوم ہوتا ہے صحابہ سانس لیتے ہیں

مدینہ منورہ کے مبارک قیام کے دوران ہر وقت یہ سوچتے رہیں کہ اسلام کی دولت ہم کو یہیں سے ملی ہے، یہاں کے ذرہ ذرہ کا ہم سب پر احسان ہے، وہاں کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کریں اور ان سے محبت سے پیش آئیں وہاں کے فقراء پر صدقہ وخیرات کریں، اور جب بھی مسجد نبوی شریف میں حاضری ہو تو صلوٰۃ وسلام کا اہتمام کریں اگر مواجہہ شریف کی حاضری میسر ہوتی رہے تو زہے مقدر، ورنہ ایک جگہ اور بھی ہے جس کا ہمارے اکابرین اہتمام کرتے رہے ہیں، وہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدمین شریفین کے پاس کی جگہ، جن کو اقدام عالیہ کہتے ہیں، جب باب جبرئیل سے داخل ہوں تو داخل ہوتے ہی فوراً بائیں جانب مڑ جائیں یہی خالی صحن اقدام عالیہ ہے، یہاں وقت ملے تو بیٹھ کر خوب اطمنان وسکون کے ساتھ صلوۃ وسلام پڑھیں، خوب لذت ملے گی۔

اصحاب صفہ کے چبوترے پر جہاں صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلیم حاصل کرتے تھے، کوشش کریں کہ کم ازکم وہاں بیٹھ کر ایک قرآن پاک کا ختم ہو جائے مدینہ منورہ کا مقدس قبرستان جنت البقیع شریف ہے، جہاں اہل بیت سمیت دس ہزار صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین آرام فرماہیں ہیں، وہاں فجر یا عصر کے بعد حاضر ہو کر ان کی قربانیاں یاد کرتے ہوئے ان کے ایصال الثواب کے لیے کلمات حسنات پڑھیں۔ بہتر ہے کہ قبرستان کے اندر نہ جائیں کیونکہ نجدیوں نے نجانے کتنے مزارات کو مسمار کر کے راستے بنا دیئے ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کا پاؤں کسی مقدس ہستی کی مزار پر پڑ جائیں باہر کھڑے ہو کر پر فاتحہ پڑھیں اور اہل جنت بارگاہ سلام پیش کریں۔

السلام علیك یا اهل القبور انتم سلفنا ونحن بالاثر یغفر الله لنا ولكم وانا ان شاء الله بكم لاحقون ،پڑھے۔

اہل علم سے دریافت کر کے مدینہ منورہ کی مقدس اور تاریخی مقامات کی زیارت کریں اگرچہ نجدیوں نے بیشمار متبرک مقامات کو مسمار کر کے اہل ایمان کے قلوب مجروح کیا تاہم جو معروف ہیں وہاں ضرور حاضر ہو کر اپنی یادوں کے چراغ روشن کریں جیسے مسجد قباء شریف جہاں دو رکعت نفل کا ثواب عمرہ کے برابر ہے، مسجد قبلتین، سبعہ مساجد، جو اب خمسہ مساجد ہے، مسجد جمعہ، مسجد اجابہ، مسجد ابو ذر جبل احد کے دامن میں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حضرت سید الشہداء امیر طیبہ باب الدعاء اسد اللہ واسد الرسول عم الرسول سید امیر حمزہ رضی اللہ عنہ، و دیگر شہداء احد کی بارگاہ حاضری، اور مدینہ منورہ کی مقدس وادیوں مثلاً وادی عقیق وادی بطحان اور تاریخی کنویں غرس وغیرہ پر پہنچنے کی کوشش کرے۔

جب مدینہ منورہ سے واپسی کا وقت قریب ہوتا جائے تو بے چینی اور جدائی کے غم میں اضافہ بھی ہوتا چلا جائے، اور حسرت و افسوس دامن گیر رہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار عالی سے فراق کا غم بے چین کر دے، اللہ تعالی سے دعا میں اضافہ کرے کہ بار الہا میری مدینہ طیبہ کی اس حاضری کو آخری حاضری نہ بنا، مجھے بار بار مدینہ آنے کی توفیق عطا فرما، یہاں کی حاضری میں اور اس مقدس سفر میں مجھ سے جو کوتاہی اور بے ادبی ہوگئی ہو اس کو معاف فرما، اور آخری مرتبہ پھر پورے شوق و ذوق کے ساتھ انہیں الفاظ سے مواجہہ شریف پر حاضر ہو کر درود وسلام کا نذرانہ پیش کریں۔

فقیر مدینہ منورہ کا نکاح خوان بھی ہے۔

فقیر کو یہ بھی اعزاز ہے کہ جب بھی مدینہ طیبہ میں حاضر ہوتا ہوں تو کئی نکاح پڑھانے کی سعادت حاصل ہوتی اس بار بھی مورخہ 8 شعبان المعظم 14/اپریل کو شب پیر شریف بعد نماز مغرب عین گنبد خضریٰ شریف کے سامنے حضرت سید محمد حسن شاہ مدنی کے ذریعے عزیزم محمد عظیم خان ولد الحاج عبد العزیز خان (انڈیا) کا نکاح مریم بتول بنت شیخ محمد اقبال کے ساتھ پڑھایا۔ پھر 10 شعبان 16/اپریل منگل کو دن دو بجے مرکزیہ کے فندق رویال مدینہ ہوٹل میں محمد سیف الحق جاوید کے ذریعے یو کے طاہر احمد ابن محمد یوسف کا نکاح پڑھانے کی سعادت ملی۔

شب بدھ فقیر اپنے کمرے میں آیا تو محترم الحاج محمد احمد قادری کاروان اسلامی (انٹرنیشنل) باب المدینہ (کراچی) محترم حبیب احمد اویسی حافظ محمد احمد بہاولپوری و دیگر احباب موجود تھے تو نکاح کے حوالہ سے بات چل پڑی کہ شرع شریف میں نکاح

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کے کئی اقسام ہیں چونکہ اس موضوع پر میرے قبلہ والد گرامی حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ نے کئی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں شادی کے مسائل اسلام کی نظر میں" ایک ضخیم جلد ہے۔ اس میں کئی رسائل جمع ہیں۔ تاہم فقیر نکاح کے متعلق ایک مضمون قارئین کرام کی نذر کرتا ہے۔

نکاح

نکاح، اسلام میں ایک اہم رکن ہے جو (مرد وعورت) زوجین کو حلال طریقے سے ازدواجی رشتے میں باہم منسلک کرتا ہے۔ قرآن مجید کی کئی آیات میں اس کا ذکر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ النکاح سنتی ومن رغب سنتی ولیس منی (اوکما قال) نکاح میری سنّت ہے اور جس نے میری سنّت سے روگردانی کی وہ ہم میں سے نہیں۔

نکاح کے چند ضروری شرائط

قرآن وسنت کی روشنی میں فقہاء کرام نے نکاح کے چند ضروری شرائط مقرر فرمائے ہیں جو فقیر عرض کئے دیتا ہے۔

☆ نکاح کے لئے لازم ہے کہ طرفین یعنی مرد اور عورت اس پر راضی ہوں۔

☆ نکاح کیلئے حق مہر بھی لازمی ہے شریعت نے اگرچہ اس کی کوئی مخصوص مقدار مقرر نہیں کی تاہم اس حوالے سے حکم دیا گیا ہے کہ یہ مرد کی آمدنی کے متناسب سے مقرر کیا جائے نہ بہت قلیل ہو اور نہ ہی حد سے متجاوز ہو۔ (اول الذکر محترم عظیم خان نے اپنی منکوحہ مریم بتول کو حق المہر 11786 روپے ایک اشرفی دیا۔

نکاح کیلئے دو عاقل و بالغ مرد گواہوں کا ہونا لازمی ہے (عموماً دو مرد کی طرف سے ہوتے ہیں اور دو عورت کی جانب سے)۔

نکاح کا علی الاعلان ہونا لازمی ہے۔ اسلام میں خفیہ نکاح کا کوئی تصور نہیں۔

اسلام سے قبل بھی معاشروں خصوصاً عرب معاشرہ میں شادی کے دیگر طریقے رائج تھے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جن کی اکثریت بہت زیادہ شرمناک تھی بلکہ بعض میں خواتین پر ظلم تھا ان میں چند ایک کا ذکر فقیر عرض کر دیتا ہے۔

زمانہ جاہلیت میں نکاح کی اقسام

شادی جو خاندانی زندگی کے قیام و تسلسل کا ادارہ ہے، اہل عرب کے ہاں اصول وضوابط سے آزاد تھا جس میں عورت کی عزت وعصمت اور عفت وتکریم کا کوئی تصور کارفرما نہ تھا۔ اہل عرب میں نکاح کے درج ذیل طریقے رائج تھے۔

(1) زواج البعولۃ

یہ نکاح عرب میں بہت عام تھا۔ اس میں یہ تھا کہ مرد ایک یا بہت سی عورتوں کا مالک ہوتا۔ بعولت (خاوند ہونا) سے مراد مرد کا عورتیں جمع کرنا ہوتا تھا۔ اس میں عورت کی حیثیت عام مال ومتاع جیسی ہوتی۔ نکاح کی یہ وہ واحد قسم ہے جو چند تبدیلیوں کے بعد مسلمانوں میں رائج ہے ان تبدیلیوں میں مرد کو چار نکاح کی اجازت دی گئی ہے بشرطیکہ وہ پنی ازواج میں تمام معاملات میں عدل وانصاف کرنے کا پابند ہو۔ دوسری اہم تبدیلی کہ عورت کی حیثیت عام مال ومتاع سے ختم کر کے اس کے باقاعدہ حقوق مقرر کیئے گئے ہیں حق مہر اور وراثت میں عورت کا حصہ مقرر کیا گیا ہے۔

زواج البدل

بدلے کی شادی، اس سے مراد دو بیویوں کا آپس میں تبادلہ تھا۔ یعنی دو مرد اپنی اپنی بیویوں کو ایک دوسرے سے بدل لیتے اور اس کا نہ عورت کو علم ہوتا، نہ اس کے قبول کرنے، مہر یا ایجاب کی ضرورت ہوتی۔ بس دوسرے کی بیوی پسند آنے پر ایک مختصر سی مجلس میں یہ سب کچھ طے پا جاتا۔ اسلام میں اس طرح کرنا قطعاً حرام ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نکاح متعہ

یہ نکاح بغیر خطبہ، تقریب اور گواہوں کے ہوتا۔ عورت اور مرد آپس میں کسی ایک مدت مقررہ تک ایک خاص مہر پر متفق ہو جاتے ۔ یہ مدت ایک سال یا ایک ماہ یا ایک گھنٹہ کے لئے بھی ہو سکتی ہے۔ مدت مقررہ پوری ہوتے ہی نکاح خود بخود ختم ہو جاتا تھا طلاق کی ضرورت نہیں پڑتی تھی۔

نکاح الخدن

دوستی کی شادی، اس میں مرد کسی عورت کو اپنے گھر بغیر نکاح، خطبہ اور مہر کے رکھ لیتا اور اس سے ازدواجی تعلقات قائم کر لیتا اور بعد ازاں یہ تعلق باہمی رضامندی سے ختم ہو جاتا کسی قسم کی طلاق کی ضرورت نہیں تھی۔ اگر اولاد پیدا ہو جاتی تو وہ ماں کی طرف منسوب ہوتی۔ یہ طریقہ آج کل مغربی معاشرے میں بھی رائج ہے۔ جس کے منفی اثرات زمانہ میں ظاہر ہو کر کئی مصائب و مشکلات پیدا ہو رہے ہیں۔

نکاح الضغینہ

جنگ کے بعد مال اور قیدی ہاتھ لگتے اور جاہلیت میں فاتح کے لیے مفتوح کی عورتیں، مال وغیرہ سب مباح تھا یہ عورتیں فاتح کی ملکیت ہو جاتیں اور وہ چاہتا تو انہیں بیچ دیتا چاہتا تو یونہی چھوڑ دیتا اور چاہتا تو ان سے مباشرت کرتا یا کسی دوسرے شخص کو تحفہ میں دے دیتا۔ یوں ایک آزاد عورت غلام بن کر بک جاتی۔ اس نکاح میں کسی خطبہ، مہر یا ایجاب و قبول کی ضرورت نہ تھی۔

نکاح شغار

وٹے سٹے کی شادی۔ یہ وہ نکاح تھا کہ ایک شخص اپنی زیر سرپرستی رہنے والی لڑکی کا نکاح کسی شخص سے اس شرط پر کر دیتا کہ وہ اپنی کسی بیٹی، بہن وغیرہ کا نکاح اس سے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کرائے گا۔اس میں مہر بھی مقرر کرنا ضروری نہ تھا اسلام نے اس کی بھی ممانعت فرما دی۔ہمارے معاشرہ جو وٹہ سٹہ رائج ہے اگر چہ وہ نہیں لیکن جو اس میں بھی کئی خرابیاں ہیں ایک گھرا اجڑا تو دوسرے کی بھی خیر نہیں ہمارے مشاہدے میں کئی گھرانے آئے ہیں

نکاح الاستبضاع

فائدہ اٹھانے کے لیے عورت مہیا کرنے کا نکاح۔مراد یہ ہے کہ ایک شخص اپنی بیوی کو کسی دوسرے خوبصورت مرد کے ساتھ ازدواجی زندگی گزارنے کے لیے بھیج دیتا اور خود اس سے الگ رہتا تا کہ اس کی نسل خوبصورت پیدا ہو اور جب اس کو حمل ظاہر ہو جاتا تو وہ عورت پھر اپنے شوہر کے پاس آ جاتی۔جو سراسر غیرت کے منافی تھا جبکہ غیرت مرد کا زیور ہے فرمایا گیا ہے کہ جس میں غیرت نہیں اس میں ایمان نہیں

نکاح الرہط

اجتماعی نکاح۔اس کا مطلب یہ ہے کہ تقریباً دس آدمی ایک ہی عورت کے لیے جمع ہوتے اور ہر ایک اس سے مباشرت کرتا اور جب اس کے ہاں اولاد ہوتی تو وہ ان سب کو بلواتی اور وہ بغیر کسی پس وپیش کے آ جاتے پھر وہ جسے چاہتی (پسند کرتی یا اچھا سمجھتی) اسے کہتی کہ یہ بچہ تیرا ہے اور اس شخص کو اس سے انکار کرنے کی اجازت نہ ہوتی تھی۔

نکاح البغایا

فاحشہ عورتوں سے تعلق، یہ بھی نکاح رہط سے ملتا جلتا ہے مگر اس میں دو فرق تھے، ایک تو یہ کہ اس میں دس سے زیادہ افراد بھی ہو سکتے تھے جبکہ نکاح رہط میں دس سے زیادہ نہ ہوتے تھے۔دوسرے یہ کہ ان مردوں سے بچہ منسوب کرنا عورت کا نہیں بلکہ مرد کا کام ہوتا تھا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

موجودہ نکاح اسلامی تصور

اسلام نے جہاں دوسرے معاشرتی عوامل کو فطرت سے ہم آہنگ کیا وہیں نکاح کی رائج الوقت قسم کے علاوہ دوسری تمام اقسام کو منسوخ کر دیا تاہم جاہلیت میں کئے جانے والے ایسے تمام نکاح منسوخ نہیں کئے گئے بلکہ آئندہ ان کے انعقاد پر پابندی لگا دی گئی۔نکاح اور شادی انسانی فطرت کا خاصہ اور اس کی ضرورت ہے۔جس کا تصور ہر مذہب میں بہ صورتِ مختلف موجود ہے۔نکاح کرنے سے انسان بہت ساری برائیوں اور بداعمالیوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔گھروں میں خیر و برکات کا نزول ہوتا ہے اور معاشی تنگ دستی بھی دور ہو جاتی ہے۔نکاح کے بے شمار فوائد و ثمرات ہیں۔اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات مذہب ہے۔اس نے اپنے پیروکاروں کی ہر میدان میں رہِ نمائی فرمائی ہے۔ زندگی،موت،بعدالموت اور آخرت وغیرہ سے متعلق اس نے کوئی بھی تشنگی نہیں چھوڑی ہے۔ اسلام میں نکاح اور شادی کا تصور اپنے اندر طہارت اور پاکیزگی لیے ہوئے ہے۔ذخیرہ احادیث میں بہ کثرت حدیثیں اس کی ترغیب،ضرورت و اہمیت،نکاح کی شرائط،نکاح سے پہلے باہمی مشورت،لڑکی کی رضامندی،مہر،طریقہ نکاح،ولیمہ اور جہیز وغیرہ شادی سے متعلق دیگر جملہ امور کی صحیح ادائیگی کا طریقہ بتاتی ہیں۔احادیث رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سنتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے اگر زندگی کے شب و روز بسر کیے جائیں تو ہمارا ماحول پاکیزگی کا نمونہ بن جائے گا۔صالح اسلامی معاشرے کی تعمیر و تشکیل کے لیے ضروری ہے کہ اسلامی اخلاق و آداب کو کماحقہ حاصل کرتے ہوئے عمل کے چراغ روشن کریں۔

رسولِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نکاح اور شادی کی ترغیب دی ہے اور اس کی اہمیت اور ضرورت کو بیان بھی فرمایا ہے۔احادیثِ طیبہ کے مطالعہ کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نکاح کرنا مسلمان کے لیے بہت سارے فوائد و ثمرات اور برکات کا خزینہ ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ : یہ دنیا متاع ہے اور اس کی بہترین متاع نیک عورت ہے۔(مسلم شریف)

نیز آپ کا فرمانِ والا شان یہ بھی ہے کہ وہ مرد مسکین ہے، وہ مرد مسکین ہے، جس کی بیوی نہیں۔صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی، یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم)! اگرچہ اُس کے پاس مال ہو؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! تب بھی وہ مسکین ہے، پھر آپ نے فرمایا : وہ عورت مسکینہ ہے جس کے شوہر نہیں۔صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے دوبارہ عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! اگرچہ اُس کے پاس مال ہو؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! تب بھی وہ مسکینہ ہے۔

نکاح کے مسائل

نکاح کے متعلق چند مسائل بہارِ شریعت حصہ ہفتم لکھ دیئے ہیں ملاحظہ کریں۔

نکاح اُس عقد کو کہتے ہیں جو اِس لیے مقرر کیا گیا کہ مرد کو عورت سے جماع وغیرہ حلال ہو جائے۔

مسئلہ۔خنثیٰ مشکل یعنی جس میں مرد و عورت دونوں کی علامتیں پائی جائیں اور یہ ثابت نہ ہو کہ مرد ہے یا عورت، اُس سے نہ مرد کا نکاح ہو سکتا ہے نہ عورت کا۔اگر کیا گیا تو باطل ہے، ہاں بعد نکاح اگر اُس کا عورت ہونا متعین ہو جائے اور نکاح مرد سے ہوا ہے تو صحیح ہے۔یوہیں اگر عورت سے نکاح ہوا اور اُس کا مرد ہونا قرار پا گیا، خنثیٰ مشکل کا نکاح خنثیٰ مشکل سے بھی نہیں ہو سکتا مگر اُسی صورت میں کہ ایک کا مرد ہونا دوسرے کا عورت ہونا متحقق (ثابت) ہو جائے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۔مرد کا پری سے یا عورت کا جن سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ (درمختار، ردالمحتار کتاب النکاح)

مسئلہ۔یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ بن مانس آدمی کی شکل کا ایک جانور ہوتا ہے اگر واقعی ہے تو اُس سے بھی نکاح نہیں ہو سکتا کہ وہ انسان نہیں جیسے پانی کا انسان کہ دیکھنے سے بالکل انسان معلوم ہوتا ہے اور حقیقۃً وہ انسان نہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(وضاحت پانی کاانسان یہ ایک قسم کی دریائی مخلوق ہے جس کی شکل انسان کے مشابہ ہوتی ہے فرق صرف یہ ہے کہ پانی کے انسان کی دم بھی ہوتی ہے۔(حیاۃ الحیوان الکبری)

(نکاح کے احکام)

مسئلہ۔اعتدال کی حالت میں یعنی نہ شہوت کا بہت زیادہ غلبہ ہو نہ عنین (نامرد) ہو اور مَہر ونفقہ (ضروریات زندگی) پر قدرت بھی ہو تو نکاح سُنّتِ مؤکدہ ہے کہ نکاح نہ کرنے پر اڑا رہنا گناہ ہے اور اگر حرام سے بچنا یا اتباعِ سُنّت و تعمیل حکم یا اولاد حاصل ہونا مقصود ہے تو ثواب بھی پائے گا اور اگر محض لذّت یا قضائے شہوت (شہوت کو پورا کرنا) منظور ہو تو ثواب نہیں۔(درمختار،ردالمحتار کتاب النکاح)

مسئلہ۔شہوت کا غلبہ ہے کہ نکاح نہ کرے تو معاذ اللہ اندیشہ زنا ہے اور مہر ونفقہ کی قدرت رکھتا ہو تو نکاح واجب۔یوہیں جبکہ اجنبی عورت کی طرف نگاہ اُٹھنے سے روک نہیں سکتا یا معاذ اللہ ہاتھ سے کام لینا پڑے گا (مشت زنی) تو نکاح واجب ہے۔

(درمختار،ردالمحتار کتاب النکاح)

مسئلہ۔یہ یقین ہو کہ نکاح نہ کرنے میں زنا واقع ہو جائے گا تو فرض ہے کہ نکاح کرے۔

(درمختار کتاب النکاح)

مسئلہ۔اگر یہ اندیشہ ہے کہ نکاح کریگا تو نان نفقہ نہ دے سکے گا یا جو ضروری باتیں ہیں ان کو پورا نہ کرسکے گا تو مکروہ ہے اور ان باتوں کا یقین ہو تو نکاح کرنا حرام مگر نکاح بہرحال ہو جائے گا۔(درمختار کتاب النکاح)

مسئلہ۔نکاح اور اُس کے حقوق ادا کرنے میں اور اولاد کی تربیت میں مشغول رہنا، نوافل میں مشغولی سے بہتر ہے۔(ردالمحتار کتاب النکاح)

(نکاح کے مزید مسائل کے لیے بہارشریعت حصہ ہفتم کا مطالعہ کریں)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شادی ایک اور نکاح متعدد ایک غلط فہمی

کچھ دن قبل مفتی عبدالقوی صاحب نے ایک ویڈیو پیغام کے ذریعے اپنے علم کا نچوڑ بیان کرتے ہوئے فرمایا\ آج اکیسویں صدی میں جب ہم نے بدکرداری اور بداخلاقی کا دروازہ بند کرنا ہے تو قرآن وسنت کا خلاصہ یہ ہے کے شادی ایک ہوگی اور نکاح متعدد ہو سکتے ہیں۔ جو عورت آپ کی محرم نہ ہو اور کسی کی منکوحہ نہ ہو اس سے آپ جو معاہدہ کریں گے وہ شرعاً نکاح ہوگا۔

پہلی بات تو یہ کے ایک مختصر ویڈیو میں مبہم طور پر ایک ایسے مسئلے کو پبلک کرنا جس کے معاشرے پر دوررس اثرات ہو سکتے ہیں، مذاق کے سوا کچھ نہیں ہے۔ معلوم نہیں کہ اس بات سے مفتی صاحب ڈھکے چھپے لفظوں میں نکاح متعہ ونکاح موقت کو جائز قرار دے رہے ہیں یا مارکیٹ میں کچھ نیا لا رہے ہیں؟ شادی میں اصل یہ ہے کے اس میں استمرار اور ہمیشگی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تو خاوند اور بیوی کے مابین مودت ومحبت اور رحمت پیدا کی ہے اور خاوند کے لیے بیوی کو سکون والا بنایا ہے اور اولاد پیدا کرنے کی رغبت ڈالی ہے۔ کیا عارضی نکاح میں یہ سب موجود ہوگا؟ کیا اس طور پر نکاح صرف شہوت پوری کرنے کا ذریعہ نہیں رہ جائے گا؟\ شادی ایک ہوگی اور نکاح متعدد\ معلوم نہیں مفتی صاحب شادی اور نکاح میں فرق کس طور پر کر رہے ہیں، اور پتہ نہیں وہ یہ بات کہاں سے لائے ہیں۔ شریعت میں تو اس بات کا کوئی وجود نہیں۔

سورہ نساء میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ :\ جو عورتیں تم کو پسند ہیں ان سے نکاح کرو دو دو سے تین تین سے اور چار چار سے اور اگر تمہیں یہ خدشہ ہو کہ ان کے درمیان انصاف نہیں کر سکو گے تو صرف ایک نکاح کرو یا اپنی کنیزوں پر اکتفا کرو\

اللہ تعالیٰ نے قضاء شہوت کی صرف دو جائز صورتیں بیان فرمائی ہیں، ایک سے چار بیویوں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تک نکاح کر سکتے ہیں یا پھر اپنی باندیوں سے نفسانی خواہش پوری کی جاسکتی ہے اور بس۔ اگر عارضی نکاح بھی قضاءِ شہوت کی جائز شکل ہوتا تو اس کا بھی ان دو صورتوں کے ساتھ ذکر ہوتا۔ اس جگہ کسی اور شکل کا بیان نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ کوئی اور شکل جائز نہیں۔

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ \ اور جو لوگ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں سوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے، یقیناً یہ ملامتیوں میں سے نہیں۔ جو اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں وہ ہی حد سے تجاوز کرنے والے ہیں \۔ (سورہ المؤمنون)

عارضی نکاح والی عورت آپ کی بیوی قرار دی جاسکتی ہے اور نہ ہی لونڈی، یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ اس طرح وقتی معاہدہ کر کے نکاح صرف عیاشی ہے۔ اس میں مرد پر عورت کے لیے نان نفقہ ہوگا اور نہ طلاق، نہ عدت اور نہ ہی وہ مرد کی وارث بنے گی۔ عارضی نکاح پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ یہ حرام ہے۔ کیا مفتی صاحب چاروں میں سے کسی ایک امام کی بھی اس سلسلے میں کوئی واضح دلیل پیش کر سکتے ہیں؟ کیا مفتی صاحب نے عارضی نکاح کی خرابیوں کے بارے میں سوچا؟ آج جب کہ انصاف کا فقدان ہے تو ان معاہدوں سے حاصل ہونے والی نسل کا مستقبل کیا ہوگا؟ کیا وہ دردر کی ٹھوکریں نہیں کھائے گی؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ مفتی صاحب ہمیں بدکرداری اور بداخلاقی سے بچاتے بچاتے ایسی دلدل میں پھنسا دیں جس سے ہمارا خاندانی نظام ہی تباہ ہو کر رہ جائے۔

جعلی تبرکات۔ جدید انڈسٹری۔

ابوتراب محمد فرحان

یار وہ اپنی کلاس میٹ عروہ تھی نا اس کے گھر محفل ہے محفل کے اختتام پر تقریباً ستر تبرکات کی زیارت کروائی جائے گی تم بھی آنا، حفصہ سر جھکائے اپنے جوتے پہنتے بے توجہی سے مہوش کی بات سن رہی تھی، عقیدت فروشی بھی کتنی عروج پر ہے نا؟ حفصہ سر اٹھا کر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مہوش سے گویا ہوئی۔

کیا مطلب؟ لمحے بھر کے سکتے کے بعد مہوش نے استفسار کیا۔

یار مہوش میں تبرکات کے خلاف نہیں پر کبھی طائرانہ نظر دوڑا کر سارے حالات پر کوئی محل تحقیق قائم کیا ہے؟

ہم بچپن سے صرف خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کی ذاتِ بابرکات سے منسوب موئے مبارک، جبہ عصا دیگر تبرکات کے بارے میں سنتے آئے ہیں اور مستند محتاط اکابر علماء نے اس کی تصریح و توثیق کی ہے، اب ہم دیکھتے ہیں کہ ان اولیا کرام کی طرف منسوب تبرکات بھی مارکیٹ میں دستیاب ہیں جنہیں ہم نام سے جانتے تک نہیں !.. صحابہ کرام کے تبرکات موئے مبارک دیگر اشیاء اس کی تحقیق کس نے کی اور کس محتاط عالم نے اس کی توثیق کی؟ جگہ جگہ تبرکات کی محفل سجانا نماز کے اوقات میں نماز نظر انداز کر کے مرد و عورت کا گھنٹوں طویل قطار میں مشقت سے کھڑے رہ کر اپنی باری کا انتظار کرنا یہ سب کوئی مستحب عمل نہیں، اگر صرف فیس بک پر ہی ڈھونڈا جائے تو یہی تبرکات بیسیوں مقامات پر اپنے گاہک کے منتظر ہوتے ہیں ایک آدھ تبرک محفوظ کر لینا سمجھ آتا ہے سب کے پاس انہیں ذوات سے منسوب، مماثل تبرک کہاں سے میسر آ گیا؟ اور کس ٹیکنالوجی کے تحت انہوں نے کاپیز بنالی؟

اسلام کا مزاج عقیدت کے ساتھ حقیقت پسندی ہے فقط عقیدت پسند نہیں !..اسی وجہ سے اسلام نے ہر معاملے میں عادل، ثقہ گواہ طلب کیے جس کا مقصد اہلِ اسلام کو حقیقت پسند بنانا ہے نا کہ عقیدت پسند!

ائمہ حدیث و جرح و تعدیل نے اتنی مشقت کس لیے کی فقط اس لیے کہ حقیقی دین ہم تک پہنچے کیا وہ عشاق نہ تھے وہ تو صرف نام نامی پڑھ کر زار و قطار رونے لگتے تھے ان کے بارے گمان کریں ان کی وجدانی کیفیات کیا ہوتی ہوں گی !

پھر اچانک اس دور میں تبرکات کا نزول ہونا معاملہ مزید مشکوک بنا دیتا ہے ابھی حال ہی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں غلافِ کعبہ بنانے والی فیکٹری پہ چھاپا پڑا ہے جو نقل بنا کر تبرک پرست لوگوں کے ہاتھوں مہنگے داموں فروخت کیے جاتے تھے حتی کہ دس انچ کا ٹکڑا لاکھوں پاکستانی روپے میں فروخت ہوا، کچھ دن پہلے ہی ایک صاحب نے سیدالاولیاء شہنشاہ بغداد سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ سے منسوب پیالہ 27 لاکھ میں خریدا، اب خود ہی سوچیں کوئی اتنا ہی تبرک پسند ہے اور دعوائے عشق کرتا ہے تو وہ کیسے اپنے محبوب کی چیز بیچ سکتا ہے؟؟ اور اس کے پاس وہ چیز آئی کہاں سے اہلِ عشق تو پسینہ تک نہیں لینے دیتے پھر مستعمل پیالہ تک سیل کاؤنٹر کی زینت کیسے؟

دربارِ عالیہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے موجودہ متولی نے برملا اس بات سے برات کا اظہار کیا کہ بغداد ہی میں بہت سے لوگ دربارِ غوثیہ کی چادر بتا کر بیچتے ہیں. ان چادروں کو دربار سے کوئی نسبت نہیں!..

مہوش تمہیں پتا ہے ہماری عقیدت ان کی تجارت ہے جس میں مالی خسارے کا گمان بھی نہیں صرف نفع ہی نفع!

کچھ دنوں پہلے دربارِ غوثیہ کی چادر سے بنی ٹوپی سرِعام ہزاروں روپے کی بکتی نظر آئیں اب بندہ پوچھے چادر تو دربار کے متولی کی مِلک بھی نہیں ہوتی پھر اسے کوئی کیسے بیچ سکتا ہے، سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ لکھتے ہیں،

"چادر جو مزار پر ڈالی جائے وہ کسی کا حق نہیں، نہ اس مرید خادمِ مزار کا، نہ فرزندِ صاحبِ مزار، نہ وہ وقف ہو، بلکہ وہ ڈالنے والی کی مِلک پر رہتی ہے، جیسے کفن کہ تبرکاً کسی نے میت کو دیا" (فتاوی رضویہ جدید کتاب الجنائز ج 7 ص 336)

تو پھر کچھ لوگ بھنڈی تاویل کرتے ہمارے لوگ وہاں دربار کی دوکانوں سے چادر خرید کر بھیجتے ہم اس کی ٹوپی بناتے، پھر تو یہ دھوکا دہی ہے کیوں کہ معتقد اس اعتقاد سے لیتا ہے کہ عین قبر پر ڈالی گئی چادر کی ٹوپی ہے، اس میں کئی واعظین بھی شامل ہیں جو تبرک ڈیلرز سے کمیشن لیتے ہیں ان کی محافل میں خاص اہتمام کے ساتھ تبرک کی نمائش کی جاتی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے،لوگ وہاں چڑھاوے چڑھاتے ہیں فقط گھنٹے بھر کے تماشے میں لاکھوں کی آمدنی ہوجاتی ہے پھر دس بارہ کلائنٹ مزید مل جاتے ہیں !..

اس طرح میں بھی بولٹن مارکیٹ سے قدیم ملبوسات خرید کر اپنی اکیڈمی میں کسی بزرگ سے منسوب کردوں دیکھنا فوراہی بکنگ کے لیے کالز آنا شروع ہوجائے گی..

دیکھو مہوش !اگر نسبتِ حقیقی ہوتب بھی نہ دیکھنے پر کوئی مواخذہ نہیں،مگر دھیان میں لاؤ اگر یہ سب جھوٹی نسبت ہوئی تو کتنی وعیدیں ہیں، پھر ہم بنا تحقیق معاون بن جاتے کہیں ایسا نہ ہو انجانے میں "من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام" کی وعید میں شامل ہوجائیں۔ ..العیاذ باللہ

اصل تبرک تعلیمات ہیں،اورانبیا کی وراثت بھی علم ہے !

فاضل بریلوی کے اس شعر کو یاد رکھنا۔

آنکھ سے کاجل صاف چرا لیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گھڑی تاکی ہے اور تونے نیند نکالی ہے

جعلی تبرکات

ایک طرف جہاں لوگ نقلی غلاف اور جعلی تبرکات جن کی کوئی نسبت نہیں،خرید و فروخت کر کے مسلمانوں کی عقیدتوں اور جیبوں سے کھیل رہے ہیں وہیں یہ میوزیم نہ صرف ان کا علمی وعملی رد کرتا ہے بلکہ مسلمانوں کا کھویا ہوا اساسہ واپس لانے میں مصروفِ عمل ہے۔

مکہ میں جعلی غلافِ کعبہ بنانے کی فیکٹری پر چھاپہ

ہم کئی سالوں سے لوگوں کو خبر دار کرتے آرہے ہیں کہ جعلی غلافِ کعبہ تیار کیا جارہا ہے،جس کو لوگ اصلی سمجھ کر خریدتے ہیں،اور زیارت کرواتے ہیں۔جب کہ ان کا کعبہ سے کوئی نسبت نہیں ہوتی۔چند دن قبل شہرِ مکہ میں ایسی فیکٹری پر چھاپہ مارا گیا جہاں جعلی غلافِ کعبہ تیار کیا جاتا تھا اور حج وعمرہ کے زایرین کو مہنگے داموں فروخت کیا جاتا رہا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

http://saudigazette.com.sa/article/547444

ہماری کامیابی اور حق گوئی کی یہ ایک بڑی دلیل ہے۔

اس خبر کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائیں تاکہ لوگ آگاہ ہوں اور ایسے نقلی و جعلی اشیاء خریدنے سے بچیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک

ایک موئے مبارک سے دوسرے موئے مبارک پیدا ہو رہے ہیں، تو تعجب و حیرت اس بات پر ہے کہ اس خارقِ عادت امر کا ایسا معنیٰ خیز اخفاء کیوں ہے؟

مفتی عمر فاروق لوہاروی۔لندن

گزشتہ سے پیوستہ

حجۃ الوداع میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سر کے موئے مبارک اتار کر تقسیم فرمائے ہیں۔ظاہر ہے کہ بال سر پر ہزاروں ہوتے ہیں، وہ کتنوں کے پاس پہنچے ہوں گے اور اس میں ایک ایک بال کے کتنے حصے کر کے ایک ایک نے آپس میں تقسیم کیے ہوں گے اور کتنے حفاظت سے رکھے ہوں گے، اس لئے اگر کسی جگہ موئے مبارک کا پتہ چلے، تو اس کی جلدی تکذیب نہ کرنا چاہیے (ملفوظات حکیم الامت)۔

فتاویٰ رحیمیہ میں ہے:

سوال:

یہ مشہور ہے کہ اکثر بڑے شہروں اور دیہات میں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک ہیں، کیا یہ درست ہے؟ اور کیا اس کی تعظیم کی جائے؟

الجواب:

حدیث شریف سے ثابت ہے، کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے موئے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مبارک صحابہ کرام کو تقسیم فرمائے تھے۔

فتاویٰ ابن تیمیہ میں جواب ہے:

تو اگر کسی کے پاس ہو، تو تعجب کی بات نہیں۔ اگر اس کی صحیح اور قابل اعتماد سند ہو، تو اس کی تعظیم کی جائے، اگر سند نہ ہو اور مصنوعی ہونے کا بھی یقین نہیں، تو خاموشی اختیار کی جائے، نہ اس کی تصدیق کرے اور نہ جھٹلائے، نہ تعظیم کرے اور نہ اہانت کرے۔ فقط۔

موئے مبارک کی زیارت:

موئے مبارک اگر اصلی ہوں، تو دیگر تبرکاتِ نبویہ علیٰ صاحبہا الف الف صلاۃ وتحیۃ کی طرح اس کی زیارت باعثِ خیر و برکت ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں افراط وتفریط نہ ہو، کوئی اعتقادی یا عملی خرابی نہ ہو، رسومِ بدعت اور بے پردگی نہ ہو، زیارت میں کوئی تاریخ و دن معین اور ضروری نہ سمجھا جائے۔

موئے مبارک کا بڑھنا:

آج کل بعض اشخاص کا کہنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے موئے مبارک جن حضرات کے پاس ہیں، اُن سے تصدیق حاصل کی ہوئی ہے کہ موئے مبارک سے دوسرے موئے مبارک پیدا ہوتے ہیں، مثلاً ایک تھا، تو دو تین ہو گئے، کسی کے پاس تو ایک ہی تھا، مگر ایک میں سے پیدا ہوتے ہوتے 120 تک پہنچ گئے، اس نے کئی آدمیوں کو دیئے۔

مذکورہ بعض اشخاص کی رائے کے تجزیے کیلئے مناسب معلوم ہوتا ہے، کہ اوّلاً سائنٹیفک طریقے سے کٹا، یا اکھڑا ہوا بال بڑھ سکتا ہے یا نہیں، ان کو زیر بحث لایا جائے۔

سائنس کہتی ہے کہ بال اگنے کا عمل غدود (FOLLICLE) میں ہوتا ہے اور یہ غدود ہماری چمڑی میں ہوتا ہے۔ پھر بال مردہ قراتین خلئے (CELLS KERATIN, PROTEIN) سے بنتا ہے اور اس کے بڑھنے کے لئے غدود

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں خون کا سیلان و جریان ضروری ہے۔

اس اعتبار سے ظاہر ہے کہ جب بال کٹا یا اکھڑا ہوا ہو، تو وہ از خود بڑھ ہی نہیں سکتا کیونکہ اس کے بڑھنے کے لئے بنیادی چیزیں چمڑی اور غدود ہی ندارد ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جن لوگوں کے پاس واقعتا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے موئے مبارک ہیں، ان کا سائنٹیفک طریقے سے بڑھنا تو ناممکن ہے۔

جہاں تک معاملہ ہے خرقِ عادت کے طور پر بڑھنے کا، جسے یا تو معجزہ کا نام دیا جائے یا کرامت کا چنانچہ علامہ شہاب خفاجی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ خرقِ عادت سے مقصود محض تشریف وتکریم ہو، تو وہ کرامت ہے، خواہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھ پر ظاہر ہو یا ولی کے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ کی عبارت سے یہی مفہوم ہوتا ہے

(نسیم الریاض شرح الشفاء للقاضی عیاض)۔

تو اس کے لئے بنیادی بات یہ معلوم کرنی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دنیا سے رحلت فرمانے کے بعد خوارق کا ظہور ہوسکتا ہے یا نہیں؟

مفتی محمد شفیع نے دربارِ نبوت کی حاضری کا ایک عجیب واقعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا معجزہ بعد الوفات کے زیرِ عنوان فیض الجود کے حوالہ سے ایک واقعہ نقل کرنے کے بعد تحریر کیا ہے:

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے معجزاتِ باہرہ کے سامنے یہ کوئی بڑی چیز نہیں لیکن اس سے یہ امر اور ثابت ہوا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جس طرح روضہ اقدس میں زندہ تشریف فرما ہیں، اسی طرح آپ کے معجزات کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ اس قسم کے واقعات ایک دو نہیں، سیکڑوں کی تعداد میں امت کے ہر طبقے کو پیش آتے رہتے ہیں۔

(کشکول)

اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دنیا سے رحلت فرمانے کے بعد بھی خوارق کا ظہور ہوسکتا ہے، لہٰذا آپ کے موئے مبارک کے بڑھنے کا معجزہ یا کرامت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مستبعد نہیں بلکہ آپ کے خوارقِ عظیمہ شہیرہ کے سامنے یہ تو ادنیٰ بات ہے مگر آج تک بندہ کی نظر سے کسی معتبر کتاب میں موئے مبارک بڑھنے کا یہ معجزہ یا کرامت نہیں گزری اور نہ ہی کسی معتبر وثقہ آدمی سے سنی۔

آج جو بعض لوگ کہہ رہے ہیں کہ ایک موئے مبارک سے دوسرے موئے مبارک پیدا ہو رہے ہیں، تو تعجب و حیرت اس بات پر ہے کہ اس خارقِ عادت امر کا ایسا معنیٰ خیز اخفاء کیوں ہے؟ اور اس کو اس طرح صیغہ راز میں کیوں رکھا جا رہا ہے؟ ایسا کیوں نہیں کیا جاتا، کہ صاحب بصیرت و بصارت، معتبر وثقہ اور عادل اشخاص کو موئے مبارک بڑھنے کے اس عمل کا مشاہدہ کرایا جائے تاکہ وہ اس کا حتمی فیصلہ کر سکیں کہ یہ کسی خداع وتزویر، حیلہ وتدبیر، مسمریزم وقوتِ متخیلہ میں تصرف اور شعبدہ بازی ونظر بندی کی کرشمہ سازی ہے، یا صرف اور صرف کائن من الغیب ہے۔ (۱۴ر شعبان المعظم۔ 19ر اپریل)

شب جمعہ محمد آصف نوری کے گھر (العوالی مدینہ طیبہ میں حضرت علامہ مفتی مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ کے برادر اصغر کے ایصال الثواب کا پروگرام تھا جس میں محترم علامہ نثار علی اجاگر حافظ احسان اقبال قادری و دیگر علماء ومشائخ نعت خوانان حضرات شریک ہوئے فقیر نے اختتامی دعا کرائی لنگر شریف کے بعد محترم محمد خرم بٹ قادری ہمیں مسجد قباء لائے وہاں نوافل ادا کئے۔ حضور سید الشہداء امیر طیبہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ سلام پیش کر کے حرم نبوی شریف حاضر ہوئے۔

کیا شب برأۃ میں عبادات بدعت ہیں؟؟

۱۴ر شعبان المعظم جمعۃ المبارک نماز عصر کے بعد فقیر چیوترہ (معروف) اصحاب الصفہ کے قریب اپنی جگہ وظائف تلاوت قرآن شریف حزب البحر، درود مستغاث، دلائل الخیرات شریف پڑھنے میں مصروف تھا مقام تہجد کے شمال مشرقی کونے میں نجدی مطوعہ اردو زبان میں گلہ پھاڑ کر تقریر میں کہہ رہا تھا کہ آنے والی رات کو لوگ شب برأۃ کا نام

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دیگر نوافل وعبادت کرتے ہیں شب بیداری کرتے قبروں پر جا کر شرک و بدعت کرتے ہیں احادیث میں اس رات کوئی فضیلت نہیں ہے۔نوافل کا کہیں کوئی ثبوت نہیں پتہ نہیں کتنے سادہ لوگ اس مطوعے کی بات سن کر اپنے علاقوں میں جا کر شب برأۃ کو شب بیداری کرنے اور نوافل ذکر اذکار کرنے والوں سے جھگڑیں گے کہ مسجد نبوی کا مولوی کہہ رہا تھا شب براۃ کی عبادات ہے نجدیوں کا امت مسلمہ کے متفقہ عقائد ومسائل پر اعتراض کرنا اہم مشن ہے اس لیے انہوں نے کرایہ کے مبلغ رکھے ہوئے ہیں جن کی گردان ہی شرک و بدعت ہے امت مسلمہ کے ہر اچھے کام پر فساد کرنا ان کا محبوب مشغلہ ہے حرمین شریفین میں تو بات بات شرک و بدعت کا فتویٰ لگانا ان کی ڈیوٹی میں شامل ہے۔اس موضوع پر ہمارے اکابر نے بہت کچھ لکھا ہے ان کے بے تکے اعتراضات کے مدلل ومحقق جوابات دیئے ہیں۔فقیر یہاں اپنے قبلہ والد گرامی حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ کی تصانیف سے شب برأۃ کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہے۔

کتنے بد بخت ہیں وہ لوگ جو خود ساختہ بھونڈی دلیلوں شیطانی ہتھکنڈوں اور مختلف حیلوں بہانوں سے شب براءت کی بابرکت رات سمیت مختلف مواقع پر مسلمانوں کو خالص اللہ کی عبادت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نعت سے اور تلاوت قرآن مجید ونوافل سے روکتے ہیں.

اللہ پاک سورۃ البقرہ آیت 114 میں فرماتا ہے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ کی مسجدوں کو اس بات سے روکے کہ ان میں اللہ کا نام لیا جائے اور ان کو ویران کرنے کی کوشش کرے۔

قرآن مجید کی درج ذیل آیات میں اللہ کریم نے ذکر الٰہی، درود وسلام، تلاوت کلام پاک اور نوافل پڑھنے کا حکم دیا ہے.

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وذکروا اللہ کثیرا . اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرو.

یاایھا الذین آمنو صلوا علیہ وسلموا تسلیما

اے اہل ایمان تم نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر درود اور سلام بھیجا کرو.

فاقرءوا ماتیسر من القرآن

تو تم قرآن سے پڑھو جو تمہیں آسان لگے.

اگر کہا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شب براءت کی عبادت ثابت نہیں، جیسے نجدی مطوعہ کہہ رہا تھا تو سنیئے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جمعہ کی اردو تقریر بھی ثابت نہیں جو ہر مسجد میں جمعہ سے پہلے خطیب کرتے ہیں.

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جشن قرآن وختم بخاری بھی ثابت نہیں. نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اہلحدیث کانفرسز کا انعقاد بھی ثابت نہیں۔

اگر اس اصول پر پرکھیں گے تو پھر یہ سب عوامل بھی بدعت ہو جائیں گے، پھر اہلسنت کیساتھ دیوبندی، غیر مقلدین اور شیعہ سب بدعتی ہو جائیں گے تو مسلمان کون رہیگا۔

شب برأۃ کی فضیلت وحقیقت

حدیث نمبر 1)

یہ وہ رات ہے، جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أخبرنا محمد بن المعافى العابد بصيدا وابن قتيبة وغيره قالوا :حدثنا هشام بن خالد الأزرق قال حدثنا أبو خليد عتبة بن حماد عن الأوزاعي وابن ثوبان عن أبيه عن مكحول عن مالك بن يخامر عن معاذ بن جبل عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال :يَطَّلِعُ اللهُ إِلَى خَلْقِهِ فِي لَيْلَةِ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ.عن مُعاذ بنِ جبلٍ عن النبيِّصلى الله عليه وآله وسلم قال:يَطَّلِعُ اللهُ إِلَى خَلْقِهِ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ۔

تخریج:

(أخرجه ابن حبان في الصحيح ر()، والطبر اني في مسند الشاميين ر()، وفي الكبير ۰۰ر()، وفي الأوسط ر()، و في مسند الشاميين (_)، و()، وابن أبي عاصم في السنة ر()،، والشجري في أمالي الخميسية (__)، وابن أبي حاتم في العلل ()، والدارقطني في العلل ر۰، وفي كتاب النزول ()، وأبونعيم في حلية الأولياء ر، والبيهقي في شعب الايمان ر۰()، وفي فضائل الأوقات _()، وابن عساكر في تاريخه ر، ور، وأبو الحسن القزويني في جزء فيه مجالس من أماليه (ق) ،والمقدسي في أحاديث الجماعيلي ()(ق)، والجوهري في أماليه ()(ق)، وغيرهم۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: اللہ تعالی نصف شعبان کی رات اپنی مخلوق کی طرف متوجہ ہوتا ہے، پس مشرک اور کینہ پرور کے سوا ہر ایک کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

قال الهيثمي في مجمع الزوائد :رواه الطبراني في الكبير والأوسط ورجالهما ثقات۔

یعنی امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو معجم کبیر اور اوسط میں روایت کیا اور دونوں کے رجال (راوی) ثقہ ہیں۔

نجدیوں اور غیر مقلدین کے محدث ناصر الدین البانی نے امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مكحول لم يلق مالك بن يخامر۔ نقل کرنے کے بعد لکھا قلت:ولولا ذلك لكان الاسناد حسنا ، فان رجاله موثوقون،وقال الهيثمي في مجمع الزوائد :رواه الطبراني في

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الكبير والأوسط ورجالهما ثقات۔

(السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ ر)

یہی البانی صحیح موارد الظمان الی زوائد ابن حبان ر() میں لکھتا ہے حسن۔ التعلیق الرغیب ر و ،الصحیحۃ ()۔

یہی البانی صحیح الترغیب والترھیب، میں کہتا ہے حسن صحیح۔

اور شعیب الارنؤوط نے لکھا:

حديث صحيح بشواهده رجاله ثقات إلا أن فيه انقطاعا ، مكحول لم يلق مالك بن يخامر

آگے دوسری روایات کا ذکر کرنے کے بعد لکھتا ہے:

وهذه الشواهد وان كان فى كل واحد منهما مقال تقوى حديث الباب۔ (صحیح ابن حبان)

احادیث صحیحہ سے ۱۵ر شعبان المعظم کی رات عبادت ونوافل ثابت ہے مگر وہابیہ کی گندی عادت کا علاج؟؟؟

ہم کتنے خوش نصیب ہیں۔

ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ شعبان المعظم 1440ء کی پندرویں رات شب ہفتہ (شب برأۃ) ہمیں مدینہ طیبہ میں نصیب ہوئی۔ اور زہے نصیب آج ابھی رات 12 بجے کے بعد 20 اپریل ہے جو عیسوی سن کے اعتبار سے ہمارے آقا کریم روف ورحیم امام الانبیاء خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کا یوم ولادت باسعادت ہے۔ یوں مولود شریف کی مبارک گھڑیاں بھی ہمیں طیبہ کی پرنور فضاؤں میں نصیب ہوئیں۔

شب ہفتہ کو ہم نے اپنے روم میں اس شب کے حوالہ سے محفل کا اہتمام کیا الحاج محمد قربان علی سومرو کے کہنے پر لنگر میں احباب نے سات اقسام کے کھانے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تیار کرائے مگر ایسا ہوا کہ کمرہ میں سارے مہمان تشریف لائے اور (راقم) میزبان غیب ہوا یوں کہ گذشتہ دو دنوں سے سینے پر بلغم جما ہوا ہے۔آج جمعہ المبارک کو سانس لینے میں بھی دشواری رہی علاج کے لیے ادرک اور دار چینی والی چائے بھی بنا کر پی لی مگر مرض بڑھتا گیا ۔۔۔آخر بعد نماز عشاء الحاج محمد احمد قادری محمد خرم بٹ قادری پیارے حافظ محمد احمد بہاولپوری نے فیصلہ کیا کہ ہمیں مستشفیٰ (ہسپتال) جانا چاہیے یہ احباب فقیر کو فوراً مستشفیٰ الانصار لے گئے وہاں ڈاکٹر نے چیک کر کے سانس کی نالیوں کو صاف کرنے کے لیے انہلر لگانے کا کہا ایمرجنسی میں اس عمل کو کراتے تقریباً کوئی ڈیڑھ گھنٹہ لگا ادھر احباب کے فون پہ فون آرہے ہیں کہ کیا ہوا ؟؟ حضرت سید محمد حسن شاہ المدنی نے پورے پروگرام کو بہت ہی خوبصورت انداز سے چلایا ممتاز علماء کرام معروف نعت خوان حضرات نے خوب سماں بنا دیا۔ہم محفل کے اختتام پر پہنچے لنگر شریف کھانے کے بعد طے ہوا کہ رات کا بقیہ حصہ نوافل وعبادات میں گذرا جائے کیونکہ مدینہ منورہ میں یہ لمحے زندگی میں بار بار آیا نہیں کرتے تو محمد خرم بھائی نے گاڑی تیاری کی ہمارا قافلہ محترم محمد نعمان رضا شاذلی (عجمان) ڈاکٹر محمد احمد رضا فریدی (امریکہ) الحاج محمد احمد قادری (کاروان اسلامی انٹرنیشنل کراچی) الحاج محمد سعید قادری (یوکے) برادرم محمد کاشف چوہان (مدینہ منورہ) ہم سیدھے مسجد قباء شریف حاضر ہوئے فقیر نے نماز عشاء ادا کی احباب نوافل پڑھتے رہے فقیر نے بھی نوافل اور درود تاج شریف کا ورد کیا نہایت عجز وانکساری سے دعائیں ہوتی رہیں اہل خانہ،برادران،احباب بچوں سمیت سب کے لیے دعاؤں کا سلسلہ جاری رہا۔پھر ہم جبل احد کے دامن میں امیر طیبہ سید الشہداء باب الدعا کاشف الکربات اسد اللہ واسد الرسول عم الرسول حضرت سید امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے دربار پر وقار میں قدمین شریفین کی طرف سے حاضر ہوئے چونکہ آج یوم مولود النبی ہے۔ہم جھولیاں پھیلا کر عم الرسول کی بارگاہ عرض گذار ہوئے کہ اپنے پیارے بھتیجے اللہ کے پیارے محبوب سید الانبیا علیہ التحیۃ والثناء کی ولادت باسعادت کی خوشی کے موقعہ پر ہم آپ کے در کے کمی حاضر ہیں ہم پر کرم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فرمائیں سخی گھرانہ ہے آپ کی اک نظر کی بات ہے ہماری زندگی کا سوال ہے۔ یوں تو الحمدللہ ہم روزانہ حاضر ہوتے ہیں مگر آج کی حاضری میں جو لطف آیا وہ لفظوں میں بیان کرنا فقیر کے بس نہیں آج میدان احد کی ہوائیں مزید معطر معنبر تھیں ماحول بھی خوشگوار ہے۔

یوم درود وسلام

رضا اکیڈمی بمبئ ہند کے اسیر مفتی اعظم ہند الحاج محمد سعید نوری کی اپیل پر آج یوم مولود النبی کے موقعہ پر یوم درود وسلام کی اپیل کی گئی ہے تو سید الشہداء کے قدموں میں کھڑے ہو کر اجتماعی طور پر ہم سب قافلہ والوں نے درود وسلام کا ورد کیا محمد عرفان قادری اور ان کے والد محترم محمد انور میمن و دیگر احباب آئے ہم سب نے ملکر درود وسلام کا ورد کیا اور رضا اکیڈمی کے اس احسن اقدام پر ان کے حق میں ڈھیروں دعائیں کیں۔

جنت البقیع شریف حاضری

وہاں سے ہم جنت کے گلستان یعنی بقیع شریف قبرستان میں حاضر ہوئے ہماری حاضری شرقی جانب دروازے سے ہوئی یہاں کھڑے ہوں تو سامنے نور برساتے گنبد خضریٰ کا خوب نظارہ ہوتا ہے۔ آنکھیں ٹھنڈی دل پر نور ہوتا ہے کیا قسمت ہے اس جنتی قبرستان میں آرام کرنے والے خوش نصیب مہمانوں کی کہ ہر قبر پر گنبد خضریٰ کا سایہ ہے ہم نے اہل جنت کو سلام پیش کیا صحابہ کرام و اہل بیت عظام و محبوبان خدا کو سلام پیش کیا فقیر نے احباب سے عرض کیا کہ کیا قسمت ہماری ہے کہ آج پندرویں شب شعبان المعظم ہم اسی قبرستان میں حاضر ہیں جہاں صدیوں پہلے اسی شب رسول کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تھے۔ روایت ہے۔

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے پاس نہ پایا تو میں آپ کی تلاش میں نکلی میں نے دیکھا کہ آپ جنت البقیع میں تشریف فرما ہیں آپ نے فرمایا کیا تمہیں یہ خوف ہے کہ اللہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تعالیٰ اوراس کارسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمہارے ساتھ زیادتی کریں گے میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے یہ خیال ہوا کہ شاید آپ کسی دوسری اہلیہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں آقا ومولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب آسمان دنیا پر (اپنی شان کے مطابق) جلوہ گر ہوتا ہے اور قبیلہ بنوکلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے

(ترمذی جلد 1 صفحہ 156 ابن ماجہ صفحہ 100 مسند احمد جلد 6 صفحہ 238 مشکوۃ جلد 1 صفحہ 277 مصنف ابن ابی شیبہ جلد 1 صفحہ 237 شعب الایمان للبیہقی جلد 3 صفحہ 379)

شارحین فرماتے ہیں کہ یہ حدیث پاک اتنی زیادہ اسناد سے مروی ہے کہ درجہ صحت کو پہنچ گئی۔

ہمیں اپنی قسمت پہ رشک آرہا ہے کہ آج ہم پیارے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت پر عمل پیرا ہو کر جنت البقیع شریف حاضر ہیں۔رات تقریبا تین بجے تھے اک نور سا چھایا تھا ہم بھکاری دامن پھیلائے کاسہ گدائی لئے درسخاوت پہ صداء لگا رہے ہیں ہم میں سے بہت سارے احباب گڑگڑا کر آنکھوں کی پلکوں پر آنسو سجا کر اپنے گناہوں کی معافی طلب کر کے دنیا وآخرت کی بھلائی کے سوالی ہیں۔دیر تک ہم یہاں کھڑے رہے پھر حرم نبوی شریف حاضر ہوئے گیٹ نمبر 39 پر سحری کا صفرہ لگا تھا محترم آصف نوری ڈاکٹر محمد شاہد قادری، محمد ذیشان قادری، بھائی محمد اویس، محترم محمد عمران منہاس و دیگر بہت سارے احباب موجود تھے محمد صادق قادری بہت احسن انداز سے لنگر چلا رہے تھے ہم لنگر کھا کر مسجد نبوی شریف چلے گئے وتر اور نوفل تہجد ادا کئے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں سلام عرض کیا جھولیاں بچھا کر خیرات طلب کی یہ تو وہ دربار ہے کہ ؎

اتنا دیتے ہیں بھر دیتے جھولیاں
ان کی اعلیٰ سخاوت پہ لاکھوں سلام

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی مدینہ منورہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ریاض الجنہ میں تاریخی ستون

گذشتہ دنوں عزیزم علامہ ابوفرحان محمد نعمان رضا شاذلی (عجمان عرب الامارت) مدینہ منورہ حاضری کے لیے آئے تو فقیر نے انہیں قدیم (ترکی حصہ) مسجد نبوی شریف کے ستونوں کے متعلق معلومات عرض کیں۔

مسجد نبوی میں ریاض الجنہ میں محراب نبوی سے آگے جہاں سبز زمین میں سنہری حروف کے ساتھ یہ حدیث لکھی۔

شفاعتی لاھل الکباءر من امتی۔

میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہے

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت گاہ

پہلی اور دوسری صف کے سنگم پر کھڑے ہوں تو محراب عثمانی صاف نظر آتا ہے۔ جہاں بہت ہی دلگداز اور دلوں کو مغموم کرنے والا مسجد نبوی کا گوشہ ہے گو کہ یہ خطہ دلوں کو رلاتا ہے اور اس کی زیارت سے دلوں میں ایک ایسی پھانس گڑ جاتی ہے کہ جب اس کا خیال آتا ہے تو قلوب میں اس کی چبھن کا احساس قوی سے قوی ہونے لگتا ہے لیکن اس کے باوجود یہ حصہ متبرک ہے - نہ جانے کتنے لوگ روزانہ فرض نمازوں اور نفل نمازوں کے دوران اس مقام پر اپنی جبینیں اللہ سبحان تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز کرتے ہیں لیکن اگر انکو علم ہو جایے کہ یہ کون سا اعلیٰ مقام ہے تو انکی آنکھوں سے سیل بے رواں کا بہنا نہ گزیر ہو جائے اور وہ اپنی قسمت پر رشک کرنے لگیں۔

حدیث پاک میں ہے کہ رسول مکرم ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا تھا۔ کیسا رہے گا اگر میں مسجد نبوی کو کو قبلہ رو وسیع کر دوں اور یہ کہتے ہوے آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے قبلہ رو اشارہ فرمایا تھا۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور حکومت میں اس حکم کی تعمیل فرمائی اور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مسجد نبوی کو قبلہ رخ اتنا بڑھایا۔ ﷺ

گویا سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں امام صاحب کے کھڑے ہونے کی جگہ یہی مقرر ہوئی لیکن مساجد میں محراب کا سلسلہ بعد شروع ہوا یہ ضرور ہے کہ یہی وہ مقام تھا جہاں سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمازوں کی امامت فرمایا کرتے تھے۔

اور پھر اسلامی تاریخ کا دلوں کو رلا دینے والا واقعہ اس مقام پر وقوع پذیر ہوا جب 7 نومبر 644ء، بمطابق 26 ذوالحجہ 23ھ کو عین فجر کی نماز کے وقت امامت کے فرائض کے دوران سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر چپکے سے ایک بدبخت غلام ابولولو فیروز مجوسی کمینے نے مسجد نبوی میں خنجر سے حملہ کیا اور تین جگہ وار کیے- ایک مقام پر چھ وار کا ذکر بھی ہے۔ آپ ان زخموں سے جانبر نہ ہو سکے اور دنیائے فانی سے کوچ کر گئے۔ اف کس قدر بدقسمت تھا ابو فیروز لولو جو محسن امّت اور خلیفہ رسول کریم کی قدر و قیمت کو نہ جان سکا - اور یوں مسجد نبوی کا یہ گوشہ عاشقان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے ہمیشہ کے لیے امر ہو گیا - لیکن مناسب رہنمائی نہ ہونے کی وجہ سے زائرین اس کی زیارت اور لطافتوں سے محروم رہتے ہے بعد میں صحابہ اکرم نے ابولولو فیروز کو بھی وہیں موقع پر جہنم واصل کر دیا۔

سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ کی شہادت

مدینہ منورہ میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا ایک مجوسی غلام فیروز تھا جو کے ابولولو کی کنیت سے مشہور تھا۔ ایک دن وہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی شکایت لیکر دربار خلافت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہٗ میں آیا کہ میرا مالک مجھ سے زیادہ محصول لیتا ہے آپ کم کرائیں۔ آپ نے رقم دریافت کی تو اس نے جواب دیا دو درم روزانہ۔ آپ نے اسکا پیشہ دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آہنگری اور نقاشی کا کام کرتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ پھر تو یہ رقم زیادہ نہیں۔ ابولولو یہ سن کے بہت غصے میں آیا اور وہاں سے چل دیا۔

دوسرے دن جب آپ نے فجر کی نماز کی امامت شروع کی تو اس ملعون نے آگے بڑھ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کے خنجر سے تابڑ توڑ 6 وار کیئے ۔جس میں سے ایک وار ناف کو چیرتا ہوا گیا۔آپ نے فور اً حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو کھینچ کے آگے امامت میں کر دیا اور خود زخموں کی شدت سے بے ہوش ہو کے گر پڑے۔

ملعون ابولولو مسجدِ نبوی سے بھاگا لوگوں نے اسے پکڑنے کی کوشش کی جس میں بہت صحابہ کرام زخمی اور ایک صحابی کلیب بن ابی بکیر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔اس سے پہلے کے گرفتار ہوتا اس نے خودکشی کر لی اور یوں نامراد ٹھرا۔

فورا نماز ختم ہوتے ہی طبیب کو بلایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے ہی ہوش میں آئے تو عظمت دیکھیں کہ یہ پوچھا کہ کسی مسلمان نے تو حملہ نہیں کیا۔بتلایا گیا نہیں ملعون مجوسی ابو لولو نے کیا تو فورا کہا الحمد اللہ مجھے کسی مسلمان نے نہیں مارا۔

زخموں کی شدت کچھ ایسی تھی کے جب کچھ کھلایا پلایا جاتا تو ناف والے زخم سے خوراک انتڑیوں سے باہر نکل جاتی اس طرح کی حالت دیکھ کے لوگ غمزدہ ہو گئے اور ساتھ ہی آپ سے اپنا جانشین مقرر کرنے کو بھی کہا۔آپ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف حضرت سعد بن ابی وقاص حضرت زبیر بن العوام،حضرت طلحہ،حضرت سیدنا مولا علی المرتضیٰ اور سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم کو طلب کر کے یہ ذمہ داری ان پہ سونپی اور اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اماں سیدہ بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں پیغام بھجوایا کہ ان سے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں دفن ہونے کی اجازت طلب کرو۔کیا مقام کیا عزت تھی انکی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھرانے کے لئے کہ اجازت مانگ رہے دفن کے لیے بھی۔ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یہ جگہ میں نے اپنے لئے رکھی تھی لیکن میں حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کو اپنی ذات پہ ترجیح دیتی ہوں۔یہ خبر سن کے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اللہ کا شکر ادا کیا کے ان کی خواہش پوری ہوئی اور آخر یکم محرم الحرام کو آپ شہادت جام نوش کرتے ہوے اس جہاں فانی سے کوچ کر گئے اور ہمیشہ کے لئے حیات ہو گئے۔آپکی نمازِ جنازہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے قبر مبارک میں اتارا۔

دیگر ستون

حضور نبی کریم ﷺ روضۂ اقدس کی سرہانے والی دیوار کی جالیاں اس طرح نظر آتی ہیں کہ اس میں تین ستونوں کے نصف کرّے روضۂ اقدس کے باہر نظر آتے ہیں جب کہ بقیہ نصف کرّے روضۂ اقدس کے اندر ہیں جو نظر نہیں آتے۔

روضۂ اقدس کی سرہانے والی دیوار کے ساتھ "ریاض الجنہ" ہے اس دیوار میں بنے دروازے سے رسول مکرم ﷺ اپنے حجرہ مبارک سے مسجد نبوی میں تشریف لاتے اور منبر شریف تک دن میں کم از کم پانچ مرتبہ نمازوں کی امامت کے لیے تشریف لیے جاتے اور اس کے علاوہ نہ جانے کتنی بار کرہ ارضی کے اس چھوٹے سے خوش قسمت قطعے نے رسول مکرم ﷺ کے قدمین مبارک کا بوسہ لیا ہوگا اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کو پوری کائنات میں زمین کا یہ ٹکڑا اتنا محبوب ہوگیا کہ روز قیامت اسکو پورے کا پورا جنت میں اٹھا کر جنت رکھا جائے گا۔

استوانہ حنانہ

یہ ستون حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے موجودہ منبر کے جنوبی حصے میں ہے اس ستون پر عربی میں استوانہ مخلفہ لکھا ہوا ہے یہ اس کا دوسرا نام ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نیا منبر تیار ہونے سے پہلے مسجد کے ایک ستون سے جو کھجور کی لکڑی کا تھا تکیہ اور سہارا فرماتے تھے جب نیا منبر تیار ہوگیا اور اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جلوہ افروز ہوئے جب حضور نبی کریم اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم منبر پر خطبہ دینے کے لیے تشریف لے گئے تو وہ کھجور کا تنا جس کے پاس کھڑے ہو کر آپ خطبہ دیا کرتے تھے بچے کی طرح رونے لگا آپ منبر سے اترے اور اسے چمٹایا تو وہ بچہ کی طرح روں روں کرنے لگا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جیسے بچہ چپکایا کیا جاتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس وجہ سے رویا کہ اس کے پاس جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا تھا اسے سنتا تھا اسے مجھ سے محبت ہے اس سے ہماری جدائی برداشت نہیں ہوئی تو وہ ستون بیقرار ہو کر مثل اونٹنی کے رونے لگا حتیٰ کہ اس کی آواز مسجد میں موجود سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے سنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے اور اسے گلے سے لگایا آپ کے گلے سے لگاتے ہی وہ کھجور کا تن بالکل چپ ہو گیا آپ نے اسے جنت کی خوشخبری بھی سنائی۔
(تفسیر مظہری صحیح بخاری)

استوانہ عائشہ رضی اللہ عنہا

ریاض الجنہ کے درمیان میں مغربی ستون ہے اور اس کے شمال جانب اوپر لکھا ہے استوانہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری مسجد میں ایک جگہ ایسی بھی ہے کہ اگر لوگوں کو وہاں نماز ادا کرنے کی فضیلت معلوم ہو جائے تو وہ اس جگہ کے لیے قرعہ اندازی کیا کریں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس جگہ کی نشاندہی کی تھی اس لیے یہ اسطوانہ عائشہ کہلاتا ہے۔

ستوانہ ابولبابہ

استوانہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مشرقی جانب پہلا ستون ہے اور اس پر شمالی جانب اوپر لکھا بھی ہے استوانہ ابولبابہ رضی اللہ عنہ حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بنو قریظہ کے یہودیوں کے پاس بھیجا تھا کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے فیصلے کی شرط کے ماننے پر قلعہ خالی کر دیں ان یہودیوں نے آپ رضی اللہ عنہ ہی سے مشورہ دریافت کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی گردن پر ہاتھ پھیر کر انہیں بتا دیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا فیصلہ تمہارے حق میں یہی ہو گا اب حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ بہت ہی نادم ہوئے کہ افسوس میں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نے بہت برا کیا اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خیانت کی اسی ندامت کی حالت میں قسم کھا بیٹھے کہ جب تک میری توبہ قبول نہ ہو میں کھانے کا ایک لقمہ بھی نہ اٹھاؤں گا چاہے مر ہی جاؤں پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی میں آ کر ایک ستون کے ساتھ اپنے آپ کو بندھوا دیا جس کو استوانہ ابولباب کہا جاتا ہے نو دن اسی حالت میں گذر گئے غشی آ گئی بیہوش ہو کر مردے کی طرح گر پڑے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی توبہ قبول کر لی اور یہ آیات مبارکہ نازل ہوئیں

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلاً صَالِحًا وَّاٰخَرَ اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

لوگ آئے آپ رضی اللہ عنہ کو خوشخبری سنائی اور اس ستون سے کھولنا چاہا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا واللہ میں اپنے آپ کو کسی سے نہ کھلواؤں گا سوائے اس کے کہ خود حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنے ہاتھ مبارک سے کھولیں چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خود تشریف لائے اور اپنے ہاتھ سے انہیں کھولا تو آپ رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم میں نے نذر مانی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول کرلے تو میں اپنا کل مال راہ للہ صدقہ کر دونگا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں صرف ایک تہائی فی سبیل اللہ دے دو یہی کافی ہے

(تفسیر ابن کثیر)

اسطوانہ سریر

اب آپ ذرا آگے ستونوں کی طرف آئیں ان میں سے ایک کو "اسطوانہ سریر" کہتے ہیں سریر یعنی تخت مسہری چارپائی کو کہتے ہیں اس جگہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی سریر یعنی چارپائی بچھائی جاتی تھی۔

جہاں حالت اعتکاف میں رسول مکرم ﷺ کا سریر یعنی بستر لگایا جاتا تھا جہاں آپ آرام

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فرماتے اور حجرہ مبارک سے ایک کھڑکی اس مقام پر لگتی تھی جس کا نشان آج بھی موجود ہے اور اندر سے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آقا کریم ﷺ کے زلف عنبریں (بال مبارک) میں تیل ڈالا کرتی تھیں۔

اسطوانہ حرس

درمیان والے ستون کو "اسطوانہ حرس" کہتے ہیں یعنی محافظ والا ستون کیوں کہ اس مقام پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا چوکیدار رہتا تھا ترمذی اور حاکم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان نقل کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا چوکیدارات کو کیا جاتا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی۔

واللّٰہُ یعصمك من الناس

اس کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے لوگوں سے اپنی حفاظت ترک کرادی اور خیمہ کے اندر سے سر نکال کر فرمایا لوگو واپس چلے جاؤ اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت کردی ہے اسی حدیث میں ہے کہ یہ آیت لیلی فراشی ہے یعنی رات کو جب رسول اللہ ﷺ اپنے بستر پر تھے اس وقت اس کا نزول ہوا تھا (تفسیر مظہری)

سیدنا مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت تک رسول مکرم ﷺ کی حفاظت کی پہرے داری کے فرایض انجام دیتے رہے جب تک اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے از خود رسول مکرم ﷺ کی حفاظت کا ذمہ نہ لے لیا۔

اسطوانہ وفود

اسکے بعد آپکو سب سے نزدیک جو ستون نظر آئے گا اسے "اسطوانہ وفود" کہتے ہیں کیوں کہ اس مقام پر رسول مکرم ﷺ مختلف مقامات سے آنے والے وفود سے ملاقات فرمایا کرتے تھے۔

دو ستونوں یعنی "اسطوانہ وفود" اور اسطوانہ حرس" کے درمیان آپکو ایک دروازہ نظر آ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ئے گا اس کو "باب وفود" کہا جاتا ہے۔

ترک سلطان عبدلمجید کے دور میں جب "ریاض الجنہ" کی از سر نو تزئین و آرائش ہونے لگی اور چھت پر گنبد بناتے جانے لگے تو سلطان کی خواہش تھی کہ "ریاض الجنہ" میں موجود اوپر بیان کردہ تین ستونوں سمیت جو کل چھ تاریخی ستون ہیں جن میں "اسطوانہ عائشہ" اسطوانہ ابی لبابہ" اور" اسطوانہ مخلقہ" بھی شامل ہیں انکے مقامات میں ذرہ برابر تبدیلی نہ ہو گویا چھت پر گنبد تو بنائیے جائیں پر چھ کے چھ تاریخی ستون ایک انچ بھی اپنی جگہ سے نہ ہٹیں۔اسی لیے آپ اگر کبھی "ریاض الجنہ" میں کھڑے ہو کر چھت کی جانب دیکھیں یا اوپر جا کر چھت دیکھیں تو آپکو چھت پر بنے گنبد چھوٹے بڑے مختلف سائز کے نظر آئیں گے کیوں کہ بنانے والوں کی مجبوری تھی جن ستونوں پر چھت ڈال کر گنبد بنانے تھے کہ انھیں اپنے پرانے مقام سے ہٹانے کی اجازت نہ تھی۔

جنتی چشمہ

"ریاض الجنہ" کے مختلف حصوں میں جب کھدائی ہو رہی تھی تا کہ مضبوط ستون استوار کئے جائیں تو روضۂ مبارک کی دیوار میں "باب الوفود" کے قریب "ریاض الجنہ" میں جب کوئی آٹھ ہاتھ یعنی چار میٹر کھدائی کی گئی تو وہاں خلاف توقع اچانک ایک میٹھے پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا۔چشم دید لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ پانی "زلال جنت" کی طرح سفید اور نہایت شرین تھا ۔زلال "انڈے کی سفیدی کو کہتے ہیں ۔ "اس پانی سے فیضیاب ہونے والے لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ پانی پینے میں مدینہ منورہ کے دیگر کنووں کے مقابلے میں سب سے منفرد اور یکتا تھا ۔یہ بے مثل پانی تھا اور شاید "ریاض الجنہ" میں ہونے کی وجہ سے جنت کا ہی پانی ہو ۔اس چشمے کے گرد پرانے کھجور کے درختوں کی سبز جڑیں بھی پائی گئیں ۔یہ متبرک پانی سلطان عبدلمجید کی خدمت میں بھی پیش کیا گیا مگر سلطان نے نامعلوم وجوہ کی بنا پر اس کو بند کروا دیا مگر یہ یقین کامل ہے کہ آج بھی یہ متبرک جنتی پانی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تقریبا "اس مقام پر محض چار یا چھ میٹر نیچے موجود ہوگا۔
اس واقعہ کا ذکر "اللواصادق باشا "نے اپنے عربی سفرنامے "الرحلات الحجازیۃ "
میں کیا ہے - یہ سفرنامہ انیسویں صدی کے آخر میں لکھا تھا اور انہوں نے یہ واقعہ انجینئر
محمود آفندی سے نقل کیا ہے جو اس مبارک کام پر مامور تھے اور چشم دیدہ گواہ تھے - بقول
"اللواصادق باشا" کے انھیں بھی ان متبرک کھجوروں کی کچھ باقیات نصیب ہوئیں
(واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب)

محافل نعت کی اصلاح ضروری ہے

آج مورخہ ۱۸/شعبان المعظم 23/اپریل منگل احباب مدینہ منورہ محترم
ڈاکٹر محمد احمد رضا فریدی (امریکہ) الحاج محمد احمد قادری (کاروان اسلامی انٹرنیشنل کراچی)
الحاج محمد سعید قادری (یوکے) برادرم محمد کاشف چوہان (مدینہ منورہ) حافظ محمد صادق
قادری (حجامہ والے) محمد ذیشان قادری نے حسب سابق شفقت فرماتے فقیر کے ہاں
کمرے میں تشریف لائے سحری انتظام ہوا چائے پی کر احباب میں سے بعض نے تازہ
وضو کیا نماز فجر کی امامت فقیر نے کرائی بعد نماز طے ہوا کہ ہمارے درمیان محترم الحاج
محمد شہ رخ قادری (کراچی) تشریف فرما ہیں کیوں نہ ان سے نعت شریف سننے کی
سعادت حاصل کی جائے سب نے ملکر درود وسلام پڑھا انہوں نے اعلیٰ حضرت امام
اہلسنت پروانہ شمع رسالت الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمہ والرضوان کے برادر اصغر حضرت
استاذ زمن سیدی حسن رضا رحمہ اللہ علیہ کا کلام ایسے خوبصورت اور دھیمے لہجے میں پڑھا کہ لطف آیا۔

نگاہ لطف کے امیدوار ہم بھی ہیں
لئے ہوئے یہ دل بے قرار ہم بھی ہیں
ہمارے دست تمنا کی لاج بھی رکھنا
ترے فقیروں میں اے شہریار ہم بھی ہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تمہاری ایک نگاہ کرم میں سب کچھ ہے
پڑے ہوئے تو سر راہ گذار ہم بھی ہیں
جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں
ادھر بھی تو سَن اقدس کے دو قدم جلوے
تمہاری راہ میں مشت غبار ہم بھی ہیں
ہماری بگڑی بنی ان کے اختیار میں ہے
سپرد انہیں کے ہیں سب کاروبار ہم بھی ہیں
حسنؔ ! ہے جن کی سخاوت کی دھوم عالم میں
انہیں کے تم بھی ہو اک ریزہ خوار ہم بھی ہیں

الحمدللہ ہم مدینہ منورہ میں ہیں صبح کا سہانہ وقت ہے نعتیہ کلام بھی حسب حال تھا ہم سے تو کئی احباب کی انکھیں بھر آئیں۔ان کی نعت کے بعد پاکستان میں محافل نعت میں خرافات پر بات چل پڑی فقیر نے کہا کہ حسن اتفاق سے ہم مدینہ منورہ میں ہیں یہاں محافل نعت کی اصلاح کے لیے دعائی بھی کریں اور عملی جہاد کی بھی ضرورت ہے۔سوشل میڈیا کا دور ہے ہم دیکھ رہے ہیں کہ محافل نعت کا تقدس پائمال کیا جارہا ہے صاحبان بصیرت حضرات اس پر توجہ دیں فقیر نے عرض کیا آپ حضرات ماشاء اللہ اپنا حلقہ اثر رکھتے ہیں محافل نعت کی اصلاح وقت کی اشد ضرورت ہے۔☆نعت خوان حضرات جس کریم آقا الجپال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخ زیبا کی بات کرتے ہیں اپنا چہرہ بھی ان کی مبارک سنت سے سجائیں ۔☆نعت خوان فلمی گانوں کی طرز پر نعتیں پڑھنے سے گریز کریں۔☆محافل نعت کا دورانیہ کم کیا جائے۔☆محافل نعت کو شرعی حدود و قیود کے اندر رہتے ہوئے شائستگی کے ساتھ منعقد کیا جائے اور نعت خوانی کے آداب کو ملحوظ رکھا جائے۔خرافات سے اجتناب کیا جائے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اب تو بہت سارے نعت خوان ایسے بھی ہیں جو نعت تو پڑھتے ہیں مگر شریعت مطہرہ سے کوسوں دور ہیں پھر جہلاء کا لکھا ہوا کلام وہ بھی فلمی گانوں کی طرز پر ناچ کر پڑھتے ہیں۔ بعض مقامات پر تو بے پردہ عورتیں محافل کی زینت بنی ہوتی ہیں جو سراسر خلاف شرع ہے۔اب ظلم یہ کہ نعت ڈف پڑھی جاتی ہے اور باقاعدہ دھمال ڈالا جاتا ہے (لاحول ولاقوۃ الاباللہ) یہ سب کام صاحب نعت سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت مبارکہ کے خلاف ہیں۔۔یہ سب لوگ جہالت کی بنا پر نعت شریف کی عظمت سے غفلت کی بنا پر کرتے ہیں اور نہ ان لوگوں کا عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی تعلق ہوتا ہے۔۔کیونکہ عاشق تو محبوب کے گلی کوچے کے کتوں کا بھی احترام کرتا ہے اور یہ کیسے جاہل اور غافل لوگ ہیں جو اس محبوب خدا سیدالانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی شریعت مطہرہ کے خلاف ہیں یہ بازاری قسم کے لوگ نعت شریف کا تقدس پائمال کرنے والے ہیں جو علماء اہل سنت کی صحبت میں بیٹھنا تو درکنار کبھی مساجد کا منہ بھی نہیں دیکھتے اور ان جاہل لوگوں کی خرافات کی وجہ سے اغیار ہم پر طرح طرح کی باتیں کرتے یہاں مدینہ منورہ حرم نبوی شریف میں نجدی مطوعے ہماری ایسی محافل نعت کی مثالیں دیکر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کررہے ہیں۔جبکہ حقیقت یہ ہے کہ عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں یہ پیسے کے لالچی ہیں جو کہ دنیا جمع کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ محترم محمد صادق قادری (حجامہ والے) نے کہا کہ محافل نعت کی اصلاح کے لئے علماء ومشائخ کرام کو ساتھ ملا کر تحریک چلائی جائے۔

خبرداران جاہل اور غافل لوگوں کی خرافات کو بنیاد بنا کر محافل نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف باتیں بنانے والوں کو اور عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر انگلی اٹھانے والوں کو سوچنا چاہیے کہ کہاں عاشقان رسول کا مبارک عمل اور کہاں ان جاہل لوگوں کی خرافات۔۔۔ہاں ان خرافات کو مٹانا چاہیے نہ کہ محافل نعت کو بند کرانے کے لیے گمراہی پھیلائی جائے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کسی بندہ خدا نے ایک اپیل شائع کرائی اس کی تلخیص پیش خدمت ہے۔

نعت خواں ومقررین حضرات کے نام

نفس بدکار پر دل نے یہ قیامت توڑی۔۔۔عمل نیک کیا بھی تو چھپانے نہ دیا

موجودہ دور میں اہلسنت کی غریب عوام کے لئے محافل ذکر ونعت کا اہتمام کرنا بہ نسبت پہلے ادوار کے اب بہت مشکل ہو چکا ہے کیونکہ محفل کے لئے نعت خواں اور مقررین کو بھاری معاوضہ دے کر ہی بُلا یا جاسکتا ہے۔بعض شعلہ بیاں مقررین کی ڈیمانڈ شدہ رقم تو محفل سے چند روز پہلے حضرت کے اکاؤنٹ میں ڈلوانی پڑتی ہے تاکہ انہیں قلبی سکون میسر ہو اور وہ خوش دلی کے ساتھ غریب سُنیوں کی محفل میں خطاب کرسکیں۔نعت خوانی کے دوران نعت خوانوں اور مقررین پر کرنسی نوٹ لٹانے کا رواج بھی عام ہوگیا ہے

*تصویر کشی :اس قدر عام ہو چکی ہے کہ بعض نقیب،مقرر اور نعت خواں اپنا ذاتی کیمرہ مین ساتھ لے کر چلنا پسند کرتے ہیں۔لیکن علماء حق جب ان اعمال سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں تو انہیں جواز کے فتوے پیش کئے جاتے ہیں۔لیکن بدنصیبی کہ جواز کی آڑ میں نفسانی خواہشات کو کتنا عروج بخشا جارہا ہے اس کے نظارے آپ بہ آسانی سوشل میڈیا پر کرسکتے ہیں۔کوئی دورانِ نعت روتے ہوئے تصویر بنوا رہا ہے،تو کوئی وجدانی کیفیت میں تصویر بنوانے کی بھرپور کوشش کرتا ہوا نظر آتا ہے،حد تو یہاں تک ہوگئی ہے کہ احترامِ قبلہ بھی اب نہ رہا خانہ کعبہ،روضہ اقدس کو پیٹھ کر کے تصاویر لینا بھی اب عام ہوتا جارہا ہے حبکہ یہ سراسر بے ادبی ہے(نعوذباللہ)

اب ہم دیکھتے ہیں کہ جب تک کعبہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں مختلف اسٹائل میں 200 /100 تصاویر نہ بنالی جائیں تو شاید ان کے نزدیک حج وعمرے کی صحیح ادائیگی نہ ہوئی (معاذاللہ) یہاں تک کہ نماز پڑھتے وقت کی بھی تصویر کشی اب عام ہوتی جارہی ہے یعنی یہ ہے وہ دین کی خدمت جو فی الوقت سوشل میڈیا مفتی،پیر،صوفی،نعت خواں،مقررین اور محفل آرگنائزر حضرات حکمِ جواز کی بدولت سَرانجام دے رہے ہیں -(اللہ اکبر)

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی مدینہ منورہ (ماہنامہ"فیض عالم" بہاولپور کے مئی 2019ء شمارہ میں شائع ہوا)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اصلاحِ محافل نعت، وقت کی اہم ضرورت

(تحریر، نعمان قادر مصطفائی)

گزشتہ رات گلبرگ لاہور میں واقع ایک شادی ہال میں منعقدہ محفل نعت میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی، محفل نعت ایک متبرک، روح پرور، دلوں کو گداز بخشنے والی محفل ہوتی ہے سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدحت اور ثناء خوانی کا اہتمام کرنا ہر امتی کے لیے فخر و انبساط کا امر ہے اور اگر اس نام پر منعقد کی گئی محفل اپنا احترام، وقار اور سوز دروں ہی کھو بیٹھے تو کسی بھی صاحب ذوق وشوق کے لیے دل گدازی کی بجائے دل آزاری کا سامان پیدا ہونا عین فطری عمل ہے میں جسے سعادت سمجھا اور حاضری دی میرے لیے اس نے دل گرفتگی و دل شکستگی کو میرا نصیب بنا دیا میں سوچتا ہوں کہ گولڑہ کے تاجدار حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے کتنا درست فرمایا تھا۔

کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء

رومی کشمیر حضرت میاں محمد بخش نے کہا۔

کہ خاصاں دی گل عاماں اگے نہیں کرنی چاہیدی۔۔۔۔۔۔

کتنا درست کہا تھا ایسی محفل جہاں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ مطلوب تھا وہاں شوبز کے مجریائی اور فقیروں کے بھیس میں بہروپیئے براجمان ہوں تو طبعیت کا مکدر ہونا لازم ہے۔ مجھ پے بھی یہی گزری، یہ ڈبہ قسم کے پیر جملہ شرعی عیوب کے حاملین، وال چاکنگ اور اشتہاری عامل بن کر فقیروں کا بھیس ہم غالب کے مصداق غیر حقیقی حال اور کیف کا ڈرامہ رچا کر کب تک لوگوں کو بیوقوف بنا سکتے ہیں۔ ایسے لوگ جو محض نمود و نمائش اور دکانداری کے مشتاق ہیں وہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفل کے کارمختار ہونگے تو اہل درد کیلئے ایک امتحان کی گھڑی ہی ہوگی۔ پوری دنیا میں شرق تا غرب، شمال تا جنوب، فرش تا عرش، وما ارسلنك الا رحمة اللعالمین کی آفاقی صفت والے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پیغمبر انسانیت، رسولِ رحمت، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف وتوصیف کا سلسلہ عروج پر ہے بلکہ جہاں پر سلسلہ عروج کا اختتام ہوتا ہے وہاں سے کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و بلندی کا سفر شروع ہوتا ہے باادب، بانصیب ایک مشہور مقولہ ہے، جتنا زیادہ ادب واحترام کے تقاضوں کا خیال رکھا جائے گا اتنا ہی زیادہ ہماری جھولیوں میں فیوض و برکات آئیں گے محافل نعت میں جو بدعات در آئی ہیں ان کے خاتمے کے لیے ہر صاحب ایمان کو اپنے تئیں کوشش جاری رکھنی چاہیے کیونکہ یہ ایک ایسا سلسلہ ہے جس میں ذرا سی کوتاہی ہمیں دنیا اور آخرت کی دولت سے محروم کر سکتی ہے محافل نعت کے تقدس اور احترام کے حوالے چند چیزیں بہت ہی ضروری ہیں جن کا خیال رکھنا ایک امتی کے لیے ازبس لازم ہے۔ایک شعر ہمارے اکثر نعت خواں، کیا جاہل خطباء اور کیا کمرشل سٹیج سیکرٹری؟ بڑے دھن گرج کے ساتھ پڑھتے ہیں کہ

گر حبیب تو برا نہ مانے تو محبت کی اساس رکھ لوں
جسم زمانے کو بھیج دوں اور سایہ پاس رکھ لوں

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔میرے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اس طرح کے الفاظ اور مفہوم استعمال کرنا حرام ہے ایسے ہی آپ کے لیے ماہی، سوہنا، مکھڑا، ڈھول یا ایسے ہی دیگر عام الفاظ استعمال نہیں کیے جاسکتے۔میں کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کو عام دنیاوی محبت پر قیاس ہی نہ کیا جائے جب یہ بیماری ختم ہوگی تو علاج خود بخود ہو جائے گا۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ سنتا جانتا ہے۔۔۔اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر تک نہ ہو۔۔۔(الحجرات 1، 2 ترجمہ، کنزالایمان)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ایک ناقص اور ایسا کلام جو بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شایانِ شان نہیں میں زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتا اور نہ ہی باریک بینی میں۔ مثلاً چند مشہور نعتیں پڑھی جاتی ہیں۔

حلیمہ کلی نوں ویکھے کدی سرکارنوں ویکھے (ﷺ)
میں کچھ وی نئیں جے تیرے نال میری کوئی نسبت نئیں
آؤ آؤ بازار مصطفیٰ کو چلیں کھوٹے سکے یہیں پہ چلتے ہیں (ﷺ)
لبھ کے لیاواں کتھوں سوہنا تیرے نال دا
محفل نوں سجائے رکھنا اوہدے آن داویلا اے

وغیرہ ایسی اور بہت ساری ہیں جو بالکل ٹھیک نہیں آپ غور کریں کہ جس رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد سے ساری کائنات کو اعزاز و اکرام ملا۔ عزت اور وقار ملا۔ حضرت سیدہ بی بی حلیمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کو کلی یا کٹیا کہنا کیسے درست ہے اس کو ہمارا جاہل نعت خواں کلی اور کٹیا کہے جا رہا ہے جس کا مقام آپ کی آمد کے سبب عظیم ترین ہو گیا اور ایک اور بھی بیماری ہے جس کی طرف متوجہ کرانا چاہتا ہوں اب غور فرمائیں کہ سیدہ بی بی حلیمہ سعدیہ حضور علیہ السلام کی ماں ہیں اور لوگ انہیں دائی حلیمہ کہتے ہیں یہ بھی جسارت ہے کم از کم دائی کے بجائے مائی ہی کہہ دو تا کہ ادب ملحوظ رہے دوسرا مصرعہ یہ بھی محض اداکاری ہے۔ تیسرا مصرعہ کہ دربار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں کھوٹے سکے چلتے ہیں بالکل خلافِ حقیقت ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں کھوٹے کی نہیں کھرے کی قدر و قیمت ہے اور وہاں آنے والا کھوٹا رہ ہی نہیں سکتا۔ آپ اندر باہر سے اجالا دیتے ہیں چوتھا مصرعہ ہے دیکھئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیسا اللہ کریم نے ساری کائنات میں کوئی پیدا ہی نہیں کیا اور یہ دیکھو سوہنا تلاش کرتا پھرتا ہے جب کوئی ہے ہی نہیں، تو تلاش کرنا عبث ہے اسے تلاش کرنے کی ضرورت کیوں پڑی؟ اگلا مصرعہ دیکھیں کہ محفل نوں سجائے رکھنا اوہدے آن داویلا اے اس طرح کا تصور غلط ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وسلم ہر محفل میں آ رہے ہیں،، ہمیں ایسی خرافات سے محفوظ رہنا چاہیے ۔الحمدللہ پاکستان ہی میں نہیں پوری دنیا میں محافل میلاد ونعت کی صورت میں عظمت ورفعت مصطفیٰ ﷺ روز بروز بڑھ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس واضع اعلان ورفعنا لک ذکرک کا عملی مظاہرہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور اس عظیم الشان بشارت کہ بیشک (اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کی (ہر) بعد والی (ساعت) آپ کیلئے پہلی (ساعت) سے بہتر ہے (والضحیٰ،) کے بعد کسی صاحب ایمان کے ذہن میں کوئی شبہ نہیں رہ جاتا کہ سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وتوقیر اور منصب میں ہر آن اور لحظہ بہ لحظہ ترقی اور بلندی ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر پاک کو جملہ عالمین میں بالعموم اور اس آب وگل میں بالخصوص قریہ بہ قریہ،کو بہ کو بستی بہ بستی ،گھر بہ گھر،گام بہ گام ہر آنے والے لمحہ میں بلند تر کر رہا ہے اور آپ کے ذکر خیر سے اپنے دلوں کو منور کرنے والے ذاکرین کی تعداد ہر طلوع ہونے والے دن اور ہر چھا جانے والی رات کے ساتھ حیرت انگیز رفتار کے ساتھ بڑھتی ہی چلی جا رہی ہے کہ یہی منشائے پروردگار ہے ۔اللہ کے پیارے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد پاک کی پاکیزہ، مصفی اور مقدس محفلیں سجانا اور اپنے آقا ومولی کے حضور درود وسلام کے نذرانے پیش کرنا صحابہ کرام،تابعین ،تبع تابعین ،سلف صالحین ،آئمہ دین ،محدثین ،مفسرین اور اولیائے کاملین کا پسندیدہ اور محبوب ترین عمل رہا ہے گذشتہ ساڑھے چودہ صدیوں سے حلقہ بگوشان اسلام دنیا بھر میں نسل درنسل انتہائی ذوق وشوق کے ساتھ اس روشن راہ پر چلتے ہوئے اپنے رب کی رضا کی منزل پانے کی سعی مسعود کرتے چلے آ رہے ہیں وطن عزیز میں بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام سال بھر مقصود کائنات ،جان کائنات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح سرائی کی محافل منعقد کرنے میں سرشار نظر آتے ہیں بالخصوص ماہ مقدس ربیع الاول شریف کا چاند طلوع ہوتے ہی مساجد، پبلک ہالز اور گراؤنڈز ہی نہیں گھر گھر،گلی گلی،قریہ قریہ بستی بستی ،کوچہ کوچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد پاک اور ثنا خوانی کی محفلیں سجنے لگتی ہیں بلکہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اب تو وہ لوگ بھی جو کبھی محافل کو بدعت وشرک تصور کرتے تھے مسلمان عوام سے رشتہ قائم رکھنے اور اپنی گرتی ہوئی سیاسی ساکھ کو بچانے کیلئے اپنے ہاں بھی اس قسم کی محافل منعقد کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں اور یہ خوش آئند بات ہے ہمیں میلاد النبی بھی منانا چاہیے اور سیرت النبی بھی اپنانی چاہیے ہم میلاد النبی تو شوق سے مناتے ہیں مگر سیرت النبی کو اپناتے ہوئے ذرا مشکل درپیش آتی ہے حالانکہ سیرت النبی ہی وہ اکسیر اور نسخہ کیمیاء ہے جس میں ساری روحانی اور جسمانی بیماریوں کا علاج ہے۔محافل میلاد ونعت کے تقدس ،پاکیزگی اور احترام کا تقاضہ ہے کہ ان پاکیزہ محافل کے منتظمین اور شرکاء ادب واحترام کی حدود وقیود کا پورا اہتمام رکھیں اور دربار مصطفی کے آداب کے منافی بھول کر بھی کوئی ایسی حرکت نہ کریں کہ جس سے رب ذوالجلال ہمیں اپنی گرفت میں لے لے کیونکہ یہ اسی پاکیزہ ہستی کی بارگاہ ہے جہاں پر ملائکہ کے سردار حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی ادب واحترام کے تمام تقاضے ملحوظ خاطر رکھ کر حاضری کی سعادت حاصل کرتے تھے اور آج کل ہمارے نعت خواں حضرات ادب واحترام کا خیال نہیں رکھتے اور اچھل اچھل کر گانوں کو طرز پر نعت خوانی کر رہے ہوتے ہیں۔بلکہ بعض نعت خواں حضرات تو موبائل سٹوڈیو ہی ساتھ لئے پھرتے ہیں اور عجیب وغریب آوازیں نکال کر نعت خوانی کرتے ہوئے پائے جاتے ہیں۔نعت خوانوں کے بھڑکیلے اور شوخ لباس ہی اس بات کی نفی کر رہے ہوتے ہیں کہ وہ ثناخواں ہیں؟ راقم کے خیال کے مطابق ایسے انداز سے نعت خوانی کرنا محفل نعت کے تقدس کو پامال کرنے کے مترادف ہوتا ہے اور محفل میں پاکیزگی اور طہارت کی وہ روح باقی نہیں رہتی جس کے حصول کے لئے غلامان مصطفی دور دراز کا سفر طے کر کے آئے ہوتے ہیں بعض اچھے بھلے معروف نعت خواں حضرات کو دیکھا گیا ہے کہ وہ خود بھی عجیب وغریب انداز سے اچھل رہے ہوتے ہیں اور سامعین کو بھی زبردستی ہاتھ اوپر اٹھانے اور لہرانے کو کہہ رہے ہوتے ہیں حالانکہ محفل نعت کے تقدس کا تقاضا یہ ہے کہ خاموشی اور ادب واحترام کیساتھ تشریف فرما ہوں۔بعض نعت گو حضرات نے بھی حد

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کر دی ہے جس کو دو حرف لکھنے اور پڑھنے آ جاتے ہیں وہ قلم اور کاغذ اٹھاتا ہے اور سیدھا بارگاہ نبوی میں پہنچ جاتا ہے حالانکہ شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ جیسا فصیح و بلیغ انسان بھی جب نعت لکھنے بیٹھتا ہے تو فصاحت و بلاغت اور حکمت دانش کی فراوانی کے باوجود بھی ایک مقام ایسا آتا ہے کہ آپ عاجزی کا اظہار کرتے ہیں اور پھر جہاں عاجزی وانکساری کی فراوانی ہو پھر وہاں رحمت عالم ،رہبر انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہنمائی فرماتے ہوئے دیکھائی دیتے ہیں اور فرماتے ہیں سعدی کہو صلو اعلیہ والہ آپ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے پاکیزہ الفاظ آج آفاقی شہرت اختیار کر گئے ہیں حالانکہ نعت گوئی کے میدان میں ادب اور حکمت و دانش کے سانچے میں ڈھلے ہوئے بڑے معروف نعت گو حضرات کا کلام دستیاب ہے ۔جن میں ،علامہ اقبال،نظر زیدی،اعلی حضرت امام حمد رضا بریلوی،حسن رضا خان ،شیخ سعدی،بیدم وارثی،حضرت رومی ،حضرت جامی ،امام بوصیری وغیرہ شامل ہیں مگر ہم نے کبھی ضرورت ہی محسوس نہیں کی کہ ان کے کلام کو پڑھا جائے پڑھنا تو درکنار ہم تو چھونا بھی گناہ سمجھتے ہیں فکری مرشد سید خورشید احمد گیلانی رحمتہ اللہ علیہ نعت کے حوالے سے فرماتے ہیں نعت دراصل مومن کا وظیفہ حیات،ادیب کا سرمایہ فن،دانشور کی آبروئے فکر،اہل دل کا سامان شوق،شب زندہ دار کی آخری بانگِ بلال،پروانے کا سوز،بلبل کا ساز قلب کا گداز،آئینہ روح کی تاب،آبشار محبت کا ترنم،قلزم عشق کی موج ،منزل سعادت کا چراغ،کتاب زیست کا عنوان،حیات عشق کی گرمی،سینہ کائنات کا راز ،دیدہ نمناک کا موتی،خاک حجاز کی مہک،فضائے طیبہ کی نکہت،ازل کی صبح،ابد کی شام اور شاعر کے رتجگوں کا حاصل ہے ۔نعت سے غنچہ روح کھلتا،چشمہ جاں ابلتا،گلشن ایماں مہکتا،بحر شوق امڈتا،افق فکر چمکتا،سینہ ذوق مچلتا،قلب کون ومکاں دھڑکتا،حسن زندگی نکھرتا اور قد شعر و فن ابھرتا ہے ۔(ملخصاً)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہیں اس راہ کے راہزن کئی

اہل سنت و جماعت کا سرمایہ ضائع ہونے کے چند سوراخ ..

جتنے رستوں سے اہلسنت کے سرمایہ پر ڈاکہ ڈالا گیا شاید کسی بھی مذہب، مسلک، جماعت، فرقہ، گروہ، کے ساتھ ایسا ہوا ہو؟ ...

اس داستان کو بیان کرنے سے پہلے یہ اعتراف کرنا از حد ضروری ہوگا کہ اس سارے غلط نظام کو راہ اہل سنت کے بعض علماء نے دی، جانے یا انجانے میں۔۔۔۔۔

اس وقت صرف چند بازاری نعت خوانوں کی مخالفت نہ کیجئے اس سے کچھ درست ہونے والا نہیں بلکہ نظام پر نظر ثانی کیجئے۔

صاحبان علم جانتے ہیں شہد سالہا سال خراب نہیں ہوتا مگر ایلوا (مصبر) ایک پودا ہے جو شہد کو بہت جلد خراب کر دیتا ہے۔

اسی طرح مسلکِ حق اہلسنت و جماعت شہد کی طرح میٹھا اور پاکیزہ مسلک تھا، ہے، اور رہے گا، مگر .....

اسے ایلوا (مصبر) سے بچانا ہوگا اور وہ ہے کیا؟

1) اولیاء اللہ کے مزارات پر آئے ہوئے مسافر، قرآن پڑھنے والے، فیض کے متلاشی، مجاوروں، وغیرہ کو کھانا کھلانا تو ٹھیک تھا اور ہے۔ .....

مگر کیا یہ ضروری تھا؟ کہ کیش کے ساتھ اللہ کے ولی کے ساتھ سودا کیا جاتا ہے، نقدی دی جاتی ہے، جو چند مخصوص جیبوں میں چلی جاتی ہے ....

2) اعلیٰ حضرت کا ایک چادر والے فتویٰ کو چھوڑ کر ہر روز درجنوں چادریں چڑھانے کا رواج۔۔۔

3) مروجہ محافل نعت 80/80 عمرہ کے ٹکٹوں کے ساتھ، ایسی ایک محفل کا خرچ محتاط اندازے کے مطابق تقریباً پندرہ لاکھ ہے، اس رقم سے کسی بھی دینی ادارے کے 750 طالبعلموں کا ایک مہینے کا خرچہ پورا ہو سکتا ہے، مگر شاید نمائش نہیں ہوتی ...

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

4) گیارہویں شریف جس کے بارے میں مستند علماء کرام کہہ چکے ہیں، کہ اس رقم سے دینی ومذہبی لٹریچر کی نشر واشاعت، دینی علوم کی ترویج، مدارس کے طلباء کی خدمت ومدد کرنی چاہیے ... مگر "لنگر" ضروری ہے نجانے کیوں؟

5) ہمارے بعض روحانی سلاسل (چشتی وغیرہ) قوالی کے جواز کے قائل ہیں جس کی وجہ سے اہل سنت کا سرمایہ لوٹا گیا، قوالوں نے بھی خوب لوٹا ہے ....

اور قوالی کو بھی اہلسنت کے معمولات بنا دیا گیا ہے ....

یاد رکھئے !اس میں ہم (بعض علماء) بھی ملوث ہیں۔اولیاء اللہ کے مزارات پر چندہ دینے کی ترغیب، مزارات اولیاء پر چادریں چڑھانے کی دلیلیں، مروجہ محافل نعت میں علماء کی شرکت اور تعریفیں، کسی بھی مہینے گیارہویں کا ترک نہ ہونا جاہل سے جاہل پیر کی تعریف میں بعض علماء نے قلابے ملا دیئے، نعت خوانوں کو سٹیج پر علماء خود لے کے آئے، پھر انہی علماء کی موجودگی میں دف کے ساتھ سلسلہ آگے بڑھا، ہماری ہی مساجد ومحافل میں ذکر اللہ کی شکل بگاڑ کر میوزک کا کام لیا گیا.....اب دبے دبے لفظوں میں مذمت کا وقت گزر گیا علماء کو جاگنا ہوگا اور ڈنکے کی چوٹ پہ، نعت خوانی کی اس شکل کی ہی نہیں بلکہ جتنے معاملات میں ہم نے مسلک حق اہلسنت و جماعت کی شکلیں بگاڑی ہیں ان سب کو درست کرنا ہوگا... اہلسنت و جماعت میں ہی درست سمت میں دو شخصیات نے نمایاں کردار ادا کیا ہے... پیرزادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی صاحب نے، جن کے درس قرآن میں صرف ایک تلاوت اور ایک نعت ہوتی ہے اور چالیس پینتالیس منٹ بیان ....

اور امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی صاحب، جنہوں نے قوم کو بہترین دینی تعلیمی ادارے مہیا کیے ہیں.

الحمدللہ !بندہ ناچیز پچھلے دس بارہ سال سے شرعی واخلاقی طور پر مشکوک لوگوں کو نعت خوانی کے لئے دعوت نہیں دیتا اور نہ آئندہ کبھی دونگا، اور الحمد للہ گیارہویں کے "لنگر" سے اسلامی لٹریچر کا آغاز کر دیا ہے آپ بھی کوشش کیجئے...

(تحریر: محمد یعقوب نقشبندی اٹلی)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مسجد نبوی شریف کے قالین تبدیل کئے گئے مگر؟

آج ۱۹ر شعبان المعظم ۱۴۴۰ھ 24-4-2019 شب بدھ ہمارے گروپ محفل مدینہ منورہ کے اہم ممبر محترم محمد اشفاق قادری (اوکاڑوی) نے مدینہ پاک (بلدیہ احد) میں خوبصورت وسیع گھر لیا گذشتہ دنوں ان کے والدین اور ساری فیملی مدینہ منورہ آئی شکرانے کے طور انہوں نے محفل شریف کا اہتمام کیا ہم سارے ساتھی 10-30 بجے ان کے گھر پہنچے فقیر نے تلاوت کلام الٰہی سے محفل کا آغاز کیا پاکستان کے معروف ثناء خوان محمد شہ رخ قادری (کراچی) نے کلام اعلیٰ حضرت بڑے باذوق اور وجد آفرین لہجہ سے پڑھا۔ سری لنکا کے حافظ محمد احسان اقبال قادری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مختار کل ہونے کے حوالہ سے بہت ہی مدلل و محقق گفتگو فرمائی جو وقت کا تقاضہ تھا ۔بعد ازاں احباب نے فقیر کو بھی کچھ بیان کرنے کا کہا تو فقیر نے فضائل مدینہ منورہ پر مختصر گفتگو کی۔ آخر میں درود وسلام کے بعد مدنی صفرہ بچھا کر جنتی کھانا لگایا گیا ماشاء اللہ بکرا کا گوشت بہت ہی لذیذ بنایا گیا ویسے مدینہ منورہ کے لنگر کی تو لذت ہی نرالی ہے۔

لنگر کھانے کے بعد فیصلہ ہوا کہ حضرت سید الشہداء امیر طیبہ کی بارگاہ میں پیدل حاضری دی جائے ہمارا قافلہ جانب منزل (احد شریف) روانہ ہوا۔ مدینہ طیبہ کی خوشگوار ہوائیں رشک جنت ہیں اس مبارک شہر کی پرنور گلیاں رشک فردوس بریں ہیں محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محبوب شہر عالمین میں اپنی نرالی شان رکھتا ہے۔ اسے سید البلاد اور عروس البلاد کا اعزاز حاصل ہے۔ ہم جب طیبہ کی خوشبو دار گلیوں میں گھوم رہے تھے تو اک عجیب کیفیت تھی پیارا سماں تھا پھر کیا تھا کہ

یہ روشنی سی کیا ہے خوشبو کہاں سے آئی

یقیناً ہم چلتے چلتے امیر طیبہ باب الدعا کاشف الکربات سید الشہداء کے دربار پر انوار پر آن پہنچے قدمین شریفین کی طرف سے سلام عاجزانہ عرض کیا اور فاتحہ وقل شریف و دیگر کلمات

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حسنات پیش کئے ۔محترم محمد عمران منہاس گاڑی لا ئے ہم حرم نبوی شریف کے لیے روانہ ہو گئے گیٹ نمبر 39 سے ہم حرم نبوی شریف داخل ہوئے ارادہ تھا کہ قدیم حرم (ترکی حصہ) میں وتر ونوافل ادا کریں گے مگر باب السلام پر پہنچے تو شرطوں نے باب صدیق و باب الرحمہ بند کیا ہوا ہے پتہ چلا کہ حرم شریف میں قالین تبدیل ہو رہے ہیں مواجہہ اقدس کی طرف جاتے ہوئے ہم نے دیکھا کہ سرخ رنگ کے قالین اٹھائے جارہے ہیں اور سبز رنگ کے نئے قالین بچھانے کا عمل جاری ہے ۔حالانکہ اس سے پہلے صرف ریاض الجنہ میں سبز قالین ہوا کرتے تھے مگر اب ترکی حصہ میں مکمل سبز قالین بچھا دیئے گئے ۔ویسے سبز قالین اگر ریاض الجنۃ تک محدود ہوتے باقی حصوں میں سرخ رنگ بہتر تھا کیونکہ مسجد نبوی شریف کی زیارت کی کتب میں ریاض الجنۃ کے حوالہ بے شمار سفر نگار حضرات نے مسجد نبوی شریف میں ریاض الجنۃ کی پہچان سبز قالین لکھا ہے ۔آج بدھ کے دن فقیر جب نماز ظہر کے لیے حرم نبوی شریف حاضر ہوا تو آنے والے زائرین اک عجیب کش مکش میں تھے کیونکہ انہیں بتایا جاتا ہے اور کتب و رسائل میں پڑھ چکے ہیں کہ ریاض الجنۃ کی نشانی یہ ہے اس حصہ میں سبز قالین ہیں باقی حصوں میں سرخ رنگ کے قالین ہیں بہرحال اس میں انتظامیہ نے کیا پالیسی بنائی ہے واللہ اعلم مگر چند خبریں پڑھنے کو جو نذر قارئین ہیں۔

مسجد نبوی کی قالین تبدیل ہوئے

مسجد نبوی شریف کی انتظامیہ نے روضہ مبارکہ میں نئے قالین بچھوا دیئے ۔مسجد نبوی شریف کے دیگر حصوں میں بھی قالین تبدیل کر دیئے گئے ۔انتظامیہ کے عہدیدار بندر الحسینی نے یہ اطلاع دیتے ہوئے واضح کیا کہ روضہ مبارکہ میں بچھائے جانے والے قالین کا رنگ دیگر حصوں میں بچھائے جانے والے قالینوں سے منفرد رکھا جاتا ہے۔ قالین کی تبدیلی نئے عمرہ موسم کے پیش نظر کی گئی ہے۔ 50 نئے قالین بچھائے گئے ہیں۔(یہ پرانی خبر ہے)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حرمین شریفین انتظامیہ نے مسجد نبوی شریف کے پرانے حصے میں نئے قالین بچھا دیئے ہیں۔ مسجد نبوی شریف میں قالینوں کے شعبہ کے ذمہ دار بندر الحسینی نے کہا ہے کہ مسجد نبوی شریف کے پرانے حصے میں 400 نئے قالین بچھائے گئے ہیں۔ یہ رمضان المبارک کے استقبال کی تیاریوں کا حصہ ہے۔ حرمین شریفین انتظامیہ کی کوشش ہے کہ مسجد نبوی شریف کے زائرین کو بہترین سہولتیں فراہم کی جائیں۔ اس سلسلے میں قالینوں کی تبدیلی کا کام کیا گیا ہے۔ حرمین شریفین انتظامیہ نے رمضان المبارک کے استقبال کیلئے جامع منصوبہ تیار کر رکھا ہے۔

ایک اور خبر بھی پڑھ لیں

مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے امور کی جنرل پریذیڈنسی نے روضہ رسول ﷺ اور شیخین رضی اللہ عنہما کی قبور پر سلام کے لئے جانے والے راستے کو تیار کرنے کا کام مکمل کر لیا ہے۔

مدینہ منورہ میں ان اہم گزرگاہ کے قالین کو سبز رنگ کے انتہائی قیمتی قالین سے تبدیل کر دیا گیا ہے۔ مسجد نبوی میں شعبہ قالین کے سربراہ بندر الحسینی کے مطابق سرخ رنگ کے پرانے قالین کو اب سبز رنگ کے قالین سے بدل دیا گیا ہے۔ باب السلام سے لے کر باب البقیع تک ان کی مجموعی تعداد 250 ہے۔ اس اقدام کا مقصد مسجد نبوی کی زیارت کرنے والے ہر شخص کو عبادات اور روضے پر سلام پیش کرنے کے دوران پرسکون ماحول اور ہر ممکن سہولت اور آرام پیش کرنا ہے۔

☆ مسجد الحرام اور مسجد نبوی کی جنرل پریذیڈنسی کے سربراہ شیخ عبدالرحمن السدیس نے مسجد نبوی کیلئے 20700 نئے قالین کے سودے پر دستخط کر دیئے۔ ہر قالین میں ڈیجیٹل کوڈ سم لگی ہوئی ہے اس میں اس کی تیاری کی تاریخ، استعمال کے طریقے کب اور کتنی بار اس کی صفائی کی جائیگی اور کب قالین زائد المیعاد ہو جائیگا۔ تمام تفصیلات درج ہیں۔ نئے قالینوں کی پہلی کھیپ رمضان المبارک 1440ھ میں بچھائی جائے گی۔

(مدینے کا بھکاری محمد فیاض احمد اویسی مدینہ منورہ)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مسجد نبوی تاریخی لائبریری،

ڈیڑھ لاکھ کتب، سالانہ پانچ لاکھ زائرین

لائبریری ہاتھ سے لکھے اور مطبوعہ 600 قرآنی نسخوں سے مزین۔

میرے بہت ہی پیارے دوست حضرت علامہ صاجزادہ محمد کرم اللہ الہی دلبر سائیں مدنی (ماتلی سندھ) اکثر مدینہ منورہ میں ملتے ہیں۔ مگر عموماً جب بھی انہیں فون کرتا ہوں تو کہتے ہیں کہ لائبریری میں ہوں۔ فقیر بھی کئی بار لائبریری میں حاضر ہوا ماشاء اللہ بہت بڑی لائبریری ہے۔ اس کا تعارف فقیر کو عربیہ ویب سائیٹ سے ملا جو نذر قارئین ہے۔

مدینہ منورہ میں ویسے تو کئی بڑی لائبریریاں ہیں جہاں ہزاروں کتب علم کے متلاشیوں کی آمد کی منتظر رہتی ہیں مگر مسجد نبوی سے متصل لائبریری کی اپنی ہی شان ہے۔ روضہ رسول ﷺ کے پہلو میں قائم اس لائبریری میں سالانہ پانچ لاکھ زائرین اور طلباء مطالعے کا شوق لیے مسجد نبوی کی لائبریری میں آتے ہیں۔ مسجد نبوی میں قائم لائبریری کا وزٹ کرنے والوں میں مقامی اور غیر ملکی زائرین سبھی شامل ہوتے ہیں۔

مسجد نبوی سے متصل مکتبہ کے لائبریرین بدر بن رزیق العوفی کا کہنا ہے کہ اس لائبریری کا سارا انتظام وانصرام حرمین شریفین کے نگراں ادارے کے پاس ہے۔ لائبریری سعودی عرب کی پرانی لائبریریوں میں شامل ہے جس میں 580 ھجری کے دور کی کتب اور قرآن پاک کے قدیم نسخے موجود ہیں۔

اس لائبریری کا باقاعدہ قیام ملک عبدالعزیز آل سعود کے دور میں 1352ھ میں ہوا اور اس کا افتتاح اس وقت کے ڈائریکٹر اوقاف عبید مدنی نے کیا تھا۔ احمد بن یاسی الخیاری لائبریری کے پہلے ڈائریکٹر مقرر ہوئے۔ پہلے یہ لائبریری مسجد نبوی کی بالائی منزل کے باب عمر بن خطاب کے شمال مغرب کی سمت رکھی گئی تھی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جب لائبریری میں کتب کی تعداد بڑھ گئی تو مسجد کی شمال مغربی سمت میں لائبریری کے لیے ایک نیا ہال مختص کیا گیا۔ 1428ھ کو یہ لائبری مسجد نبوی کی دوسری توسیع کے بعد باب العقیق (باب 11) کے سامنے منتقل کر دی گئی۔لائبریری تک براہ راست رسائی کے لیے برقی زینوں کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔اس کے لیے برقی سیڑھی نمبر 10 مختص ہے۔
العوفی نے بتایا کہ لائبریری قریبا744 مربع میٹر پر پھیلی ہے اور اس میں سالانہ نصف ملین افراد وزٹ کرتے ہیں۔ایک گھنٹے میں اوسطا تین سو افراد لائبریری میں موجود ہوتے ہیں۔تعطیلات کے ایام کے علاوہ لائبریری صبح آٹھ سے رات دس بجے تک مسلسل 14 گھنٹے کھلی رہتی ہے۔زائرین کو موسم کے اعتبار سے گرم اور سرد ماحول کی سہولیات بہم پہنچائی جاتی ہیں۔زمزم، تولیے، کرسیاں، لیپ ٹاپ اور جدید ٹیکنالوجی کی سہولیات بھی لائبریری کا حصہ ہیں۔لائبریری میں کتب کے لیے 466 الماریاں ہیں جن میں 1 لاکھ 60 ہزار کتب موجود ہیں۔لائبریری میں تین مختلف رنگوں کی وردیوں میں 38 ملازمین کام کرتے ہیں۔لائبریری میں قریبا 21 زبانوں کی کتب موجود ہیں۔ان میں اردو، انگریزی، فرانسیسی، ترکش، فارسی اور جرمن زبانی خاص طور پر شامل ہیں۔معذور افراد کے لے بریل قرآن پاک کے نسخے موجود ہیں۔مجموعی طور پر لائبریری میں ہاتھ سے لکھے اور مطبوعہ قرآنی نسخوں کی تعداد چھ سے زیادہ ہے۔

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی مدینہ منورہ

نکاح پڑھایا

شب جمعہ بعد مغرب گنبد خضریٰ شریف کے سامنے کشمیر کے محترم وقاص احمد بن خضر حیات عباسی کا نکاح اکاشہ کنول بنت عابد حسین عباسی کے ہمراہ پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی خطبہ نکاح کے بعد کھجور تقسیم ہوئیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

محفل استقبال رمضان

حضرت سید محمد حسن شاہ المدنی کے گھر استقبال رمضان کے سلسلہ میں محفل ہوئی قاری سیف اللہ قادری لاہور کی تلاوت ہوئی فقیر نے حاضرین کو مدینہ منورہ کے آداب پر گفتگو کی اور رمضان المبارک کے فضائل کی چند احادیث سنائیں۔

مدینہ منورہ میں بارش ہوئی

۲۱ شعبان المعظم 26 اپریل 2019ء 13 بیساکھ 2076 جمعۃ المبارک بعد نماز عصر فقیر چیوترہ اصحاب الصفہ کے قریب وظائف (تلاوت سورۃ یٰسین، سورہ الکہف، حزب البحر، درود مستغاث شریف، دلائل الخرات شریف) پڑھنے کی سعادت میں تھا کہ بادل نے گرج چمک کے ساتھ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری پیش کی پھر کیا تھا کہ جل تھل کے ساتھ بارش ہوئی آسمان سے آنے والہ ہر قطرہ گنبد خضریٰ شریف کو بوسہ دینے کے لیے دروڈ رہا تھا مگر نصیب والے قطرے روضہ اقدس کو بوسے دینے کامیاب ہو رہے تھے باقی قطرات مدینہ منورہ کی زمین کو بوسہ دیکر ہر طرف بکھر رہے تھے صحن حرم میں ہر طرف پانی ہی پانی تھا اندرون مسجد نبوی شریف اہلکاروں نے اگلی چھتریوں کے صحن سے قالین ہٹالیں عشاق خوب مزے سے بارش میں نہا کر مچل رہے تھے مغرب سے قبل تک خوب بارش رہی فقیر کے سامنے حجرہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہے۔ دل کی جانب سامنے باب الرحمہ ہے حسن اتفاق جمعۃ المبارک کا دن ہے۔ مسجد نبوی شریف میں تقریباً جگہ بھی وہی ہے جب صدیوں قبل ایک صحابی نے مدینہ منورہ میں قحط سالی کا ذکر کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مدد طلب کی اس تفصیلات احادیث مبارکہ میں ہے فقیر اپنے کمرے میں آیا اور اس ایمان افروز احادیث کو تلاش کر کے قارئین کرام کی نذر کر رہا آپ عالم تصور میں مدینہ منورہ حاضر ہو کر ان احادیث مبارکہ کو پڑھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اس واقعہ کے روای حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں مختلف الفاظ کے ساتھ حدیث مبارکہ کو بے شمار محدثین کرام روایت کیا ہے۔

قَالَ :أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ قَحْطٌ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآلِهٖ وسلم فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكَتِ الْكُرَاعُ هَلَكَتِ الشَّاءُ فَادْعُ اللهِ يَسْقِيْنَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ أَنَسٌ وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيحٌ أَنْشَأَتْ سَحَابًا ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوْضُ الْمَاءَ حَتّٰى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى فَقَامَ إِلَيْهِ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ فَادْعُ اللهِ يَحْبِسْهُ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيْلٌ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب المناقب، باب :علامات النبوة فی ال إسلام، 3/ 1313، الرقم 3389، ومسلم فی الصحیح، کتاب الاستسقاء، باب الدعاء فی الاستسقاء، 2/ 614، الرقم۔ 897، وأبو داود فی السنن، کتاب۔ صلاۃ الاستسقاء، باب۔ رفع الیدین فی الاستسقاء، 1/ 304، الرقم 1174، والبخاری فی الأدب المفرد، 1/ 214، الرقم۔ 612، والطبرانی فی المعجم الأوسط، 3/ 95، الرقم۔ 2601، وفی الدعاء، 1/ .597596، الرقم۔ 2179، وابن عبد البر فی الاستذکار، 2/ 434، والحسینی فی البیان والتعریف، 2/ 26، الرقم۔ 957

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (ظاہری) زمانہ مبارک میں ایک دفعہ اہل مدینہ (شدید) قحط سے دوچار ہو گئے۔ ایک مرتبہ آپ خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا :یارسول اللہ!

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

گھوڑے ہلاک ہو گئے، بکریاں مر گئیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہمیں پانی مرحمت فرمائے۔ آپ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت آسمان شیشے کی طرح صاف تھا تو اچانک ہوا چلنے لگی، بادل جمع ہو گئے اور آسمان نے ایسا اپنا منہ کھولا کہ ہم برستی ہوئی بارش میں اپنے گھروں کو گئے اور متواتر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر (آئندہ جمعہ) وہی شخص یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا یارسول اللہ! گھر تباہ ہو رہے ہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اب اس (بارش) کو روک لے۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اس شخص کی بات سن کر) مسکرا پڑے اور (اپنے سرِ اقدس کے اوپر بارش کی طرف انگلی مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا ہمیں چھوڑ کر ہمارے گرداگرد برسو۔ تو ہم نے دیکھا کہ اسی وقت بادل مدینہ منورہ کے اوپر سے ہٹ کر یوں چاروں طرف چھٹ گئے گویا وہ تاج ہیں (یعنی تاج کی طرح دائرہ کی شکل میں پھیل گئے)۔

اس حدیث کو امام بخاری، مسلم اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَخْطُبُ بِالْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: قَحَطَ الْمَطَرُ، فَاسْتَسْقِ رَبَّكَ. فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ وَمَا نَرَى مِنْ سَحَابٍ، فَاسْتَسْقَى، فَنَشَأَ السَّحَابُ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ، ثُمَّ مُطِرُوْا حَتّٰى سَالَتْ مَثَاعِبُ الْمَدِيْنَةِ، فَمَازَالَتْ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا تُقْلِعُ، ثُمَّ قَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ وَالنَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم يَخْطُبُ، فَقَالَ: غَرِقْنَا، فَادْعُ رَبَّكَ يَحْبِسْهَا عَنَّا، فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا. مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّعُ عَنِ الْمَدِيْنَةِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، يُمْطَرُ مَا حَوَالَيْنَا وَلَا يُمْطِرُ مِنْهَا شَيْءٌ. يُرِيْهِمُ اللهُ كَرَامَةَ نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَإِجَابَةَ دَعْوَتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(أخرجہ البخاری فی الصحیح، کتاب :الأدب، باب التبسم والضحک، 5/2261، الرقم 5742 :، وفی کتاب الدعوات، باب :الدعاء غیر مستقبل القبلۃ، 5/2335، الرقم 5982، وفی کتاب :الجمعۃ، باب :الاستسقاء فی الخطبۃ یوم الجمعۃ، 1/315، الرقم 891، وفی کتاب :الاستسقاء، باب الاستسقاء فی المسجد الجامع، 1/343، الرقم 967، وفی باب الاستسقاء فی خطبۃ مستقبل القبلۃ، 1/344، الرقم 968، وفی باب إذا استشفع المشرکون بالمسلمین عند القحط، 1/346، الرقم 974، وفی باب من تمطر فی المطر حتی یتحادر علی لحیتہ، 1/349، الرقم 986، ومسلم فی الصحیح، کتاب الاستسقاء، باب الدعاء فی الاستسقاء، 2/.614612، الرقم 897، والنسائی فی السنن، کتاب الاستسقاء، باب کیف یرفع، 3/.166159، الرقم 1515 :، 1517، .15281527، وابن ماجہ فی السنن، کتاب :إقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا، باب ما جاء فی الدعاء فی الاستسقاء، 1/404، الرقم 1269، والنسائی فی السنن الکبری، 1/558، الرقم 1818، وابن الجارود فی المنتقی، 1/75، الرقم 256 :، وابن خزیمۃ فی الصحیح، 2/338، الرقم 1423، وابن حبان فی الصحیح، 3/272، الرقم 992، وعبد الرزاق فی المصنف، 3/92، الرقم 4911 :، وأحمد بن حنبل فی المسند، 3/104، الرقم 12038، والبیہقی فی السنن الکبری، 3/221، الرقم 5630، وابن أبی شیبۃ فی المصنف، 6/28، الرقم 29225 :، والطحاوی فی شرح معانی الآثار، 1/321، والطبرانی فی المعجم الأوسط، 1/187، الرقم 592، وفی المعجم الکبیر، 10/285، الرقم 10673 :، وأبو یعلی فی المسند، 6/82، الرقم .3334)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ مدینہ منورہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے اس نے عرض کیا :(یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بارش نہ ہونے کے باعث قحط پڑ گیا ہے لہٰذا اپنے رب سے بارش مانگئے، تو آپ نے آسمان کی طرف نگاہ بلند فرمائی اور ہمیں کوئی بادل نظر نہیں آ رہا تھا۔ آپ نے بارش مانگی تو فوراً بادلوں کے ٹکڑے آ آ کر آپس میں ملنے لگے پھر بارش ہونے لگی یہاں تک کہ مدینہ منورہ کی گلیاں بہہ نکلیں اور بارش متواتر اگلے جمعہ تک ہوتی رہی پھر وہی یا کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا جبکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ ارشاد فرما

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رہے تھے :(یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) ہم تو غرق ہونے لگے لہٰذا اپنے رب سے دعا کیجئے کہ اس بارش کو ہم سے روک دے۔ آپ مسکرا پڑے اور دعا کی :اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا اور ہمارے اوپر نہ برسا ایسا دو یا تین دفعہ فرمایا۔ سو بادل چھٹنے لگے اور مدینہ منورہ کی دائیں بائیں جانب جانے لگے چنانچہ ہمارے اردگرد (کھیتوں اور فصلوں پر) بارش ہونے لگی ہمارے اوپر بند ہوگئی۔ یونہی اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی برکت اور ان کی قبولیتِ دعا دکھاتا ہے۔(یہ حدیث متفق علیہ ہے)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فَبَيْنَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم يَخْطُبُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ :يَارَسُوْلَ اللهِ، هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا وَضَعَهَا حَتّٰى ثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتّٰى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَبَعْدَ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيْهِ حَتّٰى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى وَقَامَ ذٰلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ قَالَ :غَيْرُهُ فَقَالَ :يَارَسُوْلَ اللهِ، تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ :اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيْرُ بِيَدِهِ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِي قَنَاةُ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب :الجمعة، باب الاستسقاء في الخطبة يوم الجمعة، 1/ 315، الرقم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

891،وفی باب من تمطر فی المطر حتی یتحادر علی لحیتہ، 1/ 349،الرقم 986 :،ومسلم فی الصحیح، کتاب صلاۃ الاستسقاء،باب،الدعاء فی الاستسقاء، 2/ 614،الرقم 897 :،والنسائی فی السنن،کتاب: الاستسقاء،باب رفع ال إمام یدیہ عند مسآلۃ إمساک المطر ، 3/ 166،الرقم 1528 :،وابن الجارود فی المنتقی، 1/ 75،الرقم 256 :،والطبرانی فی الدعاء، 1/ 297،الرقم.957)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (ظاہری) زمانہ میں لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے۔ایک مرتبہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے تو ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا : یارسول اللہ ! مال ہلاک ہو گیا اور بچے بھوکے مر گئے،اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجئے۔آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے۔ہم نے اس وقت آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا تک نہیں دیکھا تھا پھر قسم اس کی ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے !نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ کیا اٹھائے کہ پہاڑوں جیسے بادل آ گئے۔آپ منبر سے نیچے تشریف نہ لائے کہ میں نے بارش کے قطرے آپ کی ریش مبارک سے ٹپکتے دیکھے۔اس دن بارش برسی، دوسرے دن بھی، اس سے اگلے دن بھی یہاں تک کہ آنے والے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔پس وہی اعرابی کھڑا ہوا یا کوئی دوسرا شخص اور عرض گزار ہوا : یارسول اللہ ! مکانات گر گئے اور مال ڈوب گیا۔اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجئے۔پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے اور کہا :اے اللہ ! ہمارے ارد گرد برسا،ہم پر نہیں۔پس جس طرف دست اقدس سے اشارہ کرتے ادھر کے بادل چھٹ جاتے یہاں تک کہ مدینہ منورہ ایک دائرہ سا بن گیا۔قناہ نامی نالہ ایک مہینہ تک بہتا رہا اور جو بھی آتا وہ اس بارش کا حال بیان کرتا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

بعد از وصال ایسا ہوا؟

ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں بارش نہیں ہوئی اور لوگ شدید قحط میں مبتلا ہو کر بلبلا اٹھے جب لوگ قحط کی شکایت لے کر حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ میرے حجرہ میں جہاں حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور ہے، اس حجرہ مبارکہ کی چھت میں ایک سوراخ کردو تا کہ حجرہ مبارکہ سے آسمان نظر آنے لگے۔ چنانچہ جیسے ہی لوگوں نے چھت میں ایک سوراخ بنایا فوراً ہی بارش شروع ہوگئی اور اطراف مدینہ منورہ کی زمین سرسبز وشاداب ہوگئی اور اس سال گھاس اور جانوروں کا چارا بھی اس قدر زیادہ ہوا کہ کثرت خوراک سے اونٹ فربہ ہوگئے اور چربی کی زیادتی سے ان کے بدن پھول گئے۔ (مشکاۃ المصابیح، الحدیث ۵۹۵۰:، ج ۲)

(نوٹ) خلافت عثمانیہ (ترکیوں) گنبد خضری شریف کے اوپر نے سوراخ والی جگہ میں ابھار رکھا ہوا ہے۔ جو آج بھی اس حدیث کی صداقت کا اعلان کر رہا ہے۔

حزب البحر شریف کی اجازت ملی

آج جمعۃ المبارک نماز مغرب کے بعد حرم نبوی شریف پارکنگ نمبر 2 پر بیٹھا تھا کہ جدہ کے محمد عامر غوری کا فون آیا کہ آپ سے ملنا ہے فقیر نے جگہ کی نشاندہی کی وہ آئے اور کہا مدینہ منورہ ہمارے پیر صاحب (جن سے فقیر تین بار پہلے ان کے گھر ملاقات کر چکا ہے) سے ملاقات کے لیے ان کے گھر جانا ہے ان سے میری بات ہوئی ہے میں نے آپ کا بھی بتایا ہے انہوں نے مجھے تاکید کی ہے کہ آپ (یعنی فقیر) کو ساتھ لیکر آئیں ہم گاڑی میں بیٹھے اور حرہ شرقیہ ان کے گھر میں جا پہنچے سید صاحب قبلہ نے دروازہ کھولا ہم بیٹھ گئے انہوں ہماری خوب تواضع فرمائی دوران گفتگو حضرت سیدی ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور زمانہ دعائے حزب البحر شریف کی بات چلی تو فرمانے لگے کہ ہمارے آباء وجداد سے اس کے ورد کا سلسلہ جاری ہے فرمانے لگے مجھے میرے والد حضرت ابو الخیر عیسیٰ نے انہیں ان کے والد حضرت الشریف الشیخ عبدالقادر عیسیٰ رحمہما اللہ نے اس کی اجازت دی ہے (الشیخ عبدالقادر عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف میزبان رسول حضرت سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک کے ساتھ استنبول ترکی میں ہے)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فقیر نے حضرت سیدی حمزہ عیسیٰ سے حزب البحر شریف پڑھنے کی اجازت چاہی تو کمال شفقت فرماتے ہوئے مکمل حزب شریف کو لفظ بہ لفظ پڑھا کر اجازت مرحمت فرمائی۔ جبکہ فقیر کو اپنے قبلہ والد گرامی حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدہٗ سے سلاسل عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ اویسیہ کے اوراد وظائف کی اجازت ہے۔ یہ انہیں کا فیضان ہے کہ آج مدینہ منورہ کے سادات کرام نے بھی اپنے دروازے پر بلوا کر حزب البحر شریف کی اجازت عطاء فرمائی۔

گذشتہ تیرہ صدیوں میں صرف 2 افراد کو

نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک دیکھنے کی سعادت ملی

ویڈیو وائرل ہوئی ہے کہ سعودی حکام نے چیچن صدر رمضان قدیروف کیلئے بارہ ربیع الاول کے دن روضہ رسول کھول دیا۔ جس میں چیچن صدر کو پردے سے لپٹ کر روتے اور درود وسلام پیش کرتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے۔ تصویر میں نظر آنے والے مناظر کو اس دعوے کے ساتھ سوشل میڈیا میں خوب پھیلایا جارہا ہے کہ تاریخ میں پہلی بار روضہ اطہر کی عکس بندی ہوئی ہے، جسے دیکھ کر اپنے ایمان کو جلا بخشیں۔ اس لئے ضروری خیال کیا کہ اس حقیقت سے پردہ اٹھایا جائے کہ کیا یہ واقعی قبر مبارک والے حجرہ شریف کے اندرونی مناظر ہیں؟ کیا موجودہ زمانے میں سعودی حکام سمیت کسی نے بھی قبر مبارک کو دیکھنے کی سعادت حاصل کی ہے؟ یقیناً گنبد خضرا وہ گنبد ہے، جو پوری دنیا کے مسلمانوں کے دلوں میں بستا ہے۔ کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کے دل میں گنبد خضرا کی زیارت کی خواہش انگڑائی نہ لیتی ہو۔ روضہ اطہر پر یہ گنبد مملوک سلطان سیف الدین قلاوون کے دور 1279ء بمطابق 678ھ میں تعمیر کروایا گیا۔ اصل ساخت میں لکڑی استعمال کی گئی تھی۔ ہر نئے حکمران کی طرف سے بحالی کے کاموں کے دوران مختلف رنگ کئے جاتے رہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

1481ء میں مسجد نبوی میں آگ لگی، جس کے نتیجے میں گنبد بھی جل گیا۔ گنبد کی دوبارہ تعمیر کا کام مملوک سلطان قائتبائی نے شروع کیا۔ اس مرتبہ ایسے حادثات سے بچاؤ کیلئے لکڑی کے بجائے اینٹوں کا ڈھانچہ بنایا گیا اور لکڑی کے گنبد کی حفاظت کیلئے سیسہ کا استعمال کیا گیا۔ سولہویں صدی میں عثمانی سلطان سلیمان اعظم نے گنبد کو سیسے کی چادروں کے ساتھ مڑھوایا۔ پھر 1818ء میں عثمانی سلطان محمود بن عبدالحمید نے اسے سبز رنگ کروایا۔ اس کے بعد سے یہ ایسا ہی ہے۔ اسی سبز رنگ کی وجہ سے اسے گنبد خضرا اور القبۃ الخضرا (Green Dome) کہا جاتا ہے۔ یہ گنبد فن تعمیر کا ایک شاہکار ہونے کے ساتھ مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن ہے۔

1925ء میں جب آل سعود نے مدینہ منورہ پر قبضہ کیا تو ان کے درباری علما کے فتویٰ پر جنت البقیع شریف میں مزارات مبارکہ پر بنے تمام گنبد گرا دیئے گئے۔ جس پوری دنیا کے مسلمانوں نے سخت احتجاج کیا۔ پھر انہوں نے گنبد خضرا شریف کے بھی انہدام کا برا ارادہ کیا۔ جس سے دنیا بھر کے مسلمانوں میں بے چینی پھیل گئی۔ مختلف ممالک کے تمام علماء نے انہیں منع کیا تو انہوں نے مناظرے کا چیلنج دیا۔ اس دوران ہندوستان سے بھی علما کا ایک وفد سعودی عرب پہنچا۔ شامی، عراقی اور ترک علما پہلے سے موجود تھے۔ تمام علما نے نے ناقابل تردید دلائل سے نجدی مولویوں کو نہ صرف لاجواب کیا بلکہ سعودی حکومت کو ماننا پڑا کہ گنبد خضرا کو نہیں گرایا جاسکتا۔ یوں گنبد خضرا کے انہدام کا ارادہ ملتوی کر دیا گیا۔ خدا کے محبوب نبی آخرالزماں محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک پر قائم اس گنبد خضرا کے نیچے اور روضہ شریف کے اندر کیا ہے، اس کے متعلق کئی قسم کی باتیں مشہور ہیں۔ انٹرنیٹ پر کئی جعلی تصاویر گردش میں رہتی ہیں۔ انواع و اقسام کی قبروں کو قبر رسول کے نام سے سوشل میڈیا پر شیئر کیا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسے سب دعویٰ بے بنیاد اور مصنوعی ہیں۔ حقیقت کیا ہے؟ روضہ شریف کے اندر کیا ہے؟ کیا کوئی قبر مبارک تک رسائی رکھتا ہے؟ ان سب سوالوں کے جوابات کچھ عرصہ قبل سعودی حکومت نے باضابطہ طور پر دیئے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہیں اور اندرونی ہال کی تصاویر بھی شیئر کی گئی ہیں، جن سے سب خرافات اور بناوٹی باتوں کا قلع قمع ہوتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال باکمال ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک میں ہوا تھا اور وہیں آپ کی تدفین ہوئی۔ اس کے بعد پھر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہما بھی وہاں آرام فرما ہوئے۔ یوں روضہ شریف کے اندر اس وقت تین قبریں ہیں۔ اس طرح کوئی بھی ایسی تصویر جس میں صرف ایک قبر ہو، وہ کسی صورت رسول اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرقد شریف کی نہیں ہو سکتی اور ویسے بھی خدا کا شکر کہ آپ کی قبر مبارک کی کوئی تصویر دنیا میں موجود نہیں ہے۔ اس لیے کہ گزشتہ ساڑھے پانچ صدیوں میں کوئی شخص آپ کی قبر مبارک تک نہیں جا سکا ہے۔ وہ حجرہ شریف جس میں آپ اور آپ کے دو اصحاب کے مزارات ہیں، اس کے گرد ایک چار دیواری ہے۔ اس چار دیواری سے متصل ایک اور دیوار ہے، جو پانچ دیواروں پر مشتمل ہے۔ یہ پانچ کونوں والی دیوار حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے بنوائی تھی اور اس کے پانچ کونے رکھنے کا مقصد اسے خانہ کعبہ کی مشابہت سے بچانا تھا۔ اس پنج دیواری کے گرد ایک اور پانچ دیواروں والی فصیل ہے۔ اس پانچ کونوں والی فصیل پر ایک بڑا سا پردہ یا غلاف ڈالا گیا ہے۔ یہ سب دیواریں بغیر دروازے کے ہیں۔ لہٰذا کسی کے ان دیواروں کے اندر جانے کا کوئی امکان ہی نہیں ہے۔ روضہ اقدس کی اندر سے زیارت کرنے والے بھی اس پانچ کونوں والی دیوار پر پڑے پردے تک ہی جا پاتے ہیں۔ قبر مبارک کی صفائی کے متعلق بھی بہت سی کہانیاں گردش کرتی رہتی ہیں۔ یہ بھی سو فیصد جھوٹ ہیں، کیونکہ اندرونی دیواروں میں دروازہ نہ ہونے کی وجہ سے قبر مبارک تک رسائی کا کوئی امکان ہی نہیں ہے۔ تاہم ان دیواروں کے ساتھ اور جالیوں کے پیچھے کی صفائی کی جاتی ہے، لیکن اس کیلئے کوئی وقت متعین نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی شخص مقرر ہوتا ہے۔ بلکہ ایک جماعت کی صورت میں کچھ لوگ آتے ہیں اور کسی بھی خادم کو پکڑ کر ان

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جالیوں کے متصل پیچھے اور دیوار کے ساتھ صفائی کروائی جاتی ہے۔جتنی مٹی وغیرہ جمع ہو، اسے ایک لفافے میں ڈال کر وہ ساتھ لے جاتے ہیں، تاکہ لوگ اس کو حاصل کرنے کے فتنے میں مبتلا نہ ہوں۔روضہ اقدس مواجہہ شریف کے سامنے سلام عرض کرنے والے عام زائرین جب سنہری جالیوں کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں تو جالیوں کے سوراخوں سے انہیں بس وہ پردہ ہی نظر آسکتا ہے، جو حجرہ شریف کی پنج دیواری پر پڑا ہوا ہے۔اس طرح سلام پیش کرنے والے زائرین اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبر اطہر کے درمیان گو کہ چند گز کا فاصلہ ہوتا ہے،لیکن درمیان میں کل چار دیواریں حائل ہوتی ہیں۔ایک سنہری جالیوں والی دیوار، دوسری پانچ کونوں والی دیوار، تیسری ایک اور پنج دیواری، اور چوتھی وہ چار دیواری جو کہ اصل حجرے کی دیوار تھی۔گزشتہ تیرہ سو سال سے اس پنج دیواری حجرے کے اندر کوئی نہیں جاسکا ہے، سوائے دو مواقع کے۔ایک بار 91 ہجری میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہٗ کے دور میں ان کا غلام، اور دوسری بار 881 ہجری میں معروف مورخ علامہ السمہودی کے بیان کے مطابق وہ خود۔مسجد نبوی میں قبلہ کا رخ جنوب کی جانب ہے۔سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا روضہ مبارک ایک بڑے ہال کمرے میں ہے۔بڑے ہال کمرے کے اندر جانے کا دروازہ مشرقی جانب ہے۔یعنی جنت البقیع کی سمت۔یہ دروازہ صرف خاص شخصیات کے لیے کھولا جاتا ہے۔اس دروازے سے اندر داخل ہوں تو بائیں جانب حضرت سیدہ خاتون جنت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کی محراب ہے۔اس کے پیچھے ان کی چارپائی (سریر) ہے۔

العربیہ ویب سائٹ نے محقق محی الدین الہاشمی کے حوالے سے بتایا کہ ہال کمرے میں روضہ مبارک کی طرف جائیں تو سبز غلاف سے ڈھکی ہوئی ایک دیوار نظر آتی ہے۔ 1406 ہجری میں شاہ فہد کے دور میں اس غلاف کو تبدیل کیا گیا۔اس سے قبل ڈھانپا جانے والا پردہ 1370 ہجری میں شاہ عبدالعزیز آل سعود کے زمانے میں تیار کیا گیا تھا۔مذکورہ دیوار 881 ہجری میں اس دیوار کے اطراف تعمیر کی گئی، جو 91 ہجری میں حضرت سیدنا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے تعمیر کی تھی۔اس بند دیوار میں کوئی دروازہ نہیں ہے۔قبلے کی سمت اس کی لمبائی 8 میٹر، مشرق اور مغرب کی سمت 6.5 میٹر اور شمال کی جانب دونوں دیواروں کی لمبائی ملا کر 14 میٹر ہے۔ 91 ہجری سے 881 ہجری تک تقریباً آٹھ صدیاں کوئی شخص آپ کی قبر مبارک کو نہیں دیکھ پایا تھا۔اس کے بعد 881 ہجری میں حجرہ مبارک کی دیواروں کے بوسیدہ ہو جانے کے باعث ان کی تعمیر نو کرنا پڑی۔اس وقت نامور مورخ اور فقیہ علّامہ نورالدین ابوالحسن السمہودی مدینہ منورہ میں موجود تھے، جنہیں ان دیواروں کی تعمیر نو کے کام میں حصہ لینے کی سعادت حاصل ہوئی۔(ہمارے بچپن کے دوست منیب حسین کے مطابق علامہ سمہودی مدینہ طیبہ کے مفتی تھے۔منیب حسین عرب امور کے ماہر اور محقق عالم دین ہیں)۔علامہ سمہودی لکھتے ہیں کہ 14 شعبان 881ھ کو پانچ دیواری مکمل طور پر ڈھادی گئی۔دیکھا تو اندرونی چار دیواری میں بھی دراڑیں پڑی ہوئی تھیں۔چنانچہ وہ بھی ڈھادی گئی۔ہماری آنکھوں کے سامنے اب مقدس حجرہ تھا۔مجھے داخلے کی سعادت ملی۔میں شمالی سمت سے داخل ہوا۔خوشبو کی ایسی لپٹ آئی جو زندگی میں کبھی محسوس نہیں ہوئی تھی۔میں نے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے دونوں خلفائے راشدین کی خدمت میں ادب سے سلام پیش کیا۔مقدس حجرہ مربع شکل کا تھا۔اس کی چار دیواری سیاہ رنگ کے پتھروں سے بنی تھی، جیسے خانہ کعبہ کی دیواروں میں استعمال ہوئے ہیں۔چار دیواری میں کوئی دروازہ نہ تھا۔میری پوری توجہ تین قبروں پر مرکوز تھی۔تینوں سطح زمین کے تقریباً برابر تھیں۔صرف ایک جگہ ذرا سا اُبھار تھا۔یہ شاید حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ کی قبر مبارک تھی۔مقدس قبروں پر عام سی مٹی پڑی تھی۔اس بات کو پانچ صدیاں بیت چکی ہیں، جن کے دوران کوئی انسان ان مہر بند اور مستحکم دیواروں کے اندر داخل نہیں ہوا۔السمہودی نے اپنی کتاب میں حجرہ نبوی کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ اس کا فرش سرخ رنگ کی ریت پر مبنی ہے۔حجرہ نبوی کا فرش مسجد نبوی کے فرش سے تقریباً 60 سینٹی میٹر نیچے ہے۔اس دوران حجرے پر موجود چھت کو ختم کر کے اس کی جگہ ٹیک کی لکڑی کی چھت نصب کی گئی، جو دیکھنے میں حجرے پر لگی مربع

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جالیوں کی طرح ہے۔اس لکڑی کے اوپر ایک چھوٹا سا گنبد تعمیر کیا گیا، جس کی اونچائی 8 میٹر ہے اور یہ گنبد خضرا کے عین نیچے واقع ہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے حجرے کی چھت پر واقع اس گنبد کے حوالے سے بڑی عجیب بات لکھی ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں شدید قحط سالی ہوگئی تو لوگوں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے شکایت کی تو انہوں نے فرمایا کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کے اوپر چھت کھول دو، تاکہ اس کے اور آسمان کے مابین کوئی پردہ نہ رہے۔ چنانچہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کی چھت قبر اطہر کے اوپر کھولی گئی تو موسلا دھار بارش سے مدینہ منورہ جل تھل ہوگیا۔اس سال اتنی بارش ہوئی کہ ہر طرف ہریالی ہوگئی۔اونٹ خوب موٹے ہوگئے تو اس سال کا نام ہی عام الفتق پڑ گیا۔(ابن حجر نے یہ روایت مشکوٰۃ شریف کی شرح 362/5 میں نقل کی ہے)۔روضہ اطہر سے متعلق مذکورہ بالا معلومات معروف کتاب وفاء الوفاء با اخبار دار المصطفیٰ کے مولف السمہودی نے اپنی مشہور تصنیف میں درج کی ہیں۔مسجد نبوی، حجرہ شریف اور قبر مبارک کے حوالے سے یہ کتاب سب سے مستند حوالہ ہے۔(جس کا اردو ترجمہ میرے حضور والد گرامی حضرت فیض ملت علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ نے محبوب مدینہ کے نام سے فرمایا جو پاکستان کے کئی اداروں نے شائع کیا) یہاں تک کہ وکی پیڈیا میں روضہ اطہر سے متعلق درج تمام تفصیلات بھی اسی سے اخذ شدہ ہیں۔اس کتاب میں مدینہ منورہ کی تاریخ سے متعلق تمام معلومات جمع کی گئی ہیں۔علامہ السمہودی کی وفات 911 ہجری میں ہوئی۔ 881 ہجری یا 1477 عیسوی سے لے کر اب تک تقریباً ساڑھے پانچ سو سال کے عرصے میں کوئی انسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت نہیں کر سکا ہے۔تو چیچن صدر کہاں سے قبر مبارک تک پہنچ گئے؟ جہاں تک صدر صاحب کو لے جایا گیا، یہ سیدہ بی بی زہراء بتول خاتون جنت رضی اللہ عنہا کی محراب والا کمرہ ہے۔وہاں سے آگے قبر مبارک تک مزید چار دیواریں اور ہیں۔جیسے کہ آپ نقشے میں دیکھ سکتے ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یہودیوں کے سردار کعب بن اشرف کا قتل

رسول اللہ ﷺ نے صحابہ اکرم سے فرمایا" کون ہے جو ہمیں اشرف کی بیٹے کعب کی شر سے بچائے گا۔"

وسیم احمد خاکی - خاکروب حرم

رسول اللہ ﷺ کے ابتدائی مدنی دور میں مسجد قباء شریف کے قریب پر ایک شریر یہودی " کعب بن اشرف "رہا کرتا تھا اور اس مقام کو آج بھی "قلعہ کعب بن اشرف " کے نام سے یاد کیا جاتا ہے - یہ شریر انسان رسول اللہ ﷺ کی شان میں ہجو یعنی گستاخانہ شاعری کیا کرتا تھا - اس کی اس گستاخی کا جواب گو کہ "سیدنا حسان بن ثابت - رضی اللہ عنہ "اپنی نعتوں یعنی رسول اللہ ﷺ کی مدحت بھری شاعری سے بھرپور انداز میں کیا کرتے تھے مگر جنگ بدر میں مسلمانوں کی عظیم کامیابی کی بعد یہ ناہنجار انسان اتنا بے باک ہوگیا کہ اسنے رسول مکرم ﷺ کی طاہرہ اور پاکباز ازواج اور اہل بیت کی خواتین کی شان میں گستاخانہ کلام کہنا شروع کر دیا - اسکی یہ بے باکی رسول اللہ ﷺ کو بہت ناگوار گزری اور بہت منع کرنے کی باوجود جب وہ باز نہ آیا تو آپ نے صحابہ اکرم سے فرمایا" کون ہے جو ہمیں اشرف کی بیٹے کعب کی شر سے بچائے گا۔"

اس کی جواب میں ایک صحابی "سیدنا محمّد بن مسلمہ "نے اس کو قتل کرنے کی ذمہ داری اپنے ہاتھوں میں لی - اس کی بعد "سیدنا محمّد بن مسلمہ "، "سیدنا ابو نائیلہ "، سیدنا عباد بن بشیر " . "سیدنا حارث بن اوس "اور "سیدنا ابو عبس بن جبر "پر مستعمل ایک دستہ متعین کیا گیا جو کمال مہارت اور جامع منصوبہ بندی سے "قلعہ کعب بن اشرف "جو اب کھنڈرات کی تصویر بنا مدینہ منورہ میں موجود ہے اس میں اس بد بخت، ناہنجار کو جہنم واصل کیا۔

اس واقعہ کو پورا سن لیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

"سیدنا محمّد بن مسلمہ "منصوبے کی مطابق پہلے خود کعب بن اشرف کے پاس گے اور اس سے او پری دل سے کہا کہ میں تو اس نئے دین سے (معاذ اللہ) تنگ آ چکا ہوں- اپنی ضرورت کا تمام غلہ اس دین کے احکامات کے سامنے صدقہ خیرات کر چکا ہوں. اب کھانے کو کچھ نہیں ہے -اور میں تو اپنے بچوں کے لیے تم سے کچھ غلہ لینے آیا ہوں-

"سیدنا محمّد بن مسلمہ "کی یہ حکمت عملی بہت کارگر ثابت ہوئی اور کعب بن اشرف بہت خوش ہوا اور کہنے لگا میں تو تم سے پہلے کہتا تھا کہ تم بہت جلد اس دین سے (معاذ اللہ) اکتا جاؤ گے کعب نے غلہ دینے کا وعدہ کیا مگر رہن کے طور پر پہلے تو یہ کہا کہ اپنی عورتوں کو ہمارے پاس رکھو-

"سیدنا محمّد بن مسلمہ "نے اسکی اس شرارت پر تحمل اور حکمت سے کام لیا اور اس سے کہا " تم کعب اتنے خوبصورت ہو کہ ہمیں ڈر ہے کہ ہماری عورتیں کہیں تمہاری ہی ہو کر نہ رہ جائیں -اس لیے ہم ایسا نہیں کر سکتے تب کعب نے کہا اپنے بیٹے ہمارے پاس رکھوا دو " - سیدنا محمّد بن مسلمہ "نے پھر حکمت عملی سے کہا " کعب ہم یہ طعنہ نہیں سن سکتے کہ کوئی ہم پر انگلی اٹھائے اور یہ کہے کہ یہ کیسے لوگ ہیں جنہوں نے تھوڑے سے غلے کے بدلے اپنے بیٹے رہن رکھ دیئے -اس لیے تم ایسا کرو کہ ہمارے ہتھیار اپنے پاس رکھ لو -- گو کہ ہمیں انکی اس وقت اشد ضرورت ہے - "وہ راضی ہو گیا " -سیدنا محمّد بن مسلمہ "کا یہ منصوبہ کامیاب ہوا کیوں کہ اب انکو یقین تھا کہ جب وہ ہتھیاروں سے لیس ہو کر اسکو قتل کرنے اسکے گھر یعنی "قلعہ کعب بن اشرف "آئیں گے تو اسکو رتی برابر شک نہ ہو گا کہ وہ اسکو قتل کرنے آئے ہیں بلکہ وہ سمجھے گا کہ وہ ہتھیار کھوانے آئے ہیں-

اس کے کچھ دنوں بعد "سیدنا ابو نائلہ "جو کعب کے رضائی بھی تھے، انہوں نے بھی ایسا ہی حربہ استعمال کیا اور اس سے کہا کہ (معاذ اللہ) ہم تو اس دین میں صدقہ کر کر کے سب غلہ استعمال کر چکے ہیں اور میرے ساتھ تین ساتھی اور ہیں جو ہتھیاروں کے بدلے تم سے غلہ لینا چاہتے ہیں کعب اپنی کامیابی پر خوش تھا -اسنے سب سے ہتھیاروں کے بدلے غلہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دینے پر آمادگی ظاہر کردی-

جس دن یہ معرکہ سر کرنا تھا رسول اللہ ﷺ "جنت البقع شریف " تک اپنے ان سپاہیوں کو چھوڑنے آئے اور انکے لیے دعا فرمائی گویا یہ مہم ایک "سریہ "کی مانند تھی- سریہ ایسی جنگ کو کہتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے حکم پر لڑی جاتی ہے لیکن اس میں آپ بنفس نفیس شریک نہیں ہوتے-

رات کا وقت تھا - چاند پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا - قلعہ کعب بن اشرف پہنچنے کے بعد انکے رضائی بھائی سیدنا ابو نائیلہ "نے اسکو آواز دی - کعب کی بیوی نے جس سے اسکی نئی نئی شادی ہوئی تھی اسکو بہت روکا لیکن وہ یہ کہہ کر باہر آ گیا کہ مجھ سے ابو نائیلہ کا گہرہ یارانہ ہے-

تھوڑی دیر اسنے ان پانچوں سے گپ شپ کی تب وہ مدینہ میں موجود ایک مقام " شعب الاجوز "کی جانب چل دیئے -راستے میں ابو نائلہ نے اسکے بالوں میں ہاتھ پھرتے ہوے اسکو خوش کرنے کے لیے کہا "میں آج تک ایسا خوشبو دار عطر نہیں دیکھا جو کعب نے لگایا ہوا ہے کعب خوشی سے پھولے نہ سما رہا تھا -دو تین مرتبہ ایسا ہی کرنے کے بعد اسکے بالوں کو مضبوطی سے جکڑ کے کھنچا اور ہتھیاروں سے لیس دوسرے صحابہ کرم نے چشم زدن میں اس گستاخ رسول کی گردن سر سے جدا کردی - کعب کی دلخراش چیخ سے اسکے قبیلے کے لوگ باہر نکل آئے لیکن رسول اللہ ﷺ کے یہ پانچوں جانثار اسکا سر لیے کر دوسرے راستے سے "جنت البقیع " تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیے - یہاں پہنچ کر ان جانثاروں نے نعرہ تکبیر بلند کیا -رسول اللہ ﷺ اس وقت اللہ کی بارگاہ میں سر بسجود تھے اور کامیابی کے لیے اللہ کریم سے التجائیں کر رہے تھے -جب آپ نے نعرہ تکبیر سنا تو آپکو یقین ہو گیا کہ مہم کامیاب ہو گئی ہے -

ان پانچوں کامیاب جانثاروں نے گستاخ اور شریر " کعب بن اشرف "کا سر رسول اللہ ﷺ کے قدموں میں رکھ دیا - رسول اللہ ﷺ نے اس کامیابی پر اللہ کا شکر ادا کیا-

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مدینہ منورہ کی حاضری میں جب آپ مسجد قباء جائیں تو وہاں کے کسی مقامی سے اس بدبخت انسان " کعب بن اشرف کے قعلے کے کھنڈرات کے متعلق معلوم کریں جو آج ایک مقام عبرت سے زیادہ کچھ نہیں۔

حضرت سید فصیح الدین سہروردی سے نعتیں سنیں

آج ۲۴ شعبان المعظم۔ 28/اپریل اتوار فقیر نے قدیم حرم بنوی شریف (ترکی حصہ) میں روزہ افطار کیا نماز مغرب کے بعد گیٹ نمبر 39 کے باہر حافظ محمد صادق قادری (حجامہ والے) باب المدینہ کراچی کے محترم ومکرم حضرت والد گرامی کے سالانہ ختم شریف کے سلسلہ میں نیاز ہے محفل مدینہ کے احباب جمع ہوئے۔لنگر شریف کے بعد دیگر احباب بھی ملے شب پیر شریف عشاء کے بعد باب العوالی مدینہ منورہ میں محترم محمد آصف نوری کے ہاں استقبال رمضان المبارک کے سلسلہ میں محفل ہے۔ہمیں محترم محمد خرم بٹ صاحب اپنی گاڑی پر لے گئے ختم قادریہ شریف شروع تھا ہمیں بھی سعادت نصیب ہوئی تلاوت ونعت وقصیدہ بردہ شریف کے بعد فقیر کو فضائل رمضان المبارک کے حوالہ سے کچھ بیان کرنے کا کہا گیا چند احادیث مبارکہ کا خلاصہ عرض کر ہی رہا تھا کہ اتنے میں عالمی شہرت یافتہ باعمل ثناء خوان حضرت الحاج سید محمد فصیح الدین شاہ سہروردی محفل میں تشریف لائے فقیر نے انہیں نعتیہ کلام پیش کرنے کی دعوت دی انہوں نے اعلیٰ حضرت امام عشق ومحبت سیدی امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کا کلام اپنے مخصوص اور دل نشین انداز سے پڑھ کر محفل میں خوب ذوق پیدا کر دیا اپنے والد گرامی حضرت قبلہ سید ریاض الدین سہروردی علیہ الرحمہ کی لکھی ہوئیں نعتیں بھی پڑھیں اختتام پر فقیر نے انہیں عرض کیا آپ تو امریکہ چلے گئے ہمارے پلے کچھ ایسے بازاری قسم کے میراثی نوٹ خوان اسٹیجوں پر آگئے ہیں جنہوں نے نعت شریف کے تقدس کو ایسا پائمال کر دیا کہ الامان والحفیظ بے عمل شریعت کے باغی پیسے کے پجاری اہلسنت کے سادہ لوح عوام کو خوب لوٹ رہے ہیں۔اگر چہ اب علماء کرام

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نے توجہ فرمائی ہے عوام کو بھی احساس ہوا کہ ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے مدارس دینیہ ویران ہو رہے ہیں اہلسنت کی اس پریشانی کے حل کے لیے دعا بھی اور دواء بھی فرمائیں۔۔۔۔میری معروضات کے بعد حضرت شاہ صاحب نے محافل نعت کے حوالہ سے ایک تفصیلی میسج دیا کہ نبی کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت شریف پڑھنے کی سعادت نصیب کی بات ہے نعت پڑھنے والہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا وخوشنودی کے لیے نعت پڑھے خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھے کسی طرح کا طمع ولالچ نہ ہو طمانیت وسکون کے ساتھ نعت پڑھے اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ نے نعت شریف پڑھنے کے جو آداب لکھے ہیں ان پر مکمل پابندی کرے۔فقیر نے عرض کیا شاہ صاحب آپ کا نعت شریف پڑھنے کا انداز تو عالمانہ صوفیانہ اور ادیبانہ ہے آپ تو عموماً آنکھیں بند کر کے تصور گنبد خضریٰ کے ساتھ نعت سناتے ہیں اور سامعین سے کبھی آپ نے سبحان اللہ اور ماشاء اللہ کا تقاضہ بھی نہیں کرتے۔کاش کہ پیشہ ور نوٹ خوان راہ راست پر آجائیں تو قوم کا مقدر سنور جائے۔فقیر نے حاضرین محفل سے عرض کیا کہ مدینہ منورہ سے آپ لوگ عہد کر کے جائیں کہ بے عمل اور میراثی قسم کے لالچی نوٹ خوانوں سے اپنی محافل پاک رکھیں گے۔آخر میں صلوٰۃ وسلام کے بعد فقیر نے دعا کی مدینہ منورہ میں تو دعائیں خود مانگنے والے کے آکر گلے ملتی ہیں۔ ہم نے اپنے پیارے ملک پاکستان میں امن وسلامتی اور نفاذ نظام مصطفی اور تحفظ مقام مصطفی کی دعا کی۔صاحب خانہ نے مدنی صفرہ پر جنتی نعمتیں سجائیں سب نے لنگر کھا کر اجازت طلب کی ہم مسجد قباء شریف آئے نوافل پڑھے نماز عشاء پڑھی اور بیئر عرس شریف اور حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے گھر کی زیارت کر کے جبل احد کے دامن میں امیر طیبہ سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے قدموں میں حاضر ہوئے سلام عرض کیا فاتحہ شریف کا نذرانہ پیش کر کے شہداء احد صحابہ کرام کو سلام عرض کرنے کے بعد حرم نبوی شریف حاضر ہوئے۔نوافل ودرود شریف تلاوت کی سعادت حاصل کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اور بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سلام پیش کر کے فقیر اپنے گھر آیا گیا۔آج کی محفل میں حاضر چند احباب کے نام محترم ڈاکٹر محمد احمد رضا فریدی قادری (امریکہ) الحاج محمد فرمان علی قادری' الحاج محمد سعید قادری (یوکے) برادرم محمد کاشف چوہان (مدینہ منورہ) حافظ محمد صادق قادری (حجامہ والے) حاجی محمد اشفاق قادری' بھائی محمد عمران منہاس' ڈاکٹر محمد شاہد قادری' محترم محمد اویس' بھائی محمد قمر رضا جلالی محترم محمد امتیاز بقیع بھائی اور محمد زبیر مدنی' محمد شہزاد نوری مجمع تو کافی تھا فقیر کو چند نام ہی یاد رہے۔

آہ مدینہ طیبہ سے خدا کسی کو جدا نہ کرے۔۔۔

مورخہ 24 شعبان المعظم 1440ھ 29/اپریل 2019ء پیر شریف نماز ظہر قدمین شریفین میں ادا کی عصر اور روزہ افطاری قدیم حرم (ترکی حصہ) اپنی جگہ پر مولانا محمد یوسف خان سعیدی المدنی محترم الحاج سعید احمد قادری (سعید جیولرز) کے ساتھ۔۔۔چونکہ آج واپس پاکستان آنا ہے دل اداس ادس ہے طبیعت بوجھل بوجھل سی ہے۔

عزیز حافظ محمد احمد بہاولپوری گاڑی لایا شب 8 بجے اپنی رہائش گاہ سے فقیر کے ہمراہ الحاج محمد سعید قادری (یوکے) الحاج محمد قربان علی سومرو مدینہ منورہ ائیر پورٹ کے لیے روانہ ہوئے حسب معمول پہلے حضور سید الشہداء امیر طیبہ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری دی اور رمضان المبارک کے آنے چند دن باقی ہیں عرض کیا حضور آپ سخیوں کے باشاہ ہیں سخاوت آپ کے در کی ہے چار دانگ عالم میں آپ کی سخاوت کی دھوم ہے آپ کی سخاوت ہی تو ہے کہ مجھ جیسا نکما' ناکارہ بے عمل و سمل بار بار مدینہ منورہ میں حاضری کی سعادت سے سرفراز ہو رہا ہے عرض کیا کرم بالا کرم ہو کہ رمضان المبارک کے پہلے ہفتہ میں حاضری ہو جائے ذہن میں 6 واں روزہ تھا کہ پہنچ جاؤں۔یہ درخوست جمع کرا کے ائیر پورٹ چلے تقریباً 9 بجے پی آئی اے کے کاؤنٹر پر بورڈنگ سامان جمع کرایا امیگریشن کے بعد نماز عشاء ادا کی 11 بجے جہاز میں جانے کا اعلان ہوا فقیر کی سیٹ نمبر 2 ہے۔ساتھ والی سیٹ پر پاک پتن شریف کے ڈاکٹر محمد اشرف نازش جاموی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تشریف فرما ہیں ان سے کافی صوفیانہ بات سننے کو ملیں ڈاکٹر صاحب میرے حضور قبلہ والد گرامی محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدہٗ کے بہت ہی قریبی دوست مہربان حضرت پیر جام ظفراللہ باروی علیہ الرحمہ (کوٹ سلطان ضلع لیہ) کے مرید ہیں۔اہل اللہ کی یادیں سنتے سناتے وقت گذرنے کا احساس تک نہ ہو 30/اپریل منگل صبح 6 بجے جہاز نے ملتان ائیر پورٹ پر اترا محترم شوکت علی میرے بیٹوں حافظ محمد شہزاد اویسی، محمد صالح سانول اویسی کے ہمراہ گاڑی لئے موجود ہیں۔ 9 بجے ہم بہاولپور میں پہنچے فقیر جامعہ اویسیہ رضویہ اپنے والدین کریمین اور برادر محترم رحمہم اللہ کے مزارات پر حاضر ہوا ختم خواجگان پڑھا گیا فقیر نے حرمین شریفین میں کیے گئے اعمال حسنہ کا ثواب ان کو ایصال الثواب کیا۔پھر مدینہ شریف جانے کے لیے دعا کا عرض کیا۔

قلعہ قباء شہر مدینہ جاتے ہوئے راستے میں

الحمدللہ رب العالمین مدینہ طیبہ کی یاد ہر وقت دل میں رہتی ہے کیفیت یہ ہے کہ

خیال گنبد خضریٰ سلامت تجھے خدا رکھے تیرے بغیر کبھی گھر میں روشنی نہ ہوئی

فقیر چند روز قبل (30/اپریل 2019ء) کو روتا تڑپتا مدینہ منورہ سے واپس آیا خدا مدینہ پاک سے کسی کو جدا نہ کرے واللہ سچ ہے۔

در احمد سے رہ کر جدا دوستو! لطف مرنے میں ہے اور نہ جینے میں ہے

نیٹ کا دور ہے ابھی (5 مئی اتوار کو) محفل مدینہ کے اہم ساتھی محترم محمد خرم بٹ نے وڈسب پر اطلاع دی کہ مسجد قباء شریف میں نماز ظہر کے بعد آپ کو بہت یاد کر رہا ہوں ابھی مسجد جمعہ کے قریب ہوں مسجد کی زیارت کرائی اور ایک قدیم قلعہ (قباء) کی تصویر بھیجی تو فقیر کی آنکھیں بھر آئیں یاد مدینہ میں آنکھوں نے خوب وضو کیا۔

میرے آنسو بہت قیمتی ہیں، ان سے وابستہ ہیں اُن کی یادیں
ان کی منزل ہے خاکِ مدینہ، یہ گہر یوں ہی کیسے لٹا دوں

قلعہ قباء کے متعلق فقیر نے کچھ معلومات حاصل کیں جو نذر قارئین ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مدینہ منورہ میں دو ثنیہ ہیں، ثنیۃُ الوداع شمالی اور ثنیۃُ الوداع جنوبی۔ یہ مسجد قُبا کی طرف ہے۔ اس مقام سے نبی کریم ﷺ کی سواری گزری تھی۔ تُرکوں نے اس جگہ ایک قلعہ نما ٹاور بنا دیا تھا۔ تا کہ یہ جگہ مسلمانوں کو یاد رہے کہ ادھر سرکار ﷺ کے قدم مبارک لگے ہیں۔ احادیث مبارکہ میں جو تفصیلات ہیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم مَرَّ بِبَعْضِ الْمَدِيْنَةِ، فَإِذَا هُوَ بِجَوَارٍ يَضْرِبْنَ بِدُفِّهِنَّ وَيَتَغَنَّيْنَ وَيَقُلْنَ - نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارٍ - فَقَالَ النَّبِيُّ صَلى الله عليه وآله وسلم : يَعْلَمُ اللهُ إِنِّي لَأُحِبُّكُنَّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه. وفی روایة - فَقَالَ النَّبِيُّ صَلى الله عَلَيه وآلهٖ وَسلم : اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِنَّ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالنَّسَائِيُّ.

(20 أخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب النکاح، باب الغناء والدف، 1/ 612، الرقم 1899 :، والنسائی فی عمل الیوم واللیلة، 1/ 190، الرقم 229، وأبونعیم فی حلیة الأولیاء، 3/ 120، وأبو یعلی فی المسند، 6/ 134، الرقم 3409 :، والمقدسی فی أحادیث الشعر، 1/ 75، الرقم 26.)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کی گلیوں سے گزرے تو چند لڑکیاں دف بجا کر استقبالیہ ترانہ پڑھ رہی تھیں ہم بنو نجار کی بچیاں کتنی خوش نصیب ہیں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جیسی ہستی ہماری پڑوسی ہے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اُن کی نعت سن کر فرمایا میرا اللہ خوب جانتا ہے کہ میں بھی تم سے بے حد محبت رکھتا ہوں۔ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے اللہ! انہیں برکت عطا فرما۔ اس حدیث کو امام ابونعیم، ابویعلی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مدینہ منورہ کی پُر کیف فضاؤں میں مسجد قباء سے حرم نبوی شریف آتے جاتے وادی ثنیات

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الوداع کا مقام ہے۔ یہاں اہل محبت (ترکوں) نے ایک عمارت بھی تعمیر کی جو کہ آج بھی موجود ہے اور قلعہ قبا کے نام سے جانی جاتی ہے۔ یہ مسجدِ جمعہ کے نذدیک وہ خوش نصیب جگہ ہے کہ جب ہمارے کریم آقا ﷺ ہجرت کے بعد مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یہاں بنو نجار کے بچے اور بچیوں نے دف بجا کر نبی کریم ﷺ کا اِستقبال کیا۔

اور اس موقع پر ترانہ پڑھا جس کے اشعار مندرجہ ذیل ہیں:

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا۔ مِنْ ثَنِيَاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا۔مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعٍ
أَيُّهَا الْمَبْعُوْثُ فِيْنَا۔جِئْتَ بِالْأَمْرِ الْمُطَاعِ

ہم پر وداع کی چوٹیوں سے چودھویں رات کا چاند طلوع ہوا، جب تک لوگ اللہ کو پکارتے رہیں گے ہم پر اس کا شکر واجب ہے۔

اے ہم میں مبعوث ہونے والے نبی! صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ ایسے اَمر کے ساتھ تشریف لائے ہیں جس کی اِطاعت کی جائے گی۔

(1. ابن ابی حاتم رازی، الثقات، 1_131
2. ابن عبدالبر، التمہید لما فی الموطا من المعانی والأسانید، 14_82
3. أبوعبید اندلسی، معجم ما استعجم من أسماء البلاد والمواضع، 4_1373
4. محب طبری، الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، 1_480
5. بیہقی، دلائل النبوۃ ومعرفۃ أحوال صاحب الشریعۃ، 2_507
6. ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، 2_583
7. ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، 3_620
8. ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، 7_261
9. ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، 8_129
10. قسطلانی، المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، 1 : 634
11. زرقانی، شرح المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، 1 : 100، 4 : 101
12. أحمد بن زینی دحلان، السیرۃ النبویۃ، 1_323)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جلوس جشن عید میلاد النبی ﷺ

نبی کریم روف ورحیم خاتم النبیین ﷺ کی ولادت باسعادت کے مبارک موقعہ پر درود وسلام سے مہکی ہوئی فضاؤں میں جلوس نکالنا بھی تقریباتِ میلاد کا حصہ بن چکا ہے۔ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کا یہ عمل بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت ہے۔عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی جلوس نکالے جاتے جن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شریک ہوتے۔

مذکورہ بالا احادیث سے جلوس کا واضح ثبوت ملتا ہے،کتب سیر واَحادیث میں حضور نبی اکرم ﷺ کا ہجرت کے بعد مدینہ منورہ آمد کا حال اس طرح بیان کیا گیا ہے اُن دنوں جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کسی روز بھی متوقع تھی مدینہ منورہ کے مرد وزن، بچے اور بوڑھے ہر روز جلوس کی شکل میں دیدہ و دل فرشِ راہ کیے آقا کریم ﷺ کے اِستقبال کے لیے مدینہ سے چند میل کے فاصلے پر قباء کے مقام پر جمع ہو جاتے۔

جب ایک روز سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کی مسافتیں طے کرتے ہوئے نزولِ اِجلال فرمایا تو اس دن اہلِ مدینہ کی خوشی دیدنی تھی۔اس دن ہر فرد فرطِ مسرت میں گھر سے باہر نکل آیا اور شہرِ مدینہ کے گلی کوچوں میں ایک جلوس کا سا سماں نظر آنے لگا۔

حدیثِ مبارکہ کے الفاظ ہیں۔

فصعد الرجال والنساء فوق البيوت، وتفرق الغلمان والخدم في الطرق،ينادون :يامحمد!يارسول الله!يامحمد!يا رسول الله!

مرد وزن گھروں پر چڑھ گئے اور بچے اور خدام راستوں میں پھیل گئے،سب بہ آواز بلند کہہ رہے تھے یا محمد!یارسول اللہ!یا محمد!یارسول اللہ!(ﷺ)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(1 مسلم، الصحیح، کتاب الزہد والرقائق، باب فی حدیث الہجرۃ، 2311 : 4، رقم 2009 :
2. ابن حبان، الصحیح، 289 : 15، رقم 68970 :
3. أبو یعلی، المسند، 107 : 1، رقم 116 :
4. مروزی، مسند أبی بکر 129 :، رقم 65 :)

اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری دیکھ کر جاں نثاروں پر کیف و مستی کا ایک عجیب سماں طاری ہوگیا۔ اِمام رویانی کے مطابق اہالیانِ مدینہ جلوس کی شکل میں یہ نعرہ لگا رہے تھے جاء محمد رسول اللہ ﷺ۔

اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تشریف لے آئے ہیں۔

(رویانی، مسند الصحابۃ، 1_138، رقم 329 :)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ تشریف لائے، اس موقع پر مدینہ طیبہ میں قیام پذیر صحابہ کرام کو نہایت فرحت و شادمانی حاصل ہوئی۔ اُنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آمد پر خوشی و مسرت کا اس قدر اظہار کیا کہ اہل مدینہ نے کسی موقع پر اس قدر خوشی نہیں منائی۔ یہ حدیث پاک مدینہ طیبہ کے رہنے والے انصاری صحابی حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے صحیح بخاری شریف، مسند امام احمد، امام نسائی کی سنن کبری، محدث ابو یعلی کی مسند اور مصنف ابن ابی شیبہ میں مذکور ہے۔ حدیث شریف کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

عن أبي إسحاق قال سمعت البراء بن عازب رضی الله عنهما قال أول من قدم علينا مصعب بن عمير وابن أم مكتوم وكانا يقرئان الناس فقدم بلال وسعد وعمار بن ياسر ثم قدم عمر بن الخطاب في عشرين من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ثم قدم النبي صلى الله عليه وسلم فما رأيت أهل المدينة فرحوا بشيء فرحهم برسول الله صلى الله

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عليه و سلم حتى جعل الإماء يقلن قدم رسول الله صلى الله عليه و سلم فما قدم حتى قرأت (سبح اسم ربك الأعلى) .في سور من المفصل

حضرت ابو اسحٰق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنہوں نے فرمایا میں نے سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا اُنہوں نے فرمایا ہمارے پاس سب سے پہلے آنے والے حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہما ہیں، یہ دونوں حضرات لوگوں کو تعلیم دیتے تھے، پھر حضرت بلال، حضرت سعد اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم کی آمد ہوئی، پھر بیس صحابہ کرام کی جماعت کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے، پھر حضور نبی اکرم ﷺ جلوہ افروز ہوئے تو میں نے اہل مدینہ کو کسی چیز پر اس قدر خوشی و مسرت میں نہیں دیکھا تھا جس قدر خوشی اُنہوں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آمد کے موقع پر منائی- یہاں تک کہ چھوٹی بچیاں کہنے لگیں : اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے اور حضور ﷺ کی آمد مبارک تک میں مفصل کی سورتوں میں" سبح اسم ربک الاعلی" پڑھ چکا تھا-

(صحیح بخاری شریف، کتاب فضائل الصحابۃ، باب مقدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث نمبر 3710: مسند امام احمد، حدیث البراء بن عازب، حدیث نمبر- 19072
السنن الکبری للنسائی، کتاب التفسیر سورۃ الاعلی، حدیث نمبر- 11666
مسند ابو یعلی، مسند البراء بن عازب، حدیث نمبر 1678:)
مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الاوائل، باب اول ما فعل و من فعلہ، السنن الکبری للبیہقی، کتاب السیر، باب الاذن بالھجرۃ- دلائل النبوۃ للبیہقی، باب من استقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وصاحبہ واصحابہ)

امام بیہقی کی سنن کبری میں مزید یہ الفاظ ہیں کہ

حتى رايت الولائد والصبيان يسعون في الطرائق يقولون

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جاء رسول اللہ ﷺ جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
یہاں تک کہ میں نے چھوٹی بچیوں اور بچوں کو دیکھا وہ مدینہ طیبہ کے راستوں میں یہ کہتے ہوئے دوڑے جاتے ہیں رسول کریم ﷺ تشریف لا چکے، رسول کریم ﷺ تشریف لا چکے۔

فقط مدینے کا بھکاری محمد فیاض احمد اویسی۔ فیض ملت لائبریری جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور 29 شعبان المعظم 1440ھ اتوار بعد صلوٰۃ العصر

یوم سیدہ خاتون جنت

خاتون جنت سیدۃ النساء جگر گوشہ رسول سیدہ زہراء بتول رضی اللہ عنہا کے یوم وصال کے موقعہ پر 3 رمضان المبارک ۱۴۴۰ھ / 9 مئی 2019ء جمعرات بعد نماز عصر جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور میں تقریب ہوئی فقیر نے ان کی مبارک زندگی کے متعلق کچھ عرض کیا۔

حضرت سیدہ بی بی زہراء بتول رضی اللہ عنہا

ولادت و نام۔

جگر گوشہ رسول، خاتون جنت، سیدۃ النساء العالمین کا نام نامی اسم گرامی سیدہ فاطمہ اور لقب زہراء و بتول ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی 4 چار صاحبزادیوں میں سب سے چھوٹی تھیں، لیکن سب سے زیادہ پیاری اور لاڈی صاحبزادی تھیں۔

آپ کی تاریخ ولادت کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض سیرت نگار حضرات نے لکھا ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت اعلانِ نبوت سے پانچ سال قبل (جب کہ خانہ کعبہ از سر نو تعمیر ہو رہا تھا) ہوئی اور آپ ام المؤمنین حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن پاک سے عالم وجود میں آئیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نکاح و جہیز

سیدہ خاتون جنت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح سن 2ھ میں حضرت مولائے کائنات، فاتح خیبر اسداللہ واسدالرسول سیدنا مولا علی حیدر کرار کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ساتھ مدینہ منورہ میں ہوا۔

☆ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کو جو جہیز دیا، وہ دراصل حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے سامانِ حرب کی فروخت شدہ رقم تھی۔ اسی رقم سے ایک چارپائی، چمڑے کا گدا (جس میں روئی کی بجائے کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے)، ایک چھاگل، ایک مشکیزہ، دو چکیاں اور مٹی کے دو گھڑے عطاء فرمائے۔

امور خانہ خود ادا فرماتی

جب حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نئے گھر میں تشریف لے گئیں تو حضور پُرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بڑی مسرت وانبساط کے ساتھ فرمایا کہ میرے خاندان میں جو شخص سب سے بہتر ہے، میں نے اس سے تمہارا نکاح کیا ہے۔

(زرقانی)

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، شہنشاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہونے کے باوجود امور خانہ داری کو بحسن وخوبی انجام دیتیں۔ اپنے ہاتھ سے چکی پیستیں اور مشکیزہ سے پانی بھرتیں۔

فضائل

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل احادیث شریفہ سے ثابت ہیں، چنانچہ حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

انما فاطمة بضعة منی، یؤذینی ما آذاها۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

☆ کہ فاطمہ میرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے، جس نے فاطمہ کو غضبناک کیا، اس نے مجھے غضبناک کیا (بخاری ومسلم)

وقال النبی ﷺ "فاطمة سيدة نساء أهل الجنة."

☆ آپ نے فرمایا حضرت فاطمہ زہراء جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔ (بخاری شریف)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم میں سے کون آپ کو زیادہ محبوب ہے، میں یا فاطمہ؟۔ آپ نے فرمایا : فاطمہ مجھے تم سے زیادہ محبوب ہے اور تم میرے نزدیک ان سے زیادہ عزت والے ہو۔ (اشرف المؤید)

وصال و جنازہ

سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال فرمانے کا حضرت سیدہ زہراء بتول رضی اللہ عنہا کو اس قدر صدمہ ہوا کہ اس کے بعد آپ کبھی ہنستی ہوئی نہیں دیکھی گئیں، حضرت سیدہ زہراء بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مرض الوفات میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہء مطہرہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے تیمارداری کے خصوصی فرائض انجام دیئے، حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا نے یہ وصیت فرمائی تھی کہ میری وفات کے بعد مجھ کو غسل حضرت اسماء دیں گی، چنانچہ وصیت کے مطابق انھوں نے غسل دیا، ان جیسے امور سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت صدیق اکبر بلکہ ان کا گھرانہ آلِ رسول کے گھرانہ کے ساتھ دکھ درد میں شریک ایک دوسرے سے بہت قریب اور باہم شیر وشکر تھے اور یہی اوصافِ حمیدہ اور اخلاقِ فاضلہ تمام صحابہ وصحابیات رضی اللہ عنہم اجمعین کے تھے جو قرآنِ کریم احادیث مبارکہ اور صحیح تاریخ سے ثابت ہیں، اس کے برخلاف چیزیں جھوٹے راویوں کی روایتیں اور اہل باطل کے گھڑے ہوئے قصے کہانیاں، نرے افسانہ کے قبیل سے اور بالکل غیر معتبر ہیں یا پھر مأوّل ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الغرض جب حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوگیا اور وصیت کے مطابق غسل وکفن دلا کر جنازہ تیار ہوگیا تو حضراتِ صحابہء کرام بشمول حضرت صدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ عنہما بھی جنازہ میں شریک ہوئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہ سے نماز پڑھانے کی درخواست کی اور کہا کہ چلئے آگے بڑھ کر نماز جنازہ پڑھائیے حضرت شیر خدا علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں آگے نہیں بڑھ سکتا، آپ ہی آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں

ما كنت لأتقدم وأنت خليفة رسول الله ﷺ فتقدم أبوبكر وصلّى عليها

(کنز العمال خط فی رواۃ مالک) جلد ۶ صفحہ ۳۱۸ (طبع قدیم) روایت ۵۲۹۹ باب فضائل الصحابہ۔ فصل الصدیق مسندات علی)

تو حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے جواب دیا کہ آپ خلیفہ رسول ہیں آپکی موجودگی میں "میں" آگے بڑھ کر جنازہ نہیں پڑھا سکتا پس ابوبکر صدیق نے آگے بڑھ کر جنازہ پڑھایا۔

بعض روایات میں خود حضرت علی المرتضیٰ وحضرت عباس رضی اللہ عنہما کے جنازہ پڑھانے کا بھی ذکر ہے۔ 3 رمضان المبارک سن 11ھ کو آپ نے بھی وصال فرمایا۔ اور جنت البقیع (مدینہ منورہ کا مشہور قبرستان) میں تدفین عمل میں آئی۔

اولاد امجاد

آپ کے بطن مبارک سے تین صاحبزادے حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ حضرت سیدنا امام حسین اور حضرت محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تین صاحبزادیاں حضرت سیدہ ام کلثوم، حضرت سیدہ زینب اور حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن پیدا ہوئیں۔

واضح رہے کہ ہر دَور کی مسلم خواتین کے لئے حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت طیبہ قابل تقلید اور جنت میں لے جانے والی ثابت ہوگی، بالخصوص دورِ حاضر کی خواتین کو ان کی حجابانہ زندگی سے سبق لینا چاہئے کہ آپ نے انتقال سے قبل یہ وصیت فرمائی تھی کہ میرا جنازہ دن کی روشنی میں نہ لے جایا جائے، تاکہ اس پر کسی غیر محرم کی نظر نہ پڑے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سحری گھر (بہاولپور) میں اور افطار مدینہ منورہ میں

الحمدللہ رب العالمین سرکار کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضل وکرم سے مدینہ منورہ کے لیے روانگی ہے۔آج پاکستان میں ۵ رمضان المبارک 11 مئی 2019ء ہفتہ ہے۔فقیر نے صبح سحری عجوہ کھجور کے ساتھ اپنے گھر میں کی چائے پی کر ملک محمد ارشد ابن ملک محمد صدیق چنٹر کو فون کیا وہ گاڑی لایا تقریباً صبح 30-3 بجے بہاولپور سے روانہ ہوئے اڈہ لاڑ کے قریب نماز فجر ادا کی تقریباً 30-5 بجے ملتان کے انٹرنیشنل ائیر پورٹ میں داخل ہوئے آج کوئی معمول سے زیادہ رش تھا چیکنگ اور بورڈنگ سے فراغت کے بعد امیگریشن کا مرحلہ گذر کر انتظار گاہ پہنچا تو مدینہ منورہ جانے والے مسافر جہاز کی طرف روانہ ہو رہے تھے فقیر بھی لائن میں لگ گیا بس کے ذریعے جہاز تک پہنچے فقیر کی سیٹ نمبر 4-F ہے۔ٹھیک 30-7 بجے پی آئی اے کے جہاز کے کپتان نے اعلان کیا کہ ہم ملتان سے مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہو رہے ہیں ہمارا یہ سفر 4-30 گھنٹے کا ہوگا درود وسلام کے ساتھ ہم نے دعا سفر پڑھی اور جہاز نے اڑان بھری فقیر کی آنکھ لگ گئی۔مدینہ منورہ کے وقت کے مطابق تقریباً 10 بجے جہاز نے مدینہ منورہ کے مقدس زمین کے بوسے لئے ہم جہاز سے امیگریشن کاؤنٹر پر آئے دخول کے مہر لگائی گئی حصول سامان کے بعد فقیر باہر آیا احباب میں سے کوئی موجود نہ تھا دراصل رمضان المبارک میں اہل مدینہ کا معمول نماز فجر کے بعد سوجانا ہے ۔ تقریباً 12_1 بجے اٹھنا ہے ۔ حافظ احمد بھائی (بہاولپوری) کو اطلاع تو دی تھی کہ 10 بجے مطار مدینہ منورہ آجائیں مگر وہ موجود نہ تھے فقیر نے ایک ٹیکسی والے سے اپنی رہائش گاہ کا پتہ بتا کر پہچانے کی بات تو 50 ریال کرایہ طے ہوا 11 بجے میں فقیر اپنی قیام گاہ آگیا۔شام 3 بجے کے حرم نبوی شریف آیا ظہر وعصر باب النساء میں ادا کی افطاری تک یہیں رہا آج مدینہ منورہ میں ۶ رمضان المبارک ہے یوں صبح سحری پاکستان بہاولپور میں اور افطار مدینہ منورہ میں نصیب ہوا فالحمدللہ علی ذالک۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کرامتِ امیر طیبہ

یوں تو یہ حقیقت ہے کہ حرمین طیبین کے لیے حاضری کی لسٹیں امیر طیبہ سید الشہداء کے دربار میں تیار ہوتی ہیں حجاج و معتمرین کی اصل اپروول (اجازت نامہ) امیر طیبہ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے دربار سے جاری ہوتی ہے۔ فقیر کا معمول ہے کہ مدینہ طیبہ سے جدائی کے وقت امیر طیبہ کی بارگاہ میں آ کر دوبارہ حاضری کی تاریخ عرض کرتا ہوں 24 شعبان المعظم کو پاکستان جاتے وقت عرض کر کے گیا تھا کہ پانچواں یا چھٹا روزہ رمضان المبارک مدینہ پاک میں حاضر ہو جاؤں۔

پاکستان بہاولپور پہنچ کر صوفی مختار احمد اویسی کو ٹکٹ کرانے کا ذمہ لگا دیا وہ محترم رانا محمد وسیم (پی آئی اے) بہاولپور سے مسلسل رابطہ میں رہے۔ دو دن قبل نوید سنائی کہ 5 رمضان المبارک ملتان شریف تا مدینہ منورہ کی سیٹ ہوگی ہے فقیر نے شکر ادا کیا۔ وقت مقررہ پر ہم دونوں (فقیر اور صوفی مختار احمد اویسی) ملتان ائیر پورٹ پہنچے ٹکٹ کے پرنٹر صوفی صاحب کے پاس تھے پی آئی اے کاونٹر پر صوفی صاحب نے اپنا اور فقیر کا سامان اور ٹکٹ آگے بڑھایا سامان پر ٹیگ بھی لگ گئے سیٹ کے لیے بورڈنگ کارڈ فقیر کو دے دیا اور صوفی صاحب کو کہا آپ چانس پہ ہیں فقیر کو پریشانی ہوئی کیونکہ صوفی صاحب گذشتہ کئی دنوں سے اپنے عمرہ ویزہ اور فقیر کی ٹکٹ کے لیے کوشاں رہے فقیر کافی دیر اس انتظار میں رہا کہ شاید صوفی صاحب کا کام بن جائے بہاولپور پی آئی اے آفس سے بھی رابطہ کیا آخر ایک اہلکار نے فقیر سے کہا حاجی صاحب آپ جائیں کہیں آپ کا معاملہ بھی گڑبڑ نہ ہو جائے فقیر امیگریشن کی طرف بڑھا ایگزٹ کی مہر لگوائی اور انتظار گاہ پہنچا تو جہاز میں جانے کا اعلان ہو گیا صوفی صاحب کا انتظار رہا مگر ان کا کام نہ بن سکا۔ فقیر جب سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو یاد آیا کہ عرض کر کے گیا تھا ۵/۶ رمضان المبارک واپس حاضر ہو جاؤں تو حسن اتفاق دیکھیں پاکستان سے روانہ ہوا تو 5 رمضان

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

المبارک ہے جبکہ مدینہ طیبہ میں 6 رمضان المبارک ہے۔ یہ امیر طیبہ کی کرامت ہے کہ ان کے سخی دربار میں مجھ جیسا نکما بھکاری جو سوال کرے وہ پورا فرماتے ہیں۔
آج 9 رمضان المبارک 1440ھ شب منگل کو مسجد نبوی شریف میں نماز عشاء وتراویح کے بعد کمرے میں واپس آیا تو یہ بہت ہی سبق آموز واقعہ پڑھنے کو ملا جو نذر قارئین ہے

بچیوں کو زندہ درگور کرنا

حضرت دحیہ بن خلیفہ بن فروہ بن فضالہ قلبی رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں نہایت خوبصورت تھے۔ تاریخ نگار لکھتے ہیں کہ آپ کا حسن اس قدر تھا کہ عرب کی عورتیں دروازوں کے پیچھے کھڑے ہو کر یعنی چھپ کر حضرت دحیہ قلبی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کرتی تھیں۔لیکن اس وقت آپ مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ایک دن سرورِ کونین تاجدارِ مدینہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر حضرت دحیہ قلبی پر پڑی۔آپ نے ان کے چہرہ کو دیکھا کہ اتنا حسین نوجوان ہے۔آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی؛ یا اللہ اتنا خوبصورت نوجوان بنایا ہے،اس کے دل میں اسلام کی محبت ڈال دے،اسے مسلمان کر دے،اتنے حسین نوجوان کو جہنم سے بچالے۔آپ نے دعا فرمائی،تو حضرت دحیہ قلبی رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔
حضرت دحیہ قلبی رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے؛ یارسول اللہ ! بتائیں آپ کیا احکام لے کر آئے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ واحد ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں۔پھر توحید ورسالت کے بارے میں حضرت دحیہ قلبی کو بتایا۔حضرت دحیہ نے کہا؛ اللہ کے نبی میں مسلمان تو ہو جاؤں لیکن ایک بات کا ہر وقت ڈر لگا رہتا ہے ایک گناہ میں نے ایسا کیا ہے کہ آپ کا اللہ مجھے کبھی معاف نہیں کرے گا۔آپ نے فرمایا؛ اے دحیہ بتا تو نے کیسا گناہ کیا ہے؟ تو حضرت دحیہ قلبی نے کہا؛ یارسول اللہ میں اپنے قبیلے کا سربراہ ہوں۔اور ہمارے ہاں بیٹیوں کی پیدائش پر انہیں زندہ دفن کیا جاتا ہے۔میں کیونکہ قبیلے کا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سردار ہوں اس لیے میں نے ستر گھروں کی بیٹیوں کو زندہ دفن کیا ہے۔ آپ کا رب مجھے کبھی معاف نہیں کرے گا۔ اسی وقت حضرت جبریل امین علیہ السلام حاضر ہوئے؛ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اللہ سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ اسے کہیں اب تک جو ہو گیا وہ ہو گیا اس کے بعد ایسا گناہ کبھی نہ کرنا۔ ہم نے معاف کر دیا۔

حضرت دحیہ آپ کی زبان سے یہ بات سن کر رونے لگے۔ آپ نے فرمایا دحیہ اب کیا ہوا ہے؟ کیوں روتے ہو؟ حضرت دحیہ قلبی کہنے لگے؛ یارسول اللہ، میرا ایک گناہ اور بھی ہے جسے آپ کا رب کبھی معاف نہیں کرے گا۔ آپ نے فرمایا دحیہ کیسا گناہ؟ بتاؤ؟

حضرت دحیہ قلبی عرض کرنے لگے؛ یارسول اللہ، میری بیوی حاملہ تھی اور مجھے کسی کام کی غرض سے دوسرے ملک جانا تھا۔ میں نے جاتے ہوئے بیوی کو کہا کہ اگر بیٹا ہوا تو اس کی پرورش کرنا اگر بیٹی ہوئی تو اسے زندہ دفن کر دینا۔ دحیہ روتے جا رہے ہیں اور واقعہ سناتے جا رہے ہیں۔ میں واپس بہت عرصہ بعد گھر آیا تو میں نے دروازے پر دستک دی۔ اتنے میں ایک چھوٹی سی بچی نے دروازہ کھولا اور پوچھا کون؟ میں نے کہا : تم کون ہو؟ تو وہ بچی بولی؛ میں اس گھر کے مالک کی بیٹی ہوں۔ آپ کون ہیں؟ دحیہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، میرے منہ سے نکل گیا : اگر تم بیٹی ہو اس گھر کے مالک کی تو میں مالک ہوں اس گھر کا۔ یارسول اللہ! میرے منہ سے یہ بات نکلنے کی دیر تھی کہ چھوٹی سی اس بچی نے میری ٹانگوں سے مجھے پکڑ لیا اور بولنے لگی؛ بابا بابا بابا بابا آپ کہاں چلے گئے تھے؟ بابا میں کس دن سے آپ کا انتظار کر رہی ہوں۔ حضرت دحیہ قلبی روتے جا رہے ہیں اور عرض کرتے ہیں؛ یارسول اللہ! میں نے بیٹی کو دھکا دیا اور جا کر بیوی سے پوچھا؛ یہ بچی کون ہے؟ بیوی رونے لگ گئی اور کہنے لگی؛ دحیہ! یہ تمہاری بیٹی ہے۔ یارسول اللہ! مجھے ذرا ترس نہ آیا۔ میں نے سوچا میں قبیلے کا سردار ہوں۔ اگر اپنی بیٹی کو دفن نہ کیا تو لوگ کہیں گے ہماری بیٹیوں کو دفن کرتا رہا اور اپنی بیٹی سے پیار کرتا ہے۔ حضرت دحیہ کی آنکھوں سے اشک زار و قطار نکلنے لگے۔ یارسول اللہ وہ بچی بہت خوبصورت، بہت حسین

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تھی۔میرا دل کر رہا تھا اسے سینے سے لگا لوں۔پھر سوچتا تھا کہیں لوگ بعد میں یہ باتیں نہ کہیں کہ اپنی بیٹی کی باری آئی تو اسے زندہ دفن کیوں نہیں کیا؟ میں گھر سے بیٹی کو تیار کروا کر نکلا تو بیوی نے میرے پاؤں پکڑ لیے۔دحیہ نہ مارنا اسے۔دحیہ یہ تمہاری بیٹی ہے۔ ماں تو آخر ماں ہوتی ہے۔میں نے بیوی کو پیچھے دھکا دیا اور بچی کو لے کر چل پڑا۔راستے میں میری بیٹی نے کہا؛ بابا مجھے نانی کے گھر لے کر جا رہے ہو؟ بابا کیا مجھے کھلونے لے کر دینے جا رہے ہو؟ بابا ہم کہاں جا رہے ہیں؟ دحیہ قلبی روتے جاتے ہیں اور واقعہ سناتے جا رہے ہیں۔یارسول اللہ !میں بچی کے سوالوں کا جواب ہی نہیں دیتا تھا۔وہ پوچھتی جا رہی ہے بابا کدھر چلے گئے تھے؟ کبھی میرا منہ چومتی ہے،کبھی بازو گردن کے گرد دے لیتی ہے۔لیکن میں کچھ نہیں بولتا۔ایک مقام پر جا کر میں نے اسے بٹھا دیا اور خود اس کی قبر کھودنے لگ گیا۔آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دحیہ کی زبان سے واقعہ سنتے جا رہے ہیں اور روتے جا رہے ہیں۔میری بیٹی نے جب دیکھا کہ میرا باپ دھوپ میں سخت کام کر رہا ہے،تو اٹھ کر میرے پاس آئی۔اپنے گلے میں جو چھوٹا سا دوپٹہ تھا وہ اتار کر میرے چہرے سے ریت صاف کرتے ہوئے کہتی ہے؛ بابا دھوپ میں کیوں کام کر رہے ہیں؟ چھاؤں میں آ جائیں۔بابا یہ کیوں کھود رہے ہیں اس جگہ؟ بابا گرمی ہے چھاؤں میں آ جائیں۔اور ساتھ ساتھ میرا پسینہ اور مٹی صاف کرتی جا رہی ہے۔لیکن مجھے ترس نہ آیا۔آخر جب قبر کھود لی تو میری بیٹی پاس آئی۔میں نے دھکا دے دیا۔وہ قبر میں گر گئی اور میں ریت ڈالنے لگ گیا۔بچی ریت میں سے روتی ہوئی اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ میرے سامنے جوڑ کر کہنے لگی؛ بابا میں نہیں لیتی کھلونے۔بابا میں نہیں جاتی نانی کے گھر۔بابا میری شکل پسند نہیں آئی تو میں کبھی نہیں آتی آپ کے سامنے۔بابا مجھے ایسے نہ ماریں۔یارسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ریت ڈالتا گیا۔مجھے اس کی باتیں سن کر بھی ترس نہیں آیا۔ میری بیٹی پر جب مٹی مکمل ہو گئی اور اس کا سر رہ گیا تو میری بیٹی نے میری طرف سے توجہ ختم کی اور بولی؛ اے میرے مالک میں نے سنا ہے تیرا ایک نبی آئے گا جو بیٹیوں کو عزت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دے گا۔جو بیٹیوں کی عزت بچائے گا۔اے اللہ وہ نبی بھیج دے بیٹیاں مر رہی ہیں۔پھر میں نے اسے ریت میں دفنا دیا۔حضرت دحیہ قلبی رضی اللہ عنہ واقعہ سناتے ہوئے بے انتہا روئے۔یہ واقعہ جب بتا دیا تو دیکھا آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنا رو رہے ہیں کہ آپ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی۔آپ نے فرمایا؛ دحیہ ذرا پھر سے اپنی بیٹی کا واقعہ سناؤ۔اس بیٹی کا واقعہ جو مجھ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے انتظار میں دنیا سے چلی گئی۔آپ نے تین دفعہ یہ واقعہ سنا اور اتنا روئے کہ آپ کو دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رونے لگ گئے اور کہنے لگے؛اے دحیہ کیوں رلاتا ہے ہمارے آقا کو؟ہم سے برداشت نہیں ہو رہا۔آپ نے حضرت دحیہ سے تین بار واقعہ سنا تو حضرت دحیہ کی رو رو کر کوئی حالت نہ رہی۔اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ اسلام حاضر ہوئے اور عرض کیا؛ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !اللہ سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم !دحیہ کو کہہ دیں وہ اُس وقت تھا جب اس نے اللہ اور آپ کو نہیں مانا تھا۔اب مجھ کو اور آپ کو اس نے مان لیا ہے تو دحیہ کا یہ گناہ بھی ہم نے معاف کر دیا ہے۔اس کے بعد آپ نے فرمایا جس نے دو بیٹیوں کی کفالت کی،انہیں بڑا کیا،ان کے فرائض ادا کیے،وہ قیامت کے دن میرے ساتھ اس طرح ہوگا جس طرح شہادت کی اور ساتھ والی انگلی آپس میں ہیں۔

جس نے دو بیٹیوں کی پرورش کی اس کی یہ اہمیت ہے تو جس نے تین یا چار یا پانچ بیٹیوں کی پرورش کی اس کی کیا اہمیت ہوگی؟بیٹیوں کی پیدائش پر گھبرایا نہ کریں انہیں والدین پر بڑا مان ہوتا ہے اور یہ بیٹیاں اللہ کی خاص رحمت ہوتی ہیں۔

حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حالات

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت دحیہ بن خلیفہ بن فروہ بن فضالہ رضی اللہ عنہ کے مختصر احوال عرض کئے جائیں وہ مشہور صحابی ہیں۔مالدار تاجر تھے،نبی ﷺ کی خدمت میں تحائف بھیجا کرتے تھے۔ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : پہلا غزوہ جس میں وہ شریک

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہوئے غزوہ خندق ہے۔ یہ بھی کہا گیا کہ سب سے پہلے غزوہ اُحد میں شریک ہوئے تھے البتہ بدر میں شریک نہیں تھے۔(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، حرف الدال، دح)

حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے اور بھی کئی غزوات میں شرکت کی۔غزوہ یرموک میں فوج کے ایک دستے کی کمان بھی آپ کے ہاتھ میں تھی۔آپ غزوہ خیبر میں بھی شریک تھے۔

جب غزوہ خیبر کے قیدی تقسیم کیے گئے تو صفیہ بنت حیی بن اخطب (جو کہ یہودی سردار کی بیٹی تھیں) حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئیں۔سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بہت حسین وجمیل تھیں۔(بخاری شریف، المغازی، غزوۃ خیبر،)

مگر حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو حاصل کر لینے کے وقت اختلاف ہوگیا۔لوگوں نے کہا کہ صفیہ بنو قریظہ اور بنو نضیر کی سیدہ یعنی سردار کی بیٹی ہیں اور ایسی عورت بہتر ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے لیے مختص کر لیں۔گویا ان صحابہ کے نزدیک شاہِ دو عالم ﷺ کا گھر ہی خیبر کی اس شہزادی کے شایانِ شان تھا۔نبی اکرم ﷺ نے انہیں آزاد کر کے خود اُن سے نکاح کر لیا۔

یوں بی بی صفیہ رضی اللہ عنہا کو ام المومنین ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

5ھ میں حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو ہرقل کے پاس نبی اکرم ﷺ کا خط پہنچانے کا کام سپرد کیا گیا، جس میں ہرقل کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔

(مسند احمد 1/262)

اس موقع پر حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے اپنا منصب بیان کرنے کے لیے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کا پیغام رساں اور ایلچی رسولُ رسولِ اللہ قرار دیا۔

(سیر اعلام النبیاء از امام ذھبی 2/397)

امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:

ہمارے نزدیک دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی مرویات کی تعداد چھ تک ہے۔

(الاصابۃ، رقم 2390)

آپ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت تک زندہ رہے۔(ایضا)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حضرت جبریل علیہ السلام حضرت دحیہ کلبی کی شکل میں

حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو یہ بھی شرف حاصل ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام اکثر ان کی شکل میں بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہوتے تشریف تھے۔ (کبھی کبھی اجنبی آدمی کی شکل میں بھی آ جایا کرتے تھے جیسا کہ مسلم، الایمان میں 'حدیث جبریل' ہے)۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

کان جبریل یاتی النبی ﷺ فی صورۃ دحیۃ الکلبی (مسند احمد 2/107)

حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ بہت حسین وجمیل تھے۔مدینہ میں ان کے حسن و جمال کے چرچے تھے۔عجلی نے اپنی تاریخ میں عوانہ بن حکم سے روایت کی ہے اور کہا:

دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ اجمل الناس (لوگوں سے زیادہ حسین) تھے۔(الاصابۃ، حرف: د)

ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

خوبصورتی میں دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ ضرب المثل تھے۔(ایضا)

خود نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

(کان جبریل یاتینی علی صورۃ دحیۃ الکلبی وکان دحیۃ رجلا جمیلاً)

"حضرت جبریل میرے پاس دحیہ کلبی کی صورت میں آتے ہیں اور دحیہ خوبصورت آدمی ہیں۔"

(اس روایت کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مذکورہ بالا روایات اور حالات وواقعات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حسن و جمال کی وجہ سے ہی حضرت جبریل علیہ السلام ان کی صورت اختیار کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔طبرانی کی روایت کے الفاظ (کان جبریل یاتینی علی صورۃ دحیۃ الکلبی وکان دحیۃ رجلا جمیلاً) بھی اس کی ایک دلیل ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عمرہ شریف کا ہدیہ بحضور ام المؤمنین

سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا

آج ہی سحری کر کے مدینہ طیبہ سے جدہ روانگی ہوئی ۔نماز فجر راہ مکہ میں ادا کی صبح 7-30 بجے جدہ کے علاقہ البلد میں محترم محمد صابر غوری کے ہاں آ گئے ۔

حجاز مقدس میں آج 9 رمضان المبارک منگل ہے ۔ بعد نماز مغرب شب بدھ 10 رمضان المبارک شروع ہو جائے گا۔آج حضرت ام المؤمنین سیدہ بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا یوم وصال ہے ۔آج شب ہم عمرہ شریف کی ادائیگی کے لیے جدہ سے مکہ مکرمہ روانہ ہو رہے ہیں ۔اس عمرہ کا ہدیہ بحضور ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا پیش ہے ۔

(مدینے کا بھکاری محمد فیاض احمد اویسی)

رضوی صاحب کی رہائی عمل میں آئی ہے

فقیر کو شب بدھ مکہ مکرمہ میں حافظ غلام مرتضیٰ اویسی نے خوشخبری سنائی کہ امیر المجاہدین حضرت علامہ حافظ خادم حسین رضوی صاحب کی رہائی عمل میں آئی ہے بہت خوشی ہوئی ۔عین کعبہ معظمہ کے سامنے مجاہدین تحفظ ناموس رسالت و غازیان تحریک ختم نبوت کے لیے ڈھیروں دعائیں کیں ۔اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گستاخ اور ان کے حامیوں کو دنیا و آخرت میں ذلیل و رسواء کرے گا۔منکرین ختم نبوت اور ان کے حامیوں کا منہ کالا تھا اور کالا رہے گا۔

ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا

آج 10 رمضان المبارک بعد نماز عصر محترم محمد صابر غوری کے گھر جدہ میں محفل شریف بیاد ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا منعقد ہوئی ۔محترم قاری محمد صدیق

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نقشبندی، و دیگر احباب نے قصیدہ بردہ شریف وگلہائے عقیدت بحضور سرورکونین ﷺ پیش کئے۔فقیر نے قبل از افطار سیدہ بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہا کے فضائل عرض کئے۔

خطبہ مسنونہ کے بعد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بارگاہِ رسالت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حاضر ہو کر عرض کیا : اے اللہ کے رسول! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ کے پاس حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دسترخوان لا رہی ہیں جس میں کھانا پانی ہے جب وہ لائیں ان سے ان کے رب کا سلام فرمانا۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فضائل خدیجۃ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

الزوجۃ الوفیہ وفاداربیوی

مکہ مکرمہ میں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلوت کے جلوؤں کے لیے غارِ حرا میں کئی دن و راتیں بسر فرما رہے تھے کہ دریں اثناء حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہِ خداوندی سے وحی لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا (اقراء) پڑھئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "ماانا بقارء "میں نہیں پڑھتا اس کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنی آغوش میں لے کر بھینچا پھر چھوڑ کر دوبارہ کہا (اقراء) پڑھئے، میں نے کہا : میں نہیں پڑھتا، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پھر آغوش میں لے کر بھینچا پھر چھوڑ کر کہا پڑھئے میں نے کہا میں نہیں پڑھتا۔ تیسری مرتبہ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آغوش میں لے کر بھینچا پھر چھوڑ کر کہا۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۔خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۔اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۔الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۔عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ

پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم جس نے قلم سے لکھنا سکھایا آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا۔ (پ30،العلق 1 تا5)

یہ پہلی وحی تھی اس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی طبیعت بے حد متاثر ہوئی گھر واپسی پر سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا" :زملونی زملونی" مجھے کمبل اڑھاؤ مجھے کمبل اڑھاؤ۔سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کے جسم انور پر کمبل ڈالا اور چہرہ انور پر سرد پانی کے چھینٹے دیئے تا کہ خشیت کی کیفیت دور ہو۔پھر آپ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سارا حال بیان فرمایا۔انہوں نے آپ کو تسلی دیتے ہوئے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ اچھا ہی فرمائے گا کیونکہ آپ صلہ رحمی فرماتے،عیال کا بوجھ اٹھاتے، ریاضت ومجاہدہ کرتے،مہمان نوازی فرماتے،بیکسوں اور مجبوروں کی دستگیری کرتے،محتاجوں اور غریبوں کے ساتھ بھلائی کرتے لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آتے،لوگوں کی سچائی میں انکی مدد اور ان کی برائی سے حذر فرماتے ہیں،یتیموں کو پناہ دیتے ہیں سچ بولتے ہیں اور امانتیں ادا فرماتے ہیں۔سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان باتوں سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو تسلی واطمینان دلایا کفار قریش کی تکذیب سے رحمت کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جو غم اٹھاتے تھے وہ سب سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھتے ہی جاتا رہتا تھا اور آپ خوش ہو جاتے تھے اور جب سرکار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لاتے تو وہ آپ کی خاطر مدارات فرماتیں جس سے ہر مشکل آسان ہو جاتی۔

(مدارج النبوت،قسم دوم،باب سوم دربدووحی وثبوت نبوت ...الخ،ج ۲ وقسم پنجم،باب دوم درذکر ازواج مطہرات وی،ج ۲)

بعد وصال ذکر خیر

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اکثر ذکر فرماتے رہتے تھے۔ بعض اوقات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بکری ذبح فرماتے اور پھر اس کے گوشت کے ٹکڑے کر کے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سہیلیوں کے گھر بھیجتے صرف اس لئے کہ یہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سہیلیاں تھیں۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فضائل خدیجۃ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

محفل کے اختتام پر صاحب خانہ محترم محمد صابر غوری نے ہدیہ صلوٰۃ وسلام پیش کیا حضرت سید شوکت حسین قادری اویسی خلیفہ مجاز حضور فیض ملت نے دعا فرمائی اتنے میں افطار کا وقت ہوا سب نے کھجور اور شربت کے ساتھ افطاری کی اور بعد میں نماز مغرب ادا کی، محترم محمد عامر غوری نے بہت ہی سپیشل آرڈر پر (لحم مندی) چاولوں پر بکرا کا گوشت تیار کرایا سب حاضرین نے شوق سے لنگر کھایا۔ اور صاحب خانہ کے لیے ڈھیروں دعائیں ہوئیں۔ دریں اثناء فقیر کے مطالعہ میں سخاوت مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ایک روایت گذری جو نذر قارئین کرام ہے۔

سخاوت میرے نبی کریم کی ﷺ

ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے غزوہ حنین کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے صفوان بن امیہ کو سو اونٹ غنیمت دیئے پھر سو اونٹ پھر سو اونٹ ابن شہاب رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے ہم سے کہا۔ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ کہتا تھا کہ خدا کی قسم حضور ﷺ نے جو کچھ مجھے عطا فرمایا بہت عطا فرمایا۔ حالانکہ میں آپ کو مخلوق میں سب سے برا سمجھتا تھا لیکن حضور ﷺ مجھے برابر عنایت فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ اب میرا حال یہ ہے کہ میں مخلوق میں حضور ﷺ سے بڑھ کر کوئی مجھے محبوب نہیں۔

مروی ہے کہ ایک دیہاتی نے آ کر حضور ﷺ سے کچھ مانگا۔ آپ نے اس کو عنایت فرما دیا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

۔پھر فرمایا،کیا میں نے تم پر احسان کیا ہے؟اس نے کہا نہیں آپ نے کچھ احسان نہیں کیا۔
اس پر مسلمان غضب ہوئے اور اس کے مارنے کو کھڑے ہوئے۔اور نبی کریم ﷺ نے
ان کو اشارے سے روک دیا۔پھر حضور ﷺ کھڑے ہوئے اور اپنے کاشانہ اقدس میں
تشریف لے گئے اور اس کی طرف مزید مال بھیجا پھر فرمایا: کیا میں نے تم پر احسان کیا
؟اس نے کہا ہاں اللہ تعالیٰ آپ کو اہل وعیال کی جانب سے برکت دے۔پھر اس سے
حضور ﷺ نے فرمایا۔تو نے مجھ سے جو کہا لیکن میرے صحابہ کرام کے دل میں تیری
طرف سے انقباض ہے اگر تو پسند کرے تو تو ان کے سامنے بھی وہی کہہ دے جو تو نے مجھ
سے کہا تا کہ تیری طرف سے ان کے بھی دل صاف کو جائیں۔اس نے کہا بہت اچھا۔
جب دوسرا دن آیا یا شام آئی تو وہ اعرابی آیا۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک یہ
وہی دیہاتی ہے اس نے جو کچھ کہا کہا پس میں نے اس کو اور دیا۔اب وہ کہتا ہے کہ میں
راضی ہوگیا۔کیا یہ بات ٹھیک ہے؟اس دیہاتی نے کہا: ہاں اللہ تعالیٰ آپ کو اہل وعیال
کی جانب سے برکت دے۔اسکے بعد حضور ﷺ نے فرمایا: میری اور اس کی مثال اس
شخص کی طرح ہے جس کی اونٹنی کو اور وہ بھاگ جائے۔پھر لوگ اس کے پیچھے دوڑیں
مگر وہ اونٹنی قریب ہونے کی بجائے دور ہی بھاگتی جائے۔اس وقت ان کا مالک اس
سے کہے کہ میرے اور اونٹنی کے معاملہ میں تم دخل مت دو۔میں اس کیلئے تم سے زیادہ نرم
ہوں اور وہ خوب جانتی ہے۔پس وہ اونٹنی کے آگے سے آیا اور زمین کی سبزی دیکھا کر
اس کو پکڑ لیا اور لوٹا لایا۔یہاں تک کہ وہ آ کر بیٹھ گئی اور اس کے اوپر کجاوہ باندھ دیا اور
اس پر سیدھا وہ بیٹھ گیا اور اگر میں تم کو چھوڑ دیتا جیسا کہ اس نے کہا تھا تو تم اس کو قتل کر
دیتے اور وہ جہنم میں جاتا؟؟؟؟

(اشفاء ص108،مجمع الزوائد 9/15_ 16،کشف الاستار)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہم جدہ سے مدینہ منورہ راوانہ ہوئے

10 رمضان المبارک 1440ء۔ بدھ 15 مئی 2019ء ام المؤمنین سیدہ طیبہ طاہرہ بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے یوم وصال پر محترم محمد صابر غوری (کاکو) کے گھر الھند اویہ البلد جدہ میں آج محفل پاک ہے محفل کے اختتام پر اویسیوں کا قافلہ مدینہ منورہ روانہ ہو جائے گا۔

شب جمعرات تقریب سے فراغت کے بعد طے ہوا کہ مدینہ منورہ جلد پہنچنا چاہیے ہم لوگ (فقیر اور میرے پیر بھائی صوفی مختار احمد اویسی، حافظ غلام مرتضیٰ اویسی) روانہ ہوئے۔ جدہ سے مدینہ منورہ کا سفر تقریباً چار گھنٹے کا ہے ہمارے سفر کا آغاز تقریباً رات دس بجے ہوا۔

جدہ سے مدینہ طیبہ کا راستہ بہت خوبصورت ہے دور پھیلے ہوئے میدانی علاقے اور بڑے بڑے اونچے پہاڑ ہیں جن کو دیکھ کر طبیعت میں تازگی آ جاتی ہے مگر رات کی تاریکی میں بس ہلکے ہلکے ہویلے سے نظر آتے ہیں۔ مدینہ طیبہ جانے والی ڈبل روڑ بہت صاف ہے کہیں کہیں راستہ ہلکا ہلکا سا گھوما ہوا ہے جس سے گاڑی چلانے والے کو نیند نہیں آتی۔۔ گذشتہ سال سعودی حکومت کی طرف سے گاڑی کی رفتار میں اضافہ کر دیا گیا ہے 140 کی رفتار کی اجازت ہے خیر ہم لوگ تیزی کے ساتھ اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھے حافظ غلام مرتضیٰ اویسی نے بہت خوب انداز سے ڈرائیونگ کی گاڑی میں فیول ہم نے جدہ سے فل کرالیا تھا۔ راستے میں ساسکو پر ہم نے تھوڑا وقفہ کیا نماز عشاء قصر پڑھی جوس وغیرہ پیا اور جانب منزل روانہ ہوئے۔

جب مدینہ منورہ میں داخل ہوے اس وقت ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں ہر آنے والے کو سکون پہنچا رہی تھیں موسم خوشگوار تھا راستہ بھر صوفی صاحب اور فقیر نے جھوم جھوم کر نعتیہ کلام پڑھا۔ ان اشعار پر ہماری آنکھیں بھر آئیں اور خوب ذوق سے بار بار ملکر پڑھتے رہے۔

مدینہ نبی کا قریب آگیا ہے بلندی پہ اپنا نصیب آگیا ہے
نہ گھبرا نہ گھبرا مریض محبت وہ دیکھ سامنے کوئے طیب آیا ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

۔۔شارع قربان پر ہم اپنی رہائش گاہ مسجد بلال کے قریب پہنچے پہلا کام گاڑی کے لیے پارکنگ ڈھونڈنا تھا خیر الحمد اللہ گھر سے قریب ہی پارکنگ مل گئی۔

صبح 3:30 ہو رہے تھے فقیر نے محمد رمضان مدنی مور کو راستہ میں فون پر سحری کا لنگر تیار کرنے کا کہہ دیا تھا کمرے میں پہنچے تو بھائی محمد ریاض احمد اویسی بھائی محمد علی میمن محمد خالد گھمن حاجی قربان علی سومرو و دیگر کئی احباب موجود تھے سحری کے لنگر میں چھولے اور اور گوشت اور سبزی صفرے پر سجا دیئے گئے تندور کی بڑی روٹی (تمیز) تھی چائے پی کر ہم نے مدینہ منورہ میں آ کر سحری کرنے پر اللہ کا شکر ادا کیا۔نماز فجر پڑھ کر ہم سو گئے تقریباً 3 بجے سہ پہر ہم حرم نبوی شریف حاضر ہوے اللہ اللہ کیا ہی خوبصورت منظر تھا ؎

ہر طرف مدینے میں بھیڑ ہے فقیروں کی
ایک دینے والہ ہے سارا جگ سوالی ہے

اہل محبت کا سمندر گنبد خضریٰ شریف کی طرف کشاں کشاں جا رہا تھا ہم بھی اس سمندر میں داخل ہو گئے ہمارے قدم تیزی کے ساتھ اٹھ رہے تھے اور ایک جوش سا تھا اک ولولہ سا تھا واللہ سچ ہے ؎

حاضری سو بار ہو پر حسرت نہیں جاتی

ہم نے نماز ظہر اندر مسجد نبوی شریف اگلی چھتریوں کے نیچے آ کر ادا کی۔آج کے (وظائف) تلاوت و دلائل الخیرات شریف درود مستغاث، حزب البحر مکمل کیئے نماز عصر حنفی وقت کے مطابق پڑھ کر لرزتے قدموں کے ساتھ مواجہہ اقدس کی طرف روانہ ہوا۔بقول صوفی محمد علی ظہوری مرحوم۔

بس یاد رہا اتنا سینے سے لگی جالی
پھر یاد نہیں کیا کیا انوار نظر آئے

یہ ردیف وکافی ہی نہیں حقیقت ہے مگر اس خوش نصیب کے لیے جو عقیدت ومحبت اور آداب حاضری بجالاتے ہوئے متوجہ مواجہہ اقدس کی طرف ہو۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اے زائر خیال تو کر تو کہاں ہے؟؟

اب تو الامان والحفیظ ایک ہاتھ میں جوتا دوسرے ہاتھ میں موبائل تصاویر اور ویڈیو بناتے بناتے حاضری کیا ہوتی بس؟؟؟؟؟ مسلمانوں کی یہ حالت دیکھ کر دل خون کے آنسو روتا ہے کہ ہماری مسلم قوم اس حد تک گر چکی ہے کہ نہ خوف خدا نہ شرم نبی (جل جلالہ وﷺ)

مواجہہ اقدس کے آداب میں سے ہے کہ وہاں آواز کو پست رکھنا ہوتا ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در پر حاضری کی پہلی شرط ارشاد فرماتا ہے کہ اپنی آواز کو بلند نہ کرو۔۔۔ یہ اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا در ہے۔ یہ ادب کا مقام ہے۔ اور ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں۔ یہاں پر خاموشی اختیار کرنی ہے۔ یہاں آوازوں کو پست رکھنا ہے۔ یہ احترام کا در ہے۔ یہاں ادب سے سر جھکا کے رہنا ہے۔ یہاں سانس بھی آہستہ لینی ہے۔ یہاں اعمال ضائع ہو سکتے ہیں۔ چہ جائے کہ یہاں تصاویر بنائی جائیں۔

فوٹو بازی کی وباء میں بعض علماء و مشائخ بھی مبتلاء ہو چکے ہیں جنہوں نے اہل اسلام کو مواجہہ اقدس پر حاضری کے آداب سکھانے تھے وہ خود حاضری کی ساری کاروائی براہ راست فیس بک پر مریدین و عقیدتمندوں کو دکھا رہے ہیں۔ ؎

مجھے زہزنوں سے گلا نہیں تیری رہبری کا سوال ہے

حاضری کے بعد افطاری کے لیے ہم باب بلال کے اندر آ گئے مدینہ طیبہ میں افطاری کا بھی اپنا ہی مزہ ہے ہر کوئی آپ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے دسترخوان پے لے جانا چاہتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچے جب اپنے مخصوص انداز میں ہاتھ پکڑ کر "فطور معنا" بولتے ہیں تو اک عجب سا کیف چھا جاتا ہے۔

حرم نبوی شریف کے اندر تو افطاری میں صرف " دہی ڈبل روٹی (بند) اور کھجور، قہوہ بغیر دودھ کے چائے اور دہی میں ڈالنے کے لیے ایک مصالہ (دقہ)۔ اب آپ کی مرضی ہے بند آپ چائے کے ساتھ کھائیں یا دہی کے ساتھ۔ بادام کا جو بھی ہوتے ہیں۔ زم زم شریف تو ماشاء اللہ وافر مقدار میں ہوتا ہے جی بھر کر پیئیں۔ (مدینے کا بھکاری)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جبل ورقان کی زیارت سے سب کیوں محروم رہتے ہیں

گذشتہ دنوں محترم محمد خرم بٹ قادری ہمیں بدر شریف اور ابواء لے گے واپس بیر روحا پر آنا ہوا حج اور عمرے پر جانے والوں میں اب تو بڑی آسانی سے "بیر روحا" تک پہنچ پاتا ہے اور جو پہنچ جاتا ہے، وہ مناسب رہنمائی نہ ہونے کی وجہ سے سامنے نظر آنے پہاڑ "جبل ورقان" کی زیارت سے محروم رہتا ہے حالانکہ اس مقام سے اس متبرک پہاڑ کی زیارت میں صرف نظر اٹھا کے دیکھنے کا مرحلہ ہی باقی رہ جاتا ہے۔

رسول مکرم ﷺ سے قبل تقریبا "ستر انبیا کرام علیہم السلام حج پر جاتے ہوے بیر روحا کے مقام سے گزرے اور اس کا پانی نوش فرمایا اور یہ کنواں تاریخ میں متبرک مقام کی حیثیت حاصل کر گیا مگر جب اللہ تعالیٰ کے آخری نبی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں تشریف لاتے تو آپ نے اس مقام پر قیام کے دوران اس کنویں میں کلی کی جس کی وجہ سے اس کا پانی "آب شفا" بھی کہلانے لگا اور آج بھی اس میں وافر پانی موجود ہے جو عشاق کے ذوق کی تسکین اور بیماروں کی شفا کا ذریعہ ہے۔

رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق "بیر روحا" بذات خود اور یہ میدان جہاں بیر روحا موجود ہے جنت کا حصہ ہیں - اور یہاں سے سامنے نظر آنے والا "جبل ورقان" بھی جنتی پہاڑ ہے۔

"جبل ورقان" کیوں جنت کا پہاڑ ہے؟ اسکی حقیقت کیا ہے؟ اور کیوں اس کی زیارت کی جستجو ہر مومن اور مسلم کو ہونی چاہیے؟ جاننے کے لیے اھلا "کی درج ذیل سطور پڑھیں ۔سیرت کی کتابوں میں آیا ہے کہ

جبل طور پر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالی نے جب اپنا جلوہ دکھایا تو اسکی تاب نہ لا کر کوہ طور مزید تین حصوں میں تقسیم ہو گیا - ایک حصہ احد کا پہاڑ بنا جو مدینہ منورہ میں موجود ہے اور ہر حاجی اسکی ضرور زیارت کرتا ہے اور اس پہاڑ کے متعلق جانتا ہے کہ رسول اللہ صلی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

علیہ وسلم نے اسے ارشاد فرمایا کہ "احد جنت کا پہاڑ ہے۔
جبکہ کوہ طور کا ٹوٹ کر دوسرا حصہ مدینہ منورہ سے تقریباً 65 پینسٹھ کلو میٹر دور بدر کے راستے میں آنے والے مشہور شفا کے کنویں "بیر روحا" کے سامنے ہے جسکو "جبل ورقان" کہتے ہیں۔

جبل ورقان

معرکہ بدر کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے ساتھ اسی جگہ مشورہ کیا تھا، اس مسجد کے بئر روحۃ سے 9 میل کے فاصلے پر جبل ورقان کے بائیں طرف آثار مبارکہ ملتے ہیں، جبل ورقان کے متعلق آپ کا ارشاد گرامی ہے یہ جنت کے گرم پہاڑوں میں سے ایک ہے یا اللہ اس میں ہمارے لیئے برکت رکھ دے اور اہل جنت کے لیئے بھی اس میں برکت عطا فرما۔ (وفاالوفاء باخبار دارالمصطفیٰ جلد ۲)
لیکن اس پہاڑ کی زیارت ہم میں سے کوی بھی نہیں کر پاتا فلہذا اب جب بھی آپ حرمین شریفین کی حاضری سے مشرف ہو تو "جبل ورقان" کی زیارت کا اہتمام ضرور کریں - اگر آپ بیر روحا جائیں گے تو اس پہاڑ کو بھی وہیں پائیں گے۔
کوہ طور کا ٹوٹا ہوا تیسرا حصہ ینبع YANBU میں "جبل ردوا" کے نام سے موجود ہے۔(بشکریہ وسیم احمد)

مدینہ منورہ کی حدود کے باہر عالی شان محل؟؟

گذشتہ دنوں علامہ محمد نعمان شازلی اویسی عجمان (یو آئی) فیملی سمیت مدینہ منورہ حاضر ہوئے ان کی طبیعت ناساز ہوئی فقیر انہیں مستشفیٰ احد لیکر آیا راستہ میں وادی جرف کے پہاڑ پر بہت بڑا محل نظر آیا فقیر نے انہیں اس کے متعلق بتایا کہ سعودی کے شاہ فہد کی خواہش تھی کہ وہ مدینہ منورہ کے کسی بلند پہاڑ پر اپنا محل بنائے تا کہ مدینہ شہر ان کی نگاہوں کے سامنے رہے۔اس نے جبل احد کی تجویز پیش کی، علما نے اس کے تقدس کے پیشِ نظر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اس تجویز کو رد کر دیا کہ جنت کے پہاڑ پر آپ کا محل دیکھ کر سب ناخوش ہوں گے۔ جبل عیر کے متعلق کہا گیا یہ دوزخ کا پہاڑ ہے، اس لیے یہاں بھی نہیں بنایا جا سکتا۔ جبل الضباء حدودِ مدینہ میں شامل ہے، شاہ فہد کا خیال تھا کہ ان سے ملاقات کے لیے غیر مسلم سربراہان اور وفود بھی آتے ہیں اس لیے اسے بھی مناسب خیال نہ کیا گیا۔ اب رہ گیا جبل الجمعہ، تو اس کی بلند ہموار سطح پر شاہ کے محل کی تعمیر شروع ہوئی۔ ظاہر ہے زرِ کثیر صرف کر کے ایک نہایت خوبصورت محل تیار کیا گیا جہاں شاہ فہد ایک ماہ قیام کیا کرتے تھے۔ رامپ کی شکل میں سڑک تیار کی گئی ہے، ایک طرف مدینہ یونی ورسٹی ہے اور دوسری طرف مدینہ کے شمال مغرب میں تبوک روڈ پر شاہ فہد پرنٹنگ پریس، دنیا کا سب سے بڑا پریس جہاں صرف قرآن کی طباعت ہوتی ہے۔

اب اس پہاڑ یعنی جبل الجمعہ کی تاریخی اہمیت سنو۔ قیامت کے نزدیک جب دنیا میں مسلمان بہت کم رہ جائیں گے اور جو ہوں گے وہ زیادہ تر مدینہ منورہ میں ہوں گے، دجال ظاہر ہوگا اور اس کا قیام اس پہاڑ پر ہوگا۔ حکمِ خداوندی کے سبب وہ حدودِ مدینہ طیبہ میں داخل نہ ہو سکے گا، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے علاوہ اس کی رسائی ہر شہر تک ہوگی، ملائکہ ان دونوں مقدس شہروں کی حفاظت کریں گے۔ وہ اپنی دولت کا لالچ دے کر مسلمانوں کو ورغلائے گا اور مسلمان پیسے کے لالچ میں اس کی طرف کھنچتے چلے جائیں گے۔ حدیث مبارکہ میں ہے۔ ہر وہ آدمی جس کا ایمان خالص نہیں ہوگا وہ مدینہ منورہ سے نکل جائے گا اور صرف مخلص مومن ہی باقی رہ جائیں گے، جن پر دجال مسلط نہیں ہو سکے گا۔

تو جناب؟ شاہ فہد خادمِ حرمین شریفین غیر ارادی طور پر وہاں محل بنا بیٹھے ہیں جہاں دجال کو آ کر ٹھہرنا ہے؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

قرآن پاک کی اشاعت

مدینہ منورہ کے شمال مغرب میں تبوک روڈ پر شاہ فہد پرنٹنگ پریس، دنیا کا سب سے بڑا پریس جہاں صرف قرآن کی طباعت ہوتی ہے۔اور ہر قوم کے لیے ان کی آسانی کو مدِنظر رکھتے ہوئے قرآن طبع کیے جاتے ہیں، اہلِ عجم کے لیے رموز و اوقاف، زیر، زبر، پیش کے بغیر قرآن کی قرات ممکن نہیں ان سب امور کا خیال پیشِ نظر رکھا جاتا ہے۔ بڑی زبانوں میں ترجمہ کے ساتھ لاکھوں قرآنِ پاک، خود کار نظام کے تحت چھاپے جاتے ہیں۔اردو کے علاوہ پاکستان کی علاقائی زبانوں پشتو، براہوی، سندھی اور بلوچی زبان کے تراجم والے قرآن پاک بڑی تعداد میں شائع ہوتے ہیں۔بہترین کاغذ پر دس ملین سالانہ کی تعداد میں چھپنے والے یہ تمام نسخے ہدیتاً تقسیم ہوتے ہیں اور حرمین شریفین کے علاوہ مختلف مساجد میں رکھے جاتے ہیں۔مسجد نبوی کے امام بابا حذیفی اس پریس کے ناظمِ اعلیٰ ہیں۔بہترین قاری حضرات آڈیو کیسٹ تیار کرانے میں دن رات منہمک رہتے ہیں۔اس کے علاوہ کنگ فہد گارڈن قابل دید تفریحی مقام ہے اسی طرح شاہراہ ہجرہ پر لونا پارک جو تین مربع میل سے زیادہ رقبے پر مشتمل ہے، اہل شہر اور باہر سے آنے والوں کے لیے اچھی تفریح گاہ ہے۔

مدینہ منورہ میں عرس مبارک حضور فیض ملت محدث بہاولپوری

آج مدینہ منورہ 15 رمضان المبارک 1440ء/20 مئی پیر شریف ہے۔میرے حضور قبلہ والد گرامی حضرت فیض ملت علامہ حافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدہٗ کا وصال ۱۵/رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ/ ۲۶/اگست ۲۰۱۰ء کو ہوا۔

ان کے یوم وصال پر گذشتہ کئی سالوں سے مدینہ منورہ میں عرس مبارک اہتمام ہوتا ہے۔امسال میرے بہت ہی پیارے دوست محمد سیف الحق جاوید نے مرکزیہ کے ایک ہوٹل میں عرس مبارک تقریب کے لیے خوبصورت وسیع ہال کا انتظام کرایا جزاک اللہ الخیر رات

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تقریباً 12 بجے حضرت سید محمد حسن شاہ المدنی نے تقریب کا آغاز محترم قاری محمد شہنواز اویسی کی تلاوت سے کرایا۔اور حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان محدث بہاولپوری علیہ الرحمہ کی زندگی کے مختلف پہلوں پر سیر حاصل گفتگو کی اور ثناء خوانوں میں حافظ محمد شاہین' محترم محمد سجاد محمود نقشبندی (باب المدینہ کراچی) محمد نقیب نقشبندی مدنی نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گلہائے عقیدت پیش کئے ۔محترم علامہ محمد عاشق فرید (احمد پور شرقیہ) نے" حضور فیض ملت اور عشق رسول" پر اپنے مشاہدات بیان کرتے ہوئے کہا کہ ان کی ہر ادا سنت مصطفی تھی ان کی محفل میں جب بھی جانا ہوتا تو ان کی زبان ذکر مصطفی سے تر ہوتی تھی۔

اہلسنت کے جواں سال خطیب علامہ محمد ثمر عباس قادری نے حضور فیض ملت کی زندگی کے مختلف پہلوؤں بہت ہی خوبصورت گفتگو کی۔

(علامہ محمد ثمر عباس قادری نے اپنی فیس بک آئی ڈی میں لکھا کہ میری زندگی کا سب سے حسین ترین دن ۔۔پیارے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر مقدس ۔۔مدینہ منورہ میں بیان کی سعادت ملی جشن ولادت حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ وعرس مبارک حضور فیض ملت تاج العلماء شیخ القرآن علامہ فیض احمد اویسی صاحب ۔۔محدث بہاولپوری علیہ الرحمۃ۔۔۔الجزیرہ ہوٹل ۔۔مدینہ المنورہ ۔۔)

مولانا محمد خالد رضوی' سمندری شریف فیصل آباد نے حضور فیض ملت کے تبحر علمی پر گفتگو فرمائی اور نائب محدث اعظم حضرت علامہ عبدالرشید رضوی (سمندری شریف) اور حضور فیض ملت کے درمیان محبت و پیار کے واقعات سنا کر محفل میں اک کیف پیدا کر دیا۔

اور تحریک لبیک یارسول اللہ کے مرکزی قائد ڈاکٹر علامہ حافظ محمد آصف اشرف جلالی نے فضائل علماء پر قرآن وحدیث روشنی میں بہت محقق ومدلل خطاب فرمایا اور حضور فیض ملت کی زندگی کے پہلوؤں کو اجاگر کیا۔آخر میں درود وسلام محترم صابر غوری اویسی نے پڑھا۔دعا خلیفہ حضور فیض ملت حضرت سید محمد شوکت حسین قادری رضوی اویسی (مدینہ منورہ) نے کرائی۔

آخر میں سحری شریف کے لیے لنگر نبوی شریف کا وسیع اہتمام تھا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سوشل میڈیا پر عرس مبارک کی دھوم

میڈیا کا دور ہے نیٹ کے ذریعے ایک خبر چار دانگ عالم میں آناً فاناً پہنچ جاتی ہے۔مدینہ منورہ میں عرس فیض ملت کی خبر نے سوشل میڈیا کافی پذیرائی حاصل کی احباب نے بہت بہتر انداز میں اپنے پیغامات لکھے چند ایک کا تذکرہ فقیر کر دیتا ہے ملاحظہ کریں۔

السلام علیکم

ارسلان احمد اصمعی نے اپنے پیغام میں لکھا۔

اللہ تعالیٰ مناظر اہل سنت، محقق اہل سنت، صاحب مصنفِ کتب کثیرہ، یادگارِ اسلاف، عالم باعمل شیخ الحدیث شیخ القرآن حضرت علامہ مفتی فیض احمد اویسی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ پُر انوار پر کروڑہا کروڑ رحمتوں کا نزول فرمائے آمین۔

بہاولپور و مضافات میں

15 رمضان المبارک کو دربار فیض ملت پر تقریب اہتمام ہوا علامہ مختار علی رضوی سیرانی (گجرخان) نے اطلاع دی کہ میں حضرت استاذ گرامی مفتی اعظم پاکستان علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مزار مبارک بہاولپور حاضری کے لیے روانہ ہو چکا۔ختم شریف ہوا تلاوت و نعت خوانی ہوئی لنگر کا اہتمام کیا۔

بستی باقر پور بہاولپور میں مفسر اعظم پاکستان فیض ملت حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رحمتہ اللہ علیہ کے یوم وصال کے موقع پر سالانہ عرس مبارک کی تقریب سے خطیب اہلسنت علامہ قاضی غلام ابوبکر مہروی نے خطاب فرمایا (محمد عمر صدیق)....

محمدیہ کالونی۔قاری ذوالفقار نقشبندی نے بہت شاندار تقریب عرس کی محفل کا پروگرام بنایا قرآن خوانی، نعت خوانی و بیان ہوا۔

فیضان مدینہ بہاولپور میں شیخ القرآن والتفسیر ثانی اعلیٰ حضرت حضور قبلہ فیض ملت حضرت فیض احمد اویسی رحمتہ اللہ علیہ کے عرس مبارک کے سلسلے میں مدنی مرکز دعوت اسلامی بہاولپور میں بعد نماز فجر قرآن خوانی کا سلسلہ ہوا تمام کلاسوں کے طلباء نے قرآن خوانی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خیر پور ٹامیوالی

میں جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے فاضل علامہ غلام دستگیر قادری نے اپنے ادارہ میں تقریب کا اہتمام کیا۔

کوئیٹہ بلوچستان

مدرسہ منبع العلوم میں حضور فیض ملت مفسر اعظم محدث بہاولپوری کے عرس مبارک تقریب ہوئی منتظم محفل علامہ ابوغفران راشد القادری

سرگودھا

مرکزی جامع مسجد حامد علی شاہ سرگودھا میں دعوت ذکر کے زیر اہتمام باباجی محمد حنیف قادری مدنی اویسی کی سرپرستی میں حضور قبلہ سیدی فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مبارک کی تقریب ہوئی علماء کرام نے حضور فیض ملت کی خدمات انہیں خراج تحسین پیش کیا اور افطاری کا وسیع پیمانے پر اہتمام تھا۔

محلہ اسلام پورہ نورانی مسجد

میں بزم فیضان اویسیہ کے زیر اہتمام عظیم الشان عرس فیض ملت منایا گیا۔ علامہ پیر محمد ندیم قادری اویسی نے حضور فیض ملت علیہ الرحمہ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر سیر حاصل گفتگو کی۔ افطاری لنگر قادریہ اویسیہ کا وسیع اہتمام تھا۔

میانوالی

حضرت علامہ پیرزادہ سید محمد منصور شاہ اویسی کی نگرانی میں دربار عالیہ واحدیہ جامعہ غوثیہ واحدایہ فیض العلوم میں عرس مبارک حضور مفسر اعظم محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ کی تقریب کا اہتمام بہت شان وشوکت سے کیا گیا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پاک پتن شریف

چک ہوتہ مرکزی جامع مسجد غوثیہ میں امام المفسرین سند المحدثین تاج الفقہاء صاحب تصنیف کثیرہ سیدی وسندی حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی نور اللہ مرقدہٗ کا عرس مبارک کی تقریب ہوئی اور حضرت علامہ پروفیسر صاحبزادہ غلام محی الدین اویسی صاحب نے خصوصی خطاب اور دعا فرمائی۔ بوقت افطار وسیع لنگر شریف کا اہتمام تھا۔(غلام قطب دین اویسی غلام غوث اویسی غلام معین الدین اویسی غلام محی الدین اویسی)

انڈیا مالیگاں

علامہ غلام مصطفیٰ رضوی نے اطلاع دی کہ نوری مشن مالیگاؤں کی طرف سے محفل ایصال ثواب اہتمام کیا گیا۔

بمبئی

رضا اکیڈمی بمبئی کے جنرل سکٹر یڑی الحاج محمد سعید نوری نے خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند حضرت فیض ملت محدث بہاولپوری کے یوم وصال پر ان کے ایصال الثواب کے لیے محافل کا اہتمام کرنے کی اپیل کی۔

پیلی بھیت شریف

الحمد للہ کل بعد نماز تراویح علامہ فیض احمد اویسی صاحب قبلہ علیہ رحمہ کی بارگاہ میں ایصال ثواب پیش کیا گیا۔ (نور محمد حسنی قادری پیلی بھیت یو پی انڈیا)

ابوظہبی

محترم محمد شفیق الرحمن صاحب کے گھر حضور مفتی اعظم پاکستان علامہ فیض احمد اویسی رحمتہ اللہ علیہ کے ایصال ثواب کے لئے محفل ہوئی عرب عمارات میں مفتی احناف حضرت علامہ مفتی محمد

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عباس رضوی نے سادات کرام اور اھل بیت کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے وسیلہ جلیلہ سے پروگرام میں دعا کروائی۔

باب المدینہ کراچی

حلقہ اورنگی۔محمد ذیشان اویسی، محمد نعمان اویسی، نے اپنے علاقوں پروگرام ترتیب دیئے۔

سمندری، فیصل آباد سے

علامہ شرافت علی قادری نے اپنے ادارہ میں عظیم الشان محفل ایصال الثواب کا اہتمام اور مدینہ منورہ میں دوسرے سالانہ عرس مبارک کی تقریب کی کاروائی لکھ بھیجی۔

الحمدللہ حضور فیض ملت رحمہ اللہ علیہ کا دوسرا عرس مبارک 2012 اگست میں مدنیہ شریف میں ہمارے ہی ہوٹل قصر برکاتی میں منعقد ہوا تھا۔

تلاوت ونعت۔۔محمد شرافت علی قادری

پہلا خطاب۔ناز شِ اہلسنت خطیب العصر امین فکرِ رضا علامہ پیر محمد حامد سرفراز قادری رضوی

صدارت وخصوصی خطاب

محبوب اہلسنت یادگار اسلاف پیکر اخلاص پیر طریقت صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی صاحب

حاضرین۔مولانا علی مراد خان صاحب

صاحبزادہ محمد ریاض احمد اویسی صاحب

حاجی محمد کامران صاحب مرحوم

صاحبزادہ جاوید الرحمان صاحب

محمد یوسف بھائی و دیگر 16 افراد نے شرکت کی سعادت حاصل کی تھی یہ محفل بعد نماز عشاء منعقد ہوئی تھی اس دن مدینہ منورہ میں 4 جگہ غالباً حضرت صاحب قبلہ اویسی صاحب کا عرس مبارک منعقد ہوا تھا ہوٹل کا نام تھا قصرِ برکاتی نزد بنگالی مارکیٹ مدینہ منورہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

92ٹی وی چینل

مولانا شرافت علی رضوی نے اطلاع دی کہ 15 رمضان المبارک منگل کو 92 ٹی وی میں صبح 7 تا 8 بجے پروگرام نور قرآن میں حضور فیض ملت محدث بہاولپوری کا ذکر خیر نشر ہوا۔

اٹک سے

میرے پیر بھائی علامہ محمد اشفاق اویسی خطیب پولیس لائن اٹک لکھتے ہیں۔

15 رمضان المبارک کو ویسے تو بہت سے واقعات رونما ہوے ہونگے لیکن میں اپنی بساط اور ناقص مطالعے کے مطابق صرف دو کا ذکر ہی کرتا ہوں۔ اس دن کو جو سب سے بڑی نسبت حاصل ہے وہ یہ ہے کہ اس دن نواسہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پانچویں خلیفہ راشد بارہ اماموں کی فہرست میں دوسرے امام سیدہ کائنات اور مولائے کائنات علیہما السلام کے بڑے شہزادے شبیہ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سردارِ نوجوانانِ جنت سیدنا و مولانا امام حسن مجتبیٰ وعلی جدہ علیہم السلام کی ولادت باسعادت ہوئی۔

☆ اور دوسرا اس دن کو یہ نسبت حاصل ہے کہ یہ دن میرے مرشد و مربی استاذ حضور مفسرِ اعظم پاکستان شیخ الحدیث والتفسیر صاحب تصانیفِ کثیرہ رئیس المصنفین ولی کامل عالم باعمل حضور قبلہ فیضِ ملت مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی محدثِ بہاولپوری علیہ الرحمۃ کا یومِ وصال ہے۔۔

مولا امام حسن مجتبیٰ وعلی جدہ علیہم السلام کی بارگاہ میں اپنی عقیدتوں کا اظہار کرتے ہوے ان سے متعلق کافی پوسٹیں کر چکا ہوں اس لیے اس پوسٹ میں اپنے استاذ و مرشد کی خدماتِ دین کا ذکر کر کے ان سے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کرتا ہوں۔ بندہ ناچیز نے کم و بیش 8 سال جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں قبلہ اویسی صاحب کے قدموں میں گزارے ان سے ہی دینی علم کی پیاس بجھائی اور ان کے ہاتھ پر ہی بیعت کی۔ اس لیے اپنے نام کے ساتھ اویسی لکھتا ہوں۔ قبلہ مرشدِ گرامی کی گراں قدر خدماتِ دین سے کوئی بھی انکار نہیں کر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سکتا اپنے تو اپنے پرائے بھی اس کا اعتراف کرتے ہیں کہ قبلہ اویسی صاحب نے دین متین کا بہت کام کیا ہے۔آپ کی سب سے بڑی جو کاوش ہے وہ آپکی تصانیف ہیں جنکی تعداد چھوٹے بڑے رسال کو ملا کر کم وبیش پانچ ہزار کے لگ بھگ ہیں۔جن میں تفسیر روح البیان کا اردو ترجمہ فیوض الرحمن۔عربی میں مکمل تفسیر قرآن بنام فضل المنان۔حدائق بخشش کی شرح 25 جلدیں۔بخاری شریف کی شرح فیض الجاری اور فتاویٰ اویسیہ جیسی بڑی ضخیم کتب بھی شامل ہیں''علم کے موتی'' نامی کتاب کے دو حصوں میں آپکی کتب کی فہرست موجود ہے۔۔اس کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں آپ سے استفادہ کرنے والے علما کرام جو آپکے براہِ راست شاگرد ہیں۔جامعہ اویسیہ بہاولپور سمیت ملک بھر کے کئی اور شہروں جن میں کراچی اور میانوالی کوئٹہ' حیدرآباد' بندیال شریف' کامونکی منڈی گوجرانوالہ' خصوصیت کے ساتھ قابلِ ذکر ہیں جہاں حضرت صاحب قبلہ نے بارہا مرتبہ دورہ تفسیر القرآن پڑھائے۔آپکی جو سب سے بڑی خوش نصیبی ہے وہ یہ ہے کہ آپ تقریباً مسلسل 27۔ -28..سال مدینہ منورہ مسجد نبوی شریف میں رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا اور اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدمین شریفین میں تراویح میں مکمل قرآن پاک سنانے سعادت حاصل کرتے تھے۔ملکِ پاکستان اور ملک سے باہر درجنوں کی تعداد میں آپ کے خلفا موجود ہیں۔۔آپکے چار صاحبزادے ہیں جو کہ سب کے سب حافظ بھی ہیں اور عالم بھی ہیں سب سے بڑے صاحبزادے حضرت علامہ مولانا مفتی محمد صالح اویسی علیہ الرحمۃ قبلہ مرشدِ گرامی کی زندگی میں ہی 20 رمضان المبارک کو ٹریفک حادثہ شہید ہو گئے تھے اس وقت قبلہ مرشدی مدینہ پاک میں اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے۔۔قبلہ کے شہزادوں کے علاوہ آپ کے پوتے اور نواسے بھی سب کے سب عالم بن چکے ہیں اور کچھ بن رہے ہیں۔۔الغرض اور المختصر بے پناہ خدمات ہیں آپکی مذہبِ اسلام اور مسلکِ اہلسنت کے لیے۔۔آج ہی کے دن نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد آپ اپنے خالق حقیقی سے جاملے آپکا مزارِ پُر انوار آپکے اپنے ادارے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دارلعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور میں ہے اور ہر سال 15 شوال المکرم آپکا دوروزہ عرس مبارک منعقد کیا جاتا ہے جس میں ملک بھر سے آپکے مریدین اور شاگرد اور متوسلین شرکت کرتے ہیں۔اللہ کریم آپکی خدماتِ دین کو قبول فرمائے اور انکے توسل سے آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور انکا فیض انکے مریدین محبین متوسلین اور تمام اہلسنت پر جاری وساری فرمائے آمین۔۔بندہ کی خوش نصیبی ہے اور کو اس پہ فخر ہے کہ میں ایسی ہستی کا براہِ راست شاگرد اور مرید ہوں۔۔اللہ پاک ہمیں ان جیسا بنا دے اور اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو ان کے صدقے ہمارے مغفرت ہو آمین۔۔

راقم الحروف مدینے کا بھکاری سگِ درِ زہرا بتول سلام اللہ علیہا

محمد اشفاق اویسی المعروف نوکر پنجتن دا

کئی درگاہوں پر عرس منایا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ثم الحمد للہ فقیر عبدُ المصطفٰی ابُوالبرکات محمد ارشد سُبحانی غفرلہ الثُورانی کی کاوش وروابط سے 15/رمضانُ المبارک کو شہزادہء غَوثُ الورٰی, نقیبُ الاشراف, شیخُ المشائخ, حضرت الشیخ السیّد ہاشمُ الدین منصور عبدُ القادر الجیلانی القادری البغدادی مدظلہ الاقدس سجادشین خانقاہِ مُعلّٰی بغداد شریف عراق مُقدس نے حضور مفسر اعظم پاکستان رضی اللہ عنہ کے ایصالِ ثُواب کے سلسلہ میں بُلندء درجات کی خُوب دُعائیں فرمائیں۔

☆جگرگوشہء پیر پٹھان, نبیرہء حضور قُطبِ مدار شہزادہء حضور مُعین ملّت, حضرت خواجہ الحاج الشاہ غلام اللہ بخش خان مُعینی نظامی محمودی سُلیمانی قبلہ سرکار تونسوی مدظلہ العالی سجادنشین خانقاہ مُعینیہ, نظامیہ, محمودیہ, سُلیمانیہ تونسہ شریف نے مکۃُ المکرمہ میں حضور مُفسر اعظم پاکستان نوراللہ تعالی مرقدہ کے ایصالِ ثواب کا اہتمام فرمایا☆رستہ 17/رمضانُ المبارک کو موریشس ساؤتھ افریقہ میں نازشِ اہلسنّت, حضرت علاّمہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مولانا قمر رضا قادری منظری ارشدی مدظلہ العالی (فاضل بریلی شریف) نے حضور مفسر اعظم پاکستان, فیض ملّت رضی اللہ عنہ کی یاد میں انکی عظیم علمی وروحانی اور دینی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے ایصال ثواب کا خصوصی اہتمام فرمایا۔

(ابُوالبرکات محمد ارشد سُبحانی فاضل ضلع بھکر)

عظیم مفسر باکمال محدث

مفسر اعظم پاکستان محدث بہاولپوری نباض ملت فیض ملت آبروئے ملک وملت علامہ محمد فیض احمد اویسی علیہ الرحمہ کی خدمات دینیہ ناقابل فراموش ہیں. علامہ اویسی علیہ الرحمہ کی دینی ملی ملکی سماجی اور مسلکی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں فیض ملت علیہ الرحمہ نے امت کو پانچ ہزار تصانیف کا تحفہ دیا. علامہ اویسی علیہ الرحمہ عظیم مفسر باکمال، محدث، بے نظیر محرر نیک سیرت اور اعلیٰ کردار کے مالک تھے. آپ نے اپنی زیست خداداد کا لمحہ لمحہ دین اسلام کی ترویج و اشاعت اور امت مسلمہ کو عشق رسول کا پیغام دینے میں بسر کی. آپ کے فیض یافتہ فضلاء وعلماء دنیا بھر میں علمی میراث کی خوشبو بکھیر رہے ہیں. المختصر۔

مت پوچھیئے کیسے تھے وہ سدا یاد رہیں گے ایسے تھے وہ

یکے از محبان غلامان وسگان فیض ملت محمد عارف ستار القادری (لاہور)

حضور فیض ملت کا عرس شریف مدینہ منورہ میں بھی ہوگا....

(مدینہ منورہ میں عرسِ فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ منعقد کرنے پر ترجمان فکر رضا عظیم مبلغ و مفکر علامہ حامد سرفراز قادری صاحب کا محبتوں بھرا تبصرہ)

یہ دیکھ اور پڑھ کر وہی بات یاد آئی جو آپ نے راقم الحروف سے فرمایا تھا کہ : ہماری دوائی بھی مدینہ منورہ سے آتی ہے۔ حضرت فیض ملت کا مدینہ منورہ سے جو گہرا قلبی لگاؤ تھا وہ آپ سے شرف زیارت پانے والوں سے مخفی نہیں۔ مجھے آپ کے متعدد مریدین نے بتایا کہ آپ فرمایا کرتے کہ سب کچھ بیچ کر بھی مدینہ منورہ سے حاضر ہو جائیں گے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یہ منظر بھی آپ ہی کی ذات میں نظر آیا کہ اپنے لئے لقب "مدینے کا بھکاری" رکھا۔ بلکہ اسی عنوان کا بیج جیب پر لگا ہوتا ہے۔ کوئی کیا جانے کہ مدینے کا بھکاری کس شان کا ہوتا ہے؟ اک محرم راز نے یوں پردہ اٹھایا۔

اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

پھر اس چوکھٹ کا بھکاری بادشاہوں سے یوں مخاطب ہوتا ہے کہ

کیوں تاجدارو خواب میں دیکھی کبھی یہ شے
جو آج جھولیوں میں گدایان در کی ہے

بارگاہِ کرم سے کرم نقد ہوتا ہے۔

دیکھئے! اپنے وفادار کو کس طرح نوازتے ہیں کہ ان کے عرس مدینہ منورہ میں منائے جاتے ہیں۔ سیدی قطب مدینہ رحمہ اللہ تعالی فرمایا کرتے کہ وہ بندہ بڑا خوش نصیب ہے کہ جس کا نام مدینہ منورہ میں لیا جائے یا جس کو مدینہ پاک سے خط لکھا جائے یا جس کا خط مدینہ منورہ پڑھا جائے۔

اب حضرت فیض ملت رحمہ اللہ تعالی کی بختوری کو میں بیچ کیا بیان کروں کہ جن کا عرس مدینہ منورہ میں ہو رہا ہے۔ حضرت صاحبزادہ گرامی قدر (محمد فیاض احمد اویسی) کو اس اہتمام پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

محمد حامد سرفراز قادری رضوی غفرلہ سمندری شریف)

السلام علیکم

آج پاکستان میں 15 رمضان المبارک 1440ء/ 21 مئی منگل ہے۔ میرے حضور قبلہ والد گرامی حضرت فیض ملت علامہ حافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ کا وصال 15 رمضان المبارک 1431ھ/ 26 اگست 2010ء کو ہوا۔ آپ سے گذارش ہے کہ آج ان کے ایصال الثواب کے لیے کلمات حسنات، فاتحہ خوانی، اور درود پاک ختم کا اہتمام کریں جزاک اللہ الخیر۔

(مدینہ منورہ سے اپیل کنندہ مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یوم اصحاب بدر

آج مدینہ منورہ میں 16 رمضان المبارک 1440ء/ 21 مئی منگل کا روزہ فقیر نے گیٹ نمبر 37 گنبد خضریٰ کے سامنے جنت البقیع شریف کے دروازے کے قریب افطار کیا صفرے پر شرق پور کے شہزادگان حضرت میاں ولید احمد جواد صاحب وحضرت میاں ابوبکر صاحب ودیگر علماء ومشائخ کرام موجود تھے حاجی وقار احمد نقشبندی نے انواع واقسام کے مشروبات صفرے پر سجائے۔نماز مغرب فقیر نے باب بلال کے اندر ادا کی وہاں حضرت سید شوکت حسین شاہ قادری رضوی اویسی ملے دیر تک درمحبوب کریم پر حال واحوال کرتے رہے بعدہٗ صحن حرم نبوی میں اپنے معروف ڈیرہ پر حاضر ہوا تو حضرت سید محمد حسن شاہ سمیت کافی سارے احباب موجود ہیں۔محترم راؤ عبدالغفار اویسی بھی سرگودھا سے قافلہ لیکر آج ہی پہنچے ہیں۔شاہ صاحب نے کہا کہ ہمارے مکان مالک السید احمد المدنی کے گھر آج شب بدھ اصحاب بدر شریف کی یاد میں عربی محفل ہے صاحب محفل نے بطور خاص آپ کو دعوت دی ہے (قبل ازیں فقیر ان سے مل چکا ہے) فقیر کے لیے بڑے اعزاز کی بات مدینہ منورہ کے اہل سادات بہت زیادہ محبتوں سے نوازتے ہیں۔(17 رمضان المبارک شب بدھ رات 12 بجے ہمیں محترم محمد ادریس بھائی گاڑی پر شارع عبدالعزیز کی طرف لائے ہم الشریف احمد المدنی کے گھر حاضر ہوئے محفل شروع تھی اہل عرب بڑے ذوق وشوق سے مل کر قصیدہ بردہ شریف پڑھ رہے تھے ہم بھی شامل ہوئے۔مکمل قصیدہ پڑھنے کے بعد عرب ثناء خوان حضرات نے عربی قصائد پڑھے اور آخر میں علامہ المورخ السید جعفر بن حسین بن عبدالکریم البرزنجی کی تصنیف "جالیۃ الکدر بذکر اسماء اھل البدر وشہداء أحد السادۃ الغرز" کو تمام حاضرین نے ملکر پڑھا اس کتاب میں حضرات اصحاب بدر شریف کے اسماء گرامی منظوم صورت میں ہیں۔اور شہداء احد کے مبارک اسماء گرامی بھی منظوم ہیں وہ بھی سب حاضرین نے ملکر پڑھے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

محفل میں ایک وجدانی کیفیت تھی بہت سرور تھا فقیر تو اشکبار ہی رہا آخر میں قیام کے ساتھ عربی سلام پڑھنے کا جو لطف آیا وہ بیان سے باہر تھا دعا کے بعد لنگر شریف میں عرب کا مشہور کھانا (لحم مندی) چاولوں پر بکرے کا گوشت صفرے پر سجایا گیا ہم سب نے جی بھر کر مدنی جنتی لنگر کھا کر اللہ رب العزت کا شکر ادا کیا۔ (مدینے کا بھکاری)

313 اصحاب بدر نے ہواؤں کے رخ موڑ دیئے

وادیِ بدر میں عزیمت و استقامت کی وہ تاریخ مرتب کی گئی کہ جس کے دوش پر اسلامی فتوحات کا کارواں آگے بڑھا۔ آفاق و انفس پر جو نغمہ توحید و رسالت گونج رہا ہے؛ بلا شبہ یہ اصحابِ بدر کے جذبہ عشق رسول میں جاں نثاری کا نتیجہ ہے بدر کے 313 مجاہدین نے اللہ کی مدد سے عدیم المثال تاریخ رقم کی۔ فرشتگانِ الٰہی ان کی مدد کو اُترے۔ اسلامی صداقت کے فروغ کا یہ معرکہ اخلاص و ایمان کی عظیم کامیابی کا زریں باب ہے؛ جس کے دوش پر سرخروئی کی تاریخ رقم ہوئی۔

ہم اپنے انھیں آثار کی تلاش میں 16 رمضان المبارک 1437ھ کی صبح بدر کے مقام جا پہنچے۔ عالم تصور میں آج بھی محسوس ہو رہا ہے جیسے ابھی معرکہ جاری ہے۔ جذبہ ایمانی سے سرشار اصحاب رسول کی سنانیں، شمشیریں باطل کی تیز و تند یلغار کو پامال کر رہی ہیں۔ وادیِ بدر میں نصرت و کامرانی کی مشکبار فضا آج بھی دھڑکتے قلب کے ساتھ محسوس کی جا سکتی ہے۔ دین متین کا گلستاں یوں ہی نہیں لہلہایا ہے، اسلام کی تابشیں بدر کے ستاروں کے ایثار کا نتیجہ ہیں۔ 17 رمضان المبارک کو وقوع پذیر یہ معرکہ ہماری تاریخ کے ماتھے کا جھومر ہے بدر ہماری تاریخ کا تابندہ باب ہے۔

دھڑکتے دل کے ساتھ ہم اپنے آثار کی جانب رواں دواں ہیں۔ مدینہ منور سے ہم نے سفر کا آغاز کیا۔ طویل راستہ طے کرنے کے بعد جبل ملائکہ پہنچے؛ جہاں صدرِ سدرہ حضرت جبریل سید الملائکہ (علیہ السلام) کے ساتھ حمایتِ اصحابِ بدر کو اترے۔ پہاڑوں سے گھری

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وادی جلالت کا احساس دلا رہی تھی- ابھی چند ساعتوں کی منزل طے نہ ہوئی تھی کہ میدانِ بدر سامنے تھا- اس وادی نے فتح ونصرت کے وہ پھریرے لہرائے کہ آج بھی اصحابِ بدر کی تعلیمات پر عمل آوری سے ہر معرکۂ حق و باطل میں حق کی فتح حاصل کی جاسکتی ہے، لیکن ضروری ہے کہ:

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

(اقبال)

یہاں ہم نے اصحاب بدر کے مزارات پر حاضری دی- جن کی شہادت حق کی علامت بن چکی ہے، ان کے مزارات کو ڈھیریوں میں بدل دیا گیا ہے- حیاتِ ظاہری میں کفارِ مکہ نے ستم ڈھایا؛ بعدِ شہادت نجدیوں نے (بیسویں صدی میں) اصحابِ بدر کے مدفن پر بلڈوزر کدال چلا کر کیا پیغام دیا! اس مقام پر آنکھیں چھلک پڑیں تو اسے صحابہ کرام سے محبتوں کی سوغات کہیے- اپنی تاریخ کھدیڑنے کا یہ عمل کسی قوم میں نہیں بتا سکتے- قومیں ویرانے دریافت کر کے تاریخی آثار محفوظ کر رہی ہیں- جن کی تاریخی اہمیت نہیں وہ اپنے آثار کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ جن کی تاریخ آئیڈیل اور نمونہ جہاں بانی ہے؛ وہ اپنے ہی تاریخی مقامات مسخ کریں یہ المیہ ہے عالی شان تعمیرات اور حرمین شریفین کی توسیعات سے بدر کی تاراجی کے جرائم پر پردہ نہیں ڈالا جاسکتا ترکوں نے اسلامی تاریخی آثار کو چن چن کر محفوظ کیا تھا آج معاملہ برعکس ہے-

عقیدت کی جبیں ان ڈھیریوں کو بوسہ دیتی ہے، جن کے دامن میں شہیدان وفا آرام کر رہے ہیں- اسلامی تاریخ کے سیکڑوں گوشے بدر کی وادی میں وا ہوتے گئے آج یہود و نصاریٰ کی پیروی نے مسلم مملکتوں کو شکست وریخت سے دوچار کر رکھا ہے- اسلاف کے پاکیزہ نقوش سے منہ موڑنے والے فتح ونصرت سے دور جا پڑتے ہیں اپنے تاریخی آثار سے ایسی کدورت یہود و نصاریٰ کی فکری غلامی کا نتیجہ ہے- اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرام کی راہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

چلائے اور مغرب کی غلامی سے بچائے۔

جاں نثاران بدر و احد پر درود
حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت)

(مرقوم 17 رمضان المبارک 1437ھ - میں یہ تحریر کسی صاحب دل نے مسجد نبوی کی بہاروں میں لکھی گئی)

اہل بدر کے اسمائے گرامی پر برزنجی کی معلومات افزا تحریر

جعفر بن حسین بن عبدالکریم برزنجی

تمام تعریف اللہ کو سزاوار ہے جس کے صفات اور اسماء پاک ہیں اور درود وسلام ہمارے سردار محمد ﷺ پر جنکے انوار نے وجود کو منور کر دیا اور آپ ﷺ کی آل پر جن سے اللہ تعالیٰ نے پلیدی دور کر دی اور ان کو پوری طرح پاک کیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب پر جن کی بدولت باغ اسلام سرسبز وشاداب ہوا۔

امابعد یہ بندہ جو اللہ نجات دینے والے کے فضل کا محتاج ہے جعفر بن حسن ابن عبدالکریم برزنجی عرض پرداز ہے کہ جب میں نے نامور علماء کی جماعت کو دیکھا کہ وہ صحابہ بدرین کے ناموں کو ان فضائل وخواص کی بدولت جو ان کے سوا کسی دوسرے بشر کو حاصل نہیں ہیں جمع کرنے کا اہتمام کرتے ہیں خصوصاً استاد شیخ عبدالطیف شامی خدا ان کی روح کو آرام بخشے اور ان کی قبر کو منور کرے کیونکہ انھوں نے ان کو بڑی خوبی کے ساتھ جمع کیا ان میں سے اکثر کو کتاب عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر مئولفہ فتح الدین محمد بن محمد یعمری معروف بہ ابن سید الناس سے اخذ کیا ہے اور اس کو حروف معجم پر مرتب کیا ہے اور جو اصحاب اپنی کنیتوں کے ساتھ مشہور ہیں ان کو آخر میں ذکر کیا ہے بعد فضائل اور ان اسماء کے کچھ خواص کا ذکر کیا ہے مگر انھوں نے اسماء کو مسلسل درج کر دیا ہے اور ان کو متوسل بہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کی کیفیت پر ذکر نہیں کیا اور نہ مہاجرین کو انصاری سے کو اوسی یا خزرجی ہوتے ہیں اور نہ شہید کو تمیز دی ہے مگر علامت کے ساتھ۔ تو میں نے ان ناموں کو متوسل کی لڑیوں میں پرونے کی طرف توجہ کی۔ پس ان میں سے ہر اسم پر میں نے سیدنا کا لفظ داخل کیا جو باء جارہ کے ساتھ مقرون ہے یہ باء اللھم انی اسالک کے الفاظ کے ذکر کے بعد ہر اسم کے ساتھ آئی ہے پھر یہ الفاظ ان اسماء کی ہر نوع کے آغاز میں لفظ ان کو واؤ عاطفہ کے ساتھ بدلنے کے بعد آئے ہیں کیونکہ متوسل بہ میں غالباً یہ طریقہ ہوتا ہے اور ان اسماء سے فارغ ہونے کے بعد جس کیلئے توسل کیا گیا ہے اس کا ذکر کیا ہے اور ان میں سے ہر اسم کے ساتھ میں نے رضی اللہ عنہ لکھا ہے اور عشرہ مبشرہ کے ناموں میں، میں نے حروف تہجی کی ترتیب کو ملحوظ نہیں رکھا اور نہ مصنفین کی اس طرز کو اختیار کیا ہے کہ جو اصحاب اپنی کنیتوں کے ساتھ مشہور ہیں ان کا ذکر آخر میں کیا جائے بلکہ اس کو میں نے مطلقاً ترمذی وغیرہ کی اس حدیث کی ترتیب کے موافق مقدم کیا ہے جس میں ان کے جنتی ہونے کا حکم لگایا گیا ہے اور سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا نام حرف حائے مہملہ میں مقدم کیا ہے۔ اور مہاجرین انصاری اوسی خزرجی اور شہید کی میں نے تصریح کر دی ہے اور اس سے مقصود ثواب اور آرام قلب ہے اور اس کے ساتھ میں شہداء احد کے نام شامل کر دیئے ہیں جن سے فریاد کرنا اور جن کے بلند ارادوں کے ساتھ امداد چاہنا مقصود ہے کیونکہ اہل احد کا رتبہ فضیلت میں اہل بدر کے بعد ہے۔ ب آنکہ ان کو شہادت کا وصف حاصل ہے بلکہ ان میں سے اکثر بدر میں بھی شریک ہوئے ہیں اور انھوں نے دونوں فضیلتیں حاصل کی ہیں اور اس میں تکرار نہیں کیونکہ دونوں حیثیتیں مختلف ہیں اور ان کو یعنی اسماء اہل احد کو حروف تہجی کے لحاظ سے مرتب کیا ہے مگر سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا نام جس کو میں نے مطلقاً مقدم رکھا ہے اور ان اسماء کو بھی بدر میں کی طرح تمیز کیا ہے۔ مگر ابوزید انصاری کا نام کیونکہ مجھ کر معلوم نہیں ہوا کہ وہ اوسی ہیں یا خزرجی اور ان اسماء کو میں نے ایسی دعاؤں کے ساتھ ختم کیا ہے جو انشاء اللہ مقبول ہونے والی ہیں ان سب باتوں میں میں نے ان

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کتابوں سے مدد لی ہے۔

-1اصابہ حافظ ابن حجر

-2استیعاب ابن عبدالبر

-3عیون بن سیدالناس

-4نورالنبر اس شرح سیرۃ ابن سیدالناس

-5شرح سیرۃ ابن سیدالناس للنورحلبی

-6سیرۃ شمس شامی

-7سیرۃ ابن برہان حلبی

-8رسالہ شیخ عبدالطیف

-9شرح رسالہ مذکورہ وغیرہ

پس اس کتاب کی وہ بدری اور احدی لڑیاں تیار ہوگئیں جو روشن فضیلتوں پر شامل ہیں اور خدا کے فضل کے ساتھ اس شخص سے پر ظلم ونقصان کو دفع کرنے کے متکفل ہے جو ان کو ہر روز خلوص کے ساتھ ایک مرتبہ پڑھے اس لئے میں نے اس مجموعے کا نام جالیۃ الکرب باصحاب سیدالعجم والعرب رکھا۔ اور اللہ سے التجا ہے کہ وہ مجھ کو شک وشبہ کے راستوں سے بچائے اور دین و دنیا کی مہموں سے مجھ کو ہر آرزو پر کامیابی بخشے کیونکہ وہ عطا کرنے والا اور ہدایت، بخشنے والا ہے اور اس پر میرا بھروسہ اور اعتماد ہے اب میں ان کے عام واضح وظاہر فضیلتوں اور ان کے اسماء کے خواص کا ذکر کرتا ہوں جن کیلئے ہر ایک نور سے منور ہونے والا قلب شادمان ہے تاکہ مومن کو ان کے ذریعے سے اس امر کی دلیل حاصل ہو کہ جو شخص مالی مصیبتوں میں ان کے نام کی دہائی دے وہ ان کی سنتے ہیں اور بڑی بڑی مصیبتوں اور تاریک مشکلات کے اندھیروں کو دور کرتی ہے کیونکہ قطرہ کی صفائی حوضوں کی شیرینی پر دلالت کرتی ہے اور کلی کی مہک باغوں کی خوشبو پر دلالت کرتی ہے اب میں کہتا ہوں کہ ان کے مناقب میں سے ایک یہ ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے نبی صلی اللہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان سے جنت کی بشارت دی ہے چنانچہ فرمایا پس تمہارے لئے جنت واجب ہوگئی جیسے کہ حاطب کے مشہور قصہ کے بعض الفاظ میں آیا ہے اور ایک یہ ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے پہلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے حتیٰ کہ اگر ان میں سے کسی سے کبھی گناہ کا صدور فرض آتا ہوتا تو اس کو توبہ کی ضرورت نہیں کیونکہ جب وہ گناہ صادر ہوگا تو بخشا ہوا ہی صادر ہوا۔ اگرچہ دنیا میں اس کے فاعل پر شرعاً اس کا حکم مترتب ہو اور اس امر کو میں نے شیخ عبدالطیف کے رسالہ بدریہ کی شرح میں واضح کر دیا ہے۔ ایک یہ ہے بدر کے واقعہ میں ملائکہ ان کے ساتھ شریک ہوئے اور جنگ کی اس جنگ میں فرشتوں کے شریک ہونے پر سب کو اتفاق ہے اور جنگ احد اور جنگ حنین میں اختلاف ہے۔ ان کے اسماء کے خواص کے متعلق ابن برہان حلبی اپنی سیرت میں لکھا ہے کہ دوانی نے ذکر کیا ہے کہ اس نے مشائخ حدیث سے سنا ہے کہ ان کے یعنی اہل بدر کے ذکر کے ساتھ دعا قبول ہوتی ہے اس کا بارہا تجربہ کیا گیا ہے انتہی۔

شیخ عبدالطیف اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں کہ بعض نے ذکر کیا ہے کہ بہت اولیاء کو ان کے اسماء کی برکت سے ولایت دی گئی ہے اور بہت سے بیماروں نے ان کے طفیل سے اللہ سے شفاء مانگی تو شفایاب ہو گئے۔ ایک عارف کہتے ہیں کہ میں نے جس مریض کے سر پر اپنا ہاتھ رکھا اور ان کے نام خالص نیت سے پڑھے تو اللہ نے اس کو شفا بخشی اور اگر اس کی اجل نزدیک آ گئی ہو تو اللہ اس کی تکلیف کم کر دی اور بعض نے کہا میں نے تلاوت اور کتابت دونوں طرح سے بڑے بڑے معاملات میں ان کے اسماء کو آزمایا ہے پس ان سے زیادہ جلدی اجابت میں نے کسی چیز میں نہیں دیکھی اور جعفر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اور تمام مہمات میں اہل بدر کے توسل کی وصیت کی اور مجھ سے فرمایا اے بیٹا ان کے ذکر کے وقت دعا قبول ہوتی ہے اور رحمت اور برکت اور بخشش اور رضی اور رضوان بندے کو گھیر لیتی ہے جبکہ وہ ان کا ذکر کرے یا دعا کے وقت ان کا نام لے اور جو کوئی ان کو ہر روز

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یاد کرے اوران کے توسل سے کسی حاجت میں اللہ سے سوال کرے وہ اس کو پوری کردی جاتی ہے لیکن جوشخص کسی مہم میں ان کا نام لے اس کو چاہئے کہ ہر ایک نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ کہے پس یوں کہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اسی طرح آخر تک کیونکہ یہ حصول مراد کیلئے زیادہ موثر ہے اور زید بن عقیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک سال کا ذکر ہے کہ سرزمین مغرب میں ایک راستہ خونخوار درندوں کے سبب بند ہوگیا اور ایک اور راستہ چوروں کے سبب سے بند ہوگیا جو کوئی ان راستوں سے گذرتا ہلاک ہوجاتا اگرچہ وہ بڑی جماعت میں ہوتا اور اس راستہ میں بہت سی جانیں اور مال ضائع ہوگئے جب کوئی ہم پر اس راستہ سے وارد ہوتا تو ہم کو تعجب آتا ایک دن اسی اثناء میں کہ ہم بیٹھے تھے ایک آسمی اس راستہ سے آیا اور اس کی بڑی تجارت تھی اور اس کے ساتھ اس کے ایک غلام کے سوا کوئی اور نہ تھا اور وہ اپنے دونوں لب ہلا رہا تھا گویا کچھ اسماء پڑھ رہا ہے پس ہم نے اس سے ملاقات کی اور سمجھا یہ شخص بڑے شان وشکوہ سے آرہا ہوگا اور اس کے پیچھے نظر کی تو اس کے ساتھ اس کے غلام کے سوا اور کوئی دکھائی نہ دیا میرے والد نے اس سے کہا سبحان اللہ تم اپنی تجارت کے ساتھ کس طرح سلامت رہے حالانکہ تم اکیلے ہوں اور یہ راستہ کئی سال سے چوروں اور درندوں کے سبب سے بند ہے اس نے کہا کیا یہ کافی نہیں کہ میں اس راستہ میں اس لشکر کے ساتھ داخل ہوا ہوں جس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داخل ہوئے اور اس کو ساتھ لے کر دشمنوں کا مقابلہ کیا اور اس کی بدولت اللہ نے آپ کو فتح بخشی میرے والد نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کون سے لشکر کو آپ نے پایا اس نے کہا اصحاب بدر رضی اللہ عنہم کو میں نے پایا اور میں ان کو اپنے ساتھ اس خوفناک راستے میں لایا پس مجھ کو نہ کسی چور سے خوف ہوا نہ کسی درندے سے۔ میرے والد نے کہا خدا کیلئے اپنا مفصل حال سناؤ اس نے کہا واضح ہو کہ میں ڈاکوؤں کا سردار تھا ہم ڈاکہ ڈالا کرتے تھے جو کوئی قافلہ گزرتا لوٹ لیتے جو مال تجارت آتا چھین لیتے۔ ایک رات اس اثناء میں کہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہمارے جاسوس آئے اور خبر لائے کہ فلاں تاجر بہت سے تجارتی مال کے ساتھ آ رہا ہے
اور اس کے ساتھ پندرہ آدمیوں کے سوا اور کوئی نہیں جب ہم نے یہ سنا تو ان پر حملہ کر دیا
اور اس کے ساتھیوں میں سے دس آدمیوں کو قتل کر دیا پھر تاجر ہمارے سامنے آیا اور کہا
اے لوگوں تمہارا کیا مطلب ہے اور کیا چاہتے ہو ہم نے کہا ہم یہ تجارتی مال لینا چاہتے ہیں
پس اپنے باقی ساتھیوں کے ساتھ نجات پاؤ قبل اس کے کہ تمہارے ساتھ بھی وہی گذرے
جو تمہارے ساتھیوں کے ساتھ گذری اس نے کہا تم میں اس کی قدرت کہاں ہے جب کہ
میرے ساتھ اہل بدر ہیں ہم نے کہا ہم اہل بدر کو اور اس کے اصحاب کو نہیں جانتے ہیں
اس نے کہا اللہ اکبر پھر کچھ نام پڑھنے شروع کئے جن کو ہم نہیں جانتے تھے تو ہم پر اس
کے پڑھنے سے رعب چھا گیا اور ہم کمزور ہو گئے ساتھ ہی ہم پر تند ہوا چلنے لگی اور ہم کو زمین
میں ایک لرزہ اور ہتھیاروں کی کھٹ کھٹ اور نیزوں کا ایک دوسرے پر پڑنا سنائی دیا اور
کہنے والا کہہ رہا تھا اب اہل بدر کا صبر کے ساتھ مقابلہ کروا تنے میں میں نے ہوا سے
آگئے بڑھ جانے والے گھوڑوں پر میں نے یہ حال دیکھا تو تاجر کی طرف گیا اور اس سے
کہا میں اللہ اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس نے کہا ان کاموں سے اللہ کی طرف رجوع کر پس
میں نے اس کے ہاتھ پر توبہ کی میرے ساتھیوں میں سے اس قدر آدمی قتل ہو گئے جتنے
اس کے ساتھیوں میں سے قتل ہو گئے تھے پھر جب میں نے واپس جانے کا ارادہ کیا تو
اس سے سوال کئے اس نے مجھ کو اہل بدر کے نام سکھا دیئے پس جب سے میں نے ان
اسماء کو معلوم کیا ہے مجھ کو خشکی اور تری میں کسی آدمی کی چوکیداری کی ضرورت نہیں اور ان
کے ساتھ میں اس راہ سے آیا ہوں جیسے کہ تم نے مجھ کو دیکھا ہے پس جو چور یا درندہ مجھ کو
دیکھتا میرے راستہ سے الگ ہو جاتا پس اللہ کا شکر ہے اور یہی سبب میرے اکیلے آنے
کا ہے اور بعض نے حکایت کی ہے کہ وہ حج کے ارادہ سے بیت الحرام کی طرف روانہ ہوا تو
اسمائے اہل بدر کاغذ میں لکھے اور ان کو دروازہ کی دہلیز میں محفوظ رکھا اور شخص مال دار تھا
پس جب سفر کو گیا تو چور گھر کی طرف آئے تا کہ تمام موجودہ مال لوٹ لیں جب چھت پر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

چڑھے تو ان کو کچھ کلام اور ہتھیاروں کی کھٹ کھٹ سنائی دی پس وہ واپس چلے گئے دوسری رات آئے تو پھر بھی ایسا ہی سنا تب ان کو تعجب آیا اور وہ باز آئیں حتی کہ وہ آدمی حج سے واپس آیا تو چوروں کا سردار آیا اور کہنے لگا خدا کیلئے مجھے بتاؤ تم نے گھر میں حفاظت کا کیا بندوبست کیا تھا اس نے کہا میں نے اس کے سوا اور کچھ نہیں کیا اللہ کے اس قول کو کہ ولا یئودہ حفظھما وھو العلی العظیم اور تمام اہل بدر کے اسماء کو لکھا تھا پس یہ چیز ہے جس کو میں نے اپنے گھر میں رکھا تھا پس اس چور نے کہا یہ بات مجھ کو فائدہ پہنچانے کیلئے کافی ہے اور اہل مغرب میں سے ایک شخص جو سمندر کے سفر پر گیا تھا کہتا ہے کہ میں ہمت کر کے ایک شہر سبتہ کی طرف گیا اس جہاز میں بہت سے لوگ سوار تھے اور سمندر میں طوفان آ گیا اور سخت ہوائیں چلنے لگیں موجیں بلند ہوگئیں حتی کہ ہم غرق ہو جانے کے قریب ہو گئے پس ہم میں سے کوئی دعا کرتا تھا کوئی روتا تھا اور تضرع کرتا تھا پس مجھ سے میرے ایک رفیق نے کہا جہاز میں ایک مجذوب آدمی ہے کیا آپ اس کے پاس جا کر دعا کی التجا کرتے ہیں پس میں اس کی طرف گیا دیکھا کہ وہ سو رہا ہے میں نے اپنے دل میں کہا اس شخص کی طرف مجھ کو بھیجا ہے اگر اس بیچارے میں کچھ عقل ہوتی تو اس کی نیند نہ آتی جب کہ اس حالت میں ہیں پھر میں نے اپنے پاؤں کے ساتھ اس کو ٹھوکر ماری تو وہ جاگ اٹھا اور کانپتا تھا اور کہتا تھا

بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئی فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم

میں نے کہا اے اللہ کے بندے کیا تم دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں پس وہ خاموش ہو گیا اور مجھ کو کوئی جواب نہ دیا پھر میں نے دوبارہ اس سے کہا تو اس نے کہا یہ لو کاغذ اس کو جہاز کے اگلے حصے میں کر کے جدہر سے ہوا آتی ہے اس طرف اس کے ساتھ اشارہ کر دو پس میں نے اس کو لیا اور جس طرح اس نے کہا تھا ویسے ہی کیا تو اللہ نے میری نظر سے پردہ اٹھا دیا کیا دیکھتا ہوں کہ بہت سے آدمیوں نے جہاز کو کناروں سے پکڑ لیا اور کھینچ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کر ساحل پر لے گئے اور ریت میں لا کر کھڑا کیا اس رات میں بہت سے جہاز ات ٹوٹ گے تھے دوسرے دن خوشگوار ہوا آئی اور ہم نے جہاز کو ریت سے نکال لیا اور روانہ ہوئے اس ورقہ میں اہل بدر کے نام لکھے ہوئے تھے پس ہم ان کے ناموں کو پڑھنے لگے حتی کہ صحیح وسالم منزل مقصود کو پہنچ گئے اللہ ان سب سے راضی ہوا اور بعض نے ذکر کیا ہے کہ میرا ایک بیٹا تھا جو مخلوق بھر سے مجھ کو عزیز تھا اور وہ دیانت دار اور صاحب امانت اور پرہیز گار تھا پس اس کو وزیر کے بیٹے نے ظلم وزیادتی سے قتل کر ڈالا میں نے قصاص طلب کیا تو کسی نے میری دستگیری نہ کی تب میں نے صبح وشام اہل بدر کی طفیل خدا سے دعا مانگنی شروع کی اور طلب انتقام میں ان کی مدد مانگنے لگا حتی کہ میرا سینہ تنگ ہوگیا اور میں ناامید ہوگیا آخر ایک رات میں سو رہا تھا کہ اس اثناء میں بحالت خواب میں نے کچھ آدمی دیکھے جو اچھی ہئیت اور پسندیدہ حالت میں تھے اور کہنے والا کہتا تھا کہ آؤ اے اہل بدر پس وہ آگے بڑھے ایک دوسرے کے قدم پر چلتے تھے میں نے اپنے دل میں کہا سبحان اللہ یہ لوگ اہل بدر ہیں جن سے میں اپنے فرزند کا انتقام لینے کے لیے مدد طلب کرتا ہوں واللہ میں ان کے پیچھے چلوں گا پس میں ان کے پیچھے چلنے لگا حتی کہ وہ ایک بلند مقام پر پہنچے اور ان میں سے ہر ایک ایک نورانی کرسی پر بیٹھ گیا اور میں لوگوں کو دیکھا کہ ان کی طرف آتے ہیں اور اپنے حالات کی شکایت کرتے ہیں میں نے اپنے دل میں کہا کہ وجہ ہے کہ میں اپنے فرزند کے قتل کی شکایت نہ کروں پس میں ان کی طرف بڑھا اور ان کو اپنے قصہ سے مطلع کیا اور یہ کہ کسی نے مجھ کو میرے فرزند کے انتقام لینے میں مدد نہیں دی پس ان میں سے ایک نے کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوا اور کہا تم میں سے کون اس مسکین کے مخالف کو میرے سامنے لائے گا پھر ان میں سے ایک گیا اور تھوڑی ہی دیر بعد اسے لایا اور ملزم اس کے ساتھ تھا پس اس سے کہا کہ تو وہی ہے جس نے اس کے بیٹے کو قتل کیا ہے کہا ہاں فرمایا تجھ کو اس کے قتل پر کس بات نے آمادہ کیا ہے کہا ظلم اور سرکشی نے پس فرمایا زمین پر بیٹھ جا پس وہ بیٹھ گیا پھر مجھ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کو ایک خنجر دے کر کہا یہ تمہارا ملزم ہے اس کو قتل کرو جس طرح اس نے تمہارے بیٹے کو قتل کیا پس میں اس کو پکڑا اور ذبح کر ڈالا پھر میں اپنی نیند سے اٹھا تو جب دن چڑھا میں نے بڑا شور وغل سنا اور لوگ کہتے تھے کہ وزیر کا بیٹا اپنے بستر پر ذبح شدہ پایا گیا اور معلوم نہیں کس نے اس کو قتل کیا اور عسقلانی نے ایک نسخہ میں قسطلانی نے کہا میرے ایک چچا کا بیٹا مشرکین کے ملک میں گرفتار ہوگیا پس اہل روم نے اس کے فدیے میں بہت سا مال طلب کیا ہم کو اس کے دینے کی طاقت نہ تھی پس میں نے اس کی طرف اسماء اہل بدر کا غذ میں لکھ کر بھیج دیا اور اس کو اس کے حفظ کرنے اور ان سے توسل چاہنے کی وصیت کی کہا پس اللہ تعالیٰ نے اس کو بغیر فدیئے کے چھوڑ دیا پس جب ہمارے پاس آیا ہم نے اس کے متعلق اس سے پوچھا جب وہ ورقہ میری طرف پہنچا جن میں وہ اسماء تھے تو میں نے اس کے بارے میں وہی عمل کیا جیسے کہ تم نے کہا تھا پس انہوں نے مجھ کو منحوس سمجھا اور ایک دوسرے کے پاس فروخت کرنے لگے۔ اور جو شخص مجھ کو خریدتا تھا اس پر کوئی مصیبت نازل ہو جاتی تھی تو میری قیمت گھٹنے لگی حتیٰ کہ مجھ کو سات دینار کے عوض فروخت کیا گیا پس جس شخص نے مجھ کو اب کے خریدا تھا اس کو تین دن سے زیادہ نہ گزرے تھے حتیٰ کہ وہ سب سے بڑی مصیبت میں مبتلا ہوگیا پس وہ مجھ کو طرح طرح کا عذاب دینے لگا اور کہتا تھا کہ تو جادوگر ہے اور میں تجھ کو فروخت نہ کروں گا صلیب پر تیری قربانی چڑھا کر ثواب حاصل کروں گا پس تھوڑی ہی دیر بعد اس کے گھوڑے نے اس کے پاؤں مارا جس سے اس کا منہ توڑ ڈالا اور وہ اسی وقت مرگیا کہتا ہے کہ پس اس کے بیٹے نے مجھ کو پکڑ کر طرح طرح کا عذاب دینا شروع کیا اور میری خبر لوگوں میں مشہور ہوگئی انہوں نے اس سے کہا اس قیدی کو شہر سے باہر نکال دے اس نے کہا نہیں میں اس کو عذاب کے ساتھ ماروں گا پس تین ہی دن گزرے تھے کہ ان کو اطلاع ملی کہ بادشاہ کا جہاز تلف ہوگیا جس میں بادشاہ کا فرزند اور بہت سا مال تھا پس جب یہ خبر روم تک پہنچی تو وہ لوگ بادشاہ کے پاس آئے اور اس کو میرے تمام حال سے مطلع کیا اور بتایا کہ جب تک یہ مسلمان ہمارے ملک میں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ٹھہرے گا ہم ہلاک ہو جائیں گے اور ہم کو کوئی شک نہیں کہ وہ انبیاء کی اولاد سے ہے پس بادشاہ نے مجھ کو بلا بھیجا اور قید سے چھوڑ کر مجھ کو ایک سو دینار دیئے اور میرے وطن کی طرف مجھ کو بھیج دیا پس یہ میرے قید سے چھوٹ جانے کا سبب ہے والحمدللہ علی ذلک وہ بیان ختم ہوا جو شیخ عبداللطیف نے اپنے رسالہ میں ان کے فضائل اور خواص اسماء اور دادخواہ کے لیے نزول مشکلات کے وقت ان کی دادخواہی کے متعلق نقل کیا ہے اور ان کی امداد ان میں سے ایک وہ واقعہ ہے جس کو حموی نے اپنی کتاب نتائج الارتحال والسفر فی اخبار اہل القرآن الھادی عشر میں بہ ضمن حالات جامع شریعت وحقیقت شیخ احمد بن محمد الدمیاطی معروف بہ ابن عبدالغنی البنا متوفی بمدینہ منورہ در ماہ محرم الحرام سنہ 1116 لکھا ہے کہ انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک سال میں نے اپنی والدہ کے ساتھ حج کیا۔ یہ قحط کا سال تھا اور میرے ساتھ دو اونٹ تھے۔ جن کو میں نے مصر سے خریدا تھا ان پر ہم نے حج کیا جب ہم حج سے فارغ ہوئے اور مدینہ طیبہ کی طرف رخ کیا تو دونوں اونٹ مدینہ منورہ میں مر گئے اور ہمارے ساتھ کوئی مال نہ تھا جس کے ساتھ ہم اور اونٹ خرید سکتے یا کسی سے کرایہ پر لے سکتے پس میں اس سے بڑا لاچار ہو گیا اور اپنے شیخ صفی الدین قشاشی قدس اللہ سرہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے حال سے ان کو مطلع کیا اور عرض کیا میں نیس فرسے معذور ہو جانے کے باعث اب مدینہ منورہ میں پڑے رہنے کا ارادہ کر لیا ہے حتی کہ اللہ تعالیٰ کشائش بخشی پس وہ تھوڑی دیر تک خاموش رہے پھر مجھ سے فرمایا اس وقت سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چچا سیدنا امیر حمزہ بن عبدالمطلب کی قبر پر جاؤ اور قرآن مجید کی کچھ آیات پڑھ کر ان کی قبر پر کھڑے ہوئے ان کو اپنے حال سے از وال تا آخر مطلع کرو جس طرح مجھ سے بیان کی ہے میں نے ان کے حکم کی تعمیل کی اور فی الفور صبح کے وقت ان کی قبر پر حاضر ہو کر آیات کی تلاوت کے بعد ان کو اپنے حال سے مطلع کیا جس طرح میرے شیخ نے مجھ کو حکم دیا اور فی الفور ظہر سے پہلے واپس آیا پس میں باب الرحمۃ کی طہارت گاہ کی طرف واپس آیا تو وضو کیا اور مسجد میں داخل ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ میری والدہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مسجد میں مجھ سے کہہ رہی ہے یہاں ایک آدمی تیرے بارے میں مجھ سے پوچھ رہا تھا
اس کی طرف جاؤ میں نے پوچھا وہ کہا ہے کہا اس کو حرم کی پچھلی طرف دیکھا پس میں اس
کی طرف گیا جب اس کے سامنے گیا تو دیکھا کہ وہ ایک سفید ریش بارعب آدمی ہیں پس
فرمایا مرحبا یا شیخ احمد میں نے ان ہاتھ پر بوسہ دیا فرمایا مصر کے سفر کو تیار ہو جاؤ میں نے
عرض کیا یا حضرت کس کے ساتھ سفر کروں فرمایا میرے ساتھ چلو تا کہ کسی سے کرایہ کی سواری
لے دوں پس میں ان کے ساتھ گیا حتیٰ کہ ہم اونٹوں کی فرودگاہ میں پہنچے جہاں مصری حاجی
اترے پڑے تھے وہ بزرگ ایک مصری کے خیمہ میں داخل ہوئے میں بھی ساتھ اندر چلا
گیا جب انہوں نے مالک خیمہ کو سلام کیا تو وہ تعظیم کے لیے کھڑا ہو گیا اور ان کے ہاتھ
چومے اور ان کی کمال عزت کی انہوں نے اس سے کہا میرا مدعا یہ ہے کہ تم شیخ احمد اور اس
کی والدہ کو اپنے ساتھ مصر لے جاؤ اور اس سال اونٹ کثرت موت کے باعث کمیاب تھے
اور ان کا کرایہ سخت گران تھا پس ان سے منظور کر لیا فرمایا کیا کرایہ لو گے؟ کہا یا حضرت جو
کچھ آپ چاہیں فرمایا اتنا اس نے قبول کیا اور ان بزرگ نے کرایہ کا اکثر حصہ اپنے پاس
سے ادا کر دیا اور مجھ سے فرمایا اٹھو اپنی والدہ کو اور اپنے مال کو لے آؤ میں اٹھ کر چلا اور
وہ بزرگ اس شخص کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے میں اپنی والدہ کو اور اسباب کو لے آیا مجھ سے
شرط کی کہ باقی کرایہ مصر پہنچ کر میں اپنے پاس سے ادا کرونگا میں نے یہ قبول کیا پس
انہوں نے فاتحہ پڑھی اور اس کو میرے ساتھ نیکی سے پیش آنے کی وصیت کی اور اٹھ کر
چل دیئے میں ان کے ساتھ ہو لیا جب ہم مسجد تک پہنچے تو پہلے اندر چلو میں اندر گیا اور نماز کا
وقت ہو جانے پر ان کا انتظار کیا تو وہ مجھے نظر نہ آئے اور کئی مرتبہ ان کو تلاش بھی کیا مگر نہ
ملے پس میں اس شخص کی طرف واپس گیا جس سے کرایہ طے کیا تھا اس سے پوچھا کہ وہ
کون تھے اور ان کا گھر کہاں ہے اس نے کہا میں ان کو نہیں جانتا اور آج سے پہلے کبھی ان
کو دیکھا نہیں لیکن جب وہ میرے پاس آئے تو مجھ پر ان سے کچھ ایسا خوف اور رعب
چھایا جو عمر بھر کبھی نہ چھایا تھا میں پھر واپس گیا اور کئی مرتبہ پھر تلاش کیا مگر میری نظر ان پر نہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پڑی پھر میں اپنے مرشد شیخ صفی الدین احمد قشاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس واقعہ کی ان کو خبر دی فرمایا وہ سیدنا امیر حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی روحانیت تمہارے لیے مجسم ہو کر آئی تھی پھر میں اپنے رفیق کی طرف جس نے کرایہ طے کیا تھا واپس گیا اور ان کے ساتھ حاجیوں کے ہمراہ مصر کی طرف روانہ ہوا میں نے اس سے وہ حسن سلوک اور خاطر داری اور خوش خلقی دیکھی جو کسی نے نہ بحالت سفر دیکھی اور نہ بحالت قیام دیکھی یہ سب کچھ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ اور نفعنا کی برکت سے تھا الحمد للہ علی ذالک انتہٰی ما ذکرالحموی فی ضائجہ۔ اور ان کی امداد دن میں سے ایک وہ واقعہ ہے جو شیخ محمد بن مرحوم عبداللطیف التمتام مالکی مدنی نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ شیخ سید بن قطب ربانی ملا ابراہیم کردی سیدالشہداء امیر حمزہ عم رسول رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لیے اہل مدینہ کی مقررہ زیارت سے پیشتر جو رجب کی بارہویں تاریخ کو ہوتی ہے گئے اور وہ پیشتر ان کی زیارت کو پہلے چلے اور بارہویں تاریخ تک وہاں مقیم رہتے وہ کہتے ہیں کہ ایک سال ان کے ساتھ گئے اور دیوان السنود میں ٹھہرے جب رات پڑی تو رفقاء سو گئے میں ان کی حفاظت کرنے لگا میں نے دیکھا کہ ایک سوار ہمارے قیام گاہ کے ارد گرد چکر لگا رہا ہے میں نے اس کی طرف بڑھنے میں سستی کی پھر میں نے اپنے دل میں کہا تو کہاں تک سستی کرے گا حتٰی کہ وہ مجھ پر حملہ کر دے گا پھر میں اس کی طرف گیا اور اسے کہا تو کون ہے؟ اس نے کہا تجھے کیا ہوا کیا اس لیے تو میرے دائرہ حمایت میں اترتا ہے اور مجھے رنج پہنچاتا ہے یعنی اپنی شب بیداری اور پاسبانی سے جبکہ میں خود برابر تمہاری حفاظت کرتا ہوں اور میں حمزہ بن عبدالمطلب ہوں پھر وہ میری نظر سے غائب ہو گئے اللہ ان سے اور تمام صحابہ سے راضی ہو۔ اور ان کے منازل مبارکہ رحمت کے مینہ سے سرسبز رہیں اصحاب بدر کے شمار کے متعلق مرجع قول یہ ہے کہ وہ تین سو تیرہ مرد ہیں اور یہاں مذکور ان کے تین سو چونسٹھ نام ہیں چورانوے نام اوس کے ہیں اور چھیانوے نام خزرج کے ہیں ان میں سے ابو قیس بن معلی ہیں کیونکہ عیون کے اندر وہ ان میں شمار کیا گیا ہے اور اس کو شیخ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عبداللطیف نے اپنے رسالہ میں ذکر نہیں کیا اور ان میں سے اس کا بھائی زید ہے کیونکہ اس نے اس کو اپنے رسالے کے اندر ان میں شمار کیا ہے جیسا کہ حافظ نے اصابہ میں کہا ہے اور عیون میں اس کا ذکر نہیں کیا اور جو ذکر کیا ہے اس میں جو وہ نام شہیدوں کے ہیں چھ مہاجروں میں سے چھ خزرج میں سے اور دو اوس میں سے اور اکثر کا زعم ہے شہداء احد ستر ہیں اور ان کے نام یہاں ایک سو تین ہیں تیرہ مہاجرین کے ہیں چالیس اوس کے پچاس خزرج کے اور ان میں سے ہر ایک کو خیر البریہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کی بدولت فضیلت اور برتری حاصل ہے اور یہ ان کے بانسق اسماء کے موتیوں کے ہار اور چمک دار جواہر کی لڑیاں ہیں میں ان کو اس واسطہ عظمٰے کے نام سے شروع کرتا ہوں جن کو جناب الٰہی سے مقام اعلیٰ حاصل ہے پس میں کہتا ہوں؛

هٰذا اسماء السادات اهل البدر رضی اله تعالیٰ عنهم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللهم انی اسئلك بسیدنا محمدن المهاجری صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم

وبسیدنا ابی بکرن المهاجری رضی اللہ عنه

وبسیدنا عمر بن الخطاب المهاجری رضی اللہ عنه

وبسیدنا عثمان بن عفان المهاجری رضی اللہ عنه

وبسیدنا علی بن ابی طالبن المهاجری رضی اللہ عنه

وبسیدنا طلحة بن عبید اللہ المهاجری رضی اللہ عنه

وبسیدنا الزبیر بن العوام المهاجری رضی اللہ عنه

وبسیدنا عبد الرحمٰن بن عوف المهاجری رضی اللہ عنه

وبسیدنا سعد بن ابی وقاصن المهاجری رضی اللہ عنه

وبسیدنا سعید بن زیدن المهاجری رضی اللہ عنه

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وبسيدنا ابي عبيدة بن الجراح المهاجري رضى الله عنه

حرف الالف

اللهم واسئلك

بسيدنا ابي بن كعب ن الخزرجي رضى الله عنه

وبسيدنا الاخنس بن حبيب ن المهاجري رضى الله عنه

وبسيدنا الارقم بن ابي الارقم المهاجري رضى الله عنه

وبسيدنا اسعد بن يزيد الخزرجي رضى الله عنه

وبسيدنا انس بن معاذ ن الخزرجي رضى الله عنه

وبسيدنا انس مولى رسول الله رضى الله عنه

وبسيدنا انيس بن قتادة الاوسي رضى الله عنه

وبسيدنا اوس بن خولى الخزرجي رضى الله عنه

وبسيدنا اياس بن اوس ن الاوسي رضى الله عنه

وبسيدنا اياس بن البكير المهاجري رضى الله عنه

حرف الباء

اللهم واسئلك

بسيدنا بجير بن ابي بجير رضى الله عنه

وبسيدنا بحاث بن ثعلبة الخزرجي رضى الله عنه

وبسيدنا البراء بن معرور ن الخزرجي رضى الله عنه

وبسيدنا بسبسة بن عمرو الخزرجي رضى الله عنه

وبسيدنا بلال بن رباح ن المهاجري رضى الله عنه

وبسيدنا بشير بن سعد ن الخزرجي رضى الله عنه

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حرف التاء المثناة فوق

اللهم واسئلك

بسيدنا تميم مولى خراش ن الخزرجي رضى الله عنه

وبسيدنا تميم مولى بني غنم بن السلم الاوسي رضى الله عنه

وبسيدنا تميم بن يارن الخزرجي رضى الله عنه

حرف الثاء المثلثة

اللهم واسئلك

بسيدنا ثابت بن اقرم الاوسي رضى الله عنه

وبسيدنا ثابت بن ثعليه الخزرجي رضى الله عنه

وبسيدنا ثابت بن خالد ن الخزرجي رضى الله عنه

وبسيدنا ثابت بن عمر ن الخزرجي رضى الله عنه

وبسيدنا ثابت بن هزال ن الخزرجي رضى الله عنه

وبسيدنا ثعلبه بن حاطب ن الاوسي رضى الله عنه

وبسيدنا ثعلبة بن عمرو ن الخزرجي رضى الله عنه

وبسيدنا ابن عمر ن والمهاجري رضى الله عنه

وبسيدنا ثعلبة بن عمر ن المهاجري رضى الله عنه

وبسيدنا ثعلبة بن عنمة الخزرجي رضى الله عنه

وبسيدنا ثقف ابن عمر ن والمهاجري رضى الله عنه

حرف الجيم

اللهم واسئلك

بسيدنا جابر بن عبد الله ابن رياب ن الخزرجي رضى الله عنه

وبسيدنا جابر بن عبد الله بن عمرو الخزرجي رضى الله عنه

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وبسيدنا جبار بن صغر ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا جبر بن عتيك ن الاوسي رضي الله عنه
وبسيدنا جبير بن اياس ن الاوسي رضي الله عنه

حرف الحاء المهملة

اللهم واسئلك
بسيدنا حمزة بن عبد المطلب المهاجري رضي الله عنه
وبسيدنا الحارث بن اوس رافع ن الاوسي رضي الله عنه
وبسيدنا الحارث ابن اوس بن معاذ ن الاوسي رضي الله عنه
وبسيدنا الحارث بن حاطب ن الاوسي رضي الله عنه
وبسيدنا الحارث بن ابي خزمة الاوسي رضي الله عنه
وبسيدنا الحارث بن خزمة الاوسي رضي الله عنه
وبسيدنا الحارث بن خزمة الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا الحارث بن الصمة الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا الحارث بن عرفجة الاوسي رضي الله عنه
وبسيدنا الحارث بن قيس ن الاوسي رضي الله عنه
وبسيدنا الحارث بن قيس ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا الحارث بن النعمان الاوسي رضي الله عنه
وبسيدنا الحارثة بن سراقة الخزرجي الشهيد رضي الله عنه
وبسيدنا الحارثة بن النعمان الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا حاطب بن ابي بلتعة المهاجري رضي الله عنه
وبسيدنا حاطب بن عمرو المهاجري رضي الله عنه
وبسيدنا الحباب بن المنذر الخزرجي رضي الله عنه

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وبسيدنا حبيب بن الاسود الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا حرام بن ملحان الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا حريث بن زيد ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا الحصين بن الحارث المهاجري رضي الله عنه
وبسيدنا حمزة بن الحمير الخزرجي رضي الله عنه

حرف الخاء المعجمة

اللهم واسئلك
بيسدنا خارجة بن زيد ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا خالد بن البكير المهاجري رضي الله عنه
وبسيدنا خالد بن قيس ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا خباب بن الارث المهاجري رضي الله عنه
وبسيدنا خباب مولى عتبة المهاجري رضي الله عنه
وبسيدنا خبيب بن اساف ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا خراش بن الصمة الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا خراش بن قتادة الاوسي رضي الله عنه
وبسيدنا خزيمة بن فاتك ن المهاجري رضي الله عنه
وبسيدنا خلاد بن رافع الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا خلاد بن سويد ن الخذرجي رضي الله عنه
وبسيدنا خلاد بن عمرو الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا خلاد بن قيس ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا خليد بن قيس ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا خليفة بن عدي الخزرجي رضي الله عنه

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وبسیدنا خنیس بن حزافة المهاجری رضی اللہ عنه
وبسیدنا خواث بن جبیر ن الاوسی رضی اللہ عنه
وبسیدنا خولی بن ابی خولی المهاجری رضی اللہ عنه

حرف الذال

اللهم واسئلك
بسیدنا ذکوان بن عبید ن المهاجری رضی اللہ عنه
و بسیدنا ذی اشمالین ابن عبد عمرون المهاجری الشهید رضی اللہ عنه

حرف الراء المهملة

اللهم واسئلك
بسیدنا راشد بن المعلی الخزرجی رضی اللہ عنه
وبسیدنا رافع بن الحارث الخزرجی رضی اللہ عنه
وبسیدنا رافع بن غنجدة الاوسی رضی اللہ عنه
وبسیدنا رافع بن مالك ن الخزرجی رضی اللہ عنه
وبسیدنا رافع بن المعلی الخزرجی الشهید رضی اللہ عنه
وبسیدنا رافع بن یزید الاوسی رضی اللہ عنه
وبسیدنا ربعی بن رافع ن الاوسی رضی اللہ عنه
وبسیدنا الربیع بن ایاس ن الخزرجی رضی اللہ عنه
وبسیدنا ربیعة بن اکثم المهاجری رضی اللہ عنه
وبسیدنا رحیلة بن ثعلبة الخزرجی رضی اللہ عنه
وبسیدنا رفاعة بن الحارث الخزرجی رضی اللہ عنه
وبسیدنا رفاعة بن رافع بن مالك ن الخزرجی رضی اللہ عنه

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وبسيدنا رفاعة بن عبد المنذر الاوسى رضى الله عنه

وبسيدنا رفاعة بن عمرو ن الخزرجى رضى الله عنه

حرف الزاء

اللهم واسئلك

بسيدنا زياد بن السكن الاوسى رضى الله عنه

وبسيدنا زياد بن عمرو ن الخزرجى رضى الله عنه

وبسيدنا زياد بن لبيد ن الخزرجى رضى الله عنه

وبسيدنا زيد بن اسلم الاوسى رضى الله عنه

وبسيدنا زيد بن حارثة المهاجرى رضى الله عنه

وبسيدنا زيد بن الخطاب المهاجرى رضى الله عنه

وبسيدنا زيد بن المزين ن الخزرجى رضى الله عنه

وبسيدنا زيد بن المعلى الخزرجى رضى الله عنه

وبسيدنا زيد بن وديعة الخزرجى رضى الله عنه

حرف السين المهملة

اللهم واسئلك

بسيدنا سالم مولى ابى حذيفة المهاجرى رضى الله عنه

وبسيدنا سالم بن عمير ن الاوسى رضى الله عنه

و بسيدنا السائب بن عثمان بن مظعون المهاجرى رضى الله عنه

وبسيدنا سبرة بن فاتك ن المهاجرى رضى الله عنه

وبسيدنا سراقة بن عمرو ن المخزرجى رضى الله عنه

وبسيدنا سراقة بن كعب ن الخزرجى رضى الله عنه

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وبسيدنا سعد مولى حاطب ن المهاجرى رضى الله عنه
وبسيدنا سعد بن خولة المهاجرى رضى الله عنه
وبسيدنا سعد بن خثيمة الاوسى الشهيد رضى الله عنه
وبسيدنا سعد بن الربيع الخزرجى رضى الله عنه
وبسيدنا سعد بن زيد ن الاوسى رضى الله عنه
وبسيدنا سعد بن سعد ن الخزرجى رضى الله عنه
وبسيدنا سعد بن سهيل ن الخزرجى رضى الله عنه
وبسيدنا سعد بن عبادة الخزرجى رضى الله عنه
وبسيدنا سعد بن عبيد ن الاوسى رضى الله عنه
وبسيدنا سعد بن عثمان الخزرجى رضى الله عنه
وبسيدنا سعد بن معاذ ن الاوسى رضى الله عنه
وبسيدنا سفيان بن نسر ن الخزرجى رضى الله عنه
وبسيدنا سلمة بن اسلم الاوسى رضى الله عنه
وبسيدنا سلمة بن ثابت ن الاوسى رضى الله عنه
وبسيدنا سلمة بن سلامة الاوسى رضى الله عنه
وبسيدنا سليط بن قيس ن الخزرجى رضى الله عنه
وبسيدنا مسلمين الحارث الخزرجى رضى الله عنه
وبسيدنا مسلمين عمرو ن الخزرجى رضى الله عنه
وبسيدنا سليم بن قيس ن الخزرجى رضى الله عنه
وبسيدنا سليم بن ملحان الخزرجى رضى الله عنه
وبسيدنا سماك بن سعد ن الخزرجى رضى الله عنه
وبسيدنا سنان ابن ابى سنان المهاجرى رضى الله عنه

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وبسيدنا سنان بن صيفي ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا سهل بن حنيف ن الاوسي رضي الله عنه
وبسيدنا سهل بن رافع ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا سهل بن عتيك ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا سهل بن قيس ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا سهيل بن رافع ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا سهيل بن وهب ن المهاجري رضي الله عنه
وبسيدنا سواد بن رزين ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا سواد بن غزية الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا سويبط بن حرملة المهاجري رضي الله عنه

حرف الشين المثلثة

اللهم واسئلك
بسيدنا شجاع بن وهب ن المهاجري رضي الله عنه
وبسيدنا شريك بن انس ن الاوسي رضي الله عنه
وبسيدنا شماس بن عثمان المهاجري رضي الله عنه

حرف الصاد

اللهم واسئلك
بسيدنا صبيح مولى ابي العاص المهاجري رضي الله عنه
وبسيدنا صفوان بن وهب ن المهاجري الشهيد رضي الله عنه
وبسيدنا صهيب بن سنان المهاجري رضي الله عنه
بسيدنا صيفي بن سواد ن الخزرجي رضي الله عنه

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حرف الضاد

اللهم واسئلك

بسيدنا الضحاك بن حارثة الخزرجي رضي الله عنه

وبسيدنا الضحاك بن عبد عمرو ن الخزرجي رضي الله عنه

وبسيدنا ضمرة بن عمرو ن الخزرجي رضي الله عنه

حرف الظاء

اللهم واسئلك

بسيدنا الطفيل بن الحارث المهاجري رضي الله عنه

وبسيدنا الطفيل بن مالك ن الخزرجي رضي الله عنه

وبسيدنا الطفيل بن النعمان الخزرجي رضي الله عنه

وبسيدنا طلب بن عمير ن المهاجري رضي الله عنه

حرف العين

اللهم واسئلك

بسيدنا عاصم بن ثابت ن الاوسي رضي الله عنه

وبسيدنا عاصم بن عدي ن الاوسي رضي الله عنه

وبسيدنا عاصم بن العكير الخزرجي رضي الله عنه

وبسيدنا عاصم بن قيس ن الاوسي رضي الله عنه

وبسيدنا عاقل بن البكير المهاجري الشهيد رضي الله عنه

وبسيدنا عامر بن امية الخزرجي رضي الله عنه

وبسيدنا عامر بن البكير المهاجري رضي الله عنه

وبسيدنا عامر بن ربيعة المهاجري رضي الله عنه

وبسيدنا عامر بن سعد ن الخزرجي رضي الله عنه

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وبسيدنا عامر بن سلمة الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عامر بن فهيرة المهاجري رضي الله عنه
وبسيدنا عامر بن مخلد ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عامر بن السكن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عائذ بن ماعص ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عباد بن بشر ن الاوسي رضي الله عنه
وبسيدنا عباد بن قيس ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عبادة بن الصامت الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عبد الله بن ثعلبه الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عبد الله بن جبير ن الاوسي رضي الله عنه
وبسيدنا عبد الله بن جحش ن المهاجري رضي الله عنه
وبسيدنا عبد الله بن جد الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عبد الله بن الحمير الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عبد الله بن الربيع الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عبد الله بن رواحة الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عبد الله بن زيد ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عبد الله بن سراقه المهاجري رضي الله عنه
وبسيدنا عبد الله بن سلمة الاوسي رضي الله عنه
وبسيدنا عبد الله بن سهل ن الاوسي رضي الله عنه
وبسيدنا عبد الله بن سهيل ن المهاجري رضي الله عنه
وبسيدنا عبد الله بن شريك ن الاوسي رضي الله عنه
وبسيدنا عبد الله بن طارق ن الاوسي رضي الله عنه

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وبسيدنا عبدالله بن عامر ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عبدالله بن عبد مناف ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عبدالله بن عرفطة الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عبدالله بن عمرون الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عبدالله بن عميرن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عبدالله بن قيس ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عبدالله بن قيس بن صخر ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عبدالله بن كعب ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عبدالله بن مخرمة المهاجري رضي الله عنه
وبسيدنا عبدالله بن مسعود ن المهاجري رضي الله عنه
وبسيدنا عبدالله بن مظعون المهاجري رضي الله عنه
وبسيدنا عبدالله بن نعمان الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عبدربه بن حق ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عبدالرحمٰن بن جبرن الاوسي رضي الله عنه
وبسيدنا عبدة بن الحسحاس الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عبس بن عامر ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عبيد بن اوس ن الاوسي رضي الله عنه
وبسيدنا عبيد بن التيهان الاوسي رضي الله عنه
وبسيدنا بن زيد ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عبيد بن ابي عبيدة ن الاوسي رضي الله عنه
وبسيدنا عبيدة بن الحارث المهاجري الشهيد رضي الله عنه
وبسيدنا عتبان بن مالك ن الخزرجي رضي الله عنه

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وبسيدنا عتبة بن ربيعة الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عتبة بن عبد الله الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عتبة بن غزوان المهاجري رضي الله عنه
وبسيدنا عثمان بن مظعون المهاجري رضي الله عنه
وبسيدنا العجلان بن النعمان الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عدي بن ابي الذغباء الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عصمة بن الحصين الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عصيمة الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عطية بن نويرة الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عقبة بن عامر ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عقبة بن عثمان الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عقبة بن وهب ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عقبة وهب ن المهاجري رضي الله عنه
وبسيدنا عكاشة بن محصن المهاجري رضي الله عنه
وبسيدنا عمار بن ياسر ن المهاجري رضي الله عنه
وبسيدنا عمارة بن حزم ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عمارة بن زيادن الاوسي رضي الله عنه
وبسيدنا عمرو بن اياس ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عمرو بن ثعلبة الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عمرو بن المجموع الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عمرو بن الحارث الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عمرو بن الحارث المهاجري رضي الله عنه

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وبسيدنا عمرو بن سراقة المهاجري رضي الله عنه
وبسيدنا عمرو بن ابي سرح ن المهاجري رضي الله عنه
وبسيدنا عمرو بن طلق ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عمرو بن قيس ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عمرو بن معاذ ن الاوسي رضي الله عنه
وبسيدنا عمرو بن معبد الاوسي رضي الله عنه
وبسيدنا عمير بن حرام الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عمير بن الحمام الخزرجي الشهيد رضي الله عنه
وبسيدنا عمير بن عامر ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا عمير بن عوف ن المهاجري رضي الله عنه
وبسيدنا عمير بن ابي وقاص المهاجري الشهيد رضي الله عنه
وبسيدنا عوف بن الحارث الخزرجي الشهيد رضي الله عنه
وبسيدنا عويم بن ساعدة الاوسي رضي الله عنه
وبسيدنا عياض بن زهير ن المهاجري رضي الله عنه

حرف الغين المعجمة

اللهم واسالك
بسيدنا غنام بن اوس ن الخزرجي رضي الله عنه

حرف الفاء

اللهم واسئلك
بسيدنا الفاكه بن بشر ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا فروة بن عمرو ن الخزرجي رضي الله عنه

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حرف القاف

اللهم واسئلك

بسيدنا قتادة بن النعمان الاوسى رضى الله عنه

وبسيدنا قطبة بن عامر ن الخزرجى رضى الله عنه

وبسيدنا قيس بن محصن ن الخزرجى رضى الله عنه

وبسيدنا قدامة بن مظعون ن المهاجرى رضى الله عنه

وبسيدنا قيس بن عمر ن الخزرجى رضى الله عنه

وبسيدنا قيس بن مخلد ن الخزرجى رضى الله عنه

حرف الكاف

اللهم واسئلك

بسيدنا كعب بن جمازه الخزرجى رضى الله عنه

وبسيدنا كعب بن زيد ن الخزرجى رضى الله عنه

حرف اللام

اللهم واسئلك

بسيدنا لبدة بن قيس ن الخزرجى رضى الله عنه

حرف الميم

اللهم واسئلك

بسيدنا مالك بن ابى خولى ن المهاجرى رضى الله عنه

وبسيدنا مالك بن رفاعة الخزرجى رضى الله عنه

وبسيدنا مالك بن قدامة الاوسى رضى الله عنه

وبسيدنا مالك بن نميلة الاوسى رضى الله عنه

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وبسيدنا المجذر بن زياد ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا محرز بن نضلة المهاجري رضي الله عنه
وبسيدنا مدلاج بن عمرون المهاجري رضي الله عنه
وبسيدنا مدلاج بن عمرون المهاجري رضي الله عنه
وبسيدنا مسطح بن اثاثة المهاجري رضي الله عنه
وبسيدنا مسعود بن خلدة الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا مسعود بن زيد ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا مسعود بن عبد سعد ن الاوسي رضي الله عنه
وبسيدنا معاذ بن جبل ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا معاذ بن الصمة الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا معاذ بن ماعص ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا معبد بن قيس ن الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا معتب بن عوف ن المهاجري رضي الله عنه
وبسيدنا معقن بن المنذر الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا معن بن عدي ن الاوسي رضي الله عنه
وبسيدنا معن بن يزيد المهاجري رضي الله عنه
وبسيدنا معوذ بن عمرون الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا مليل بن وبرة الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا المنذر بن قدامة الاوسي رضي الله عنه
وسيدنا مالك بن ربيعة الخزرجي رضي الله عنه
وبسيدنا مالك بن عمرون المهاجري رضي الله عنه
وبسيدنا مالك بن مسعود ن الخزرجي رضي الله عنه

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وبسيدنا مبشر بن عبد المنذر الاوسى رضى الله عنه
وبسيدنا محرر بن عامر الخزرجى رضى الله عنه
وبسيدنا محمد بن مسلمة الاوسى رضى الله عنه
وبسيدنا مرثد بن ابى مرثد ن المهاجرى رضى الله عنه
وبسيدنا مسعود بن اوس ن الخزرجى رضى الله عنه
وبسيدنا مسعود بن ربيعة المهاجرى رضى الله عنه
وبسيدنا مسعود بن سعد ن الخزرجى رضى الله عنه
وبسيدنا مصعب بن عمير ن المهاجرى رضى الله عنه
وبسيدنا معاذ بن الحارث الخزرجى رضى الله عنه
وبسيدنا معاذ بن عمرو ن الخزرجى رضى الله عنه
وبسيدنا معيد بن عباد ن الخزرجى رضى الله عنه
وبسيدنا معتب بن عبيد ن الاوسى رضى الله عنه
وبسيدنا معتب بن قشير ن الاوسى رضى الله عنه
وبسيدنا معمر بن الحارث المهاجرى رضى الله عنه
وبسيدنا معن بن عدى ن الاوسى رضى الله عنه
وبسيدنا معوذ بن الحارث الخزرجى رضى الله عنه
وبسيدنا المقداد بن الاسود المهاجرى رضى الله عنه
وبسيدنا المنذر بن عمرو ن الخزرجى رضى الله عنه
وبسيدنا المنذر بن محمد ن الاوسى رضى الله عنه
و بسيدنا مهجع بن صالح المهاجرى الشهيد مولى عمر بن الخطاب المهاجرى رضى الله عنه

حرف النون

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اللهم واسئلك

بسيدنا نضر بن الحارث الاوسى رضى الله عنه

وبسيدنا النعمان الاعرج الخزرجى رضى الله عنه

وبسيدنا النعمان بن ابى خزيمة *الاوسى رضى الله عنه

وبسيدنا النعمان بن سنان الخزرجى رضى الله عنه

وبسيدنا النعمان بن عمرون الخزرجى رضى الله عنه

وبسيدنا النعمان بن عبد عمرون الخزرجى رضى الله عنه

وبسيدنا نعيمان بن عمرون الخزرجى رضى الله عنه

وبسيدنا النعمان بن مالك ن الخزرجى رضى الله عنه

وبسيدنا نوفل بن عبد الله الخزرجى رضى الله عنه

حرف الواو

اللهم واسئلك

بسيدنا واقد بن عبد الله المهاجرى رضى الله عنه

وبسيدنا ودقة بن اياس ن الخزرجى رضى الله عنه

وبسيدنا وديعة بن عمرون الخزرجى رضى الله عنه

وبسيدنا وهب بن ابى سرح ن المهاجرى رضى الله عنه

وبسيدنا وهب بن سعد ن المهاجرى رضى الله عنه

حرف الهاء

اللهم واسئلك

بسيدنا هانى بن نيازن الاوسى رضى الله عنه

وبسيدنا هبيل بن وهرة الخزرجى رضى الله عنه

وبسيدنا حلال بن المعلى الخزرجى رضى الله عنه

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حرف الیاء

اللھم واسئلك

بسیدنا یزید بن الاخنس المھاجری رضی اللہ عنہ

وبسیدنا یزید بن الحارث الخزرجی الشھید رضی اللہ عنہ

وبسیدنا یزید بن خزام ن الخزرجی رضی اللہ عنہ

وبسیدنا یزید بن رُقیش ن المھاجری رضی اللہ عنہ

وبسیدنا یزید بن السکن الاوسی رضی اللہ عنہ

وبسیدنا یزید بن المنذر الخزرجی رضی اللہ عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

محفل ایصال الثواب مدینہ منورہ میں

19 رمضان المبارک 24 مئی جمعۃ المبارک کا روزہ ہم نے حرم نبوی شریف گنبد خضریٰ شریف کا نظارہ کرتے ہوئے افطار کیا۔۔۔۔۔۔۔۔کیا لطف ہے کیا کیف ہے۔۔۔کیا سرور ہے۔۔۔نور برساتا گنبد خضریٰ آنکھوں کے سامنے تھا انواع واقسام کی جنتی نعمتیں صفرے پر سجی تھیں وقت افطار ہوا تو مدینہ طیبہ کی کھجور سے ہم نے ا فطاری کی دودھ/شربت/بادم/کاجو/چاول/فروٹ چاٹ/اور بھی بہت ساری نعمتیں۔۔۔یہ تو ایک حقیقت ہے کہ سارے نعمتیں تقسیم ہی مدینہ منورہ سے ہوتی ہیں انما انا قاسم واللہ یعطی ۔ افطاری کے فوراً بعد ہمارا قافلہ جبل احد شریف حضرت صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد شرق پور شریف کی قیادت میں حضور نبی کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیارے چچا امیر طیبہ باب الدعا کاشف الکربات فاضل الخیرات سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہٗ کے دربار گوہر بار میں حاضر ہوا مسجد سید الشہداء میں فقیر کی امامت میں احباب نے نماز مغرب ادا کی سنت ونوافل کے بعد سورۃ واقعہ شریف کی تلاوت سعادت حاصل کی ۔سرکار سیدنا امیر طیبہ وشہداء احد کی بارگاہ میں سلام عرض کر کے کلمات حسنات کا ہدیہ پیش کر کے واپس حرم شریف حاضر ہوئے ۔شب ہفتہ 20 رمضان المبارک شروع ہو چکا ہے آج افطار کے بعد کافی احباب اعتکاف کی سعادت حاصل کرنے مسجد نبوی شریف میں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مہمان بن جائیں گے ان میں بعض کی خواہش ہے اپنے کمرے میں ایک محفل سجائی جائے شب 12 بجے الحاج محمد قربان سومرو نے محفل کا آغاز کرایا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت کا واقعہ:

تلاوت ونعت شریف کے بعد فقیر نے اپنے خطاب کہا کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگنے پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خاموشی لاعلمی نہیں تھی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بلکہ کئی حکمتیں تھیں علم غیب مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر فقیر نے دلائل عرض کئے۔
خاموشی اختیار کرنا اور نہ جاننا برابر ہے؟
جب کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے خطبے میں پہلے ہی ارشاد فرمادیا تھا۔

واللہ ما علمت علی أھلی إلا خیرا

قسم ہے خدا کی! میں اپنی اہل سے پارسائی کے سوا کچھ نہیں جانتا
(صحیح البخاری کتاب المغازی حدیث افک)

پھر حضرت سید محمد حسن شاہ المدنی نے حضرت مولائے کائنات شیر خدا حیدر کرار سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور غزوہ بدر کے حوالہ سے سیر حاصل گفتگو کی آخر میں درود وسلام کے بعد فقیر نے حاضرین سے عرض کیا کہ 3 بار سورۃ اخلاص ایک بار فاتحہ اور ودرود شریف پڑھ کر ایصال الثواب کریں۔شہداء بدر شریف اور سیدنا علی الرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم اور ام المومنین سیدہ بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں اور ان کے طفیل میرے برادر اکبر شیخ الفقہ والمیر اث حضرت علامہ مفتی محمد صالح اویسی رحمۃ اللہ علیہ (شہادت 20 رمضان المبارک) کو ایصال الثواب کیا اور آج حرم نبوی شریف میں بھی فاتحہ کا اہتمام کیا جائے گا۔(مدینے کا بھکاری)
صبح بوقت سحر اپنے کمرے میں ایک بہت خوبصورت واقعہ پڑھنے کو ملا جو نذر قارئین کرام ہے۔

زائرین مدینہ منورہ کا اِنتظار اور مدد

تجلّیاتِ مدینہ میں لکھا ہوا ہے کہ جب کوئی عاشق گھر سے مدینہ منوّرہ کے لیے چلتا ہے تو حضور نبی کریم صلی للہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس کا اِنتظار فرماتے رہتے ہیں اور راستہ میں تکلیف آئے تو مدد بھی فرماتے ہیں چنانچہ ایک آدمی کا ایک واقعہ لکھا ہے ایک آدمی مدینہ منوّرہ کے اِرادے سے گھر سے روانہ ہُوا راستے میں بھُوک پیاس سے نڈھال ہوگیا اور گر پڑا کسی نے اس کو اُٹھا کر اپنے پیچھے سواری پہ بٹھایا مدینہ منوّرہ پہنچا کر واپس جانے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لگا تو اس نے پوچھا کون ہے؟ کہا میں رِضوانِ جنّت ہوں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بارگاہ میں میرا اسلام عرض کرنا میرا یہی کام ہے کہ زائرین مدینہ کی خدمت کرتا ہوں۔

(شانِ مصطفی بزبان مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بلفظہٖ اَنا ص ۱۳ از مُفتی غلام حَسن قادری)

اللہ اللہ رمضان المبارک کے دو عشرے

اللہ اللہ رمضان المبارک کے دو عشرے اول عشرہ رحمت اور اور دوسرا عشرہ مغفرت (20 دن) ختم ہوئے گنتی کے دن ہیں جلدی جلدی ختم ہو رہے ہیں مگر ہماری خوش نصیبی کہ جہاں نصیب سنورتے ہیں جہاں زمانہ بھر کے تاجدار بھکاری بن کر آتے ہیں۔ بقول شاعر۔

کھڑے رہتے اہل تخت بھی دہلیز پہ ان کی
فقیروں کی صدا بھی شہ ابرار سنتے ہیں

جہاں سید الملائکہ سیدنا جبریل امین علیہ السلام بارگاہ الٰہی سے اس کریم لجپال سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار پروقار کے آداب پر آیات قرآنی لاتے ہیں اور حضوری کے سلیقے سکھاتے ہیں الحمدللہ آج 20 رمضان المبارک ہفتہ کا روزہ ہمیں اسی صحن حرم نبوی شریف گنبد خضریٰ شریف کے سامنے افطار کرنے کی سعادت ملی فقیر نے ختم خواجگان پڑھا اور اپنے برادر اکبر حضرت مفتی محمد صالح اویسی علیہ الرحمہ کو ایصال الثواب کیا۔ باب جبریل کے سامنے نماز مغرب پڑھی سنت ونوافل کے بعد محترم محمد عامر غوری سید الشہداء امیر طیبہ رضی اللہ عنہٗ کے دربار پر حاضری کا سبب بنے سلام عاجزانہ پیش کر کے فقیر تو اپنے کمرے میں آگیا اور عامر بھائی جدہ چلے گئے کیونکہ کل (اتوار) انہوں نے آفس جانا ہے۔ نماز عشاء اور تراویح فقیر نے قدیم حرم (ترکی حصہ) میں ادا کی آخری عشرہ میں حرمین شریفین میں صلوٰۃ الیل کے نام سے نوافل جماعت کے ساتھ پڑھائے جاتے ہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تقریباً پونے ایک بجے امام نے جماعت شروع کرائی تو فقیر اصحاب کے چبوترے کے قریب آ کر حجرہ اقدس کے نظارے کرتا ہوا سورۃ الملک کی تلاوت کی اس جگہ کے ساتھ فقیر کی کئی خوبصورت یادیں وابستہ ہیں انہیں یاد کر کے ایک عجیب کیفیات سے گذرتا رہا۔ پھر بس ؎

حسین یادوں کے چاند کو الوداع کہہ کر
میں اپنے گھر کے کمروں میں لوٹ آیا

اندرون مسجد نبوی شریف سے صحن حرم شریف میں آ گیا کافی احباب ملے۔ معتکفین کے لنگر کے لیے حضرت سید محمد حسن شاہ المدنی اور محترم محمد علی سعیدی خیر پوری سے مشاورت ہوئی۔ اپنے کمرے میں آ کر سحری کی اور نماز فجر کے بعد اپنے گھر کی حسین یادیں ذہن میں آئیں انہیں لکھ لیا۔ جو نذر قارئین کرام ہیں۔

ہمارے گھر کی حسین یادیں

ہماری والدہ محترمہ مرحومہ مغفورہ کی وفات (3/صفر المظفر 1420ھ) کے 6 سال (تقریبا) بعد 20 رمضان المبارک 1426ھ کو ہمارے بڑے بھائی شیخ الفقہ والمیراث حضرت علامہ مفتی محمد صالح اویسی رحمۃ اللہ علیہ ٹریفک حادثہ میں شہید ہوئے اس وقت راقم اپنے والد گرامی حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی محدث بہاولپوری علیہ الرحمہ کے ہمراہ مدینہ منورہ میں حاضر تھا جبکہ وہ مسجد نبوی شریف گنبد خضریٰ کے سائے میں معتکف تھے انہیں اپنے بھائی کی شہادت کا بتائے بغیر مجھے تو بادل نخواستہ واپس (بہاولپور) گھر آنا پڑا۔ مدینہ منورہ سے جدائی عارضی بھی کیوں نہ ہو الوداع کہنا بہت ہی کٹھن ہوتا ہے اور نہ چاہتے ہوئے بھی آخر الوداع کہنا پڑا۔

والدین کریمین اور چار بھائیوں ایک بہن پر مشتمل ہمارا گھرانہ بہت خوشحال تھا۔ ہمارے گھر میں ہر وقت اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے محبوب کریم روف ورحیم ﷺ اور محبوبان خدا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اولیا کاملین کے ذکر خیر سے خوب چہل پہل رہتی تھی اور الحمدللہ اب بھی ہے مگر کمی تو ان جانے والوں کی ہے جن کی حسین یادیں ہمیں ہر لمحہ تڑپاتی رہتی ہیں۔ گرمیوں کی شاموں میں ہم سارے بھائی گھر کے صحن میں بیٹھ کر ایک دوسرے سے خوب ہنسی مزاح کرتے اور سردیوں میں چولہے کے سامنے بیٹھ کر مزے سے کھانے کھاتے اور گرم دودھ پیا کرتے تھے۔ تب صرف ایک ہی موسم تھا وہ تھا بہار کا موسم۔ اجلی صبحیں تھیں اور رنگین شامیں عموماً ہمارے قبلہ حضرت والد گرامی دینی محافل کے لیے ملک کے مختلف اضلاع میں تشریف لے جاتے تھے یا پھر حرمین طیبین کی حاضریاں ان کو مرغوب ومحبوب تھیں اگر وہ گھر پر ہوتے تو ہمیں عید سے بھی بڑھ کر خوشی محسوس ہوتی تھی۔ جب تک قبلہ اباجی گھر پر رہتے مہمانوں (علماء کرام ومشائخ عظام) کی آمد کا سلسلہ جاری رہتا۔ ساری رونقیں ان ہی کے دم سے تو تھی۔ بس پھر کیا ہوا دنیا فانی ہے ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ 3 رصفر کو ہماری پیاری امی جان ہم سے بچھڑ گئیں۔ اس سانحہ کو ابھی چند سال بھی نہیں گزرا تھے بلکہ ہماری آنکھوں سے آنسو بھی خشک نہ ہوئے تھے کہ بڑے بھائی اپنے نئے گھر چک 42 ڈی بی سے جمعرات صبح نماز فجر کے بعد جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور آرہے تھے کہ ٹریفک حادثہ میں کافی چوٹیں آئیں بی وی ایچ ہسپتال بہاولپور کے ایمرجنسی وارڈ میں لایا گیا۔ چند گھنٹے موت وحیات کی کشمکش میں رہنے کے بعد راہی ملک بقاء ہوئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ہمارے خانوادہ اویسیہ کو ان کی جدائی کا صدمہ برداشت کرنا پڑا۔ اس کے بعد بہاریں پھیکی اور عیدیں بے معنی ہوگئیں۔ راقم مدینہ منورہ سے واپس آیا ان کا آخری دیدار بھی نہ کرسکا۔

ہمارے گھرانے میں ہماری امی جان مرحومہ مغفورہ کردار نہایت اہمیت کا حامل رہا ہمارے حضور قبلہ والد گرامی کی زندگی میں کڑے سے کڑے وقت میں تحمل، صبر اور بردباری سے کام لیتے ہوئے خاندان کو متحد رکھا۔ اپنی نرم مزاجی اور سادگی کی وجہ سے ہمارے خانوادہ نے مثالی اور شاندار وقت گزارا۔ یہ ہی وجہ تھی وہ گھر کے ہر فرد کے لیے وہ دل وجان سے عزیز تھی ان کی کمی ہمیشہ محسوس ہوتی رہے گی۔ زندگی کے آخری چودہ سال وہ شوگر کی مریضہ رہیں بعض اوقات شوگر بہت زیادہ ہوتی یا کم ہوتی دل گھٹتا اور بہت کمزور ہو جاتی مجال ہے کہ کسی سے بھی تلخ بات کرتیں خندہ پیشانی سے بات کرنا اور درود تاج شریف

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کا ورد کرنا ان کا معمول تھا راقم نے درود تاج شریف ان سے بار بار سن کر یاد کیا ہے اللہ رب العزت ان کی قبر کو تا حد نظر وسیع فرمائے اور انھیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور سیدہ کونین خاتون جنت حضرت بی بی زہراء بتول سلام اللہ علیہا کا قرب نصیب ہو ۔آمین ثم آمین بحرمت سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

15 رمضان المبارک 1431ھ 26 اگست 2010ء جمعرات ہمارے قبلہ والد گرامی ہم سب گھر والوں سمیت لاکھوں تلامذہ ہزاروں مریدین اور خلفاء کو روتا چھوڑ کر اپنے کریم آقاء روف ورحیم سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ کے قدموں میں جا پہنچے انا للہ وانا الیہ راجعون وہ کیا گئے ہماری ساری رونقیں بھی گئی ۔(ایک طویل داستان غم ہے جس کے لیے کئی دفاتر درکار ہیں راقم گاہے گاہے اپنے مضامین میں اس دکھ و درد کا اظہار کرتا رہتا ہے ایک مستقل مضمون لکھ رہا ہوں بعنوان" جلتے ہیں سر شام تیری یادوں کے چراغ")

ہر انسان کے پاس حسین یادوں کا خزانہ ہوتا ہے جس کو وہ اپنے سینے سے چھپائے رکھتا ہے ۔انسان چاہے جتنی بھی کوشش کر لے گردش زمانہ پھر اسکی جھلک نہیں دکھاتا یہی دستور زندگی ہے ۔ہم وقت کو قید کر کے نہیں رکھ سکتے یہ بہت تیزی سے گزر جاتا ہے اور بعد میں یادیں رہ جاتی ہیں ۔حسین یادیں

وہ چند باتیں حسین یادیں وہ گزرے لمحے وہ بیتی گھڑیاں
پلٹ کے ان کی جھلک دکھا دے کبھی تو اے گردش زمانہ
ہوا ہے ایسا نہ ہو گا یہی ہے دستور زندگی کا
تڑپتے رہنا دل سے لگائے حسین یادوں کا اک خزانہ

میرے والدین کریمین اور برادر اکبر کے لیے اعزاز کی بات ہے کہ ان کی قبور پر اکثر قرآن کریم کی تلاوت احادیث مبارکہ کی تشریح کا ورد جاری رہتا۔فقیر کے ذہن میں حسین یادوں کا سمندر ہے یہ چند یادیں مدینہ منورہ میں یاد آئیں لکھ لیں کوشش کرتا ہوں کہ یادوں کے چراغ روشن رہیں ۔اور فقیر لکھتا رہے۔

مدینے کا بھکاری محمد فیاض احمد اویسی مدینہ منورہ

21 رمضان المبارک 1440ھ 26 مئی 2019ء اتوار بعد صلوٰۃ الفجر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یوم علی

21 رمضان المبارک 1440ھ 27 مئی 2019ء اتوار آج کا روزہ مدینہ منورہ مسجد نبوی شریف باب الحجرہ کے اندر گنبد خضریٰ شریف کا دیدار کرتے ہوئے افطار کیا۔ آج 21 رمضان المبارک حضرت مولائے کائنات اسداللہ واسدالرسول اخی الرسول سیدنا حضرت علی المرتضیٰ حیدر کرار کرم اللہ وجہہ الکریم کا یوم شہادت ہے دنیا بھر میں آج اہل ایمان ان کی بارگاہ میں ہدیہ نذرانہ پیش کر رہے ہیں ہم فقیروں نے مدینہ منورہ میں ان کی بارگاہ میں کلمات حسنات طیبات طاہرات کا ہدیہ پیش کیا فقیر نے ختم شریف پڑھا افطار سے چند منٹ قبل دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔

مدینہ منورہ کی حسین یادیں

22 رمضان المبارک 1440ھ 28 مئی 2019ء پیر شریف نماز فجر کے بعد محترم سردار احمد قادری صاحب کا مضمون پڑھنے کو ملا جو نذر قارئین ہے۔

یورپ سے۔ سردار احمد قادری

بچپن کی یادیں ہر کسی کے لئے خوشگوار یادیں ہوتی ہیں، دن سہانے لگتے ہیں، وہ راتیں ستاروں بھری کہکشاؤں سے لبریز نظر آتی ہیں۔ وہ صحبتیں منور اور نکھری دکھائی دیتی ہیں اور وہ شامیں حسین اور رنگین یادوں سے معمور ہوتی ہیں۔ چشم تصور سے انسان ان سہانے دنوں اور دلکش لمحوں کو سوچتا ہے اور تو پھر کافی دیر تک سوچ کی وادی میں کھویا رہتا ہے۔ میں دوستوں سے کہا کرتا ہوں کہ جس کو مراقبہ کا روحانی تصور سمجھ میں نہ آتا ہو اس کو چاہئے کہ وہ آنکھیں بند کر کے اپنے ماضی کی سہانی یادوں، اپنے گھر، اپنے محلے، اپنے والدین، اپنے رشتہ داروں، اپنے پیارے عزیزوں اور چاہنے والوں کا تصور کرے تو پل بھر میں ان کی تصویریں، ان کے ساتھ گزارے ہوئے لمحات ذہن اور قلب کی تختی پر ابھر آئیں گے اور روح اپنے آپ کو انہی سہانے لمحات میں محسوس کرے گی۔ یہی معاملہ اللہ تعالیٰ اور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اس کے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قرب کا ہے، آنکھیں بند کر کے نور کا تصور کریں، بیت اللہ، کعبہ شریف کو آنکھوں کے سامنے لائیں اور اللہ تعالیٰ کے مبارک نام کو نور کی تجلیات سے اپنے دل پر مرکوز کرنے کا خیال ذہن میں راسخ کریں اور روضہ رسول گنبد خضریٰ کا تصور ذہن میں بٹھائیں تو خدا اور مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک قلبی رسائی آسان اور جلدی ہو جاتی ہے، تو ذکر ہو رہا تھا بچپن کی سہانی یادوں کا میری خوش قسمتی کے کیا کہنے کہ میرے بچپن کی یادیں قرآن مجید حفظ کرنے اور ابتدائی دینی تعلیم کے حصول کی ہیں اور لڑکپن کا آغاز مدینہ منورہ کے قیام کا دور ہے، بارہ یا تیرہ سال کی عمر میں مدینہ منورہ کا ایک سال سے زائد عرصے کا قیام میری حسین ترین یادوں کا ذخیرہ اور میری زندگی کا بہترین دور ہے۔ یہ وہ دور تھا جب مدینۃ النبی آج کے جدید دور کے لوازمات، اونچی اونچی عمارات اور بڑی بڑی شاہرات کا شہر نہیں تھا ابھی کچی گلیاں بھی موجود تھیں، مسجد نبوی کے قرب میں گارے سے لیپ کئے ہوئے کچی مٹی کی سوندھی سوندھی خوشبو لئے چھوٹے چھوٹے گھر اور مسافروں کے لئے سستی رہائش گاہیں رباط کے نام سے جگہ جگہ نظر آتی تھیں۔ مسجد قبا کے راستے میں دیہاتی ماحول تھا اور اس وقت قبا مدینہ منورہ سے دور ایک علیحدہ قصبہ تھا۔ جنت البقیع کا احاطہ مختصر تھا اور اس کی پچھلی طرف باب العوالی کے علاقے میں ٹین کی چھتوں اور پتھریلی اینٹوں سے بنے ہوئے عارضی طور پر تعمیر کئے ہوئے گھروں پر مشتمل کچی آبادی بھی تھی، یہ تھا میرے بچپن کی یادوں والا مدینہ منورہ، 1971 کے بعد پہلی مرتبہ برطانیہ سے 1986 میں یہاں آیا تھا۔ پندرہ سال کا عرصہ گزر چکا تھا اور شہر میں کافی تبدیلیاں آ گئی تھیں، اگلی مرتبہ فریضہ حج کی ادائیگی میں 1990 میں بغداد سے حجاز مقدس پہنچا، مکہ مکرمہ کے ماحول میں تو اتنی زیادہ تبدیلی محسوس نہ ہوئی لیکن مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کی توسیع کے سلسلے میں ارد گرد کی ساری قدیم عمارات، سب رہائش گاہیں اور سڑکیں اب حرم نبوی کا حصہ بننے جا رہی تھیں، جدید توسیع کا سلسلہ زور شور سے جاری تھا ابھی حرم شریف سے قریب فائیو سٹار ہوٹل نہیں بنے تھے۔ باب عبدالمجید کے قریب ہی مناسب رہائش گاہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مل گئی، مکہ المکرمہ ہو یا مدینۃ المنورہ عازمین حج اور عمرہ کے لئے جانے والوں کے لئے سب سے بڑی اور اہم مصروفیت اور ایکٹی ویٹی (Activity) حرم شریف میں باجماعت نمازوں کی ادائیگی ہوتی ہے یہ دونوں پاکیزہ اور مقدس شہر اس لحاظ سے منفرد، یکتا اور بے مثال ہیں کہ جس میں ہزاروں لوگ یا تو رب تعالیٰ کے حضور اپنے سر اور اپنی جبینیں جھکانے کیلئے جارہے ہوتے ہیں یا حاضری دے کر واپس آرہے ہوتے ہیں، نمازوں کے اوقات کے درمیان آرام اور طعام کے وقفے آتے ہیں، اصل مقصد اور مدعا سجود و قیام ہوتا ہے جب بچپن میں حرم نبوی کو دیکھا تھا تو یہ ایک وسیع و عریض عمارت نظر آتی تھی، معلوم ہوا کہ 1950 کے عشرے میں اس کی توسیع ہوئی تھی بعد میں تاریخی حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ سعودی مملکت کے بانی عبدالعزیز پاکستان حرمین کی توسیع کے سلسلے میں امداد کے حصول کے سلسلے میں آئے تھے اور حکومت پاکستان نے انہیں ریاست بہاول پور کے نواب کے پاس بھیجا تھا تاکہ مالی مدد کی جاسکے ایک تصویر کئی سال میری نظر کے سامنے سے گزری جس میں عبدالعزیز ریاست بہاول پور کے عمائدین اور صاحب ثروت لوگوں کے درمیان بیٹھے ہیں اور اس کے پیچھے اس کے نوجوان بیٹے کھڑے ہیں جنہوں نے آنے والے وقتوں میں سعودی عرب کا اپنی اپنی باری پر بادشاہ بننا تھا، وہ سب ایک برادر اسلامی ملک پاکستان کے ایک صوبے بہاول پور میں حرمین شریفین کی توسیع کے سلسلے میں امداد طلب کرنے آئے تھے۔ عرب شہزادے اب بھی بہاول پور آتے رہتے ہیں لیکن شکار کرنے کے لئے، اپنی اپنی پسند کا شکار کر کے دولت کی فراوانی کی داستانیں چھوڑ جاتے ہیں۔ 1990 کے سفر حج کے سلسلے میں مدینہ منورہ میں حرم نبوی کی توسیع جدید کا کام تیزی سے جاری تھا اور بڑی بڑی مشینیں اور کرینیں دن رات اپنا کام کر رہی تھیں، ایک صاحب نظر کی بات دل کو لگی جب اس نے کہا کہ ادب کا تقاضا تھا کہ یہاں شور وغل نہ ہوتا دیگر ضروری کام مدینہ منورہ کی حدود سے باہر کئے جاتے اور یہاں آکر اینٹوں اور دوسری عمارتی چیزوں کو جوڑ دیا جاتا، پھر اس نے وہ داستان سنائی کہ کس

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

طرح عثمانی دور میں مسجد نبوی کی تعمیر نو ہوئی تھی، کیسے کاریگروں اور اپنے اپنے تعمیراتی پیشہ میں ماہرین کی اولادوں پر مشتمل حافظ قرآن کی ایک نسل تیار کی گئی اور ان کے ذمہ مدینہ منورہ کی حدود سے باہر پتھروں کی خراش تراش اور اینٹوں کی ساخت اور رنگوں کے انتخاب کی ذمہ داری سونپی گئی، وہ تمام ضروری کام کرکے حرم نبوی آتے اور خاموشی سے تعمیراتی کام کرتے کیونکہ عثمانی حکومت سمجھتی تھی کہ ادب بارگاہ رسالت کا تقاضا ہے کہ خاموشی کو ملحوظ رکھا جائے اور کسی بھی طرح حرم نبوی میں آوازیں خواہ وہ تعمیراتی سلسلے میں ہوں بلند نہیں ہونی چاہئیں لیکن اب جدید دور تھا، جدید مشینیں تھیں اور ان کی گڑگڑاہٹ تھی، یہ جدید دور کے تقاضے تھے، ایک دن ایک خوبصورت چہرے اور نورانی سفید لمبی ڈاڑھی والے طویل قامت حسین بزرگ کو دیکھا جو قدم سنبھال سنبھال کر چل رہے تھے، میں نے آگے بڑھ کر ان کو سہارا دینا چاہا تو وہ رک گئے، میں نے ان کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ نابینا ہیں، میں نے ان کا ہاتھ پکڑنا چاہا تو انہوں نے خوبصورت عربی زبان میں پوچھا تم کون ہو میں نے اپنا تعارف کرایا اور عرض کیا کہ لگتا ہے آپ مواجبہ شریف کی طرف جارہے ہیں، میں آپ کے ساتھ جانا چاہتا ہوں، انہوں نے اجازت دے دی تو میں نے فرط عقیدت میں ان کے ہاتھ چوم لئے تو وہ رک گئے اور پھر پوچھا تم نے میرے ہاتھ کیوں چومے؟ جواب دیا کہ آپ کی نورانی شخصیت اور آپ کی محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جذبات کو محسوس کرکے چومے ہیں انہوں نے کہا کہ میرا ماتھا چومو اور پھر رونے لگے اور فرمایا کہ حبیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں یہاں مجھے چوما تھا، معلوم ہوا کہ ظاہری طور پر نابینا ہیں لیکن قلت بینا کے مالک ہو۔

عرب شریف میں ماہِ رمضان کے شب و روز

23 رمضان المبارک 1440ھ 28 مئی 2019ء منگل نماز فجر کے بعد دوران مطالعہ ایک مضمون پڑھنے ملا مفید پایا جو نذر قارئین کرام ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ، وَالصَّلاۃ
وَالسَّلامُ عَلَی النَّبِیِّ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی آلہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔

ماہِ رمضان کے شروع ہوتے ہی ہر روزہ دار کا نظام عمل کسی حد تک تبدیل ہو جاتا ہے، اور ایسا کیوں نہ ہو کہ آسمانوں میں بھی تبدیلی رونما ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتیں بندوں پر نازل ہوتی ہیں۔ بندوں کے بے شمار گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے۔ نیکیوں کا اجر و ثواب بڑھا دیا جاتا ہے۔ سرکش شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں۔ جنت روزانہ روزہ داروں کے لیے سجائی جاتی ہے۔ بے شمار لوگوں کے لیے جہنم سے نجات کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اپنے حقیقی مالک کی رضا کے لیے پوری دنیا کے مسلمان اِس ماہ مبارک کا اپنی استطاعت و توفیق کے بقدر استقبال کرتے ہیں۔ دیگر ممالک کی طرح سعودی عرب میں بھی ماہ رمضان کی آمد پر خصوصی انتظامات کیے جاتے ہیں۔ رمضان سے قبل زندگی گزارنے کے لیے ضروری اشیاء مثلاً چاول، تیل، چینی، کھجور وغیرہ سستے داموں میں فروخت کی جاتی ہیں۔ اوسط طبقہ کے افراد رمضان کے آفر کا فائدہ اٹھا کر نہ صرف ماہِ رمضان بلکہ مزید چند ماہ کے لیے یہ اشیاء خرید کر رکھ لیتے ہیں۔ ماہ رمضان میں بھی اشیاء کی قیمتوں پر کافی حد تک کنٹرول رہتا ہے۔ سعودی عرب میں پھلوں کی پیداوار کم ہوتی ہے، لیکن اللہ کے فضل و کرم سے دنیا کا ہر پھل آسانی سے مناسب دام پر دستیاب ہو جاتا ہے۔ بجلی کا تو مسئلہ ہی نہیں ہے، بجلی سالوں میں صرف اُسی وقت چند لمحوں کے لیے جاتی ہے جب نیٹ ورک میں کوئی خرابی آ جائے۔ کھانے پینے کی چیزوں میں عمومی طور پر ملاوٹ نہیں ہوتی ہے۔ کسی طرح کا خوف نہیں ہے، رات میں بھی کسی وقت صرف میاں بیوی اکیلے اپنی گاڑی سے سینکڑوں میل کے سفر پر نکل جاتے ہیں۔ غرضیکہ وہ سہولیات اور آرام جو برصغیر میں اعلیٰ طبقہ کو بھی نہیں ملتیں وہ یہاں عام لوگوں کو میسر ہیں۔ سعودیوں کی آبادی تین کروڑ اور تیس لاکھ ہے، تقریباً ایک کروڑ باہر کے لوگ سعودی عرب میں کام کرتے ہیں، جن میں سے سب سے زیادہ ہندوستان کے تیس لاکھ ہیں، اس کے بعد پاکستان اور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مصر کے لوگ ہیں۔سعودی عرب دنیا کا چوتھا ملک ہے جہاں سب سے زیادہ باہر کے لوگ کام کرتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کے مطابق 29 شعبان کو رؤیت ہلال کی شہادتوں کی بنیاد پر سپریم کورٹ کے فیصلہ کے بعد پہلا روزہ شروع ہوتا ہے، ورنہ 30 شعبان کے بعد ماہ رمضان شروع ہوتا ہے۔چاند کا مطلع مختلف ہونے کی وجہ سے عمومی طور پر خلیجی ممالک میں چاند کی پہلی تاریخ برصغیر سے ایک روز قبل رہتی ہے۔سعودی عرب میں برصغیر کی طرح لوگ چاند دیکھنے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ مغرب اور عشا کے درمیان ٹیلی ویژن کے سامنے بیٹھ کر حکومت کے اعلان کا انتظار کرتے ہیں۔حکومت، علماء کرام اور موسم فلکیات کے نمائندوں پر مشتمل کمیٹیاں چاند دیکھنے کے جدید آلات سے آراستہ پورے ملک میں جگہ جگہ چاند دیکھنے کا اہتمام کرتی ہیں۔سعودی عرب کی تمام مساجد میں نماز کا وقت ہوتے ہی اذان ہوتی ہے، اس وجہ سے ایک شہر کی تمام مساجد میں ایک ہی وقت میں نماز ادا ہوتی ہے۔چاند کا اعلان ہوتے ہی لوگ مساجد کا رخ کرتے ہیں، سعودی عرب میں مساجد کثرت سے موجود ہیں۔قیمتی قالین سے مزین تمام ہی مساجد ایئر کنڈیشنڈ ہوتی ہیں۔اذان کی طرح پانچوں نمازیں، نماز تراویح اور آخری عشرہ میں نماز تہجد لاؤڈ اسپیکر سے ادا کی جاتی ہے۔سعودی عرب میں پانچوں نمازوں کی اذان کے بعد سے نماز کی ادائیگی تک پورا بازار اور عام دکانیں سختی کے ساتھ بند رہتی ہیں۔البتہ نماز تراویح کے فرض نہ ہونے کی وجہ سے نمازِ تراویح کی ادائیگی کے دوران بازار کھلے رہتے ہیں۔ماہ مبارک میں نماز عشا کے فوراً بعد نماز تراویح کا اہتمام ہوتا ہے۔مسجد حرام (مکہ مکرمہ)، مسجد نبوی (مدینہ منورہ)، اسلام کی پہلی مسجد مسجد قبا اور بعض دیگر مساجد میں 20 بیس رکعات تراویح، جبکہ عام مساجد میں 10 دس رکعات تراویح اور اس کے بعد دو سلام سے وتر کی تین رکعات ادا کی جاتی ہیں، البتہ کسی کسی مسجد میں کبھی کبھی ایک سلام سے تین وتر بھی پڑھے جاتے ہیں۔برصغیر کے کچھ لوگ حفاظ کرام کی موجودگی میں بعض گھروں میں جمع ہو کر بیس رکعات تراویح میں پورا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

قرآن سننے کا اہتمام کرتے ہیں۔ وتر کی تیسری و آخری رکعات میں دنیا و آخرت کی کامیابی اور تمام مسلمانوں کی عافیت کے لیے عربی زبان میں لمبی لمبی دعائیں بھی کی جاتی ہیں۔ بسا اوقات دعاؤں کی طوالت سے نمازی تھک بھی جاتے ہیں۔ ہاں یہ بات قابل تقلید ہے کہ امام تراویح میں قرآن کریم اطمینان کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا ہے، جس سے وعیدوں والی آیات پر رونا بھی آ جاتا ہے۔ کم وبیش ڈیڑھ گھنٹے میں نماز عشا، تراویح اور وتر سے فراغت ہوتی ہے۔ سعودی عرب میں گرمی بہت پڑتی ہے۔ گرمی کے موسم میں درجہ حرارت کم وبیش ڈگری رہتا ہے، کبھی کبھی ۵۰ ڈگری تک پہنچ جاتا ہے۔ مگر معیار زندگی کے بہتر ہونے کی وجہ سے پیاس اور بھوک کا زیادہ احساس نہیں ہوتا۔ رمضان میں عموماً اسکولوں کی چھٹی کر دی جاتی ہے، جس کی وجہ سے راتوں میں شاہراہوں اور شوپنگ سینٹروں میں جمع غفیر نظر آتا ہے۔ مغرب سے سحری تک تمام ہوٹل اور دکانیں کھلی رہتی ہیں، غرضیکہ خرید وفروخت عموماً رات میں ہی ہوتی ہے۔ لیکن سحری کے بعد سے کوئی بھی ریسٹورنٹ حتیٰ کہ چائے کا ہوٹل بھی نہیں کھلتا ہے۔ سحری کھا کر نماز فجر کی ادائیگی کے بعد عام طور پر لوگ سوتے ہیں۔ سعودی عرب کی حکومت کی جانب سے رمضان میں ڈیوٹی کے اوقات 2 گھنٹے کم کر دئے جاتے ہیں۔ مرد حضرات عموماً رات کو دفتر جاتے ہیں، جبکہ خواتین عمومی طور پر ظہر تک سوتی ہیں۔ مرد حضرات اوّل وقت میں نماز عصر کی ادائیگی کے بعد سو کر اپنی نیند مکمل کرتے ہیں، جبکہ خواتین مطبخ کے کام کاج میں مصروف رہتی ہیں، کچھ خواتین قرآن کی تلاوت کرتی ہیں اور کچھ خواتین خادمات کو گھر کا کام سونپ کر دوبارہ اپنے شوہر کے ساتھ آرام فرماتی ہیں۔ ذائقہ دار چاٹ کے بجائے مختلف قسم کے پھل افطار کے لیے دسترخوان پر موجود ہوتے ہیں، سعودی معاشرہ پکوڑیوں سے ناواقف ہے البتہ چکن، مٹن اور پنیر کے سموسوں اور لسّی کا استعمال خواب ہوتا ہے۔ کھجوروں کے ساتھ مختلف قسم کے شربت اور کھانے والا زیتون موجود رہتا ہے۔ سلاد کے ساتھ چنا پیس کر اس پر زیتون ڈال کر حمص نام کی ڈش بھی تیار کی جاتی ہے۔ دلیہ کو گوشت کے ساتھ ملا کر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جریش نامی ڈش کافی پسند کی جاتی ہے جو صحت کے لیے انتہائی مفید ہے۔ سعودی لوگ روٹی کے مقابلہ میں چاول زیادہ کھاتے ہیں، اس لیے بریانی کی طرح مرغی اور چاول سے بنائی گئی خاص ڈش خوب کھائی جاتی ہے۔ بکرے کے گوشت کے ساتھ باسمتی چاول سے بنائی گئی ڈش مندی سعودی عرب کی مرغوب غذا ہے۔ ولیمہ وغیرہ کی اہم تقریبات میں عموماً مندی ہی کھلائی جاتی ہے، بہت بڑے تھال میں چاول اور اس کے چاروں اطراف مغزیات ہوتے ہیں اور درمیان میں آگ پر بھونا ہوا پورا بکرا کھوپڑی کے ساتھ رکھا ہوا ہوتا ہے، لوگ اُسی بڑے تھال میں سے بکرے کا گوشت نوچ نوچ کر خوب مزے لے لے کر کھاتے ہیں۔ مغرب اور عشا کے درمیان عموماً لوگ اپنے گھروں میں رہتے ہیں۔

حضور اکرم ﷺ کے فرمان کی روشنی میں ثواب حاصل کرنے کے لیے سعودی عرب میں جگہ جگہ پر افطار کا انتظام کیا جاتا ہے، جس میں لاکھوں لوگ مفت افطار کرتے ہیں۔ افطار میں اتنی سخاوت سے کام لیا جاتا ہے کہ لوگ بچا ہوا کھانا گھر لا کر سحری تک کھاتے رہتے ہیں۔ اس طرح فیملی کے بغیر رہنے والوں خاص کر بنگلا دیشی ورکرس کے ذاتی مصارف اس ماہ مبارک میں بہت کم ہو جاتے ہیں۔ مسجد حرام اور مسجد نبوی میں بھی روزانہ دنیا کے کونے کونے سے آئے ہوئے لاکھوں اللہ کے مہمان افطار کرتے ہیں۔ ایک ہی دسترخوان پر مختلف ملک، زبان اور رنگوں کے لوگ ایک دوسرے کی ضیافت اشاروں سے کرتے ہیں۔ مسجد حرام اور مسجد نبوی کے اندر افطار میں مختلف قسم کی کھجوریں، پانی، لسی، چائے، قہوہ اور جوس وغیرہ پیش کیا جاتا ہے، بڑی حیثیت والے لوگ بھی معتمرین اور زائرین کو افطار پیش کرنے میں اپنی سعادت سمجھتے ہیں، اس لیے وہ محبت اور اخوت کے جذبہ سے ایسی ایسی کھجور پیش کرتے ہیں جو بازار میں دستیاب بھی نہیں ہوتیں۔ مسجد نبوی میں دودھ اور آٹے سے تیار کردہ خاص قسم کی ایک روٹی بھی پیش کی جاتی ہے جو ذائقہ میں بے مثال ہوتی ہے۔ دونوں حرم کے صحن میں ہر قسم کے کھانے افطار میں موجود ہوتے ہیں، لیکن ورکرس چند منٹوں میں پورے حرم کو صاف کر دیتے ہیں۔ اذان اور نمازِ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مغرب میں پندرہ منٹ کا وقفہ رہتا ہے۔
رمضان کے آخری عشرہ میں تراویح کے علاوہ سعودی عرب کی ہر مسجد میں آدھی رات کے بعد وقت کی تعیین کے ساتھ نماز تہجد جماعت کے ساتھ ادا کی جاتی ہے۔نماز تہجد میں عموماً ۸ سے ۱۲ رکعات ادا کی جاتی ہیں،بعض مساجد میں اس سے کم بھی پڑھی جاتی ہیں،اور پھر تین رکعات وتر ادا کیے جاتے ہیں۔نماز تہجد جماعت کے ساتھ رمضان کے آخری عشرہ میں روزانہ پابندی کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،صحابہ کرام،تابعین،تبع تابعین اور اس کے بعد کے زمانوں میں نہیں ملتی،مگر چونکہ لوگ اس ماحول کی وجہ سے نماز تہجد کا اہتمام کر لیتے ہیں،لہذا پڑھنے کی گنجائش ہے،اگر چہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کے نقش قدم پر چل کر نماز تہجد کا گھر میں انفرادی طور پر ہی پڑھنا زیادہ بہتر وافضل ہے۔حرمین میں نماز تہجد میں روزانہ ڈیڑھ پارہ پڑھا جاتا ہے جس سے تقریباً پندرہ پارے نماز تہجد میں مکمل ہوتے ہیں۔ رمضان کے آخری عشرہ میں مسجد حرام (مکہ مکرمہ) اور مسجد نبوی (مدینہ منورہ) میں نماز عشا کے فوراً بعد ۲۰ رکعات نماز تراویح اور پھر آدھی رات کے بعد نماز تہجد کی دس رکعات اور تین رکعات وتر ادا کئے جاتے ہیں۔وتر کی آخری رکعات میں خوب لمبی لمبی عربی زبان میں دعائیں کی جاتی ہیں۔سعودی عرب کی عام مساجد میں نماز تراویح میں ختم قرآن کا اہتمام کم ہوتا ہے،لیکن مسجد حرام اور مسجد نبوی میں پابندی کے ساتھ ۲۹ ویں شب کو نماز تراویح میں ختم قرآن ہوتا ہے۔تراویح کی بیسویں رکعات میں تقریباً ۳۰ منٹ کی دعا ہوتی ہے۔۲۷ ویں شب میں شب قدر ہونے کی توقعات زیادہ ہوتی ہیں،جس رات کی عبادت ایک ہزار سال کی عبادت سے زیادہ افضل ہے،اس وجہ سے ۲۷ ویں شب کی طرح ۲۹ ویں شب میں قدم رکھنے کی جگہ مسجد حرام میں نہیں ملتی۔ ۲۷ ویں اور ۲۹ ویں شب میں مسجد حرام میں حج کی طرح کم وبیش تیس لاکھ مجمع ہوتا ہے۔غرضیکہ سعودی عرب میں رمضان خاص کر آخری عشرہ میں عموماً رات بھر عبادت کی جاتی ہے۔ہاں اس کا ایک نقصان ہے کہ لوگوں میں دن میں کام کرنے کی وہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

طاقت نہیں رہتی جو ہونی چاہئے، اس وجہ سے حکومتی اداروں میں رمضان خاص کر آخری عشرہ میں کام کم ہوتا ہے۔ 24 رمضان کے بعد تمام حکومتی ادارے دس روز کے لیے بند ہو جاتے ہیں۔ پرائیویٹ کمپنیوں میں بھی کم وبیش ایک ہفتہ کی چھٹی رہتی ہے۔ سعودی عرب میں صرف عید الفطر اور عید الاضحی ہی کے موقع پر چھٹیاں ہوتی ہیں۔

سعودی عرب کے ہر بڑے شہر میں ایسے مخصوص علاقے ہیں جہاں ہندوستانی، پاکستانی اور بنگلا دیشی بڑی تعداد میں رہتے ہیں۔ ان علاقوں کے ہوٹلوں میں ماہ مبارک میں ہر وہ چیز آسانی سے مل جاتی ہے جو برصغیر کے لوگ افطار یا سحری میں کھاتے ہیں۔ برصغیر کے لوگ آپس میں ایک دوسرے کو افطار کی دعوت دے کر اپنی سماجی زندگی کو باقی رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ میرا امسال سعودی عرب میں مسلسل بیسواں ماہ رمضان گزر رہا ہے۔ بارگاہ الٰہی میں دعا گو ہوں کہ ہمیں قرآن وحدیث عمل کرنے والا بنائے۔ آمین (تحریر ڈاکٹر محمد نجیب)

حضور غزالی زماں محدث ملتانی کی خدمت میں ہدیہ

25 رمضان المبارک جمعرات کا روزہ مسجد نبوی شریف باب بلال کے اندر افطار کیا۔ نماز مغرب کے بعد جنت البقیع شریف کے جنوب جانب قندق میں عزیزم محمد سہیل اویسی (باب المدینہ کراچی) کے کمرہ میں محفل شریف کا اہتمام ہے جس میں سادات کرام علماء عظام شریک ہوئے قصیدہ بردہ شریف درود وسلام بحضور سرور کونین والی دارین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش کیا گیا فاتحہ خوانی کے بعد حضور غزالی زماں رازی دوراں علامہ سید احمد سعید کاظمی محدث ملتانی قدس سرہٗ النورانی کی روح کو ہدیہ پیش کیا گیا۔ شرکائے محفل حضرت سید شوکت حسین قادری رضوی اویسی حضرت سید محمد حسن شاہ المدنی، محترم سجاد محمود نقشبندی، صوفی مختار احمد اویسی۔ (مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی)۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ساری خوشیاں مدینہ منورہ میں ہیں

سچ ہے جس کو بھی ملا ہے وہ مقدر سے ملا ہے ہم کو تو مقدر بھی تیرے در سے ملا ہے (ﷺ)
الحمدللہ رب العالمین لجپال نبی کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرم سے پاکستان میں دس دن گذارنے کے بعد 6 رمضان المبارک 1440ھ ہفتہ مدینہ منورہ واپس حاضر ہوگیا ہوں شب منگل محترم محمد صابر غوری کے ساتھ جدہ آنا ہوا شب بدھ محترم محمد عامر غوری کے ساتھ عمرہ شریف کی ادائیگی کے لیے مکہ مکرمہ آیا 10 رمضان المبارک بدھ کی سحری حافظ غلام مرتضیٰ اویسی نے اپنے گھر عزیزیہ مکہ مکرمہ کرائی سحری کے فوراً بعد ہم جدہ آگئے نماز فجر پڑھی، پاکستان سے مدینہ طیبہ۔ پھر جدہ۔ پھر مکہ مکرمہ پھر مدینہ طیبہ گذشتہ چند روز اسی سفر میں گذرے ہیں۔ عموماً انسان کسی بھی سفر کے جلد ختم ہونے یا اس عمل کو مکمل کرنے کا خواہشمند ہوتا ہے لیکن حرمین شریفین کی طرف آنا جانا یہ ایسا مبارک سفر ہے جس کے جاری رہنے سے خوشی ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسا بابرکت سفر ہے جس کے مکمل یا ختم ہونے کی خواہش کم از کم اہل محبت کبھی نہیں کرتے۔ یہاں آجائیں تو پھر واپس جانے کا دل کس کا کرتا ہے۔ سچ ہے۔

یہاں حاضری سو بار ہو پر حسرت نہیں جاتی

گذشتہ کئی سالوں کی طرح اس سال بھی کئی سحریاں اور افطاریاں حرم نبوی شریف کے اندر اور باہر صحن میں گنبد خضریٰ شریف کے سامنے نصیب ہوئیں۔ ان دونوں اوقات میں یہاں مہمان نوازی کی اعلیٰ مثالیں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ میزبان ایسے نرم، شیریں کہ سننے والے لذت کلام میں مستغرق ہو جائیں۔ نہ ایک قدم آگے جا سکیں نہ پیچھے ہٹ سکیں، میزبان کی آنکھوں میں ایسی محبت کہ مہمان اپنی دولتیں لٹانے کو تیار ہو جائیں۔ یہاں کے لوگ اتنے میٹھے، با اخلاق، سخاوت سے بھرپور، تحمل مزاجی اور برداشت کی اعلیٰ مثال، سخاوت ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ ان کے دسترخوانوں پر کوئی امیر و غریب

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نہیں، کوئی بادشاہ یا وزیر نہیں، کوئی شہری یا صنعتکار نہیں، سب کے سب صرف مہمان ہیں، ایک جگہ بیٹھے ہیں، ایک دسترخوان پر کھا پی رہے ہیں۔ برابری کی ایسی اعلیٰ مثال بھلا کہاں دیکھنے کو ملے گی؟۔ یہاں کے میزبان ایسے کہ ہر کوئی یہ خواہش کرے کہ سب مہمان اس کے دسترخوان کو رونق بخشیں، اس محبت، اخلاق اور اپنائیت کے ساتھ آپکو دعوت افطار ملتی ہے کہ انکار کی کوئی وجہ باقی نہیں رہتی، چہروں پر مسکراہٹ، آنکھوں میں محبت کے جذبات اور زباں کی مٹھاس بڑے سے بڑے اور سنگدل انسان کو بھی ایک لمحے میں موم کر دیں۔(اگرچہ نجدی حکومت آئے روز لنگر چلانے والوں پر سختیاں بڑھا رہی ہے مگر لنگر مصطفیٰ دن بہ دن بڑھتا جا رہا ہے)

واللہ یہ میرے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کرم کی اک جھک ہے۔ یہاں کے لوگوں میں کچھ خاص اعزاز تھا کہ انہوں نے نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میزبانی کا شرف پایا، کائنات کی سب سے بڑی میزبانی کرنے والے اہل مدینہ آج بھی دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے مہمان نوازی میں افضل ہیں۔ یہاں کے لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میزبانی کیا کی کہ قیامت تک یہاں آنے والوں کے لیے تاریخ خود کو دہراتی رہے گی۔

ہر لمحہ رہے رحمت کی برسات مدینے میں

یہاں ہر لمحہ نور ہے، ہر لمحہ مغفرت ہے، ہر گھڑی بخشش ہے، ہر وقت رحمت ہے، ہر گھڑی انعامات ہیں، ہر وقت نوازشات ہیں، ہر لمحہ نعمتیں ہیں، ہر وقت نیکیاں ہیں، ہر گھڑی عبادت ہے، ہر لمحہ قبولیت سے بھرپور ہے۔ کروڑوں مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن نور برساتا گنبد خضریٰ وہ مقام ہے جہاں اب بھی ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بنفس نفیس جلوہ فرما ہیں اور اپنی ساری امت کا مشاہدہ فرما رہے ہیں۔ جس زمین کے حصہ کو آپ کے وجود پر نور سے مس ہونے کی سعادت حاصل ہے وہ عرش علیٰ سے افضل ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میرے حضور قبلہ والد گرامی حضرت فیض ملت علامہ مفتی حافظ محمد فیض احمد اویسی محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ اپنی تفسیر فیوض الرحمن اردو ترجمہ روح البیان میں لکھتے ہیں کہ۔

زمین کے جس حصّہ سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسمِ اطہر آرام فرما ہے وہ تمام مکانات یہاں تک کہ عرشِ معلّٰی اور کرسی وغیرہ سے افضل ہے۔ طوفانِ نوح سے یہی حصّہ مکّہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ پہنچا۔ اس لحاظ سے یہ ٹکڑا ابھی درحقیقت مکّہ مکرمہ کا ہے۔

(تفسیر رُوح البیان از علامہ اِسمٰعیل حقی رحمتہ اللہ علیہ (پارہ ۱۰: ،جلد ۴)

مدینہ منورہ وہ مقدس مقام ہے جہاں اہل نظر کو ہر لمحہ یہ احساس رہتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قرآن کریم کی تلاوت کی آواز آرہی ہے، آپکی شیریں گفتگو فضاء میں رس گھول رہی ہے، آپ کے قدموں کی آواز سنائی دیتی ہے، آپکی مسکراہٹ سے فضائیں پرنور رہتی ہیں، آپ کی دعاؤں کے طفیل مدینہ طیبہ میں امن ہے، مدینہ طیبہ کی فضاؤں میں سکون ہے، مدینہ پاک کی ہواؤں میں ٹھنڈک ہے، یہ ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے۔

من زار قبری وجبت لہٗ شفاعتی

یعنی جس نے ہماری قبر انور کی زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہے

(اسے محدثین کرام نے اپنی کتب میں بڑی تفصیل سے لکھا ہے)

اس لیے یہاں آنے والوں کو مغفرت کا یقین ہوتا ہے، رحمت کا یقین ہوتا ہے، مدینہ منورہ میں امن وسکون ایسا کہ پوری کائنات کہیں نہ ملے۔

اہل نظر کو یوں محسوس ہوتا ہے کہ ابھی حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اذان ہوگی۔ ابھی یہاں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق آئیں گے، ابھی حضرت سیدنا عمر فاروق آئیں گے، ابھی یہاں حضرت سیدنا عثمان غنی آئیں گے، ابھی یہاں حضرت سیدنا مولا علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تشریف لائیں گے۔ سب صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے۔ اس کے بعد تعلیم کا دور ہوگا۔ نبی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کریم کی تلاوت فرما رہے ہیں، وقت تھم سا گیا ہے، فرشتے بھی سننے کو موجود ہیں، جنات بھی باادب تلاوت سن رہے ہیں، وہ کیسا سماں ہوگا، وہ کیسی گھڑی ہوگی وہ کیسے مناظر ہوں گے، وہ کیسی پرنور اوقات ہوں گے۔ یہ رمضان المبارک (1440) انہی لمحات کا تصور کرتے کرتے گذرا ہے، ان ساعتوں کو سوچتے سوچتے گذرا ہے، ان بابرکت لمحات کا احساس کرتے کرتے، سحر و افطار کرتے کرتے، قیام و رکوع و سجود اور تلاوت' دلائل الخیرات شریف' درود مستغاث شریف' حزب البحر شریف اور درود و سلام کرتے کرتے یکم شوال المکرم تک پہنچے مگر۔۔۔۔۔اس سال تو رمضان المبارک بڑی تیزی سے گذرا احساس تک نہ ہوا کہ رمضان المبارک کا مہینہ آیا ہے بس جلدی جلدی آیا بھی اور چلا بھی گیا۔

آخری روزہ افطار کیا۔۔۔

3/جون 2019ء پیر شریف رمضان المبارک کا 29واں روزہ ہم نے مسجد نبوی شریف گیٹ 37 (باہر صحن حرم) پر افطار کیا اور فوراً محترم محمد عامر غوری گاڑی لائے نماز مغرب ہم نے احد شریف امیر طیبہ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی مسجد سید الشہداء میں ادا کی احباب کے فون آنا شروع ہو گئے کہ سعودی حکومت کی طرف سے کل 4 جون منگل کو یکم شوال (عید الفطر) کا اعلان ہو گیا ہے۔ ہم حرم نبوی شریف حاضر ہوئے نماز عشاء باب السلام کے باہر ادا کر کے اپنی رہائشگاہ آ گئے۔ صبح نماز فجر کے بعد احباب آنا شروع ہو گئے۔ ہم نے نماز عید کے لیے جگہ بنائی احباب کا مجمع لگ گیا محترم محمد احمد (الیکٹریشن سیرانی مسجد بہاولپور) نے مسجد نبوی شریف کے قدیم دروازوں کے متعلق دریافت کیا تو فقیر نے اپنی بساط کے مطابق معلومات بیان کر دیں جو نذر قارئین ہے۔

(نوٹ۔ بعض معلومات بعد میں دوران مطالعہ ملیں وہ بھی شامل کر دیں)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

باب الرحمۃ

یہ دروازہ مسجد نبوی شریف کے مغربی جانب (گیٹ نمبر 3) ہے جو باب سیدہ عاتکہ کے نام سے جانا جاتا تھا (جبکہ اب باب الرحمہ کے نام سے مشہور ہے اور دروازے کے باہر جو کتبہ لگا ہے اس پر بھی "باب الرحمۃ" لکھا ہے۔

سیدہ عاتکہ رضی اللہ عنہا کا تعارف

سیدہ عاتکہ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ کی عورت تھی جو زید بن عمر کی بیٹی تھی جو کہ قبیلہ عدی بن کعب سے تھے۔

اسلام قبول کیا اور مدینہ منورہ ہجرت کر کے آئیں۔۔۔۔

وہ دروازہ ان کے نام سے مشہور ہوا کیونکہ ان کا گھر اس دروازے کے مقابل تھا۔۔اور بعد میں اس کا نام باب الرحمۃ رکھا گیا۔

مشکل کشاء نبی کریم ﷺ

جیسا کہ حدیث کی کتاب صحیح بخاری میں آیا ہے کہ ایک صحابی مسجد میں داخل ہوتے ہیں اس طلب کے ساتھ کہ نبی کریم ﷺ بارش کے لیے دعا کریں۔(نبی ﷺ دعا فرماتے ہیں اور) پھر آسمان سات دن تک برسا، پھر وہی (صحابی) دوسرے جمعہ کو آیا اور عرض کیا کہ (نبی ﷺ) بارش کو روکنے کی دعا کریں باڑ آنے کے خوف سے۔اور بادلوں کو واپس لے لیا گیا، اور اسے عبادت گزاروں پر رحمت سمجھا گیا، اور اس کا نام باب الرحمۃ پڑ گیا، اسے باب النبی بھی کہتے ہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ اس دروازے سے داخل ہوتے تھے۔

سیدہ عاتکہ رضی اللہ عنہا کی ازدواجی زندگی

سیدہ عاتکہ رضی اللہ عنہا کی عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے شادی ہوئی اور وہ غزوہ طائف

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں شہید ہو گئے پھر خلیفہ دوئم حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے شادی ہوئی اور انکی بھی شہادت ہوئی پھر حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے شادی ہوئی اور ان کی بھی شہادت ہوگئی۔۔۔

حتی قالت :"لا أتزوج بعد ذالك إني لأحسبني لو تزوجت جميع أهل الأرض لقتلوا عن آخرهم"

حتی کہ کہنے لگیں میں اس کے بعد شادی نہیں کروں گی گویا کہ اگر میں پوری زمین والوں سے شادی کرلوتو ان سب کی شہادت ہو جائے گی۔۔۔

وقيل من أراد الشهادة فليتزوج بعاتكة بنت نفيل"

اور ان کے بارے میں کہا گیا کہ جس کو شہادت چاہیے تو پس وہ عاتکہ بنت نفیل سے شادی کرے۔۔۔

عورت کی محبت

حضرت عاتکہ بنت زید کا نکاح حضرت عبداللہ بن سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے ہوا تھا۔آپ ان سے بے حد محبت کرتے تھے،ان کی جدائی بالکل برداشت نہ کرتے اسی وجہ سے جب بعض جنگوں میں شریک نہ ہو سکے تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔۔۔اپنی بیوی کو طلاق دے دو!

آپ نے والد کی اطاعت کرتے ہوئے بادل نخواستہ طلاق (رجعی) تو دے دی،لیکن شدت محبت میں اشعار پڑھتے رہتے تھے۔

ایک دن سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سنا،وہ کہہ رہے تھے۔

اے عاتکہ! میں تجھے اس وقت تک نہیں بھولوں گا جب تک مشرق سے روشنی نکلتی رہے گی اور طوق دار قمری کُو کُو کرتی رہے گی۔

اے عاتکہ! ہر دن رات میرا دل تجھے یاد کرتا رہے گا،ان جذبات کی وجہ سے جو میرے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اندر چھپے ہیں۔
یہ اشعار سن کر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر رقت طاری ہوگئی، اور آپ نے فرمایا رجوع کرلو!
کچھ عرصے بعد جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو حضرت عاتکہ نے ان کا مرثیہ کہا، جس کا ایک شعر یہ تھا:

فآليت لا تنفك عيني حزينة
عليك، ولا ينفك جلدي اغبرا
میں نے قسم کھائی ہے کہ میری آنکھیں آپ پر ہمیشہ روئیں گی،
اور میرا بدن غبار آلود رہے گا۔

پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عاتکہ کو پیغامِ نکاح بھیجا، جسے آپ نے قبول کرلیا۔ ولیمے پر حضرت سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم بھی موجود تھے؛ آپ فرمایا۔
امیر المومنین! اجازت دیں میں عاتکہ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔
اجازت ملنے پر آپ نے دروازے کی اوٹ میں کھڑے ہو کر کہا۔

یا عدية نفسها اين قولك۔
اے اپنی جان کی دشمن تیرا یہ قول کہاں گیا۔

فآليت لا تنفك عيني حزينة۔عليك ولا ينفك جلدي اغبرا
(کہ اے عبداللہ!) میں نے قسم کھائی ہے میری آنکھیں تم پر ہمیشہ روئیں گی،
اور میری جلد غبار آلود رہے گی۔

یہ سن کر حضرت عاتکہ رو پڑیں۔
سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا:
اے ابوالحسن! آپ کو یہ بات دہرانے کی کیا ضرورت پیش آ گئی؟

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

كل النساء يفعلن هذا ۔
ساری عورتیں اسی طرح کرتی ہیں۔
(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، باب العین، ج 5،، دار المعرفۃ بیروت)

اہم سبق

اس میں ہمارے لیے بہت کچھ سبق ہے!!
عورت کے بہتے آنسو اور محبت بھرے الفاظ پر بہت زیادہ اعتماد کرنے کے بجائے، عقل و سمجھ سے کام لیتے ہوئے، اپنے آپ کو قابو میں رکھنا چاہیے۔
دانا کہتے ہیں۔
1: کھانا جب تک ہضم نہ ہو جائے اس کی تعریف نہیں کرنی چاہیے۔
2: دوست سے جب تک قرض نہ مانگ لیں اس پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔
3: اور عورت کی مرنے سے پہلے تعریف نہیں کرنی چاہیے۔
(المستطرف فی کل فن مستظرف ۔۔۔۔الباب الثانی فی العقل والذکاء ۔۔۔ دار الکتب العلمیۃ بیروت، س 1436ھ)
کیوں کہ کھانا، ہضم ہونے سے پہلے پیٹ اور معدہ بھی خراب کر سکتا ہے؛ اس لیے قابل تعریف اسی وقت ہوگا جب ہضم ہو جائے گا۔
اور باتوں باتوں میں دوستی کے بلند بانگ دعوے ہر کوئی کر سکتا ہے، لیکن جب قرض مانگا جائے تو معلوم ہوتا ہے وہ کتنا مخلص ہے۔ اور عورت زندگی میں کسی موڑ پر بھی وفا بدل سکتی ہے؛ اس لیے مرنے سے پہلے تعریف و توصیف سے پرہیز کرنا چاہیے۔
آج کل ہمارے نوجوانوں کی ایک تعداد عورتوں کی ڈسی ہوئی ہے، اللہ پاک ان کے حال پر رحم فرمائے۔
بے انتہا محبت، سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کریں اور آپ کی ذات

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سے جسے نسبت حاصل ہے اس سے کریں؛ باقی سب محبتیں عارضی اور فانی ہیں

محمد بوٹیا جھوٹا ای جگ سارا
کملی والے دِیاں سچیاں یاریاں نے

باب جبریل

یوں تو مسجد نبوی کا ہر دروازہ متبرک ہے کیوں کہ ان سے گزر کر ہی ہم گنہگار مسجد نبوی کی طاہر اور خوشبو سے معطر فضاؤں میں داخل ہوتے ہیں اور نم دیدہ آنکھوں کے ساتھ اپنے پیارے آقا سرکار مدینہ سیدنا محمد ﷺ کے سامنے مواجہہ اقدس تک پہنچتے ہیں لیکن ان تمام دروازوں میں سب سے انفرادی مقام "باب جبرئیل " کا ہے-

باب جبرئیل کی ایک اہمیت تو یہ ہے کہ یہ دروازہ رسول اللہ صلی اللہ الیہ وسلم کے ظاہری دور میں موجود تھا اور رسول اللہ ﷺ کا حجرہ مبارک اس سے بہت نزدیک تھا اور اسی دروازے کے باہر جو جگہ ہے وہاں رسول اللہ ﷺ فوت ہونے والے اہل ایمان کا نماز جنازہ پڑھایا کرتے تھے-

باب جبرئیل کی دوسری اہمیت کے متعلق اتنا تو لوگوں ضرور علم ہے کہ اس مقام پر اللہ کے سب سے مقرب فرشتے روح الامین یعنی جبریل علیہ سلام وحی لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور اسی وجہ سے اس دروازے کا نام "باب جبرئیل' پڑ گیا - لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایک خاص موقع پر جب سیدنا جبریل علیہ سلام ایک انسانی شکل میں اس مقام پر حاضر ہوئے اور انہوں نے رسول اللہ رسول اللہ ﷺ سے ایک خاص کلام کیا اور اس پوری صورتحال کو ایک اور عظیم ہستی نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اس واقعہ کی پوری کیفیت لوگوں کے سامنے بیان بھی کی اور یوں یہ دروازہ "باب جبرئیل " کہلانے لگا-

باب جبریل کو باب نبی بھی کہتے ہیں کیوں کہ یہی وہ دروازہ ہے جس سے نبی پاک

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ﷺ مسجد نبوی میں تشریف لایا کرتے تھے لیکن ایک خاص واقعہ کی وجہ سے اس دروازے کو "باب جبریل " بھی کہا جانے لگا ہے-

غزوہ احزاب یعنی خندق کی جنگ سے فارغ ہو کر رسول مکرم سیدنا محمد مصطفی ﷺ جب کاشانہ نبوت یعنی حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں تشریف لائے اور اپنے ہتھیار اور جنگی لباس اتار دیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمائی ہیں کہ میں نے اپنے حجرے کی دیوار کی ریخوں سے دیکھا کہ اللہ کے سب سے مقرب فرشتے "سیدنا جبریل علیہ سلام "ایک گھوڑے پر سوار انسانی شکل میں اس مقام پر اس انداز تشریف لائیے کہ آپ جنگی لباس میں ملبوس تھے اور اپکا پورا لباس اور جسم گرد آلود تھا اور آپ نے اس مقام پر جہاں آج "باب جبریل 'موجود ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کی اور عرض کیا "اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے تو اپنا جنگی لباس اتار دیا ہے لیکن ہم فرشتے اب بھی جنگی لباس میں ہیں اور ایسا کیجئے کہ آپ ہمارے ساتھ جنگ میں شامل ہو جائیے کیوں کہ ابھی بنو قریظہ قبیلے سے جنگ کرنا باقی ہے-اور اس واقعہ کی وجہ سے یہ دروازہ "باب جبریل " کے نام سے جانے جانا لگا اور بی بی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا وہ ہستی تھیں جنہوں نے سیدنا جبریل امین علیہ سلام کو انسانی شکل میں دیکھا اور وہ مکالمہ خود سنا جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کیا۔

باب البقیع

اس باب سے عاشقان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دربار نبوت میں حاضری کے بعد باہر آتے ہیں، اس باب کے سامنے ایک گلی ہوا کرتی تھی جو سیدھا مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع کی طرف جاتی تھی اس نسبت سے یہ باب باب البقیع کہلاتا ہے،

باب النبی

اسے باب النبی کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کے حجرہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مبارکہ کے سامنے ہے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مزار پر انوار موجود ہے یہ نام اسی بناء پر رکھا گیا تھا کہ آپ اس میں سے داخل ہوتے تھے جب مشرقی دیوار نئے سرے سے بنی تو اس وقت اس باب کو بند کر کے ایک کھڑکی کھول دی گئی، باب البقیع سے باہر نکلیں تو یہ کھڑکی بائیں جانب پڑتی ہے اور جب باہر سے آپ کھڑکی کے پاس کھڑے ہونگے تو سامنے حجرہ شریف ہوگا اس کھڑکی کے اوپر ایک پتھر پر یہ آیت کندہ ہے:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔

باب علی

یہ دروازہ حضرت علی و حضرت فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہما کے حجرہ کے مقابل تھا، مشرقی دیوار کی جب تجدید ہوئی تو یہ دروازہ بھی بند کر دیا گیا، اور اس کی جگہ پر کھڑکی کھول دی گئی جو آج بھی موجود ہے، باب جبرئیل سے باہر آئیں تو دائیں جانب جو پہلی کھڑکی پڑتی ہے وہ یہی کھڑکی ہے جو کبھی باب علی سے مشہور تھی۔

باب ریطہ (باب النساء)

یہ ابو العباس سفاح کی بیٹی کا نام تھا یہ گھر ان کے گھر کے سامنے تھا اسی نسبت سے یہ باب باب ریطہ کی نسبت سے جانا جاتا تھا، ابن زبالہ و یحییٰ کے مطابق حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد نبوی شریف کی تعمیر فرما رہے تھے تو میں نے حضرت عمر رضی اللہ سے سنا، فرمایا: یہ باب النساء ہے چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے وصال تک اس میں سے نہیں گزرے اور عورتیں جب نماز پڑھ رہی ہوتی تو بھی آپ ان کے سامنے سے نہ گزرتے، یعنی یہ دروازہ عورتوں کے لیے تھا۔

بس ان چند دروازوں کا ذکر کرتے 6 بجے گئے۔ آج مدینہ منورہ میں طلوع آفتاب -5 پر ہے فقیر نے احباب سے کہا کہ صفیں درست کریں نماز عید کا طریقہ عرض کیا اور الحمدللہ فقیر نے مدینہ منورہ میں نماز عید الفطر کی امامت کرانے کا اعزاز حاصل کیا۔ نماز کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بعد خطبہ عید پڑھا دعا کے لیے ہم سب نے ہاتھ اُٹھائے اللہ اللہ عید کے دن مدینہ منورہ میں دعا کا جو لطف آیا وہ لفظوں میں کیسے بیاں ہوں امت مسلمہ کی بھلائی کے لیے بیماروں کی شفاء کے لیے اللہ کریم بے اولادوں کو صاحب اولاد کر۔۔۔حرمین طیبین کی سلامتی کے لیے یہود و ہنود کی سازشوں سے اہل اسلام کو محفوظ رہنے کے لیے بلخصوص اپنے پیارے وطن پاکستان میں نظام مصطفی کے قیام اور مقام مصطفی کے تحفظ کے لیے ۔منکرین ختم نبوت اوران کے حامیوں کی ذلت ورسوائی کے لیے خوب دعائیں کیں اس یقین کے ساتھ کہ مدینہ طیبہ میں مانگی گئی دعائیں یقیناً اللہ کریم قبول فرماتا ہے ۔آخر میں صوفی مختار احمد اویسی نے سلام رضا پڑھ کر اک ماحول بنا دیا اشک بار آنکھوں سے ہم سب نے روضہ اقدس کی طرف اپنے چہرے کر کے سلام عاجزانہ پیش کیا اور بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ان کے شان کریمی کے مطابق اپنے اور اپنی نسلوں کے لیے عشق ومحبت کی عیدی مانگی۔بیشک لاریب یقینا ۔

انتا دیتے ہیں بھر دیتے ہیں جھولیاں
ان کی اعلیٰ سخاوت پہ لاکھوں سلام

اپنے دائیں بائیں، آگے پیچھے اوپر نیچے ہر جگہ تحفظ کا احساس ہے۔یہ تحفظ یوں ہی نہیں ہے یہ ہمارے پیارے نبی کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل ہے۔رحمتوں میں گذرے یہ لمحات لازوال ہیں، ناقابل فراموش ہیں، انکا کوئی متبادل نہیں، ان کا کوئی ثانی نہیں، نہ کوئی دوسرا خیال ہے، نہ کوئی سوچ ہے، نہ کوئی ضرورت ہے نہ کوئی تمنا ہے۔
عید کے بعد ہم سب ایک دوسرے کو عید مبارک دیتے ہوئے گلے ملے خوشی کے آنسوؤں سے ہمارے چہروں نے خوب وضو کیا۔بھائی محمد رمضان نے لذیذ دودھ میں مکس سویاں تیار کی ہوئی تھیں ہم سب نے ملکر کھائیں اور اللہ رب العزت کا بے حد وعد شکر ادا کیا کہ مدینہ شریف میں عید کا خوشیوں بھرا دن ایک بار پھر عطاء فرمایا سب نے کہا کہ دعا کریں کہ عمر بھر رمضان مدینہ نصیب رہے۔جالیوں پہ دید ہو عاشقوں کی عید ہو آمین ثم آمین بحرمت سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔۔۔۔مدینے کا بھکاری
الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی۔حال مقیم مدینہ منورہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عید کی خوشیاں

(عید کے حوالہ سے ایک مضمون پڑھنے کو ملا جو قارئین کرام کے نذر کرتا ہوں مدینے کا بھکاری)

دنیا کی تقریباً سبھی قوموں میں تہوار منانے کا رواج ہے اور مذہب کے لوگ اپنی روایت کے مطابق ایام مناتے ہیں۔ اسلامی ایام دوسرے مذاہب کے تہواروں سے بالکل مختلف اور جداگانہ نوعیت کے ہیں۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب مدینہ منورہ میں ہجرت کر کے تشریف لائے تو وہاں کے لوگ چھوٹے چھوٹے تہواروں کے علاوہ نوروز کا جشن اور کچھ بڑے بڑے بتوں کی پوجا کا تہوار بھی مناتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان باتوں کو سخت ناپسند فرمایا اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے اپنی امت کے لئے دعا فرمائی اور مسلمانوں کے لیے دو عیدیں مقرر کروالیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہٗ راوی ہیں فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدینہ منورہ شریف میں تشریف لائے اہل مدینہ منورہ شریف کے دو دن تھے جس میں وہ کھیلتے تھے۔ فرمایا یہ دو دن کیا ہیں؟ عرض کیا ہم دَورِ جاہلیت میں اِن دو دنوں میں کھیلا کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشادِ مبارک فرمایا: اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے تمہیں اِن کے بدلے دو اَچھے دن عطا فرمائے ہیں۔ (۱) یوم الاضحی (بڑی عید یا بقر عید) اور (۱) عید الفطر (یعنی چھوٹی عید)۔ (ابو داؤد جلد اول)

جب پہلی بار مسلمانوں پر روزے فرض ہوئے تو تاریخ اسلام کے اس پہلے رمضان المبارک میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مدینہ منورہ کے انصار کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ہر قوم کے لئے عید ہوتی ہے تم بھی عیدیں مناتے تھے، اللہ تعالیٰ نے تمہاری عیدوں کو ان دو عیدوں سے بدل دیا ہے۔ اب تم ہر سال شان سے عید الفطر اور عید الاضحیٰ منایا کرو۔

عید کا لفظ تین حرفوں پر مشتمل ہے جو عربی لفظ عود سے نکلا ہے، اس کے معنی لوٹ آنے اور بار بار آنے کے ہیں۔ عید کیونکہ ہر سال لوٹ آتی ہے اس لئے اس کا نام عید پڑ گیا، عید کا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تصور اتنا ہی قدیم ہے جتنی انسانی تاریخ ۔تاریخ کا کوئی دور ایسا نہیں جو عید کے تصور سے آشنا نہ ہو، قدیم تاریخی کتب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تمدن دنیا کے آغاز کے ساتھ ہی عید کا بھی آغاز ہوگیا تھا۔

ایک روایت ہے کہ جس روز حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی، اس روز دنیا میں پہلی بار عید منائی گئی تھی۔ دوسری بار عید اس وقت منائی گئی تھی جس روز ہابیل اور قابیل کی جنگ کا خاتمہ ہوا تھا۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم نے اس روز عید منائی تھی، جس روز آپ پر نار نمرود گلزار ہوئی تھی۔حضرت یونس علیہ السلام کی امت اس روز عید مناتی ہے جس روز چالیس دن بعد حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کی سے باہر آئے ۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم اس روز عید مناتی ہے جس روز حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو فرعون کے مظالم سے نجات دلائی تھی۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت آج تک اس یوم سعید کو عید مناتی ہے۔جس روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔

مسلمانوں نے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد کی تعمیل میں یکم شوال دو ہجری کو پہلی بار عید منائی، عید الفطر حقیقت میں مسلمانوں کی خوشی اور مسرت کا وہ محبوب دن ہے، جو سال بھر میں صرف ایک مرتبہ انہیں نصیب ہوتا ہے۔ایک ماہ مسلسل اللہ تعالیٰ کی عبادت کا فریضہ ادا کر کے مسلمان اپنے دل میں مسرت اور خوشی محسوس کرتے ہیں۔ان کے قلب میں ایمان کی روشنی پیدا ہوتی ہے۔اور ان کے دل اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ روزے رکھ کر انہوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر لی ہے۔

جس کا نتیجہ ہے کہ ہر سال مسلمان چھوٹا بڑا امیر غریب مرد عورت غرض کہ ہر شخص رمضان المبارک کے اختتام پر بڑے تزک واحتشام سے عید الفطر مناتے ہیں، جب رمضان کا بابرکت مہینہ ختم ہوتا ہے اور چاند کی 29 شام ہوتی ہے تو غروب آفتاب کا وقت قابل دید ہوتا ہے۔مکان کی چھتوں پر بچے اور بڑے بھی چڑھ جاتے ہیں مغرب کی طرف نظر جمائے دیکھتے ہیں کہ ہلال عید نظر آ جائے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(اب بس حکومتی اعلان پر ہی سب کچھ ہوتا جاتا
عوام کا چاند دیکھنے کی روایات معدوم ہو چکی ہے)

آؤ مل کر مانگیں دعائیں ہم عید کے دن
باقی نہ رہے کوئی بھی غم عید کے دن
ہر آنگن میں خوشیوں بھرا سورج اترے
اور چمکتا رہے ہر آنگن عید کے دن

عید الفطر کے پر مسرت موقع پر جو آپس میں کسی وجہ سے ناراض ہیں ان کو ایک دوسرے سے صلح کر لینی چاہیے بروز عید ایک دوسرے سے بغل گیر ہونا (گلے ملنا) چاہیے۔ خوشیاں لائی اس عید کے دن دل میں کوئی رنجش نہ رکھیں کیونکہ عید آتی ہے اور خوشیاں دے کر چلی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ اور جب انسان اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے سرفراز ہو تو اسے چاہیے کہ وہ خوب خوشیاں منائے عید کے دن مسلمانوں کی مسرت اور خوشی کی وجہ صرف یہ ہے کہ انہوں نے اپنے خدا کے احکامات کی ایک ماہ تک سختی سے تعمیل کی اور اس تعمیل کے بعد خوش و مسرور رہتے ہیں۔

آپ بھی خوب خوشیاں منائیں، لیکن اس کے ساتھ ہی ہماری ذمہ داری یہ بھی ہے کہ اس خوشی کے موقع پر اپنے غریب مسلمان بھائیوں کو بھی نہ بھولیں، حسب توفیق انہیں بھی اپنی عید کی خوشیوں میں ضرور شریک کریں۔ عید اصل میں ہے ہی دوسروں کو اپنی خوشیوں میں شریک کرنے کا نام ہے یا دوسروں کی خوشیوں میں شریک ہونے کا نام ہے۔

یہ عید تیرے واسطے خوشیوں کا نگر ہو
کیا خوب ہو ہر روز تیری عید اگر ہو

اسلام کا کوئی حکم بھی حکمت سے خالی نہیں اور پھر اسی مبارک مہینے میں زکوٰۃ نکالی جاتی ہے یعنی امیر لوگ غریبوں کو دینے کے لئے ضرورت مندوں کی مدد کرنے کے لیے اپنی جمع پونجی (آمدنی) میں سے اسلامی قوانین کے مطابق کچھ رقم نکالتے ہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اور غریبوں میں اس طرح تقسیم کرتے ہیں کہ بہت سے غریب گھرانوں اور حاجت مندوں میں کھانے پینے کی چیزیں اور پہننے کے لئے کپڑے خرید کر دیئے جاتے ہیں اور یوں سب عید کی خوشیوں میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اسی ماہ صدقہ فطر بھی دیا جاتا ہے جو ہر امیر، غریب، غلام پر واجب ہے۔ اگر ہمارے آس پاس یا خاندان میں کوئی عید کی خوشیاں میں شامل نہیں ہوسکتا غربت کی وجہ سے تو ان کی مدد کرنے سے ہی عید کی خوشیاں دوبالا کریں، جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ مہنگائی، بے روزگاری نے اکثریت کی زندگی مشکل کر دی ہے ہم کو چاہیے خاص طور پر ان مسلمانوں کو بھی اپنی خوشیوں میں شامل کریں جن کو ایک وقت کی روٹی بھی نصیب نہیں ہوتی تا کہ وہ بھی مسرتوں اور خوشیوں کا تھوڑا سا حصہ حاصل کرسکیں اور ویسے بھی ایک غریب مسلمان کی خوشی کے موقع پر بے لوث مدد اور خدمت کرنے سے جو روحانی خوشی حاصل ہوتی ہے وہ لازوال ہوتی ہے اور مدد کرنے پر اللہ اور رسول ﷺ بھی خوش ہوتے ہیں اور اگر ہوسکے تو ان کی مدد کریں تا کہ وہ اپنے بچوں کے لیے کپڑے خرید سکے، یہ ہمارا ان پر کوئی احسان نہیں ہے بلکہ اللہ کی طرف سے ہم پر فرض ہے۔ اللہ نے ہم کو دیا ہے تو ہماری ذمہ داری بھی بنتی ہے۔

سحری کا لنگر گنبد خضریٰ شریف کے سامنے

4 شوال المکرم 7 جون 2019ء جمعہ المبارک صبح بوقت 3 بجے گنبد خضریٰ شریف کے دیدار سے آنکھیں ٹھنڈی دل پرنور ہوا سحری کا لنگر گیٹ نمبر 39 پر صحن حرم نبوی شریف میں نصیب ہوا صفر پر راولپنڈی کے حضرت پیر جی سرکار صاحب صوفی مختار احمد اویسی، محترم محمود اقبال خان اویسی (موچھ میانولی) و دیگر احباب مدینہ طیبہ موجود ہیں کیا بات ہے سامنے نور برساتا گنبد خضریٰ شریف ہے ہر لقمہ پر دیدار کی لذت ہے اس سحری کا لنگر کھانے پر ہمیں خود رشک آرہا ہے دل سے دعا نکلتی ہے کہ ہر کلمہ گو کو یہ سعادت بادب نصیب ہو۔ کمرے میں آ کر چائے پی آج سحری کا وقت 04-4 پر ختم ہوا۔ دوران مطالعہ ڈاکٹر فیض احمد اچشتی صاحب زید مجدہٗ کا سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہٗ کے حوالہ سے ایک بہت ہی معلوماتی مضمون پڑھنے کو ملا جو نذر قارئین کرام ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

معاویہ نام کی مسجد سے جلنے والوں کے نام

محترم قارئین کرام۔مسجد اجابہ (مسجد بنو معاویہ) (مدینہ منورہ) اسے مسجد بنی معاویہ بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ انصار کے ایک قبیلہ بنو معاویہ بن مالک بن عوف کے محلہ میں واقع ہے۔

مسجد اجابہ؟

اس کو "مسجد اجابہ" کہنے کی وجہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے اس میں تین دعائیں فرمائی تھیں۔جو اللہ تعالی نے قبول فرمائیں۔اب یہ مسجد بقیع کی شمالی جانب 385 میٹر کے فاصلے پر شاہ فیصل روڈ (جسے "شارع ستین" بھی کہا جاتا ہے) کے مشرقی کنارے پر واقع ہے۔مسجد نبوی کی دوسری توسیع سے اس کا فاصلہ 580 میٹر ہے۔(نوٹ مستثنیٰ الانصار (انصار ہسپتال) کے قریب ہے)

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ :سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا ۔

کہ رسول اللہ ﷺ مسجدِ بنی معاویہ پر گزرے اس میں تشریف لے گئے وہاں دو رکعتیں پڑھیں اور ہم نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے اپنے رب سے لمبی دعا مانگی پھر فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے تین چیزیں مانگیں اس نے مجھے دو عطا فرمادیں اور ایک سے منع فرمادیا میں نے اپنے رب سے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یہ سوال کیا کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے اس نے مجھے یہ عطا فرمادیا، میں نے سوال کیا کہ میری امت کو ڈبو کر ہلاک نہ کرے اس نے مجھے یہ بھی عطا فرمادیا، میں نے اس سے یہ سوال کیا کہ ان کی آپس میں جنگ نہ ہو مجھے اس سوال سے منع فرمادیا۔

(صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، حدیث نمبر 2890: صفحہ 332، مطبوعہ دار الفکر بیروت) (صحیح مسلم مترجم جلد نمبر صفحہ نمبر 392، 393، (شرح صحیح مسلم علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ، ۷/ ۷۵۹)

دوسری روایت :

عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَقْبَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَمَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ

عامر بن سعد نے اپنے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے خبر دی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کی ایک جماعت کے ساتھ آئے اور آپ مسجدِ بنی معاویہ کے قریب سے گزرے۔

(صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، حدیث نمبر 2890: صفحہ 332، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام سے مساجد سے جلنے والے سنیوں کے لبادے میں چھپے رافضی کہتے ہیں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام سے مسجدیں بنانا کہاں جائز ہے۔ ان سے صرف اتنا کہونگا تمہارے والد، تمہارے پیر کے نام پر مسجد بنائی جائے جس کے بارے میں کوئی یقین کیساتھ یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ جنت میں ہے یا خمینی کیساتھ۔ اگر ہے کوئی سنیوں کے لبادہ میں چھپا رافضی تو وہ میدان میں آئے اور قسم اٹھائے کہ وہ جنت میں ہے لیکن شرط یہ ہے کہ قسم ایسے اٹھائے جیسے میں کہوں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قسم کھلانیوالے کی نیت کے لحاظ سے قسم ہوگی۔

(شرح صحیح مسلم علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ۔ ۴/ ۵۸۳،)

اور امید ہے کہ ایسا کوئی غالی قسم کا رافضی بھی آپ کو نہیں ملے گا جو ایسی قسم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اٹھائے لیکن الحمدللہ ہم مسلمانوں کے نزدیک حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جنت الفردوس میں ہیں اور ہمارا ایمان ہے کیونکہ وہ صحابی رسول ہیں۔ جہاں تک نیم رافضیوں کا یہ کہنا ہے کہ مسجدوں کے نام سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ رکھنا کہاں جائز ہے تو ان سنیوں کے لبادے میں چھپے رافضیوں کو کوئی بتائے کہ صحیح مسلم میں حدیث پاک موجود ہے۔

شائد اس میں کسی کو اشکال ہو کہ جی بنو معاویہ کے نام سے کوئی مسجد نہیں تھی۔ تو گزارش ہے کہ امام ابن العربی (متوفی۔ ۵۴۳) رحمۃ اللہ علیہ اپنا آنکھوں دیکھا حال بیان فرماتے ہیں کہ : یہ مدینۃ السلام ہے جو کہ خلافت بنی عباس کا دارالخلافہ ہے۔ بنو عباس اور بنو امیہ کے درمیان جو دشمنی رہی ہے وہ لوگوں پر قطعاً مخفی نہیں۔ مگر اس کے باوجود بنی عباس بغداد کی مساجد کے دروازوں پر واضح الفاظ میں لکھا ہوا ہے۔ خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ابوبکر۔ ثم عمر۔ ثم عثمان۔ ثم علی۔ ثم معاویۃ خال المومنین رضی اللہ عنھم اجمعین۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری وصال مبارک بعد دنیا جہاں کے تمام لوگوں میں افضل اور بہتر سیدنا ابوبکر پھر سیدنا عمر پھر سیدنا عثمان پھر سیدنا مولی علی اور پھر تمام اہل ایمان مسلمانوں کے ماموں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنھم اجمعین ہیں۔

(العواصم من القواصم۔ ۲۱۳ طبع المکتبۃ السلفیۃ القاہرہ)

یہ سنیوں کے لبادے میں چھپے رافضی کہتے ہیں جی ان کی (سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) شانوں پر ترانے اور قصیدے پڑھے خدا کے لیے ہمیں بتا دو تیرہ سو سال میں ہم نے یہ عقیدہ اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔

جواب : امام الاجری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۳۶۰) نے الشریعۃ۔ ۳/ ۵۵۸۔ میں امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۷۱) نے تاریخ دمشق ۵۹/ ۵۵ پر۔

امام جوزقانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۴۳) نے الاباطیل والمناکیر۔ ۱۷۹۔ پر فضائل بیان کیے ہیں تو کیا یہ محدثین سنیوں کے لبادے میں چھپے رافضیوں کے کلاس فیلو تھے جو ان اندھوں کو نظر نہیں آئے ان کی کتب میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اے سنیوں کے لبادے میں چھپے رافضیو تم مسجدِ معاویہ بنانے کی بات کرتے ہو؟؟؟ ارے میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے تو مسجدِ معاویہ میں نماز بھی ادا فرمائی ہے۔ شارح بخاری امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ روایت نقل کرتے ہیں۔

آنَّ النَّبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم صلّی فی مسجد بنی معاویۃ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے مسجدِ بنو معاویہ میں نماز ادا فرمائی۔

(فتح الباری شرح صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر 89، جلد 4، صفحہ 403، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان،)

کیا فتویٰ لگاؤ گے سنیوں کے لبادے میں چھپے رافضیو ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر جنہوں نے مسجدِ بنو معاویہ بنائی؟ اور پھر حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خود اپنی زبان سے مسجد کا نام بنو معاویہ بتایا - اور کیا فتویٰ لگاؤ گے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر کہ جنہوں نے مسجدِ بنو معاویہ میں نماز ادا فرمائی اور دعا کی؟ اور نیم رافضی کہتے ہیں کہ 1400 کی تاریخ میں کس" ولی بزرگ" نے مسجدِ معاویہ بنائی؟ ارے جاہلو بتاؤ کیا صحابہ کرام علیہم الرضوان سے بھی بڑا کوئی" ولی بزرگ" ہوسکتا ہے؟ تو دیکھ لو وہ ولی بزرگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی تھے جنہوں نے مسجد بنو معاویہ بنائی .... کوئی" عبداللہ ابن سبا" یا "ابولئولئو فیروز" تو بنانے سے رہے۔ اگر کوئی رافضی چچا اعتراض کرے کہ یہ مسجد "معاویہ بن ابوسفیان" کے نام پر نہیں تھی بلکہ یہ تو قبیلے کے نام پر تھی.... ؟

تو جناب چلو بنو معاویہ قبیلے کے نام پر تھی۔ مگر مسجدِ معاویہ میں" عالمِ ماکان ومایکون" (جو ہو چکا ہے اور جو قیامت تک ہوگا) کی خبر رکھنے والے ہمارے نبی کریم ﷺ نے نماز ادا فرمائی تو کیا وہ نہیں جانتے تھے کہ میرے وصالِ ظاہری کے بعد امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کے مولا علی شیرِ خدا مشکل کُشا خیبر شکن رضی اللہ عنہ کے ساتھ معاملات ہونگے؟ لہذا مسجد

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کا نام بدل دیا جائے تا کہ کوئی "اس مسجدِ معاویہ" کو دلیل بنا کر "مسجدِ معاویہ" بنانا ہی شروع نہ کر دے۔لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مسجدِ معاویہ میں نماز ادا فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ غیب داں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو مسجدِ معاویہ کے نام سے کوئی اعتراض نہیں تھا۔لیکن آج کا امتی اُٹھ کر ماتم شروع کر دے کہ ہائے ہائے "امیرِ معاویہ" کے نام پر مسجد کیوں بناتے ہو۔اس سے ان جاھلوں کا اعتراض بھی رفع ہو گیا جو "معاویہ" نام کا معنیٰ بگاڑتے ہیں۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک اگر معاویہ نام کا معنیٰ غلط ہوتا تو ضرور نام بدلتے کیونکہ جب کسی صحابی یا صحابیہ کے نام کا معنیٰ درست نہ ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوراً بدل دیتے اور یہ روایات سے ثابت شدہ امر ہے۔ معاویہ رات کے آخری پہر میں آسمان پر چمکنے والے ستارے کا نام ہے جس کے طلوع ہونے پر کتے بھوکنا شروع کر دیتے ہیں۔

(لسان العرب، جلد 15، صفحہ 10، مطبوعہ بیروت)

اب سنیوں کے لبادے میں چھپے رافضیوں کا ان صحابہ رضی اللہ عنہم پر بھی فتویٰ لگے گا جنہوں نے مسجدِ بنو معاویہ بنائی۔اور اس میں نمازیں پڑھیں۔حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اعتراض کی زد میں آئیں گے جو "مسجدِ بنو معاویہ" کا نام لیکر حدیث بیان کر رہے ہیں۔اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی حرف آئے گا کیونکہ انہوں نے مسجدِ بنو معاویہ میں نماز ادا کی اور اور لمبی دعائیں مانگیں۔ارے سنیوں کے لبادے میں چھپے خمینی کے پیروکار رافضیو جب صاحبِ شریعت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجدِ بنو معاویہ کے نام سے اعتراض نہیں تو دو ٹکے کے نیم رافضی کون ہوتے ہیں اعتراض کرنے والے؟۔ (طالبِ دعا و دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان جب جنگ ہوی تو قیصر روم کا پیغام حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو پہنچا کہ 'میں نے سنا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تمہارے مقابلے پر ہیں اور میں ہر قسم کی مدد کے لیے تیار ہوں، فوج

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مدد ہو یا مالی مدد امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب لکھا اس میں لقب لکھا الی کلب الروم (رومی کتے کی طرف یہ خط پہنچے) اور لکھا کہ تو یہ سمجھتا ہے کہ میں علی رضی اللہ عنہ کا دشمن ہوں میرا ان سے اختلاف مسئلہ اور حجت کا ہے ذاتی اختلاف نہیں اگر تو نے یہاں آ کر قدم رکھا تو میں علی کا ادنیٰ سپاہی ہو کر تجھ سے جنگ لڑوں گا۔

نام معاویہ اور حضرات اہلبیت کرام

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد بھائی کا نام معاویہ بن الحارث ہے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے کا نام معاویہ بن عباس بن علی ہے

حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بیٹی رملہ کی جس سے شادی ہوئی اس کا نام معاویہ بن مروان ہے یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے داماد کا نام معاویہ رضی اللہ عنہ ہے

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کے ایک شاگرد کا نام معاویہ بن صعصعہ ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت جعفر طیار کے پوتے کا نام معاویہ بن جعفر بن عبداللہ بن جعفر ہے

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بھتیجے کا نام معاویہ بن عبداللہ ہے

حضرت محمد باقر کے پوتے کا نام معاویہ بن عبداللہ افصح ہے

حضرت جعفر صادق کے دو شاگردوں کا نام معاویہ بن سعید الکندی، معاویہ بن مسلمہ النفری ہے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کے بیٹے نوفل کے پڑپوتے کا نام معاویہ بن محمد بن عبداللہ بن نوفل ہے

سیرت صحابہ کرام اور اسماالرجال کی کتب میں درجنوں نام صحابہ کرام و تابعین اور صلحائے امت کے نام معاویہ ہیں

سترہ یا بعض روایات میں ستائیس صحابہ کرام کے نام معاویہ ہیں

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (ظاہری) دور میں ایک مسجد کا نام بنو معاویہ تھا اور اس مسجد

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں آپ کی دعائیں بھی قبول ہوئی تھی (روائت صحیح المسلم کتاب الفتن) جسکا تفصیل سے فقیر مذکورہ بالا کالم میں کر چکا ہے)

شیعہ لوگ فقہ میں جن کو اپنا امام مانتے ہیں یا ان کے فقہ کے چار ستون جن کو سمجھا جاتا ہے ان میں سے ایک کے باپ کا نام معاویہ تھا یعنی زرارہ، ابوالبصر، محمد بن سلم، برید بن معاویہ ان مذکورہ ناموں میں سے کبھی کسی نے نقص نکالا ہے یا کبھی ان حضرات میں سے کسی ایک معاویہ نام کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے؟ نہیں. تو کیا یہ ساری نفرت و عداوت صرف امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے لیے ہے؟

کیا خمینی کی منحوس ذریت میں سے کوئی شیعہ یہ جرات کرسکتا ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد بھائی، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے داماد اور شاگرد، حضرت سیدنا حسین کے بھتیجے، حضرت جعفر صادق کے شاگرد، حضرت باقر کے پوتے، حضرت علی کے پوتے، اور دیگر ان حضرات میں سے جس جس نے بھی معاویہ نام رکھا ہے تو کیا یہ اسکا معنی لومڑی کی اولاد یا کتیا یا بھونکنا رکھ سکتے ہیں؟؟؟

آؤ شیعوں جواب دو

اگر تمہارا جواب نفی میں ہے تو بتاو اگر معاویہ نام بہت برا ہے قبیح سمجھا جاتا ہے تو وہی نام مذکورہ بالا شخصیات کے لیے اچھا اور مناسب کیسے ہوسکتا ہے۔

مسجد کا امام

(ہمارے مسلمانوں کی زبوں حال کا معاملہ" عیاں را چہ بیان" ان سب سے خطرناک معاملہ اہل اسلام دینی شعار کا تمسخر کرنا ہے اس وقت علماء کرام کے متعلق قوم مسلم میں بیزاری کی جو روش جاری ہے الامان والحفیظ یہ سازش اسلام دشمن عناصر کی طرف سے ہے ۔بدقسمتی سے ہمارے پڑھے لکھے بھی اس سازش کا شکار ہیں پھر رہتی سہتی کسر بکاؤ میڈیا نے پوری کردی۔امام مسجد کے متعلق ایک کالم پڑھنے کو ملا جو نذر قارئین ہے)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مسجد کا امام ہونا بھی عجیب منصب ہے۔کوئی بھی شخص امام پر اعتراض کرسکتا ہے اور کوئی بھی ڈانٹ ڈپٹ کا حق رکھتا ہے۔

گو دورِ حاضر کے امام (الاقلیل) ایسے کردار کے مالک نہیں کہ انہیں معاشرے کے لیے رول ماڈل کے طور پر پیش کیا جاسکے،لیکن سچ یہ ہے کہ امام کیسا بھی عالی مرتبت اور عظیم کردار کا مالک کیوں نہ ہو،مقتدیوں کی جلی کٹی باتوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو دیکھیں۔۔۔۔

آپ جلیل القدر صحابی، سابقین الی الاسلام اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے جنہیں اپنا ماموں فرمارہے ہیں، ان کے حق میں قرآن کی آیات نازل ہورہی ہیں، واحد ایسے صحابی ہیں جن کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے والد اور والدہ کو جمع کرتے ہوئے فرمایا : تجھ پہ میرے ماں اور باپ قربان۔ صحابہ جسے" الأسد فی براثنہ " کا لقب دیتے ہیں، جن کے دل میں کسی مسلمان کے لیے بغض وحسد نہ تھا، مستجاب الدعوات تھے، حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی معیت میں تمام تر غزوات میں شریک ہوتے ہیں، راہِ خدا کے پہلے تیر انداز ہیں، خود رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم آپ کو سالارِ لشکر مقرر فرما کر خرار کی جانب روانہ فرماتے ہیں، آپ کے ہاتھ پر لاتعداد فتوحات ہوئیں۔۔۔لیکن۔۔۔۔۔جب امارتِ کوفہ کے دوران مصلائے امامت پہ کھڑے ہوتے ہیں تو کوفہ والوں کے اعتراضات کا محور بن جاتے ہیں، کوفہ والے سیدنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کو شکایات بھجواتے ہیں اور ان میں ایک شکایت یہ بھی ہوتی ہے کہ: "سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نماز ٹھیک نہیں پڑھتے "

وہ شخص جس نے نماز اللہ کے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے سیکھی، اس شخص کی نماز پر دیہاتیوں کا اعتراض کرنا۔۔۔بالکل آج کل جیسے حالات کا منظر پیش کررہا ہے۔ جن لوگوں کو دینیات کی بالکل خبر نہیں ہوتی ان کی نظر بھی امام کے پائنچوں اور سجدے میں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اٹھتی انگلیوں پر رہتی ہے۔ جو لوگ دو چار مسائل کسی کتاب میں پڑھ لیتے ہیں، لیکن ان مسائل کی تفاصیل اور علماء کی آراء سے یکسر غافل ہوتے ہیں، ان کی زبانیں بھی اہلِ علم پر تبصرہ کرتے نہیں تھکتیں۔ بہر حال جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی شکایت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک پہنچتی ہے تو آپ نے تحقیق احوال کے لیے کوفہ والوں کی طرف حضرت محمد بن مسلمہ اور حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہما کو بھیجتے ہیں جو ایک ایک مسجد میں جا جا کر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھتے ہیں۔

حیرت کی بات ہے کہ شکایات کوفہ سے چل کر مدینہ منورہ پہنچیں، لیکن حضرت محمد بن مسلمہ اور حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہما جس سے بھی سوال کرتے ہیں تو جواب میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی تعریف ہی سننے کو ملتی ہے۔۔۔ایک ایک مسجد میں جا کر پوچھا لیکن کسی کی طرف سے کوئی اعتراض موصول نہیں ہوا۔

البتہ جب پوچھتے پوچھتے سلسلہ بنی عبس کی مسجد تک پہنچا تو صرف ایک شخص "اسامہ بن قتادۃ" نامی اٹھ کر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی شکایت کرتا ہے کہ آپ کی نماز ٹھیک نہیں، یہ جہاد کے سلسلے میں کوتاہی کرتے ہیں، فیصلے میں عدل وانصاف سے کام نہیں لیتے۔اعتراض کچھ بھی تھا لیکن یہاں انتہائی قابل توجہ بات یہ ہے کہ "شکایات کوفہ سے مدینہ منورہ بھیجی گئیں لیکن کوفہ کی کسی مسجد میں ایک شخص کے علاوہ کوئی اعتراض کرنے والا نہیں ملتا۔۔۔"!!!

یہ حقیقت تاریخ کا حصہ اور لائق اعتماد کتب میں موجود ہے کہ جانچ پڑتال کے دوران صرف ایک ہی ایسا آدمی ملا جسے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ پر اعتراض تھا، لیکن شکایات مدینہ منورہ بھجوائی گئیں اور یہ تاثر دیا گیا کہ اگر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو معزول نہ کیا جائے گا تو فتنہ وفساد کا اندیشہ ہے۔۔۔اور پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو معزول کر بھی دیا۔

اس حقیقت کے پیش نظر یہ کہنا ہرگز بے جا نہ ہوگا کہ بعض اوقات صرف ایک دو مقتدیوں کو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

امام سے شکایت ہوتی ہے، لیکن ان کا پروپیگنڈہ اتنا شدید ہوتا ہے کہ وہ دوسروں کو یہ باور کروانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں کہ" یہ شخص اس منصب کے لائق نہیں، اگر اس کو اس منصب پر باقی رکھا جائے تو فتنہ وفساد کا اندیشہ ہے۔۔۔" اور یوں پروپیگنڈہ جیت جاتا ہے اور امام ہار جاتا ہے۔

میں اس مقام پر پروپیگنڈہ کرنے والوں کو دل کے کانوں سے متوجہ ہونے کی دعوت دوں گا۔۔۔اس میں شک نہیں کہ مجھ جیسے ائمہ مساجد لائق تعریف نہیں، لیکن میرے بھائیو! کبھی آپ کی مسجد کا امام بے قصور بھی ہوتا ہے اور آپ کے اعتراضات بے جا بھی ہوتے ہیں۔۔۔ایسی حالت میں اپنی" انا" کی تسکین کے بجائے اللہ کی پکڑ سے ڈریئے۔۔۔اور ذہن میں رکھیے کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے معترض کی ناحق باتیں سنی تھیں تو اپنے ہاتھ اللہ جل وعلا کے دربار میں اٹھا کر یہ دعا کی:

اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ عَبْدُكَ هَذَا كَاذِبًا، قَامَ رِيَاءً وَسُمْعَةً، فَأَطِلْ عُمْرَهُ، وَأَطِلْ فَقْرَهُ، وَعَرِّضْهُ بِالْفِتَنِ

اے اللہ! اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے اور نام ونمود کی خواہش میں اٹھا ہے تو اس کی عمر کو لمبا کر، اس کی محتاجی میں اضافہ کر اور اسے فتنوں میں مبتلا کر۔۔۔

وقت گزر گیا۔۔۔حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ معزول بھی ہو گئے۔۔۔پروپیگنڈہ جیت گیا لیکن حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی دعا اللہ جل وعلا کے ہاں محفوظ رہی اور پھر لوگوں نے دیکھا کہ وہ شخص جس نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ پہ ناحق اعتراض کیے تھے، وہ انتہائی بڑھاپے کو پہنچا، اس کی بھنویں آنکھوں پر گر چکی تھیں، راستے میں کھڑے ہو کر بھیک مانگتا اور جب کوئی عورت سامنے سے گزرتی تو اس کے ساتھ چھیڑ کرتا۔

لوگ کہتے اے بوڑھے! تمہیں عورتوں کو چھیڑتے ہوئے حیاء نہیں آتی؟

جواب میں کہتا میں کیا کروں، مجھ بڈھے کو سعد بن ابی وقاص کی بددعا لگ گئی ہے۔

آج کے دور کا کوئی امام حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جیسا تو نہیں، لیکن کسی بھی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مسلمان پر ناحق اعتراضات کرتے وقت اللہ کی پکڑ کو بھول جانا انتہائی بدنصیبی کی علامت ہے۔ہم اپنے پروپیگنڈہ میں جیت سکتے ہیں لیکن اللہ جل وعلا کے ہاں فیصلے حقائق کی بنیاد پر ہوتے ہیں،ان فیصلوں سے بے خوف نہیں ہونا چاہیے۔

اللہ کریم جل وعلا ہمیں مسجدوں کے نظام میں بہتری لانے کی توفیق بخشے،مسجد کے امام،خطیب اور انتظامیہ میں سے ہر ایک کو اپنی ذمہ داری سمجھنے اور اسے حتی المقدور نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔اور نااہل اماموں،نااہل خطیبوں،نااہل انتظامیہ سے مسجدوں کو نجات عطا فرمائے۔

چمن زمان۔ 2 شوال المکرام 1440ھ موافق 6 جون 2019ء (منقول)

جی ہاں انبیاء کرام کے اجسام محفوظ ہوتے ہیں

ہم اسلام کا مسلمہ عقیدہ کہ انبیاء کرام اپنے مزار مبارکہ میں اپنے اجسام مقدسہ کے ساتھ حیاتی حقیقی کے ساتھ زندہ ہیں اس پر ہر دور میں علماء حق نے دلائل قاہرہ کے ضخیم کتابیں تحریر فرمائی ہیں میرے حضور والد گرامی حضرت فیض ملت محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ نے اس پر کافی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں آج حیات النبی کے متعلق ایک حوالہ ملا جو نذر قارئین ہے۔

امام بخاری کے اساتذہ میں سے ایک سید الحفاظ ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن قاضی ابی شیبہ المعروف ابن ابی شیبہ المتوفی 235 ہجری بھی ہیں انہوں نے اپنی مشہور کتاب مصنف ابن ابی شیبہ میں ایک عجیب روایت نقل کی ہے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جب صحابہ کرام نے تستر کو فتح کیا،تو وہاں تابوت میں ایک شخص کا جسم دیکھا،ان کی ناک ہمارے ایک ہاتھ کے برابر تھی۔وہاں کے لوگ اس تابوت کے وسیلے سے غلبہ و بارش طلب کیا کرتے تھے۔سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھ کر سارا واقعہ بیان کیا۔سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں میں سے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ایک نبی ہیں۔کیونکہ نہ آگ نبی کو کھاتی ہے نہ زمین۔پھر فرمایا: تم اور تمہارے ساتھی کوئی ایسی جگہ دیکھو جس کا تم دونوں کے علاوہ کسی کو علم نہ ہو، وہاں اس تابوت کو دفن کر دو۔سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اور سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما گئے اور انہیں (ایک گم نام جگہ میں) دفن کر دیا۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ 27/13 :، وسندہ صحیح)

ابوالعالیہ نے اس روایت میں یہ اضافہ فرمایا ہے۔صحابہ کہتے ہیں، ہم نے جب تستر شہر کو فتح کیا، تو ہرمزان کے بیت المال میں ایک چارپائی دیکھی، جس پر ایک فوت شدہ شخص پڑا تھا۔اس کے سر کے پاس ایک کتاب پڑی تھی۔ہم نے وہ کتاب اٹھالی اور اسے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے۔انہوں نے کعب بالاحبار تابعی رحمہ اللہ کو بلایا، (جو کہ یہودیوں کے بہت بڑے عالم تھے اور اسلام قبول کرلیا تھا) جنہوں نے اس کتاب کا عربی میں ترجمہ کر دیا۔کہتے ہیں میں عربوں میں پہلا شخص تھا، جس نے اس کتاب کو پڑھا۔میں اس کتاب کو یوں پڑھ رہا تھا گویا کہ قرآن کو پڑھ رہا ہوں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ کے انبیاء کرام کے اجسام ہمیشہ اصل حالت میں ہی رہتے ہیں نہ ان کو آگ نقصان پہنچا سکتی ہے نہ ہی زمین کی مٹی اور دوسرا میت کو فوت ہونے کے بعد فوراً دفن کر دینا چاہئے۔کہ میت کو زیادہ دن بغیر کسی شرعی مجبوری کے رکھنا جائز نہیں۔

(ف) یاد رہے اس وقت روئے زمین پر ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر منور کے علاوہ کسی نبی کی قبر مصدقہ نہیں۔

ح۔دو حرف ح۔ج

(گذشتہ دنوں ہمارے کمرے میں احباب (الحاج قربان علی سومرو۔حاجی سعید احمد قادری) نے کہا اس سال حج کی ترتیب بن جائے تو واہ واہ ہے۔فقیر کو حج کے بابت ایک نکتہ پڑھنے کو ملا آپ بھی پڑھ کر لطف اندوز ہوں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ایک بہت ہی گنہگار شخص حج ادا کرنے چلا گیا وہاں کعبہ کا غلاف پکڑ کر بولا الٰہی اس گھر کی زیارت کو حج کہتے ہیں اور کلمہ حج میں دو حرف ہیں، "ح" سے تیرا حکم اور "ج" سے میرے جرم مراد ہیں۔ تو اپنے حکم سے میرے جرم معاف فرمادے۔ آواز آئی !

اے میرے بندے تو نے کتنی عمدہ مناجات کی پھر کہو!

وہ دوبارہ نئے انداز سے یوں پکارتا ہے اے میرے بخشن ہار! اے غفار! تیری مغفرت کا دریا گنہگاروں کی مغفرت و بخشش کیلئے پر جوش ہے اور تیری رحمت کا خزانہ ہر سوالی کیلئے کھلا ہے۔ الٰہی! اس گھر کی زیارت کو حج کہتے ہیں اور حج دو حرف پر مشتمل ہے ح" اور "ج۔ح" سے میری حاجت اور ج" سے تیرا جُود و کرم ہے۔ تو اپنے جُود و کرم سے اس مسکین کی حاجت پوری فرمادے۔

آواز آئی اے جوان مرد تو نے کیا خوب حمد کی، پھر کہو۔ وہ پھر عرض کرنے لگا اے خالق کائنات! تیری ذات ہر عیب و نقص اور کمزوری سے پاک ہے تو نے اپنی عافیت کا پردہ مسلمانوں پر ڈال رکھا ہے۔ میرے رب اس گھر کی زیارت کو حج کہتے ہیں حج کے دو حرف ہیں ح" اور "ج۔ح" سے اگر میری حلاوت ایمانی اور ج" سے تیرا جلال مراد ہے تو تو اپنے جلال کی برکت سے اس ناتواں ضعیف بندے کے ایمان کی حلاوت کو شیطان سے محفوظ رکھنا۔ آواز آئی "اے میرے مخلص ترین عاشق و صادق بندے! تو نے میرے حکم میرے جود و کرم اور میرے جلال کے توسل سے جو کچھ طلب کیا ہے تجھے عطا فرمایا ہمارا تو کام ہی مانگنے والے کا دامن بھر دینا ہے، مگر بات تو یہ ہے کوئی مانگے تو سہی، کسی کو مانگنے کا سلیقہ تو آتا ہو۔

(یا اللہ ہم جیسے گنہگاروں کو بھی مانگنے کا سلیقہ اور توفیق عطا فرما۔ آمین بجاہ نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شوال کے روزے

منگل کو مدینہ منورہ میں عید الفطر ادا کی تفصیل گذشتہ صفحات میں آپ پڑھ لیں
2 رشوال المکرم ۱۴۴۰ھ بدھ کو ہم نے شوال المکرم کے روزے شروع کر دیئے۔
امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ شوال کے یہ چھ روزے سنت ہیں۔ان 6 روزوں کے سنت ہونے پر جمہور علماء کا اتفاق ہے۔
حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَسِتًّا مِنْ شَوَّالٍ فَكَأَنَّمَا صَامَ السَّنَةَ كُلَّهَا .(مسند احمد)

جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اُس کے بعد چھ دن شوال کے روزے رکھے تو وہ ایسا ہے گویا اُس نے سال بھر روزے رکھے۔

شرح۔صحیح مسلم،ابو داؤد،ترمذی،ابن ماجہ میں جو احادیث ہیں ان میں دہر کا لفظ بھی آیا ہے جس کے اصل معنی زمانے کے ہیں لیکن اس روایت کی روشنی میں یہاں سال مراد ہے۔
رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو بشارت دی ہے کہ ماہِ رمضان کے روزے رکھنے کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنے والا اس قدر اجر وثواب کا حقدار ہوتا ہے کہ گویا اس نے پورے سال روزے رکھے،اللہ تعالیٰ کے کریمانہ قانون کے مطابق ایک نیکی کا ثواب کم از کم دس گنا ملتا ہے،جیسا کہ ارشاد ربانی ہے : جو شخص ایک نیکی لے کر آئے گا اس کو دس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔ (سورۃ الانعام ۱۶۰)
شوال کے چھ روزے مسلسل رکھنا ضروری نہیں ہیں۔احادیث میں چھ روزے مسلسل رکھنے کا ذکر نہیں ہے،لہذا یہ چھ روزے ماہِ شوال میں عید الفطر کے بعد لگاتار بھی رکھے جاسکتے ہیں اور درمیان میں ناغہ کر کے بھی۔ہمارے علماء احناف نے فرمایا ہے کہ رمضان شریف کے فوراً بعد یا لگاتار رکھنا کوئی شرط نہیں ہے،ماہ شوال میں کبھی بھی مسلسل یا درمیان میں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نافہ کرکے روزے رکھنے سے یہ فضیلت حاصل ہوجائے گی۔الحمدللہ فقیر نے اس سال (1440)شوال المکرم کے چھ روزے مدینہ منورہ میں شروع کئے۔
اللہ کرے آپ جلد مدینہ منورہ میں حاضری کی سعادت سے بہرمند ہوں تو اہل محبت ہر پیر و جمعرات اور ایام بیض (ہر اسلامی مہینے کی 13 تا 15) کو حرم نبوی شریف میں صفرے بچھائے جاتے ہیں۔

پیر اور جمعرات کا روزہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:
تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ، فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ
پیر اور جمعرات کو اعمال (بارگاہِ الہیٰ میں) پیش کئے جاتے ہیں۔ میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل روزے کی حالت میں پیش ہو۔
(ترمذی، الجامع الصحیح، ابواب الصوم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم، باب ماجاء فی یوم الاثنین والخمیس، 2۔ 114، رقم 747)
نوٹ۔جن کے قضا روزے باقی ہیں وہ ان روزوں میں قضا روزے کی نیت کرلیا کریں (یاد رہے قضا روزے کی نیت رات سے کرنا ضروری ہے) اور کہے کہ یا اللہ مجھے پیر اور جمعرات کے مسنون روزوں کا بھی ثواب عطاء فرما۔

ایام بیض کے روزے

ایام بیض ہر اسلامی مہینے کی 13۔14 اور 15 تاریخ کو کہتے ہیں ہر ماہ ان 13 ایام میں 3 نفلی روزے رکھنا سُنت نبوی ہے اور اولیاء کاملین اور صالحین و مُقربین اس سنت پر عمل پیراء ہوتے ہیں۔ مدینہ منورہ مسجد نبوی شریف میں پیر اور جمعرات کے علاوہ ایام بیض کو روزہ رکھنے والوں کے لیے صفرے لگتے ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سال کے بارہ مہینوں میں سے رمضان المبارک تو ایسا مہینہ تھا جس کے روزے فرض تھے، نبی کریم صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم پورا کا پورا مہینہ روزے رکھتے لیکن بقیہ گیارہ مہینوں میں سب سے زیادہ روزوں کا اہتمام آپ شعبان المعظم میں فرماتے تھے۔

فضیلت

☆1 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ مجھے میرے خلیل دوست (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین باتوں کی وصیت کی ہے، میں انہیں مرتے دم تک نہ چھوڑوں گا، ہر مہینہ میں تین روزے رکھنا چاشت کی نماز اور وتر پڑھ کر سونا۔
(بخاری شریف)

☆ 2 حضرت ملحان قیسی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں ایام بیض یعنی 13۔14 اور 15 تاریخوں کے روزے رکھنے کا حکم فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے کہ ان کا ثواب اتنا ہی ہے جتنا ہمیشہ روزہ رکھنے کا۔ (سنن ابی داؤد)

نوٹ۔ جس کے قضا روزے باقی ہیں وہ ان تینوں دنوں میں قضا روزے کی نیت کرے (یاد رہے قضا روزے کی نیت رات سے کرنا ضروری ہے) اور کہے کے یا اللہ مجھے ایام بیض کے مسنون روزوں کا بھی ثواب دینا۔۔

درود وسلام بھی آہستہ آواز میں پڑھیں

عید الفطر 1440ھ منگل کے دن روضہ اقدس کے سامنے عشاق نے اونچی آواز سے خوب درود وسلام پڑھا نعرے لگائے۔فقیر نے عید کے دوسرے روز مدینہ پاک کی محفل میں عرض کیا کہ محبت وعشق کا اظہار اپنی جگہ مگر ۔ یہاں اونچی آواز ہوئی تو عمر بھر کا سرمایہ گیا۔ روضہ اقدس کے سامنے اس انداز سے سلام پڑھنا اور نعرے لگانا کسی صورت میں مناسب نہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تقریظ بر الحقائق فی الحدائق۔ معروف بہ شرح حدائق بخشش

الحمدللہ رب العالمین فقیر رمضان مدینہ طیبہ کے خوب مزے لوٹ رہا ہے ۔گنبد خضریٰ شریف کے سائے میں سحر و افطار کی لذت لفظوں بیان نہیں ہوسکتی ہے۔رحمتوں کے سائے ہیں۔عبادات' فرائض سنن اور نوافل' تلاوت اوراد اور وظائف کا جو سرور مدینہ منورہ میں ہے وہ دنیا کے کسی خطے میں کہاں۔مدینہ طیبہ میں ہر لمحہ بہار ہے۔ہر لمحہ رحمت کی برسات ہے۔ہر گھڑی خوشگوار ہے۔ان پر بہار لمحات میں عزیزم برادر طریقت محمد نعمان اویسی نے شرح حدائق بخشش (جلد دوئم) کی مکمل تخریج شدہ فقیر کو میل کر کے کہا کہ اب اس کی اشاعت کرانی ہے آپ کچھ لکھ دیں۔شرح حدائق بخشش جلد دوئم کی فائل کھول کر چند صفحات دیکھے ،بہت خوب پائے ماشاء اللہ تخریج کرنے والے علماء نے بہت اچھی محنت کی ہے۔فقیر کی کیا مجال کہ اس عظیم شرح کے متعلق کچھ لکھے۔تاہم بعض اہل علم حضرات نے دیوان حدائق بخشش کے متعلق کچھ تحریر فرمایا ہے وہی فقیر یہاں لکھ دیتا ہے۔

امام عشق ومحبت اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت سیدی الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمہ والرضوان کے نعتیہ کلام حدائق بخشش کا تاریخی نام" دیوان حدائق بخشش" ہے اعلیٰ حضرت نے اپنی تصانیف مبارکہ کے نام لکھتے وقت اس بات اہتمام فرمایا کہ نام سے سن (تحریر) نکلے اس کے اعداد 1325 بنتے ہیں،اور 1325 ہجری (1907ء) میں ہی مرتب کیا گیا۔

لغوی اعتبار سے

لفظ" حدائق" حدیقہ کی جمع ہے،حدیقہ عربی میں باغ کو کہتے ہیں اور بخشش فارسی زبان کا لفظ ہے جو انعام،عطیہ،معافی،عفو درگزر وغیرہ کے معنی آتا ہے۔بعد میں آنے والے نعت گو حضرات نے اسی نام کی مناسبت سے اپنے نعتیہ مجموعوں کے نام رکھے ہیں جیسے سفینۂ بخشش، وسائل بخشش وغیرہ۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

طباعت واشاعت

علامہ شمس بریلوی نے اپنی تحقیق میں لکھا ہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ کے وصال کے بعد مکتبہ رضویہ بریلی کے کارپردازوں نے اس کی ترتیب وتدوین کی طرف توجہ کی اور ان ہی کی مساعی سے یہ دیوان زیور طبع سے آراستہ ہوا۔ بس جیسا ان کی سمجھ میں آیا اس طرح اس کو مرتب کر دیا اور جیسا کہ ہماری شخصیت پرستی کا شیوہ رہا ہے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے دیوان کی تصحیح اور ادبی ترتیب کی طرف آج تک کسی نے توجہ نہیں کی۔

جبکہ ماہر رضویات حضرت پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد نقشبندی علیہ الرحمہ کی رائے ہے کہ حدائق بخشش حصہ دوم 1921ء کے بعد شائع ہوا۔ حضرت شرف ملت علامہ مولانا عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ کی رائے بھی یہی ہے، لیکن حدائق بخشش پر کام کرنے والے ڈاکٹر فضل الرحمان شرر مصباحی نے اپنے مقالے میں لکھا ہے۔ خوش نصیبی سے اس وقت ہمارے سامنے وہ مبارک نسخہ موجود ہے جو حضور فاضل بریلوی کی حیات میں حضرت صدر الشریعہ کی زیر نگرانی شائع ہوا تھا۔

پاک وہند میں اس کی شروحات لکھی گئی۔ شیخ الحدیث مفسر اعظم پاکستان فیض ملت مفتی محمد فیض احمد اویسی محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدہٗ نے الحقائق فی الحدائق کے نام سے اس کی 25 جلدیں تحریر فرمائیں۔

اس شرح کی پہلی جلد 1994ء میں مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور پنجاب پاکستان سے شائع ہوئی، حضرت شارح علیہ الرحمہ کی وفات (15 رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ/ 26 اگست 2010ء) تک پاکستان کے مختلف اداروں نے اس کی 14 جلدیں شائع کیں۔

انداز شرح

حضور فیض ملت علیہ الرحمہ کا انداز شرح اس طرح ہے کہ پہلے نعت کا ایک شعر لکھتے ہیں، اس کے بعد حل لغات کے طور پر معنی ومفاہیم مختصرا دیتے ہیں، پھر اس کی شرح بیان کرتے ہیں۔ موضوع سے متعلق قرآن کریم اور احادیث کے کثیر حوالے دیتے ہیں، بعض جگہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

علمی، عقلی اور منطقی انداز کو بھی پیش کرتے ہیں۔ بعض مقامات بزگان دین کے اقوال وقصائص کو بھی بیان کرتے ہیں۔

شرح حدائق بخشش کی پذیرائی

یہ شرح شائع ہو کر جب منظر عام پر آئی تو عاشقان رضا نے ہاتھوں ہاتھ لے لی علماء کرام نے اس کی خوب پذرائی فرمائی اس کی افادیت واہمیت پر دنیا بھر کے اہل علم حضرات نے مقالہ جات لکھے جو جلد اول (تخریج شدہ مطبوعہ کراچی) کے شروع صفحات میں دیکھ جاسکتے ہیں۔

حضرت پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری کراچی لکھتے ہیں کہ: حضرت علامہ فیض احمد اویسی علیہ الرحمہ نے ایک اور اہم تصنیفی کام یہ انجام دیا کہ امام احمد رضا خاں قادری محدث بریلوی قدس سرہ العزیز کا معرکۃ الآرا نعتیہ کلام حدائق بخشش کی تمام نعتوں کی شرح بھی 25 جلدوں میں انجام دی ہے جس کی 14 جلدیں ہماری اطلاع کے مطابق شائع بھی ہوگئی ہیں۔ اس شرح کی خاص بات عام علماء کے لئے یہ ہے کہ ان کو ایک ایک موضوع پر قرآنی آیات، احادیث اور آثار کے اقتباسات اکٹھے مل جاتے ہیں کہ امام احمد رضا کے نعتیہ اشعار دراصل کسی نہ کسی آیت، احادیث اور آثار یا اہم واقعات سے متعلق ہوتے ہیں اور حضرت نے شرح کرتے وقت ان سے متعلق تمام احادیث، آثار کو جمع کر دیا البتہ کیونکہ حضرت کے پاس وقت کم ہوتا تھا کہ وہ ایک تحریر لکھنے کے بعد اس پر نظر ثانی کر سکیں اس لئے کلام کے شعری حسن کی خوبیوں کو اجاگر کرنے پر توجہ نہ دے سکے اس کا اعتراف انہوں نے خود "الحقائق فی الحدائق" (شرح حدائق بخشش) کی جلد اوّل کے مقدمے میں ان الفاظ میں کیا ہے:

"اگر اس (کلام) کے ہر پہلو پر گفتگو ہو تو اس کے کئی ضخیم مجلدات تیار ہوں لیکن چونکہ مجھے صرف اور مسلک حق اہلسنت کا تحفظ مدنظر ہے اس لئے امام احمد رضا قدس سرہٗ کے اشعار کی شرح قرآن وحدیث اور عبارات اسلاف سے کروں گا۔"

علامہ مرحوم نے آنے والے شارحین کلام رضا کا کام بہت آسان کر دیا ہے اب اس

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کی بے شمار دیگر خوبیوں کا اجاگر کرنا یقیناان کا کام ہوگا۔ (ماہنامہ معارف رضا کراچی)

☆ گذشتہ سال جمادی الآخر (۱۴۳۸ھ) محترم علامہ غلام مصطفی رضوی صاحب مالیگاؤں انڈیا مدینہ منورہ حرم نبوی شریف میں ملے فقیر انہیں اپنے روم میں لایا انہوں نے بتایا کہ انڈیا میں کلام رضا کے سمجھنے کے لیے انڈیا کے اہل اسلام حضور فیض مجسم علامہ اویسی علیہ الرحمہ کی الحقائق فی الحدائق معروف بہ شرح حدائق بخشش کو بہت پسند کرتے ہیں یہی وجہ ہے گذشتہ چند سال قبل عرس اعلیٰ حضرت پر رضا اکیڈمی بمبئی کی شائع شدہ شرح حدائق بخشش کے سٹاک کو عاشقان رضا نے چند گھنٹوں خرید لیا۔ (ملخصاً)

☆ دنیا بھر میں اردو خواندہ حضرات نے کلام رضا کو سمجھنے کے سیدی فیض ملت علیہ الرحمہ کی شرح حدائق بخشش سے خوب استفادہ کیا امریکہ سے حضرت علامہ مولانا محمد محسن مکی قادری لکھتے ہیں۔

جماعت رضائے مصطفیٰ شکاگو (امریکہ) کا قیام اسی سال ماہ ربیع النور کے بعد میلاد کی مجالس میں ہوا۔ میں ذاتی طور پر فیض ملت کی کتابوں اور بالخصوص ''شرح حدائق بخشش'' سے کئی سالوں سے استفادہ کر رہا تھا لیکن اس کی چند ہی جلدیں میرے پاس موجود تھیں، اکثر میلاد کی مجالس میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے نعتیہ کلام کی تشریح کا موقع ملتا تو فیض ملت کی کتاب سے ہی درس و بیان کی سعادت حاصل ہوتی (ملخصاً) (شرح حدائق بخشش جلد اول ص 14 مطبوعہ کراچی)

ضرورت اس امر کی تھی کہ اس نایاب شرح کو تخریج کے ساتھ شائع کیا جائے تا کہ عوام وخواص اس سے استفادہ کریں تو اس عظیم کام کا بیڑا ابھی بزم فیضان اویسیہ باب المدینہ کراچی کے میرے برادران طریقت نے اُٹھایا علماء کرام کو تخریج کے لیے آمادہ کیا انہوں نے شرح میں قرآنی آیات احادیث مبارکہ عربی عبارات کو اصل کتب سے تحقیق کر کے درج فرما کر اک تشنگی کو دور کیا۔ پہلی جلد تخریج کے ساتھ چند سال قبل شائع ہوئی اب دوسری جلد تخریج کے ساتھ تیار ہے اس کی اشاعت میں جس طرح جس نے جو تعاون فرمایا اللہ تعالیٰ انہیں دارین میں بے شمار برکتیں عطاء فرمائے۔

آمین بجاہ نبی الکریم الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فقط مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی رضوی

2 شوال المکرم 1440ھ 5/ جون 2019ء بدھ۔ مدینہ منورہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شب آخری میرے سر پہ کھڑی ہے

آج 8 رجون ہفتہ صبح بوقت سحر گیٹ نمبر 39 پر احباب سحری کا لنگر آئے سب نے گنبد خضریٰ کا نظارہ کرتے ہوئے سحری کی چونکہ احباب میں زیادہ تر علماء ومشائخ کرام (پاکستان) ہیں ۔اہلسنت کے اتحاد واتفاق کے لیے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ استغاثہ پیش کیا گیا۔اذان فجر ہوئی ہم نے باب بلال پر نماز ادا کی فقیر بہت زیادہ غم زدہ ہے کیونکہ آج پاکستان واپس جانا ہے کافی دیر گنبد خضریٰ شریف کے سامنے پھر حاضری کا اذن عطاء ہو عرض کرتا رہا صوفی مختار احمد اویسی علامہ خلیل احمد مہروی ہمراہ ہیں جی تو نہیں چاہتا کہ گنبد خضریٰ کے نوری نظاروں کو چھوڑ کر جایا جائے مگر ہائے مجبوری ۔۔۔۔روتے آنسو بہاتے باب البقیع کے باہر سلام عاجزانہ پیش کیا اور جلد واپس حاضری کی التجاء پیش کر کے کمرے میں آگئے عزیزم محمد رمضان فقیر کا سارا سامان پیک کر چکا تھا ناشتہ کیا 8 بجے محترم محمد علی سعیدی اپنے والد گرامی حاجی اللہ بخش کے ہمراہ گاڑی لیکر آئے ہم نے سامان رکھا کمرے والے تمام احباب کو الوداع کیا دعاؤں کے درخواست کے ساتھ روانہ ہوئے

زہے نصیب

حاجی اللہ بخش نے کہا کہ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک بار پھر سلام کر لیا جائے فقیر کی تو خوشی انتہاء نہ رہی گاڑی مسجد نبوی شریف کی پارکنگ نمبر A-1 میں کھڑی کی ۔خودکار زینے (الیکٹرک سیڑیوں) سے اوپر آئے چمکتا دمکتا نور برساتا گنبد خضریٰ شریف کا دیدار ہوا تو آنکھیں برس پڑیں کہ ؎

قسمت نے دیا ساتھ اگر میرے بدل گئے حالات اگر
اے گنبد خضریٰ پھر تیری سج دھج دیکھنے آئیں گے

حاجی صاحب نے کہا رش کم ہے چلیں باب السلام سے مواجہہ اقدس سلام عرض کر لیں فقیر بوجھل بوجھل قدموں سے چلا ہوں ایک مجرم کی طرح جانب آقا۔۔۔مواجہہ اقدس کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جانے والی عشاق کی اگلی صف میں شرم سے سر جھکائے ندامت کے آنسو بہا مجرم حاضر دربار ہوا سلام عرض کیا پھر حاضری التجاء پیش کی۔ شیخین کریمین کی بارگاہ میں سلام پیش کر کے باب البقیع سے باہر آگیا باب مکہ کے سامنے نوافل برائے آسانی سفر اور دوبارہ حاضری ادا کئے۔

میں آرہا ہوں، میرا سامان مدینے میں رہے

مجھ خطا کار سا انسان مدینے میں رہے
بن کے سرکار کا مہمان مدینے میں رہے
دور رہ کر بھی اٹھاتا ہوں حضوری کے مزے میں
میں یہاں اور مری جان مدینے میں رہے
اللہ اللہ سر فرازی صحرائے حجاز
ساری مخلوق کا سلطان مدینے میں رہے
ان کی الفت غم کونین بھلا دیتی ہے
جتنے دن آپ کا مہمان مدینے میں رہے
چھوڑ آیا ہوں دل و جان یہ کہہ کر اعظم
آ رہا ہوں ، میرا سامان مدینے میں رہے

حضوری محدث ملتانی کی بارگاہ میں حاضری

کل 8 جون 2019ء ہفتہ۔ فقیر مدینہ منورہ سے مدینۃ الاولیاء ملتان رات 7 بجے پہنچا تو عزیز محترم محمد علی سعیدی (خیر پور ٹامیوالی) کے برادران گاڑی لئے موجود تھے ہم ائیر پورٹ سے سیدھے حضور غزالی زماں رازی دوراں سیدی علامہ احمد سعید کاظمی محدث ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ شریف عیدگاہ ملتان حاضر ہوئے آپ کے عرس مبارک کی تقریبات شروع ہیں ملک کے طول وعرض کے ہزاروں مریدین، سلسلکین تلامذہ قافلوں کی صورت میں حاضر ہیں عیدگاہ کے چاروں اطراف سے گاڑیاں ہیں ہم نے کلمات حسنات پڑھ کر ان کی خدمت میں ہدیہ پیش کیا اور ایمان پہ موت مدینے میں دعا کی۔

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حرمین شریفین کا سفرنامہ

الحمدللہ رب العالمین وبکرم سید الانبیاء والمرسلین صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی کا گذشتہ کئی سالوں سے تقریباً زیادہ وقت مدینہ طیبہ میں گذرا ہے اس میں فقیر نہ کوئی عمل ہے نہ ہی سمل (یعنی نہ مال و دولت نہ اعمال اچھے)۔مدینہ منورہ میں قیام کے دوران فقیر کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ حجاز مقدس کے اہم مقامات کے متعلق اپنے احباب کو معلومات عرض کرتا رہوں گذشتہ چار سفرنامے شائع ہو کر منظر عام پر آئے تو اہل علم و اہل محبت نے حوصلہ افزائی فرمائی جہاں کہیں علمی یا لفظی غلطی محسوس کی فقیر کو آگاہ فرمایا تاکہ آئندہ اشاعت میں اسکی درستگی ہو جائے۔
زیر نظر کتاب میں فقیر نے گذشتہ چاروں سفرناموں سے ہٹ کر مضامین شامل کئے ہیں فضائل مدینہ طیبہ کی احادیث مبارکہ کی عملی شرح جو فقیر نے وہاں دیکھی۔۔۔۔ اس سفرنامے میں بالخصوص اپنے قبلہ والدگرامی حضرت فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدہٗ کے ساتھ مدینہ منورہ میں گذارے حسین لمحات کو" یادوں کے چراغ" کے نام سے اس کتاب میں شامل کیا کی ۔شہر طائف اور قبیلہ بنوسعد سیدہ بی بی حلیمہ رضی اللہ عنہا کے گھر حاضری پر ایک اہم معلوماتی تحریر بھی شامل ہے۔۔۔جبل احد شریف اور امیر طیبہ سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے دربارگوبارکی حاضریوں پر ہم نے کیا دیکھا؟؟اور کیا محسوس کیا؟؟ شہر تبوک جانا ہوا وہاں میدان غزوہ تبوک دیکھا بہت ساری معلومات ملیں۔۔جدہ سے آتے ہوئے میدان بدر پہنچے اصحاب بدر کے اسماء مبارکہ کے نقد فوائد حضرت قطب مدینہ کے آستانہ پر حاضریاں اوران کی زندگی کے مختلف گوشے بھی آپ کو اس سفرنامے میں پڑھنے کو ملیں گے۔حجاز مقدس پر مختلف ادوار میں اقتدار کس کے پاس رہا؟؟؟سیدہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کی مزار پرانوار (ابواء شریف) پر حاضری اور بھی بہت کچھ آپ اس سفرنامے میں پڑھ سکیں گے ۔ بہترین طباعت، مضبوط رنگین دیدہ زیب جلد صفحات 416عام ہدیہ 400روپے۔آج منگوائیں۔

پتہ۔محمد اکبر قادری اکبر بک سیلرز 40 زبیدہ سنٹر اردو بازار لاہور۔۔رابطہ: 00923008852283

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الحمدللہ پھر مدینہ منورہ کا بلاؤ آیا

۱۱ تا ۱۳ ذیقعد ۱۴۴۰ھ (14 تا 16 جولائی 2019ء اتوار تا منگل ہارون آباد پاک پتن شریف مختلف علاقوں میں محافل تھیں فراغت کے بعد فقیر گھر بہاولپور آیا تو میرے حجاز مقدس کے ہم سفر الحاج محمد سعید احمد قادری (سعید جیولرز) یوکے سے گجرات ہوتے ہوئے بہاولپور آئے اور کہا مدینہ طیبہ ہم دونوں نے ایک ساتھ چلنا ہے۔اب کی بار فقیر حرمین طیبین کی حاضری کے لیے حج کے بعد کا ارادہ رکھتا ہے کیونکہ بہاولپور کے نزدیک بستی وموضع خانو والی میں حاجی محمد صدیق چنٹر صاحب سے بچوں کی رہائش کے لیے 30 مرلے اراضی خریدی ہے(اور ساتھ ہی حاجی صاحب مذکور نے 20 مرلے مسجد کے لیے اراضی وقف کی ہے) تعمیرات کا کام شروع ہے مگر حاجی سعید صاحب نے بول دیا کہ چلنا ہے پھر فقیر کی کیا مجال کہ مدینہ شریف کی حاضری کی بات ہو اور فقیر لیت ولعل کرے زہے نصیب فقیر کے کیسے پیارے پیارے احباب ہیں کہ مدینہ طیبہ جاتے جاتے فقیر کو ساتھ لے جاتے ہیں بس یہ کرم ہے کریموں

؎ ورنہ مجھ میں تو ایسی بات نہیں

چونکہ پروگرام آناً فاناً بنا اس لیے طے پایا کہ فوراً باب المدینہ کراچی پہنچا جائے وہاں سے جو بھی فلائٹ ملے جلد از جلد مدینہ شریف چلے جائیں تو اسی دھن میں ہم بہاولپور سے کراچی کے لیے 17 جولائی شب خمیس بذریعہ تیز گام روانہ ہوئے۔جمعرات تا ہفتہ کوئی فلائٹ نہ ملنے کے باعث کراچی میں محترم الحاج محمد احمد قادری کے ہاں رہنا پڑا 20 جولائی 2019ء شب اتوار عمان ائیر لائن سے کراچی سے مسقط پہنچے رات کا بیشتر حصہ مسقط ائیر پورٹ پر گذرا۔

عمان۔مسقط کے متعلق جانیں

(نوٹ۔عمان مسقط کے متعلق معلومات ملی ہیں جو نذر قارئین ہیں)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تیل کی دولت سے مالا مال خلیجی ملکوں میں ایک "عُمان" ہے، (عین پر پیش اور میم پر بلا تشدید زبر) اس سے ملتا جلتا نام عَمّان (عین پر زبر اور میم پر تشدید) ایک شہر کا نام ہے، جو اردن کی راجدھانی ہے، یہ ملک ایک جزیرہ نما ہے، اس کا نام عمان کیوں ہے؟ اس بارے میں مورخین نے مختلف باتیں لکھی ہیں، مشہور مورخ علامہ قزوینی (متوفی 682ھ) نے کہا ہے کہ یہ ایک شخص کا نام تھا، جو اُن کی تحقیق کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے تھے، اور یعقوب حمیری (متوفی 626) کی تحقیق ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صاحب زادے تھے، بہر حال کئی مورخین نے عمان کے والد کے نام میں فرق کے ساتھ ان کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پوتا قرار دیا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

اِس ملک کا رقبہ 3 لاکھ دس ہزار مربع کیلومیٹر کے قریب ہے، یہ رقبہ کے اعتبار سے خلیج میں سعودی عرب کے بعد سب سے بڑا ملک ہے، جس کی سرحدیں سعودی عرب، یمن اور امارات سے ملتی ہیں، اپنی وسعت کی وجہ سے اس کے مختلف علاقوں میں موسم کا کافی تفاوت پایا جاتا ہے، یہاں سخت گرم علاقے بھی پائے جاتے ہیں اور بہت ٹھنڈے علاقے بھی؛ اس لئے یہاں دونوں علاقوں کے پھل بھی پائے جاتے ہیں، یہاں کی کل آبادی 42 لاکھ کے قریب ہے، جس میں تقریباً ساڑھے تئیس لاکھ ملک کے اصل باشندے ہیں، یہ ملک گوشہ گمنامی میں تھا، یہاں تک کہ سلطان قابوس بن سعید نے اقتدار سنبھالا، یہ 23 جولائی 1980ئ کی تاریخ تھی، یہی اس کا قومی دن ہے، یہاں سے عمان نے ترقی کی ایک نئی کروٹ لی، اور اس وقت مختلف خلیجی ملکوں کی طرح یہ بھی شاندار سہولتوں سے آراستہ ہے۔

عمان کی تاریخ بہت قدیم ہے، کہا جاتا ہے کہ مالک بن فہد یزدی (متوفی 202ھ) یمن سے ہوتے ہوئے اور مختلف قبائل کو اپنا تابعدار بناتے ہوئے عمان پہنچے، اس طرح فارسی سلطنت کے غلبہ سے یہ علاقہ باہر آگیا، اور یہاں عربوں کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حکمرانی قائم ہوگئی، اسلام کی آمد سے پہلے اس ملک میں مختلف مذاہب پائے جاتے تھے، زیادہ تر آتش پرست تھے؛ کیوں کہ اس خطہ کا تجارتی اور سمندری تعلق فارس سے تھا، اسی طرح درخت، پتھر اور مورتیوں کی بھی پوجا ہوا کرتی تھی۔

عمان میں اسلام کی کرنیں

یہ اس سرزمین کے لئے باعث سعادت ہے کہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد ظاہری میں اسلام کی کرنیں اس دور دراز خطہ تک پہنچ گئی تھیں، یہاں اسلام کی آمد کے سلسلہ میں دو واقعے بیان کئے جاتے ہیں، اور دونوں میں کوئی تضاد نہیں ہے، ایک یہ کہ عمان کے ایک شخص حضرت مازن بن عزوبہ تھے، جو ایک خاص واقعہ کی بناء پر مدینہ منورہ حاضر ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا اور شرفِ صحابیت سے سرفراز ہوئے، مدینہ طیبہ سے واپسی پر انھوں نے عمان میں مسجد تعمیر کی، جس کے بارے میں مشہور مورخ علامہ ابن اسیر جزری (متوفی 630) نے اپنی کتاب "اسد الغابہ" میں اور معروف محدث حافظ ابن حجر نے "الاصابۃ" میں لکھا ہے کہ یہ عمان کی سب سے پہلی مسجد ہے، ایک دوسری روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس خطہ کے بادشاہ کے بیٹوں عبد اور جیفر کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے خط لکھا، جسے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ لے کر آئے، ان دونوں بھائیوں نے بلا تامل اسلام قبول کرلیا، اور اس ملک میں ان ہی کی حکومت قائم ہوگئی، ان کے علاوہ بہ حیثیت مجموعی مختلف عمانی قبائل سے گیارہ حضرات نے صحابیت کا شرف حاصل کیا، اور براہ راست رسول اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کی

(دیکھئے احمد بن الخلیلی وجھودہ الفکریہ لدکتور ازھر حسین الندوی)

رسول اللہ ﷺ نے اہل عمان کی تعریف بھی فرمائی ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایک نمائندہ کو اسلام کی دعوت دینے کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لئے ایک قبیلہ میں بھیجا، قبیلہ والوں نے ناقدری کی، اُن کو برا بھلا کہا اور مارا پیٹا، جب وہ بارگاہ نبوی میں واپس آئے اور احوال بیان کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم اہل عمان کے پاس گئے ہوتے تو وہ تم کو نہ برا بھلا کہتے اور نہ مار پیٹ کرتے (مسلم)

بچوں کے نشوونما کے لیے بہترین خطہ ہے

اہل عرب میں رواج تھا کہ اپنے بچوں کو دودھ پلانے کے لئے دیہات کے قبائل کے حوالہ کیا کرتے تھے، اس سے "زبان کی حفاظت، بہتر نشوونما اور تربیت" تینوں باتیں مقصود ہوتی تھیں، ایک روایت کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین دودھ پلانے والے عمان کے لوگ ہیں (مصنف عبدالرزاق)

عمان کا شان بہ زبان سید الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس کے علاوہ اور بھی بعض روایات اس ملک اور اس کے رہنے والوں کے بارے میں منقول ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے مزاج واخلاق کی جو تعریف فرمائی کہ "نہ وہ سب وشتم کرتے ہیں اور نہ مار پیٹ" یعنی لڑائی جھگڑے کا مزاج نہیں رکھتے، اس کا اثر آج بھی اہل عمان میں دیکھا جا سکتا ہے، علامہ ابوفرحان محمد نعمان شاذلی اویسی بتا رہے تھے کہ اہل عمان کے مزاج میں مروت، خوش اخلاقی اور دوسروں کا لحاظ جس قدر اس خطہ کے لوگوں کے اندر دیکھنے کو ملا کسی اور علاقہ میں یہ بات نظر نہیں آئی، جن لوگوں کی ان ملکوں میں آمد ورفت رہتی ہے، ان کو اس کا بخوبی اندازہ ہے کہ وہ عام طور پر اجنبیوں کو اور خصوصاً عجمی ملکوں کے رہنے والوں کو بہت ہی حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں؛ بلکہ ان کو دوسرے درجہ کا انسان سمجھا جاتا ہے؛ مگر یہاں یہ بات نظر نہیں آتی، اجنبیوں کے ساتھ لوگوں کا سلوک بہت بہتر ہوتا ہے، اور اپنے ملازمین کے ساتھ بھی مساویانہ سلوک کرتے ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عمان کا رقبہ اور آبادی

عمان کا دارالحکومت مسقط ہے، جس کی آبادی پندرہ لاکھ سے زیادہ اور رقبہ چودہ سو مربع میل ہے، سطح سمندر سے اس کی بلندی 69 میٹر ہے، یہ ساحل سمندر پر واقع ہے، اور تجارتی نقطہ نظر سے بڑی اہمیت کا حامل ہے، یہاں مقامی عربوں کے علاوہ ایک بڑی تعداد ایرانیوں اور بلوچیوں کی ہے، جن کو یہاں کی شہریت دی گئی ہے، یہ شہر چاروں طرف سے خوبصورت پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے، یہاں کے پہاڑ دیکھنے میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان پائے جانے والے پہاڑوں سے ملتے جلتے ہیں، اور بڑا خوبصورت منظر پیش کرتے ہیں، ایک طرف سمندر، دوسری طرف پہاڑ اور درمیان میں روشنی میں نہاتا ہوا شہر دل ونگاہ کو اپنی طرف کھینچتا ہے، یہاں شاہی محلات کم نظر آتے ہیں؛ البتہ خوبصورت مسجدیں اس کی شناخت ہیں، اگر پہاڑی سے دیکھیں تو ہر طرف مسجد کے بلند میناروں پر نظر پڑتی ہے۔

ریاض روانگی

مسقط ایئر پورٹ سے۔اتوار صبح ۹ بجے ریاض ایئر پورٹ پر پہنچے تو محترم محمد حسن بوٹا اور حاجی محمد عباس ہمیں لینے آئے ہیں ہم ان کے گھر گئے ناشتہ کیا اور سو گئے تقریباً ۱۲ بجے (دن) بیدار ہوئے نہادھو کے کپڑے تبدیل کئے نماز ظہر ادا کی اور بھائی محمد حسین نے کہا کہ چلیں ہم ریاض کے اہم مقامات آپ کو دیکھاتے ہیں اگر چہ فقیر کو اس شہر کے دیکھنے میں کوئی دلچسپی نہ ہے تاہم حاجی سعید احمد قادری (یو کے والے) نے کہا چلو آئے ہیں تو دیکھ لیں۔چند مقامات پر وہ ہمیں لے گئے ایک مارکیٹ میں جا کر گھریلو سودے خریدے اونٹ کا تازہ گوشت خریدا گھر کی طرف جاتے ہوئے ایک جگہ اونٹوں کے باڑے میں لے گئے اونٹنیوں کا تازہ دودھ لے کر ہم نے پیا اور گھر واپس آئے۔رات کے کھانے میں اونٹ کے گوشت کے علاوہ چند اور دیگر اشیاء بھی تھیں فقیر کو اونٹ کے گوشت کے فوائد پر ایک مضمون پڑھنے کو ملا جو نذر قارئین ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اونٹ کے گوشت کے فوائد

اونٹ کے گوشت کے ایسے حیرت انگیز فائدے جو آپ نہیں جانتے اونٹ ایک جانا پہچانا جانور ہے۔اس وقت دنیا میں تقریباً 14 کروڑ اونٹ ہونگے ان کی کثیر تعداد شمالی افریقہ،مشرق وسطیٰ،لاطینی امریکہ،ایشیا اور صحرائی علاقوں میں پائی جاتی ہے۔ پہلے اونٹ عرب ریگستانی علاقوں میں نقل وحرکت اور مال برداری کے کام آتے تھے۔

اونٹ کے گوشت کی اہمیت اور افادیت کی وجہ سے عرب ممالک خصوصاً شام اور قاہرہ میں باقاعدگی سے ذبح کیا جاتا ہے۔خلیجی ممالک میں اس کا گوشت پارٹیوں اور شادی بیاہ میں کھایا جاتا ہے،دنیا کے بیشتر ممالک میں اس کا گوشت بہت شوق سے کھایا جاتا ہے۔

☆ اونٹ کا دودھ معدے کے السر سے بچاو کا قدرتی ذریعہ ہے اور گلہ بان اونٹ کے دودھ پر اکتفا کر کے ایک مہینے زندہ رہ سکتا ہے۔

جہاں اس کا دودہ بہت زیادہ لذیذ اور فائدہ مند ہے وہیں اس کے گوشت کے انگنت فوائد ہیں۔اونٹ کا گوشت دوسرے لال گوشت یعنی بکرا،دنبہ اور گائے کے گوشت سے زیادہ غذائیت سے بھرپور ہوتا ہے۔اونٹ کا گوشت نمونیا،تیز ابیت اور جلن سے بچاتا ہے۔دل کی نالیوں کی حفاظت کرتا ہے۔پرانے بخار،کالا یرقان،ہیپاٹائٹس،کندھوں کے درد میں مفید ہے۔اونٹ کا گوشت معدنیات،حیاتین،پوٹاشیم،کیلشیم،فاسفورس سے بھرپور ہوتا ہے،جسم میں ہیموگلوبن خون بناتا ہے جس میں رطوبت فراہم کرتا ہے اور زہریلے مادوں کے اخراج کیلئے فائدہ مند ہے۔ریسرچ کے مطابق اس میں وٹامن سی، بی اور آئرن وافر مقدار میں پایا جاتا ہے،آنکھوں کی بینائی کیلئے بھی اس کا گوشت بھی مفید ہے، اس کی یخنی چشم آشوب کیلئے بہترین نسخہ ہے،اونٹ کا گوشت پھیپھڑوں میں وٹامن سی سے بخار کو کم کر کے وقت مدافعت کو بڑھاتا ہے،جوڑوں کا درد اور دمہ کے انفیکشن کو روکتا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ریاض سے مدینہ منورہ

ریاض شہر میں 24 گھنٹے گذار کر ہم مدینہ منورہ کے لیے پیر شریف کو صبح 9 بجے ادیل ائرلائن سے روانہ ہوئے 11 بجے مدینہ منورہ پہنچے تھوڑی دیر کمرے میں آرام کیا حرم نبوی شریف حاضری ہوئی ظہر تا مغرب باب النساء کے اندر اصحاب الصفہ کے قریب آج کے وظائف تلاوت دلائل الخیرات شریف، وغیرہم پڑھنے کی سعادت ملی۔

☆ آج ۲۰/ذوالقعد ۱۴۴۰ھ منگل کو مدینہ طیبہ مسجد نبوی شریف باب بلال کے اندر عین خضریٰ شریف کے سامنے سورہ یسین شریف، منزل دلائل الخیرات شریف، درود مستغاث شریف، حزب البحر شریف پڑھنے کی سعادت ملی بزم درود وسلام کے تمام ممبران کے لیے حاضری حرمین شریفین کی دعا کی

☆ ۲۲/ذیقعد ۲۵/جولائی شب جمعرات جبل احد شریف کے دامن میں محترم محمد سیف الحق جاوید کی پرتکلف دعوت اور مولانا منیر احمد یوسفی علیہ الرحمہ (لاہور) کے ایصال الثواب کی محفل اہتمام کیا۔

وقوف عرفہ کا وقت

شب خمیس رات ایک بجے (تقریباً) محفل مدینہ کے احباب میں سے محترم محمد اشفاق قادری اوکاڑوی محترم محمد خرم بٹ قادری گیٹ نمبر 39 عین گنبد خضریٰ شریف کے سامنے حاضر ہوئے تو وقوف عرفات کے وقت کی بابت بات چلی کہ کیا 10 ذوالحجہ کی صبح تک ہے؟ فقیر نے اپنے کمرے میں آ کر اس پر تحقیق کی جو پیش خدمت ہے۔

وقوف عرفہ حج کا اہم ترین فرض اور رکن اعظم ہے، 9، ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے 10، ذی الحجہ کی صبح صادق تک کسی وقت ایک لمحہ بھی عرفات میں وقوف کرنے سے فرض ادا ہو جاتا ہے، تاہم 9، ذی الحجہ کو غروب آفتاب تک ٹھہرنا واجب ہے۔ فتاوی عالمگیری ج 1، کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیۃ اداء الحج، میں ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ثم وقت الوقوف بعرفة بعد زوال الشمس من یوم عرفة الی طلوع الفجر من اول النحر

اور فتاویٰ عالمگیری کے اسی صفحہ پر ہے۔

(و واجبه) الامتداد الی الغروب۔

وقوف عرفہ کا وقت عرفہ کے دن زوال کے بعد سے 10، ذی الحجہ کی طلوع فجر تک ہے اور عرفہ کے دن غروب آفتاب تک وقوف کرنا واجب ہے۔ حجاج کرام عرفہ کے دن مجمع کثیر ہونے کی وجہ اگر غروب آفتاب سے پہلے مزدلفہ کے لئے روانہ ہو جائیں اور غروب سے پہلے حدود عرفہ سے نہ نکلیں تو کوئی حرج نہیں۔

فتاوی عالمگیری ج 1، کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیۃ اداء الحج میں ہے۔

وان خاف الزحام فتعجل فی الذهاب قبل غروب الشمس فلا باس به اذا لم یخرج من حدود عرفة قبل غروب الشمس۔

اگر حاجی کو بہت زیادہ رش کا اندیشہ ہو، اس کے سبب (عرفات سے) غروب آفتاب سے پہلے نکل جائے تو کوئی مضائقہ نہیں جبکہ غروب سے پہلے حدود عرفہ سے نہ نکلے۔

اگر غروب آفتاب سے قبل حدود عرفہ تجاوز کر جائیں تو دم دینا ضروری ہے جیسا کہ البحر الرائق ج 2، کتاب الحج، باب الاحرام، میں ہے۔

لو دفع قبل الغروب و جاوز حدود عرفة لزمه دم۔

اگر آفتاب غروب ہونے سے پہلے نکل جائے تو دم واجب ہے۔

اگر گاڑیاں غروب سے پہلے حدود عرفہ سے نہ نکلیں جیسا کہ آپ نے سوال میں ذکر کیا ہے تو کوئی مضائقہ نہیں، لہٰذا آپ کا وقوف عرفہ درست ہوا اور آپ پر کوئی دم یا کفارہ واجب نہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فرض وقوف کی مقدار

حاجی کے لئے وقت کے اندر رات یا دن میں کسی بھی وقت حدودِ عرفات میں ٹھہرنا یا گذرنا فرض ہے؛ لہٰذا 9 ذوالحجہ (یوم عرفہ) کے زوال کے بعد سے 10 ذوالحجہ (یوم النحر) کی صبح صادق کے درمیان جو شخص (شرائط کے ساتھ) حدودِ عرفات میں ٹھہرے یا گذر جائے، خواہ جاگتے ہوئے ہو یا سوتے ہوئے ہو، ہوش میں ہو یا بے ہوشی میں ہو، سواری پر ہو یا پیدل ہو، حتی کہ وقوف کی نیت ہو یا نہ ہو، بہر صورت اس کا فرض ادا ہو جائے گا۔

فالقدر المفروض من الوقوف هو كينونته بعرفة فی ساعة من هٰذا الوقت۔

(بدائع الصنائع ج ۲، البحر العمیق، البحر الرائق جلد ۲ طبع کوئٹہ، درمختار مع الشامی جلد ۲)

* وقوفِ واجب کی مقدار *

وقوفِ عرفات میں واجب یہ ہے کہ عرفہ کا دن گذار کر آنے والی رات کا کچھ حصہ ضرور عرفات میں گذارا جائے، بریں بنا اگر وقوفِ عرفات دن میں کیا تو زوال کے بعد سے جب بھی عرفات میں داخل ہو، تو غروبِ شمس کے بعد تک حدود عرفات میں رہنا واجب ہوگا۔

واما قدر الواجب فيه ان وقف نهاراً، فحد الوقوف من الزوال؛ بل من حين وقف الى ان تغرب الشمس۔ (غنیۃ الناسک---، ہندیۃ، البحر الرائق کوئٹہ، درمختار مع الشامی)

الوقوف المعتد به ركناً هو الوقوف بالنهار او بالليل الا ان الواجب هو الوقوف بجزء من الليل لا محالة۔

(البحر العمیق)

* رات میں وقوفِ عرفات *

نویں ذی الحجہ کا دن گذار کر رات میں وقوفِ عرفات بھی معتبر ہے، اور اس میں وقت کے اعتبار سے کوئی حد نہیں ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

واما اذا وقف ليلاً فلا واجب فی حقه حتی لو وقف ساعة لا يلزمه شيئٌ۔

یعنی پوری رات ٹھہرنا اس پر ضروری نہیں؛ بلکہ تھوڑی دیر بھی اگر وقوف پایا جائے تو فرض ادا ہو جائے گا، اور اس پر کوئی جنایت بھی لازم نہ ہوگی

(شامی زکریا، غنیۃ الناسک)

بخلاف من وقف ليلاً او مرَّ بعرفات بليل، فلا يلزمه شیء؛ لان امتداد الوقوف عليه بليل ليس بواجب۔

(البحر العمیق، ومثلہ فی الہندیۃ، تاتارخانیۃ)

عزیز محترم محمد عامر غوری جدہ میں بغرض ملازمت ایک طویل عرصہ سے مع اہل وعیال مقیم ہے۔ اس سال وہ حج کا ارادہ رکھتے ہیں انہوں نے پوچھا کہ ہم پہلے حج تمتع یا قران میں سے کوئی ایک کر سکتے ہیں، کیا شرعاً ہمارے کے لئے حج تمتع یا قران کی اجازت ہے؟

فقیر نے مسائل حج کے مطالعہ بعد انہیں بتایا کہ جو لوگ بغرض ملازمت/تجارت جدہ یا مکہ مکرمہ میں قیام پذیر ہیں اور وہاں پر مہینوں اور سالوں کے لئے تسلسل کے ساتھ قیام کا ارادہ کر چکے ہیں؛ تو وہ مکہ والوں کے حکم میں ہیں، ان کے لئے وہاں پر رہتے ہوئے حج تمتع یا قران کی اجازت نہیں ہے۔

لا تمتع ولا قران ولا جمع بينهما فی غير اشهر الحج لاهل مكة واهل المواقيت الخمسة ومن دونها إلى مكة سواء بينه وبين مكة مسيرة سفر او لا وكل آفاقی صار فی حكم اهل مكة كان دخل الميقات لحاجة فی اشهر الحج او قبلها وفی شرح الاسبيجابی علی مختصر الطحاوی :وإنما لهم ان يفردوا العمر او الحج۔ (غنية)

احرم إذا حاذی احدهما او ابعدهما افضل، وفی الشامية ان

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وجوب الإحرام بالمحاذات إنما يعتبر عند عدم المرور على المواقيت۔

(شامی، جلد ۳/ومثلہ فی الہندیۃ جلداول، البحرالرائق جلد ۲)

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حج قران وتمتع کے لئے عمرہ آفاقی لازم ہے اور مکہ مکرمہ اور جدہ میں رہ کر عمرہ آفاقی نہیں ہوتا، اسی طرح جدہ میں ملازمت /تجارت کی غرض سے جو لوگ مقیم ہیں، وہ اہل مکہ کے حکم میں ہیں، اور جدہ محاذات میقات میں ہونے کی وجہ سے میقات کے حکم میں ہے اور میقاتی کو حلی کے درجہ میں قرار دیا گیا ہے؛ اس لئے حلی اور میقاتی کے لئے بھی حج قران اور تمتع کی اجازت نہیں ہے؛ کیوں کہ حل میں رہ کر عمرہ آفاقی نہیں کرسکتے اور حج قران وتمتع عمرہ آفاقی کے ساتھ ہی مشروع ہے۔

ابواء شریف حاضری ہوئی

23 ذیقعدہ 26 جولائی 2019ء شب جمعہ مدینہ منورہ سے محمد اشفاق قادری اوکاڑوی محمد خرم قادری الحاج سعید احمد قادری کے ساتھ ابواء شریف ام النبی ﷺ سیدہ طیبہ طاہرہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار مبارک تک بے شمار درود وسلام درود تاج شریف، درود تنجینا پڑھتے ہوئے حاضری ہوئی صبح اذان فجر تک مزار شریف پر حاضر رہے تمام احباب کے لیے حاضری کی دعا کی۔

آہ محترم ذوالفقار علی حسینی

آج مدینہ منورہ میں ۲۷/ذوالقعدہ ۱۴۴۰ھ۔ 30/جولائی 2019ء ہے نماز فجر کے بعد پاکستان کے نامور نعت خوان محترم ذوالفقار علی حسینی کے انتقال کی خبر سن کر دلی صدمہ ہوا۔ ہم نے ان کے ایصال الثواب کے لیے فاتحہ خوانی کا اہتمام کیا ان کی مغفرت اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فتحِ بابِ نبوت پہ لاکھوں سلام کی شرح

فقیر کے لیے قسمت کی معراج کہ الحمدللہ وبکرم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدینہ طیبہ کی پر کیف فضاؤں میں اپنے قبلہ والد گرامی حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ کی تصنیف مبارک الحقائق فی الحدائق (شرح حدائق بخشش) میں سلام رضا (مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام) کا مسودہ پاکستان سے ساتھ لایا تھا اس پر کام کر رہا ہوں سلام کے مصرعے فتحِ بابِ نبوت پہ لاکھوں سلام۔ یعنی حضور نبی کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیغمبری کا دروازہ کھولنے والے ہیں پر ایک تحقیق نظر سے گذری جو نذر قارئین کرام ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت سے روایت ہے۔

قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، مَتٰی وَجَبَتْ لَکَ النُّبُوَّۃُ قَالَ وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْحَاکِمُ۔ وَقَالَ أَبُوْ عِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔ وَقَالَ الْھَیْثَمِیُّ: رَوَاہُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِیُّ وَرِجَالُہٗ رِجَالُ الصَّحِیْحِ۔

کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (میں اس وقت بھی نبی تھا) جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور جسم کے درمیانی مرحلہ میں تھی (یعنی روح اور جسم کا باہمی تعلق بھی ابھی قائم نہ ہوا تھا)۔

وفی روایۃ۔ عَنْ مَیْسَرَۃَ الْفَجْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَتٰی کُنْتَ نَبِیًّا؟ قَالَ وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ۔

(رَوَاہُ الْحَاکِمُ وَالطَّبَرَانِیُّ وَالْبُخَارِیُّ فِی الْکَبِیْرِ۔ وَقَالَ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الْحَاكِمُ :هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

حضرت میسرہ فجر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا :(یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کب نبوت سے سرفراز کیے گئے؟ آپ نے فرمایا (میں اس وقت بھی نبی تھا) جب حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور مٹی کے مرحلہ میں تھی۔

وفی روایۃ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما قَالَ :قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللهِ، مَتَى كُتِبْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

وَقَالَ الذَّهَبِيُّ :هَذَا حَدِيْثٌ صَالِحُ السَّنَدِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا (یارسول اللہ!) آپ کے لئے کب نبوت فرض کی گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ) حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور مٹی کے مرحلہ میں تھی۔

وفی روایۃ عنه قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ، مَتَى أُخِذَ مِيْثَاقُكَ؟ قَالَ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ.رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

اور ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا : یارسول اللہ! آپ سے میثاق (یعنی وعدۂ نبوت) کب لیا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا (میں اس وقت بھی نبی تھا) جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور جسم کے درمیانی مرحلہ میں تھی۔

وفی روایۃ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ رَجُلٍ، قَالَ قُلْتُ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَتَى جُعِلْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ وَآدَمَ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

اور ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ نے ایک صحابی سے روایت کی کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ کب نبی بنائے گئے؟ آپ نے فرمایا (میں اس وقت بھی نبی تھا) جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور جسم کے درمیانی مرحلہ میں تھی۔

وفی روایة عَنْ عُمَرَ رضی الله عنه قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَتَى جُعِلْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ وَآدَمُ مُنْجَدِلٌ فِي الطِّيْنِ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ كَمَا ذَكَرَ السُّيُوْطِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ. وفی روایة عَنْ عَامِرٍ رضی الله عنه قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم مَتَى اسْتُنْبِئْتَ؟ فَقَالَ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ حِيْنَ أُخِذَ مِنِّي الْمِيْثَاقُ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

ایک اور روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کو کب نبی بنایا گیا؟ آپ نے فرمایا (میں اس وقت بھی نبی تھا) جب حضرت آدم علیہ السلام (کا جسم ابھی) مٹی میں گندھا ہوا تھا۔

اور ایک روایت میں حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا (یارسول اللہ ﷺ!) آپ کب شرف نبوت سے سرفراز کیئے گئے؟ آپ نے فرمایا جب مجھ سے میثاقِ نبوت لیا گیا تھا اس وقت حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیانی مرحلہ میں تھے۔

الحدیث رقم 75۔ أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، 5/585،الرقم 3609،وأحمد بن حنبل فی المسند، 4/66، 5/59،379،الرقم 23620،والحاکم فی المستدرک، 2/ 665-666،الرقم 4209-4210،وابن أبی شیبۃ فی المصنف، 7/369،الرقم 36553،والطبرانی فی المعجم الأوسط، 4/272،الرقم 4175،وفی المعجم الکبیر، 12/92،119،الرقم 12571،12646، 20/353، الرقم 833،وأبونعیم فی حلیۃ الأولیاء، 7/122، 9/53،وفی دلائل النبوۃ، 1/17،والبخاری فی التاریخ الکبیر، 7/374،الرقم 1606،والخلال فی السنۃ، 1/188،الرقم 200،إسنادہ صحیح،وابن أبی عاصم فی السنۃ، 1/179،الرقم 411 :،إسنادہ صحیح،والشیبانی فی ال آحاد والمثانی، 5/347، الرقم 2918 :،وعبداللہ بن أحمد فی السنۃ، 2/398،الرقم 864 :،إسنادہ صحیح،وابن سعد فی الطبقات الکبری، 1/148، 7/60،وابن حبان فی الثقات، 1/47،وابن قانع فی معجم الصحابۃ، 2/127،الرقم 591، 3/129،1103،وابن خیاط فی الطبقات، 1/59،125،والمقدسی فی الأحادیث المختارۃ، 9/142.143،الرقم 123 :-124،وأبوالمحاسن فی معتصر المختصر، 1/10،وفی ال إکمال، 1/428،الرقم ـ 898،والدیلمی فی مسند الفردوس، 3/284،الرقم 4845،وابن عساکر فی تاریخ دمشق الکبیر، 26/382، 45/488-489،واللالکائی فی اعتقاد أہل السنۃ، 4/753،الرقم 1403،والخطیب البغدادی فی تاریخ بغداد، 3/70،الرقم 1032،5/82،الرقم 2472، 10/146،الرقم 5292 :،والقزوینی فی التدوین فی أخبار قزوین، 2/244،والعسقلانی فی تہذیب التہذیب، 5/147،الرقم 290،وفی ال إصابۃ،6/239،وفی تعجیل المنفعۃ، 1/542،الرقم 1518،وابن عبدالبر فی الاستیعاب، 4/1488،الرقم 2582 :، والذہبی فی سیر أعلام النبلاء، 7/384، 11/110،وقال ہذا حدیث صالح السند،والسیوطی فی الخصائص الکبری، 1/7.8،18،وفی الحاوی للفتاوی، 2/100،وابن کثیر فی البدایۃ والنہایۃ، 2/307، 320-321،والجرجانی فی تاریخ جرجان، 1/392،الرقم 653 :،والقسطلانی فی المواہب اللدنیۃ،1/60،والہیثمی فی مجمع الزوائد، 8/223،وقال :رواہ الطبرانی والبزار،وذکرہ الألبانی فی سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ، 4/471،الرقم ـ 1856.

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حدیث نور

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا۔

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، أَخْبِرْنِي عَنْ أَوَّلِ شَيءٍ خَلَقَهُ اللهُ تَعَالَى قَبْلَ الْأَشْيَاءِ؟ قَالَ :يَا جَابِرُ، إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُوْرَ نَبِيِكَ مِنْ نُورِهِ، فَجَعَلَ ذَلِكَ النُّوْرَ يَدُوْرُ بِالْقُدْرَةِ حَيْثُ شَاءَ اللهُ تَعَالَى، وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ لَوْحٌ وَلَا قَلَمٌ، وَلَا جَنَّةٌ وَلَا نَارٌ، وَلَا مَلَكٌ وَلَا سَمَاءٌ، وَلَا أَرْضٌ وَلَا شَمْسٌ وَلَا قَمَرٌ، وَلَا جِنِّيٌّ، وَلَا إِنْسِيٌّ، فَلَمَّا أَرَادَ اللهُ تَعَالَى أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ قَسَمَ ذَلِكَ النُّورَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ :فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْأَوَّلِ الْقَلَمَ، وَمِنَ الثَّانِيْ :اللَّوْحَ وَمِنَ الثَّالِثِ :الْعَرْشَ، ثُمَّ قَسَمَ الْجُزْءَ الرَّابِعَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ ـ حَمَلَةَ الْعَرْشِ، وَمِنَ الثَّانِيْ :الْكُرْسِيَّ وَمِنَ الثَّالِثِ :بَاقِيَ الْمَلَائِكَةِ، ثُمَّ قَسَمَ الْجُزْءَ الرَّابِعَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ، فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ :السَّمَوَاتِ، وَمِنَ الثَّانِيْ :الْأَرْضِيْنَ وَمِنَ الثَّالِثِ : الْجَنَّةَ وَالنَّارَ... الحديث. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

الحدیث رقم 76 أخرجہ عبد الرزاق فی المصنف (الجزء المفقود من الجزء الأول من المصنف)، 1/ 63، الرقم 63، والقسطلانی فی المواہب اللدنیۃ، 1/ 71، وقال : أخرجہ عبد الرزاق بسندہ، والزرقانی فی شرح المواہب اللدنیۃ، 1/ 89-91، والعجلونی فی کشف الخفاء، 1/ 311، الرقم 827 :، وقال: رواہ عبد الرزاق بسندہ عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، والعیدروسی فی تاریخ النور السافر، 1/ 8، وقال: رواہ عبد الرزاق بسندہ، والحلبی فی السیرۃ، 1/ 50، والتہانوی فی نشر الطیب، 1/ 13.

کہ میں نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیا : یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :اے جابر! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق (کو پیدا کرنے) سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور (کے فیض) سے پیدا فرمایا، یہ نور اللہ تعالیٰ کی مشیت سے جہاں اس نے چاہا سیر کرتا رہا۔ اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم، نہ جنت تھی نہ دوزخ، نہ (کوئی) فرشتہ تھا نہ آسمان تھا نہ زمین، نہ سورج تھا نہ چاند، نہ جن تھے اور نہ انسان، جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ مخلوق کو پیدا کرے تو اس نے اس نور کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا۔ پہلے حصہ سے قلم بنایا، دوسرے حصہ سے لوح اور تیسرے حصہ سے عرش بنایا۔ پھر چوتھے حصہ کو (مزید) چار حصوں میں تقسیم کیا تو پہلے حصہ سے عرش اٹھانے والے فرشتے بنائے اور دوسرے حصہ سے کرسی اور تیسرے حصہ سے باقی فرشتے پیدا کئے۔ پھر چوتھے حصہ کو مزید چار حصوں میں تقسیم کیا تو پہلے حصہ سے آسمان بنائے، دوسرے حصہ سے زمین اور تیسرے حصہ سے جنت اور دوزخ بنائی۔۔۔ یہ طویل حدیث ہے۔

ان کی یادیں

آج بدھ 28/ذیقعدہ 31/جولائی 2019ء کو نماز مغرب کے بعد حرم نبوی شریف گنبد خضری شریف کے سامنے چھتریوں کے نیچے علامہ مولانا صاحبزادہ پیر عبدالوحید جان سرہندی فاروقی سے اچانک ملاقات ہوئی گلے ملے میرے حضور قبلہ والد گرامی حضرت فیض ملت محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدہٗ کی یادوں کے دفاتر کھول دیئے ان کی محبت بھری باتیں سنا کر وہ خود بھی اشکبار رہے فقیر کی آنکھیں بھی برس پڑی کہنے لگے میں نے عین جوانی میں ان سے دورہ تفسیر پڑھا عقائد ونظریات پر انہوں نے ایسے دلائل سمجھائے آج میں انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھتا ہوں۔ فرمانے لگے کہ دورہ تفسیر القرآن میں جب درس دیتے تو دلائل کے دریا بہا دیتے تھے۔ بارہا مرتبہ ان کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

درس میں سماعت کے لیے سندھ کے علماء کرام تشریف لاتے بعض اوقات وہ مختلف علوم وفنون پر کچھ سوالات بھی کرتے تو نہایت ہی خندہ پیشانی سے ان کے ایک ایک سوال کے دس دس جوابات دیکر لطیف مسکراہٹ کے ساتھ پڑھتے تلک عشرۃ کاملہ تو علماء ان کے جوابات نہ صرف مطمئن ہوتے بلکہ حیران ہو کر کہتے کہ اللہ تعالیٰ نے علامہ اویسی صاحب کے سینے میں علم کا دریا بہادیا ہے۔محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جب بات ہوتی تو پھر ختم ہونے کا نام نہ ہوتا ان کا درس مدلل سادہ انداز میں ہوتا مگر ایسا شریں کہ سننے والا تھکاوٹ یا بوریت محسوس نہ کرتا ایک بار جو ان کی گفتگو سن لیتا تو بار بار حاضر ہوتا گنبد خضری شریف کے سامنے مدینے کے بھکاری (میرے والد گرامی) کا ذکر میرے لیے تو تسکین جاں تھا ہی مگر صاحبزادہ صاحب بھی ان کی حسیں یادیں سنا کر بار بار فقیر یہ کہتے کہ آج آپ کو مل کر مجھے بڑی خوشی ہو رہی ہے کہ میرے استاد گرامی کی یادیں مدینہ طیبہ میں یاد آئیں۔کہنے لگے کہ آپ کی طرف سے ماہنامہ "فیض عالم" ملتا ہے میں اول تا آخر اسے اس نیت سے پڑھتا ہوں کہ میرے استاذ صاحب کا گرامی نامہ آگیا ہے مدینہ منورہ حاضری سے قبل رسالہ آیا تو دوران مطالعہ آپ مجھے بہت یاد آئے کہ ایک عرصہ سے آپ سے ملاقات نہ ہوئی آپ کے چھوٹے بھائی صاحبزادہ محمد ریاض احمد اویسی کبھی کبھا آتے ہیں مگر آپ صرف ایک بار ہماری درگاہ شریف آئے ہیں فیض عالم پڑھتے ہوئے آپ سے ملاقات کا خیال آرہا تھا تو اللہ تعالی نے کہاں ملا دیا فقیر نے عرض سائیں جب آپ مدینہ منورہ حاضری کے لیے آئیں تو فقیر کا تصور ضرور فرمالیا کریں کہ آپ کے تصور میں اتنا تصرف ہے کہ فقیر بھی مدینہ طیبہ میں آپ زیارت سے مشرف ہوگیا۔بہت خوش ہوئے جی چاہتا تھا کہ گنبد اقدس کے سامنے یہ محفل سجی رہے مگر ان کے معمولات وظائف کا خیال آیا تو فقیر نے کل جمعرات کو اسی مقام پر ملاقات ہوگی کہہ کر اجازت چاہی اور حضرت سید اختر حسین شاہ قادری (بہاولپور) کو لیکر اپنے مکان پر آگیا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مدینہ طیبہ کی خوب محافل

آج شب جمعرات 29 ذیقعدہ 1440ھ/یکم اگست بوقت سحر دو۔تین بجے کے درمیان مدینہ منورہ گنبد خضریٰ شریف کو دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی کیں سینہ پرنور ہوا اور ایک بار درود تاج شریف کا ورد اس نیت سے کیا کہ بزم درود وسلام کے جملہ ممبران کو مدینہ طیبہ کی حاضری عطاء ہو۔

صحن حرم نبوی شریف گیٹ نمبر 39 پر گنبد خضریٰ شریف کے سامنے حضرت علامہ پیرزادہ محمد ثاقب رضا مصطفائی (گوجرنوالہ) سے ملاقات ہوئی فقیر نے ان کو اپنی رہائش گاہ (نزد مسجد بلال شارع قربان نازل) آنے کی دعوت دی جو انہوں نے قبول کرلی۔

☆ آج شب جمعہ 29 ذیقعدہ 1440ھ/یکم اگست بعد نماز عشاء 10 بجے فقیر کی رہائش گاہ (نزد مسجد بلال شارع قربان نازل) استقبال ذوالحجہ شریف اور میرے حضور قبلہ والد گرامی حضرت فیض ملت محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدہٗ کی یاد میں محفل شریف کا اہتمام کیا سید محمد حسن شاہ المدنی نے قاری محمد انوار المدنی کو تلاوت کلام مجید کے ساتھ تقریب کا آغاز کرنے کی دعوت دی نعت شریف پڑھنے کی سعادت محمد سلیم شہزادہ ۔قاری محمد شاہین محمد رمضان المدنی کے حصہ میں آئی ۔حضرت صاحبزادہ محمد نور المصطفیٰ شاہجمالی المدنی نے در مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر حاضری اہمیت وافادیت پر بہت جامع بیان فرمایا ۔دعوت اسلامی (بہاولپور) کے نگران حضرت سید محمد اختر حسین قادری نے حضور فیض ملت علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد ان کے روحانی تصرف کا واقعہ سنایا کہ 11 ربیع الاول شریف 1432ء کو میں ان کے مزار شریف جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور حاضر ہوا فاتحہ خوانی و دعا کے بعد عرض گذار ہوا کہ حضور آپ کے وصال کے بعد کل ۱۲ ربیع الاول شریف کے جلسہ وجلوس کا کیا بنے گا؟ میرے انداز کچھ اس طرح تھا جیسے ایک بیٹے اپنے والد گرامی سے لاڈ سے بات کرتا ہے ۔بس مجھے ایسے محسوس ہوا جیسے حضور فیض ملت مجھ سے مخاطب ہیں فرمارہے ہیں میرے امیر (مجھے پیارے فرمایا کرتے تھے) اللہ تعالیٰ کرم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فرمائے گا سرکار کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جشن کی دھوم خوب ہوگی۔
پھر ایسے ہوا کہ 12 ربیع الاول شریف کو عقب جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور جشن عید میلاد النبی کے جلسہ وجلوس میں عوام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا میں سوچ رہا تھا کہ یہ مخلوق کہاں سے آئی پھر یاد آیا کہ اس مبارک پروگرام کے بانی بھی تو حضور فیض ملت ہیں خود تو فرمایا تھا کہ خیر ہوگی۔
☆فقیر کے دعوت پر عالمی مبلغ اسلام حضرت علامہ پیرزادہ محمد ثاقب رضا مصطفائی (گوجرنوالہ) ہمارے کمرے میں تشریف لائے فقیر نے انہیں دعوت خطاب دی انہوں نے خطبہ مسنونہ کے بعد مدینہ منور میں کی فضیلت پر ایسی دل نشین اور موثر گفتگو فرمائی کہ مجمع سبحان اللہ وماشاء اللہ کی داد سے جھوم اُٹھا انہوں نے حاضرین کو متنبہ کیا کہ جس مبارک شہر میں ہم حاضر ہیں یہاں کے آداب ہم پر فرض ہیں یہاں سانس بھی احتیاط سے لینے کا حکم ہے۔امام الہجرہ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہٗ نے چالیس سال تک یہاں مسجد نبوی شریف میں درس حدیث دیا مگر کبھی بھی ایسا نہ ہوا کہ کتاب کے ورق پلٹنے کی آواز آئی ہو چہ جائیکہ یہاں مسلمان مواجہہ اقدس کی طرف پیٹھ کر کے سلفیاں (فوٹو) بنا رہے ہیں جہاں پوری آنکھ کھول کر مواجہہ اقدس کی طرف دیکھنا اہل محبت بے ادبی جانتے ہوں وہاں بے باکی کے ساتھ فوٹو بازی کا سلسلہ کہاں کا انصاف ہے۔ادب حاصل زندگی ہے اس شہنشاہ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار کے آداب تو خالق کل احکم الحاکمین نے خود سکھائے ہیں۔ان کی گفتگو کا اک اک لفظ دُرنایاب تھا سامعین ان کی گفتگو سے بہت ہی لطف اندوز ہوئے آخر میں فقیر نے ان کا شکریہ ادا کیا کہ گوناگوں مصروفیات کے باوجود آپ تشریف لائے۔حضرت سید شوکت حسین شاہ رضوی زید مجدہٗ نے سلام رضا کے چند مصرعے جھوم جھوم کر پڑھے۔حضرت پیرزادہ مصطفائی صاحب نے رقت آمیز دعا کرائی۔محترم قاری محمد انوار۔قاری محمد شہنواز اویسی محمد رمضان نے صفرے بجھائے مہمانان گرامی کو مدنی لنگر پیش کیا گیا۔

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی مدینہ منورہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حضرت قطب مدینہ کا عرس مبارک

آج مدینہ طیبہ میں 4/ذوالحجہ 5/اگست 2019ء پیر شریف نماز مغرب کے بعد ہم نے اپنے کمرے حضور سیدی قطب مدینہ حضرت ضیاء الدین مدنی رحمہ اللہ علیہ کے سالانہ عرس مبارک کے موقعہ پر محفل نعت شریف کا اہتمام کیا۔قاری محمد انوار المدنی نے تلاوت کلام مجید سے محفل کا آغاز کیا۔نعت بحضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سعادت حاصل کرنے والواں محمد رمضان المدنی محمد سلیم شہزادہ محمد صابر غوری' مدینے کا بھکاری محمد فیاض احمد اویسی' سید محمد حسن شاہ مدنی تھے صلوٰۃ وسلام کے بعد فقیر نے محفل شریف میں پڑھے گئے کلمات حسنات لنگر شریف کا ثواب بحضور سیدی قطب مدینہ پیش کیا۔احباب نے صفرہ بچھایا قاری محمد انوار المدنی نے ماشاء اللہ بہترین لنگر بنایا ہوا تھا ہم سب نے لنگر کھایا اور آستانہ قطب مدینہ کے لیے روانہ ہوئے جانشین حضرت قطب مدینہ الشیخ دکتور محمد رضوان فضل الرحمن ضیاء الدین المدنی کے صدارت میں محفل عرس شروع تھی اہل مدینہ نہایت ہی خوش الحانی سے عربی میں باہم آواز ہو کر نعتیں پڑھ رہے تھے ماحول خوب نورانی تھا ایک عرب عالم دین نے دروتاج شریف کے ساتھ اپنی محبت بھری گفتگو کا آغاز اس انداز کیا کہ محفل اشکبار ہوگئی محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسی پیاری تقریر کہ محفل عرس خوشبو سے مہک اٹھی ایمان کی سلامتی کے ساتھ مدینہ طیبہ میں موت جنت البیقع شریف میں مدفن کی دعا پر ہم فقیروں کی آنکھیں برس پڑیں۔پھر ایک وجیہہ شخصیت نے شجرہ نبویہ شریف بہت عمدگی کے ساتھ پڑھا سرکار کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آباء کرام کے اسماء گرامی نہایت ادب واحترام سے جب لیئے جاتے تو عشاق کی آنکھیں ادباً جھک جاتی۔ایک خاص کیفیت تب پیدا ہوئی جب سارا مجمع یکا یک کھڑے ہو کر یا نبی سلام علیک یارسول سلام علیک۔طلع البدر علینا۔من ثنیا الودع۔ایک مخصوص عربی لہجے میں پڑھا گیا حاضرین جھوم جھوم کر مدینہ طیبہ کی پرکیف فضاؤں میں اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وآلہٖ وسلم کے حضور اشکوں کے ساتھ استغاثہ اور سلام پیش کر رہے تھے۔ آخر میں صاحب سجادہ فضیلت الشیخ ڈاکٹر محمد رضوان صاحب زید مجدہٗ نے رقت آمیز دعا کرائی۔ کشمیر کے مظلوم مسلمان کے لیے بہت زیادہ دعا فرمائی۔

جملہ شرکائے عرس کو عرب کا بہت مرغوب کھانا (لحم مندی) چاولوں میں مکس بکرے کا گوشت، فروٹ مٹھائی، چائے، پانی پیش کیا گیا۔ اس موقعہ پر بہت سارے علماء کرام و مشائخ عظام سے ملاقات کا شرف ملا۔ الحمدللہ علی ذالک

قطب مدینہ کے وصال کا حال

گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی حسن اتفاق سے ڈاکٹر محمد عاشق المدنی فقیر کے ساتھ تشریف فرما تھے بتانے لگے کہ حضور سیدی قطب مدینہ کے ایام علالت میں مجھے خدمت کا موقعہ ملا بوقت وصال میں حاضر تھا تجہیز و تکفین کی سعادت بھی ملی وصال شریف حال بتایا کہ 4ذوالحجہ 1401ھ (02-10-1981) بروز جمعہ مبارک مسجد نبوی شریف کے موذن نے اللہ اکبر کی صدا بلند کی اور حضور سیدی قطب مدینہ نے کلمہ طیبہ پڑھا اور آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

غسل شریف کے بعد کفن بچھا کر سر کے نیچے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ مقصورہ شریف کی خاک مبارک رکھی گئی۔ آپ کی قبر انور کا غسالہ شریف اور مختلف تبرکات ڈالے گئے۔ پھر کفن شریف باندھا گیا۔ میں نے قدم مبارک کے خوب بوسے لئے بعد نماز عصر دُرود و سلام اور قصیدہ بُردہ شریف کی گونج میں مدینہ منورہ سے جنازہ مبارکہ اُٹھایا گیا۔

ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں سیدی قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ کو ان کی آرزو کے مطابق جنت البقیع شریف کے اس حصے میں جہاں اہلبیتِ اطہار علیہم الرضوان آرام فرما ہیں وہاں حضرت خاتون جنت جگر گوشہ رسول سیدہ زہراء بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مرقد انور سے صرف دو گز کے فاصلے پر سپردِ خاک کیا گیا۔ (حضور قطب مدینہ کا احوال فقیر اپنے گذشتہ سفرناموں لکھ چکا ہے)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

امیر مدینہ کی بارگاہ میں حاضری

عرس کی تقریب سے فراغت کے بعد ہم حسب معمول حضور سیدہ الشہداء امیر طیبہ اسداللہ اسدالرسول باب الدعا کاشف الکربات سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہٗ کے حضور حاضر ہوئے سلام فاتحہ کے بعد مسجد سیدالشہداء کے دروازے میں بیٹھ کر آہ فغاں کے ساتھ امیر طیبہ کو دردِ دل سنانے کا جو مزہ آیا وہ لفظوں میں بیان کرنا ممکن نہیں حاضری کے بعد بقیع شریف شرقی جانب حاضر ہو کر اہل جنت کی بارگاہ میں سلام پیش کرنے کے بعد حرم نبوی شریف آ کر نماز عشاء ادا کی بارگاہ سیدالکونین والی دارین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں مواجہہ اقدس پر حاضری دی۔

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی مدینہ طیبہ

ایک دوست کا فون آیا اس کے جواب میں فقیر نے اسے میسج کیا

السلام علیکم۔آپ کے فون کے بعد میری کیفیت کچھ ایسی ہوئی کہ آنکھیں بھر آئیں۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی باگاہ میں آپ کا نام لیکر سلام اور دربھری التجاء عرض کی۔سیدالشہداء امیر طیبہ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہٗ کے دربار پر جہاں آپ نے کھڑے ہو کر سلام پیش کیا تھا تقریباً اسی جگہ آپ کا تصور کر کے آنسو بہا کر حال دل عرض کیا۔پھر سیدہ کونین خاتون جنت جگر رسول سیدہ زہراء بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قدموں میں جا کر سلام عرض کیا اور دکھ درد سنا کر رحم کی اپیل کی مکہ مکرمہ جانے کا پروگرام فی الحال تبدیل ہو گیا ہے۔آپ کا اپنا

ایک لاکھ درود شریف کا ثواب

آج 8/ذوالحجہ 1440ھ/9/اگست 2019ء جمعۃ المبارک کا روزہ مدینہ منورہ مسجد نبوی شریف باب بلال کے اندر افطار کیا۔نماز مغرب کے بعد محترم مولانا غلام شبیر صابرؔ باروی (جو گذشتہ 45 سال سے مع اہل وعیال مدینہ منورہ میں مقیم ہیں) نے ایک لاکھ بار درود شریف پڑھنے کا ثواب فقیر کے مل کیا۔

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی مدینہ طیبہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آہ! مولانا محمد امیر نقشبندی رضوی

آج نماز مغرب کے بعد محترم محمد علی سعیدی نے فون کیا کہ آپ کے علم ہے کہ مولانا محمد امیر نقشبندی رضوی آج بہاولپور میں انتقال کر گئے فقیر نے کہا میں ابھی حرم نبوی شریف میں ہوں کوئی اطلاع نہیں فقیر اپنی رہائش گاہ پر آگیا تو سوشل میڈیا پر یہ افسوناک خبر چل رہی تھی کہ بہاولپور میں ون ویلنگ کرنے والے ایک احمق نے ایک عالم دین کی جان لے لی انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ فقیر کی زبان پر آیا کہ آہ جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کا ایک چمکتا ستارہ ٹوٹ گیا۔

مولانا امیر صاحب فقیر کے ہم درس ہم کلاس رہے ہم نے حضور قبلہ والد گرامی حضرت فیض ملت محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدہٗ کے پاس درس نظامی کی اکثر کتب ایک ساتھ پڑھیں دورہ حدیث شریف میں ہم تقریباً تیس پینتیس ساتھی تھے موصوف کالج سے بی۔اے کر کے جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور آئے تو مکمل عالم دین بن کر کے ایک طویل عرصہ اپنی ہی مادر علمی میں صدر مدرس کی حیثیت سے تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے ۔دوران تعلیم وہ بزم اویسیہ کے جنرل سیکرٹری رہے ۔ اور حضور فیض ملت علیہ الرحمہ کی ذاتی لائبریری کے انچارج بھی رہے ۔سند الفراغ اور دستار فضیلت کے بعد مسند تدریس پر خوب سجے رہے ۔

حضرت خواجہ محبوب الٰہی حافظ خدا بخش علیہ الرحمہ کی نگری خیر پور ٹامیوالی میں مدرسہ کریمیہ رمیں ایک عرصہ شمع علم جلاتے رہے جس سے کئی سینے نور علم سے منور ہوئے ۔آج کل عباسیہ ٹاؤن بہاولپور میں ایک ادارہ کے مہتمم اور شیخ الحدیث کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے تھے فقیر مدینہ منورہ میں ان کی یاد میں یہ چند سطور بھی کانپتے ہاتھوں سے لکھ رہا ہے اللہ تعالی ان کے بچوں کو ان کا علمی و روحانی جانشین بنائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے آمین بحرمت سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہاولپور کے احباب

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ان کے جنازہ میں ضرور شرکت کریں ایک عالم باعمل کے جنازہ میں شرکت بخشش کی ضمانت ہے۔غم زدہ مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی مدینہ منورہ

یوم العرفہ 1440ھ ہفتہ صبح نماز فجر کے بعد فقیر نے تمام احباب فاتحہ وقل شریف پڑھنے کا عرض کیا اوراپنے بہت پیارے برادرہم درس ہم سبق علامہ محمد امیر احمد نقشبندی اویسی رضوی کے ایصال ثواب کے لیے دعا کی اوران کے پسماندگان کے لیے جمیل کے لیے خاص دعا کی۔

آج 9ذوالحجہ ہفتہ بعد نماز مغرب مدینہ منورہ میں فقیر کے بہت پیارے برادرہم درس ہم سبق علامہ محمد امیر احمد نقشبندی اویسی رضوی کے ایصال الثواب کے لیے محفل ہوگی غم زدہ مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی مدینہ منورہ

عید مدینہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔آج 10ذوالحجہ 11/اگست (یوم العید الضحیٰ) نماز فجر ہم نے سید الشہداء کی بارگاہ میں ادائی نماز کے بعد بارگاہِ امیر طیبہ سید الشہداء میں دامن مراد پھیلائے حاضر ہوئے نماز عید سے قبل فقیر نے فلسفہ قربانی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی امت کی طرف سے قربانی پر گفتگو کی اور بہت سارے احباب جمع ہوئے فقیر نے نماز عید پڑھائی خطبہ کے بعد مدینہ منورہ کی پرکیف فضاؤں میں سلام بحضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش کرنے کا لطف آیا وہ من آں نم کہ من دانم والہ معاملہ ہے۔عید کے بعد سوق الغنم (جانوروں کی منڈی) میں جانا ہوا احباب نے قربانی کے بکرے خریدے۔

خواب دیکھا

12ذوالحجہ 13/اگست منگل کو مدینہ منورہ میں ایک سہانا خواب دیکھا کہ فقیر ایک جگہ سے گذر رہا ہے جہاں کھیت ہیں غالباً گندم ہے۔گذرگاہ کے سامنے ایک ڈیرہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نما اونچی عمارت نظر آرہی ہے عمارت کا گیٹ کھلا ہے فقیر نے دیکھا تو اس عمارت میں ایک مسند پر میرے حضور قبلہ والد گرامی حضرت فیض ملت محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ تشریف فرما ہیں فقیر اس عمارت میں داخل ہوا آپ تصنیف وتالیف میں منہمک ہیں فقیر کو دیکھ کر فرمایا کیا کر رہے ہو؟ (اتفاقاً فقیر سونے قبل شرح سلام رضا کے کمپوز شدہ مسودے کے بعض اشعار کی ترتیب دیکر سویا تھا) عرض گذار ہوا کہ الحقائق فی الحدائق شرح حدائق بخشش چودہ جلدیں جدید انداز میں شائع ہو چکی ہیں۔ (میری نظر پڑی تو وہ جلدیں آپ کے سامنے موجود تھیں) اب شرح ''مصطفی جان رحمت پہ لاکھوں سلام'' کی ترتیب دے رہا ہوں فرمایا مکمل ہونے کے بعد حاجی محمد سرور اویسی شائع کرے گا؟۔ (پھر خواب کا رخ تبدیل ہو گیا)۔

فقیر جب بیدار ہوا تو خواب کا سارا منظر یاد تھا تحریر کر دیا۔ اور تیاری کر کے حرم شریف چلا گیا

(مدینے کا بھکاری محمد فیاض احمد اویسی مدینہ منورہ)

حج کی قربانی

آج 13 ذوالحجہ شب بدھ محمد صابر غوری نے فون پر دریافت کیا کہ حج کی قربانی کیا ہے؟

فقیر نے جواباً انہیں لکھا کہ قربانی دو طرح کی ہوتی ہے (1) ایک قربانی تو وہ ہے جو صاحب نصاب مقیم پر واجب ہوتی ہے خواہ حج کرنے جائے یا نہ جائے، اگر حاجی صاحب نصاب ہے اور قربانی کے دنوں میں مکہ مکرمہ میں مقیم ہے یعنی منی جانے سے پہلے مکہ مکرمہ میں پندرہ دن اس کا قیام ہو یا مستقل وہیں رہتا ہے، تو اس پر یہ قربانی واجب ہے، اور اسے اختیار ہے کہ چاہے تو مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں قربانی کا انتظام کرے یا اپنے وطن میں قربانی کی رقم بھیج دے یا وطن میں کسی کو قربانی کرنے کا کہہ دے۔ (1) دوسری قربانی سے مراد ''دمِ شکر ہے، یہ حجِ قِران اور تمتع کرنے والوں پر ایامِ نحر 10، 11، 12 ذوالحجہ) میں حلق (سر منڈوانے) یا بال کٹوانے سے پہلے منیٰ یا حدودِ حرم میں یہ قربانی کرنا واجب

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے۔حج افراد (صرف حج) کرنے والوں پر یہ قربانی واجب نہیں ہے۔
حاصل یہ ہوا کہ حج افراد کی صورت میں مقیم اور صاحب نصاب ہونے کی صورت میں صرف پہلی قسم کی قربانی واجب ہوگی، اور اگر مقیم نہ ہو یا استطاعت نہ ہو تو کچھ بھی واجب نہیں ہوگا، اور قارن (حج قران کرنے والے) اور متمتع (حج تمتع کرنے والے) پر مقیم اور صاحب نصاب ہونے کی صورت میں دونوں قسم کی قربانیاں لازم ہوں گی، ورنہ صرف دوسری قسم یعنی دم شکر لازم ہوگی۔

حاجی اگر قربانی استطاعت نہ رکھے

جن حجاج کرام نے حج قارن اور متمتع کیا اور قربانی کی استطاعت نہ رکھتے، یعنی اس کے پاس سفر کے اخراجات کے علاوہ اتنا مال نہ ہو کہ وہ قربانی کا جانور خرید سکیں تو اس کے لئے شریعت نے یہ رخصت دی ہے کہ وہ قربانی کے بجائے دس روزے رکھے، جن میں سے کم از کم تین روزے یوم النحر سے پہلے پہلے رکھنے ضروری ہیں اور بقیہ ۷ روزے اس کے بعد رکھ سکتا ہے، پس اگر کسی شخص نے یوم النحر سے قبل تین روزے نہ رکھ سکے تو اب اس کے لئے قربانی کے علاوہ کوئی متبادل نہ ہوگا۔

-فَاِذَآ اَمِنْتُمْ-فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ-فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَ سَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ-تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ-ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُه حَاضِرِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ-(بقرہ 196)

اور حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو پھر اگر تم روکے جاؤ تو قربانی بھیجو جو میسّر آئے اور اپنے سر نہ منڈاؤ جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے تو بدلے دے روزے یا خیرات یا قربانی پھر جب تم اطمینان سے ہو تو جو حج سے عمرہ ملانے کا فائدہ اٹھائے اس پر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

قربانی ہے جیسی میسّر آئے پھر جسے مقدور نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات جب اپنے گھر پلٹ کر جاؤ یہ پورے دس ہوئے یہ حکم اس کے لیے ہے جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو۔

مدینہ منورہ میں نکاح پڑھایا

آج 14/ذوالحجہ 1440/ 15/اگست 2019ء شب بدھ بعد نماز مغرب حضرت مولانا نظام الدین مصباحی (انڈیا) کے توسط سے مدینہ منورہ حرم نبوی شریف کے صحن میں پارکنگ نمبر 2 پر محترم کامران خان ولد انصار احمد خان کا نکاح ہمراہ بشریٰ بی بی بنت شکیل احمد پڑھانے کی سعادت ملی دونوں خاندان امروہہ یو پی انڈیا سے ہیں اللہ تعالیٰ زوجین میں پیار و محبت اور نیک صالحہ اولاد عطاء فرمائے۔

(محمد فیاض اویسی مدینہ منورہ)

باب الحرمین جدہ کا تعارف

آج 17/ذوالحجہ 18/اگست 2019ء اتوار بعد نماز عشاء (9 بجے) عزیزم محمد صابر غوری (کاکو بھائی) نے ہمیں جدہ کی مختلف جگہوں کا وزٹ کرایا۔

جدہ، ریاض کے بعد سعودی عرب کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ یہ رقبے کے اعتبار سے لاہور اور آبادی کے لحاظ سے فیصل آباد کے برابر ہے۔ سعودی عرب کے مشرق و مغرب دونوں جانب سمندر لگتا ہے۔ مشرق میں خلیج فارس ہے جس کی سب سے بڑی بندرگاہ دمام ہے اور مغرب میں بحیرہ احمر یا ریڈ سی ہے جس کی سب سے بڑی بندرگاہ جدہ ہے۔ جدہ کی بندرگاہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور سے حجاج کی آمد و رفت کے لئے استعمال ہوتی آ رہی ہے۔ قدیم دور میں یہ ایک مچھیروں کی بستی تھی جہاں اس دور کے چھوٹے موٹے جہاز اور کشتیاں لنگر انداز ہوتے تھے۔ اب یہ ایک جدید بندرگاہ کی شکل اختیار کر چکا ہے جو حجاج کی آمد و رفت کے باعث "مینا جدۃ الاسلامی (Jeddah Islamic

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

Port) کہلاتی ہے۔

جدہ شہر شمالاً جنوباً تیس چالیس کلو میٹر تک پھیلا ہوا ہے۔ شرقاً غرباً اس کا پھیلاؤ بمشکل دس بارہ کلو میٹر ہے۔ شہر کے مشرقی کنارے پر پہاڑیوں کے ساتھ ساتھ ایک روڈ جنوب سے شمال کی طرف چلتی ہے جسے رنگ روڈ کہا جاتا ہے۔ جنوب مشرق میں یہ مکہ، طائف اور ریاض کی طرف چلی جاتی ہے جبکہ شمال مشرق میں یہی روڈ جدہ ائرپورٹ سے ہوتی ہوئی سوئے مدینہ طیبہ رواں دواں ہوتی ہے اور آگے جا کر تبوک اور پھر اردن تک جاتی ہے۔ اسی روڈ پر جدہ ائرپورٹ کا حج ٹرمینل بھی ہے جہاں سے عازمین مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہوتے ہیں۔ جدہ سے تیسری سڑک جنوب میں جیزان کی طرف نکلتی ہے۔ یہ گاڑیوں کی سیکنڈ ہینڈ مارکیٹ ہراج سے ہوتی ہوئی لیث اور پھر آگے ابہا اور جیزان کی طرف چلی جاتی ہے۔ آگے یہی روڈ یمن کے دارالحکومت صنعاء تک جاتی ہے۔

جدہ کا سٹی سینٹر بلد کہلاتا ہے۔ (یہاں الھند اویہ میں ہمارے محمد صابر غوری محمد عامر غوری کا گھر ہے) یہ پرانا شہر ہے اور یہاں خاصی پرانی عمارتیں موجود ہیں۔ یہ ہمارے کراچی کے صدر اور لاہور کی انارکلی کی طرز کا علاقہ ہے۔ یہاں سے مکہ شریف اور مدینہ منورہ جانے والی قدیم شاہراہیں نکلتی ہیں۔ بلد سے مدینہ پاک جانے والی قدیم شاہراہ شہر کے درمیان سے گزرتی ہوئی ایئرپورٹ سے ہوتی ہوئی شمال مشرق میں مدینہ شریف کی طرف روانہ ہوتی ہے۔ ائرپورٹ سے پہلے اس شاہراہ پر دنیا بھر کی گاڑیوں کے شوروم ہیں۔ ایئرپورٹ کے سعودی ایئرلائن والے ٹرمینل کے پاس فلائی اوورز کا بہت بڑا جنکشن ہے۔ یہاں چار سمتوں سے آنے والی روڈز پر فلائی اوورز اس طرح تعمیر کئے گئے ہیں کہ کسی بھی جانب سے آ کر کسی بھی سمت جانے کے لئے سگنل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ سیٹلائٹ تصاویر میں یہ مقام سانپوں کے بڑے سے بچھے کی مانند محسوس ہوتا ہے۔ جدہ کے مشرق سے آنے والی رنگ روڈ بھی ایئرپورٹ کے پاس مدینہ روڈ میں مل جاتی ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جدہ میں رہنے والی اقوام

جدہ میں سب سے زیادہ آبادی تو سعودی باشندوں کی ہے۔ اس کے بعد دیگر عرب ممالک کے باشندے بالخصوص مصری، اردنی اور لبنانی یہاں کثرت سے آباد ہیں۔ غیر عرب ممالک سے تعلق رکھنے والی سب سے بڑی کمیونٹی بھارتی مسلمانوں کی ہے۔ اس کے بعد پاکستانیوں اور بنگالیوں کا نمبر آتا ہے۔ دیگر کمیونیٹیز میں سوڈانی، فلپائنی اور ایتھوپین نمایاں ہیں۔

سعودی عرب میں زیادہ تر پاکستانی محنت مزدوری کرتے ہیں۔ وائٹ کالر ملازمتوں میں بھی کافی پاکستانی پائے جاتے ہیں۔ دفاتر میں اعلیٰ عہدوں پر زیادہ تر سعودی، مصری، لبنانی اور انڈین افراد کام کرتے ہیں۔ بہت ہی قلیل تعداد میں امریکی اور یورپی افراد بھی اعلیٰ ترین عہدوں پر کام کرتے ہیں۔ مذہبی اعتبار سے یہاں کی 99 فیصد آبادی مسلمان ہے کیونکہ سخت مذہبی پابندیوں کے باعث غیر مسلم یہاں رہنا پسند نہیں کرتے اور عرب امارات اور کویت وغیرہ کو ترجیح دیتے ہیں۔

جدہ میں پاکستانی زیادہ تر شرفیہ، بنی مالک اور عزیزیہ کے علاقوں میں رہتے ہیں۔ پڑھے لکھے پاکستانی عزیزیہ میں رہتے ہیں کیونکہ یہیں پر پاکستان ایمبیسی سکول کے علاوہ دیگر پاکستانی اور انڈین سکول پائے جاتے ہیں۔ شرفیہ اور بنی مالک کے علاقوں کو اپنے ہاں کراچی کے کورنگی، لانڈھی اور مزنگ پر قیاس کر لیجئے۔ یہاں زیادہ تر بلیو کالر ملازمتیں کرنے والے پاکستانی رہتے ہیں۔ سعودی عرب میں غیر ملکیوں کو کاروبار کرنے کی اجازت نہیں۔ عام طور پر غیر ملکی کسی سعودی کے نام سے کاروبار کرتے ہیں۔ اگر وہ کوئی شریف اور دیانتدار شخص ہو تو ٹھیک ہے ورنہ بعض لوگ اس میں نقصان بھی اٹھاتے ہیں۔ ہمیں یہاں یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ یہاں کی پاکستانی کمیونٹی میں عام پاکستانی معاشرے والی کوئی بات نہیں۔ یہاں کی پاکستانی کمیونٹی نہایت ہی دیانت دار، محنتی، شریف اور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مصیبت میں ایک دوسرے کے کام آنے والے افراد پر مشتمل ہے۔ خاصا غور وفکر کرنے پر یہ معلوم ہوا کہ یہاں منفی ذہنیت رکھنے والوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ہمارے ملک میں تو ایک سے بڑھ کر ایک جعل ساز، ٹھگ اور دھوکے باز پڑے ہوئے ہیں لیکن اگر وہ یہاں آ کر ایسا کریں تو انہیں سخت سزا ملتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستانیوں میں سے چن چن کر محنتی اور مثبت طرز فکر رکھنے والے افراد یہاں لائے جاتے ہیں جس کی وجہ سے پاکستانی کمیونٹی اچھی اچھی سی محسوس ہوتی ہے۔ یہاں کی انڈین کمیونٹی زیادہ تر کیرالہ سے تعلق رکھنے والے افراد پر مشتمل ہے۔ ان کی اپنی تلگو اور ملیاڑم زبانیں ہیں اور یہ خود کو عام انڈین شہریوں سے ہٹ کر محسوس کرتے ہیں۔ ہندی یا اردو یہ عرب ممالک میں آ کر سیکھتے ہیں۔ یہ بڑی محنتی کمیونٹی ہے۔ سعودی عرب میں زیادہ تر جنرل سٹورز یا بقالے انہی کی ملکیت ہیں۔ بھارت کے دوسرے علاقوں سے آنے والے بھی زیادہ تر مسلمان ہی ہیں اور پاکستانیوں کے بارے میں مثبت طرز عمل ہی رکھتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے ملک سے بھی بڑی محبت کرتے ہیں۔

چند فساد زدہ علاقوں کے علاوہ مسلمان بالعموم انڈیا میں خوش ہیں جس میں بالخصوص جنوبی ہندوستان جیسے مدراس، بنگلور، حیدر آباد دکن اور کیرالہ کے مسلمان نمایاں ہیں۔ دراصل ان علاقوں میں اسلام مسلمان تاجروں کی کوششوں سے پھیلا جس کے باعث ہندو کمیونٹی میں ان کے خلاف نفرت کے جذبات پائے نہیں جاتے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں ہندو اور مسلمان مل جل کر رہتے ہیں اور آزادی سے اپنے مذاہب پر عمل کرتے ہیں۔ اس کے برعکس شمالی اور مغربی ہندوستان، وسطی ایشیا سے آنے والے مسلمان فاتحین کی آماجگاہ بنا رہا۔ ان میں سے بعض فاتحین نے مندر گرائے اور ہندو کمیونٹی پر ظلم وستم روا رکھا جس کے باعث ان علاقوں میں مسلمانوں کے خلاف نفرت پائی جاتی ہے جس کا اظہار فسادات کی صورت میں ہوتا رہتا ہے۔

پچھلے پچیس تیس سال میں بھارتی مسلمانوں میں ایک بڑی تبدیلی رونما ہوئی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے۔ پہلے ان کی سوچ احتجاجی تھی۔ یہ ہمہ وقت ہندوؤں کو اپنی پسماندگی کا ذمے دار قرار دیتے اور نفرت کی فضا برقرار رکھتے۔ ان کی سیاست بھی اسی کے گرد گھومتی تھی۔ بھارتی آئین میں مسلمانوں کو بہت سے خصوصی حقوق دیئے گئے لیکن اس کے نتیجے میں انہوں نے کوئی خاص ترقی نہ کی۔ کچھ عرصہ قبل انہیں احساس ہوا کہ ترقی آئینی حقوق سے نہیں بلکہ اپنی محنت اور تعلیم کے ذریعے ہی حاصل کی جاسکتی ہے۔ اب بھارتی مسلمان تعلیم کی طرف مائل ہو رہے ہیں اپنے ملک میں بھی اعلیٰ عہدے حاصل کر رہے ہیں۔ کاش یہی بات ہمارے ملک کے پسماندہ طبقات کی سمجھ میں بھی آ جائے اور وہ احتجاج کی بجائے اپنی توانائی تعلیم کی طرف لگا دیں۔ وہ اس بات پر احتجاج کرتے ہیں کہ ان کے علاقوں میں لگنے والی فیکٹریوں میں اعلیٰ عہدوں پر دوسری زبان بولنے والے کیوں فائز ہیں۔ جس دن انہوں نے اپنی توجہ تعلیم کی طرف کی، بہت جلد وہ بھی ترقی یافتہ اقوام کے ہم پلہ ہو جائیں گے۔ بلیو کالر ملازمتیں زیادہ تر بنگالیوں کے پاس ہیں۔ یہ بھی پاکستانیوں سے بڑی محبت کرتے ہیں جو ان کے رویوں سے چھلکتی ہے۔ اگرچہ دونوں طرف کی لیڈرشپ نے اپنے مفاد کے تحت ہمیں دور کر دیا لیکن عوام کے دل بہرحال ایک دوسرے کے قریب ہیں۔ دفاتر اور ہسپتالوں میں نچلے عہدوں پر بہت سے فلپائنی بھی کام کرتے ہیں۔ یہ بڑی دلچسپ اور محنتی قوم ہے۔ ان کے زیادہ تر مرد موٹر مکینک اور خواتین نرس ہوتی ہیں۔

داڑھی مرد کی علامت ہے

صابر بھائی نے بتایا ایک کمپنی میں میرا ایک فلپائنی سے تعارف ہوا۔ وہ میری داڑھی دیکھ کر کہنے لگا، سب پاکستانی داڑھی ضرور رکھتے ہیں۔ میں نے کہا کہ ایسا تو نہیں ہے۔ کہنے لگا، میں نے جب بھی ٹی وی پر کوئی پاکستانی دیکھا تو اس کی داڑھی ضرور تھی۔ میں نے اسے بتایا کہ پاکستان میں صرف مذہبی لوگ ہی داڑھی رکھتے ہیں۔

یہ بھی عجیب بات ہے کہ داڑھی صرف موجودہ دور میں مذہب کی علامت بنی ہے۔ قدیم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ادوار سے یہ مردانگی کی علامت تھی اور دنیا کی ہر قوم سے تعلق رکھنے والے مرد، خواہ ان کا مذہب کچھ بھی ہوتا، داڑھی ضرور رکھا کرتے تھے۔ میری اس بات سے وہ بہت محظوظ ہوا۔ کہنے لگا کہ میری بھی یہ خواہش ہے کہ میں داڑھی رکھوں تا کہ میری مردانگی کا اظہار ہو سکے مگر ہم لوگوں کی داڑھی نکلتی ہی نہیں۔ یہاں دفاتر میں مصری بکثرت پائے جاتے ہیں۔ عرب ممالک میں مصر ایک غریب ملک ہے اور یہاں تعلیم کی فراوانی ہے، اس لئے یہ لوگ دفتری کام کر لیتے ہیں اور عربی بھی بول لیتے ہیں۔ مجھے مصری بالکل لاہوریوں بالخصوص 'بٹ برادری' کی طرح لگے۔ یہ لاہوریوں کے الفاظ میں انہی کی طرح صحت مند ہوتے ہیں۔ انہی کی طرح خوش شکل، خوش مزاج اور خوش خوراک ہوتے ہیں۔ پہلی ملاقات میں اس طرح ملتے ہیں جیسے برسوں سے واقف ہوں۔ دیگر عرب کمیونیٹیز میں شامی اور لبنانی شامل ہیں۔ یہ لوگ عموماً بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ افریقی عرب بھی یہاں کثرت سے آباد ہیں۔ زیادہ تر محنت مزدوری کرتے ہیں۔ کھیلوں کے میدان میں افریقی یہاں بھی آگے ہیں اور سعودی فٹ بال ٹیم میں بہت سے افریقی کھلاڑی شامل ہیں۔ بعض افریقی جرائم میں بھی ملوث ہوتے ہیں، اس لئے لوگ ان کے علاقوں میں ڈرتے ہوئے جاتے ہیں۔ سعودی عرب کی حکومت اپنی بڑھتی ہوئی بے روزگار نوجوان آبادی کو روزگار فراہم کرنا چاہتی ہے۔ اس مقصد کے لئے تمام سرکاری اداروں میں نئے ملازم صرف سعودی رکھے جاتے ہیں۔ بینکوں پر بھی یہ پابندی ہے کہ وہ صرف سعودی ملازم رکھیں گے۔ ان دنوں غیر ملکیوں کے لئے نئے ویزوں کا اجرا بھی کافی کم کر دیا گیا ہے۔ کمپنیوں کو بھی اس بات کا پابند کیا گیا ہے کہ وہ اگر ایک غیر سعودی کو ملازم رکھیں تو اس کے ساتھ ایک سعودی کو بھی ملازمت دیں۔

جدہ کا ساحل

بحیرہ احمر کا ساحل تقریباً دو ہزار کلو میٹر طویل ہے جس کا سترہ سو کلو میٹر حصہ سعودی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عرب اور باقی یمن کے پاس ہے۔ یہاں جدہ کے علاوہ ینبع، جیزان اور ضباء کی بندرگاہیں بھی ہیں۔اس ساحلی پٹی کے تقریباً وسط میں جدہ کا شہر آباد ہے۔ یہ اگرچہ ایک جدید شہر ہے لیکن مشرق وسطی کے دیگر بڑے شہروں ریاض، دبئی اور کویت جیسا ترقی یافتہ نہیں ہے۔سڑکیں ہمارے کراچی سے زیادہ کھلی ہیں لیکن سگنلز کی بھرمار ہے۔شہر میں صرف تین سڑکیں ایسی ہیں جنہیں سگنل فری کہا جاسکتا ہے۔جدہ کی خوبصورتی اس کی طریق کورنیش ہے۔ یہ تقریباً دوسو کلو میٹر طویل ساحلی سڑک ہے جو جدہ کے شمال وجنوب میں سو سو کلو میٹر تک پھیلی ہوئی ہے۔کورنیش ساحل سمندر کے بالکل ساتھ ساتھ ہے۔جدہ کے شمال میں ابحر کا مقام ہے جہاں ایک بہت بڑی خوبصورت کریک (Creek) موجود ہے۔اس میں لوگ ذاتی کشتیاں اور واٹر سکوٹر چلاتے پھرتے ہیں۔

عربوں کی ایک عجیب عادت یہ ہے کہ انہیں جو مقام پسند آئے وہاں گاڑی روک کر اس میں سے قالین نکالتے ہیں اور اسے فٹ پاتھ پر بچھا کر پوری فیملی سمیت گاؤ تکیوں سے ٹیک لگا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ چنانچہ کورنیش کے اکثر فٹ پاتھوں پر سعودی فیملیاں بیٹھی نظر آتی ہیں۔ان کے بچے وہیں کھیلتے ہیں، خواتین باتیں کرتی ہیں اور مرد تاش کھیلتے ہیں یا حقہ پیتے ہیں۔ابحر سے آگے درۃ العروس کا مقام ہے۔ یہاں بہت بڑے بڑے محل تعمیر کئے گئے ہیں جن کے ذاتی ساحل ہیں۔ان ساحلوں میں کوئی اور مداخلت نہیں کرسکتا۔ یہ محلات لوگوں کو کرائے پر دیئے جاتے ہیں۔ان کا کم ازکم یومیہ کرایہ 1500 ریال ہے۔ان ساحلوں پر خواتین بے پردگی کے بغیر لہروں سے لطف اندوز ہوسکتی ہیں۔جنوبی کورنیش بھی بہت دلفریب ساحلی مناظر پر مشتمل ہے۔ یہاں صرومکے مقام پر سمندر سے کچھ فاصلے پر قدرتی جھیل بھی موجود ہے۔ظاہر ہے یہ سمندری پانی ہی ہے۔ان جھیلوں اور سمندر کے درمیان خشکی کے قطعات ہیں جن پر کورنیش بنی ہوئی ہے۔اسی طرح کی ایک جھیل شمالی کورنیش پر درۃ العروس کے مقام پر بھی ہے۔ یہ جھیلیں اپنے سندھ کی جھرجھیل کے مقابلے میں کوئی خاص قدرتی خوبصورتی نہیں رکھتیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جدہ کے مشرق میں" مرمہ جھیل" واقعہ ہے۔اس جھیل کے بارے میں عام لوگ زیادہ نہیں جانتے۔میں نے اس جھیل کو گوگل ارتھ پر دریافت کیا اور ایک دن وہاں جا دھمکا۔یہ میٹھے پانی کی نہایت ہی خوبصورت جھیل ہے جس کے قدرتی مناظر بڑی حد تک کینجھر جھیل سے مشابہ ہیں۔

جدہ کے لینڈ مارکس

جدہ راؤنڈ اباؤٹس کا شہر ہے۔شہر کے بہت سے چوراہوں پر راؤنڈ اباؤٹ بنے ہوئے ہیں جن کے درمیان آرٹ کے نمونے تخلیق کئے گئے ہیں۔ان میں سب سے مشہور سائیکل چوک ہے۔ یہاں کم وبیش پچاس فٹ اونچی سائیکل بنائی گئی ہے جسے بعض لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے کی سائیکل قرار دیتے ہیں۔ایک روایت یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام واماں حوا کی ملاقات یہیں ہوئی تھی۔ پرانے شہر میں سیدہ حوا رضی اللہ عنہا کی قبر بھی موجود ہے (جس کے متعلق فقیر اپنے گذشتہ سفرنامہ میں تفصیل سے لکھ چکا ہے)۔ دیگر لینڈ مارکس میں بحری جہاز، ہوائی جہاز، جیومیٹری باکس کا سیٹ، زمین کا گلوب، انجینئرنگ کے اوزار، نظام شمسی کا ماڈل اور کشتیاں نمایاں ہیں۔ میں آرٹ کے ان شاہکاروں کو دیکھ کر عربوں کے ذوق سے خاصا متاثر ہوا لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ اس میں ان کا کوئی کمال نہیں۔انہوں نے شہر کو خوبصورت بنانے کے لئے مختلف کمپنیوں کو ٹھیکہ دیا جنہوں نے آرٹ کے یہ نمونے تخلیق کئے۔جدہ میں دنیا کا سب سے بڑا نمکین پانی کا فوارہ بھی بنایا گیا ہے جو کہ سمندر کی ایک کریک میں واقع ہے۔جسے ہم نے بہت قریب سے جا کر دیکھا۔

جدہ کے ریسٹورنٹس

جدہ کا ذکر مکمل نہ ہوگا اگر اس کے ریسٹورنٹس کا ذکر نہ کیا جائے۔ چونکہ یہ ایک کاسموپولیٹن شہر ہے، اس لئے اس میں بہت سے ممالک کے ہوٹل اور ریسٹورنٹ موجود

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہیں۔ایسے افراد کو، جو انٹرنیشنل کھابہ گیری کے شوقین ہوں، میرا مشورہ ہے کہ اگر وہ یہاں آئیں تو جدہ کے کثیر القومی ریستورانوں کا مزہ بھی ضرور چکھیں۔ یہاں سعودی، لبنانی، انڈونیشین، وسطی ایشیائی، ایرانی، امریکی، یورپین، انڈین اور پاکستانی ریسٹورنٹس کثرت سے پائے جاتے ہیں۔سعودی عرب کا سب سے زیادہ چلنے والا فاسٹ فوڈ ریسٹورنٹ البیک ہے۔ ہر وقت یہاں افراد کا مجمع لگا رہتا ہے۔(البیک کے حوالہ سے فقیر نے اپنے گذشتہ سفرنامہ ایک مضمون لکھا ہے) بعض جگہ اس کے بالکل سامنے یا ساتھ کے ایف سی بھی پایا جاتا ہے جو عموماً خالی پڑا رہتا ہے۔اگر آپ البیک میں جا کر آرڈر بک کروائیں تو آپ کو تیس چالیس افراد کے بعد کا نمبر ملتا ہے لیکن دلچسپ بات یہ ہے کہ آپ کی باری دس منٹ ہی میں آ جاتی ہے۔ہم عموماً البیک کی مچھلی پسند کرتے ہیں۔

جدہ کی سبعین اسٹریٹ کو یہاں کی فوڈ اسٹریٹ کہا جاسکتا ہے۔ یہاں آپ کو ہر قسم کے ریسٹورنٹس ملیں گے۔خاص طور پر زیادہ تر پاکستانی ریستوران یہیں پر واقع ہیں جہاں تمام روایتی پاکستانی کھانے دستیاب ہیں۔کھانے زیادہ تر لاہوری اسٹائل میں بنائے جاتے ہیں اور ان کے کاؤنٹرز پر بھی عموماً لاہوریے ہی اپنے مخصوص اسٹائل میں توند نکالے براجمان نظر آتے ہیں۔

جدہ میں جنوبی ہندوستان بالخصوص حیدر آباد دکن اور مدراس کے کھانے بھی ملتے ہیں۔ہم لوگوں کے لئے ان کا ذائقہ عجیب سا ہوتا ہے کیونکہ یہ لوگ ان کھانوں میں املی کا استعمال کثرت سے کرتے ہیں۔شمالی ہندوستان اور پاکستان کے کھانوں کو یہ لوگ پنجابی کھانے کہتے ہیں اور بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔

سعودی عرب کا نظام حیات

سعودی عرب میں سلفی نقطہ نظر سے تعلق رکھنے والوں کی حکومت ہے۔علماء کا حکومتی معاملات میں خاصا عمل دخل ہے۔تمام مساجد سرکاری کنٹرول میں ہیں یہاں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نجدی شریعت میں بے ادبی کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ادب کرنے والوں کو یہ خاصی پریشانی رہتی ہے۔(جس کی تفصیلات فقیر نے اپنے سفرناموں میں لکھی ہے)۔یہاں کی مساجد عام طور پر کویت کی طرح بہت خوبصورت نہیں ہیں۔طہارت خانے بھی بس گزارے لائق ہی ہوتے ہیں۔حکومت کا ایک محکمہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر ہے۔اس کے اہل کار مطوع کہلاتے ہیں۔یہ سڑکوں پر گشت کرتے ہیں اور کسی ایسے شخص کو جس نے ان کے نزدیک، قابل اعتراض حرکت کی ہو، گرفتار کر لیتے ہیں۔بہت سارے مظلوم مسلمانوں کی بددعائیں لیتے ہیں اب موجودہ شہزادہ محمد بن سلمان نے ان پر پابندیاں لگائی ہیں قدرے حالات بہتر ہیں۔سعودی پولیس ہمارے ہاں کی نسبت کچھ بہتر ہے۔عام طور پر یہ کسی کو تنگ نہیں کرتے لیکن کبھی کبھار اگر کوئی ان کے نرغے میں آ جائے تو اس کی جان بڑی مشکل چھوٹتی ہے۔ان کے آفیسرز تک انگریزی سے ناواقف ہوتے ہیں، اس لئے اگر کوئی ان کے قبضے میں آ جائے تو اسے اس وقت تک انتظار کرنا پڑتا ہے جب تک کوئی انگریزی بولنے والا پولیس مین نہیں آ جاتا یا پھر وہ شخص اپنے کسی عربی جاننے والے سے رابطہ نہیں کر لیتا۔سعودی خواتین عموماً مغربی لباس پہنتی ہیں لیکن باہر نکلتے ہوئے یہ برقع ضرور پہن لیتی ہیں جو عبایہ کہلاتا ہے جس کی وجہ سے بے حیائی نظر نہیں آتی۔گھر کے اندر یہ خواتین اپنے سسر، دیور اور کزنز وغیرہ سے پردہ کرتی ہیں۔اب یہ پابندیاں ختم ہو رہی ہیں۔عورت کی آزادی کے نام بے حیائی کا سلسلہ عروج پکڑ رہا ہے۔ان کی معاشرت میں ایک اچھی چیز یہ ہے کہ شادی کے وقت ہی والدین اولاد کو الگ کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے ان کے ہاں ساس بہو، نند بھابی اور دیورانی جیٹھانی کے جھگڑے کافی کم ہیں۔ہمارے ہاں جائنٹ فیملی سسٹم کی وجہ سے آپس کے جھگڑے اتنے زیادہ ہوتے ہیں کہ خواتین بے چاری بس گھٹ گھٹ کر زندگی گزارتی ہیں۔جب وہ اپنی جوانی اسی حالت میں گزار کر بڑھاپے میں داخل ہوتی ہیں تو وہ اپنی بہو کے لئے ویسی ہی بن جاتی ہیں جیسی ان کی ساس ان کے لئے تھی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حالیہ سالوں میں سعودی معاشرے میں ایک تبدیلی رونما ہو رہی ہے۔ معاشرہ اب لبرل ازم کی طرف جا رہا ہے۔ شخصی آزادیوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اب سے چند سال پہلے غیر ملکی افراد اپنے کفیل کی تحریری اجازت کے بغیر شہر سے باہر نہیں جا سکتے تھے لیکن اب یہ پابندی اٹھالی گئی ہے۔ غیر ملکیوں کے کاروبار کرنے پر پابندی تو عائد ہے ہی لیکن امید ہے کہ اگلے چند سالوں میں یہ اٹھالی جائے گی۔ فیملی ساتھ ہو تو پولیس بھی بلاوجہ تنگ نہیں کرتی۔ موجودہ سعودی شہزادہ بن سلمان ملک کو ترقی یافتہ بنانے کے لئے ایک 2030ء وژن رکھتا ہے۔ اس نے متعدد مقامات پر بڑی بڑی انڈسٹریل اسٹیٹس قائم کی ہیں جن میں غیر ملکی سرمایہ کاروں کو سرمایہ لگانے کے لئے راغب کیا جا رہا ہے۔ ان میں رابغ کا صنعتی زون بہت تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔

جدہ ٹاور ہم نے دیکھا

جدہ میں زیر تعمیر دنیا کی بلند ترین عمارت کی 66 ویں منزل مکمل ہو گئی۔ کنگڈم ٹاور، جدہ کی تعمیر کا آغاز مارچ 2104 میں کیا گیا تھا جو 2019 کے آخر تک مکمل ہو جائے گی۔ سبق نیوز کے مطابق جدہ ٹاور کی تعمیری لاگت 1.2 ارب ڈالر بتائی جاتی ہے۔ 4 برس میں 266 میٹر بلند تعمیر مکمل کر لی گئی ہے۔ ٹاور کی تعمیر میں اہم مسئلہ بنیادوں کی تعمیر تھا جس میں سب سے زیادہ وقت لگا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ٹاور کی تعمیر کا 47 فیصد حصہ مکمل ہو چکا ہے باقی مراحل کی تعمیر وقت مقررہ پر مکمل کر لی جائے گی۔ جدہ ٹاور جسے دنیا کی بلند ترین عمارت کا اعزاز حاصل ہے 170 منزلہ ہو گی جس کی اونچائی 1006 میٹر بتائی جاتی ہے۔ جدہ ٹاور سے قبل دبئی میں برج الخلیفہ دنیا کی بلند ترین عمارت شمار ہوتی تھی جس کی اونچائی 2750 فٹ ہے جبکہ شنگھائی میں ورلڈ فنانس سینٹر کی اونچائی 1600 فٹ اور نیویارک کی امپائر اسٹیٹ بلڈنگ کی بلندی 1500 فٹ ہے۔ کنگڈم ٹاور جدہ ان تمام عمارتوں میں سب سے بلند ہو گی جس کی اونچائی تقریبا 3300 فٹ ہو گی۔ ٹاور سے ملحق

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دیگر زیر تعمیر کمپاؤنڈ میں شاپنگ سینٹر ز، اسکول، یونیورسٹی، ہاؤسنگ اسکیم کے علاوہ اسپتال اور پولی کلینکس بھی شامل ہیں جن کی تعمیر پر 20 ارب ڈالر لاگت آئے گی۔

بخیر مدینہ منورہ واپس حاضر ہوئے

16/ذوالحجہ 1440ء ہفتہ کو محترم محمد عامر غوری ہمیں مدینہ منورہ سے جدہ لیکر آئے شب اتوار عزیزم محمد صابر غوری نے ہمیں جدہ کے اہم مقامات کی سیر کرائی جس کا ذکر فقیر اپنے سفرنامہ میں کردیا ہے 17/ذوالحجہ 18/اگست 2019ء اتوار بعد نماز عشاء یوم شہادت سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے موقعہ پر عظیم الشان محفل تھی۔ جس میں جدہ میں رہنے والے مختلف ممالک کے سنی مسلمان شریک ہوئے فقیر نے سیرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو کی۔ شب پیر بوقت تہجد (3-30 بجے) ہم عمرہ شریف کی ادائیگی کے لیے مکہ مکرمہ حاضر ہوئے اذان فجر ہوئی تو ہم نے صفاء و مروہ کے سعی کے سات پھیرے مکمل کر کے قبلہ معظمہ کے سامنے مستجاب پر نماز فجر ادا کی دیر تک مصروف دعا رہے۔ 8 بجے واپس جدہ آگئے آرام کیا نماز ظہر کے بعد محترم محمد صابر غوری کے ہمراہ جھومتے ہوئے ہمارا قافلہ جانب طیبہ روانہ ہوا راہ مدینہ منورہ ساسکو پر نماز عصر ادا کی قہوہ وغیرہ پی کر ہم پھر سے جانب منزل روانہ ہوئے طیبہ سے آنے والی ٹھنڈی خوشبو دار ہواؤں نے ہمارا جان و جگر ٹھنڈا کر دیا طے پایا کہ سیدھے امیر مدینہ کی بارگاہ میں حاضر دی جائے مسجد قباء شارع قربان سے ہوتے ہوئے نفق (سرنگ) سے قدیم طریق شہداء پر آگئے۔ اذان عشاء ہو رہی تھی کہ جبل احد شریف کے دامن میں آن پہنچے تازہ وضو کیا مسجد سید الشہداء میں آکر نوافل شکرانہ ادا کئے اور بارگاہ امیر طیبہ سید الشہداء باب الدعا کاشف الکربات سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ قدموں کی جانب آکر سلام عاجزانہ عرض کیا۔ ختم شریف فاتحہ و قل شریف پڑھ کر تمام شہداء اُحد کی خدمت ہدیہ پیش کیا حضرت سید محمد حسن شاہ المدنی کا بار بار فون آرہا تھا کہ ہمارے گھر میں محفل شروع

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہو چکی ہے بس آپ کا انتظار ہے ہم باب العوالی آئے شاہ صاحب کے گھر محفل شروع تھی مشائخ عظام رعلماء کرام کی کثیر تعداد جلوہ گر تھی چند نعت خوانوں نے ہدیہ عقیدت بحضور سرور کونین والی دارین جد الحسن والحسین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش کیا۔ آخر فقیر کو آج کے دن کی مناسبت یعنی 18 ذوالحجہ شہادت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر گفتگو کرنے کا کہا گیا فقیر نے مختصر بیان کیا محفل سے فراغت کے بعد حرم نبوی شریف حاضر ہوئے نماز عشاء ادا کر کے مواجہہ اقدس کی طرف سر نیاز جھکائے روانہ ہوا بارگاہ رسالت مآب صاحب لولاک شہنشاہ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سلام عرض کیا اور بخیر پھر مدینہ پاک حاضری کا شکریہ ادا کیا شیخین کریمین کی بارگاہ سلام پیش کر کے باب البقیع سے باہر آیا۔

ام المؤمنین سیدہ بی بی میمونہ رضی اللہ عنہا کے مزار مبارک

گذشتہ 18 ذوالحجہ شب پیر 3 بجے جدہ سے مکہ مکرمہ جاتے ہوئے۔ حافظ غلام مرتضیٰ اویسی نے مقام سرف نواریہ کے مقام پر سڑک کے کنارے گاڑی روکی ہم نے حضرت ام المؤمنین سیدہ بی بی میمونہ رضی اللہ عنہا کے مزار مبارک پر حاضری دی اللہ اللہ واللہ ایسی بھینی بھینی خوشبو تھی کہ دل و دماغ معطر ہو گیا (محمد فیاض احمد اویسی)

نبی کریم ﷺ کے زیر استعمال رہنے والا آئینہ

آج مدینہ طیبہ میں دوران مطالعہ ایک خوبصورت مضمون پڑھنے کو ملا جو نذر قارئین ہے۔
امام آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جب محبوب کی یاد ستاتی تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدارِ فرحت آثار کے لئے نکل کھڑے ہوتے اور آپ کو مبارک حجروں میں تلاش کرتے۔ اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن سے عرض کرتے کہ ہمیں اپ دیدارِ محبوب کے بغیر چین نہیں آ رہا۔ چنانچہ بعض اوقات حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیر استعمال رہنے والا آئینہ لاتیں۔ جب صحابہ رضی اللہ عنھم اس آئینے کو دیکھتے تو بجائے اپنے آپ کو دیکھنے کے محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وسلم کو جلوہ افروز پاتے۔ روایت کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

روی أن بعض الصحابة أحب أن یری رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم، فجاء إلیٰ میمونة، فأخرجت له مرآته، فنظر فیها مرأی صورة رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم، ولم یر صورة نفسه۔ آلوسی، روح المعانی، 22۔ 39

روایت ہے کہ (جب محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد) بعض صحابہ رضی اللہ عنہم (کو تڑپاتی اور وہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت چاہتے تو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آ جاتے۔ وہ نبی کریم ﷺ کا ذاتی آئینہ اس صحابی کو دے دیتیں۔ جب وہ صحابی اس آئینہ مبارک کو دیکھتا تو بجائے اپنی صورت کے اُسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مبارک نظر آتی۔

26/اگست 2010ء ان کا یوم وصال ہے۔

میرے قبلہ والد گرامی حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ کا عیسوی تاریخ 26 اگست 2010ء مطابق 15 رمضان المبارک 1431ھ بروز جمعرات کو یوم وصال ہے آپ صبح سواء چھ بجے اپنے قائم کردہ جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور میں نماز فجر کی ادائیگی کے بعد عالم فانی سے دار البقاء کی طرف تشریف لے گے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب سے گذارش ہے کہ 26/اگست 2019ء پیر شریف کو ان کے ایصال الثواب کے لیے محفل فاتحہ خوانی کا اہتمام فرمائیں۔ جزاکم اللہ فی الدارین

مدینہ منورہ سے مدینے کا بھکاری فقیر محمد فیاض احمد اویسی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آپ کے ہوتے ہوئے ہر غم و پریشانی ہیچ ہے

آج 24/اگست ء/2019 ء/23 ذوالحجہ شب ہفتہ نماز فجر سے باب جبریل کے باہر گنبد خضریٰ شریف کے سائے میں عشاق کا ہجوم ہے سہانا منظر پرنور فضاء ہے۔ ہواؤں میں تازگی سینے میں ٹھنڈک دماغ معطر ہو رہا ہے فقیر کے ساتھی الحاج سعید احمد قادری (یو کے) ہمراہ ہیں ہم اپنی قسمت پہ نازاں ہیں کہ کریم آقا کریم رؤف و رحیم ﷺ نے غم دو جہاں سے ہمیں بچا کر اپنے در اقدس پہ بلا لیا ہے۔ حاجی سعید نے اپنے گھمبیر مسائل و معاملات سنانا شروع کئے فقیر کو اپنے مسائل و معاملات یاد آئے مگر دریں اثناء غزوہ احد شریف کا منظر یاد فقیر نے حاجی صاحب کو سنایا کہ سیرت نگار حضرات بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ احد میں یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معاذ اللہ شہید کر دیئے گئے۔ اس خبر کا سننا تھا کہ مدینے میں ہر طرف کہرام مچ گیا۔ اہلِ مدینہ شہر سے باہر نکل آئے۔ ان میں قبیلہ انصار کی ایک خاتون حضرت ہند بنت حزام رضی اللہ عنہا بھی تھی جس کا باپ، بھائی اور خاوند حضور رسالت مآب ﷺ کے ساتھ غزوۂ احد میں شریک ہوئے تھے، اور تمام کے تمام اس غزوہ میں شہید ہو گئے تھے۔ جب اس صحابیہ سے کوئی صحابی ملتا تو وہ اطلاع دیتا کہ تیرا باپ وہاں شہید ہو گیا اور کوئی اس کے خاوند کی شہادت کا تذکرہ کرتا تو کوئی بھائی کی شہادت کی خبر دیتا۔ وہ عظیم صحابیہ سن کر کہتی کہ یہ بات نہ کرو بلکہ یہ بتلاؤ۔

ما فعل برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ؟

قسطلانی، المواہب اللدنیہ، 2۔93

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے ہیں؟

صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا۔

خیر ھو بحمد اللہ کما تحبّین۔

الحمد للہ ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح خیریت سے ہیں جس طرح تو پسند کرتی ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خیریت کی خبر سن کر وہ کہنے لگی۔

أرونيه حتى أنظر إليه.

مجھے آقا کریم روف ورحیم ﷺ کی زیارت کراؤ، حتی کہ میں خود انہیں دیکھ لوں۔

جب اس صحابہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک نظر دیکھا تو پکار اٹھی:

يارسول الله! كل مصيبة بعدك جلل.

یارسول اللہ! آپ کے ہوتے ہوئے ہر غم و پریشانی ہیچ ہے

ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، 4_250

طبری، تاریخ الامم والملوک، 2_374

حلبی، السیرۃ الحلبیہ، 2_528، 3542

ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، 4_547

قسطلانی، المواہب اللدنیہ، 2_93

آج بھی جب گنبد خضریٰ شریف پر نظر پڑتی ہے کہ دنیا کے لاکھ غم ہوں ہزاروں پیچ ہوں سب کچھ بھول جاتے ہیں (مدینے کا بھکاری محمد فیاض احمد اویسی)

تو اور تیرے بچے کھائیں تیرا کفارہ ادا ہو گیا

گذشتہ دنوں احباب کے درمیان نبی کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختیار کے متعلق بات ہوئی تو فقیر حدیث مبارکہ سنائی جو نذر قارئین ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ایک شخص نے بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کیا ہے؟ عرض کی میں نے رمضان المبارک کے مہینے میں اپنی عورت سے ہمبستری کی۔ فرمایا: غلام آزاد کر سکتا ہے؟ عرض کی نہیں۔۔۔ فرمایا: لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے؟ عرض کی نہیں۔۔۔ فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ عرض کی: نہیں۔۔۔ اتنے میں کھجور خدمت اقدس میں لائی گئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وسلم نے فرمایا :انہیں خیرات کردے۔عرض کی :اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر؟ مدینہ منورہ بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں۔

فضحك النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی بدت نواجذہ وقال اذھب فاطعمہ اھلك۔

رحمت عالم ﷺ یہ سن کر مسکرائے یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہوئے، اور فرمایا : جا اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔

حوالہ جات کے لیے ملاحظہ کریں

(صحیح البخاری کتاب الصوم باب اذا جامع فی رمضان الخ)

(صحیح البخاری کتاب الھبۃ باب اذا وھب ھبۃ الخ)

(صحیح مسلم کتاب الصیام باب تغلیظ تحریم الجماع فی نہار الخ)

(سنن الترمذی کتاب الصوم باب ماجاء فی کفارۃ الفطر الخ حدیث)

(سنن ابی داود کتاب الصیام باب کفارۃ من اتی اھلہ فی رمضان)

(سنن ابن ماجۃ ابواب ماجاء فی الصیام باب ماجاء فی کفارۃ من افطر الخ)

(مسند احمد بن حنبل عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ المکتب الاسلامی بیروت)

(مسند الدارمی کتاب الصیام باب الذی یقع علی امرأتہ فی شہر رمضان دار المحاسن للطباعۃ قاہرۃ ر و)

(سنن الدار قطنی کتاب الصیام باب القبلۃ للصائم دار المعرفۃ بیروت)

(سنن الدار قطنی کتاب الصیام باب القبلۃ للصائم)

(السنن الکبری کتاب الصیام باب کفارۃ من اتی اھلہ فی نہار رمضان)

مسلمانو ! گناہ کا ایسا کفارہ کسی نے بھی نہ سنا ہوگا سوا دو من خرمے (کھجور) سرکار سے عطا ہوتے ہیں کہ آپ کھالو، کفارہ ہوگیا۔ واللہ! یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ رحمت ہے کہ سزا کو انعام سے بدل دے، ہاں ہاں یہ بارگاہ بیکس پناہ

فاولئك یبدل اللہ سیاٰتھم حسنٰت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(توایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا۔ت)

کی خلافت کبرٰی ہے،(القرآن الکریم)

ان کی ایک نگاہ کرم کبائر کو حسنات کر دیتی ہے جب تو ارحم الراحمین جل جلالہ نے گناہگاروں، خطاواروں، تباہ کاروں کو ان کا دروازہ بتایا کہ :

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ ۔ الاٰیۃ ۔

گناہگار تیرے دربار میں حاضر ہو کر معافی چاہیں اور تو شفاعت فرمائے تو خدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ والحمدللہ رب العٰلمین۔

(القرآن الکریم)

یہی مضمون حدیث مسلم میں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا اور حدیث : مسند بزار و معجم اوسط طبرانی میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الصیام باب تغلیظ تحریم الجماع فی نہار رمضان)

(مجمع الزوائد بحوالہ ابویعلی کتاب الصیام باب فی من افطر الخ)

حدیث ۔ دارقطنی میں حضرت مولا علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے ہے، ارشاد فرمایا :

کل انت وعیالك فقد کفر اللہ عنك ۔

تو اور تیرے اہل وعیال یہ جُرمے کھالیں کہ اللہ تعالٰی نے تیری طرف سے کفارہ ادا کر دیا۔

(سنن الدارقطنی کتاب الصیام باب السواک للصائم)

ہدایہ میں ہے، فرمایا :

کل انت ویالك تجزئك ولا تجزئ احدا بعدك ۔

تو اور تیرے بچے کھالیں تجھے کفارے سے کفایت کرے گا اور تیرے بعد اور کسی کو کافی نہ ہوگا۔

(الہدایۃ کتاب الصوم باب ما یوجب القضاء والکفارۃ)

سنن ابی داود میں امام شہاب زہری تابعی سے ہے۔

انما کان ھٰذہ رخصۃ لہ خاصۃ ولو ان رجلا فعل ذٰلك الیوم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لم یکن لہ بد من التکفیر۔
یہ خاص اسی شخص کیلئے رحمت تھی آج کوئی ایسا کرے تو کفارہ سے چارہ نہیں۔
(سنن ابی داود کتاب الصیام باب من اتی اہلہ فی رمضان)
امام جلال الدین سیوطی وغیرہ علماء نے بھی اسے خصائص مذکورہ سے گناوفی الحدیث وجوہ اخر۔)

* مدینہ منورہ کو یثرب کہنے کا شرعی حکم

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ والرضوان فرماتے ہیں مدینہ طیبہ کو یثرب کہنا ناجائز وممنوع وگناہ ہے اور کہنے والا گنہگار۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں :

مَنْ سَمَّی الْمَدِیْنَۃَ یَثْرِبَ فَلْیَسْتَغْفِرِ اللّٰہَ ھِیَ طَابَۃُ ھِیَ طَابَۃُ

جو مدینہ کو یثرب کہے اس پر توبہ واجب ہے۔ مدینہ طابہ ہے مدینہ طابہ ہے۔
(مسند امام احمد، مسند الکوفیین، حدیث البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

*علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں :

فَتَسْمِیَتُھَا بِذٰلِکَ حَرَامٌ لِاَنَّ الْاِسْتِغْفَارَ اِنَّمَا ھُوَ عَنْ خَطِیْئَۃٍ

یعنی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مدینہ طیبہ کا یثرب نام رکھنا حرام ہے کہ یثرب کہنے سے استغفار کا حکم فرمایا اور استغفار گناہ ہی سے ہوتی ہے۔
(التیسیر شرح جامع الصغیر، حرف المیم)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مرقاۃ شریف میں فرماتے ہیں :

قَدْ حُکِیَ عَنْ بَعْضِ السَّلَفِ تَحْرِیْمُ تَسْمِیَۃِ الْمَدِیْنَۃِ بِیَثْرِبَ وَ یُؤَیِّدُہٗ مَا رَوَاہُ اَحْمَدُ (فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ الْمَذْکُوْرَ ثُمَّ قَالَ) قَالَ الطِّیْبِیُّ رَحِمَہُ اللّٰہُ فَظَھَرَ اَنَّ مَنْ یُحَقِّرُ شَاْنَ مَا عَظَّمَھُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ وَصَّفَ مَا سَمَّاھُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِالْاِیْمَانِ بِمَا لَا یَلِیْقُ بِہٖ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یَسْتَحِقُّ اَنْ یُسَمّٰی عَاصِیًا

ایک بزرگ سے حکایت کی گئی ہے کہ مدینہ منورہ کو یثرب کہنا حرام ہے اور اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جس کو امام احمد نے روایت فرمایا ہے (پھر مذکورہ بالا حدیث بیان فرمائی،) پھر فرمایا علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پس اس سے ظاہر ہوا کہ جو اس کی شان کی تحقیر کرے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے عظمت بخشی اور جس کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کا نام دیا اس کا ایسا وصف بیان کرے جو اس کے لائق اور شایانِ شان نہیں تو وہ اس قابل ہے کہ اس کا نام عاصی (گنہگار) رکھا جائے۔(ت)

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب المناسک، باب حرم المدینۃ حرسہا اللہ تعالی، الفصل الاول)۔(فتاوی رضویہ، کتاب الحظر والاباحۃ، ملتقطاً)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں : بعض اشعارِ اکابر میں کہ یہ لفظ واقع ہوا، ان کی طرف سے عذر یہی ہے کہ اُس وقت اِس حدیث وحکم پر اطلاع نہ پائی تھی، جو مطلع ہو کر کہے اس کے لئے عذر نہیں، فلہٰذا شرع مطہر شعر وغیر شعر سب پر حجت ہے، شعر شرع پر حجت نہیں ہوسکتا۔ (فتاوی رضویہ، کتاب الحظر والاباحۃ)

آہ طیبہ سے جدائی

فقیر 25 اگست 2019ء کو مدینہ طیبہ سے پاکستان روانہ ہونے کو تھا داغ جدائی طیبہ سے دل گرفتہ تھا کہ دل ہلا دینے والی خبر سنی کہ فاتح عیسائیت یادگار اسلاف علامہ حضرت قبلہ پیر منظور احمد شاہ باباجی سرکار (ساہیوال) وصال فرمائے گئے برستی آنکھوں سے مدینہ منورہ چھوڑا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

فقیر کے برادر اصغر صاحبزادہ علامہ محمد ریاض احمد اویسی اور فقیر زادہ ابو عبداللہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

محمد اعجاز احمد اویسی بہاولپور سے قافلہ سمیت جنازہ میں شریک ہوئے بتا رہے تھے ان کی نماز جنازہ فریدیہ پارک میں ادا کی گئی جس میں سیاسی، سماجی، سول سوسائٹی، وکلاء، صحافیوں اور مریدین کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ حضرت قبلہ باباجی سرکار معروف تفسیر نور القرآن سمیت بیشمار اسلامی، دینی کتابوں کے مصنف اور عظیم دینی، اسلامی درسگاہ جامعہ فریدیہ ساہیوال کے بانی و مہتمم اور شیخ الحدیث بھی تھے۔ کئی برسوں سے ہر سال حج کی سعادت سے بہرمند ہوتے رہے۔ کئی عمرے کئے

حرمین طیبین میں میرے حضور قبلہ والد گرامی حضرت فیض ملت محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدہٗ سے ملاقاتیں رہیں جس کا ذکر آپ کے سفرناموں میں ہے۔

جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں کئی بار آپ کا آنا ہوا۔ ایک سال جلسہ دستار فضیلت آپ کی تشریف آوری ہوئی۔ فقیر کی کتاب "منزل بہ منزل" میں اس تفصیل کچھ یوں ہے۔

۲۷/اکتوبر ۲۰۰۲ء اتوار بعد نماز عشاء جامع مسجد سیرانی بہاولپور کے بالائی حصہ کے وسیع لان میں سالانہ جلسہ دستار فضیلت تھا جس میں ملک کے اکناف واطراف سے علمائے کرام ومشائخ عظام کی کثیر تعداد شریک ہوئی۔ تلاوت ونعت شریف کے بعد فقیر اعلان کرتے ہوئے دعوت خطاب کے لیے فاتح عیسائیت حضرت علامہ پیر منظور احمد شاہ صاحب باباجی سرکار بانی وشیخ الحدیث جامعہ فریدیہ ساہیوال کو مائیک پیش کیا آپ نے محبت رسول ﷺ پر ایسا دلآویز خطاب فرمایا کہ مجمع میں ہر آنکھ اشکبار تھی۔ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال باکمال کا درد بھرا احوال سنایا تو عشاق کی سسکیاں بندھ گئیں۔

اپنے خطاب میں انہوں نے اہل بہاولپور کو باور کرایا کہ آپ لوگ خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو نبی کریم ﷺ کا ایک عاشق صادق علامہ اویسی کی صورت میں عطا فرمادیا جس کی زندگی کا لمحہ لمحہ محبت رسول کریم ﷺ کا درس دینے میں گزر رہا ہے۔ شاہ صاحب قبلہ کے بیان کے بعد طلبائے دورۂ تفسیر القرآن کی دستار بندی ہوئی۔

ان کی یاد میں یہ سطریں لکھ دیں ورنہ ان کے ذکر کے لیے کئی زندگی بھی نہ کافی ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ان کے چہلم شریف کی تقریب ان شاء اللہ مورخہ ۸ رصفر المظفر ۱۴۴۱ھ پیر شریف بعد نماز عشاء ہم مدینہ منورہ شارع قربان پر منار ہے ہیں ۔مدینہ طیبہ کے احباب تشریف لائیں گے قرآن خوانی ،نعت شریف بیان ہوگا آخر میں لنگر نبوی شریف کا اہتمام ہے۔

والسلام مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی رضوی

جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور ۳۰ محرم الحرام ۱۴۴۱ھ پیر شریف

وہ میرے سفر کے امیر تھے

غالباً سن 2017ء فقیر (کراچی) باب المدینہ سے پی آئی اے کی فلائٹ سے مدینہ منورہ حاضری کے لیے جارہا تھا امیگریشن کے بعد انتظار گاہ کی طرف جاتے ہوئے ایک نورانی شکل والے باباد یکھائی دیئے فقیر کے ذہن حضور نبی کریم روف ورحیم ﷺ کا فرمان یاد آیا جس خلاصہ کچھ اس طرح ہے ۔کہ سفر پہ جاتے ہوئے ایک امیر مقرر کرلیا جائے تو سفر آسان ہوتا ہے فقیر نے سوچا مبارک سفر ہے باباجی کا چہرہ سنت رسول (داڑھی شریف) سے سجا ہے اور چہرہ بھی نورانی ہے کیوں نہ آج کے سفر میں انہیں امیر بنالیا جائے فقیر ان کے نزدیک ہوا پوچھا بزرگوں کہا جارہے ہیں بڑے ادب واحترام اور خوشی سے جھوم کر کہنے لگے مدینہ شریف اب یقین ہوگیا کہ ان کا چہرے کی طرح دل بھی نورانی ہے فقیر نے عرض کیا پھر آپ ہمارے سفر کے امیر ہیں کہنے لگے آپ ماشاء اللہ صحت جوان ہیں امیر آپ ہیں فقیر نے کہا آپ عمر میں علم اور عمل میں بڑے ہیں سفر مبارک ہے امیر کے لیے میرا انتخاب صحیح ہے خوش طبعی کرتے ہوئے کہنے لگے کہ میں ضعیف ہوں آپ کا سامان نہیں اُٹھا سکوں گا۔فقیر نے عرض کیا آپ کے اور اپنے سامان اُٹھانے کی ذمہ داری میرے سپرد کردیں وہ ائیر پورٹ میں چائے پینے کے لیے ہوٹل میں جانے لگے تو کہا چلیں آپ کو چائے پلاؤں فقیر نے کہا آپ چلیں تشریف رکھیں میں چائے لاتا ہوں کہنے لگے میرا کارڈ ہے اسی کے ذریعے پیمنٹ ہوتی ہے فقیر انتظار گاہ میں چلا گیا تھوڑی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دیر بعد وہ تشریف لائے تو اعلان ہوا مدینہ منورہ جانے والے مسافر جہاز میں تشریف لے جائیں ۔ہم جہاز میں جانے لگے تو میں نے عرض کیا آپ امیر ہیں آگے چلیں جہاز میں ہماری سیٹیں قدرے دور تھیں مگر دل قریب تھے مدینہ منورہ پہنچے تو امگریشن کی طرف جاتے ہوئے فقیر نے انہیں آگے رہنے کا عرض کیا کہ آپ امیر ہیں پھر حصول سامان کے بعد فقیر باہر آگیا احباب لینے آئے ہوئے تھے میں نے عرض کیا حاجی صاحب آپ میرے ساتھ چلیں کہنے لگے جزاک اللہ خیر مجھے لینے کے لیے بچے آئے ہونگے ۔میں اپنے رہائش گاہ چلا گیا دو دن بعد حرم نبوی شریف غالباً باب بلال کے اندر ملے فقیر نے عرض کیا حاجی صاحب آپ میرے امیر سفر ہیں تو مسکرا دیئے مصافحہ کرنے کے بعد چل دیئے چند دن بعد حاجی محمد حنیف اللہ والہ کے ساتھ مدینہ منورہ میں کہیں ملے تو انہوں نے میرا تعارف کرایا کہ حضرت فیض ملت علیہ الرحمہ کے بیٹے ہیں اوران کا بھی تعارف کرایا کہ یہ حاجی عبدالحبیب قادری عطاری کے والد محترم حضرت حاجی محمد یعقوب قادری ہیں فقیر نے کہا یہ تو میرے سفر مدینہ طیبہ کے امیر ہیں آج جب ہمیں ایک دوسرے کا تعارف ہوا خوشی مزید ہوئی پھر حضرت قطب مدینہ کے آستانہ پر بارہا مرتبہ ملے جب ملتے تو فقیر انہیں امیر سفر کہہ کر یاد کرتا بہت خوش ہوتے بہت ہی شفیق انسان تھے کم گو تھے محبت مدینہ طیبہ سے سرشار تھے اکثر ان سے مدینہ منورہ میں ملاقات ہوتی تھی دو دن قبل ان کی بیماری کی اطلاع ملی تو فقیر نے بہت دعا کی آج 30 محرم الحرام 1441ھ پیر شریف کو ان کے انتقال کی خبر سنکر صدمہ ہوا اناللہ وانا الیہ راجعون ۔اللہ تعالی ان کی بے حساب مغفرت فرمائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے ۔پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے آمین ثم آمین

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی رضوی

جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الحمدللہ! مجھ کو درپیش ہے پھر مدینے کا سفر

آج مورخہ 5 صفر المظفر 1441ھ اتفاقاً اکتوبر 2019ء کی 5 تاریخ ہے ہفتہ کے فقیر نے اپنا سامان پیک کیا اور خانوالی حاجی محمد صدیق صاحب سے 30 مرلے اراضی سکنی برائے رہائش بچوں کے لیے خریدا ہے تعمیراتی کام (بذریعہ سید محمد عامر) شروع ہے۔ مکانات سے متصل 20 مرلے برائے جامع مسجد فیض صدیق (حاجی محمد صدیق چنڑ نے وقف کی اس کی بنیاد یں بھی محمد عامر کے ذریعے کھدوائی کا کام جاری ہے حاجی ظہور احمد اویسی کے ہمراہ تعمیراتی کام کا جائزہ لینے خانوالی جانا ہوا وہاں سے تقریباً 12 بجے گھر (جامعہ اویسیہ) واپس آیا چند احباب ملنے آئے ہیں ملاقات کر کے سامان اُٹھایا ائیر پورٹ بہاولپور پہنچانے کے لیے ولد العزیز حافظ مولانا محمد شہزاد اویسی ولد العزیز مولانا محمد ایاز مدنی اویسی اور احمد جاوید ہمراہ ہیں ہم ائیر پورٹ پہنچے تو بھائی علامہ ریاض احمد اویسی' چند احباب کے ہمراہ آئے پتہ چلا کہ مفتی پاکستان علامہ مفتی محمد منیب الرحمن صدر تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان کراچی سے اسی فلائٹ پہ آرہے ہیں فقیر احباب کے ہمراہ اندر جانے لگا تو مفتی صاحب مع صاحبزادہ محمد ریحان امجدی مہتمم جامعہ امجدیہ باہر آرہے ہیں ہم سب نے ان کا استقبال کیا فقیر کے پی آئی اے کے احباب نے بہت محبت کرتے ہوئے مفتی صاحب کے لیے خاطر مدارتواضع کی فقیر کو رانا محمد وسیم صاحب (پی آئی اے) نے کہا کہ جہاز تیار صرف آپ انتظار ہے۔ فقیر نے اپنا سامان کاؤنٹر پر جمع کرایا اور جہاز کی طرف روانہ ہوا جہاز تقریباً دو بجے دن بہاولپور سے روانہ ہو کر 3-30 بجے باب المدینہ کراچی ائیر پورٹ پہنچا کاروان اسلامی کے احباب محمد شہزاد اویسی اور محمد آصف آئے ہوئے ہیں۔

بزم فیضان اویسیہ کے احباب کا اجلاس

فقیر محمد آصف گھر کے سے ہوتا ہوا گورنگی آیا یہاں عزیزم محمد ذیشان اویسی نے بزم فیضان اویسیہ کے احباب جمع کیا ہوا ہے سارے احباب نئے جذبے نئے ولولے کے ساتھ مرشدی والد گرامی حضور فیض ملت محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ کے غیر مطبوعہ مسودہ جات کو شائع

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کرانے کا عزم کیا۔رات گئے اجلاس جاری رہا۔

دوسرے دن دعوت اسلامی کے رکن شوریٰ مولانا عبدالحبیب قادری کے محترم ومکرم والد گرامی حاجی محمد یعقوب قادری کی وفات پر ان کے گھر جا کر تعزیت کی۔

ائیر پورٹ الحاج محمد احمد قادری پہچانے آئے۔

باب جبریل میرا پتہ ہے

مدینہ منورہ پہنچ کر لکھنے کا سلسلہ شروع کیا تھا ایک تحریر پڑھنے کو ملی جو نذر قارئین۔

حرمین شریفین کی حاضری کے دوران سوچ وبچار کرتا رہا کہ اگلا کالم کس موضوع پر تحریر کیا جائے۔ ایک خیال یہ تھا کہ مشاہدات حرمین شریفین کے عنوان سے کچھ ایسی اصلاحی باتیں لکھوں جو ہم جملہ زائرین حرمین شریفین کیلئے فائدہ مند ہوں لیکن مدینہ شریف میں قیام کے دوران کچھ ایسی صورت حال پیدا ہوئی کہ پوری توجہ سمٹ کر درحبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دہلیز پر آ کر رک گئی اور ابھی ابھی ارادہ بدل لیا کہ اس موضوع پر بالتفصیل اصلاحی باتیں آئندہ کسی کالم میں لکھوں گا البتہ چند ایک ضروری باتیں اس میں بھی ذکر کر دوں گا۔ ہوا یوں کہ عصر سے پہلے باب السلام سے داخل ہو کر مواجہ شریف (حضور ﷺ کے رخ اقدس اور چہرہ مبارک) کے سامنے کھڑے ہو کر آپ کی بارگاہ عالی میں درود وسلام کا نذرانہ عقیدت ومحبت پیش کیا۔ جب مواجہ شریف کے سامنے پہنچے تو منتظمین نے کہا کہ بیٹھ جاو کیونکہ عصر کا وقت قریب ہے۔ لوگ بیٹھنے لگے لیکن ہمارا دل نہیں مان رہا تھا کہ نماز پڑھتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے رخ اقدس کی طرف پیٹھ ہو۔ ہوسکتا ہے کئی کتابی مفتی جواز کا ہی فتوی دیں لیکن میرے دل کا مفتی مجھے کھینچ کر باہر لے آیا کہ بجائے مواجہہ شریف کی طرف پیٹھ کر کے نماز پڑھنے کے ہم آپ کے قدموں کی طرف اور گنبد خضری کے سامنے نماز پڑھیں گے۔ باب بقیع سے باہر آ کر قدمین شریفین کی سمت والی کھڑکی کے سامنے بیٹھے ہی تھے کہ باب جبریل (مسجد نبوی شریف کا باب بقیع اور باب بلال کے درمیان والا دروازہ) کھول دیا گیا اور زائرین کو اندر آنے کی اجازت دے دی گئی۔ اللہ کریم نے ہمیں بھی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

باآسانی اندر آنے کا موقع عطا فرمایا۔نماز عصر باب جبریل سے داخل ہو کر قدمین شریفین کے پاس ادا کی۔ بعد از نماز روضہ اطہر کی دیوار کے ساتھ عین اس جگہ بیٹھنے کی سعادت میسر آ گئی جہاں آقائے دو جہاں ﷺ کے قدمین شریفین ہیں اس موقع کو اپنے لئے دین و دنیا کا سرمایہ سمجھا۔ درود پاک کا نذرانہ پیش کر کے اپنے کریم آقا ﷺ کی بارگاہ میں التجا کی کہ یہاں بیٹھ کر چند سطور لکھنے کی جسارت کر رہا ہوں اجازت عنایت فرمائیں۔ یارسول اللہ آپ شافع یوم النشور ہیں ہم گنہگاروں اور ان سطور کے ہر پڑھنے والے کی شفاعت فرمانا۔الحمداللہ رب العالمین یہ اللہ کا خصوصی کرم ہے۔ نہ جانے پھر زندگی میں ایسے پر کیف لمحات نصیب ہوں کہ نہ ہوں۔ اپنی کم مائیگی کے احساس کے ساتھ گہری سوچوں میں گم ہوں کہ میرے رب کریم کی کتنی کرم نوازی ہے کہ مجھے یہاں بیٹھنے کا موقع عنایت فرمایا۔اس وقت میرے سر کے اوپر گنبد خضریٰ ہے۔ دائیں ہاتھ مرشد قلب ونظر میرے آقائے نعمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روضہ مبارک ہے۔اس سے متصل ریاض الجنہ، نبی کریم ﷺ کا محراب ومنبر اور اصحاب صفہ کا چبوترہ ہے۔آپ کے روضہ اطہر میں آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنھما آرام فرما ہیں اور یہ فقیر ان کے بھی قدموں میں بیٹھا ہے۔جب بائیں طرف توجہ کروں تو مسجد نبوی کے صحن سے متصل جنت البقیع کا قبرستان ہے جہاں حضرت عثمان غنی، حضرت امام حسن، خاتون جنت حضرت فاطمہ الزہرہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ و وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات اور جلیل القدر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیھم وعلیھن اجمعین کے پر انوار مقبرے ہیں۔میرے پاس کاغذ ہے نہ قلم اور نہ ہی کوئی لائبریری۔ بارگاہ رسالت مآب میں جھکا ہوا دل ہے اور احساس گناہ سے کانپتا وجود۔بس ایک موبائل ہے جس کی سکرین پر اپنے جذبات کو الفاظ میں ڈھال رہا ہوں۔جب اپنی کم ہمتی اور گناہوں کا خیال آتا ہے تو لرزہ براندام ہو جاتا ہوں۔دل کانپنے لگتا ہے اور آنکھیں اشک ہائے ندامت سے تر ہو جاتی ہیں کہ کہاں میں جو علم کی رموز سے نا آشنا، اسرار تصوف سے بے بہرہ اور ادب کی وادی سے ناواقف ،ہی چمداں اور نکما۔اور کہاں یہ بارگاہ محبوب رب العالمین، اولوالعزم ہستیاں اور مقامات مقدسہ۔لیکن پھر قرآن پاک کی یہ آیت ورد زباں ہو کر باعث تسکین

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بن جاتی ہے کہ

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ

اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب وہ آپ کی بارگاہ میں آ جائیں۔

یہ بھی اللہ کریم سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور رسول کریم ﷺ بھی ان کے حق میں استغفار کریں تو یہ اللہ کی ذات کو توبہ قبول کرنے والا اور اپنے بندوں کے حال پر رحم کرنے والا پائیں گے) ہمیں اپنے گناہوں پر ندامت ہے اور اللہ کے حضور معافی کی التجا بھی۔لیکن پھر بھی ہماری پناہ گاہ تو یہی بارگاہ عالی ہے۔ یوم محشر شفاعت کبریٰ کی امیدیں اسی در سے وابستہ ہیں اور اللہ کی ذات کی معرفت اور قرب کی خیرات بھی اسی دروازے سے ملنی ہے۔ بقول کسے

فنا فی اللہ ہوتے ہیں، فنا فی المصطفیٰ ہو کر
خدا کو ڈھونڈھنے والے نبی کے در پہ آتے ہیں

ہمہ وقت زمین کے چپے چپے سے لوگ سفر کر کے حرمین شریفین حاضر ہوتے ہیں۔ عاجزی و انکساری کا پیکر بن کر پروانہ وار حق عبدیت ادا کرتے ہیں۔آہوں اور سسکیوں کے ساتھ انداز طلب خوبصورت اور دیدنی ہوتا ہے۔

آہ یہ فوٹو بازی ایمان لیوا مرض

لیکن کبھی کبھار ایسے افسوسناک مناظر بھی دیکھنے کو ملتے ہیں کہ مقامات مقدسہ کا احترام ملحوظ خاطر نہیں رکھا جا رہا ہوتا۔انتہائی قیمتی لمحات گپ شپ کی نظر کیے جا رہے ہیں۔ کچھ زائرین حرمین شریفین میں گردنیں اکڑا اکڑا کر اور پوز بدل بدل کر فوٹو گرافی اور سیلفیوں میں مشغول نظر آتے ہیں۔ ایسی حرکات و سکنات دیکھ کر بہت کوفت ہوتی ہے۔خصوصا خانہ کعبہ شریف کے احترام کا خیال رکھنا ہمارا دینی فریضہ ہے اور مواجہہ شریف (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک) کے سامنے حاضری کے وقت تو حد درجہ ادب و احترام اور عجز و انکساری کا مرقع بن کر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اپنے آقا و مولا کی بارگاہ میں درود سلام پیش کرنا چاہیئے۔لیکن کچھ زائرین یہاں بھی خاصی توجہ اپنے موبائل فون پر فوٹو گرافی یا سیلفیوں پر مرکوز کیے ہوتے ہیں۔ہمیں احساس ہونا چاہیئے کہ یہ لمحے زندگی میں بار بار آیا نہیں کرتے۔اور ہمیں اس بات کا بھی بخوبی احساس ہونا چاہیئے کہ ادب و احترام کے حوالے سے یہ انتہائی نازک مقام ہے۔اللہ کریم نے اس بارگاہ کے آداب خود سکھائے ہیں۔ یہاں کی بے ادبی ہماری زندگی بھر کی نیکیوں کو ضائع کرنے کا سبب بن سکتی ہے۔مقام مصطفی وہ مقام ہے کہ بقول اقبال

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ مے آید جنید و با یزید اینجا

(آسمان کے نیچے یہ وہ ادب کی جگہ ہے جو عرش سے بھی نازک تر ہے۔ یہاں حضرت جنید بغدادی اور بایزید بسطامی رح جیسی ہستیاں اپنے سانس کو گم کر لیتی ہیں کہ کہیں سانس کا بے ربط آنا جانا بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے ادبی شمار نہ ہو جائے۔

حضرت خواجہ فخر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔۔۔

باب جبریل کے پہلو میں ذرا دھیرے سے
فخر کہتے ہوئے جبریل کو یوں پایا گیا
اپنی پلکوں سے در یار پہ دستک دینا
اونچی آواز ہوئی عمر کا سرمایہ گیا

الحمد للہ مدینہ طیبہ کی پر کیف فضاوں میں جو لمحات بیت رہے ہیں،محسوس ایسے ہوتا ہے کہ یہی حاصل زندگی ہیں۔روضہ اطہر کی اندرونی دیوار کے ساتھ،عین نبی کریم روف رحیم ﷺ کے قدموں میں بیٹھ کر اپنے جذبات کو الفاظ کا جامہ پہنانے کا اپنا ہی لطف ہے۔خصوصا باب جبریل کی دہلیز کے پاس بیٹھ کر جب یہ اشعار ورد زباں ہوئے تو دل مچلنے لگا اور وجود کے انگ انگ سے وہ کیفیت عیاں ہو رہی ہیں کہ جنہیں لفظوں کا جامہ پہنانا محال ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سارے نبیوں کے عہدے بڑے ہیں لیکن آقا کا منصب جدا ہے
وہ امامِ صفِ انبیاء ہیں، ان کا رتبہ بڑوں سے بڑا ہے
کوئی لفظوں سے کیسے بتادے، ان کے رتبے کی حد ہے تو کیا ہے
ہم نے اپنے بڑوں سے سنا ہے، صرف اللہ ہی ان سے بڑا ہے
مستقل ان کی چوکھٹ عطا ہو، میرے معبود یہ التجا ہے
کوئی پوچھے تو یہ کہ سکوں میں، باب جبرئیل میرا پتہ ہے

الحمدللہ شب پیر نماز عشاء ریاض الجنۃ میں ادا پھر مواجہہ اقدس حاضری۔

محفل ایصال الثواب

۸ رصفر المظفر ۱۴۴۱ھ 7 راکتوبر 2019ء پیر شریف کا روزہ قدیم حرم نبوی شریف اصحاب الصفہ کے قریب افطار کیا۔ مدنی احباب خوب محبت سے مل کر پوچھتے رہے کہ خیر سے آگئے۔ فقیر ان سے عرض کرتا رہا کہ خیر وخیریت' سلامتی وعافیت تو ہے ہی مدینہ طیبہ میں باقی دنیا تو کھپ ہی کھپ ہے۔ دنیا کے جنجال ہیں جو ختم ہونے کے نہیں سکون وآرام تو آقا کریم ﷺ کے قدموں میں ہے۔ الحمدللہ فقیر راحتوں فرحتوں کے شہر آگیا شکر ہے۔

آج بعد نماز عشاء (شب منگل) کمرہ میں محفل ایصال الثواب کا اہتمام کیا۔ برائے ہدایا ایصال ام المؤمنین سیدہ بی بی میمونہ رضی اللہ عنہا حضور داتا گنج بخش علی ہجویری' حضور شیخ الاسلام بہاؤالدین زکریا ملتانی ' حضرت خواجہ شاہ سلمان تونسوی حضرت تاجدار گولڑہ سیدنا پیر مہر علی شاہ' حضور سیدنا مجدد الف ثانی ' حضرت بابا بلھے شاہ (قصور) حضور اعلیٰ حضرت سیدی امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ حضرت علامہ پیر منظور احمد شاہ باباجی سرکار (ساہیوال) الحاج محمد یعقوب قادری (باب المدینہ کراچی) میری والدہ ماجدہ مرحومہ' حضرت پیر زادہ سید محمد منصور شاہ اویسی (میانوالی) کی محترمہ والدہ صاحبہ کے ارواح کو قرآن مجید درود شریف ودیگر وظائف پڑھ کر ایصال الثواب کا اہتمام کیا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

محترم محمد صابر غوری مقدر کا سکندر

عزیز محترم محمد صابر غوری فقیر کے بہت ہی پیارے عزیز ہیں آقا کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر میں بہت سرشار اور غم ہجر نبی میں آنکھ پرنم رہتے ہیں آج کی تقریب میں حضرت سید محمد حسن شاہ المدنی کے ذریعے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اندرون روضہ اقدس کی وہ دیوار (جس کا گذشتہ ہزار صدی سے کوئی دری و دراز نہ ہے) کا غلاف مبارک انہیں ملا ہم نے اس بابرکت انمول غلاف کی زیارت کر کے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیں اہل محفل صابر بھائی کی قسمت پر رشک کناں ہیں کہ ایسے انمول ہیرے (بلکہ لاکھوں ہیرے اس پر قربان) نصیب والوں کو ملتے ہیں۔اختتام پر لنگر شریف پیش کیا گیا فقیر سمیت محفل میں سے بعض احباب حضرت امیر طیبہ اسداللہ واسدالرسول سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ (احد شریف کے دامن) میں حاضر ہوئے سلام عقیدت والتجائیں پیش کر کے حرم نبوی شریف حاضر ہوئے آج بھی فقیر ریاض الجنۃ ستون عائشہ کے قرب میں نماز عشاء مع نوافل وتر پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی اس بڑھ کر سعادت یہ کہ مواجہہ اقدس پر سلام عاجزانہ عرض کیا۔

چند مفید مضامین

آج کمرے میں محفل پاک تھی نعت خوانی و بیان و درود وسلام کے بعد قاری محمد انوار المدنی نے عقیدت واحترام سے لنگر تیار کیا اور مہمانان گرامی پیش کیا فقیر کو مطالعہ کے دوران چند مفید متفرق مضامین پڑھنے کو ملے۔آپ بھی مطالعہ کریں

صفائی کے نگران، اور طلب ایمان

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اس لیے اس کی خوراک کو بھی پاکیزہ تر رکھا... اس پاکیزگی اور صفائی کے نظام کو اللہ تعالی نے دو حصوں پر تقسیم کیا.... ایک حصہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لے لیا اور دوسرے حصے کی ذمہ داری بندہ مومن پر ڈال دی.... اللہ کے ذمہ کرم پر ..... کیا؟

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صفائی کے پہرے دار، اور چیکر

انسان نے لقمہ اٹھایا تو پہلی نگران "آنکھ" نے کہا لقمہ اٹھالو، کوئی مکھی یا خلاف طبیعت اس میں کچھ نہیں.... دوسرے نگران "ہاتھ" نے اٹھایا اس کی ٹھنڈک یا گرمی، سختی یا نرمی کو محسوس کرتے ہوئے منہ کے قریب لے گیا..... تیسرے نگران "ناک" نے فورا اپنا کام شروع کیا، سونگھا کہ بدبو تو نہیں، خوشبو کو محسوس کر کے لقمہ منہ میں ڈالنے کی اجازت دی..... چوتھے نگران" زبان" کو ذائقے کی لیبارٹری بنایا، ایک زبان تین حصوں سے چیک کرتی ہے ایک سے میٹھا ایک سے کڑوا ایک سے نمکین..... ذائقے کا فیصلہ ہونے کے بعد لقمے کو پانچویں نگران کے سپرد کیا گیا، پانچویں نگران" دانتوں" کی چکی کے سپرد کیا کہ اس کو پیس کر دے تا کہ معدے کو مشقت نہ اٹھانی پڑے..... اللہ تعالی نے تو بچے کو اس وقت تک دانت نہیں دیے جب تک صفائی کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا تھا، پھر دانت دیے مگر دودھ کے شاید ابھی بچپنے کی وجہ سے صفائی نہ کر پائے ...اللہ نے فرمایا ہم ان دودھ کے دانتوں کو گرا کر ان کی جگہ کے نئے لے کے آئیں گے..... مگر ..... دوسرا حصہ؟

دوسرا حصہ اللہ تعالی نے اشرف المخلوقات انسان کے ذمہ لگا دیا..... اللہ تعالی انسان سے فرماتا ہے کہ اتنے نگران میں نے تجھے عطا کر دیے، ایک نگرانی تو بھی کر لے.... ان سب کی نگرانی اپنی جگہ مگر رزق حلال کی نگرانی تیرے ذمہ ہے..... الطھور شطر الایمان .... صفائی نصف ایمان ہے.... کھانے سے پہلے کھانے کا وضو کر لے ہاتھ دھو اور کلی کر..... اور اصل طہارت پاکیزگی یہ ہے کہ رشوت، چوری، ڈکیتی، کسی کا حق مار کر، کسی یتیم کا مال نہ کھانا..... اگر حلال گوشت کی تلاش میں ہے تو حلال کمائی سے اس کو لے کے آنا...

وَ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مُؤْمِنُوْنَ۔

اور اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں تم کو دی ہیں ان میں سے حلال مرغوب چیزیں کھاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو-----

تحریر .....: محمد یعقوب نقشبندی اٹلی

شوگر کا مکمل علاج

شوگر کے مرض انتہائی خطرناک اور جان لیوا ہوتا ہے اگر مناسب علاج اور پرہیز نہ کی جائے تو اس کے نہایت مضر اثرات مرتب ہو سکتے ہیں اور مریض جان سے بھی جاسکتا ہے۔شوگر کے مریض آج کل جہاں اپنی بیماری کی وجہ سے مشکلات کا شکار ہیں. وہیں اس کے علاج کیلئے ڈاکٹروں کے سامنے بھی اپنی جیبیں خالی کرتے نظر آتے ہیں مگر اب آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہم یہاں شوگر کے مریضوں کیلئے ایک ایسا نسخہ بتانے جارہے ہیں جسے آزما کر شوگر کے مریض نہ صرف اپنے مرض پر مکمل قابو پا سکتے ہیں بلکہ ڈاکٹروں کی بھاری فیس اور ادویات پر آنے والے اخراجات سے بھی بچ سکتے ہیں۔ شوگر کے مریضوں کیلئے ایک چٹنی کا نسخہ درج ذیل ہے جسے استعمال کر کے وہ شوگر کا مکمل علاج کر سکتے ہیں۔

اس چٹنی کے اجزا میں لہسن چھلا ہوا آدھ چھٹا نک، ادرک تازہ ایک چھٹا نک، پودینہ سبز ایک چھٹا نک، انار دانہ کھٹا ایک چھٹا نک، ان چاروں کو پیس کر چٹنی بنالیں اور صبح، دوپہر شام ایک چمچ کھالیں، پرانی سے پرانی شوگر یہاں تک کہ شوگر کی وجہ سے مریض کے جسم کے کسی کو کاٹنا بھی تجویز کیا گیا ہو تب بھی یہ چٹنی آزمودہ ہے اور جسم کا ورم، زخم اور معدے کی بیماری میں بھی بہت زیادہ مفید ہے۔جن افراد کو شوگر نہیں بھی ہے وہ بھی یہ استعمال کر سکتے ہیں اس سے انہیں کبھی شوگر اور معدے کا مرض نہ ہوگا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صاحب حوض کوثر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عقیدہ۔اللہ کریم ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخرت میں جو حَوض عطا فرمائے گا اس پر ایمان رکھنا واجب ہے، جو اس کا انکار کرے وہ فاسق و بدعتی ہے۔حضرت علامہ جلالُ الدّین سُیُوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حَوضِ کوثر کے متعلق احادیث بہت سارے صحابۂ کرام سے مروی ہیں۔

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ہر نبی کے لئے ایک حَوض ہے اور انبیا آپس میں فخر کریں گے کہ کس کے حَوض پر زیادہ لوگ آتے ہیں اور مجھے امید ہے کہ میرے حَوض پر سب سے زیادہ لوگ ہوں گے۔(ترمذی)۔

ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ حوض کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور بَرف سے زیادہ ٹھنڈا ہے۔اس کی خوشبو کستُوری سے بڑھ کر اور پیالے ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں، جو انسان اس سے پیئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا اور اس سے پی کر جانے والا انسان ہمیشہ سیراب رہے گا۔(حدیث)۔

حوضِ کوثر کے پرنالے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جنّت سے حوض میں دو پرنالے بہتے ہیں ان میں سے ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا ہے۔(مسلم)۔

حوضِ کوثر کی لمبائی چوڑائی

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرا حوض ایک مہینے کی مَسافت کا ہے۔اس کے گوشے برابر ہیں۔(بخاری)۔

یعنی حوضِ کوثر جو میرا حوض ہے اس کی لمبائی چوڑائی کا یہ حال ہے کہ اگر اس کے ایک گوشہ سے دوسرے گوشہ کی طرف چلا جائے تو چلنے والا ایک مہینہ میں وہاں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پہنچے۔حوضِ کوثر مُرَبَّع ہے لمبائی چوڑائی برابر اور اس کا ہر گوشہ زَاویہ قائمہ ہے حَادَّہ یا مُنْفَرِجَہ نہیں بلکہ گہرائی بھی ہر جگہ یکساں ہے یہ نہیں کہ کنارہ پر کم گہرا بیچ میں زیادہ گہرا۔

حوضِ کوثر کہاں ہوگا؟

حَوضِ کوثر کے مقام میں کئی اَقوال ہیں۔حضرت امام ابراہیم بن محمد باجوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جمہور کا قول یہ ہے کہ حَوضِ کوثر پُل صِراط سے پہلے ہوگا، بعض نے اس کی تصحیح فرمائی ہے کیونکہ لوگ اپنی قبروں سے پیاسے نکلیں گے تو انہیں پانی پلانے کے لئے حوض پر لایا جائے گا۔بعض علما کے نزدیک حوضِ کوثر پُل صِراط کے بعد ہوگا۔حضرت امام محمد قُرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صحیح یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے دو حوض ہوں گے ایک پُل صِراط سے پہلے اور پُل صِراط کے بعد، ان دونوں کا نام کوثر ہے۔

حضرت سیدنا امام جلالُ الدّین سُیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں یوں بھی تطبیق ہوسکتی ہیکہ بعض لوگ پُل صِراط عبور کرنے سے پہلے حوض سے جام پئیں گے اور بعض کو ان کے گناہوں کی وجہ سے پُل صِراط عُبور کرنے کے بعد حَوض سے پلایا جائے گا تاکہ پُل صراط عُبور کر کے گناہوں سے پاک ہوجائیں پھر حوض سے پئیں۔یہ قول زیادہ قوی ہے۔

کیا حَوضِ کوثر اسی زمین پر ہوگا حضرت سیِّدُنا امام محمد قُرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تمہارے وَہم وخَیال میں بھی یہ نہ آئے کہ حوض اسی سَطحِ زمین پر ہوگا بلکہ حَوض اس تبدیل کردہ زمین پر ہوگا جو چاندی کی طرح سفید ہوگی، اس پر نہ تو کبھی خون بہایا گیا ہوگا اور نہ ہی کسی پر ظلم کیا گیا ہوگا۔

حوضِ کوثر پر سب سے پہلے کون رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

اَوَّلُ مَنْ یَرِدُ عَلَیَّ الْحَوْضَ اَھْلُ بَیْتِی وَمَنْ اَحَبَّنِی مِنْ اُمَّتِی

یعنی سب سے پہلے میرے پاس حَوضِ کوثر پر آنیوالے میرے اہلِ بیت ہیں اور میری اُمّت میں سے میرے چاہنے والے۔(حدیث)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حَوضِ کوثر پر جنہیں چابک مارے جائیں گے حضرت سیّدُنا امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم سے بُغض (دشمنی) مت رکھنا کہ رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا:

لَا یُبْغِضُنَا وَلَا یَحْسُدُنَا اَحَدٌ اِلَّا ذِیْدَ عَنِ الْحَوْضِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِسِیَاطٍ مِنْ نَارٍ

یعنی جو ہم سے بُغض وحَسَد کرے گا، اسے قیامت کے دن حَوضِ کوثر سے آگ کے چابکوں کے ذریعے دُور کیا جائے گا۔ (حدیث)

درود حوضِ کوثر

آبِ کوثر سے بھرا پیالہ چاہئے تو یہ دُرودِ پاک پڑھا کیجئے کہ حضرتِ سیّدُنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص حَوضِ کوثر سے بھرا پیالہ پینا چاہے وہ اس دُرودِ پاک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سیدنا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیّٰتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَصْھَارِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَمُحِبِّیْہِ وَاُمَّتِہٖ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

کو پڑھے۔

پاک وہند کے علماء ومشائخ کرام کو سلسلہ عالیہ اویسیہ قادریہ رضویہ میں خلافت نامہ تحریر کر دیا

محترم حضرت علامہ پیر محمد ارشد سبحانی قادری رضوی اویسی زید مجدہٗ کا اصرار ہے کہ پاک وہند کے کچھ علماء ومشائخ عظام کی خواہش ہے کہ فقیر کے ذریعے انہیں سلاسل عالیہ قادریہ اویسیہ رضویہ کی خلافت واجازت ملے تو آج 15 صفر المظفر 1441 مطابق 14/اکتوبر 2019ء پیر شریف کو مدینہ منورہ کی پرکیف فضاؤں میں درج ذیل حضرات کو سلاسل قادریہ اویسیہ رضویہ کی سند خلافت تحریر کر دی حضرت قاری ریاض الدین صاحب

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہند سے حرمین شریفین حاضری کے لیے آئے ہوئے ہیں انہیں اسناد خلافت دے دیں تاکہ وہ انڈیا جا کر ان حضرات کو اسناد پوسٹ کر دیں۔

-1 حضرت پیر سید ثقلین عباس شاہ ہمدانی اویسی ارشدی جسیال شریف چکوال پاکستان

-2 حضرت علامہ پیر محمد رمضان بیاک حیدر فردوسی ارشدی اویسی مدظلہ العالی سجادنشین خانقاہ فردوسیہ جونکا شریف انڈیا

-3 حضرت علامہ پیر مفتی نور محمد حسنی اویسی ارشدی مدظلہ العالی پورنپور پیلی بھیت شریف انڈیا

4 حضرت علامہ مولانا مفتی محمد نظام الدین مصباحی نوری ارشدی اویسی ابن علامہ الحاج مولانا محی الدین رضوی صاحب قبلہ

خادم التدریس۔مدرسہ بدرالعلوم برہی در بھنگہ بہار (الھند)

مکمل پتہ مقام و پوسٹ پچھی شریف وایاوتھانہ مدھے پور

ضلع مدھوبنی صوبہ بہار ملک ہندوستان

5-ضیائے ملّت، حضرت علامہ پیر محمد ضیاء المصطفیٰ فیضی ارشدی اویسی مدظلہ العالی

(بانی اعلی حضرت تنظیم) دانوگھیر ضلع پوری اڈیشا (انڈیا)

☆ آج ہی بعد نماز عشاء ہماری رہائش گاہ نزد مسجد بلال شارع قربان پر خوبصورت محفل شریف کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف ممالک کے حضرات شریک ہوئے حضرت سید محمد حسن شاہ المدنی نے حضرت قاری ریاض الدین (بمبئی انڈیا) کو تلاوت کلام مجید کی دعوت دیکر محفل کا آغاز کرایا قاری صاحب نے لحن داؤدی کے ساتھ تلاوت فرما کر سامعین کے ذوق دوبالا کر دیا۔

باب الحرمین جدہ شریف محفل شریف کے لیے جانا ہوا

19 صفر المظفر شب جمعہ الہند او یہ البلد جدہ میں محترم محمد صابر (کاکو) کے گھر محفل شریف سے قبل محمد شبیر غوری کے کمرے میں محترم چوہدی محمد یونس محمد انور خطاط و دیگر احباب تشریف فرما ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے متعلق

فقیر سے محمد انور خطاط صاحب نے سوال کیا کہ آپ اویسی کیوں ہیں؟ فقیر نے عرض کی ہماری روحانی نسبت حضور خواجہ اویس قرنی سہیل الیمنی خیر التابعین سے ہے انہوں نے کہا ان کے متعلق ہمیں کچھ معلومات دیں۔ فقیر نے عرض کیا کہ ان کیفیت جو سیرت نگار حضرات نے لکھی وہ یوں ہے کہ:

یمن کے ایک شہر قرن میں بوسیدہ لباس میں کوئی مستانہ وار جا رہا ہے۔ شہر کے آوارہ بچے اس کے پیچھے تالیاں بجاتے اور آوازے کستے چلے آ رہے ہیں، بچوں نے کنکر بھی مارنا شروع کر دیئے۔ لیکن حیرت ہے کہ یہ فقیر کنکریاں مارنے والوں کو نہ روکتا ہے نہ ٹوکتا ہے۔ مسکراتے اور زیر لب گنگناتے وہ اپنی دھن میں چلا جا رہا ہے۔ اچانک کسی جانب سے ایک بڑا پتھر اس کے سر سے آ ٹکراتا ہے۔ زخم سے خون کی ایک پتلی سے لکیر جب پیشانی کو عبور کرنے لگتی ہے تو وہ رک جاتا ہے۔ پھر پتھر مارنے والے بچوں کی طرف رخ کر کے کہتا ہے: ''میرے بچو بڑے پتھر نہ مارو چھوٹی کنکریاں مار کر دل بہلاتے رہو''۔ بس ایک ہی پتھر سے اندیشہ اتر گیا۔ ایک منہ پھٹ لڑکا آگے بڑھتے ہوئے کہتا ہے: ''نہیں میرے بیٹے ایسی کوئی بات نہیں۔ میں چاہتا ہوں تمہارا شغل جاری رہے اور میرا کام بھی چلتا رہے۔ کنکریوں سے خون نہیں بہتا۔ پتھر لگنے سے خون بہنے لگتا ہے جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور بغیر وضو کے میں اپنے محبوب حقیقی کے سامنے سجدہ ریز نہیں ہو سکتا''۔

یمن کے شہر قرن میں ایک کوچے سے گزرنے والے یہ درویش عشق و مستی کی سلطنت کے بادشاہ حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ تھے۔ کعبہ محبت کا طواف کرنے والوں کا جب بھی ذکر چھیڑے گا تو حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی سرفہرست رہے گا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مستور (پوشیدہ) رہے

حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ، پر ہر وقت سکر اور مستی کی ایک کیفیت طاری رہتی تھی جس کی وجہ سے عوام الناس آپ کو مجنون تصور کرتے، مذاق اڑاتے اور بچے پتھر مارتے۔ چنانچہ آپ کی ولایت اور محبوبیت کا حال لوگوں سے پوشیدہ رہا۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مرقات شرح مشکوۃ میں حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی ولایت کے مستور (پوشیدہ) کی وجہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ مستجاب الدعوات تھے۔ چنانچہ ایسے لوگوں کی خدمت میں ہر نیک و بد شخص دعا کا طالب ہوتا ہے اور جمالی اولیاء اللہ کسی کو انکار نہیں کر سکتے یہ ممکن نہ تھا کہ نیک کے لئے دعا کرتے اور بروں کو نظر انداز کر دیتے چونکہ یہ بات حکمت الٰہی کے خلاف تھی اس لئے ان کا حال مستور رہا۔

احادیث مبارکہ میں خواجہ اویس قرنی کا ذکر خیر

حضرت سیدنا خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ سرکارِ دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث میں بھی ملتا ہے۔ چند احادیث کو حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف جمع الجوامع میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مشکوٰۃ کے آخری باب تذکرہ یمن و شام کے تحت اور حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ معدن العدنی میں تحریر فرمایا ہے۔ ان احادیث کا مفہوم ذکر اویس میں حضور فیض ملت محدث بہاولپوری نے مکمل شرح کے ساتھ بیان فرمایا فقیر تلخیصاً عرض کر دیتا ہے

فرمایا اس کا نام اویس ہے

سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قبیلہ مراد کا ایک شخص ہے" اس کا نام اویس ہے" وہ تمہارے پاس یمن کے وفود میں آئے گا۔ اس کے جسم پر برص کے داغ تھے جو سب مٹ چکے ہیں صرف ایک داغ جو درہم کے برابر ہے باقی ہے وہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اپنی والدہ ماجدہ کی بہت خدمت کرتا ہے جب وہ اللہ عزوجل کی قسم کھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرتا ہے۔ اگر تم اس کی دعائے مغفرت لے سکو تو لینا۔ (مسلم)

(نوٹ) ذکر اویس میں اس داغ کی وجہ بھی بیان کی گئی ہے جو تفصیل طلب ہے۔

میرا بہترین دوست اویس قرنی ہے

☆ حضرت ابن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : تابعین میں میرا بہترین دوست اویس قرنی (رضی اللہ عنہ) ہے۔ (حاکم، ابن سعد)

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میری امت میں میرا دوست اویس قرنی (رضی اللہ عنہ) ہے۔ (ابن سعد)

☆ سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یمن کی طرف رخ فرماتے سینہ مبارک سے کپڑا اٹھاتے اور فرماتے : میں یمن کی طرف نسیم رحمت پاتا ہوں۔ (حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ومولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے تصریح فرمائی ہے کہ یہاں اشارہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی طرف ہے)

☆ محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی والہانہ محبت اور عاشقانہ اداؤں کو سنا تو تحسین فرمائی۔ روایات میں ہے کہ محبوب خدا ﷺ کبھی کبھی فرط محبت میں اپنے پیراہن کے بند کھول کر یمن کی طرف رخ کر کے فرماتے :

انی لاجد نفس الرحمن من قبل الیمن

مجھے یمن کی طرف سے رحمٰن کی خوشبو آ رہی ہے۔

یہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ ہی تھے جن کی بدولت یمن سے نسیم رحمت فضاؤں کو معطر کرتی تھی۔ چنانچہ مولانا جامی اسے شعر کے قالب میں یوں بیان کرتے ہیں

بوئے جاں می آید از سوئے یمن
از دم جاں پرور اویس قرن

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم پوری کرتا ہے

☆ سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ : تابعین میں میرا دوست اویس قرنی (رضی اللہ عنہ) ہے۔ اس کی ماں ہوگی جس کی وہ خدمت کرتا ہوں گا اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر بات کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم پوری کرتا ہے۔ اس کے جسم پر ایک سفید داغ ہوگا اے صحابہ! (رضوان اللہ اجمعین) تم اگر ملو تو اس سے دعا کروانا۔ (مسلم)

☆ سرکار مدینہ سرور قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میری امت میں بعض ایسے بھی ہیں جو برہنہ رہنے کے سبب مسجد میں نہیں آسکتے۔ ان کا ایمان لوگوں سے سوال کرنے نہیں دیتا۔ انہیں میں سے اویس (رضی اللہ عنہ) اور ہرم بن حیان (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ (ابن نعیم)

میری اُمت کی شفاعت کرے گا

☆ سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میری اُمت میں ایک اویس (رضی اللہ عنہ) نامی شخص ہوگا۔ ربیع ومضر (قبیلے) کے آدمیوں کے برابر میری اُمت کی شفاعت کرے گا۔ (ابن عدی)

☆ سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میری امت میں سے ایک شخص کی شفاعت سے قبیلہ مضر اور قبیلہ ربیع کے آدمیوں سے زیادہ لوگ بہشت میں جائیں گے اور اس کا نام اویس (رضی اللہ عنہ) ہوگا۔ (ابن شبیہ، مستدرک از ابن عباس)

☆ تاجدار کونین والی دارین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میری امت میں ایک شخص ہوگا جس کو لوگ اویس بن عبد اللہ قرنی (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں۔ تحقیق اس کی دعائے مغفرت سے میری اُمت قبیلہ ربیع وقبیلہ مضر کی بھیڑ بکریوں کے بالوں کے برابر تعداد میں بخش دی جائے گی۔ (ابن عباس)

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فرمایا : تابعین میں سے بہت ایک شخص ہے جس کا نام اویس (رضی اللہ عنہ) ہے اس کی ایک ضعیف والدہ ہے۔ اویس (رضی اللہ عنہ) کے ہاتھ پر برص کا نشان ہے۔ پس جب تم اس سے ملو تو اسے کہنا کہ امت کے حق میں مغفرت کی دعا کرے۔ (مسلم۔ انو نعیم)

اس حدیث مبارکہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو پہلے ہی سے فرمای دیا کہ تم حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے ملو گے بلکہ ملنے کی ترغیب بھی دلا دی اور امت کے حق میں دعائے مغفرت کرانے کا حکم بھی فرما دیا۔

مسلم شریف کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے عمر! یمن کی طرف سے ایک شخص آئے گا جس کا نام اویس ہوگا اس کے جسم پر پھلبہری کے داغ ہوں گے صرف ایک داغ درہم کے برابر رہ جائے گا۔ اس کی والدہ بھی ہیں جن کا وہ بے حد خدمتگار ہے اس کی شان یہ ہے کہ جب بھی وہ اللہ کی قسم کھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دیتا ہے۔ (تفصیل آتی ہے)

بے خبر ہو جو غلاموں سے

اس سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر امتی کے حالات کا علم ہے خواہ وہ کہیں بھی کسی بھی حال میں ہوا۔ اس لئے تو آپ نے سیدنا حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا نہ صرف نام بلکہ ان کی بیماری کی تفصیلات اور جسم پر ایک سفید داغ اس کے مقام اور اس کے درہم برابر ہونے کا پتہ دے دیا۔ ولایت اور نبوت کیلئے حجابات کچھ حیثیت نہیں رکھتے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے عاشق حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں سب کچھ جانتے ہیں تو دوسری طرف دیوانہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ بھی اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوائف سے جمال و واقعات سے بے خبر نہ تھے۔

احکام شریعت کا دار و مدار ظاہر پر ہے۔ اسی لئے تو عاشق و معشوق میں میں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حجاب نہ ہونے کے باوجود حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو تابعی کہا گیا صحابی نہ کہا گیا تفصیل کے لیے حضور فیض ملت محدث بہاولپوری کی تصنیف "حضرت خواجہ اویس قرنی تابعی کیوں؟ کا مطالعہ کریں۔

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کمالِ محبت

اللہ تعالیٰ نے حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو فطرت سلیمہ اور طبع صالح عطا فرمائی تھی جونہی آپ کے کانوں تک نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کی خبر پہنچی تو دل نے فوراً صداقت کی گواہی دی اور آپ نے اسلام قبول کرلیا پھر تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاقِ حسنہ اور اوصافِ حمیدہ سن کر آپ کے دل میں چراغ محبت فروزاں ہوگی

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد
بسا کیں دولت از گفتار خیزد

عشق صرف دیدار سے ہی پیدا نہیں ہوتا، بعض دفعہ محبوب کی باتیں سننے سے بھی آتش عشق بھڑک اٹھتی ہے۔ حضرت خواجہ کے من میں یہ آگ ایسے بھڑکی کہ اس نے دنیا و مافیہا سے بے نیاز کر دیا۔

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی

آپ پر ہر وقت وارفتگی کی حالت طاری رہتی لیکن اس سکر و مستی کے باوجود خودداری کا عالم یہ تھا کہ کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ کرتے۔ شتر بانی اور گٹھلیاں چن کر گزر اوقات کرتے۔ فجر کی نماز کے بعد اونٹ لے کر شہر سے باہر نکل جاتے اور رات کو واپس لوٹتے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

والدہ کی خدمت نے درجہ کمال تک پہنچایا

حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں بلکہ علماء امت نے آپ کو سید التابعین اور خیر التابعین کے لقب سے یاد کیا گیا ہے۔ آپ کو سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری مجلس نصیب نہ ہوسکی اس لئے صحابیت کا درجہ نہ پاسکے روایات میں ہے کہ آپ کی والدہ ضعیف و ناتواں تھیں چلنے پھرنے سے معذور تھیں۔ انہیں چھوڑ کر طویل سفر پر روانہ نہ ہوسکتے تھے۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر نہ ہوسکے لیکن حقیقت یہ ہے کہ مقام رضا اور مقام محبوبیت پر فائز ہونے والے اولیاء کے لئے بُعدِ مکانی اور بُعدِ زمانی کوئی حیثیت نہیں رکھتا چنانچہ یہ لوگ حضوری کی لذت سے سرفراز ہوتے ہیں بقولِ شاعر۔

گر در یمنی، بامنی، پیش منی
ور بے معنی، پیش منی در یمنی

اگر تو یمن میں رہتا ہے اور تیرا قلبی تعلق میرے ساتھ جڑا ہوا ہے تو تو میرا ہم نشین ہے اور اگر میرے سامنے بھی بیٹھا ہے لیکن تعلق قلبی میرے ساتھ استوار نہیں تو میرے لئے یمن میں بیٹھا ہوا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ابو جہل قریب رہ کر بھی دور رہا اور حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ یمن میں رہتے ہوئے بھی دیدار اور حضوری کی لذت سے سرشار ہے۔ تذکرۃ الاولیاء میں یہ روایت درج ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے استفسار پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چشم ظاہری کی بجائے چشم باطن سے انہیں میرے دیدار کی سعادت حاصل ہے۔

جبہ رسول کریم ﷺ

تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ سرور دو عالم ﷺ کے وصال کا زمانہ قریب آیا تو صحابہ کرام نے دریافت کیا کہ آپ کا مرقع (گدڑی) کس کو دیا جائے فرمایا اویس قرنی کو۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے تلاش بسیار کے بعد حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا پتہ معلوم کرلیا۔ حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے قبیلے کے ہی ایک آدمی نے کہا وہ تو پاگل اور دیوانہ ہے۔ وہ اس لائق نہیں کہ خلیفہ وقت ان سے ملاقات کرے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم اسی سے ملنا چاہتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ وہ اونٹ چرانے جنگل کی طرف نکل گئے ہیں۔ دونوں صحابی رضی اللہ عنہ جب وہاں پہنچے تو وہ نفل نماز ادا کر رہے تھے۔ آہٹ پا کر حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے نماز مختصر کردی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہاتھ پر برص کی علامت دیکھ کر پہچان لیا اور ہاتھ کو بوسہ دیا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو سلام بھیجا ہے پیراہن مبارک بھی بھیجا ہے۔ حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے نہایت تعظیم و تکریم سے وہ پیراہن مبارک لے کر اپنے سر پر رکھ لیا اور پھر ان مہمانوں سے الگ ہو کر اللہ کی بارگاہ میں پیراہن مبارک کے وسیلے سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی بخشش کے لئے اس وقت تک دعا کرتے رہے جب تک آپ کو قبولیت دعا کا الہام نہ ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے قبیلہ مضر اور ربیعہ کی بکریوں کی تعداد کے برابر امتِ محمدیہ کو بخشنے کا وعدہ فرمایا۔

وہ مشہور نہیں مقبول تھے

حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ شہرت اور نام و نمود سے کنارہ کش رہتے اور مستور رہنے کی کوشش کرتے۔ والدہ کے وصال کے بعد حالت یہ تھی کہ اگر ایک جگہ آپ کے روحانی مقامات اور کمالات کا دنیا کو پتہ چل جاتا تو وہاں نقل مکانی کر جاتے اور چھپتے پھرتے آپ اس حدیث قدسی کا مصداق تھے۔

اولیائی تحت قبائی لا یعرفھم غیری۔

میرے دوست میرے قبا کے نیچے ہیں جنہیں میرے سوا کوئی نہیں پہچانتا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عبادت وریاضیت کا یہ عالم تھا

کیمیائے سعادت میں ہے کہ حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ بعض راتیں رکوع میں اور بعض سجدے میں گزار دیتے اور فرماتے یہ رات رکوع والی ہے اور یہ رات سجدے والی۔ کسی نے پوچھا کہ حضرت اس قدر قوت آپ میں کیسے آ گئی کہ اتنی لمبی راتیں رکوع اور سجدے میں گزار دیتے ہیں۔ فرمایا کاش ازل تا ابد ایک ہی رات ہوتی جو میں رکوع اور سجدے میں گزار دیتا۔

خواجہ اویس فرضی شخصیت کا نام نہیں

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اتنے فضائل کی حامل شخصیت سے صدر اول کے لوگوں کا بے خبر رہنا ممکن نہیں ورنہ روایات میں بکثرت ان کا ذکر ہوتا۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ملاقات کے علاوہ کسی اور صحابی کی ملاقات کا ذکر نہیں ملتا۔؟؟
اس بات تفصیلی جواب حضور فیض ملت محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ۔

"حقیقت حال یہ ہے کہ خیر التابعین حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا ذکر کتب احادیث وطبقات رجال اور کتب صالحین میں اس کثرت اور تواتر سے ملتا ہے کہ انہیں ایک فرضی شخصیت قرار دینے کا دعویٰ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔"

حدیث شریف کی مستند ترین کتاب صحیح مسلم شریف میں آپ کے فضائل بیان کئے گئے ہیں مسند امام احمد بن حنبل، دلائل بیہقی، مسند ابو یعلیٰ اور مستدرک حاکم جیسی احادیث کی مستند کتابوں میں حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہونا ان کے وجود کے فرضی ہونے کی نفی کرتا ہے۔ طبقات کی جن کتابوں میں آپ کا ذکر ملتا ہے ان میں طبقات ابن سعد، امام عبدالوہاب شعرانی کی الطبقات الکبری، ابو نعیم اصفہانی کی حلیۃ الاولیاء نیز تاریخ ابن عساکر، تہذیب التہذیب، لسان المیزان اور میزان الاعتدال وغیرہ میں آپ کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

احوال ملتے ہیں۔کتب اولیاء میں حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی کشف المحجوب، حضرت شیخ فریدالدین عطار کی تذکرۃ الاولیاء، حضرت نوراللہ شوستری کی مجالس المومنین خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔بلکہ اولیاء کاملین کے تذکروں پر مشتمل کوئی کتاب اقلیم عشق کے تاجدار حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔

حیرت کی بات ہے کہ حضرت کے احوال وآثار اور فضائل ومناقب اس قدر کثرت اور تواتر سے مذکور ہونے کے باوجود بعض لوگ آپ کی شخصیت کے منکر ہیں یہ لوگ اپنے دعویٰ میں بعض ان روایات کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں جو بہت کمزور ہیں اور جن میں باہم تضاد پایا جاتا ہے۔چونکہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ دنیا کی نظروں سے چھپتے پھرے اور بعض خواص کے علاوہ اہل قرن بھی ان سے واقف نہیں تھے اور جو جانتے تھے وہ بھی انہیں صرف ایک دیوانہ ہی تصور کرتے رہے۔اس لئے اگر اس دور کے بعض اہل علم نے ان کے بارے عدم واقفیت کا اظہار کیا ہو تو تعجب کی بات نہیں۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول ہے کہ اگر کوئی چیز کسی کے ہاں پایہ ثبوت کو نہ پہنچی ہو تو یہ ضروری نہیں کہ دوسروں کو بھی اس کا علم نہ ہو۔

(ذکر اویس بحوالہ لطائف نفیسہ فی فضائل اویسیہ)

وہ شہرت کو پسند نہیں کرتے

اصولاً ہر زمانے میں ان اشخاص کے حالات و واقعات لوگوں کے علم میں آتے ہیں جو کسی حیثیت سے نمایاں ہوں۔شہرت کو ناپسند کرنے والے عزت نشینوں کے بارے میں ایک عرصہ تک اہل قلم تک کو واقفیت نہیں ہوتی اور اس کا ایک واضح ثبوت صحابہ کرام کا دور ہے۔خود صحابہ کرام کے متعلق یہ دعویٰ محال ہے کہ یہ صحابی سے اس عہد کے لوگ آگاہ تھے یا ان کے تمام حالات و واقعات احاطہ تحریر میں لائے گئے۔آج صرف انہیں صحابہ کرام کے حالات بقدر سعی و جستجو معلوم ہیں۔جنہوں نے کوئی علمی یا عملی کارنامہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سرانجام دیتے یا سلسلہ روایت میں جن کا کہیں نام آ گیا۔ بعض کے صرف نام ہی معلوم ہیں اور یہی صورت حال مدت مدید تک حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ ایسے گوشہ نشین تابعی کے ذکر واذکار سے متعلق رہی اس لئے ان کی شخصیت کے متعلق شک پیدا کرنے والی روایات بنظر تحقیق مشتبہ قرار دی جاسکتی ہیں۔ ان روایات کی کوئی سند نہیں دی گئی اور یہ بات محدثانہ اصول کے خلاف ہے چنانچہ ایسی تمام تر روایات ساقط الاعتبار اور نا قابل استناد ہیں۔

خواجہ اویس قرنی مستور کیوں رہے؟

اب رہا یہ سوال کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی ولایت کے اخفا کی وجہ کیا تھی اور آپ دور صحابہ کرام میں کیوں مستور الحال رہے؟ تو اس کا ایک جواب تو وہی ہے جو ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقات شرح مشکوۃ میں بیان فرمایا کہ چونکہ حضرت خواجہ مستجاب الدعوات تھے (اور اسکا ثبوت یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کرانے کی تلقین فرمائی تھی نیز ان کے بارے فرمایا تھا کہ وہ ان لوگوں میں سے ہیں جو قسم اٹھا دیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری فرما دیتا ہے۔ (معینی) چونکہ ایسے لوگوں کی خدمت میں ہر نیک و بد اور مجرم بھی دعا کا طالب ہوتا ہے اور یہ جمالی مردان خدا کسی کو انکار نہیں کر سکتے یہ ممکن نہ تھا کہ نیک کے لئے دعا کرتے اور دوسروں کو نظر انداز کر دیتے۔ چونکہ یہ بات حکمت الٰہی کے خلاف تھی اس لئے ان کا حال پوشیدہ رہا۔ دوسری وجہ مستور رہنے کی مولف لطائف نفیسیہ یہ بیان کرتے ہیں کہ اولیاء کی ایک جماعت کا اپنے آپ کو چھپانا اس غیرت کی وجہ سے ہوتا ہے جو محب کو اپنے محبوب کے بارے ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت الشیخ محی الدین ابن عربی کتاب فتوحات میں لکھتے ہیں : طائفہ محبان میں غیرت بہت زیادہ ہوتی ہے اس لئے وہ بسبب غیرت چھپے ہوئے ہوتے ہیں کیونکہ غیرت محبت کا ایک وصف ہے چنانچہ یہ لوگ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اپنے محب ہونے کو ظاہر نہیں ہونے دیتے۔حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں رجال الغیب میں شامل تھے اور یہ لوگ مستور الحال ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ملا علی قاری معدن العدنی میں لکھتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں قطب ابدال حضرت اویس رضی اللہ عنہ تھے کیونکہ وہ مخفی الحال تھے امام یافعی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ودیعت شدہ رشک غیرت کی وجہ سے قطب ابدال لازماً مستور الحال ہوتا ہے انہیں کے بارے میں حق تعالیٰ فرماتا ہے۔اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری (لطائف نفیسہ)

جنگ صفین میں شہید ہوئے

حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کی ان کی طرف سے جنگ صفین میں حصہ لیا اور جام شہادت نوش کیا۔

جدہ میں یوم رضا کی تقریب

حضرت سید محمد حسن شاہ المدنی نے محفل کا آغاز تلاوت کلام مجید سے کرنے کے لیے قاری محمد صدیق نقشبندی (ممبر میلاد مصطفی کمیٹی مکہ مکرمہ) کو دعوت دی ۔ بحضور سرور کونین والی دارین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہدیہ نعت شریف پیش کرنے کے لیے حضرت سید شوکت حسین قادری اویسی ۔خطاط محمد انور محترم جاوید اقبال قادری قلندری و دیگر احباب نے حاصل کی۔

چونکہ آج (19 صفر المظفر) کی تقریب میں مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت سیدی امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ والرضوان کے یوم وصال کی مناسبت سے محفل میں ان کا ذکر مبارک بھی ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ

فقیر نے اپنی گفتگو میں بتایا کہ 1323ھ کو جب امام احمد رضا دوسرے سفر حج پر تشریف لے گئے اس موقع پر علامہ شیخ کمال صالح مکی علیہ الرحمہ نے علم غیب مصطفی ﷺ سے متعلق کچھ سوالات جو معترضین کی طرف سے آئے تھے، آپ کی خدمت میں پیش کیے۔ اور استفسار کے بعد فرمایا کہ جواب ایسا ہو کہ معترضین کے دانت کھٹے ہو جائیں۔ آپ نے کم وبیش 8 گھنٹے کی مدت میں برجستہ قلم برداشتہ الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ تحریر فرمایا۔ جس میں علومِ مصطفی علیہ الصلوٰۃ والثناء پر مدلل، تحقیقی گفتگو کی گئی۔ اسی شب شریف مکہ کی محفل میں عالم اسلام سے آئے ہوئے علما کے سامنے پڑھ کر سنایا گیا۔ نصف کتاب کی سماعت کے بعد محفل برخواست ہوئی، بقیہ حصہ دوسری شب سنایا گیا۔ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علمِ پاک کے اثبات پر قلم برداشتہ کئی سو صفحات پر اس تحقیقی جواب پر جلیل القدر علما نے تقریظات اور تصدیقات تحریر فرمائیں، جن کی تعداد پروفیسر مسعود احمد نقشبندی علیہ الرحمہ کے مطابق 250 کے لگ بھگ ہیں۔ اس پر زینت البلاد شام کے درجنوں علما کی تقریظات وتصدیقات بھی ہیں۔

دوسرے دن جمعۃ المبارک کو ہم جدہ سے مدینہ طیبہ واپس آگئے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عمرہ شریف کے لیے روانہ ہوا

۲۱ رصفر المظفر ۱۴۴۱ھ 20 اکتوبر 2019ء اتوار کو نماز عصر قدیم حرم نبوی شریف (ترکی حصہ) میں ادا کر کے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ آلہٖ وسلم میں سلام پیش کیا شیخین کریمین کو سلام عرض کر کے شام 7 بجے مدینہ منورہ ائیر پورٹ سے فلائی ناس ائیر سے جدہ آیا آج کے سارے وظائف جہاز میں مکمل کئے تقریباً 45 منٹ بعد جدہ ائیر پورٹ پر جہاز اترا عزیزم محمد صابر غوری گاڑی لئے منتظر تھا ہم سیدھے محمد عامر غوری کے گھر الھند اویہ میں پہنچے صفرہ پر لنگر سجا تھا فقیر نے ختم شریف پڑھا ماہ حاضر میں وصال فرمانے والے محبوبان خدا اولیاء کاملین کے ارواح مبارکہ کو ایصال الثواب کیا لنگر کھانے کے بعد صاحب خانہ کے لیے دعا کی فقیر نے نماز عشاء پڑھی اور سو گئے ۔شب پیر 3 بجے بیدار ہو کر تازہ وضو کیا نوافل تہجد ادا کر کے احرام پہنا اور محمد عامر غوری کے ساتھ عمرہ شریف کی ادائیگی کے لیے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے ۔حرم مکہ میں صبح 4 بجے کے بعد پہنچے باب الفہد سے داخلہ ہوا کعبہ معظمہ پر نظر پڑی تو بیساختہ دعا نکلی کہ میرے مالک رب العالمین بطفیل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھ نکمے کی ہر دعا قبول ہو امت مسلمہ کی بھلائی ہو صحن حرم میں نوافل ادا کر کے مصروف طواف ہوئے فقیر دوران طواف درود تاج شریف پڑھتا رہا رکن شامی اور حجر اسود کے درمیان ربنا آتنا فی الدنیا حسنہ آلیٰ آخر کا ورد رہا الحمدللہ اذان فجر تک طواف مکمل ہوا مقام ابراہیم کے سامنے دوگانہ ادا کر کے نماز فجر صفا و مروہ کے درمیان ادائی تقریباً چھ بجے تک سعی سے فراغت ہوئی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جامعہ اویسیہ بہاولپور کے فضلاء ادب واحترام سے حرمین شریفین میں خدمات انجام دے رہے ہیں

اس دوران جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے فاضل مولانا محمد رفیق عجمی (حرم مکہ میں کام کرتے ہیں) سے رابطہ ہوا تو انہوں نے کہا باب الفہد کے اندر مطاف کی طرف جاتے ہوئے سیڑھیوں کے قریب آپ کا منتظر ہوں مطلوبہ مقام پر پہنچ کر ان سے ملاقات کر کے بہت خوشی ہوئی کہ الحمدللہ جامعہ اویسیہ کے فضلاء نہایت ادب واحترام سے حرمین شریفین میں خدمات انجام دے رہے ہیں مولانا عجمی کا بیحد اصرار تھا کہ چلیں مکہ ٹاور میں آپ کے لیے ناشتہ کا اہتمام ہے فقیر نے کہا آپ سے ملاقات ضروری تھی ناشتہ تو ہم نے جدہ کرنا ہے۔عامر بھائی نے 30-8 بجے آفس پہنچنا ہے اس لیے معذرت مولانا عجمی خاصے مایوسی کے عالم میں خفاء دیکھائی دیئے فقیر نے ان سے بہت معذرت کی وہ اس شرط پر مانے کہ آئندہ حاضری میں آپ کچھ وقت مجھے ضرور دیں گے فقیر نے کہا آپ دعا کریں پھر جلد سے جلد آؤں اتنے میں حافظ غلام مرتضیٰ اویسی کا فون آیا کہ نیچے نفق (سرنگ) میں آپ انتظار کر رہا ہوں ہم جلدی سے مطلوبہ جگہ پر پہنچے تو وہ گاڑی لئے ہمارے منتظر تھے کہا میرے گھر عزیزیہ چلیں ناشتہ کریں ہم نے کہا آپ کے ذمہ خدمت یہ ہے کہ ہمیں ام المؤمنین سیدہ طیبہ بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں لے چلیں وہ حجون جنت المعلیٰ (قبرستان) میں لے آئے (ان کی مہربانی) ہم نے اماں حضور کی بارگاہ میں سلام عرض کیا و دیگر صحابہ کرام ومحبوبان خدا کو سلام پیش کیا ختم شریف پڑھ کر تمام اہل جنت (المعلیٰ) کو ہدیہ پیش کر کے شارع منصور پر آگئے۔عامر بھائی نے گاڑی یہاں پارک کی تھی ہم جدہ آگئے ناشتہ کیا اور سو گئے نماز ظہر کے لیے صابر بھائی نے بیدار کیا کھانا کھا کر ہم سوئے طیبہ روانہ ہوئے نماز عصر ومغرب راستہ میں ادا کی اور عشاء کے وقت مدینہ پاک پہنچے جمعرات اذان مغرب کے ساتھ مدینہ منورہ میں 25 صفر المظفر 1441ھ شروع ہے نماز مغرب فقیر نے قدیم حرم (ترکی حصہ) معروف چبوترہ اصحاب الصفہ کے قریب ادا کی نوافل وظائف وتلاوت کے بعد کمرے میں آیا تو چند مفید مضامین پڑھنے کو ملے جو نذر قارئین ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیدہ خاتون جنت کا اپنے بابا کریم کے مزار اقدس پر حاضری کی کیفیت

حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ جب حضرت فاطمۃ الزہراء آقائے دو جہاں ﷺ کے مزارِ اقدس پر حاضر ہوتیں تو آپ کی کیفیت اِس طرح ہوتی کہ قبرِ انور کی مٹی مُبارک اُٹھا کر آنکھوں پر لگا لیتیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کی یاد میں رو رو کر یہ اشعار پڑھتیں۔

ماذا ممن شم تربة أحمد
أن لا يشم مدى الزمان خواليا
صبت علىّ مصائب لو أنها
صبت على الأيام صرن لياليا

"جس شخص نے آپ کے مزارِ اقدس کی خاک کو سونگھ لیا ہے اسے زندگی میں کسی دوسری خوشبُو کی ضرورت نہیں۔ آپ کے وِصال کی وجہ سے مجھ پر جتنے عظیم مصائب آئے ہیں اگر وہ دِنوں پر اُترتے تو وہ راتوں میں بدل جاتے۔"

(ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ج ۲۔ ۱۴۳) (ابن قدامۃ، المغنی)

جو حمراء وادی سن کریاں

گذشتہ دنوں ہم ام النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیدہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار مبارک کی حاضری سے بہرمند ہو کر بدر شریف شہداء بدر کی بارگاہ میں سلام عقیدت پیش کیا اور مدینہ منورہ کے لیے قدیم راستہ اختیار کیا فقیر کو وادی حمراء کا تعارف کا بورڈ نظر آیا گاڑی چلانے والے اپنے بہت پیارے ساتھی محترم محمد خرم شبیر قادری بٹ سے دریافت کیا کہ یہ حمراء وادی وہی تو نہیں جہاں تاجدار گولڑہ سیدنا پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سرکار کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دیدار نصیب ہوا انہوں نے کہا واقعی یہ وہی وادی ہے پھر ہمیں اس وادی کو تفصیل سے دیکھنے کی تڑپ مزید ہوئی واقعہ کچھ اس طرح ہے: حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب حج پہ گئے تو مدینہ منورہ حاضری کے لیے جاتے ہوئے راستے میں وادیِ حمرا میں قیام کیا چونکہ سفر میں تھے اسلئے نمازِ عصر کی سنتیں غیر موکدہ ادا نہ کیں (جو کہ اک شریعی حکم ہے) دریں اثناء نیند نے غلبہ کیا اور سو گئے خواب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی آپ صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے مہر علی میرے دیدار کے طلبگار ہو کہ میری ہی سنتیں ادا نہ کیں. مہر علی خوشی اور گھبراہٹ کے ملے جلے احساس سے بیدار ہوئے چونکہ ابھی ابھی دیدارِ مصطفیٰ ﷺ ہوا تھا تو اس مستی میں یہ اشعار کہے

اَج سک متراں دی ودھیری اے
کیوں دلڑی اداس گھنیری اے
لوں لوں وچ شوق چنگیری اے
اج نیناں لائیاں کیوں جھڑیاں

یعنی آج محبوب کی چاہت بھی کچھ زیادہ ہے، اور اللہ جانے کیوں، آج بیچارے دل کی اداسی بھی پہلے سے کچھ زیادہ ہے۔ شوق کا یہ عالم ہے کہ ہر ایک رواں اپنی جگہ مشتاق ہے۔ آنکھیں ہیں تو وہ بھی ساون کے بادل کی طرح برسے جا رہی ہیں۔

خوشی اور احساسِ عطا کی مستی میں اپنی کیفیات کو لفظوں کی پوشاک پہنائی:

اَلطَّلِیْفُ سَرِیْ مِنْ طَلْعَتِہ
وَالشَّذُوْ بَدِیْ مِنْ وَفْرَتِہ
فَسَکَرْتُ ھُنَا مِنْ نَظْرَتِہ

نیناں دیاں فوجاں سر چڑھیاں
مکھ چند بدر شعشانی اے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

متھے چمکے لاٹ نورانی اے
کالی زلف تے اکھ مستانی اے
مخمور اکھیں ہن مدھ بھریاں

چہرہ مبارک گویا روشنیاں بکھیرتا چودھویں کا چاند ہے، ماتھے پر (نشانِ سجدہ) گویا ایک نورانی شعاع ہے۔ زلف مبارک نہایت سیاہ اور آنکھ مستانی ہے، خمارِ حسن سے آنکھیں ایسی بھرپور ہیں کہ گویا شرابِ ناب سے لبریز صراحیاں چھلک رہی ہوں

دو ابرو قوس مثال دسن
جیں توں نوک مژہ دے تیر چھٹن
لباں سرخ آکھاں کہ لعل یمن
چٹے دند موتی دیاں ہن لڑیاں

دونوں ابرو ایسے خوبصورت ہیں کہ گویا تنی ہوئی کمانیں ہوں۔ اور ان کمانوں سے پلکوں کے تیر چھوٹتے ہوں۔ ان کے لبان مبارک کا ذکر کرتے ہوئے میری قوتِ گویائی سوچ میں ہے ان کا رنگ صرف سرخ کہوں یا لعل یمن جیسا شفاف سرخ کہوں۔ (جب انہوں نے کلام فرمایا تو) دندان مبارک ایسے سفید اور ہموار کہ گویا سچے موتیوں کی خوبصورت مالا ہو۔

اس صورت نوں میں جان آکھاں
جانان کہ جانِ جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں
جس شان تو شاناں سب بنیاں

میری قوتِ گویائی حیران ہے کہ اس خوبصورت ترین صورت کو میں جان کہوں، جانان کہوں یا جانِ جہان کہوں، اگر سچ کہوں تو میں اسے اللہ کی شان کہتا ہوں، کہ اس شان سے ہی دنیا کی سب (ذیلی) شانیں وجود میں آئی ہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ایہہ صورت ہے بے صورت تھیں
بے صورت ظاہر صورت تھیں
بے رنگ دسے اس مورت تھیں
وچ وحدت پھٹیاں جد گھڑیاں

(مترجم اپنے آپ کو ان اشعار کا ترجمہ کرنے کے لائق نہیں پاتا۔ یہ بس سمجھنے والوں کیلئے ہیں)

دسے صورت راہ بے صورت دا
توبہ راہ کی عین حقیقت دا
پر کم نہیں بے سوجھت دا
کوئی ورلیاں موتی لے تریاں
ایہا صورت شالا پیش نظر
رہے وقت نزع تے روزِ حشر
وچ قبر تے پل تھیں جد ہوسی گذر
سب کھوٹیاں تھیسن تد کھریاں

اللہ کرے یہی صورت ہمیشہ پیشِ نظر رہے، جب نزع کا وقت ہو، اور جب قیامت کا دن ہو، قبر میں بھی اور جب پُل صراط سے ہمارا گزر ہو رہا ہو، (کہ اس صورت کو دیکھنے کی مستی میں ہم روح نکلنے کی سختی، قبر کی تنہائی، پُل صراط کا خوف اور روزِ قیامت کی ہیبت سب جھیل جائیں گے، اور اسی صورت کے پیشِ نظر ہونے سے اور حضور کی شفاعت سے) سب کھوٹے اور گناہگار لوگ بھی کھرے قرار پائیں گے یعنی بخشے جائیں گے۔

یُعْطِیْكَ رَبُّكَ داس تساں
فَتَرْضٰی تھیں پوری آس اساں
لج پال کریسی پاس اساں
وَالشَّفَعْ تُشَفَّعْ صحیح پڑھیاں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ نے آپ کو تسلی دی تھی کہ "یُعْطِیکَ رَبُّکَ" (آپ کا رب آپ کو اتنا عطا فرمائے گا) پس ہمیں "فَتَرْضیٰ" (حتیٰ کہ آپ راضی ہوجائیں گے) سے پوری امید ہے کہ سب کی لاج رکھنے والے، ہمیں اپنی شفاعت سے محروم نہ فرمائیں گے۔

پھر جب روضہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پہ حاضر ہوئے تو یہ اشعار پڑھے

لاہو مکھ تو بردِ یمن
منبھا نوری جھلک دکھلاؤ سجن
اوہا مٹھیاں گالیں الاؤ مٹھن
جو حمرا وادی سن کریاں

یارسول اللہ!! اپنے چہرہ مبارک سے یہ یمنی چادر کا پردہ کا اٹھائیے، اے انسانیت کے سجن! وہی دِلوں کو موہ لینے والی جھلک دکھلائیے، اے ہر مٹھاس سے میٹھے! وہی میٹھی میٹھی گفتگو فرمائیں ناں، جو آپ نے وادی حمراء میں فرمائی تھی۔

حجرے توں مسجد آؤ ڈھولن
نوری جھات دے کارن سارے سکن
دو جگ اکھیاں راہ دا فرش کرن
سب انس و ملک حوراں پریاں

اے محبوبِ امت! حجرہ مبارک سے مسجد کی طرف تشریف لائیے۔ ایک نورانی "جھات" (جھلک) کیلئے سب ترس رہے ہیں۔ سب انسانوں، فرشتوں، حوروں، پریوں یعنی دونوں جہانوں کی آنکھیں آپ کی تشریف آوری والی راہ

انہاں سکدیاں تے کرلاندیاں تے
لکھ واری صدقے جاندیاں تے
انہاں بردیاں مفت وکاندیاں تے
شالا آون وت بھی اوہ گھڑیاں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دیدار کیلئے ترستے اور تڑپتے لوگوں پر، (آپ کے نام پر) لاکھوں بار صدقے
واری ہوتے مشتاقوں پر، آپ کے نام پر مفت بک جانے والے غلاموں پر،
کاش کہ ایک بار پھر وہ گھڑیاں لوٹ آئیں اور دیدار نصیب ہو جائے۔

حضرت سیدنا پیر مہر علی کو پھر جب جاگتے ہوئے روضہ رسول اکرم صل اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
دوبارہ زیارت ہوئی تو یہ اشعار پڑھے

سُبْحَانَ اللّٰه مَا اَجْمَلَكَ
مَا اَحْسَنَكَ مَا اَكْمَلَكَ
کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا
گستاخ اکھیں کیتھے جا اڑیاں

(اللہ پاک ہے کہ اتنا خوبصورت، اتنا احسن، اتنا مکمل چہرہ مبارک تخلیق فرمایا۔
کہاں مہر علی اور کہاں آپ علیہ الصلوٰۃ السلام کے آگے کے دو دانت، میری
گستاخ آنکھوں نے کیا خوبصورت منظر دیکھ لیا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جی الحمدللہ مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہو چکا ہوں

23 دسمبر 2019ء پیر کو پی آئی اے کی فلائٹ سے کراچی شام 30-7 بجے مدینہ منورہ کے روانگی ہوئی ۔ مدینہ منورہ کے وقت کے مطابق رات ساڑھے نو بجے مدینہ طیبہ کے ائیر پورٹ جہاز نے لینڈ کیا۔ امیگریشن کے ہر کاؤنٹر پر سعودی حکومت نے عورتوں کو بٹھا رکھا ہے بڑی شرمندگی سی ہوتی ہے ۔بس مجبوری کے باعث امیگریشن کے بعد فقیر مطار(ائیر پورٹ) کی مسجد میں آ کر نوافل شکرانہ ادا کیے باہر آیا حافظ محمد احمد بہاولپوری گاڑی لئے منتظر ہیں ۔فقیر سید ھاسید الشہداء امیر طیبہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا قدمین کی طرف سے حاضر ہو کر ان کی خدمت میں سلام عرض کیا فاتحہ وکلمات حسنات پڑھ کر ان کو اور شہداء احد کی بارگاہ میں ہدیہ پیش کیا۔اور اپنے کمرے میں آ گئے ۔

☆آج 29 ربیع الآخر 26 دسمبر 2019ء یوم الخمیس نماز مغرب مسجد نبوی شریف باب مکہ کے اندر اس جگہ ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی جہاں میرے حضور قبلہ والد گرامی حضرت فیض ملت نوراللہ مرقدہ نے ایک طویل عرصہ اعتکاف کی سعادت حاصل کی یادوں کے چراغ روشن رہے ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے بچے زندہ ہوئے

آج شب جمعہ 29 ربیع الآخر 26 دسمبر 2019ء تقر 12 بجے عین گنبد خضریٰ شریف کے سامنے صحن حرم شریف گیٹ نمبر 39 کے قریب محترم جناب رفاقت علی صاحب نے دریافت کیا کہ میں مدینہ منورہ میں آنے خوش نصیب حضرات کو یہاں کے اہم مقامات کی زیارت کراتا ہوں جبل سلع کے قریب محلہ بنی حرام میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے مکان کے حوالہ سے بتاتا ہوں یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جابر کے بچوں زندہ کیا بعض لوگ حوالہ پوچھتے ہیں اس کے بارے بتائیں فقیر نے عرض کیا کہ میرے حضور قبلہ والد گرامی حضرت فیض ملت محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدہٗ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نے اپنی دو تصانیف" (1) المعجزات حصہ اول (2) حضور علیہ السلام کا مردے زندہ کرنا "میں اس واقعہ کا ذکر فرمایا ہے تفصیل اس کی کچھ یوں ہے کہ

غزوہِ خندق میں جب خندق کھودی جا رہی تھی تو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی اہلیہ محترمہ کے پاس آئے اور کہا کہ مجھے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرے مقدس پر بھوک کے آثار محسوس ہو رہے تھے، کیا تمہارے پاس کھانے پینے کے لئے کوئی چیز ہے؟ جواب دیا تھوڑے سے جَو اور ایک بکری کا بچہ ہے۔ اس کے بعد اس خوش قسمت صحابیہ نے جَو پیس لئے، بکری کے بچے کو ذبح کروایا اور کھانا تیار کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ مُقامِ خندق پہنچے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس وقت بہ نفس نفیس مٹی اٹھا رہے تھے۔ اور دوسری طرف حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر ایک حادثہ پیش آ گیا کہ اُن کے دو لڑکے تھے، ایک نے دوسرے سے کہا کہ آؤ میں تجھے دکھاؤں کہ والدہ نے بکری کیسے ذبح کرائی۔ یہ کہا اور اپنے بھائی کو ذبح کر ڈالا۔ جب ان کی والدہ نے خون بہتے دیکھا تو چلا اٹھی۔ لڑکا پریشانی کے عالم میں بھاگا اور تنور میں گر کر شہید ہو گیا۔ انہوں نے دونوں کو مکان کے اندر کمبل میں چھپا دیا اور خود سرکارِ دو عالم ﷺ کے لئے کھانا تیار کرنے لگیں۔ نبی کریم ﷺ تمام مہاجرین و انصار کو لئے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے آئے۔ حالانکہ ان کا گھر چھوٹا سا تھا۔ آپ نے فرمایا اے جابر! کیا تم چاہتے ہو اللہ تعالیٰ تمہارے گھر کو کشادہ فرما دے؟ عرض کیا ہاں یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) آپ دوزانو بیٹھ کر دعا فرمانے لگے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں دیکھ رہا تھا چھتیں بلند ہو رہی ہیں صحن کشادہ و فراخ ہو رہا ہے اور دیوار پیچھے ہٹ رہی ہے۔ (اللہ اللہ سبحان اللہ)

یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم برتن سے از خود کھانا نکالنے لگے۔ آپ نے فرمایا دس دس آدمیوں کی جماعت کو بلاتے جاؤ۔ یہاں تک کہ سب صحابہ اکرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کھانا کھا چکے تو آپ نے اپنے لئے طلب فرمایا۔ نیز فرمایا اے جابر! اپنے بچوں کو بھی بلاؤ تا کہ وہ میرے ساتھ کھانا کھائیں۔ بچوں کی والدہ نے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وہ آرام کر رہے ہیں۔آپ نے فرمایا ہم تو ان کے ساتھ ہی کھائیں گے۔پھر آپ خود کمرے میں داخل ہو کر ان بچوں کے پاس پہنچ گئے، کپڑا اٹھایا تو انہیں زندہ پایا گویا کہ وہ ایک دوسرے سے گلے مل رہے ہوں۔حضور ﷺ نے ایک بچہ کو دائیں اور ایک کو بائیں بٹھایا پھر بچوں نے حضور ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا۔

نبی کریم ﷺ مسکرائے اور فرمانے لگے۔اے جابر! میں تمہیں ایک خبر دیتا ہوں جس کی حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھے اطلاع دی۔عرض کیا یارسول اللہ (ﷺ) ارشاد! تو آپ نے تمام ماجرا کہہ سنایا جس طرح انہیں پیش آیا تھا۔اس پر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کی اہلیہ محترمہ بے حد مسرور ہوئے اور انہیں بہت ہی زیادہ خوشی ہوئی۔

(دلائل النبوۃ تصنیف امام بیہقی رحمتہ اللہ علیہ) شواہد النبوت از علامہ عبد الرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ۔104 مطبع مکتبہ حقیقیہ ,استنبول , ترکی) مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی

مدینہ منورہ میں پھسل کر گرے ہاتھ ٹوٹ گیا؟؟

ایک مشہور سنی صوفی عالم دین (علیہ الرحمہ) نے ۱۳۹۰ھ میں حج و زیارت کی سعادت حاصل کی۔مدینہ منورہ (زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً) میں پھسل کر گر گئے اور داہنے ہاتھ کی کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی۔درد زیادہ ہوا تو کلائی کو بوسہ دے کر کہا: اے مدینے کے درد! تیری جگہ میرے دل میں ہے تو تو مجھے یار کے دروازے سے ملا ہے۔

ایکسرے لیا تو ہڈی کے دو ٹکڑے آئے مگر انہوں نے علاج نہیں کرایا بلکہ روضہ مبارکہ پر حاضر ہوئے اور ادب باکھڑے ہو کر عرض کیا

یارسول اللہ ! صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرا ہاتھ ٹوٹ گیا ہے، اے عبد اللہ بن عتیک (رضی اللہ عنہ) کی ٹوٹی پنڈلی جوڑنے والے! اے معاذ بن عفراء (رضی اللہ عنہ) کا ٹوٹا بازو جوڑ دینے والے! میرا ٹوٹا ہاتھ جوڑ دیجئے۔

پھر آہستہ آہستہ ہاتھ کام کرنے لگا۔ڈاکٹر نے کہا کہ ہڈی اب تک ٹوٹی ہوئی ہے اور یہ خاص کرشمہ ہوا ہے کہ یہ ہاتھ طبی لحاظ سے حرکت نہیں کر سکتا۔سبحان اللہ! یہی نہیں، پھر ان عالم دین (علیہ الرحمہ) نے اسی ٹوٹے ہاتھ سے قرآن کریم کی ۲۰ جلدوں میں تفسیر بھی لکھی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ان عظیم عالم دین کا اسم گرامی حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی (علیہ الرحمہ) ہے۔ (بحوالہ : تفسیر نعیمی، جلد۹ صفحہ ۳۸۸)

خوش آمدید2020

اگر چہ ہم مسلمانوں کا اسلامی سال محرم الحرام سے شروع ہوتا ہے مگر اس وقت دنیا کے معاملات عیسوی سال سے چل رہے ہیں آج 29/دسمبر 2019ء اتوار ہے ۔نئے عیسوی سال 2020ء کے شروع ہونے میں دو دن باقی ہیں زہے نصیب کہ فقیر مدینہ منورہ کی خوشگوار صبح وشاموں میں ہے نور برساتا گنبد خضریٰ دیکھ لیتے ہیں آنکھوں کی پیاس بجھا لیتے ہیں دل منور ہو جاتا ہے۔آج میرے ایک بہت پیارے دوست نے چند دعائیہ اشعار بھیجے ہیں فقیر ہر اہل ایمان کے لیے یہ اشعار پڑھ کر آمین ثم آمین بول رہا ہے

رہے ہجر میں یا وصال میں
تُو رہے جیسے بھی حال میں
نہ آئے لغزش تیری چال میں
تُو رہے خدا کی ڈھال میں
جو ابھی ہو تیرے خیال میں
تجھے سب ملے نئے سال میں
تیرے اپنے سارے قریب ہوں
اور محبتیں بھی نصیب ہوں
جو رقیب ہیں وہ حبیب ہوں
وہ امیر ہوں جو غریب ہوں
رہے تیرا ستارہ کمال میں
تجھے سب ملے نئے سال میں
تیری سب دعائیں قبول ہوں
تُو نہ ہو تو سارے ملول ہوں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

غم جو بھی آئیں فضول ہوں
نصیب خوشیوں کو طُول ہوں
تُو کبھی نہ آئے زوال میں
تجھے سب ملے نئے سال میں
بڑے تیرے لیے بے چین ہوں
تیرے بچے قرۃ العین ہوں
جو خدا اور تیرے مابین ہوں
وہی تیرا نصب العین ہوں
تُو کبھی نہ آئے سوال میں
تجھے سب ملے نئے سال میں
تجھے فکر بھی ہو نماز کا
انجام ہو تیرے ہر آغاز کا
تجھے چلے پتہ اس راز کا
قبول ہونا ہے اس آواز کا
جو ندا ہو سوز و ملال میں
تجھے سب ملے نئے سال میں
تیرا ہاتھ دعا کو اٹھا کرے
تو میرے لئے بھی دعا کرے
جو چاہے تجھ کو ملا کرے
جا خدا تیرا بھی بھلا کرے
ہو ہر چاہت تیری فال میں
تجھے سب ملے نئے سال میں

بجاہ نبی الکریم سید الانبیاء وخاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض اویسی رضوی۔
مدینہ طیبہ 3/جمادی الاُولیٰ 1441ھ اتوار

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

باب الحرمین جدہ شریف روانگی

4 رجمادی الاُولیٰ 1441ھ 30 دسمبر 2019ء پیر شریف کا روزہ قدیم حرم نبوی شریف باب النساء کے اندر معروف اصحاب الصفہ کے قریب افطار کیا جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے فضلاء قاری نذیر احمد نقشبندی مقیم مدینہ منورہ کے ہمراہ عمرہ شریف کے لیے آئے ہوئے مولانا محمد قاسم نقشبندی و مولانا محمد اسلم نقشبندی (اڈہ تیرہ سولنگ بہاولپور) ملنے کو آئے حاجی سعید احمد قادری یو کے والے تو پہلے دن سے ہی فقیر کے ساتھ ہیں خوب دعاؤں کا سلسلہ جاری رہا التجائیں ہوتی رہیں۔ جدہ کے عزیز محترم محمد صابری غوری کا فون آیا کہ گاڑی مسجد بلال کے قریب پارک کر رہا ہوں آپ تیاری کریں تا کہ سلام بحضور سید الانام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیش کر کے ہم جدہ کے لیے روانہ ہوسکیں فقیر اپنے کمرے میں آیا تیار کی حاجی سعید احمد صاحب کو ساتھ لیا اتنے میں صابر بھائی پارکنگ میں آگئے۔ وہاں سے ہم سیدھے سید الشہداء امیر طیبہ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے حضور جبل احد کے دامن میں حاضر ہوئے سلام وکلام کا نذرانہ پیش کیا اجازت چاہی اور عازم جدہ ہوئے مدینہ منورہ سے جدائی بہت مشکل ہے اگر چہ مختصر ہی کیوں نہ ہو کیونکہ زندگی کا کیا بھروسہ تڑپتے دل کے ساتھ جدائی کے یہ تیر برداشت کرنے پڑتے ہیں۔

فقیر نے راہ طیبہ میں نماز عشاء ادا کی معلوماتی باتیں سنتے سناتے شب منگل 4-30 بجے جدہ پہنچے تو صابر بھائی کے گھر میں وسیع لنگر نبوی شریف تیار تھا سفرہ بچھایا گیا ہم نے خوب سیر ہو کر لنگر کھایا تازہ وضو کیا اور فقیر نے مناسب سمجھا کہ نماز فجر پڑھ کے سو جائیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یہ شعر بہت ہی پسند آیا

آپ یاد آئیں تو پھر یاد نہ آئے کوئی
غیر کی یاد میرے دل سے بھلائے رکھنا

آج دوران سفر اور جدہ پہنچ کر یہ شعر پڑھنے کو ملا حسب حال ہی ہے کیونکہ گذشتہ دو دنوں سے فقیر بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض گذار ہے۔ کہ

محبت غیر کی مجھ سے چھڑا دو یارسول اللہ
مجھے اپنا ہی دیوانہ بنالوں یارسول اللہ
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض اویسی رضوی۔
حال مقیم باب الحرمین جدہ حجاز مقدس۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

2019ء کا آخر دن 2020ء کا پہلا دن جی

الحمدللہ دن گذرا مکہ میں تو رات مدینے میں

5/جمادی الاُولیٰ 1441ھ 31 دسمبر 2019ء منگل نماز فجر پڑھ کر ہم سو گئے تقریباً 12 بجے بھائی محمد صابر غوری نے بیدار کیا کہ ناشتہ کرلیں ہم نے غسل کیا احرام کی چادریں نکالیں اتنے میں صابر بھائی ناشتہ لے آئے ہم نے جی بھر کے ناشتہ کیا اور احرام باندھ کر عمرہ شریف کی نیت کرلی تلبیہ پڑھتے ہوئے ہم جدہ سے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے تقریباً 2 بجے حرم مکہ میں داخل ہو کر کعبہ معظمہ کا دیدار کیا آنکھیں بھر آئیں جی بھر کر دعاؤں کیں نماز ظہر مستجاب کے سامنے ادا کرنے کا لطف آگیا ہم اپنی قسمت پہ نازاں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آج کا دن ہم غریبوں کو اپنے گھر کے پھیرے عطاء فرمادیئے ہم سوشل میڈیا پر دیکھ رہے تھے کتنے ہیں جو نیو آئیر نائٹ کے نام پر طوفان بدتمیزی مچا رکھا ہے آنے والی رات میں کیا بے حیائی وفحاشی کا سیلاب ہوگا ایسے میں شہر مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حاضری عمرہ کی ادائیگی فقیر کے لیے سعادت کی معراج ہے۔ مغرب تک ہم عمرہ شریف کے ارکان کی ادائیگی سے فارغ ہو کر جدہ روانہ ہو گئے۔

سیدہ ام المؤمنین کی یاد میں

باب الحرمین جدہ شریف میں محترم محمد یونس غوری کے گھر ہنداویہ البلد میں سیدہ ام المؤمن حضرت بی بی خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کی بارگاہِ میں ہدیہ عقیدت پیش کرنے کے لیے خوبصورت محفل سجائی گئی تلاوت ونعت خوانی کے بعد فقیر نے کہا ہم کتنے خوش قسمت ہیں کہ آج ہم ایک مقبول عبادت کرنے کی سعادت حاصل کئے ہوئے ہیں جبکہ 2020ء کے آنے پر غیر مسلم اقوام کے علاوہ بعض مسلم نادان بے حیائی و بے شرمی کی حدیں پار کی ہوئی ہیں میڈیا پر ایک طوفان بدتمیزی بپا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نیو ائیر نائٹ کے نام پر بے حیائی، بدمعاشی اور شراب نوشی مسلم معاشرے پر بدی کی یلغار ہے۔ نہ یہ اسلامی تقویم کے مطابق نیو ائیر نائٹ ہے، اور نہ ہی اسلامی تعلیم کے مطابق یہ نیو ائیر نائٹ منانے کا طریقہ ہے۔ کرسمس اور نیو ائیر نائٹ کے موقع پر شیطان کو سرِ عام چھٹی دینے سے روحانی اور اخلاقی اقدار کا جنازہ نکالا جا رہا ہے۔

ایسے میں ہم اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کریں آج 2019ء کی آخری شب ایک پاکیزہ محفل عطاء فرمائی ۔فقیر تو اور زیادہ اللہ اور اس کے پیارے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا شکر گذار ہے کہ آج 2019ء کا آخر دن عمرہ شریف کی سعادت ملی شب کو اہل ایمان کی عظیم ماں سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت بی بی خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں عقیدت پیش کرنے کی سعادت۔(ان کی فضائل پر فقیر نے گفتگو کی جو ایک علیحدہ شائع ہوگی)

ہم مدینے چلے

محفل کے اختتام پر شب بدھ 12 بجے عیسوی سال 2020ء شروع ہوا تو ہم فقیر مدینہ منورہ کی جانب عازم سفر ہیں محترم محمد عامر غوری نے ہمیں جدہ موقف (اڈے) پر پہنچایا وہاں جی ایم سی (گاڑی) مدینہ طیبہ جانے کے لیے تیار تھی اس میں دو سورایاں کم تھیں ہم آئے تو گاڑی فل ہوئی حاجی سعید احمد قادری کے کہنے پر (سواق) ڈرائیور نے فقیر کے لیے فرنٹ سیٹ خالی کرائی۔ دعائے سفر پڑھ کر ہم سوئے طیبہ روانہ ہوا راستہ میں محطہ (پیٹرول پمپ) پر ڈرائیور نے گاڑی روکی ہم نے تازہ وضو کیا اور پھر سے ہم کوئے جاناں روانہ ہوئے راستہ بھر درود شریف کا ورد زباں رہا گاڑی 140 کی سپیڈ سے دوڑتی ہوئی تقریبا صبح 4-30 بجے سید البلاد مدینہ طیبہ میں آن پہنچی جب ہم شارع قربان مسجد بلال کے قریب کبری (لوہے کی پل) پر اترے تو مسجد نبوی شریف کے میناروں سے اذان تہجد کیا سنائی دی کہ قرار آ گیا۔ یوں۔ دن گذرا مکہ میں اور رات مدینے میں۔

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض اویسی رضوی مدینہ منورہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

زنا ایک گندی وباء

عورت صرف ایک مرد کیلئے ہے دوسرے کے پاس نہیں جا سکتی اگر ایک سے زیادہ لوگوں کو ملنے سے عورت کے اندر زہر پیدا ہو جاتا ہے اور وہ ایڈز AIDS + غیر مسلمز کی حرکتیں دوسرے کو برباد کرنے کی ہیں؛ یاد رکھیں زنا موت ہے وہ بھی ایڈز کی صورت میں؛ اپنے بچوں کو اس لعنت سے بچائیں برائیوں کو جڑھ سے نکالنے میں مہم کا حصہ بنیں؛ یورپ جس سیکس ایجوکیشن اور جس جہنم کے گڑھے کی طرف ہمارے سکولز اور کالجز اور یونیورسٹیز کو دھکیل رہا ہے اسکے بارے میں بھی تھوڑا سا سنو! پڑھو!

پاکستان آج کل دنیا کا سب سے زیادہ PORN (فحش سیکس) فلمیں دیکھنے والا ملک بن گیا ہے۔

جب کہ ہماری قوم کا 60 فیصد نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ دنیائے کفر اس قوم کو بدنام کرنے پہ متحد ہو چکے ہیں۔

یہ ان کا 5 جنریشن وار کا ایک حربہ ہے x ویڈیوز کے معاشرے پر بد اثرات؛

1: بے اولاد افراد کا بڑھ جانا

2: دماغی کینسر

3: طلاق کا بڑھ جانا

4: مثبت سوچ کا ختم ہو جانا

اور کم عمری میں بالغ ہو جانا

ہم جب شوشل میڈیا کے ذریعے ڈیم بنوا سکتے ہیں

موبائل لوڈ پر ٹیکس ختم کروا سکتے ہیں

زینب کو انصاف دلوا سکتے ہیں

شوشل میڈیا پر پاک فوج کے خلاف دنیائے کفر کی چلنے والی مہم بند کروا سکتے ہیں تو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہم تمام پورن سائٹس پاکستان میں ہمیشہ کے لیے بند کروا سکتے ہیں۔
آج سے پہلے اس چیز کو حضرت سلطان صلاح دین ایوبی نے مکمل بند کیا تھا
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے جس کا مفہوم ہے؛
"تم جن کی مشابہت اختیار کرو گے انہی کے ساتھ شمار کے جاؤ گے۔
کیا پتا آپ کا ایک فارورڈ میسج آپ کو سلطان کا سپاہی بنا دے۔
ہمارا مقصد:
تمام Porn سائٹس پر ہمیشہ کے لیے پابندی عائد کرنا ہے.
#Block_All_Porn_Websites_in_Pakistan
ہم لوگ ہر روز کئی گھنٹے Mobile 24 استعمال کرتے ہیں آج اس کام کے لیے بھی
استعمال کرو اس Message کو تب تک Forward اور SHARE
کرتے جاؤ جب تک گندی فلمیں مکمل طور پر پاکستان میں Block نہ ہو جائیں۔
جو جو ایسا چاہتے ہیں وہ یہ POST اپنے سارے GROUPS میں شیئر کریں۔
Bhaio Behno Islam ky lye zaror share karna
Social Media pe;
WhatsApp
IMO
Twitter
Facebook
آمل کر آج یہ کام کریں۔اپنی نسل کا مستقبل سنواریں
پاکستان کو گندگی سے پاک کریں۔
جو ایسا نہیں چاہتا وہ بیشک اسے Share نہ کرے وہ چاہتا ہے کہ ہماری نسل اس گندگی
کی دلدل سے نہ بچے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اگر ایسا ہو جائے تو بہت سی برایوں سے ہمارا ملک بچ سکتا ہے۔
اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہمارا رب ہم پر راضی ہو سکتا ہے
یہ اہم پیغام خدارا خود بھی پڑھئیے اور دوسرے مسلمانوں تک ضرور پہچائیے اور اپنی قوم وامت پر رحم کریں۔شکریہ!

آہ مولوی محمد حامد اویسی

آج 7 جمادی الا ُولیٰ 1441ھ 2 رجنوری 2020ء جمعرات فقیر نماز فجر کے بعد سو گیا 1 بجے بیدار ہو کر حرم شریف جانے کی تیاری کی حافظ محمد انور بن مولوی منظور احمد بن حضرت استاذ نور احمد حال مقیم مدینہ منورہ ملنے آیا اسے قاری محمد انوار نے لنگر پیش کیا اور اس نے فقیر کو اپنی گاڑی پر حرم نبوی شریف پہنچا فقیر نے نماز ظہر باب البجرہ کے اندر ادا کی اور قدیم حرم نبوی ترکی حصہ معروف چبوترہ اصحاب الصفہ کے قریب آج کے وظائف تلاوت دلائل الخیرات شریف' دعائے حزب البحر شریف درود مستغاث شریف مکمل کئے افطاری اور نماز مغرب کے بعد اپنے کمرے میں آیا تو ولد العزیز حافظ محمد شہزاد اویسی سلمہٗ کا پاکستان گھر سے فون آیا کہ فقیر کے چچازاد بھائی مولوی محمد حامد اویسی ابن الحاج جام الہی بخش اویسی مرحوم فوت ہوئے اناللہ وانا الیہ راجعون مرحوم ایک طویل عرصہ سے صاحب فراش تھے ۔بااخلاق منسار باشرع نیک انسان تھے ان کا نام ہمارے پردادحضرت میاں جام محمد حامد اویسی مرحوم کے نام پر رکھا گیا۔بہت افسوس ہوا۔بتایا گیا کہ کل جمعۃ المبارک کو صبح 9 بجے ان کا جنازہ زرعی انجینئرنگ ورکشاپ قطعہ العمارہ موڑ بہاولپور میں ادا کیا جائے گا جبکہ ہمارے آبائی گاؤں بستی حامد آباد خانپور کٹورہ ضلع رحیم یار خان میں تدفین عمل آئے گی۔

فقیر نے ان کے ایصال الثواب کے لیے فاتحہ خوانی کا سلسلہ جاری رکھا مولانا غلام شبیر صابر باروی صاحب کے گھر حاضری ہوئی تو انہوں قرآن پاک کا ختم ان کے روح

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کو بخشا جبکہ فقیر نے مسجد قباء شریف میں ان کے نام کے نوافل ادا کئے ۔ سید الشہداء امیر طیبہ کے قدموں میں کھڑے ہو کر ان کی مغفرت کی دعا کی ۔شب جمعہ بوقت تہجد مواجہہ اقدس پہ حاضر ہو کر ان کا سلام بحضور سید الانام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عرض کیا احباب سے گذارش ہے ان کے لیے فاتحہ خوانی اور دعا مغفرت فرمائیں جزاکم اللہ فی الدارین ۔

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض اویسی رضوی مدینہ منورہ

حافظ احمد بخش کا نکاح پڑھایا

آج ہی نماز عشاء کے بعد شب جمعہ 9 بجے حرم نبوی شریف کے صحن میں باب قباء کے باہر جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے فاضل حافظ احمد بخش ولد خلیل احمد کا نکاح حضرت مولانا غلام شبیر صابرؔ باروی مقیم مدینہ منورہ کی بیٹی سے پڑھانے کی سعادت فقیر کے حصہ میں آئی تقریب نکاح میں بہت سارے احباب دولہا کے چچا محترم علامہ ابو فرحان محمد نعمان مع فیملی عجمان (یو آئی اے) اور دلہن کے والد گرامی ان کے برادران اور سید محمد حسن شاہ المدنی حاجی سعید احمد قادری (یو کے) محترم محمد سیف الحق جاوید محترم محمد سلیم شریک ہوئے ۔

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض اویسی رضوی مدینہ منورہ

دینی مسئلہ کس سے پوچھیں؟

آج کل عموماً دینی مسائل میں ہر آدمی مفتی بنا پھر رہا ہے فقیر نے آزمایا کہ جو استجاء کے مسائل نہیں جانتا وہ عقائد و نظریات کے مسائل پر بے باکانہ گفتگو کرتا نظر آتا ہے جو سراسر نقصان ہی نقصان ہے ۔آج دوران مطالعہ کسی صاحب دل کا مضمون پڑھنے کو ملا بہت پسند آیا جو نذر قارئین ہے ۔(مدینے کا بھکاری)

جس طرح ہر شعبے کے ماہر ہوتے ہیں بالکل اسی طرح مسائل دینیہ کے ماہر، اور اسپیشلسٹ وہ علما و فقہا و مفتیانِ کرام ہیں جو فقہِ اسلامی کے اندر مہارت رکھتے ہیں، دین کے مسائل پوچھنا انھیں حضرات سے لازم و ضروری ہے، اگر اس کے برعکس کیا جائے اور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اس کام کو بچوں کا کھیل سمجھ لیا جائے اور ہر ایرے غیرے سے دین کے مسائل پوچھنا اور سمجھنا شروع کر دیا جائے (جیسا کہ آج کل عام ہے) تو صورتِ حال ایسی بھی ہو جاتی ہے بلکہ اس سے بھی نازک تر ..... مندرجہ ذیل واقعے سے اندازہ لگائیے! چناں چہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ہم اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے شاگرد مسجد کے حلقۂ درس میں موجود تھے، اُن شاگردوں میں "حضرت طاؤس، سعید بن جُبیر اور سیدنا عکرمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم بھی موجود تھے، اُس وقت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز پڑھ رہے تھے، اچانک ایک شخص آ کر ہم سے پوچھنے لگا کہ تم میں کوئی مفتی ہے؟ ہم نے کہا: اگر کوئی مسئلہ تم کو پوچھنا ہے تو پوچھو! وہ شخص کہنے لگا میں جب بھی پیشاب کرتا ہوں آخر میں کچھ سفید رطوبت نکلتی ہے، ہم نے پوچھا کیا وہ رطوبت منی کی شکل ہے جس سے بچہ پیدا ہوتا ہے؟ اُس شخص نے کہا جی ہاں، ہم نے اُس سے کہا اس طرح کی رطوبت نکلنے کے بعد تم پر غسل واجب ہے ..... ہمارا جواب سُن کر "اناللہ وانا الیہ راجعون" کہتے ہوئے وہ شخص واپس جا رہا تھا، اتنے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جلدی سے اپنی نماز مکمل کر کے حضرت عکرمہ سے فرمایا اس آدمی کو میرے پاس لے آؤ، یہ کہ کر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے تم لوگوں کا کیا خیال ہے کہ اس شخص کو تم نے جو فتویٰ دیا ہے کیا وہ کتاب اللہ سے تھا؟ ہم نے کہا: نہیں، پھر فرمایا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرامین مبارک سے تھا؟ ہم نے کہا جی نہیں، پھر فرمایا کیا صحابہ کرام کے اقوال سے تھا؟ ہم نے کہا جی نہیں، فرمانے لگے پھر کس بُنیاد پر تم نے یہ فتویٰ دیا؟

ہم نے عرض کی ہم نے اپنی رائے سے فتویٰ دیا؛ اس کے بعد فرمانے لگے کہ اسی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک فقیہ (یعنی عالمِ شریعت) شیطان لعین پر ہزار عابد (عبادت گزار) سے زیادہ بھاری ہے اتنے میں وہ شخص حاضر ہوا، اس کی طرف متوجہ ہو کر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس سے دریافت کیا، تم یہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بتاؤ! جب وہ رطوبت تم سے خارج ہوتی تھی اس وقت تم اپنی شرم گاہ میں کوئی لذت محسوس کرتے تھے؟اس نے کہا : نہیں، پھر پوچھا :اپنے دل میں کوئی لذت محسوس ہوتی تھی؟ اس نے کہا نہیں، پھر فرمایا کیا تم اپنے جسم میں کوئی بے حسی کی کیفیت محسوس کرتے تھے ؟اس نے کہا : جی نہیں، اس آدمی کی یہ تمام باتیں سُننے کے بعد سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا : یہ رطوبت پیٹ کی ٹھنڈک کی وجہ سے خارج ہوتی ہے تمھارے لیے اس میں وُضو کافی ہے (غسل کی ضرورت نہیں)

(اخلاق العلماء لِل آجری، ص ۴ ،ط مکتبۃ الحرمین، الامارات العربیۃ المتحدہ دوبئی)

سبق۔اس واقعہ سے اندازہ لگانا ذرا بھی مشکل نہیں ہے کہ دینی مسائل کس سے پوچھنے چاہیں اور جواب کس کو دینا چاہیے .....مادر پدر آزادی کا یہ حال ہو چکا ہے کہ مسئلہ پوچھنے والے نااہل سے پوچھ رہے ہوتے ہیں اور جس کو مسئلہ نہ آتا ہو وہ بھی بے دھڑک جواب دینے کو اپنا فریضہ سمجھتا ہے، پھر جو نتیجہ نکلتا ہے وہ روزمرہ زندگی میں دیکھنے کو ملتا رہتا ہے لہٰذا مسلمانو! مسئلہ ہمیشہ دارالافتا (جہاں فتویٰ دیا جاتا ہو) سے یا کسی مستند سُنّی عالم دین سے ہی پوچھیے تاکہ شرعی راہ نمائی درست طریقے سے ہو سکے اور سطحی علم والوں کو بھی چاہیے کہ مسئلہ اُسی صورت بتائیں جب صحیح آتا ہو ورنہ لا اعلم (میں نہیں جانتا) کہہ کر کسی بڑے عالم و مفتی کی راہ دکھائیں۔

کوئی بے چین ہے طیبہ میں آ کر سر چھپانے کو

آج 9 جمادی الاُولیٰ 1441ھ 4 جنوری 2020ء ہفتہ کو نماز عصر و مغرب اور آج کے وظائف قدیم حرم نبوی شریف میں ادا کئے۔

باب المدینہ کراچی سے کریم بھائی نے التجاء بحضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اشعار بھیجے فقیر نے برستی آنکھوں سے اصحاب الصفہ کے چبوترہ کے قریب پڑھے لطف آگیا ۔آپ بھی پڑھیں مدینہ طیبہ کی حاضری کا ذوق بڑھے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لپٹ کر روضۂ اطہر سے اے بادِ صبا کہنا
تڑپتا ہے جدائی میں اک بے نوا کہنا
مرے اشکوں کو لیجانا چھپا کر اپنے آنچل میں
بچشمِ نم رسُولِ پاک سے پھر مدعا کہنا
ادب سے رحمتِ کونین کی دہلیز پر جھک کر
کوئی اُترن نقوشِ پا کی ہو جائے عطا کہنا
یہ کہنا یارسول اللہ بہت مجبور ہے
ہری ہوتی نہیں اس کی کبھی شاخِ دعا کہنا
کوئی بے چین ہے طیبہ میں آ کر سر چھپانے کو
کرم کی ہو کرم کی ہو نظر بہرِ خدا کہنا
یہ کہنا دل کی ہر دھڑکن سلامِ شوق کہتی ہے
صبا پھر زیرِ لب کریم آقا سے حرفِ التجا کہنا
نہیں ہے مختلف کردار اپنا زرد پتوں سے
نہیں ہے عہدِ ناپرساں میں کوئی آسرا کہنا
یہ شبنم کہہ رہی تھی آج مجھ سے صحنِ گلشن میں
آنسو سلگ اُٹھیں تو نعتِ مصطفیٰ کہنا

(صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

سلسلہ اویسیہ واقعی افسانہ نہیں بلکہ حقیقت ہے؟

اور قبل ازعشاء فقیر مکان پر آگیا قدرت اللہ شہاب کے شہاب نامہ سے ایک بہت خوبصورت تحریر پڑھنے کو ملی جو نذر قارئین ہے۔

وہ لکھتے ہیں کہ" ایک بار میں کسی دور دراز علاقے میں گیا ہوا تھا وہاں پر ایک چھوٹے سے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

گاؤں میں ایک بوسیدہ سی مسجد تھی۔ میں جمعہ کی نماز پڑھنے اس مسجد میں گیا ہوا تھا، تو ایک نیم خواندہ سے مولوی صاحب اردو میں بے حد طویل خطبہ دے رہے تھے۔ ان کا خطبہ گزرے ہوئے زمانوں کی عجیب وغریب داستانوں سے اٹاٹ بھرا ہوا تھا۔ کسی کہانی پر ہنسنے کو جی چاہتا تھا، کسی پر حیرت ہوتی تھی، لیکن ایک داستان کچھ ایسے انداز سے سنائی کہ تھوڑی سے رقت طاری کر کے وہ سیدھی میرے دل میں اتر گئی۔ یہ قصہ ایک باپ اور بیٹی کی باہمی محبت واحترام کا تھا۔ باپ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھے اور بیٹی حضرت سیدہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ مولوی صاحب بتا رہے تھے کہ حضور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب اپنے صحابہ کرام کی کوئی درخواست یا فرمائش منظور نہ فرماتے تھے تو بڑے بڑے برگزیدہ صحابہ کرام بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاظر ہو کر ان کی منت کرتے تھے کہ وہ ان کی درخواست حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں لے جائیں اور اسے منظور کروالائیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دِل میں بیٹی کا اتنا پیار اور احترام تھا کہ اکثر اوقات جب بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا ایسی کوئی درخواست یا فرمائش لے کر حاضر خدمت ہوتی تھیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خوش دلی سے منظور فرما لیتے تھے۔ اس کہانی کو قبول کرنے کے لیے میرا دل بے اختیار آمادہ ہو گیا۔

جمعہ کی نماز کے بعد میں اسی بوسیدہ سی مسجد میں بیٹھ کر نوافل پڑھتا رہا۔ کچھ نفل میں نے حضرت بی بی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روح مبارک کو ایصالِ ثواب کی نیّت سے پڑھے۔ پھر میں نے پوری یکسوئی سے گڑگڑا کر یہ دعا مانگی، یا اللہ میں نہیں جانتا کہ یہ داستان صحیح ہے یا غلط لیکن میرا دل گواہی دیتا ہے کہ تیرے آخری رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دل میں اپنی بیٹی خاتون جنت کے لیے اس سے بھی زیادہ محبت اور عزت کا جذبہ موجزن ہو گا۔ اس لیے میں اللہ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روح کو اجازت مرحمت فرمائیں کہ وہ میری ایک درخواست اپنے والد گرامی کے حضور میں پیش کر کے منظور کروالیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

درخواست یہ ہے کہ میں اللہ کی راہ کا متلاشی ہوں، سیدھے سادھے مروّجہ راستوں پر چلنے کی سکت نہیں رکھتا اگر سلسلہ اویسیہ واقعی افسانہ نہیں بلکہ حقیقت ہے تو اللہ کی اجازت سے مجھے اس سلسلہ سے استفادہ کرنے کی ترکیب اور توفیق عطا فرمائی جائے۔ (اویسی سلسلہ اس کو کہتے ہیں کہ اگر آپ کو کسی ایسی ہستی سے براہ راست فیض ملے جو اس زمانے کی نہ ہو کسی پہلے کے زمانے کی ہو)

اس بات کا میں نے اپنے گھر میں یا باہر کسی سے ذکر تک نہ کیا۔ چھ سات ہفتے گزر گئے اور میں اس واقعہ کو بھول بھال گیا، پھر اچانک سات سمندر پار کی میری ایک جرمن بھابھی کا ایک عجیب خط موصول ہوا۔ جو مشرف بہ اسلام ہو چکی تھیں اور نہایت اعلیٰ درجہ کی پابندِ صوم وصلوٰۃ خاتون تھیں۔ انہوں نے لکھا تھا:

رات میں نے خوش قسمتی سے سیدہ فاطمہ بنتِ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو خواب میں دیکھا انہوں نے میرے ساتھ نہایت تواضع اور شفقت سے باتیں کیں اور فرمایا کہ اپنے دیور قدرت اللہ شہاب کو بتا دو کہ میں نے اس کی درخواست اپنے برگزیدہ والد گرامی کی خدمت میں پیش کر دی تھی۔ انہوں نے از راہ نوازش منظور فرما لیا ہے۔

یہ خط پڑھتے ہی میرے ہوش وحواس پر خوشی اور حیرت کی دیوانگی سی طاری ہوگئی، مجھے یوں محسوس ہوتا تھا کہ میرے قدم زمین پر نہیں پڑ رہے بلکہ ہوا میں چل رہے ہیں۔ یہ تصور کہ اس برگزیدہ محفل میں ان باپ بیٹی کے درمیان میرا ذکر ہوا۔ میرے روئیں روئیں پر ایک تیز وتند نشے کی طرح چھا جاتا تھا، کیسا عظیم باپ ! اور کیسی عظیم بیٹی ! دو تین دن میں اپنے کمرے میں بند ہو کر دیوانوں کی طرح اس مصرعہ کی مجسّم صورت بنا بیٹھا رہا۔

ع۔ مجھ سے بہتر ذکر میرا ہے کہ اس کی محفل میں ہے!

اس کے بعد کچھ عرصہ تک مجھے خواب میں طرح طرح کی بزرگ صورت ہستیاں نظر آتی رہیں جن کو نہ تو میں جانتا تھا نہ ان کی باتیں سمجھ میں آتی تھیں اور نہ ان کے ساتھ میرا دل بھیگتا تھا پھر ایک خواب میں مجھے ایک نہایت دلنواز اور صاحب جمال بزرگ نظر آئے جو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

احرام پہنے ایک عجیب سرور اور مستی کے عالم میں خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے، میرا دل بے اختیار ان کے قدموں میں بچھ گیا، وہ بھی مسکراتے ہوئے میری جانب آئے اور مطاف سے باہر حطیم کی جانب ایک جگہ مجھے اپنے پاس بٹھا لیا اور بولے میرا نام قطب الدین بختیار کاکی ہے تم اس راہ کے آدمی تو نہیں ہو لیکن جس دربار سے تمہیں منظوری حاصل ہوئی ہے اس کے سامنے ہم سب کا سر تسلیم خم ہے۔

پھر بزرگ نے کچھ امتحان اور آزمائش دی۔ پھر کچھ عرصہ بعد قدرت اللہ شہاب کو روحانی تربیت پر مبنی خطوط ملنا شروع ہو گئے" نائنٹی " کے نام سے، اور یوں شہاب کی اویسی سلسلہ میں شمولیت ہوئی۔ (طالب دعا مدینے کا بھکاری محمد فیاض احمد اویسی مدینہ منورہ)

اویسیوں میں بیٹھ جا، بلالیوں میں بیٹھ جا

اویسیوں میں بیٹھ جا ، بلالیوں میں بیٹھ جا
طلب ہے کچھ تو بے طلب سوالیوں میں بیٹھ جا
یہ معرفت کے راستے ہیں اہلِ دل کے واسطے
جنیدیوں سے جا کے مل، غزالیوں میں بیٹھ جا
صحابیوں سے پھول ، تابعین سے چراغ لے
حضور چاہئیں تو اِن موالیوں میں بیٹھ جا
درود پڑھ ، نماز پڑھ، عبادتوں کے راز پڑھ
صفیں تو سب بچھی ہیں عشق والیوں میں بیٹھ جا
ہر ایک سانس پر جو اُن کو دیکھنے کا شوق ہے
تو آنکھ بن کر اُن کے در کی جالیوں میں بیٹھ جا
اگر ہیں خلوتیں عزیز تو ہجوم میں نکل
اگر سکُون چاہیے ، دھمالیوں میں بیٹھ جا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جو چاہتا ہے گلستانِ مصطفیٰ کی نوکری
تو بُوئے مصطفیٰ پہن کے مالیوں میں بیٹھ جا
مظفرؔ ،آپ تک رسائی اتنی سہل تو نہیں
توجہ چاہیے تو یرغمالیوں میں بیٹھ جا
(مظفر وارثی)

کمرے میں محفل میلاد شریف

آج شب اتوار 9 بجے ہمارے کمرے میں حاجی سعید اقادری (یوکے) نے محفل میلاد شریف کا اہتمام کیا تلاوت قاری محمد جاوید اویسی نے جبکہ نعت شریف کی سعادت محترم مدد علی (سیوھن شریف سندھ) اور قاری محمد انوار المدنی کے حصہ میں آئی فقیر نے مدینہ منورہ کے آداب پر گفتگو کی آخر درود وسلام کے بعد لنگر کا اہتمام خوب تھا۔ پھر ہم حسب معمول حضرت سید الشہداء امیر طیبہ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہٗ کے حضور حاضر (جبل احد کے دامن میں) حاضر ہوئے۔

میرے تو سب کچھ آقا آپ ہیں صرف آپ ہیں

آج مدینہ طیبہ میں 10 جمادی الا ٰولیٰ 1441ھ 5 جنوری اتوار نماز فجر کے بعد چند اشعار پڑھے. بہت پسند آئے۔ نذر قارئین کرام ہے۔

حالِ دل کس کو سناؤں آپ کے ہوتے ہوئے
اور در پہ کس کے جاؤں آپ کے ہوتے ہوئے
میرے تو سب کچھ آقا آپ ہیں صرف آپ ہیں
اور لو کس سے لگاؤں آپ کے ہوتے ہوئے
میرے دکھ کو اور کوئی چارہ گر سمجھے گا کیا
زخمِ دل کس کو دکھاؤں آپ کے ہوتے ہوئے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں کسی حاتم کے آگے اک سوالی کی طرح
ہاتھ کیوں پھیلانے جاؤں آپ کے ہوتے ہوئے
میرے تو دکھ درد کے واحد مسیحا آپ ہیں
اور میں کس کو بلاؤں آپ کے ہوتے ہوئے
میں بہت شرمندہ ہوں اپنے گناہوں پر مگر
یہ حقیقت کیوں چھپاؤں آپ کے ہوتے ہوئے
جو ستم مجھ پر ہوئے ہیں وقت کے ہاتھوں حضور
اور میں کس کو بتاؤں آپ کے ہوتے ہوئے
میرے لہجے کی تڑپ کو اور پہچان گا کون
نعت کس کو جا سناؤں آپ کے ہوتے ہوئے
آپ کا اقبالؔ میرے ساتھ ہے تو فکر کیا
رنجِ محشر کیوں اٹھاؤں آپ کے ہوتے ہوئے

چند زیارات جنت البقیع شریف، حضرت سید الشہداءؓ
مسجد قبلتین، سبعہ مساجد حاضری ہوئی

آج مدینہ طیبہ میں 10 جمادی الاُولیٰ 1441ھ 5 جنوری اتوار ہے فقیر کے معمولات کچھ اس طرح رہے۔ نماز فجر اپنے کمرے میں جماعت کے ساتھ۔ ظہر و عصر حرم نبوی شریف میں۔ بعد ازاں۔
محترم علامہ محمد نعمان شاذلی اویسی اپنے اہل خانہ (ام فرحان اویسیہ محمد فرحان اویسی محمد ذیشان اویسی) عجمان یو آئی اے سے آئے ہوئے۔ کل پیر شریف کو ان کی واپسی ہے ان کی خواہش ہے کہ مدینہ منورہ کی زیارات کی جائیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جنت البقیع شریف کی زیارت

سب سے پہلے ہم لوگ جنت البقیع شریف شمالی جانب سے حاضر ہوئے یہ مدینہ منورہ کا مبارک قبرستان ہے جو مسجد نبوی کے بائیں جانب باب البقیع وگنبد خضری شریف کے سامنے صحن مسجد نبوی سے متصل ہے۔

تقریباً دس ہزار صحابہ کرام آرام فرما ہیں

فقیر نے بتایا کہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ علیہ کے قول کے مطابق تقریبا دس ہزار صحابہ کرام، بیشمار تابعین وتبع تابعین، علماء وصلحاء امت رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین یہاں آرام فرمارہے ہیں۔

فقیر نے اس مبارک قبرستان جنت البقیع میں مدفون اہل بیت اطہار واصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے چند کے اسمائے گرامی بھی بتائے حضرت سیدنا امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خاتون جنت حضرت سیدہ بی بی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا، حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ،

امہات المومنین (ازواج مطہرات) رضی اللہ عنہن

میں سے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا، حضرت سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا، حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا، حضرت سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا، حضرت سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا، حضرت سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا (حضرت سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا مکہ معظمہ کے مبارک قبرستان جنت المعلی میں اور حضرت سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا تنعیم مدینہ منورہ کے راستہ میں مدفون ہیں)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بنات رسول اللہ

یعنی حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا، حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا، حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا، حضرت سیدنا ابراہیم فرزند گرامی حضرت رسول پاک،

صحابہ وائمہ کرام

میں حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ، حضرت امام نافع رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ، و دیگر کئی ایک شہدائے احد رضی اللہ عنہم،، حضرت سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضاعی ماں حضرت سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا، حضرت سیدہ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا (والدہ محترمہ حضرت سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ) حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (برادر گرامی حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ) حضرت سیدنا عبداللہ بن جعفر الطیار رضی اللہ عنہ (برادرزادے حضرت علی رضی اللہ عنہ) حضرت سیدتنا عاتکہ رضی اللہ عنہا، حضرت سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ ام البنین رضی اللہ عنہا، (عمات (پھوپیاں) رسول اللہ) حضرت سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ، (عم (چچا) رسول اللہ)

ستر ہزار چمکتے چہرے

حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی ہے کہ جنت البقیع سے ستر ہزار بندگان خدا بلاکسی حساب وکتاب کے جنت میں داخل ہوں گے جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کے مانند روشن و چمکدار ہوں گے بعض روایات کی بناء ان میں سے ہر ایک کو اللہ سبحانہ وتعالی کی جناب سے ستر ہزار ایسے گنہگار بندوں کی شفاعت کا اذن ملے گا جن پر دوزخ واجب ہو چکی ہوگی۔ جنت البقیع شریف کے متعلق میرے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

والد گرامی حضور فیض ملت محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدہٗ کی تصنیف" جنت البقیع جس کا مقام" کا مطالعہ کریں۔

ہم نے بڑے اطمینان سے اہل بقیع کی بارگاہ میں سلام عرض کیا فقیر نے آج کے وظائف میں دعائے حزب البحر شریف' درومستغاث شریف پڑھنے کی سعادت حاصل کی سب نے فاتحہ شریف درود پاک و دیگر کلمات حسنات پڑھے اور برستی آنکھوں سے خوب دعائیں مانگیں۔ اتنے میں مسجد نبوی شریف کے میناروں سے اذان مغرب سنائی دی کیا سرور آیا کیا کیف تھا۔ دریں اثناء فقیر نے دِسیدہ الزہراء خاتون جنت رضی اللہ عنہا پر دامن پھیلائے کچھ درخواستیں عرض کیں کہ اپنے بابا کریم لجپال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارگاہ ناز میں سفارش کریں۔ نعمان بھائی نے کہا کہ ہم لوگ نماز مغرب حضرت سید الشہداء کے قدموں جا کر ادا کریں فقیر نے گاڑی روکی ہم جبل احد شریف آئے فقیر اور فرحان اویسی نے تازہ وضو کیا جامع مسجد سید الشہداء میں فقیر نے نماز مغرب کی امامت کرائی نماز سے فراغت کے بعد حضور سید الشہداء امیر طیبہ باب الدعا کاشف الکربات سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہٗ کے حضور حاضر ہوئے سلام عرض کیا ختم شریف پڑھ کر شہداء احد کی بارگاہ ہدیہ پیش کیا فقیر نے محمد مدثر کو فون کیا وہ گاڑی لایا ہم مسجد قبلتین' سبعہ مساجد کی زیارت کے لیے روانہ ہوئے۔

مسجد قبلتین کا تعارف

جب ہم مسجد قبلتین شریف پہنچے تو اذان عشاء ہو رہی تھی اور گذشتہ دو دنوں سے مدینہ منورہ میں سردی نہایت عقیدت واحترام سے حاضر ہے ٹھنڈی ہوائیں وجدانی انداز سے شہر مدینہ کے درودیوار کو چوم دے رہی ہیں روضہ اقدس کے خوب بوسے دے رہی ہے۔ ہم نے مسجد کا باہر سے دیدار کیا فقیر نے نعمان بھائی وغیرہ کو بتایا کہ یہ مسجد تاریخ اسلام کے ایک اہم واقعہ کی علامت ہے اعلان نبوت کے بعد مسلمان نماز بیت المقدس کی طرف رخ کر کے ادا کرتے تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تک مکہ معظمہ میں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تشریف فرما رہے یہی دستور رہا مگر آپ نمازیں اس رخ سے ادا فرماتے تھے کہ خانہ کعبہ بھی آپ کے سامنے رہتا مگر مدنی زندگی کے ابتدائی ایام میں مکمل طور پر بیت المقدس ہی قبلہ تھا اور تقریبا سولہ سترہ مہینے آپ نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں فرمائیں (بیت المقدس مسلمانوں کے لئے اس لئے بھی مقدس تھا اور ہے کہ انبیاء کا قبلہ ہے اور یہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج انبیاء کرام کی امامت کرائی اور معراج کے لئے یہاں سے ہی تشریف لے گئے تھے) لیکن اس تمام عرصے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ دلی تمنا رہی کہ مسلمان حضرت ابراہیم علیہ اسلام کے تعمیر کردہ خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کریں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بار بار اس تمنا میں آسمان کی طرف دیکھتے تھے بالآخر ایک روز عین نماز کی حالت میں آیت نازل ہوئی

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ط (البقرہ144)

ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو

(کنزالایمان)

یہ حکم رجب المرجب یا شعبان المعظم 2ھ میں نازل ہوا تھا حضور اکرم ﷺ حضرت بشر بن براء بن معرور رضی اللہ عنہ کے ہاں بنو سلمہ کے محلے میں تشریف لے گئے تھے ان کی والدہ نے حضور علیہ السلام کے لیے اپنے ہاتھ سے کھانا تیار کیا تھا۔ دریں اثناء وہاں ظہر کی نماز کا وقت ہوا آپ بنو سلمہ کی مسجد میں نماز کی امامت فرمانے کھڑے ہوئے، دو رکعتیں پڑھ چکے تھے کہ تیسری رکعت میں یکا یک وحی کے ذریعہ تحویل قبلے کی یہ آیت نازل ہوئی اور اسی وقت آپ کی اقتدا میں جماعت میں موجود بعض صحابہ کرام بیت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

المقدس سے خانہ کعبہ کے رخ پھر گئے۔اور یہ تحویل قبلہ کی آیت مسجد کی محراب پر لکھی ہوئی ہے۔
مدینہ میں مسجد قبلتین کے پاس ایک وادی ہے جس کا نام وادی عقیق ہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اسے وادی مبارک فرمایا ہے۔انھوں نے اللہ کے حکم سے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا تھا کہ آپ اس وادی میں عبادت کریں۔ آج کل اس وادی کو ایک نہر کی شکل دے دی گئی ہے۔اس کے اوپر آمد و رفت کے لیے پل بنائے گئے ہیں۔مدینہ اور اس کے مضافات زبردست تاریخی واقعات کے گواہ رہے ہیں۔وہاں ایسے ایسے واقعات پیش آئے ہیں کہ شاید ہی کسی شہر یا علاقے میں ایسے واقعات پیش آئے ہوں۔مسجد نبوی کے شمال مغربی کونے پر ایک جگہ ہے جس کا نام ہے

ثقیفہ بنی ساعدہ

یہ وہ تاریخی مقام ہے جہاں اللہ کے رسول کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا تھا۔یہ بڑا عظیم واقعہ ہے۔ہوا یوں تھا کہ اللہ کے رسول کی وفات پر مدینہ میں کہرام مچ گیا۔کسی کو یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ آپ ﷺ کی بھی وفات ہو سکتی ہے۔ لوگ پریشان حال مسجد نبوی کی طرف کوچ کر رہے تھے۔اسی موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار میان سے باہر نکال لی اور اعلان کیا کہ اگر کسی نے کہا کہ اللہ کے رسول کی وفات ہو چکی ہے تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔حضرت ابو بکر صدیق کو اس کی اطلاع ملی۔وہ آئے اور انھوں نے کہا کہ جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عبادت کرتا تھا تو وہ سمجھ لے کہ آپ کی وفات ہو چکی ہے اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ کی ذات ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔اتنا سننا تھا کہ مجمع کے قلوب کی حالت بدل گئی۔خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو اپنی تلوار نکال چکے تھے، انگشت بدنداں رہ گئے۔انھوں نے کہا کہ انھیں ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ جیسے یہ آیت ابھی ابھی نازل ہوئی ہے۔معاملہ سنبھلنے کے بعد خلیفہ کا انتخاب ہونا تھا۔مہاجر اور انصار دونوں کی خواہش تھی کہ ان میں سے خلیفہ منتخب ہو۔بہر حال حضرت ابو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ اول منتخب کیا گیا۔ یہ ثقیفہ بنی ساعدہ وہی مقام ہے۔ اسے اب ایک پارک یا باغ کی شکل دے دی گئی ہے۔ بڑا ہی خوبصورت منظر ہے۔ چاروں طرف ہریالی ہی ہریالی ہے۔ اہل مدینہ نے تاریخی واقعہ کے گواہ اس مقام کو ایک مرکز کی شکل دے دی ہے۔ وہاں سے مغرب کی جانب تھوڑی دور چلنے کے بعد ایک جگہ آتی ہے جس کا نام ہے سبق۔ سبق یعنی مسابقہ، مقابلہ۔ یہاں اللہ کے رسول نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کیا تھا۔ اس جگہ کو قد آدم عارضی دیوار سے گھیر دیا گیا ہے۔ پھر ہم سبعہ مساجد کی زیارت کو چلے۔

سبعہ مساجد کا تعارف

مدینہ منورہ آنے والے حجاج اور معتمرین کی کوشش ہوتی ہے کہ مسجد نبوی شریف کے بعد یہاں پر" سات مساجد" کی زیارت کو یقینی بنائیں۔ ان کی تعداد درحقیقت چھ ہے مگر تاریخی اہمیت کے حامل یہ مقامات" سات مساجد" کے نام سے مشہور ہیں۔ مؤرخین کے مطابق "مسجدِ قبلتین" کو بھی جو ان چھ مساجد کے مجموعے سے تقریباً ایک کلو میٹر کی دوری پر واقع ہے، بقیہ مساجد کے ساتھ شامل کر دیا گیا ہے۔ اس لیے کہ جو کوئی بھی ان چھ مساجد کی زیارت کرتا ہے وہ اسی سفر میں مسجدِ قبلتین کا دورہ بھی کر لیتا ہے۔ اس طرح یہ تعداد سات ہو جاتی ہے۔ مجموعے کی چھ مساجد مدینہ منورہ میں جبل سلع کی مغربی سمت اُس مقام کے نزدیک واقع ہیں جہاں غزوہ خندق کے موقع پر مسلمانوں نے مدینہ منورہ کے دفاع کے واسطے مشہور خندق کی کھدائی کی تھی۔ یہ معرکہ غزوہ احزاب کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ یہ مقامات اس غزوہ کے دوران مربوط انداز سے زیرِ نگرانی تھے۔ لہذا ہر مسجد کو اس کی متعلق شخصیت کے نام سے منسوب کر دیا گیا سوائے مسجد الفتح کے جس کو مسلمانوں کی فتح کے ساتھ منسوب کیا گیا۔ شمال سے جنوب کی جانب یہ مساجد بالترتیب اس طرح ہیں مسجد الفتح، مسجد سلمان فارسی، مسجد ابو بکر صدیق، مسجد عمر بن خطاب، مسجد علی بن ابو طالب اور مسجد فاطمہ۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ان میں سب سے بڑی مسجد الفتح کو مسجد الاحزاب یا مسجد الاعلی کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ یہ جبل سلع کے مغرب میں واقع ہے۔ مسجد الفتح کی وجہ تسمیہ اس مقام پر سورہ فتح کا نازل ہونا ہے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ عنہ نے مدینہ منور کی گورنری کے دور میں (87-93 ہجری) اس کو پتھروں سے تعمیر کرایا تھا۔ بعد ازاں 575 ہجری میں وزیر سیف الدین ابو الہیجاء کے حکم پر اس کی ترمیم ہوئی۔ عثمانی سلطان عبد المجید اوّل کے دور میں 1268 ہجری مطابق 1851ء میں اس مسجد کی از سر نو تعمیر کی گئی۔

تحویل قبلہ کی تفصیل میرے قبلہ والد گرامی حضور فیض ملت علامہ الحاج محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ نے اپنی تفسیر فیوض الرحمن ترجمہ روح البیان پ 2 میں لکھی ہے۔

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی مدینہ منورہ

جنت البقیع شریف فضائل و تفصیلات

نوٹ۔ میرے حضور قبلہ والد گرامی حضرت ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ ایک عرصہ قبل جنت البقیع شریف کے متعلق ایک تحقیق فرمائی تھی جو ایک بار شائع ہوئی۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ محترم قارئین کرام کی معلومات کے لیے اسے شامل اشاعت کیا جائے (مدینے کا بھکاری)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

المکان الرفیع لمن دفن فی البقیع

عرف جنت البقیع جس کا مقام

تصنیف۔حضرت فیض ملت شیخ القرآن والحدیث مفسر اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

امابعد! آرزوئے عاشقان

زہے نصیب مدینہ مقام ہو جائے　　در رسول پہ قصہ تمام ہو جائے

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

فقیر کا نظریہ ہے

عشق مصطفیٰ جس کے سینے میں ہے　　جہاں بھی مرے وہ مدینے میں ہے

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

اسی طرح اگر جنت البقیع میں دفینے کی آرزو ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد جنت البقیع میں پہنچایا جائیگا کیونکہ صحیح بخاری جلد اول کتاب "الجنائز باب نخرج المیّت من القبر واللحد بعلۃ" میں حدیث شریف سے تصریح ہے کہ حضرت عبداللہ نے اپنے صاحبزادے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ میں غزوہ اُحد میں سب سے پہلے شہید ہوں گا۔میرا قرض ادا کرنا اور اپنی بہنوں سے اچھا سلوک کرنا۔چنانچہ وہ سب سے پہلے شہید ہوئے اور ایک صحابی کے ساتھ ایک ہی قبر میں انھیں رکھا گیا جو مجھے ناگوار گذرا تو چھ مہینے کے بعد جب انہیں اکیلی قبر میں دفن کرنے کے لیے نکالا تو جسم بالکل تر و تازہ تھا۔

فاستخرجتہ بعد ستۃ اشھر فاذا ھو کا یوم وضعۃ

میں نے چھ ماہ کے بعد نکالا تو ایسے تھے جیسے آج انہیں دفنایا گیا ہو۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فائدہ۔عالم ظاہر میں مردے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو سکتے ہیں تو عالم برزخ میں بھی ہو سکتے ہیں۔

چنانچہ فقیر اویسی غفرلہ کی طرح بہت سے احباب متمنی ہیں کہ

ایمان پہ دے موت مدینہ کی گلی میں مدفن میرا سرکار کی گلیوں میں بنا دے

یعنی جنت البقیع میں دفن ہونا نصیب ہو لیکن زہے قسمت فقیر خود کو اور اپنے جیسوں کو تسلی دلاتا رہتا ہے کہ کہیں بھی مرو گے لیکن اٹھو گے جنت البقیع سے کیونکہ بمطابق حدیث شریف ''جیسی نیت ویسی مراد'' اس قاعدہ سے بیشمار مسائل حل ہوتے ہیں۔منجملہ انکے دفن البقیع بھی ہے۔ایک لطیفہ یاد آیا

لطیفہ: چونکہ ہم جیسے کروڑں عشاقِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متمنی ہیں کہ جنت البقیع میں دفن ہونا نصیب ہو ۱۴۱۱ھ کی حاضری میں سحری و افطار کا انتظام ہمارے پنجابی دوست حاجی بشیر احمد نے کیا جو مدینہ طیبہ میں عرصہ سے مقیم ہیں۔ایک دفعہ گنبد خضراء کے سایہ تلے ہم لوگ سحری سے فارغ ہوئے تو حاجی بشیر احمد نے کہا سب ملکر دعا کرو کہ مجھے بقیع میں جگہ مل جائے ہم نے سمجھا یہ بھی ہماری طرح بقیع میں دفن ہونا چاہتا ہے۔ہم نے نہایت عجز و انکسار سے دعا مانگی اس کے بعد وہ دو دن سحری کا کھانا نہ پہنچا سکا۔جب تیسرے دن آیا تو کالمیت محسوس ہو رہا تھا ہم نے حال پوچھا تو کہا کہ قبر کو دھکا دے کر واپس ہوا ہوں ہم نے کہا کہ ہماری دعا مستجاب ہونے والی تھی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری نیت میں فرق ہے۔ہنس کر کہا کہ آپ نے دعا مانگی آپکا ارادہ ہوگا کہ میں بقیع میں مدفون ہوں حالانکہ میرا ارادہ تھا کہ دعا کرو کہ مجھے بقیع کے اموات دفنانے کی ملازمت مل جائے۔ہم سب ہنس پڑے اور یاد آیا کہ جیسی نیت ویسی مراد۔

بقیع کا معنیٰ و مفہوم:

بقیع بمعنی میدان یہ لفظ عام ہے دنیا میں ہر میدان کو بقیع کہا جاتا ہے بقیع اصل

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں صاف میدان کو کہتے ہیں۔یعنی میدان بہشت یا میدان باغ یہاں غرقد کے درخت تھے اس لئے اسے بقیع الغرقد بھی کہتے ہیں۔غرقد جنگلی پیلو جیسا درخت ہے اسے خاص کرنے کے لیے الغرقد آگے لفظ بڑھایا جاتا ہے جہاں اب مدینہ پاک کا قبرستان ہے اس میں الغرقد درخت تھا اسی لیے اسے بقیعۃ الغرقد کہا جاتا یہ پہلے قبرستان نہ تھا۔نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظر کرم سے اس بقیع الغرقد اب جنتہ البقیع ہے یعنی جنتی میدان اب جو بھی اس میں دفن ہوا وہ انشاءاللہ جنتی ہوگا۔

پہلے مدفون حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ

سب سے پہلے ۲ ھ میں حضرت عبداللہ بن مظعون رضی اللہ عنہ مہاجر کو حضو صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دفن فرمایا۔

بقیع کا ذکر تورات میں یوں ہے۔حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بقیع کی راہ سے مدینہ آرہے تھے،آپ کے ہمراہ ایک اہلِ کتاب بھی تھا۔ جس وقت ہم بقیع کے پاس سے گزرے تو اہلِ کتاب پکار اُٹھا:

"یہی ہے یہی ہے"

حضرتِ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا : "تم یہ کیا کہہ رہے ہو اور کس چیز کے متعلق؟" اہل کتاب نے بقیع کی طرف اشارہ کر کے کہا

"اس قبرستان کا ذکر تورات میں یوں آیا ہے کہ "ایک قبرستان کھجور کے درختوں سے گھِرا ہوا ہوگا،ستر ہزار آدمی اس میں سے اٹھیں گے جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔" (تفصیل آتی ہے)

جنت البقیع میں دفن ہونے والے خوش نصیب

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عموماً بروز پنجشنبہ (جمعرات) تشریف فرما ہوتے اور مدفونین کے لیے دُعائے مغفرت فرماتے تھے۔چنانچہ ارشادِ نبوی ہے کہ "اس قبرستان

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سے ستّر ہزار افراد، بے حساب داخل جنت ہوں گے جن کے چہرے چودھویں کے چاند کے مانند روشن ہوں گے"۔

روزِ محشر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مزار سے

یہاں دفن ہونے والوں کا حشر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوگا۔ حجرہ مقصورہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وحضرت عمر رضی اللہ کے ساتھ اٹھ کر پہلے البقیع تشریف لائیں گے اور یہاں کے مدفون حضرات کے جلو میں "جنت المعلیٰ" (مکہ مکرمہ) تشریف لے آئینگے۔

ارشاد نبوی ہے:

"جو شخص مدینے میں انتقال کرے اور بقیع میں دفن ہو، میں روزِ حشر اس کا سفارشی اور گواہ رہوں گا"

جنت البقیع میں دس ہزار صحابہ کرام مدفون ہیں۔ ان کے بعد تابعین و تبع تابعین، ائمہ دین و اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے علاوہ چودہ سو سال سے یہاں لاکھوں فوت ہونے والے خوش نصیب مسلمان دفن ہوتے آرہے ہیں۔

محل وقوع

گنبد خضراء سے متصل شرقی جانب مسجد نبوی شریف کے باب الجمعہ سے باہر جنت البقیع کا مشہور قدیمی قبرستان ہے۔ یہ قبرستان جواہرات روحانی کا بینظیر مخزن اور اسرار الٰہیہ کا متبرک معدن ہے مگر سورج کی روشنی میں ستاروں کی روشنی چھپی ہوئی ہے۔ تاریخی روایات میں ہے کہ اس متبرک قبرستان میں دس ہزار صحابہ کرام مدفون ہیں۔ حضرات امہات المومنین (سیدہ خدیجہ اور سیدہ میمونہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے سوا باقی سب یہاں آرام فرما ہیں۔ ائمہ اہل بیت کرام اور بڑے بڑے جلیل القدر تابعین اور تبع تابعین بے شمار اولیاء عظام یہاں محو استراحت ہیں۔ نجدی حکومت نے ان مزارات کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عظیم الشان تاریخی عمارات کو گرا کر نہایت بے سمجھی کا ثبوت دیا۔ ورنہ کوئی صحیح العقل مسلم فاتحہ اور ایصال ثواب کے سوا کوئی بھی غیر اسلامی کام نہیں کر سکتا۔ بالفرض اگر کوئی غیر اسلامی حرکت کرتا تو سپاہی روک سکتا تھا یادگار عمارتوں کو تو نہ مٹانا چاہیے تھا۔

نام نیک رفتگان ضائع مکن تا بماند نام نیکت برقرار

جنت البقیع کے قبہ جات جو صدیوں سے موجود تھے تفصیلاً تو آنے والے صفحات پر بیان کیے جائیں گے اجمالاً یہاں بیان کیے جاتے ہیں۔

جنت البقیع کے قبہ جات

۱۔ قبہ سیدنا ابراہیم

پہلے اس قبہ کی پختہ عمارت تھی جس میں حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ جو سولہ مہینے کی عمر میں انتقال فرما گئے مدفون ہیں اور حضرات عشرہ مبشرہ میں سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن ابی زراہ رضی اللہ عنہ بھی مدفون ہیں اور اس میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جیسے مشہور صحابی اور خنیس بن ضامہ رضی اللہ عنہ اور اسد بن زرارہ رضی اللہ عنہ بھی مدفون ہیں۔ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ اور حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان کے قرب میں آرام گزیں ہیں۔ یہاں ان سب پر نام بنام سلام پڑھا جائے۔

۲۔ قبہ سیّدنا عباس بن عبدالمطلب

یہ بڑا عالی شان گنبد خلفائے عباسیہ کا تعمیر کرایا ہوا تھا۔ اس میں بھی بہت سے قیمتی جواہرات ہیں جن میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک، حضرت امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہ آپ کے صاحبزادے حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ اور آپ کے صاحبزادے حضرت امام

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہم آرام فرما ہیں اور بقول صحیح روایت سیدۃ النساء حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اسی میں آرام فرما ہیں۔ (تفصیل آتی ہے)

۳۔ قبہ امہات المومنین

حضرات امہات المومنین کی اکثریت اس میں آرام فرما ہے جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

(۱) حضرت سودہ بن زمعہ رضی اللہ عنہا (۲) حضرت عائشہ صدیقہ بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا (۳) حضرت زینب بنت خزیمہ ہلالیہ رضی اللہ عنہا (ام المساکین) جنہوں نے آپ کی زندگی ہی میں انتقال فرمایا (۴) حضرت حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہا (۵) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بنت ابی امیہ (۶) حضرت زینب بنت سہیل رضی اللہ عنہا (۷) حضرت زینب بنت جحش اسدیہ رضی اللہ عنہا جن کے متعلق فرمایا تھا کہ سب سے پہلے مجھ سے ملیں گی "اَسْرَعُکُنَّ لِحَاقًا بِیْ اَطْوَلُکُنَّ یَدًا" (تم میں مجھ سے جلدی ملنے والی وہ ہے جس کا ہاتھ تم سب سے لمبا ہے) (۸) حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بنت حارث بن ضرار خزاعیہ مصطلقیہ (۹) حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا (۱۰) حضرت صفیہ یا زینب رضی اللہ عنہا بنت حیی اخطب اسرائیلیہ (۱۱) حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا مزار جنت المعلیٰ مکہ معظمہ میں ہے۔ (۱۲) اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث ہلالیہ کا مزار مقام سرف نزد تنعیم مکہ معظمہ میں ہے حسنِ اتفاق کہ آپ کا نکاح بھی اسی مقام پر ہوا جہاں آپ کا مزار ہے۔

۴۔ قبہ عقیل بن ابی طالب:

حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم کے بھائی عقیل ابن ابی طالب اور سفیان بن الحرث بن عبد المطلب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں اور حضرت عبداللہ بن جعفر طیار یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے بھتیجے اس میں آرام گزیں ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اسی قبہ کے نزدیک ایک دوسرا قبہ تھا جس میں رئیس الانصار حضرت سعد بن معاذ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تین اولادیں اس میں آرام گزیں ہیں۔

۵۔قبہ سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا

سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن اور حضور ﷺ کی پھوپھی کا یہ قبہ تھا جو نجدی حکومت نے دیگر قبہ جات کی طرح مسمار کرادیا۔

۶۔قبہ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا

حضرت مولا علی، حضرت جعفر اور حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کا اس میں مزار تھا بوقت دفن نہایت محبت اور تعظیم کی وجہ سے حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنفس نفیس ان کی لحد میں لیٹ کر دعا مغفرت فرمائی ہے تفصیل کچھ یوں ہے:

مروی ہے کہ جب ان کا جنازہ اٹھایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے جنازے کا پایہ اپنے دوش مبارک پر لے لیا اور سارا راستہ کبھی اگلا پایہ جنازے کا اور کبھی پچھلا پایہ لیتے گئے۔ جب قبر پر پہنچے تو آپ ان کی قبر میں اتر کر لحد میں لیٹ گئے پھر باہر تشریف لا کر فرمایا۔ رکھو قبلہ رُو ان کو قبر میں بسم اللہ وعلیٰ اسم رسول اللہ پھر ان کے دفن کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر پر کھڑے ہو گئے اور فرمایا جزاک اللہ من ام ربیبیہ خیرا فنعم الام نِعمَ الربیبۃ اللہ تجھے جزائے خیر دے ماں اور پالنے والی دایہ بہتر خیر۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے آپ سے دو چیزیں فاطمہ بنتِ اسد کے بارے میں ایسی دیکھیں کہ کسی کے بارے میں ایسی نہ دیکھیں۔ ایک تو یہ کہ آپ نے اپنی قمیض سے ان کو کفن دیا، دوسری یہ کہ آپ ان کی قبر میں اتر کر لیٹ گئے۔ فرمایا کہ اپنی قمیض سے ان کو کفن دینے سے مراد یہ تھی کہ ہرگز آتش دوزخ ان کے بدن کو مس نہ کرے اور ان کی قبر کے اندر لیٹنے کا مقصد یہ تھا کہ حق تعالیٰ ان کی قبر کو وسیع کر دے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سے روایت ہے کہ آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ابوطالب کے بعد میرے ساتھ سوائے فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کے کوئی دل سے نیکی کرنے والا نہ تھا۔ میں نے ان کو اپنا پیراہن پہنایا تا کہ حلہ ہائے بہشت ان کو نصیب ہوں اور ان کی قبر میں لیٹا تا کہ بلائے قبر سے خلاصی پائیں اور روایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ میں ہے کہ جب فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا نے انتقال فرمایا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لا کر ان کے سرہانے بیٹھ گئے اور فرمایا اُمی بعد اُمی یعنی میری ماں کے بعد میری ماں اور آپ نے ان کی بہت تعریف فرمائی اور اپنے پیراہن سے ان کا کفن کیا بعد اس کے اسامہ بن زید اور ابوایوب انصاری اور عمر بن الخطاب رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کو ان کی قبر کھودنے کا حکم دیا۔ جب وہ لوگ حسب الحکم کھودنے سے فارغ ہوئے تو آپ نے قبر میں اتر کر لحد اپنے ہاتھ مبارک سے بنائی اور خاک اپنے ہی ہاتھ مبارک سے باہر نکالی اور پھر اس لحد میں آپ لیٹ گئے اور فرمایا۔

اَللّٰہُ الذی یُحیی وَیُمیتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوتُ اِغفِرْ لِاُمِّیْ فَاطِمہ بِنتِ اَسَدٍ وَوَسِّعْ عَلیھا مَدْخَلَھَا بِحقِ نَبیكَ وَ الا نبیئاءِ قَبلِیْ فَاِنَّكَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ

اللہ تعالیٰ زندہ فرماتا ہے اور موت دیتا ہے۔ وہ زندہ ہے اور نہیں مرتا۔ بخش دے میری ماں فاطمہ بن اسد رضی اللہ عنہا کو اس پر ان کی قبر فراخ اور کشادہ فرما دے اپنے نبی اور میرے قبل کے انبیاء علیہم السلام کے صدقہ میں بیشک تو زیادہ رحم کرنے والوں میں سے ہے۔

پھر باہر آ کر چار تکبیریں ادا فرمائیں اور انہیں لحد میں لٹایا۔ حضرت عباس اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما بھی اس کام میں آپ کے ہمراہ تھے اور عبدالعزیز بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کسی کی قبر میں نہیں اترے سوائے پانچ شخصوں کے اس میں تین عورتیں اور دو مرد ہیں۔ ایک قبر خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا جو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مکہ معظمہ میں ہے اور چار قبروں میں جو مدینہ منورہ میں ہیں ایک اس لڑکے کی قبر جو خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنھا کا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی پرورش فرمائی تھی۔ اور دوسری قبر عبداللہ المزنیص کہ اس کو ذوالجنادین بھی کہتے ہیں۔
تیسری قبر حضرت امّ رومان رضی اللہ عنہا والدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا چوتھی قبر حضرت فاطمہ بنتِ اسد رضی اللہ عنھا نہایت افسوس ہے کہ اب قبر کا نشان بھی مٹا دیا گیا ہے

۷ قبہ سیّدنا عثمان ذوالنورین

جنت البقیع کے شمال مشرقی جانب حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مشہور عالی شان قبہ تھا۔ اب برائے نام قبر کا نشان نظر آتا ہے۔ (تفصیل آگے)

۸ قبہ امام مالک بن انس

حضرت امام مالک صجو حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت صکے بعد دوسرے مشہور صاحب مذہب مجتہد ہیں۔ پہلے یہاں ان کا عالی شان قبہ تھا جو نجدی حکومت کے ابتدائی دور میں گرا دیا گیا۔
فائدہ: یہاں اکثر اولیاء کرام اور مشائخ عظام کی قبروں پر سنگِ مرمر لگا ہوا تھا اور ان پر ممتاز حیثیت سے تاریخ وصال اور نام کندہ تھے۔ اب ان کے نشانات تک مٹا دیئے گئے ہیں صرف احاطہ کی چار دیواری باقی ہے۔ جو سارے قبرستان جنت البقیع کو گھیرے ہوئے ہے۔ (باقی تفصیل آگے ہے)

جنتہ البقیع یا شاہی مہمان خانہ

یہ مدینہ منورہ کا مشہور قبرستان یہ اس قدر مبارک ہے کہ اس کا تذکرہ توراۃ میں بھی ہے چنانچہ
☆ حضرت کعب الاخبار بیان کرتے ہیں کہ توراۃ میں جنت البقیع کے اوصاف یوں مرقوم ہیں ''جنت البقیع پر اللہ کریم نے ملائکہ مقرر کر رکھے ہیں۔ جب یہ پُر ہو جاتا ہے تو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فرشتے اسے اٹھا کر جنت میں جھاڑ دیتے ہیں۔(وفاءالوفا جلد ۲۔جذب القلوب)

☆ حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں ابن راس جالوت کے ساتھ بقیع کے قبرستان کے قریب سے گذرا۔جب ہم دونوں حج بیت اللہ سے فراغت کے بعد زیارت مدینہ مقدسہ کے لئے آئے تھے۔ابن راس جالوت کی نظر جب بقیع پر پڑی تو بے ساختہ پکار اٹھا انہالھی بیشک یہی ہے۔مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استفسار فرمایا 'وماہی'؟اور یہی کیا چیز ہے؟ابن راس جالوت نے فرمایا:

اِنّاَ نَجِدُ فِی کِتابِ اللّٰہِ صِفۃ مَقبَرِۃ فِی شَرَ قِیّھَا نَخلُ وَ فِی غَر بّیھَا بُیُوت۔ یَبعَث مِنھاَ سَبعُونَ اَلفاً کُلُّھُم عَلیٰ سُو رَ ۃِ القَمَرِ لَیلَۃ البَدرِ۔

ہم اس کے اوصاف توراۃ میں موجود پاتے ہیں کہ اس قبرستان کے مشرق میں کھجوروں کے باغات اور مغرب میں مکانات ہوں گے۔قیامت کے دن یہاں سے ستر ہزار آدمی اٹھیں گے جن کی صورتیں چودھویں کے چاند کی طرح جگمگا رہی ہوں گی۔

(معالم دارالجبرہ ص ۱۲۴،وفاءالوفا جلد ۲)

فضائل بقیع

اُم المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔

ایک رات محبوبِ خدا اشرفِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے ہاں تشریف فرما تھے اچانک آپ اٹھے اور باہر تشریف لے گئے۔میں بھی دبے پاؤں آپ کے پیچھے ہولی۔ مجھے گمان ہوا کہ شاید آپ کسی دوسری بیوی کے ہاں تشریف لے جاتے ہیں۔لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سیدھے جنت البقیع تشریف لے گئے۔وہاں دیر تک کھڑے رہے۔

تین مرتبہ آپ نے دستِ مبارک اٹھا کر دعا فرمائی اور پھر جلدی واپس ہوئے۔میں بھی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جلدی میں گھر لوٹ آئی اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر پہنچنے سے پہلے ہی پہنچ گئی۔ اور چپکے سے آنکھیں بند کر کے لیٹ گئی۔ جب آپ تشریف لائے اور مجھ میں اضطراب کے نشانات مشاہدہ فرمائے تو فرمایا ''عائشہ کیا بات ہے؟ مضطرب و بے چین کیوں دکھائی دے رہی ہو۔ میں نے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ فرمایا وہ سیاہی جو میں نے اپنے سامنے دیکھی تھی شاید تم ہی تھیں۔ میں نے عرض کیا آپ پر میرے ماں باپ قربان جائیں ایسا ہی ہے۔

آپ نے اپنا دستِ شفقت میرے سینے پر مار کر فرمایا کیا تو نے گمان کیا تھا کہ خدا اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے ساتھ ناانصافی کریں گے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے حبیب خداوند قدوس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔ بات تو ایسے ہی تھی۔ اور یہ سب کچھ بشری تقاضا سے ہوا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، جبرائیل امین تشریف لائے اور باہر ہی سے آواز دی اور پیام خداوندی سنایا کہ آپ بقیع کو تشریف لے چلیں۔ اور اہل بقیع کے لئے دعا و استغفار کریں مجھے یہ گمان ہوا کہ تم سو رہی ہو کیوں بیدار کر کے پریشان کروں۔ اس لئے خاموشی سے چلا گیا۔ آپ کے سلام کے الفاظ اس طرح مروی ہیں۔

السّلام علی اھل الدیار من المؤمنین و المسلمین و یرحم اللہ المستقدمین منا و المستاخرین و انا ان شآء اللہ بکم لاحقون

(مسلم شریف ج ا۔ نسائی شریف ج ا)

قیامت میں دولہا بارات کے ساتھ

سیدنا ابو ہریرہ ص روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا کہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

"یحشر من ھٰذا سبعون الف یدخلون الجنۃ بغیرِ حساب و کان رجوھھم القمر لیلۃ البدر

(جمع الفوائد جلد نمبر ا،، وفاء الوفا جلد نمبر ۲)

اس قبرستان سے قیامت کے دن ستر ہزار افراد اٹھیں گے جن کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے وہ بغیر حساب وکتاب جنت میں داخل ہوں گے۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ "جسے جنت البقیع میں دفن ہونا نصیب ہوگا میں اس کے لئے قیامت کے دن شفاعت کروں گا اور گواہی دوں گا۔"

ایک حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے قبرستانوں سے کسی ایک میں جسے دفن ہونا نصیب ہوگا وہ قیامت کے دن ایسے لوگوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا جو قیامت کی ہولناکیوں سے مامون ومحفوظ ہوں گے۔"

فرمایا جو آدمی مدینہ طیبہ میں مرنے کی استطاعت رکھتا ہو چاہیے کہ وہ یہاں ہی سفرِ آخرت کرے اس لئے کہ جسے مدینہ شریف کی موت نصیب ہوگئی وہ قیامت کے دن شرفِ شفاعت اور میری شہادت باسعادت سے مشرف ہوگا۔" (مسلم شریف جلد نمبر ا،، ترمذی شریف جلد نمبر ا)

آپ کے دہن مبارک سے بارہا یہ گوہر افشانی ہوئی۔

مَا عَلَی الاَرضِ بُقعَۃ اَحَبُّ اِلَیَّ اَن یَّکُونُ قَبرِی بِھَا مِنھَا یَعنِی المَدِیَنۃَ۔

روئے زمین پر ایسا کوئی ٹکڑا نہیں جس میں مجھے دفن ہونا پسندیدہ ہو سوائے مدینہ منورہ کے۔ (وفاء الوفا ج ۲)

دو قبرستان آسمان کے سورج اور چاند} ابن زبالہ ابن عبدالملک رضی اللہ عنہ سے روایت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دو ایسے قبرستان ہیں جن کی روشنی آسمان والوں کے لئے بالکل ایسی ہے جیسے زمین والوں کے لئے سورج اور چاند منور ہیں۔ایک مدینہ منورہ کا قبرستان اور دوسرا عسقلان کا۔"(الوفاء جلد نمبر ۲)

خدایا مدینہ مقام ہو جائے

جنتہ البقیع جیسے رفیع الشان قبرستان میں مدفون ہونے کے لئے کس کا جی نہیں چاہتا۔لیکن زہے نصیب قربان جاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فیض عام پر کہ امت کے لئے سہولت عطا فرمائی کہ دل میں بقیع میں دفن ہونے کی مخلصانہ آرزو رکھے پھر

جہاں بھی مرے وہ مدینے میں ہے

اس کے قواعد کے دلائل تو فقیر نے فضائل بقیع شریف میں لکھے ہیں۔ یہاں چند حکایات ملاحظہ ہوں

۱۔مولانا غلام محمد مرحوم مغفور فقیر کے پڑوسی اور دوست تھے ۱۹۴۸ء میں مدینہ طیبہ میں مستقل مقیم ہو گئے انہیں باب النساء پر بواب ہونے کا شرف نصیب ہوا۔آخری عمر میں آنکھوں کے عارضہ کی وجہ سے علاج کے لئے پاکستان تشریف لائے۔فقیر سے قدیمی تعلق کی وجہ سے بہاولپور کو علاج کے لئے انتخاب فرمایا عرصہ دراز مدینہ پاک میں گزارنے کی وجہ سے کئی عجائب وغرائب بتائے منجملہ ان کے ایک یہ بھی فرمایا کہ بہت سے لوگ مدینہ پاک حاضر ہو کر بقیع میں دفن ہونے کی تمنا لیکر واپس وطن چلے جاتے ہیں اور بہت سے ہمارے رفقاء مدینہ پاک میں رہ کر بھی مدینہ پاک کی اقامت سے ناخوش ہیں۔ایک رات کسی نیک آدمی نے بتایا کہ رات کو خواب میں دیکھا کہ اونٹ کی قطاریں جنتہ البقیع کی طرف جارہی ہیں معلوم کرنے پر بتایا گیا کہ جنتہ البقیع میں دفن ہونے کی آرزو تھی لیکن وہ دفن نہ ہو سکے اور بہت سے مدینہ پاک میں رہ کر بھی یہاں کی زندگی سے ناخوش ہیں انکے لئے حکم باری تعالیٰ ہے کہ مدینہ پاک میں دفن ہونے کے آرزومندوں کو انکے وطنوں سے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یہاں مدینہ پاک لے آؤ اور جو یہاں کی اقامت سے ناخوش ہیں انہیں یہاں سے نکال کر وہاں پھینک آؤ جہاں سے مدینہ پاک کے آرزومندوں کو لے آئے ہو۔

۲۔اغیار کی محفل میں اسرار پوچھے تھے؟} ایک دفعہ صوفی محمد حسین حضرت مولانا شاہ عبدالحق الہ آباد مہاجر مکی قدس سرہٗ (متوفی ۱۳۳۳ھ/ ۱۹۱۵ء) کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ حدیث شریف میں تو آتا ہے کہ ہمارا مدینہ بھٹی ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو نکال دیتی ہے ایسے ہی مدینہ زمین مدینہ کے نااہل کو اپنے سے نکال دیتی ہے۔حالانکہ مرتد اور منافق بھی مدینہ پاک میں مر کر یہیں دفن ہو جاتے ہیں۔پھر اس حدیث کا مطلب کیا ہوا۔آپ نے اُسے پکڑ کر نکال دیا وہ شخص حیران تھا کہ اسے کس قصور کی وجہ سے نکالا گیا رات کو اس نے خواب میں دیکھا کہ قبرستانِ مدینہ میں کھدائی ہو رہی ہے اور اونٹوں پر باہر سے لاشیں آرہی ہیں اور یہاں سے باہر جارہی ہیں۔جب ان لوگوں سے پوچھا گیا کہ کیا کر رہے ہو تو وہ بولے کہ جو منافق یہاں دفن ہو گئے ہیں ان کو باہر پہنچا رہے ہیں اور عشاقِ مدینہ کی ان لاشوں کو جو اور جگہ دفن ہو گئے ہیں یہاں لا رہے ہیں وہ شخص دوسرے دن پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اسے دیکھتے ہی فرمایا کہ اب سمجھے حدیث کا مطلب۔یہ ہے کل تم نے مجھ سے اغیار کی محفل میں اسرار پوچھے تھے جس کی تمہیں سزا دی گئی تھی۔ (تفسیر نعیمی پارہ اول از حکیم الاُمت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ)

۳۔حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو ایک مرید عرض کرتا تھا کہ دعا فرمائیں کہ مجھے جنت البقیع نصیب ہو۔آپ دعا فرما دیتے لیکن مرید مطمئن نہ ہوتا وہ چاہتا تھا کہ اسے جیتے جی کسی طریقہ سے یقین دہانی ہو۔ایک دن اس نے پیر صاحب سے حجت کی کہ آپ مجھے ٹال دیتے ہیں مجھے کیسے یقین آئے کہ واقعی میں بقیع میں مدفون ہوں گا۔آپ نے فرمایا کہ تمہیں بھی معلوم ہو جائیگا۔چنانچہ ایک رات اس نے بھی مذکورہ بالا طریقہ کا خواب دیکھ کر پیر صاحب کو حال سنایا آپ نے فرمایا یہ تیری آرزو کے مطابق ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کمشنر کی نوجوان لڑکی مرنے کے بعد مدینے میں

۴۔رئیس التحریر علامہ محمد ارشد القادری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ اس وقت کی بات ہے جب کہ سلطنت مغلیہ کا خورشیدِ اقبال ڈوب چکا تھا اور سرحد سے لیکر مدراس کے ساحل تک سارا کشور ہند انگریزی اقتدار کے زیر نگیں تھا۔لکھنو میں ایک انگریز کمشنر بحال کیا گیا چونکہ اس وقت کی دفتری زبان فارسی تھی اس لیے کمشنر کو فارسی سیکھنے کی اشد ضرورت محسوس ہوئی اور اس کے لیے لکھنو کے مشہور فارسی داں ملا سراج الدین کی خدمات حاصل کرلی گئیں۔ملا جی روزانہ شام کو چار بجے انگریز کو ٹیوشن پڑھانے آتے تھے۔موصوف عصر اور مغرب کی نماز کمشنر صاحب کی کوٹھی پر ہی ادا کرتے تھے۔

کمشنر کی ایک نوجوان لڑکی تھی۔ ہزاروں لالہ رخوں اور زہرہ جلالوں کی کہانیاں اس کی ایک ایک ادا میں سمٹ آئی تھیں۔سرشار آنکھوں سے شراب کے پیمانے چھلکتے مہتاب کی طرح درخشاں پیشانی ہر وقت موج نور میں غرق رہتی،چلتی تو فتنۂ حشر جگاتی،باتیں کرتی تو پھول جھڑتے۔جمال ورعنائی اور حسن و دلکشی کا وہ ایک مجسمہ تھی کہ مغربی تہذیب کے گھرانے میں وہ ہر وقت پردے میں رہتی تھی ایک تو ماں باپ کی اکلوتی بیٹی،اس پر مزاج میں نفاست طبیعت میں لطافت اور ناز ونعمت کی زندگی سارے خاندان کی راج دلاری بن گئی تھی۔سیرت وخصلت کے اعتبار سے بھی وہ نہایت پاک طینت،نیک سرشت اور شریف الطبع لڑکی تھی۔شرم وحیاء علم وہنر،ذہانت دانائی اور متانت وسنجیدگی میں دور دور تک اس کا کہیں جواب نہ تھا۔سارا قبیلہ اس کے حسن اخلاق سے مسخر تھا۔غیرتِ فطری ہی کا نتیجہ تھا کہ والدین کے اصرار کے باوجود کبھی وہ گرجا گھر نہیں جاتی تھی۔سن شعور میں قدم رکھتے ہی اس نے باہر کی درسگاہ سے اپنا سلسلہ تعلیم منقطع کرلیا تھا اور اب گھر میں ہی شریف معلمات کے ذریعہ اس کی تعلیم کا بندوبست کردیا گیا تھا۔علوم وفنون کی مختلف شاخوں میں مہارت رکھنے والی معلمات اپنے وقت پر آتی تھیں اور سبق دے کر چلی جاتیں تھیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تدریس کا یہ سلسلہ صبح ۸ بجے سے شام کے چار بجے تک جاری رہتا تھا۔

ملا جی کو آئے ہوئے کئی مہینے گزر چکے تھے۔ کمشنر صاحب فارسی کی ابتدائی کتابیں ختم کر چکے تھے۔ اور اب حضرت سعدی رحمتہ اللہ علیہ کی گلستان چل رہی تھی۔ کہتے ہیں کہ ملا جی بہت خوش الحان قاری بھی تھے۔ جب مغرب کی نماز میں وہ جہر سے قرآن پڑھتے تو کمشنر صاحب کی پوری کوٹھی عالم قدس کے نغموں سے گونج اٹھتی تھی۔

ایک دن کمشنر صاحب کی صاحبزادی ٹھیک مغرب کے وقت اس کمرے کے قریب سے گزری جہاں ملاں جی نماز پڑھتے تھے۔ قرآن کی آواز سن کر اس کے قدم اچانک رک گئے چند ہی لمحے کے بعد دروازے کے قریب آ کر کھڑی ہوگئی۔ قرآن کے سحر حلال سے دل کے گھائل ہونے میں ذرا بھی دیر نہ لگی۔ آنِ واحد میں ایک طیب و طاہر روح کی تجلیاتِ قرآنی کی بارش میں شرابوں ہوگئی۔

زندگی میں پہلی بار اس نغمۂ حیات سے اس کے کان آشنا ہوئے تھے۔ ایک نامعلوم کیف سے بے خود ہوگئی۔ عالم اشتیاق میں پھر وہ آگے بڑھی اور پردے کی اوٹ سے ملّا جی کو ایک نظر دیکھا۔ نماز کی ہیئت عبادت دیکھ کر وہ حیرت میں ڈوب گئی۔ ہاتھ باندھ کر ساکت و مؤدب کھڑا رہنا پھر سرنگوں ہو جانا اور اس کے بعد ماتھا ٹیکنا عجز و نیاز کی یہ ادائیں اس کی آنکھوں کے لیے عجوبے سے کم نہیں تھیں۔ اب سے پہلے اس کی آنکھوں نے یہ روح پرور مناظر کبھی نہیں دیکھے تھے۔ جب تک ملّا جی نماز پڑھتے رہے وہ تصویر حیرت بنی دیکھتی رہی۔ نماز ختم ہو جانے کے بعد جب وہ واپس لوٹی تو جذبات کے سمندر میں ایک تلاطم سا تھا۔

دل از خود اندر سے کسی نامعلوم سمت کی طرف کھینچا جا رہا تھا۔ اس دن وہ ساری رات اپنے بستر پر کروٹیں بدلتی رہی۔ آیاتِ قرآنی کا کیف اور نماز کی روحانی کشش ایک لمحے کے لیے بھی اس کے ذہن سے اوجھل نہیں ہو رہی تھی۔ وہ ساری رات یہ سوچتی رہی کہ شیریں نغموں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کی سحر طرازی مسلم۔لیکن قرآنی نغمہ کا یہ اثر جس نے دِل کے کشور کو تہہ و بالا کر دیا ہے۔ اسے صرف خوش الحان آواز کا نتیجہ نہیں قرار دیا جا سکتا۔یقیناً اس کے پیچھے کوئی ایسی حقیقت بول رہی ہے جس کا رشتہ روحِ انسانی کے ساتھ منسلک ہے۔پھر اگر ناز نشست و برخاست ہی کا نام ہے تو پھر میرے دل کو کیا ہو گیا ہے۔قیام وقعود کے سوا انسانوں کی زندگی میں کیا ہے۔پھر دنیا میں کتنے دل ہیں جو کسی کی نشست و برخاست پر عاشق ہوئے ہیں۔اگر واقعتاً نماز کی یہی حقیقت ہے تو دل دیوانہ کی لغزش میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

پھر سوچتی ہے کہ اتنی آسانی سے دل کی تقصیر کا فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ہو نہ ہو یہ نماز بھی اسی عالم کی چیز ہے۔جہاں انسانی روحوں کا مزاج ڈھلتا ہے اور جہاں سے معنوی حیات کے چشموں کا دھارا پھوٹتا ہے۔

سوچتے سوچتے سحر ہو گئی لیکن روحانی اضطراب کی آگ ویسے ہی سلگتی رہی۔اپنا حال خود اپنی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔صبح طلوع ہوئی دن نکلا۔لیکن آج کتابوں میں جی نہیں لگ رہا تھا۔سارا دن شام کے انتظار میں کٹا۔

حسب معمول عصر کے وقت ملا جی ٹیوشن پڑھانے کے لیے تشریف لائے۔جوں ہی ان کے قدموں کی آہٹ ملی فرطِ شوق سے صاحبزادی کا دل اچھلنے لگا۔بڑی مشکل سے سورج ڈوبا اور ملا جی مغرب کی نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔

شہزادی قبل از وقت ہی پس پردہ کان لگائے کھڑی تھی۔قرآن کی آواز کان میں پڑتے ہی دل کا حال بدلنے لگا روح نغمۂ جاوید کے کیف میں ڈوب گئی۔آج دل ہی متاثر نہیں تھا بلکہ آنکھیں بھی اشکبار تھیں۔کئی بار رومال سے بہتے ہوئے آنسو خشک کیے۔لیکن چشمۂ سیال کی طرح اس وقت تک سیلاب امنڈتا رہا جب تک ملا جی نے نماز ختم نہیں کر لی۔اسی عالم کرب میں کئی مہینے گزر گئے۔دل کے شورِ محشر سے کوئی واقف نہ تھا ہر روز مغرب کی نماز کے وقت پردۂ در سے لگا ہوا جذبات کے تلاطم کا جو طوفان امنڈتا تھا خود ملا جی کو بھی اس کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خبر نہیں تھی۔اب کئی مہینے کے عرصے میں مسیحی گھرانے کی دوشیزہ نامعلوم طور پر اسلام کے بہت قریب پہنچ چکی تھی۔نماز اور قرآن کے عشق نے اب اسے اس راستے پر لا کر کھڑا کر دیا تھا جو کسی بھی وارفتہ حال مسافر کو ذرا سی دیر میں مدینے تک پہنچا دیتا ہے۔دوسرے لفظوں میں دل اس رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غائبانہ عقیدت سے سرشار ہوتا جا رہا تھا۔ جس نے دنیا کو قرآن اور نماز جیسی نعمتِ لازوال سے بہرہ اندوز کیا۔

اکثر رات کی تنہائی میں سوچا کرتی تھی کہ جس رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لائے ہوئے پیغام میں یہ کشش ہے خود اس رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) میں کتنی کشش ہوگی۔بلاوجہ عرب کے صحرانشین اس پر شیفتہ نہیں تھے۔اس کی زیبائی کا یہی جلوہ کیا کم ہے کہ آج اس کے نادیدہ عشاق سے ساری دنیا بھر گئی ہے۔یقیناً محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عظمت و راستی کی ایک سراپا حقیقت کا دوسرا نام ہے۔

ناز کی پلی ہوئی لاڈلی بیٹی صبح کو نئے کپڑے زیب تن کر کے ماں کو آداب کیا کرتی تھی۔ باپ کے دل کی شادابی اور روح کی آسودگی کا یہ سب سے بڑا ذریعہ تھا کہ آج وہ بڑی سج دھج سے آداب کرنے آئی تھی۔آداب سے فارغ ہو کر مچلتے ہوئے ناز میں کہا۔ 'فادر ایک درخواست پیش کروں؟ قبول فرمائیے گا۔"

بیٹی کے ان الفاظ پر باپ کی روح جھوم اٹھی شفقتِ پدری کا جذبہ پھوٹ پڑا۔ فرطِ محبت میں بے قابو ہو کر جواب دیا۔

"میری لختِ جگر ساری زندگی یہ آرزو رہ گئی کہ دوسرے بچوں کی طرح تم بھی کچھ فرمائش کرو اور میں اسے پوری کر کے تمہاری مسرتوں کا تماشہ دیکھوں۔لیکن نہ جانے تمہاری افتادِ طبع کیسی واقع ہوئی ہے کہ یہ آرزو تشنہ ہی رہی۔اب جبکہ زندگی میں پہلی بار اپنے ارمان کے اظہار کے لیے تمہاری زبان کھلی ہے تو کیا اب یہ بھی پوچھنے کی ضرورت ہے کہ میں اسے قبول کروں گا یا نہیں؟ تمہارے سوا کون میری زندگی کی امیدوں کا مرکز

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے جس کے لیے کوئی بات اٹھا رکھوں گا۔"

بیٹی نگاہ نیچی کئے، رکتے جھجکتے ہوئے بڑی مشکل سے صرف اتنے الفاظ ادا کئے کہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں ملا جی سے فارسی کی تعلیم حاصل کروں۔ باپ نے یہ سن کر ایک قہقہہ لگایا اور بیٹی کو تھپکاتے ہوئے کہا۔"اتنی ذراسی بات کے لیے تم نے اتنی زبردست تمہید باندھی۔ میرا تو گمان تھا کہ تم کوئی بہت ہی اہم فرمائش کرنے والی ہو۔ تمہیں اجازت ہی نہیں بلکہ تحسین و آفرین بھی ہے کہ تمہارے اندر حصولِ علم کا شوق جاگ اٹھا ہے۔"

دوسرے دن ملّا جی بعد نماز مغرب صاجزادی کو بھی فارسی کی تعلیم دینے لگے۔ محنت و ذہانت نے تھوڑے ہی عرصے میں فارسی زبان سے اچھی طرح روشناس کر دیا۔ دوران تعلیم ہی میں ایک دن صاجزادی نے ملّا جی سے کہا: اگر آپ کو زحمت نہ ہو تو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت پر مسلمان مصنفین کی چند کتابیں میرے لیے فراہم کر دیجئے۔ ملّا جی کو اس عجیب و غریب فرمائش پر حیرت تو ضرور ہوئی۔ لیکن وہ کچھ کہہ نہیں سکے۔ دوسرے دن چند مستند اور مفید کتابیں لا کر حوالے کر گئے۔

نماز و قرآن والے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی سے واقف ہونے کا موقع حاصل کر کے صاجزادی کی مسرتوں کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جذبہ شوق کے عالم میں کتاب کا پہلا ورق کھولا اور کائنات کی سب سے معظم ترین ہستی کی زندگی کا مطالعہ شروع کیا۔

ورق ورق پر فضل و رحمت جلال و جمال، عظمت و زیبائی، طہارت و تقدس، صبر و تحمل، جود و کرم، زہد و عبادت، فقر و ایثار، علم و حکمت، اعجاز و توانائی، قدرت و اختیار، قرب الٰہی کی جلوہ آرائی اور آسمان شوکت و اقتدار کے مناظر دیکھ کر دل کی دنیا جگمگا اٹھی۔ فرط شوق میں پلکوں پہ موتی کے قطرے جھلملانے لگے۔ لالہ کی پنکھڑی جیسے ہونٹ حرکت میں آئے اور ایک ننھی سی آواز فضاء میں گونجی۔"محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خداوند! تو گواہ رہنا کہ مسیحی مذہب سے نکل کر تجھ پر اور تیرے آخری رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لاتی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہوں۔اے قادر توانا معبود! تیرے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا واسطہ میری آنے والی زندگی کو کفر کی یلغار سے محفوظ رکھنا۔"

دل میں عشق محمدی کا چراغ جل چکا تھا۔اب ایمان بالغیب کی نئی دنیا نظر کے سامنے تھی۔حیات سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ۶۳ سالہ تاریخ ذہن میں گھوم رہی تھی، سرکار کا جسم، ان کا نورانی پیکر، دلربا چہرہ، سرمگیں آنکھیں، عطر برساتی ہوئی عنبریں زلفیں، موجۂ نور میں لہراتا ہوا عارض تاباں، جمال سراپا کا ایک نقش ونگار تصورات کی دنیا پر چھایا ہوا تھا۔پچھلے پہر جوں ہی آنکھ لگی قسمت بیدار نے آواز دی۔

رحمت ونور اور محبت و دل کشی کی جو دنیا تصور میں گھوم رہی تھی اب وہ نظر کے سامنے تھی۔کوٹھی کے قریب ہی ایک مسجد تھی جیسے ہی مؤذن نے اشہدان لا الہ الااللہ اور اشہدان محمدؐ رسول اللہ کا کلمہ فضا میں نشر کیا آنکھ کھل گئی۔

کلمۂ اسلام سن کر دل بیتاب ہوگیا، ایمان کی امنگیں جاگ اٹھیں۔آج چہرہ بشاشت سے کھلا جارہا تھا۔کونین کی ارجمندی بال بال سے پھوٹ رہی تھی۔ایک لالہ رُخ حسینہ کا اپنا ہی جمال کیا کم تھا کہ وہ چشمۂ نور میں غوطہ لگا کر آگئی تھی اب تو گل کدۂ فردوس کی حور معلوم ہورہی تھی۔فرطِ تابندگی سے چہرے پر نظر جمانا مشکل تھا۔

حسن و دل کشی کی یہ نمایاں تجلی دیکھ کر ماں باپ کو بھی حیرت ضرور ہوئی تھی لیکن وہ اسے حضرت مریم رحمتہ اللہ علیہا کی عقیدت کا فیضان سمجھ رہے تھے۔اس دن کافی انتظار کی زحمت اٹھانے کے بعد ملّاجی تشریف لائے۔نماز مغرب سے فراغت کے بعد صاحبزادی پڑھنے کے لیے حاضر ہوئی۔جوں ہی چہرے پر نظر پڑی ملاجی کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

صاحبزادی نے کہا، حیرت نہ کیجئے مجھے کلمہ پڑھا کر میرے اسلام پر گواہ بن جائیے اور دیکھئے میں نے اپنا نام فاطمہ رکھ لیا ہے۔آئندہ مجھے اسی نام سے یاد کیجئے گا۔ملاجی کمزور دل آدمی تھے۔بڑھاپے میں کمشنر صاحب کو پڑھانے کا جو موقع مل گیا تھا اس کو وہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بہت غنیمت سمجھتے تھے۔ پھر صاحبزادی کے حالات سے بھی بے خبر تھے لرزتے ہوئے صاحبزادی کو جواب دیا۔

"دل کا مسلمان ہو جانا خدا کے تئیں نجات کے لیے کافی ہے صاحبزادی! نہ ابھی اپنے اسلام کا آپ اعلان کریں۔ جب بھی فلاح و اخروی کا استحقاق کہیں نہ جائے گا۔ مجھے اندیشہ ہے کہ میں آپ کو کلمہ پڑھا کر اسلام میں داخل کرلوں اور اس کی اطلاع کمشنر صاحب کو ہوگئی تو ہم پر بھی وبال آئے گا اور آپ کی زندگی بھی خطرے میں پڑ جائے گی۔"

صاحبزادی ملاجی کی کمزوریوں سے واقف تھی، یہ جواب سن کر خاموش ہوگئی۔

فارسی کی تعلیم ختم ہو جانے کے بعد فاطمہ نے قرآن کی تعلیم کا سلسلہ شروع کیا۔ ملّا جی کی آمد و رفت کا سلسلہ وہ منقطع نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اسے توقع تھی کہ مستقبل کی کوئی ضرورت بھی ان سے متعلق ہو سکتی ہے۔ اب فاطمہ گھر والوں کی نظروں سے چھپ چھپ کر نماز بھی پڑھنے لگی تھی۔ چونکہ اس کے کمرے میں ابتداء ہی سے کسی کو داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی اس لیے اس کی زندگی کا اکثر حصہ صیغۂ راز میں تھا۔ دل کے خاموش انقلاب کی والدین کو خبر نہیں تھی۔ لیکن باطن کی تطہیر اور روحانی تقدس کا اثر نامعلوم طور پر اس کے گرد و پیش میں نمایاں تھا۔ خاندان کے دلوں میں صرف اس کی محبت و شفقت ہی کا نہیں توقیر و احترام کا جذبہ بھی پیدا ہوگیا تھا۔ اس کی شخصیت کا اثر بغیر کسی ظاہری سبب کے لوگوں کے تحت الشعور پر چھاتا جا رہا تھا۔ وہ رات کی تنہائی میں اپنی خواب گاہ کے اندر کیا کرتی تھی۔ اس کی خبر کسی کو بھی نہ تھی۔ لیکن ملاجی کے ذریعے صرف اتنا معلوم ہو سکا تھا کہ وہ اپنی زندگی کو سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کے سانچے میں ڈھالنے کا بہت زیادہ اہتمام کرتی تھی۔

سب کے سو جانے کے بعد وہ اپنا کمرہ اندر سے بند کر کے عشاء کی نماز پڑھتی اس کے بعد سو جاتی۔ پھر تہجد کے لیے اٹھتی اور تادمِ سحر گریہ و مناجات تسبیح و تحلیل اور درود و سلام

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں مشغول رہتی اس کے دل کا آئینہ اتنا شفاف ہوگیا تھا کہ عالم غیب کے انوار و اسرار کا وہ کھلی آنکھوں سے تماشا دیکھا کرتی تھی۔ اب آہستہ آہستہ اس کی زندگی کا رشتہ دوسرے مشاغل سے ٹوٹتا جا رہا تھا۔ گھنٹوں وہ کھوئی کھوئی سی رہنے لگی۔ اس کی روح کی لطافت اتنی بڑھ گئی کہ کئی کئی دن بغیر کسی ضعف و نقاہت کے وہ روزے میں گزار دیتی تھی۔

ایک دن ملا جی جب شام کے وقت پڑھانے آئے تو انہیں معلوم ہوا کہ صاحبزادی آج کچھ علیل ہے۔ اس لیے وہ نہیں پڑھیں گی۔ جوں واپس جانا چاہتے تھے آپا نے اطلاع دی۔ صاحبزادی اپنے حجرۂ خاص میں آپ کو بلا رہی ہیں۔ ملا جی ہمت کر کے کمرے کے اندر داخل ہوئے دیکھا تو فاطمہ بستر پر دراز تھی۔ قدم کی آہٹ پاتے ہی اٹھ کے بیٹھ گئی اور نہایت سرگوشی کے ساتھ ملا جی سے کہا۔

آپ کے احسانات سے میری گردن ہمیشہ بوجھل رہے گی۔ آپ کی وجہ سے مجھے ایمان نصیب ہوا اور حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دولتِ عشق سے میری زندگی کیف و سرور کے ایک نئے عالم میں داخل ہوئی۔ اب میں روحانی قرب کی اس منزل میں ہوں جہاں ایک لمحہ کے لیے بھی میرے سرکار آنکھوں سے اوجھل نہیں ہوتے۔

آثار و قرائن شہادت دے رہے ہیں کہ اب میں حیات کے آخری لمحے سے گزر رہی ہوں۔ عالم قدس کا پیامی جلد ہی آنے والا ہے۔ میں بھی اس کی منتظر ہوں آنکھوں سے راہ دیکھ رہی ہوں۔ رختِ سفر باندھ کر میں نے اپنی تیاری مکمل کر لی ہے اپنے انجام کی فیروز بختی پر دل اتنا مطمئن ہے کہ مسکراتے ہوئے پیغام اجل کا خیر مقدم کروں گی۔ صرف ایک آرزو ہے جس کے لیے میں نے آپ کو اس وقت زحمت دی ہے اگر بعد مرگ میری وصیت پوری کرنے کا اگر آپ یقین دلائیں تو عرض کروں۔ اتنا کہتے کہتے اس کی چمکتی ہوئی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔ ملا جی بھی اپنے تئیں سنبھال نہ سکے اور وہ بھی اشک بار ہو گئے۔ بھرائی ہوئے آواز میں جواب دیا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

"خدا آپ کی زندگی کا اقبال بڑھائے۔آپ کی عمر کی برکتوں کو دراز کرے۔ نصیب دشمناں مرگِ ناگہاں کی خبر سننے کے لیے ہم ہرگز تیار نہیں ہیں۔لیکن علم الٰہی میں اگر یہی مقدر ہو چکا ہے تو کوئی اسے ٹال نہیں سکتا۔آپ اپنی آرزو کا برملا اظہار فرمائیے۔ میں اس کی تعمیل کا آپ کو یقین دلاتا ہوں۔"

صاحبزادی نے رازدارانہ لب و لہجہ میں کہا آپ جانتے ہیں کہ میرے قبول اسلام کی خبر گھر والوں کے علم میں نہیں ہے۔وہ ہنوز مجھے اپنے آبائی مذہب کا پیرو سمجھ رہے ہیں۔گو میں نے آج تک گرجا میں قدم نہیں رکھا لیکن وہ اسے میری غیرت حیا پر محمول کرتے ہیں۔اس سے مجھے یقین ہے کہ وہ بعد مرگ تجہیز و تکفین مسیحی مذہب کے مطابق کریں گے۔اور مسیحی قبرستان میں میرا مدفون بنائیں گے۔

"میں نہیں چاہتی کہ اپنا اسلام ظاہر کر کے میں آپکو اور یہاں کے دوسرے مسلمانوں کو آفات کا نشانہ بناؤں۔اس لیے میری مؤدبانہ گذارش ہے کہ بعد مرگ جب وہ مجھے عیسائیوں کے قبرستان میں دفن کریں تو رات کے کسی حصے میں میرا تابوت نکال کر اسلامی طریقے کے مطابق مجھے کسی مسلمان قبرستان میں دفن کریں تا کہ اہلِ ایمان کے جوار میں رہ کر میری روح کو دائمی سکون حاصل ہو۔"

ملّا جی نے برستی ہوئی آنکھوں سے وصیّت کی تعمیل کا یقین دلایا۔فاطمہ نے آخری سلام کرتے ہوئے کہا کہ اب قیامت ہی کے دن شافع محشر کے لواء الحمد کے نیچے جلدی آپ سے ملاقات ہوگی۔یہ کہتے ہوئے ملّا جی کو رخصت کیا۔

صبح کے وقت سارے شہر میں کہرام مچا ہوا تھا کہ کمشنر صاحب کی لاڈلی بیٹی کی وفات کی خبر بجلی کی طرح ہر طرف پھیل گئی تھی۔اقارب و احباب اور غم گساروں کے ہجوم سے کوٹھی میں تل رکھنے کی جگہ باقی نہیں تھی۔اس اچانک حادثہ سے سارے خاندان پر غم کے بادل چھا گئے تھے۔ماں باپ کی حالت نہایت قابل رحم تھی۔شدتِ الم سے وہ پاگل ہو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

گئے تھے۔اکلوتی بیٹی کی مرگ ناگہاں اس کے لیے قیامت سے کم نہیں تھی۔ماتم وفغان کے شور میں دوپہر کے وقت جنازہ اٹھا۔عیسائی مذہب کے رسوم کے مطابق لاش ایک تابوت میں بند کر دی گئی تھی۔جنازہ کے ساتھ ساتھ ملّا جی بادیدۂ پرنم چل رہے تھے۔عیسائی قبرستان میں پہنچ کر تابوت کو ایک پختہ قبر میں اتارا گیا اور اوپر سے سنگِ مرمر کی سل رکھ کر قبر کا کھلا ہوا حصہ بند کر دیا گیا۔دفن کی آخری رسم ادا ہو جانے کے بعد لوگ قبرستان سے واپس لوٹ گئے۔ملّا جی اپنے ذہن میں قبر کا نشان اچھی طرح محفوظ کر کے سب کے بعد واپس ہوئے۔سیدھے کمشنر صاحب کی کوٹھی پر پہنچے۔اور ڈبڈبائی آنکھوں کے ساتھ کلمۂ تعزیت کہہ کر واپس گھر چلے آئے۔آج انہیں پوری رازداری کے ساتھ ایک اہم فرض انجام دینا تھا۔اقدام اتنا سنگین تھا کہ ہر قدم پر خطرات کے اندیشے راہ میں حائل تھے۔رات کی تنہائی میں لوگوں کی نظر سے بچ کر عیسائی قبرستان سے کسی لاش کو منتقل کرنا اتنا آسان کام نہیں تھا۔حالات کی نزاکت سوچ کر ملّا جی کانپ اٹھے۔لیکن ایک مرنے والی سے کئے ہوئے وعدے کی تکمیل بھی ضروری تھی۔اسلام کا رشتۂ اخلاص بھی اس امر کا مقتضی تھا کہ جیسے بھی ہو اس فرض کو انجام دیا جائے۔

ملّا جی کا ضمیر اندر سے جاگ اٹھا تھا۔آخر بسم اللہ پڑھ کر انہوں نے اس مہم کا آغاز کر ہی دیا۔اپنے چند قابل اعتماد دوستوں کو گھر سے لے گئے۔اور شروع سے آخر تک ان سے سارا ماجرا بیان کیا۔واقعہ سن کر لوگوں کی آنکھوں میں آنسو اُمنڈ آئے۔انہوں نے کفِ افسوس ملتے ہوئے ملّا جی سے کہا۔صد حیف کہ اسی شہر میں اسلام کی فتح وصداقت کا اتنا عظیم الشان واقعہ رونما ہوا اور آپ نے کانوں کان کسی کو خبر نہ ہونے دی۔خیر جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔اب جس طرح بھی ہو آج ہی شب وعدے کی تکمیل ضروری ہے۔

ٹھیک اسی وقت جب کہ رات آدھی سے زیادہ گزر چکی تھی۔ہر طرف خاموشی کا سناٹا طاری تھا ملّا جی کے علاوہ چار آدمی عیسائیوں کے قبرستان میں داخل ہوئے۔یہ اقدام

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

انتہائی خطرناک تھا۔لیکن اسلامی ہمدردی کے جوش میں خطرے کا قطعاً کوئی احساس نہیں ہو رہا تھا۔ملّا جی کی راہنمائی میں چاروں آدمی قبر تک پہنچے۔سنگِ مرمر کی سِل ہٹائی اور قبر میں اترا ہوا تابوت باہر نکالا۔جوں ہی لاش نکالنے کے لیے تابوت کا تختہ کھولا ملّا جی کے منہ سے چیخ نکل گئی لوگ حیرت سے ان کا منہ تکنے لگے۔بڑی مشکل سے حواس پر قابو پانے کے بعد لوگوں کو بتایا کہ لاش بدل گئی ہے۔ہم لوگوں نے غلطی سے دوسری قبر کا تابوت نکال لیا ہے۔یہ لاش کسی اور کی ہے۔لیکن ملّا جی نے پھر دوبارہ جو غور سے دیکھا تو قبر کا نشان وہی تھا۔جسے دن کے وقت دیکھ گئے تھے۔قبر کا نیا پن بھی بتا رہا تھا کہ یہ بالکل تازہ قبر ہے۔اب یہ گتھی کسی سے نہیں سلجھ رہی تھی کہ کمشنر صاحب کی بیٹی کے تابوت میں کسی دوسرے کی لاش کیسے آ گئی اور خود اس کی لاش کہاں گئی۔

صورتِ حال کی تفتیش کے لیے چاروں آدمی لاش کی طرف بڑھے اور جھک کر دیکھ ہی رہے تھے کہ ان میں سے ایک شخص بیساختہ چیخ پڑا۔یہ لاش تو بارہ بنکی کے مرزا جی کی ہے۔میں انہیں اچھی طرح جانتا ہوں۔

اس واقعہ سے ان لوگوں پر دل ہلا دینے والی ایک عجیب قسم کی ہیبت طاری ہو گئی۔دہشت سے کانپنے لگے اور فوراً تابوت کا منہ بند کر کے اسے قبر میں اتارا اور اوپر سے سنگ مرمر کی سل رکھ کر تیز تیز قدموں سے باہر نکل گئے۔گھر پہنچ کر دیر تک سب پر سکتہ طاری رہا۔کئی گھنٹے بعد جب حواس بحال ہوئے تو ملّا جی نے کہا کہ عالم برزخ کے یہ تصرفات ہماری سمجھ سے بالا تر ہیں۔مشیت الٰہی کے راز کو سمجھنا اپنے بس کی بات نہیں ہے۔لیکن اتنی بات ضرور سمجھ میں آتی ہے کہ جب کمشنر صاحب کی بیٹی کی قبر میں بارہ بنکی کے مرزا جی کی لاش ہے تو یقیناً مرزا جی کی قبر میں کمشنر کی بیٹی کی لاش ہو گی۔لوگوں نے کہا ”یہ بات قرین قیاس ضرور ہے لیکن بہتر ہوتا کہ حقیقت کا سراغ لگانے کے لیے ہم لوگ بارہ بنکی چلے چلیں اور مرزا جی کی قبر کھود کر دیکھ لیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یہ بات طے کر کے سب لوگ اپنے اپنے گھروں کی طرف لوٹ گئے، بستر پر پہنچنے کے بعد ہر شخص کے ذہن میں یہی عجیب وغریب واقعہ گھوم رہا تھا۔

دوسرے دن ملاجی اپنے چاروں ساتھیوں کے ہمراہ بارہ بنکی پہنچ گئے۔ سیدھے مرزا جی کی کوٹھی کا رخ کیا۔ دروازے پر آدمیوں کا ہجوم لگا ہوا تھا۔ دریافت کرنے پر پتہ چلا کہ پرسوں مرزا جی کا انتقال ہوگیا ہے۔ آج ان کا تیجا ہے۔ اظہارِ افسوس اور تعزیت ادا کرنے کے بعد ہم ایصال ثواب کی مجلس میں شریک ہوگئے۔ فارغ ہونے کے بعد خواہش ظاہر کی کہ ہمیں قبر تک پہنچا دیا جائے تاکہ ان کی قبر پر فاتحہ پڑھ کر کم از کم حق دوستی تو ادا کریں۔ ایک شخص کی رہنمائی میں قبرستان پہنچ کر فاتحہ پڑھی اور قبر کا نشان اچھی طرح ذہن میں محفوظ کر کے اپنی قیام گاہ پر واپس لوٹ آئے۔ سارا دن مرزا جی کے حالات معلوم کرتے رہے پتہ چلا کہ اس علاقے کے وہ ایک چھوٹے موٹے نواب تھے۔ انگریزی تہذیب کے دلدادہ اور انگریزوں کے غایت درجہ ہی خواہ تھے۔ شام وسحر کی زندگی عیش و عشرت میں ڈوبی رہتی تھی۔ گھر کا سارا ماحول انگریزی تمدن میں غرق تھا۔

شام کے وقت کھانے سے فارغ ہو کر اس وقت کا انتظار کرنے لگے جب کہ سارے شہر پر نیند کا سناٹا طاری ہو جائے۔ خدا خدا کر کے جب آدھی رات سے زیادہ رات ڈھل گئی تو پانچوں آدمی اٹھے اور دبے پاؤں قبرستان کی طرف چل پڑے۔ خطرناک اقدام کی دہشت سے دل کی دھڑکن تیز ہوگئی۔ لیکن حقیقتِ حال کی جستجو کے جنون میں آگے بڑھتے گئے۔ یہاں تک کہ قبرستان میں داخل ہوگئے۔ اپنے حافظے کی رہنمائی میں آسانی سے مرزا جی کی قبر تک پہنچ گئے۔ کانپتے ہوئے ہاتھوں سے قبر کی مٹی ہٹانی شروع کر دی۔ کافی دیر کے بعد تختہ نظر آیا۔ اب ہمت کر کے دو شخص قبر میں اترے اور ایک ایک کر کے تختہ ہٹایا۔ اب سفید رنگ کا کفن سامنے نظر آرہا تھا۔ کافی جدوجہد کے بعد بھی کفن کھولنے کی ہمت جواب دے چکی تھی ہر شخص اپنی جگہ سہما جارہا تھا کہ معلوم نہیں کہ کفن کا منہ کھولنے کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بعد کیا نقشہ نظر آئے۔کافی جرأت سے کام لے کر ایک شخص نے پائتی کے تختے پر کھڑے ہو کر چہرے سے کفن کا نقاب الٹ دیا۔جونہی چہرے پر نظر پڑی دہشت سے لوگوں کا خون سوکھ گیا۔مرزا جی کی لاش کے بجائے قبر میں ایک عرب کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ڈیل ڈول اور چہرے مہرے سے وہ عرب ہی معلوم ہو رہا تھا۔یہ منظر دیکھ کر لوگ حیرت میں ڈوب گئے۔جلد جلد کفن کو درست کیا۔تختے لگائے اور مٹی برابر کر کے قبرستان سے باہر نکل آئے۔مارے ہیبت کے سانس پھول رہی تھی۔قیام گاہ پر پہنچ کر ایک ہولناک سکتے کی کیفیت سب پر طاری تھی۔قدرت کا یہ عجیب وغریب تماشہ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔کہ آخر کمشنر کی بیٹی کی لاش کہاں غائب ہوگئی۔

نیند کچھ زیادہ گہری نہیں تھی صرف پلک جھپکی تھی کہ ملّا جی نے ایک نہایت حسین و دل کش خواب دیکھا۔وہی کمشنر کی بیٹی فاطمہ حوراں خلد کے جھرمٹ میں سامنے کھڑی مسکرا رہی ہے۔قریب آ کر اس نے سلام کیا۔عالم برزخ کی سرگزشت بیان کرتے ہوئے اس نے کہا میری روح جب عالم بالا کی طرف لائی گئی تو رحمتِ الٰہی نے مجھے ڈھانپ لیا میرے کفن کا تار تار بارش نور میں بھیگ گیا۔میرے گمان سے زیادہ رحمت نے میری توقیر و اعزاز کا اہتمام فرمایا۔حوراں خلد نے مجھے چشمۂ نور میں غوطہ دیا میں نکھر گئی۔میرے حسن کی چاندنی جنت کے میدانوں میں ہر طرف بکھر گئی۔میں دیکھ رہی ہوں کہ عالم برزخ میں ہر طرف شوکتِ محمدی کے جھنڈے گڑے ہوئے ہیں۔سارے انبیاء مرسلین ان کے دربار کے نیاز مند حاضر باش ہیں۔جب میری روح ان کی بارگاہ میں لائی گئی تو تجلیات کی تیز بارش سے آنکھیں خیرہ ہوگئیں۔ ان کی ناز ابرو ارحمتوں نے میری ہستی کا فروغ بڑھا دیا۔حکم ہوا کہ میری لاش طیبہ کی سرزمین منتقل کر دی جائے۔اسی خطہ قدس میں جہاں اسی (۸۰) ہزار عاشقانِ جمال آسودۂ خواب ہیں۔جس دن میری لاش عیسائیوں کے قبرستان میں دفن کی گئی تھی۔اسی دن تین لاشیں اپنی قبروں سے منتقل کی گئیں۔مدینے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں ایک عرب سوداگر جسے ہندوستان بے حد پسند تھا عرصہ قدیم سے اس کی آرزو تھی کہ وہ یہاں بود و باش اختیار کرے جب وہ مرگیا اور لوگوں نے اس کی لاش کو جنتہ البقیع میں دفن کیا تو عالم برزخ کے کارپردازوں کو حکم ہوا کہ مدینے میں رہ کر ہندوستان میں سکونت اختیار کرنے کی آرزو رکھتا تھا۔ مدینے کی زمین اس کی نگاہ میں عزیز نہیں تھی۔ اس لیے اس کی لاش کو ہندوستان منتقل کیا جائے اسے یہاں پر رہنے کا کوئی حق نہیں۔ دوسری لاش بارہ بنکی کے مرزا جی کی تھی، عیسائیوں کے ساتھ غایت درجہ الفت کی وجہ سے وہ زندگی بھر انگلستان جانے کی تمنا میں مرتے رہے۔ بھول کر بھی انہیں دیار عرب کا خیال نہیں آیا۔ جب ان کی لاش دفن کی گئی تو حکم ہوا اسلام سے بیگانہ ہو کر اس نے جس عیسائی قوم کے ساتھ زندگی کے دن گزارے ہیں اسے اسی قوم کے قبرستان میں منتقل کر دیا جائے۔ اموات مسلمین کے ساتھ اسے ہرگز نہیں رکھا جاسکتا۔ اپنا سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے فاطمہ نے خواب ہی میں کہا کہ فرمانِ غیب کے مطابق مدینہ کے احاطۂ نور سے عرب کی لاش بارہ بنکی کے قبرستان میں منتقل کی گئی اور اس کی خالی شدہ قبر میں لکھنو سے میری لاش پہنچا دی گئی۔ اور مرزا جی کی لاش کو عیسائیوں کے قبرستان میں میری جگہ منتقل کر دیا گیا۔

فاطمہ نے کہا کہ عالم برزخ کے ان واقعات پر حیرت کی وجہ نہیں موت کے بعد انسان کے اعتقاد اور عمل کا اثر اس کی برزخی زندگی پر یقینا پڑتا ہے۔ یہاں پر ہر آن اس طرح کے مناظر نگاہوں سے گزر رہے ہیں۔ میں واضح طور پر محسوس کر رہی ہوں کہ اس عالم میں کسی عمل کو بھی وہ اعزاز حاصل نہیں ہے جو عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہے میری روحانی آسائش و تکریم کی ساری ارجمندی عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی صدقہ ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ رحمت و کرم کی تسخیر کے لیے اس سے زیادہ زود اثر نسخہ بنی نوع انسان کو اب تک میسر نہیں آسکا ہے۔ کاش خاکدان گیتی کے رہنے والے اس راز کو سمجھ سکتے۔ اتنا کہنے کے بعد فاطمہ کی روح نگاہوں سے اوجھل ہوگئی۔ ملاجی کی جب آنکھ کھلی تو ان پر ایک رقت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

انگیز کیفیت طاری تھی۔ بار بار وہ سینہ پیٹتے تھے کہ ہائے میں نے فاطمہ کی قدر نہیں پہچانی۔

اس خواب نے غفلت کا سارا خمار اتار دیا جس نے سنا دم بخود ہو کے رہ گیا۔ برزخ کے حالات پر لوگوں کا یقین تازہ ہو گیا۔ قبر کے بھیانک انجام سے لوگ ڈرنے لگے۔ کہتے ہیں کہ ان پانچوں آدمیوں پر چشم دید واقعات کا اتنا گہرا اثر پڑا کہ ان سب کی زندگی اچانک بدل گئی۔ وہ ترکِ دنیا کر کے یادِ الٰہی میں مصروف ہو گئے۔

فائدہ: یہ واقعہ بہت مشہور ہے مخالفین کمالات مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشہور رسالہ "ہفت روزہ خدام الدین" لاہور پاکستان میں بھی درج کیا گیا۔

دلائل: ممکن ہے بعض لوگ اسے ایک افسانہ یا خوش اعتقادی سمجھیں فقیر اسے قرآن و حدیث سے ثابت کرتا ہے۔

قرآن مجید: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ

(پارہ ۲۲، سورۃ الاحزاب، آیت ۶۰، ۶۱)

اگر باز نہ آئے منافق اور جن کے دلوں میں روگ ہے اور مدینہ میں جھوٹ اڑانے والے تو ضرور ہم تمہیں ان پر شہ دینگے پھر وہ مدینہ میں تمہارے پاس نہ رہیں گے مگر تھوڑے دن پھٹکارے ہوئے۔

فائدہ} یہ آیت عام زندہ اور مردہ منافق دونوں کو شامل ہیں۔ جس طرح زندہ منافق مدینہ پاک کی سکونت سے جلد محروم کر دیئے گئے ایسے ہی مردہ منافقین کا حال ہے۔ سچ فرمایا حضرت سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے

باہجوں عشق نجات نہ باہو　　بھانویں مرئیے وچ مدینے ہو

یعنی عشق کے بغیر نجات ممکن نہیں چاہے مدینے میں موت آئے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جنت البقیع کے مشہور مزارات وقبہ جات

صرف یاداشت کیلئے چند مزارات وقبہ جات کی کچھ تفصیل گذشتہ اوراق پر بھی عرض کردی ہے یہاں بھی عرض کر رہا ہوں ورنہ نجدیوں نے انہیں ایسا مسمار کر دیا ہے کہ معلوم نہیں ہوتا کہ یہاں کس بزرگ کی قبر ہے۔

قبہ عقیل بن ابی طالب:

حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم کے بھائی عقیل ابن ابی طالبص اور سفیان بن الحرث بن عبدالمطلبص جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں اور حضرت عبداللہ بن جعفر طیار صیعنی حضرت علی کے بھتیجے اس میں آرام گزیں ہیں۔اسی قبہ کے نزدیک ایک دوسرا قبہ تھا جس میں رئیس الانصار حضرت سعد بن معاذ صاور حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تین اولادیں اس میں آرام گزیں ہیں۔

قبہ سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا:

سیدنا امیر حمزص کی بہن اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی۔

ابن شیبہ روایت کرتے ہیں کہ ان کی قبر اس کوچہ کے اخیر میں ہے جدھر سے بقیع کو جاتے ہیں مغیرہ بن شیبہ کے نزدیک جو حضرت عثمان بن عفان صنے اس واسطے علیحدہ کیا تھا واقع ہے اور آخر میں جب مغیرہ بن شیبہ نے اپنے گھر کی تعمیر شروع کی تو حضرت زبیر بن العوامص تشریف لائے اور دیکھ کر فرمایا کہ میں نہیں چاہتا کہ تو اپنی دیوار کو میری والدہ کی قبر پر کھڑا کرے۔مغیرہ نے ان کے فرمان کا کچھ خیال نہ کیا۔تو حضرت زبیر صتلوار کھینچ کر اس کی تعمیر پر جا کر کھڑے ہو گئے۔یہ خبر حضرت عثمان صکو پہنچی آپ نے مغیرہ بن شیبہ کو دیوار بنانے سے منع کرادیا۔اس زمانہ میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی قبر شریف شہر پناہ مدینہ منورہ کے دروازے کے متصل جو جانب بقیع کے ہے واقع تھی۔یہ قبہ تھا جو نجدی حکومت نے مسمار کرادیا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

قبہ سیدنا عثمان ذوالنورین:

جنت البقیع کے شمال مشرقی جانب حضرت عثمان ذوالنورین کا مشہور عالی شان قبہ تھا۔اب برائے نام قبر کا نشان نظر آتا ہے۔اسی قبہ میں دائی سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا مزار اور کئی شہداء بھی ہیں۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال اور آپ کے دفن کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ جب سیدنا عثمان غنیص نے شہادت پائی لوگوں کو خیال ہوا کہ ان کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں دفن کیا جائے۔انہوں نے خود بھی اپنی زندگی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اجازت حاصل کی ہوئی تھی۔مصریوں نے اس معاملے میں انکار کر دیا۔اور انہوں نے انہیں اس جگہ نہ دفن کرنے دیا۔بلکہ نماز جنازہ بھی نہیں پڑھنے دیتے تھے کہ انہیں دفن کہیں بھی نہیں کیا جائے۔ام حبیبہ بنت ابی سفیان جو کہ امہات المومنین سے ہیں۔مسجد شریف کے دروازے پر آئیں اور کھڑی ہو کر فرمایا خدا کی قسم مجھے چھوڑ دیا کہ میں اس مرد کو دفن کروں۔ورنہ میں باہر آتی ہوں کشف ستر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتی ہوں۔اس معاملے کے بعد وہ لوگ آپ کے دفن کرنے سے منع کرنے سے باز آئے۔اسی رات کو جس دن کو وہ شہید ہوئے جبیر بن مطعم اور حکیم بن خرام اور عبداللہ بن زبیر اور بعض اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے آ کر ان کو وہاں سے اٹھایا جہاں لاش مبارک پڑی ہوئی تھی اور بقیع میں لے گئے وہاں بھی مفسدین دفن کرنے سے مانع آئے آخر ان کو حسن کوکب میں لے گئے اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ وغیرہ نے نماز جنازہ پڑھی اور اسی جگہ قبر شریف کھدوا کر ان کو اس میں رکھ کر ان کی قبر پر ایک دیوار بنا کر ان کے دفن کو چھپا کر آ گئے۔حسن کوکب آبان بن عثمان رضی اللہ عنہ کا ایک باغ تھا جو بقیع کے شرق میں تھا اس جگہ لوگ اپنے موتی کو دفن کرنے سے نفرت کرتے تھے کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس جگہ کھڑے ہوئے تھے اور فرماتے تھے کہ ایک نیک مرد

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صالح ہلاک ہوگا اور اس جگہ مدفون ہوگا۔ اور اسی وجہ سے یہ جگہ لوگوں کو مانوس ہوگی۔ پس پہلا آدمی جو اس جگہ دفن ہوا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔ اس کے بعد مروان جب ایام حکومت معاویہ عامل مدینہ منورہ تھا اس جگہ کو بھی داخل بقیع کر دیا اور جس پتھر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلمنے قبر عثمان بن مظعون کی نشانی ہے ان کی قبر پر رکھا کہ لوگ اس کے گرد دفن کے لئے جائیں اور فرمایا "لَا جَعَلَنٰکَ لِلْمُتَّقِیْنَ اَمَامًا "یعنی ہم نے تجھے متقیوں کا امام بنایا۔ اٹھوا کر قبر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پر رکھدیا اور حکم دیا کہ ان کے گرد قبریں بنائیں۔

قبر سعد بن معاذ الا شہلی رضی اللہ عنہ

یہ خندق کے روز زخمی ہوئے اور جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بنی قریظہ کو حکم دے کر ان کو طلب فرمایا۔ ان کا خون بند ہوگیا۔ پھر جب حضو صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور میں حاضر ہو کر بنی قریظہ کے بارے میں حکم دے کر اپنے گھر پہنچے تو زخم پھٹ گیا اور خون جاری ہوا۔ اور اس جہان سے رحلت فرمائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھی اور حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہٗ کے احاطہ کے پاس جو گلی تھی کے ایک طرف کو اقصٰی بقیع میں انہیں کے مکان کے پاس دفن فرمایا۔ امام سہموی کہتے ہیں کہ قبر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہٗ کی جو تعریف قدماء نے کی ہے وہ اس قبہ کی جگہ پر ہے جو حضرت فاطمہ بنتِ اسد رضی اللہ عنہٗ کی طرف منسوب ہے صادق ہے پس شاید حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہٗ کی قبر ہوگی اور اسے قبر فاطمہ بنتِ اسد رضی اللہ عنہا شبہہ سے کہتے ہوں گے ورنہ اخبارِ صحیحہ سے ثابت ہوا کہ حضرت فاطمہ بنتِ اسد رضی اللہ عنہا کی قبر شریف مقبرہ اہل بیت میں حضرت ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبر مبارک کے پاس ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

قبہ وقبر ابی سعید الحذری

ابوسعید غذری صراوی حدیث ۷۴ھ" خبر میں آیا ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی سعید الحذری رضی اللہ عنہ فرماتے تھے ایک دن میرے باپ نے مجھے کہا میرا بیٹا میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور میرے سارے دوست اس جہاں سے گزر چکے ہیں اور میرے بھی جانے کا وقت ہو چکا ہے۔ نزدیک آ میرا ہاتھ پکڑ میں قریب گیا اور ان کا ہاتھ پکڑا میرے سہارے سے بقیع کی طرف گئے یہاں تک کہ ایسی جگہ پر آئے جہاں کوئی بھی دفن نہ تھا۔ کہا جب میں مروں میری قبر اسی جگہ بنانا اور کسی کو اطلاع نہ دینا اور کوچہ عمقہ جہاں سے لوگوں کی آمد و رفت کم رہتی ہے اسی سے میرا جنازہ لانا اور کسی کو مجھ پر گریہ ونوحہ کی اجازت نہ دینا اور نہ میری قبر پر خیمہ بنانا۔ کہتے ہیں کہ جب ان کا انتقال ہوا لوگ ان کے گھر کے گرد جمع ہو گئے کہ کب ان کو باہر لایا جائے میں بحکم وصیت اپنے والد کے کسی کو بھی ان کے وصال کی خبر نہ دی۔ صبح صبح ہی لوگوں کے انتشار سے پہلے میں ان کی نعش کو بقیع لے گیا۔ لوگ تو مجھ سے پہلے ہجوم کی صورت میں وہاں موجود تھے۔

قبہ بنات طیبات

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا ۳ھ حضرت زینب رضی اللہ عنہا ۸ھ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا ۹ھ۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ عمّ رسول اللہ ﷺ ۳۲ھ

چبوترہ اہلبیت اطہار

حضرت امام حسن ص ۵۱ھ حضرت زین العابدین ص ۱۴۸ھ حضرت امام محمد باقر ص ۱۱۴ھ حضرت امام جعفر صادق ص ۱۴۸ھ۔

حضور ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا ۲۰ھ۔ دیوارِ بقیع کے باہر حضرت اسمٰعیل بن امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(بیرون بقیع)

قبہ عماتِ رسول اللہ رضی اللہ عنہ،قبہ عمر بن العاصص فاتح مصر انکی تفصیل آئندہ اوراق میں پڑھیے۔لیکن قبہ جات نجدیوں نے مٹا دیے اور قبریں بھی۔صرف یاداشت کے طور پر لکھ دیا ہے کیونکہ

دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

قبر عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

قبر عثمان بن مظعون کے نزدیک واقع ہے۔

ابن زبالہ حمید بن عبدالرحمن سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک آدمی ان کی طرف بھیجا کہ اگر تم چاہو تو تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمہارے برادران حضرت عمر و ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کے ساتھ دفن کیا جائے۔انہوں نے کہا کہ میں نہیں چاہتا کہ میں آپ کے گھر کو تنگ کروں میرا عثمان بن مظعون ص سے اقرار تھا کہ ہم میں سے جو بھی مرے دوسرا اس کے ساتھ دفن ہوگا۔پس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب وہ انتقال کریں ان کا جنازہ میرے گھر کے سامنے رکھا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس پر نماز پڑھی اور کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجرۂ مبارک میں ایک قبر کی جگہ خالی ہے۔بعض روایات میں آیا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اس جگہ دفن ہوں گے۔لہٰذا اس کی مقتضی ہوئی کہ کسی کو بھی اس جگہ دفن میسر نہ ہوا جیسا کہ متبعان حدیث پر روشن ہے۔

قبر سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

ابن شیبہ دہقان سے روایت کرتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص صنے انہیں خود

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

طلب کیا اور جانب بقیع کے لے گیا اور اپنے ساتھ چند میخیں بھی لے گئے جب گوشہ شامیہ مشرقیہ دار عقیل میں جہاں عثمان بن مظعون ص کی قبر ہے پہنچے پس مجھے فرمایا کہ قبر کھودو میں حکم بجالایا اس کے بعد دو میخیں جو ساتھ لے گئے تھے انہوں نے اس جگہ گاڑ دیں اور فرمایا کہ میرے مرنے کے بعد یہ جگہ اصحاب کرام کو دیکھا دینا کہ مجھے یہیں دفن کریں ابن دہقان کہتے ہیں کہ میں نے سعد بن ابی وقاص کے وفات کے بعد ان کے صاحبزادے کو اس جگہ کے نشان دیئے پس وہ وہیں دفن کئے گئے۔

قبر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

ابن سعد اپنی طبقات میں نقل کرتے ہیں کہ ابن مسعود نے وصیت کی تھی کہ ان کو قبر عثمان بن مظعون کے پاس دفن کیا جائے۔ دوسری روایت میں ہے کہ ابن مسعود ص کو موت مدینہ مطہرہ میں ہوئی تھی اور سال ۳۲ھ تھا۔ جنت البقیع میں دفن ہوئے بعض اخبار میں آیا ہے کہ ان کا انتقال کوفہ میں ہوا سال ۳۶ھ میں۔ واللہ اعلم!

قبر ابن حذافہ اسہمی رضی اللہ عنہ

مہاجرین اولین سے اور اصحاب میں سے ہیں اور حضرت رسول اللہ ﷺ سے پہلے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے شوہر تھے اُحد کی جنگ کے میں ایک زخم کاری ان کو لگا جس کے سبب ماہِ شوال ۳ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا اور حضرت عثمان بن مظعون ص کا سال رحلت بھی یہی ہے لیکن ان کا مہینہ وصال ماہ شعبان ہے۔

قبر سعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ

ان کا سن رحلت ۱ھ بوقت تعمیر مسجد نبوی ان کی قبر روحا میں ہے حضرت عثمان بن مظعون ص کی قبر شریف کے نزدیک زائر کو چاہیے کہ سیدنا ابراہیمص کی زیارت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کے وقت ان سب اصحاب مذکورین پر سلام کریں اور سیدنا ابراہیم صکے قبہ شریف میں دیوار پر ان سب حضرات مذکورین کے اسمائے گرامی لکھے ہیں لیکن وہ دو قبریں جو ان دونوں قبوں کے اندر پیدا ہوئی ہیں کچھ اصل نہیں رکھتیں جس طرح امام سہموی نے کہا ہے۔واللہ اعلم

قبر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی تحقیق و تفصیل

معلوم ہونا چاہیے کہ مقام قبر حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء کے مختلف و قسما قسم کے اقوال ہیں جس طرح حلیہ کمال آپ کا آپ کی حیات میں اغیار کے چشم سے مستور رہا اسی طرح ان کی عصمت کا جمال ان کی وفات کے بعد بھی نامکشوف رہا اور حقیقت یہ ہے کہ آپ کی وصیت کے موافق قبہ عصمت کی مستور بی بی کے دفن کی خبر کسی امیر یا غریب کو نہ کی گئی۔سوائے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور چند اہل بیت کے آپ کے نماز جنازہ پر کوئی بھی حاضر نہ ہوا اور راتوں رات دفن کر دی گئیں۔بعض کہتے ہیں کہ ان کی مرقد مطہرہ بقیع میں ہے۔جس جگہ دوسرے تمام اہل بیت دفن کیے ہیں کہ انہیں اپنے مکان میں دفن کیا گیا ہے۔جو اس وقت داخل مسجد نبوی ہو چکا ہے وہ بھی اقوال آتے ہیں ان میں سے بعض قرین قیاس اور صحت کے قریب ہیں جن کی طرف آخر کلام میں اشارہ کیا جائے گا۔ امام سہموی رحمتہ اللہ علیہ نے طرفین کے اخبار و روایات ذکر کر کے بعض اقوال کی بعض سے تضیعف و ترجیح کی ہے اور مختار قول اوّل ہے۔جس پر قوم کا اتفاق ہے واللہ اعلم۔

ہم تھوڑی سی روایات اس باب میں نقل کرتے ہیں جو راجح اور مرجوح سے قطع نظر کر کے پیش کئے جاتے ہیں۔

محمد بن علی بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ قبر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا مکان عقیل گوشہ یمانیہ میں ہے جو بقیع میں ہے۔دوسری روایت میں ہے جو دلالت کرتی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے کہ قبر شریف اسی جگہ کے قریب ہے یہاں تک کہ محقق گزاز نے مکان عقیل بھی تحریر کیا ہے۔ بعض روایات میں بتیس گز شرعی بھی مذکور ہیں وغیرہ وغیرہ اور معاملہ دفن سیدنا اما م المسلمین حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ مذکور ہے کہ آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ اگر لوگ تجھے اپنے جد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دفن سے مانع آئیں تو مجھے بقیع میں اپنی والدہ کے ہاں دفن کر دینا۔ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ قبر حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا بقیع میں ہے کیونکہ قبر حضرت حسن بقیع میں ہے۔ حضرت امام جعفر صادق سلام اللہ علیہ وعلی آبائہ الکرام سے روایت ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو ان کے حجرہ میں دفن کیا گیا تھا۔ جس کو عمر بن عبدالعزیز نے مسجد میں شامل کر لیا تھا۔ جس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حجرہ مبارک میں دفن کیا گیا تھا۔ اسی طرح حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو بھی رات کو دفن کیا گیا تھا کہ لوگوں کو اس سے اطلاع نہ ہو۔

ایک اور نقل ہے کہ حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا نے رحلت کے وقت فرمایا تھا کہ میں اپنے جلالت جسم سے شرم رکھتی ہوں کہ مجھے مردوں کے سامنے لے جائیں اور اس زمانہ میں بھی عادت تھی عورتوں کی لاش کو بھی مردوں کی لاش کی طرح باہر نکالا کرتے تھے۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہم نے دیکھا ہے کہ حبش کے لوگ ایک طور کی نقش بناتے ہیں جس سے خوب ستر ہوتا ہے ویسا ہی ہم تمہارے واسطے تیار کریں گے۔

ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا نے وصیت کی تھی کہ میرے غسل، تجہیز کے بھی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا اور حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ، متکفل ہوں اور دوسرے شخص کو ان میں دخل نہ ہو یہ روایت اس بات کو رد کرتی ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق کو ان کے وصال کی خبر نہیں ہوئی اور اسی سبب سے وہ نماز جنازہ میں حاضر نہیں ہو سکے کیونکہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا ان دنوں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تحت تھیں اور بات بعید ہے کہ ان کی زوجہ حاضر ہو اور غسل دے اور ان کو خبر نہ ہو بعض کہتے ہیں کہ ہوسکتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقص کو خبر پہنچی ہو اور انہوں نے آنے کا قصد بھی کیا ہو مگر چونکہ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو اخفاء منظور ہو اور حضرت ابوبکر صدیق صنے خلاف ارادہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے کام پر عمل کرنا مناسب نہ سمجھا ہو۔ شیخ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں کہ ہوسکتا ہے کہ ابوبکر صدیق ص کو ان کی اطلاع ہوئی ہو اور انہوں نے گمان کیا ہو کہ شاید مولا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نماز جنازہ اور دفن کے لیے بلائیں گے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یہ گمان کیا ہو کہ حضرت ابوبکر صدیق صبغیر طلب کے آئیں گے۔ واللہ اعلم!

اور صحیح تر روایت درباره علم ابوبکر صدیق صبر وصال سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا یہ ہے کہ جب حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا نے اپنی نعش مبارک کے باہر نکالنے کو مکروہ رکھا تو اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے شاخ خرما سے وافق رسم اہلِ حبش کے ایک گہوارہ تیار کر کے حضرت سیدہ کے حضور گذارا۔ حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا نے اس کو ملاحظہ فرما کر بہت خوش ہو کر تبسم فرمایا حالانکہ بعد وصال حضرت سید الانس والجان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی نے آپ کو تبسم فرماتے نہیں دیکھا تھا اور خوشحال نہ پایا تھا اور اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو وصیت فرمائی کہ تم اور حضرت علی مرتضیٰ مجھے غسل دیں اور دوسرا شخص کوئی نہ آنے پائے۔ پھر جب وفات ہوئی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دروازہ پر آ کر اندر داخل ہونا چاہا اسماء بنت عمیس نے موافق وصیت حضرت سیدہ کے انہیں اندر جانے سے منع کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد بزرگوار سے شکایت کی کہ اس کو کیا ہوا ہے کہ میرے اور بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان حائل ہو رہی ہے اور مجھے اندر نہیں آنے دیتی اور ان کے جنازے کے اوپر ایک چیز مثل ہودج عروس کے اپنی عقل سے تراش کر بنائی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق صنے یہ سن کر حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کے دروازے پر آکے کھڑے ہوئے اور فرمایا یا اسماء تو کیوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کے پاس آنے کو منع کرتی ہے تو نے کیا چیز مثل ھودج عروس ان کے واسطے بنائی ہے۔ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ مجھے حضرت سیدہ رضی اللہ عنھا نے وصیت کی ہے کہ میں کسی کو ان کے پاس نہ آنے دوں اور جو میں نے بنایا ہے ان کی حالت حیات میں بنایا تھا اور انہوں نے اس کو ملاحظہ کیا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر یہی بات ہے جو تو کہتی ہے تو جیسا تجھے وصیت فرمائی گئی ہے ویسا ہی کر۔ یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو وصال حضرت سیدہ رضی اللہ عنھا کا علم تھا اور یہ کہ انہیں اپنے حجرہ شریفہ میں بھی دفن نہیں کیا گیا ورنہ حاجت گہوارہ کی کیوں ہوتی۔ اور بعض روایات غریبہ میں آیا ہے کہ حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا صبح کو نہایت خوش وخرم اٹھیں اور لونڈی کو فرمایا کہ غسل کے لئے پانی تیار کر آپ نے نہایت مبالغہ اور احتیاط سے غسل فرمایا اور نہایت پاکیزہ کپڑے پہنے اور فرش بچھا کر قبلہ رو لیٹ گئیں۔ اور اپنا دست مبارک رخسارۂ مبارک کے نیچے رکھ دیا اور فرمایا کہ اب میرا انتقال ہوتا ہے اور میں غسل کر چکی ہوں اور پاک کپڑے پہنے ہوں۔ میرے انتقال کے بعد کوئی میرا بدن نہ کھولے اور غسل دینے کو کپڑے نہ اتارے اور اسی جگہ جہاں لیٹی ہوں دفن کر دیں۔ جب حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ دولت سرائے میں تشریف فرما ہوئے تو لوگوں نے صورتحال عرض کی آپ نے جا کر دیکھا کہ روح مبارک اعلیٰ علیین کو پہنچ چکی ہے۔ فرمایا واللہ کوئی شخص ان کو نہ کھولے اور اسی غسل سابق پر اسی جامہ شریف کے ساتھ جو پہنے ہوئے تھیں دفن کر دیا۔ یہ روایت مخالف حدیث اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کی ہے اور حدیث اسماء کو امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ وغیرہ بروئے علمائے حدیث نے نقل کیا ہے اور حجت لائے ہیں اور اس خبر کے رواۃ میں بھی اختلاف ہے اور ابن جوزی اپنے موضوعات میں اس کو لائے ہیں۔ واللہ اعلم!

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

قبور اہل بیت کرام پر سے ایک پتھر پایا گیا

مسعودی مروج الذہب میں لاتے ہیں کہ امام حسن، امام زین العابدین اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم کے قبور شریفہ کی جگہ پر ایک پتھر پایا گیا ہے اس پر لکھا تھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ مبدأ لا مم و محی الرمم ھٰذا قبر فاطمۃ بنت رسول اللہ ﷺ سیدۃ النساء العالمین و قبر حسن بن علی بن الحسین بن علی و قبر محمد بن علی جعفر بن محمد علیہم السلام

یہ پتھر ۳۳۳ھ میں ظاہر ہوا تھا۔ ایک دوسرا قول ہے کہ قبر حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا اس مسجد جو بقیع ان کی طرف منسوب ہے۔ قبہ عباس سے قبلے کی طرف مائل بہ شرق اور امام غزالی نے بیان زیارت بقیع میں اس مسجد کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ بیت الحزن کے نام سے مشہور ہے کیونکہ حضرت سیدہ فاطمۃ الزاہرا رضی اللہ عنہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غم میں خلق سے متنفر ہو کر وہیں اقامت فرماتی تھیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ جگہ وہ گھر ہے جو حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ نے بقیع میں لیا تھا۔ واللہ اعلم!

محب طبری ذخائر عقبیٰ میں کہتے ہیں کہ مجھے ایک مرد صالح نے خبر دی کہ مجھ سے للہ فی اللہ دوستی رکھتا تھا کہ جب شیخ ابو العباس مرسی تلمیذ شیخ ابو الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ زیارت بقیع کو جاتے تو قبہ عباس کے سامنے کھڑے ہو جاتے اور حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا پر سلام پڑھتے اور فرماتے کہ کشف سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قبر شریفہ حضرت سیدہ کی اس جگہ ہے۔ شیخ ابو العباس مرسی کشف میں مشہور ہیں طبری کہتے ہیں کہ مدت تک بوجہ اعتقاد فرمودہ حضرت شیخ یہی رہا یہاں تک کہ میں نے وہ خبر جو ابن عبد البر نے بابت قصہ حضرت امام حسن ص نقل کیا ہے میرا یقین حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان پر اور بھی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

زیادہ ہوا۔سید کہتے ہیں کہ یہ قول ارجح الاقوال ہے اگر چہ بعض علمائے شافعیہ نے اس قول کو کہ گھر میں دفن کی گئی ہیں اظہر الاقوال کہا ہے واللہ اعلم۔

توفیت فاطمۃ الزھرا یوم الثلثاء خلت من شھر رمضان سنۃ احدیٰ عشر رضی اللہ عنھا

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنھا نے بروز منگل ۶۶ھ ماہ رمضان میں وصال فرمایا۔اللہ تعالیٰ ان سے اور ان کی اولاد سے راضی ہو۔

قبر امام المسلمین حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنھما

مروی ہے کہ جب حضرت امام حسن بن علی کرم اللہ وجہہ کا وقت قریب آیا تو انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا کو کہلا بھیجا کہ وہ انہیں اپنے جد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دفن کی اجازت دیں۔انہیں نے قبول فرمالیا اور کہا ایسا ہی ہوگا وہاں ایک قبر کی جگہ خالی بھی ہے۔بنی امیہ یہ خبر سن کر ہتھیار لگا کر لڑنے کو اتر آئے اور دوسری طرف بنی ہاشم بھی نکل پڑے۔اور مستعد جنگ ہو گئے۔حضرت امام حسن صنے جب یہ خبر سنی تو نوبت جنگ و جدال کو پہنچنے والی ہے تو از روئے شفقت کہ قتال آپس میں اچھی نہیں فرمایا اگر یہی بات ہے تو میں راضی نہیں ہوں مجھے بقیع میں لے جا کر ماں کے پہلو میں دفن کر دینا اور دوسری روایت میں ہے کہ وقت رحلت امام حسین صکو فرمایا کہ مجھے اپنے جد کے پہلو میں دفن کرنا۔اگر یہ قوم اس میں مانع ہو جس طرح ہم ان کے صاحب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مانع آئے تھے تو ان سے الحاد نہ کرنا اور جھگڑا بھی نہ کرنا اور مجھے بقیع الغرقد میں دفن کر دینا۔اور آخر میں وہی ہوا جس کی انہوں نے خبر دی تھی پس مروان جو حاکم مدینہ تھا جنگ کے لیے اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے کہا کہ میں ہرگز یہ روا نہیں رکھتا کہ حسن بن علیص کو حجرۂ رسول اللہ میں دفن کیا جائے اور حضرت عثمان صباہر رہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حصرت ابو ہریرہ صاور دیگر صحابہ کرام کہ اس وقت مدینہ میں تھے نہاں طور پر کہتے تھے کہ واللہ یہ صریح ظلم ہے کہ سیدنا حسن صکو اپنے جد کے پہلو میں دفن ہونے سے منع کیا جائے۔ اس کے بعد وہ حضرت امام حسین صکی خدمت میں آئے کہ آخر آپکے بھائی نے وصیت نہیں فرمائی تھی کہ اگر معاملہ قتال کی حد تک پہنچ جائے تو مجھے مقبرہ مسلمانان میں دفن کر دینا اور قوم سے نزاع نہ کرنا۔ آخران کے الحاح میں انہیں مقبرہ بقیع میں دفن کیا گیا۔ سلام اللہ علیہ و علیٰ سائر اہلِ بیت النبوۃ ورحمۃ اللہ و برکاتہ

بعض روایات میں آیا ہے کہ ان ایام میں مدینہ منورہ پر حضرت امیر معاویہ ص کی طرف سے سعد بن العاص حاکم تھا جب حضرت امام حسن صکا جنازہ باہر لایا گیا امام حسین رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا آگے آاور نماز جنازہ پڑھا۔ اگر میرے جد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت یہ نہ ہوتی کہ امام جنازہ امیر وقت ہو تو میں تمہیں ہرگز آگے نہ کرتا۔

قبر سیدنا حضرت امام حسن صکے نزدیک قبر امام زین العابدین بن امام حسین صاور قبر امام جعفر صادق بن امام محمد باقر ص ہے اور درحقیقت یہ سب آئمہ ہدیٰ ص ایک مقبرہ میں مدفون ہیں جو ایک بڑا قبہ ہے جسے قبہ عباس کہتے ہیں اور زبیر بن بکار روایت کرتے ہیں کہ امام حسین صمحمد شریف امیر المومنین علی مرتضیٰ ص کو بھی لائے اور بقیع میں دفن کیا۔ سید علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ ۸۶۷ھ میں مشہد حسین وعباس میں ایک قبر جانب قبلہ کھدائے تھے کہ اندر سے ایک لکڑی کا تابوت نکلا اس پر سرخ پوشش تھی اور میخیں جڑی ہوئی تھیں اور تعجب کی بات ہے کہ پوشش بھی پرانی نہیں ہوئی تھی اور میخوں میں بھی چمک باقی تھی زنگ وغیرہ بالکل نہیں تھا۔ سید کہتے ہیں کہ شاید تابوت حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا ہوگا زبیر بن بکار نے اور دوسرے لوگوں نے بھی روایت کیا ہے کہ یزید پلید نے سر مبارک حضرت امام المومنین حسین ابن علی مرتضیٰ صکو عمر بن عاص کے پاس جو وقت عامل مدینہ مطہرہ تھا بھیجا انہوں نے اس کو کفن کر کے بقیع میں ان کی والدہ سیدۃ النساء العالمین رضی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اللہ عنہا کی قبر شریف کے پاس دفن کیا اور بعض احادیث نقل کرتے ہیں کہ سر مبارک امام حسین ص کا یزید پلید اس کے خزانہ میں پایا گیا لوگوں نے اسے کفن دے کر دمشق ہی میں باب الفرادیس کے پاس دفن کر دیا اس بارہ میں ایک قول اور بھی آیا ہے۔ واللہ اعلم بحقیقت الحال بہر حال اگر اس مشہد کی زیارت کے وقت سارے آئمہ کرام پر سلام پڑھا جائے تو بہتر ہے۔

قبر ابی سفیان بن الحارث بن عبد المطلب

عم النبی روایت کرتے ہیں کہ عقیل بن ابی طالب صنے ابی سفیان بن حارثص کو دیکھا کہ مقابر کے درمیان میں پھر رہے ہیں۔ پوچھا یا ابن عم رضی اللہ عنہ کیا ڈھونڈھ رہے ہو۔ انہوں نے کہا میں اپنی قبر کی جگہ ڈھونڈھ رہا ہوں کہ کس جگہ دفن کیا جاؤں پس عقیل ان کو اپنے گھر لائے اور ایک جگہ متعین کی تا کہ ان کی قبر اس جگہ کھودی جائے۔ ابوسفیان تھوڑی دیر وہاں بیٹھا اور چل دیا۔ اس قصے کو دو دن نہ گزرے تھے کہ ان کا انتقال ہو گیا اور اسی جگہ میں دفن ہوئے ان کا سن وفات ۲۰ھ ہے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور اب اس زمانہ میں ان کا نام مبارک حضرت عبداللہ بن جعفر کا قبہ عقیل بن ابی طالب کے اندر دیوار پر لکھا ہے۔ سید سمہوی کہتے ہیں کہ ظاہر یہ ہے کہ ابوسفیان بن الحارث اس قبہ میں مدفون ہیں جو حضرت عقیلص کی طرف منسوب ہے اور کہتے ہیں کہ ابن زبالہ اور ابن شیبہ قبر عقیل بقیع میں ذکر نہیں کرتے اور امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی احیاء العلوم میں زیارت بقیع میں ان کی قبر کا ذکر نہیں کیا بلکہ ابن قدامہ وغیرہ کہتے ہیں کہ حضرت عقیل صکی وفات شام میں ہوئی۔ حضرت معاویہ صکے زمانہ میں اس قبہ کی شہرت قبہ عقیل کے نام سے مشہور ہوئی۔ جو صرف اسی وجہ سے کہ دار عقیل اس جگہ تھا جیسے ذکر کیا جا چکا ہے۔ یہ بھی احتمال ہے کہ ان کی نعش مبارک شام سے نقل کر کے یہیں دفن کی گئی ہو۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ابن نجار نے اس قبہ میں سب سے پہلے قبر حضرت عقیل صکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ قبر عقیل بن ابی طالب بقیع کے پہلے قبہ میں ہے۔ان کے ساتھ ان کے بھتیجے کی بھی قبر ہے۔یعنی عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن ابی طالب الجواد المشہور اجود العرب کبیر السن لو فی المدینۃ المنورۃ رضی اللہ عنہیعنی جواد جو مشہور اجواد العرب میں نہایت بوڑھے آپ نے وفات مدینہ منورہ میں فرمائی بعض علمائے سیر وتواریخ کہتے ہیں کہ وہ ابوا میں جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے ۹۰ھ میں مدفون ہوئے اور کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے وقت یہ دس برس کے تھے پس ان کی ولادت سن ہجری یکم میں ہوئی۔بس یہاں تک ذکر ان قبور شریفہ کا تھا وہ اصحاب تاریخ نے ان کی تعین اور جہات میں اخبار وآثار پا کر جنت البقیع میں ذکر کئے ہیں۔

قبہ جات

قبہ جات بادشاہان قدیم اور جدید ظن وتخمین یا تحقیق ویقین سے بنائے ہیں۔پہلا قبہ حضرت عباس بن عبدالمطلب کا بعض خلفائے عباسیہ نے ۵۱۹ھ میں بنایا تھا یہ سب سے بڑا قبہ ہے۔

دوسرا قبہ بنات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔تیسرا قبہ امہات المومنین رضی اللہ عنہن کا۔ چوتھا قبہ سیدنا ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا۔پانچواں قبہ عقیل بن ابی طالب ص کا اس قبے کے پاس دعا کی قبولیت کا ایک اثر ثابت ہے۔چھٹا قبہ صفیہ عمّہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تھا۔ساتواں قبہ حضرت عثمان بن عفان ص کا اس قبہ مبارک میں ایک قبر ہے کہتے ہیں کہ متولی عمارت اس میں دفن ہیں۔آٹھواں قبہ فاطمہ بنتِ اسد ام المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا اور دو قبہ جات اور ہیں جو بقیع کے بیچوں بیچ قبہ امہات المومنین اور قبہ سیدنا ابراہیم کے ان میں سے ایک میں امام دارالہجرہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حضرت امام مالک بن انس اصبحی صاحب مذہب مالکی محب رسول اللہ و مقیم بلدہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور دوسرے میں مشہور ہے کہ نافع مولیٰ بن عمر رضی اللہ عنہ ہے۔ جیسا کہ ہم نے پہلے لکھ دیا ہے ایسا امام سمہودی نے کہا ہے اور اہلِ مدینہ میں مشہور ہے کہ قبر امام نافع قاری کی مدینہ میں ہے اور امام سمہودی نے کہا ہے کہ ابن جبیر کی کلام سے ذکر مشاہدہ معروفہ میں ایسا مستفاد ہوا ہے کہ درمیان قبہ سیدنا حضرت ابراہیم صاور قبہ حضرت امام مالک کے ایک قبر ہے۔ عبدالرحمن بن عمر الخطاب رضی اللہ عنہما کی ہے جن کو عبدالرحمن اوسط کہتے ہیں اور معروف ابن ابی شحمہ ہیں جن پر حد زنا لگائی گئی تھی جو اسی صدمہ سے بیمار ہو کر انتقال کر گئے تھے۔ امام سمہودی کہتے ہیں کہ یہ تعریف صادق ہے اس قبہ پر جو نافع کی طرف منسوب ہے واللہ اعلم!

ایک اور قبہ ہے جو چھوٹا اور قبہ فاطمہ بنتِ اسد رضی اللہ عنہا کے راستے میں ہے جو منسوب سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا دایہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف ہے۔ اور کتب تاریخ جتنی بھی نظر سے گذری ہیں کسی نے اس کا ذکر نہیں کیا۔ نہ نفی کے طور پر اور نہ اثبات کے طریق پر واللہ اعلم!

یہ مشہور و معروف مقامات کا مشاہدہ ہے لیکن تحقیق وہی ہے جو مذکور ہو چکی ہے۔ شہر پناہ کے اندر کے قبوں میں سے مشہور تر قبہ سیدنا اسماعیل بن امام جعفر صادق صکا ہے اور اس کا بنانے والا ابن ابی الہیجا وزیر ملوک عبیدیہ ہیں جس نے مسجد قبا کو نئے سرے سے بنایا ہے اس قبہ کی عمارت ۵۴۶ھ میں بنائی گئی ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ حضرت امام زین العابدین صکی دولت سرائے کے دروازے سے شمالی جانب ہے اور اس کے بیرونی دروازہ اور دروازہ باغیچہ کے ایک کنواں ہے جو امام زین العابدین ص کی طرف منسوب ہے اس کا پانی بیماروں کے لئے شفاء ہے۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت امام محمد باقر صحالت صغیر سنی میں اس کنوئیں میں گر گئے تھے اور امام زین العابدین ص نماز میں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تھے۔حضرت نے غایت توکل وحضور ورضاء سے نماز قطع نہ کی (رضی اللہ عنہما وارضاہما عنی خیرا الخیراً)اس قبہ کی غربی جانب ایک مسجد ہے جو امام زین العابدین صکی طرف منسوب ہے اور اس زمانہ میں اکثر لوگ اس کی زیارت سے محروم ہیں۔اب رہے وہ مشاہد مشہودہ جو مدینہ مطہرہ میں بقیع سے باہر ہیں وہ تین مشہد ہیں۔

اوّل میں افضل واعظم مشہد مقدس سید الشہداء حضرت امیر حمزہ بن عبدالمطلبص عم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واخوۃ من الرضاعۃ اصل اس قبہ عالیہ کی تعمیر خلیفہ ناصر الدین کی والدہ نے ۵۹۵ھ میں کی اور وہ پتھر جس پر تاریخ لکھی ہے بعض جہال نے مسجد مصرع سے جہاں حضرت امیر حمزہ ص شہید ہو کر گرے تھے اٹھا کر یہاں لا رکھی ہے اور سلطان قاتیبا نے ۸۹۳ھ میں اس کے صحن وعمارت میں توسیع کی اور دوسری قبر جو اس میں ہے قبر مستقر ترکی کی ہے، جو اس عمارت شریف کا متولی تھا ایک دوسری قبر صحن میں ہے یہ ایک شریف کی قبر ہے امرائے مدینہ سے کسی کو یہ گمان نہ گذرے کہ یہ قبور شہداء ہیں اور زائر کو چاہیے کہ عبداللہ بن جحش صپر کہ سیدنا حضرت امیر حمزہ صکے بھانجے ہیں اور مصعب بن عمیر صپر بھی سلام پڑھے۔یہ دونوں حضرات بھی وہیں مدفون ہیں۔

حضرت ابوجعفر امام محمد باقر ص روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا حضرت امیر حمزہ صکی قبر شریف کی زیارت کو جایا کرتی تھیں اور اس کی اصلاح و مرمت کیا کرتی تھیں اور ان کی قبر شریف کی علامت کے لئے ایک پتھر رکھا تھا اور حاکم حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ہر جمعہ کو حضرت امیر حمزہ صکی قبر شریف پر جایا کرتی تھیں اور وہاں جا کر نماز پڑھتی تھیں اور روتی اور دوسری روایت میں ہے کہ ہمیشہ دو تین دن کے وقفہ سے قبور شہداء اُحد کی زیارت کو جایا کرتی تھیں اور جا کر نماز پڑھتی تھیں اور ان کے واسطے دعا کرتی تھیں اور روتی تھیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دوسرا مشہد مالک بن سنان والد ابی سعید خدری رضی اللہ عنہما یہ مشہد شریف مدینہ منورہ کی شہر پناہ کے اندر مغرب کو واقع ہے اس پر ایک قدیم قبہ ہے اور یہ بطرز قدیم البناء ہے شہداء احد سے ہیں کہ ان کو وہاں سے نقل کر کے یہاں دفن کئے گئے۔ یہ مقام قدیم زمان میں داخل بازار مدینہ منورہ تھا۔

تیسرا مشہد معروف بہ نفس زکیہ

وَهُوَ السَّيِّدُ الشريفُ المُلَقِبُ بِالْمَحْدِيِّ مُحمدِ بن عبدُاللهِ بن الحسَنِ بنِ الحُسَيْنِ بْنِ علِي المرتضى سَلَامُ اللهِ وَرَحْمَتُه وَبَرَكَاتُه عَلَيهم اَجمَعِين

جو زمانہ ابی جعفر منصور میں شہید ہوئے تھے۔ یہ مشہد مدینہ منورہ سے باہر ہے جبل سلع کے شرقی جانب اور اس پر عالی مقبرہ بنا ہوا ہے اور ایک بڑی مسجد جس کے قبلہ کی جانب ایک نہر عین زرقا سے جاری ہے جس کے مشرقی اور مغربی جانب سیڑھیاں ہیں اور اس کے درمیان میں چشمہ جاری کیا گیا ہے کہتے ہیں کہ جب نفس زکیہ یعنی محمد بن عَبدُ اللہ بن الحسن المثنیٰ نے منصور عباسی پر خروج کیا۔ بہت سے لوگ ان کی متابعت میں آ گئے۔ منصور نے اپنے چچا عیسیٰ بن موسیٰ کو چار ہزار آدمی دے کر ان کے مقابلہ کے لئے بھیجا۔ عیسیٰ بن موسیٰ جبل سلع پر آیا اور کچھ توقف کیا اور محمد بن عبداللہ کو کہلا بھیجا کہ اگر آپ خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کر لیں تو آپ کو امان ہے۔ انہوں نے جواب دیا خدا کی قسم عزت کی موت خواری کی زندگی سے بہتر ہے۔ پس آپ اور آپ کے تین سو اصحاب نے غسل کامل کیا اور خوشبو لگائی عیسیٰ اور اس کے احباب پر حملہ کر دیا۔ تین دفعہ اس کو شکست دی۔ آخر بسبب کثرتِ اعداء کے تاب نہ لاتے ہوئے مغلوب ہو گئے۔ ابن جوزی کے پوتے نے ریاض الافہام میں لکھا ہے کہ عیسیٰ بن موسیٰ نے ان کے سرِ مبارک کو منصور کے پاس بھیجا اور ان کے بدن کو ان کی بہن زینب اور ان کی دختر فاطمہ نے چپکے سے چھپا کر بقیع میں دفن کر دیا لیکن صحیح جو مستفیض

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اور مشہور ہے جس کو مطری اور اس کے متبعین نے ذکر کیا ہے یہ ہے کہ ان کا دفن اسی مقام پر ہے ان کا قتل احجار زینب کے قریب ہوا جو مشہد سنان بن مالک ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جگہ دعائے استسقاء فرمائی تھی۔ کہتے ہیں کہ ذوالفقار علی مرتضیٰ ص بھی ان کے پاس تھی۔ عیسیٰ بن موسیٰ نے ان سے کھینچ کر ان کے قتل کے بعد منصور کے پاس بھیج دی اور اس سے رشید کو ملی۔ اصمعی کہتا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا اس کے اٹھارہ فقرے تھے اور فقرہ لغت میں (پیٹھ کی ہڈی کو کہتے ہیں) اور یہ ذوالفقار حضرت امیر المومنین کو سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملی تھی۔ جس طرح کتب سیر و احادیث میں مسطور ہے۔ خبر میں ہے کہ روز قتال عبداللہ بن عامر السلمی جو ان کے اصحاب سے ہیں گئے ہیں ایک ابر ہمارے سروں پر آ کر سایہ کرے گا۔ اگر ہم پر برسے گا تو ہمارے فتح ہوگی اور اگر ہمارے اوپر سے گزر کر دشمنوں کے سروں پر پہنچے گا تو جان لو کہ میرا خون احجار ریت پر پڑے گا۔ عبداللہ بن عامر کہتے ہیں واللہ ایسا ہی ہوا جیسا محمد بن عبداللہ نے کہا تھا۔ ایک ابر کا ٹکڑا ہمارے سر پر پیدا ہوا اور ہمارے سر سے گزر کر عیسیٰ بن موسیٰ کے سر پر سایہ کرنے لگا آخر ان کو فتح ہوئی اور محمد بن عبداللہ نے شہادت حاصل کی اور ان کا خون احجاز ریت پر پڑا۔ نقل ہے کہ محمد بن عبداللہ کی طرف سے عیسیٰ بن موسیٰ نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو بہت تنگ کیا تھا کیونکہ یہ ان سے موافقت رکھتے تھے۔ اس واقعہ کو امام قریری نے "تیمم فی زیارۃ اہل بقیع" میں ذکر کیا ہے۔

اہل بقیع کی زیارت کا سنت طریقہ

یہ ہے کہ پہلے بوقت زیارت یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ الْبَقِیْعِ الغرقدِ اَللّٰھُمَّ لَا تحرمنا اَجْرَھُمْ وَلَا تَفْتِنَا بَعْدَھُمْ وَاغفِر لَنَا وَلَھُم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کے بعد یا اس سے پہلے گیارہ گیارہ بار سورۃ اخلاص پڑھے اور سورۃ اخلاص مقابر کے قریب پڑھنا سنت موکدہ ہے اور خبر میں ہے کہ جو شخص مقبرے میں آئے اور گیارہ بار سورۃ اخلاص پڑھ کر اس کا ثواب اہلِ مقابر کو ہدیہ بھیجے اس کو بہت زیادہ اجر دیا جاتا ہے اور چاہیے سلام میں سارے آل و اصحاب و مومنین جو اس مقبرہ میں ہیں شریک کرلے اور اپنا منہ قبہ شریفہ عمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف کرے جو باب بقیع کے بائیں متصلاً مدفون ہیں اور ختم بھی ان کی زیارت پر کرے۔ اس امر میں علمائے متاخرین اختلاف کرتے ہیں کہ کس کی زیارت سے ابتداء کرے ایک گروہ اس طرف گیا ہے کہ پہلے حضرت عباس رضی اللہ عنہٗ کی زیارت معہ ائمہ اہلِ بیت رسالت رضوان اللہ علیہم اجمعین کرے۔ اس لئے یہ اسہل و اقرب ہے کہ ان حضرات سے گذر کر دوسروں کی زیارت کرنا سوءِ ادبی ہے کہتے ہیں کہ زمانہ قدیم میں اہل مدینہ کا عمل بھی یہی رہا اور بعض مشائخ متاخرین اہل مدینہ مثلاً شیخ محمد بن عراق وغیرہ کو بھی لوگوں نے اسی طرح مشاہدہ کیا ہے اور شیخ مذکور بڑے متبع سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور بڑے متقی تھے۔ بعض علماء حنفیہ نے بھی اسی بات کی تصریح کی ہے اور کلام سہموی بھی بعض مقامات میں اس کی تائید کرتا ہے۔ لیکن انہوں نے ارشاد میں کہا ہے کہ زائر پہلے موقف النبیصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قصد کرے جو دار عقیل کے نزدیک ہے اسی لئے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وہاں تشریف فرما ہو کر کھڑے ہوتے تھے اور اہل بقیع کے لیے دعا کرتے تھے۔ آج کل اس جگہ ایک چھوٹی مسجد ہے اس کو موقف النبیصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہتے ہیں اس کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی زیارت کا قصد کرے۔ پھر حضرت فاطمہ بنتِ اسد والدہ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم کی قبر شریف کی زیارت کرے۔ پھر سیدنا ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کا قصد کرے۔ پھر ازواج مطہرات پھر امام مالک پھر امام نافع پھر حضرت عباس پھر حضرت صفیہ عمہ رسول اللہ و رضی اللہ عنہم کی زیارت کرے اور جو ان کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ساتھ ان کی بہنیں وغیرہ کہ جزو شریف حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں اس لئے کہ تقدیم دوسروں کی ان پر لازم نہیں۔ یہ مذہب اعدل واقوم ہے۔ واللہ اعلم!

ایک گروہ اس طرف گیا ہے کہ زیارت کی ابتداء حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کرے اور کہتے ہیں کہ وہ اہلِ بقیع سے افضل ہیں۔ ابن فرحون مالکی وغیرہ نے اس مذہب کو ترجیح دی ہے اور کہتے ہیں کہ ان کی زیارت سے پہلے اگر کسی دوسرے کی قبر سے گزرنے کا اتفاق ہو تو سلام کرے اور چل پڑے تھوڑا سا توقف کرے یہی گروہ یہ بھی کہتا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور جو لوگ آپ کے مقبرے میں دفن ہیں ان سے ابتداء کرے۔ اس کے بعد ازواج مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا اور جو لوگ ان کے ساتھ مدفون ہیں ان پر سلام کرے اس کے بعد مشہد عقیل پر آئے زیارت کرے اور کافی دیر کے لئے ٹھہرے درود میں بھی طوالت کو ملحوظ رکھے کیونکہ یہ موقف نبوی ہے اس کے نزدیک دعا قبول ہوتی ہے اس کے بعد سیدنا ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کرے۔

دیگر مزارات

حضرت عبداللہ اور حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہم اور دیگر چند صحابہ کی قبور کو حکومت سعودیہ نے جنت البقیع میں منتقل کر دیا ہے۔ ان سب کے اجسام وکفن پر کسی قسم کی کہنگی کے کوئی اثرات نہیں پائے گئے بلکہ صحیح وسالم۔ عمل منتقلی کو صدہا سال کے بعد بھی حاضرین نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

اسی نواحی گلیوں کے ایک مکان میں قبر عکاشہ بیان کی جاتی ہے جنہوں نے اس فرمانے پر کہا کہ "اگر کسی کا کوئی حق میرے ذمہ باقی ہو تو وہ مجھ سے وصول کر لے"

عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ نے ایک دن مرے بدن پر قمچی ماری تھی۔ حضور نے اپنا کُرتہ اتار کر بدلہ لے لینے کا حکم دیا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ نے مہر نبوت کو بوسہ دے کر عرض کیا تھا کہ میں نے اپنا حق پالیا۔ مسجدِ ابوذر کے آگے شارع مطار پر کم وبیش ایک کلو میٹر چلنے کے بعد دائیں جانب خام راستہ پر چند فرلانگ چلیں تو ایک وسیع و بلند عمارت ترکی عہد کی "قرنطینہ" کی نظر آئے گی۔ اسی عمارت کے ایک گوشے میں حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ ابن امام جعفر صادق کا مزار صحیح و سالم موجود ہے، یہ علاقہ "حرہ شرقیہ" کہلاتا ہے۔ وہاں بھی حاضری کی کوشش کیجئے شہرِ مدینہ کے وسط میں حضرت زکی الدین رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دیجئے۔

نیک مشورہ

قیام مدینہ منورہ میں زیارت نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بھی صدق دل سے عظمت و احترام کی کوشش کیجئے۔

درِ قاسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کیا کچھ نہیں ملتا؟ خدا معلوم یہاں کی حاضری کے بعد راہ سلوک کی کیسی کیسی منازل بآسانی طے ہو کر، مراتب کی غیر محدود بلندیوں تک رسائی نصیب ہو جاتی ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اپنے تجربہ شدہ، آسان عمل کی وضاحت یوں کرتے ہیں کہ "شب جمعہ دو رکعت نفل، ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی وسورۃ اخلاص گیارہ گیارہ بار پڑھ کر درود شریف ایک سو مرتبہ پڑھا جائے، انشاءاللہ تین جمعے نہ گزریں گے کہ شفیع المذنبین علیہ الصلوۃ والتسلیم کی زیارت نصیب ہو جائے گی۔

اللھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی و آلہ وسلم جنت البقیع کی مناسبت سے جنۃ المعلیٰ (قبرستان مکہ) کا مختصر تذکرہ حاضر ہے۔

جَنَّتُ الْمُعَلّٰی

کعبہ شریف سے ایک میل دور شمال مشرق میں کرہ ارض کا پہلا قبرستان واقع ہے یہ مکہ شریف کا مشہور اور تاریخی قبرستان ہے۔ یہاں پر بیشمار انبیاء کرام علیہم السلام اور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

متعدد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ اجمعین، تابعین، اولیااللہ اور بزرگوں کی قبریں ہیں۔ یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پہلی بیوی ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ بھی آرام فرما ہیں۔ فی الحال اس قبرستان کے دو حصے کر دیئے گئے ہیں اور ان دونوں کے درمیان سڑک نکالی گئی ہے۔ شمال میں ایک چھوٹے احاطہ میں حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اجداد کی قبریں ہیں اس میں داخل ہونے کے لئے ایک چھوٹا سا دروازہ ہے۔ یہ دروازہ پہلے بند رہتا تھا اور اس کے اندر داخل ہونے کی اجازت نہ تھی۔ اب سنا ہے کہ کھل گیا ہے۔ (مذکورہ چند مزارات کے علاوہ بیشمار صحابہ کرام و اولیاء عظام وعلماء کرام آرام فرما ہیں مثلاً فضل بن عیاض، سیدنا عبداللہ بن عمر، سیدی ابن زبیر، سیدنا عبداللہ بن ابی بکر، سیدنا قاسم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وغیرہ ہم صحابیات رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے مقدسہ مقبرے ہیں۔ شہر کے توسیع ہونے سے اب یہ قبرستان شہر میں داخل ہوگیا ہے۔ تبع تابعین میں حضرت عطار ابن ابی ریاح، سفیان ابن عیینہ فضل بن عیاض اللہ تعالیٰ عنہم کے مزارات مبارک ہیں۔ طبقۂ علماء کرام اور مشائخ عظام سے امام عبداللہ بن یافعی تشیری، سیدنا فضیل بن عیاض اور علی قادری (رضی اللہ عنہم اجمعین)

فقط

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ بہاولپور۔ پاکستان ۱۹ شوال المکرم ۱۴۲۴ھ

سگان طیبہ (مدینہ طیبہ کی کتوں) کی زیارت

آج 13 جمادی الاولیٰ 8 جنوری 2020ء شب بدھ دوسری بار تقریباً رات 2-30 بجے حضور سید الشہداء امیر طیبہ باب الدعا کی بارگاہ حاضر ہونے کے لیے جب وادی عقیق کی پل سے گذرے تو ہم نے کیا دیکھا کہ وادی میں بہت زیادہ کتے (سگان مدینہ) نظر آئے فقیر نے خرم بھائی سے کہا کہ آپ گاڑی اس طرف موڑ لیں تا کہ ہم سگان طیبہ (مدینہ طیبہ کی کتوں) کی زیارت کرلیں فقیر اور حاجی سعید احمد قادری (یو کے) گاڑی سے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اتر کر پیدل وادی کی طرف گئے چونکہ وادی بہت گہرائی میں ہے ہم کنارے پر کھڑے ہو کر سگان طیبہ کا نظارہ کر رہے تھے لگتا تھا کہ سگان طیبہ آج قافلہ کی صورت میں حضور سید الشہداء کے حضور سلام پیش کرنے آئے ہیں فقیر 1987ء سے مدینہ منورہ کی حاضری سے بہرمند ہو رہا ہے۔ کبھی بھی اتنی تعداد سگان طیبہ کی طیبہ میں نہیں دیکھی فقیر کے پاس روٹی کے ٹکرے تھے جو آج افطاری کے وقت حرم نبوی شریف سے ملے تھے ان میں کچھ ان کی طرف پیش کئے۔ پھر سگان طیبہ کے متعلق بہت خوبصورت واقعات یاد آنے لگے

مدینہ شریف کے کتے کی تیمارداری

مولانا سید محمد داود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس واقعے کا چشم دید گواہ ہوں کہ* ایک دفعہ مدینہ منورہ کے مسجد نبوی شریف کے باب اسلام دروازہ کے قریب چند کتے لیٹے ہوئے تھے ایک نا سمجھ نے جاتے جاتے کتے کو زور سے لاٹھی ماری کتا لنگڑاتا اور چیختا چلاتا ہوا جا رہا تھا کہ اچانک پیر سید جماعت علی شاہ رحمہ اللہ علیہ وہاں تشریف لے آئے جب حقیقت حال معلوم ہوئی تو کتے کو پاس بٹھالیا اور اس شخص سے کہا ظالم تو نے یہ نا دیکھا کہ مدینہ شریف کا کتا ہے، پھر اپنا عمامہ پھاڑ کر کتے کی زخمی ٹانگ پر پٹی باندھی اور بازار سے کھانا منگوا کر اسے کھلایا۔ (امیر ملت اور ان کے خلفاء ص 26 از محمد صادق قصوری)

☆ حضرت علامہ ابو النصر علامہ پیر منظور احمد شاہ باباجی (ساہیوال) نے اپنی کتاب "مدینۃ الرسول" میں محبان سگان طیبہ سے محبت کے متعلق چند مثالیں ان کی اپنی زبانی پیش کرتا ہوں۔ کتاب کے صفحہ 409 پر "مدینۃ الرسول کے سگ آن محترم اور چند یادیں کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں۔

1968 کی بات ہے۔ پیر حیدر علی شاہ نے مجھے مدینہ الرسول میں یہ واقعہ سنایا۔

ایک حاضری پر حضرت امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آج مدینہ الرسول کے درویشوں کی دعوت ہے" دیگیں پکوا دی گئیں، بازار سے نئے برتن منگوا لیئے گئے۔ عرض کی گئی حضور! درویشوں کی آمد کا سلسلہ کب شروع ہوگ آ؟

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فرمایا "یہ درویش آئیں گے نہیں، تمہیں ان کے حضور جا کر نذرانہ پیش کرنا ہوگ آ" فرمایا یہ روٹیاں، یہ گوشت مدینہ منورہ کے سگان محترم کو پیش کیا جائے۔ چنانچہ کتوں کو تلاش کر کر کے حکم کی تعمیل کی گئی۔

اسی طرح صفحہ 410- 409 پر "سگ طیبہ کی نوازش" کے عنوان کے تحت یوں رقم طراز ہیں۔

ایک حاضری میں مدینہ منورہ سے واپسی کی ساری رات سگان مدینہ کی زیارت میں صرف کر دی۔ شوق یہ تھا کہ ان کی" قدم بوسی" کر کے مدینہ سے رخصت ہوں۔ یہ بھی شوق تھا کہ سگ مدینہ کی آواز بھی ٹیپ کرلوں۔ ٹیپ لے کر گھومتا رہا، کسی سگ نے مجھے قریب نہ پھٹکنے نہ دیا۔ جوں ہی کسی سگ طیبہ کو سویا ہو پایا، دور بیٹھ گیا کہ اس کی بیداری پر سلام عرض کروں گا۔ ایک کار کی آواز سے وہ بیدار ہوگیا۔ میں نے قریب جانے کی کوشش کی تو وہ نفرت سے بھاگ گیا۔ میں نے وہیں کھڑے منت سماجت کی اور کہا۔ خدا کے لیئے قدم بوسی کا موقع دے دو صبح مدینہ چھوٹ رہا ہے پھر قسمت کی بات ہے۔

مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ میری عاجزانہ درخواست پر وہ رک گیا۔ میں قریب ہوا، قدم بوسی کی، اس کی آواز ٹیپ کی، اور صبح کی اذان ہونے پر میں وہاں سے چلا آیا تو کم وبیش 50 قدم سگ مدینہ میرے ساتھ آیا۔ سگ طیبہ کی اس نوازش کو کبھی نہیں بھول سکتا کہ مجھے قریب جانے کا موقع دیا اور 50 قدم میرے ساتھ چل کر مجھے شرف بخشا"

اعتراض

ایسے واقعات پڑھ سنکر عشاق کے قلوب مسرور ہوتے ہیں مگر جن کے دلوں میں منافقت کا مرض ہے ممکن ہے کہ ان کے دماغ میں یہ وسوسہ آئے کہ کتا تو ایک نجس اور معمولی جانور ہے، لہٰذا اُس کے ساتھ اُس طرح کا بَرتاؤ (سُلوک) کرنا اور اُس کے آگے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

گڑگڑاتے ہوئے مُعافی مانگنا ایک ولی اللہ کو اور وہ بھی سفرِ مدینہ جیسے پاکیزہ و مُقدّس لمحات کے موقع پر ہرگز ہرگز زیب نہیں دیتا۔

جواب

اس اعتراض کے جواب میں عرض ہے کے کُتّا اگرچہ بظاہر ایک معمولی جانور ہے مگر اُسے یا کسی بھی جانور کو بلاَ وَجہ مارنا مَنع ہے جیسا کہ فقہاء کرام نے لکھا کہ

بلا وجہ جانور کو نہ مارے اور سَر یا چہرہ پر کسی حالت میں ہرگز نہ مارے کہ یہ بالاِجماع ناجائز ہے۔(بہارِشریعت جلد3 ص660)

باقی رَہا ایک ولیِ کامِل کا ایک کُتّے کے ساتھ حُسنِ برتاؤ (اچّھے سُلوک) سے پیش آنا، تو یہاں یہ بات یاد رکھنا بہت ضروری ہے کہ جب کسی معمولی چیز کو کسی نبی، ولی یا کسی مُقدّس چیز کی صُحبت یا اُن سے نِسبت حاصِل ہو جاتی ہے تو اُس صُحبت و نِسبت کی بَرَکت سے وہ معمولی چیز معمولی نہیں رہتی بلکہ غیر معمولی، اَہم اور اَنمول ہو جایا کرتی ہے جیسا کہ قِطمِیر اگرچہ سگِ اَصحابِ کَہف (یعنی اَصحابِ کَہف کا کُتّا) تھا مگر اللہ والوں کی صُحبت و نِسبت کی بَدَولت، اَہمِیَّت حاصِل کر گیا نیز اِسی بنا پر قرآنِ کریم میں اُس کا تذکِرہ بھی مَوجود ہے اور وہ جنت میں بھی جائے گا جیسا کہ مفسرین کرام کی تحقیق حضرت علامہ مفتی اَحمد یار خان نعیمی گجراتی اپنی تفسیر نعیمی میں تحریر فرماتے ہیں: چند جانور جنّت میں جائیں گے، ☆حضور نبی کریم (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی (ڈاچی) اُونٹنی قَصْوا، ☆اَصحابِ کَہف کا کُتّا، ☆حضرت صالح علَیْہِ السَّلاَم کی اُونٹنی ☆(اور) حضرت عیسٰی (علَیْہِ السَّلاَم) کا دراز گوش (یعنی گدھا) لہٰذا جس کُتّے کو امیر ملت علیہ الرحمہ کے مُرید نے لاٹھی ماری تھی وہ بھی کوئی عام کُتّا نہ تھا بلکہ اُسے حضور نبی کریم (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے محبوب شہر مدینہ طیبہ سے نِسبت حاصِل تھی وہ محبوب کے گلی کُوچوں سے تعلق رکھنے والا تھا، اِسی وجہ سے حضرت امیر ملت علیہ الرحمہ اُس کتے کا اَدَب و اِحترام بَجالائے اور اُس سے مُعافی کے طَلَبگار

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہوئے، بَہر حال یہ عشق ومحبت کی باتیں ہیں اور عشق ومحبت والے ہی اِنہیں سمجھ سکتے ہیں۔

آپ کی گلیوں کے کُتّوں پہ تَصَدُّق جاؤں
کہ مدینے کے وہ کُوچوں میں پھرا کرتے ہیں
آپ کی گلیوں کے کُتّے مجھ سے تو اچّھے رہے
ہے سگوں اُن کو مُیَسَّر سبز گُنبد دیکھ کر

سگ مدینہ کے حوالے سے اشعار

خود کو سگ طیبہ یا سگ مدینہ کہلوانا، یا سگان مدینہ کو خود سے بہتر کہنا نعت گوئی میں ایک محبت بھرا مضمون ہے۔ اس حوالے سے بے شمار اشعار موجود ہیں۔

(مولانا عبدالرحمن جامیؔ)

سگِ تو دوش ِ بجامی فغاں کناں می گفت
خموش باش کہ از نالہ ات بدرد سرم

اے میرے آقا کل میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور فریاد شروع کی تو آپ کی بارگاہ کے کتے نے اپنی نزاکت طبع کے باعث یہ کہہ کر مجھے جھڑک دیا کہ چپ ہو تیرے شور سے ہمارے سر میں درد ہوتا ہے

من کیستم دمے دوستی می زنم
کمین سگانِ کوئے تو یک مترین منم

میں بھلا کون ہوتا کہ آپ سے دوستی کی بات کروں میں تو آپ کی گلی کا ایک ادنی کتا ہوں

(اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں)

دل کے ٹکڑے نذر حاضر لائے ہیں
اے سگانِ کوچۂ دلدار ہم
خوف ہے سمع خراشیٔ سگ طیبہ کا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ورنہ کیا یاد نہیں نالۂ افغاں ہم کو
رضاؔ کسی سگِ طیبہ کے پاؤں بھی چومے
تم اور آہ کہ اتنا دماغ لے کے چلے

دیگر مشاہیر

چہ کند سعدیٔ مسکین کہ صد جان
سازیم فدائے سگِ دربان محمد (ﷺ)

(شیخ مصلح الدین سعدی)

ایک جان نہیں سو جانیں بھی ہوں تو حضور ﷺ کی بارگاہ کے دربان کے کتے پہ قربان کردوں

نسبت بسگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بسگت کوئے تو شد بے ادبی

(مولانا قدسی)

میں اپنے آپ کو آپ کی گلی کا کتا کہہ کر شرمندہ ہوں۔ آپ کے کوچے کے کتے سے نسبت بھی قرار دینا بھی بے ادبی ہے۔

امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید ہے یہ
کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا شمار
جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پھروں
مروں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مرغ و مار

(دیوبندیوں کے مولوی قاسم نانوتوی)

خدا سگانِ نبی سے یہ مجھ کو سنوا دے
ہم اپنے کتوں میں تجھ کو شمار کرتے ہیں

(حسن رضا خان بریلوی)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سگ طیبہ مجھے سب کہہ کے پکاریں بیدم
یہ رکھیں میری پہچان مدینے والے
(بیدم وارثی)

ہوواں میں سگ مدینے دی گلی دا
ایہو رتبہ اے ہر کامل ولی دا
(حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ)

تیڈے نام توں مفت کاواں دیاں
تیڈے دردے کتاں نال ادب

(خواجہ غلام فرید)

مرے اعزازِ نسبت میں ہزاروں رنگ شامل ہیں
سگانِ کوئے طیبہ سے بھی گہری ہے شناسائی
کاش دشت طیبہ میں میں بھٹک کے مر جاتا
پھر سگان طیبہ کا بن نوالہ تر جاتا
(مولانا محمد الیاس عطار قادری)

مل ہی جائے گا کوئی خوانِ کرم کا ٹکرہ
ہے تعلق جو سگانِ درِ سرکار کے ساتھ

سگان طیبہ کے حوالہ سے یہ مضمون فقیر نے اپنے کمرے میں آ کر مکمل کیا۔

مدینہ منورہ کی پیاری بلیاں

یہاں مدینہ پاک کی بلیوں کا ذکر بھی ذوق سے خالی نہیں گذشتہ کئی دنوں سے ایک بلی باب النساء سے داخل ہو کر اصحاب الصفہ کے چبوترہ سے ہوتی ہوئی مقام تہجد تک جاتی ہے اور قدمین شریفین سے حاضری دے کر باب جبریل سے باہر صحن حرم میں چلی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جاتی ہے۔فقیر اسے دیکھ کر بہت حیران ہوتا ہے کہ اس قدر رش میں مسجد نبوی شریف میں اس کا آنا جبکہ باب النساء پر پیر اشوٹ (پلاسٹک) کا مضبوط پردہ ہوتا ہے پتہ نہیں وہ بلی کیسے اندر گھس آتی ہے اور اندر رش اتنا ہوتا کہ اللہ اللہ اسے ڈر تک نہیں لگتا سچ ہے کہ یہ وہ دربار ہے جہاں سب کی سنی جاتی ہے ہر مخلوق اپنی التجاء لیکر یہاں حاضر ہوتی ہے۔فقیر نے دوران مطالعہ حضرت علامہ قبلہ پیر منظور احمد شاہ بابا جی (ساہیوال) کی کتاب" مدینۃ الرسول" سے بلی کی التجاء کا واقعہ پڑھا تو مزہ آگیا۔

بلی کی بارگاہِ رسالت ﷺ میں التجاء

ایک دفعہ کچھ زائرین مکہ مکرمہ سے عمرہ ادا کرنے کے بعد مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے وہ جس ہوٹل میں مقیم تھے وہاں ایک خوبصورت بلی رہتی تھی جو ایک حاجی صاحب کے دل کو اچھی لگی بلی روزانہ اُن کے قریب آتی اور وہ اُس سے پیار کرتے حاجی صاحب کے من میں مدینے کی بلی خوب سما گئی تھی اور وہ اس بلی کو روز کچھ نا کچھ لا کر کھلاتے تھے بلی ان کو بہت پسند آ گئی اور انہوں نے بلی کو اپنے ساتھ اپنے وطن لے جانے کی نیت کر لی تھی بتمام حفاظت لے جانے کے لیے انہوں نے ایک پنجرے کی بھی ترکیب بنالی تھی جب ہجرِ مدینہ کی جاں سوز گھڑیاں قریب آئیں اور مدینے کی آخری رات آ گئی تو حاجی صاحب نے بارگاہِ رسالت ﷺ میں الوداعی سلام پیش کیا اور گھر آ کر لیٹ گئے بس نصیب جاگ گئے اور خواب میں جنابِ رسالت مآب سرورِ کل کائنات حضور نبی کریم ﷺ تشریف فرما ہوئے کریم لجپال نے کرم فرمایا لبہائے مُبارکہ کو جنبش ہوئی رحمت کے پھول جھڑنے لگے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا آپ لوگ صبح خیریت سے مدینہ طیبہ سے رُخصت ہو جاؤ گے مگر میری بلی کو ساتھ نہ لے جانا یہ کئی دِن سے روزانہ میرے دربار میں حاضر ہو کر عرض کرتی ہے مجھے بچا لیجیے مجھ سے مدینہ چھوٹ رہا ہے حضور نبی کریم ﷺ آپ کے مہمان مجھے اپنے ساتھ اپنے وطن لے جانے لگے ہیں مجھے آپ کے در سے جدا نہیں ہونا ہے آپ میری اس بلی کو میرے در سے جدا نہیں کرو۔

(حوالہ کتاب۔مدینۃ الرسول صفحہ ۴)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حضرت سید الشہداء کی دربار کی بلیاں

الحمدللہ امیر طیبہ حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے دربار پر انوار (جبل احد کے دامن میں) روزانہ رات کو حاضری ہوتی ہے وہاں بھی بکثرت بلیاں حاضر دربار ہوتی ہیں ۔کئی خوش نصیب حضرات ان خوش قسمت بلیوں کے لیے دودھ و پانی و دیگر خورد و نوش کا اہتمام کرتے ہیں ہمارے حاجی محمد حنیف اللہ والہ تو باقاعدہ رات کو ان کے لیے پانی کے کیلن بھر کے ان کے برتنوں میں ڈالتے ہیں ۔ان بلیوں کی قسمت پہ رشک آتا ہے کہ شب و روز سید الشہداء کے حضور حاضر رہتی ہیں گذشتہ دنوں فقیر نے کئی بلیاں کو اندر احاصلہ مزار میں جا کر شہداء کی قبور کو بوس و کنار کرتے دیکھا۔

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی مدینہ منورہ

محفل میلاد شریف

آج جمعرات 14 جمادی الا ُولی 9 جنوری 2020ء کا روزہ فقیر نے اصحاب الصفہ کے قریب افطار کیا بہاولپور کے مولانا محمد شعبان فریدی صاحب ملے انہیں اپنے ہمراہ کمرے میں لایا نماز عشاء کے بعد احباب تشریف لائے حاجی محمد قربان علی سومرو صاحب نے محفل میلاد شریف کا آغاز کرایا تلاوت و نعت شریف کے بعد مولانا محمد شعبان فریدی نے مدینہ منورہ حاضری کے حوالہ سے مختصر مگر جامع بیان کیا درود و سلام کے بعد لنگر شریف پیش کیا گیا۔ہم رات گئے حضور سید الشہداء رضی اللہ عنہ کے دربار پر انوار پر حاضر ہو کر حرم نبوی شریف نماز عشاء آن پڑھی الحمدللہ علیٰ ذالک

حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کا واقعہ پڑھا

آج منگل 19 جمادی الا ُولی 14 جنوری نماز فجر کی جماعت فقیر اپنے کمرے میں کرائی مولانا عبدالرحمن سندھی قاری محمد انوار المدنی مقتدی بنے" فیض الودود شرح ابوداود شریف" کی کتاب کتاب تفریع اَبواب شہر رمضان کے چھ ابواب کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

احادیث عربی مع ترجمہ مکمل کر کے سوگیا۔تقریباً 2 بجے بیدار ہو کر وضو کر کے حرم نبوی شریف جا کر باب النساء میں نماز ظہر ادا کر کے اصحاب الصفہ کے قریب آج کے وظائف مکمل کئے۔نماز عصر اور افطاری اور نماز مغرب وہیں پر ادا کر کے کمرے میں آیا قاری محمد انوار المدنی اور قاری نذیر احمد نقشبندی کے ہمراہ کھجور منڈی محترم محمد سجاد کی دوکان سے کھجوریں خریدیں۔ دریں اثناء سندھ کے صوفی فقیر علی نواز درگاہ ہاشمیہ کریم آباد کا فون آیا کہ ہم آپ کا مسجد غمامہ شریف پر آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔فقیر وہاں حاضر ہوا وہ اپنے ہوٹل میں لے گئے پر تکلف لنگر کا اہتمام فرمایا ان سے اجازت لیکر فقیر حرم شریف آ کر باب ابو بکر کے اندر نماز عشاء ادا کی کمرے میں آ کر صحابی حضرت ماعز کی توبہ کا واقعہ باصرہ نواز ہوا پڑھ کر آنکھیں بھر آئیں جو نذر قارئین ہے۔

حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کی توبہ☆

ایک نوجوان صحابی جسے لوگ" ماعز" کے نام سے جانتے تھے،اس کی شادی مدینہ منورہ میں ہوئی تھی۔ایک دن نفسانی شرارت نے اسے پھسلایا، اسے انصاری کی لونڈی (مہیرہ) پر مائل کر دیا اور راہ حق سے ہٹانے کی کوشش کی،ماعز نفسانی کے جال میں پھنسا اور اس لونڈی کو تنہائی میں لے گیا،اب یہ دونوں تھے اور تیسرا ان میں شیطان تھا،وہ برائی کو ان دونوں کے لیے نہایت خوبصورت اور پرکشش بنا کر پیش کر رہا تھا،وہ دونوں بہک گئے اور جوانی کی طغیانی کا شکار ہو گئے۔

جب ماعز اپنے جرم سے فارغ ہو خوف خدا کی وجہ سے وہ پھوٹ پھوٹ کے رونے لگا اور اپنے نفس کا محاسبہ کرنے لگا،گناہ کی آگ اس کے دل کو جلانے لگی،وہ بے قرار ہو کر روحانی طبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا،احساسِ گناہ اسے تڑپانے لگا،کہنے لگا : اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زنا ہو گیا ہے۔ مجھے پاک کر دیجیے،نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلمنے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا.....وہ دوسری جانب آ گیا،عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !میں نفسانی شرارت کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جھانسے میں آ گیا۔زنا کر بیٹھا، مجھے پاک کر دیجیے۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا : تجھ پر افسوس ہے، واپس چلا جا اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی معافی مانگ اور توبہ کر لے۔وہ تھوڑی دیر بعد پھر آ گیا،گناہ کی آگ نے اس کا آرام چھین لیا،وہ صبر نہ کر سکا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اسے یہاں سے نکال دو،اسے نکال دیا گیا،وہ چوتھی مرتبہ پھر چلا ایا،نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے لوگوں سے پوچھا : کیا یہ دیوانہ ہے؟لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہم نے اس میں ایسا کوئی مرض نہیں پاتے،آپ نے فرمایا: شاید اس نے شراب پی ہوئی ہے۔اس لیے ایسی حرکتیں کر رہا ہے۔ایک آدمی کھڑا ہوا۔اس نے ماعز کا منہ سونگھا،اسے شراب کی بو محسوس نہیں ہوئی۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پوچھا : تجھے پتا ہے،زنا کسے کہتے ہیں؟اس نے کہا: جی ہاں! میں ایک عورت کے ساتھ اس طرح حرام کا ارتکاب کر بیٹھا ہوں جیسے ایک آدمی حلال طریقے سے اپنی بیوی کے پاس آتا ہے۔

آپ نے پوچھا: اب اس بات سے تمہارا کیا مطلب ہے؟اس نے کہا : مجھے پاک کر دیجیے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مکمل تفتیش کرائی۔جرم ثابت ہونے پر حد جاری فرمائی۔آپ ے حکم دیا اور اسے سنگسار کر دیا گیا۔عن یزید بن نعیم بن ہزال عن ابیہ عن جدہ قال کان ابو ماعز قد اوصی الی لابنہ ماعز وکان فی حجری اکفلہ باحسن ما یکفل بہ احد احدا، فجائنی یوما فقال لی انی کنت اطالب مہیرۃ امرأۃ کنت اعرفہا حتی نلتہا منہا آلان ما کنت اریدثم ندمت علی ما اتیت فمارایک؟ فامرہ ان یاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فیخبر ہ فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فاعترف عندہ بالزنی وکان محصنا

ترجمہ : ہزال فرماتے ہیں کہ ماعز کے باپ نے اپنے بیٹے ماعز کے بارے میں مجھے وصیت کی کہ وہ میری تربیت میں رہے میں نے اس کی بہترین کفالت

کی۔ایک دِن میرے پاس آ کر اس نے کہا کہ مہیرہ سے میں اپنی پیاس بجھانا چاہتا تھا مہیرہ ایک ایسی عورت تھی جسے میں پہنچانتا تھا یہاں تک کہ اب میں نے اپنا ارادہ اس

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سے پورا کرلیا۔ پھر میں اپنے اس فعل پر بہت نادم ہوں۔ آپ کی رائے کیا ہے؟ ہزال نے ماعز کو حکم دیا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا واقعہ پیش کرے، ماعز بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس زِنا کا اقرار کیا۔ ماعز شادی شدہ تھے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے لئے رجم کا حکم صادر فرمایا۔ (مقالات کاظمی حصہ سوم بحوالہ الطبقات ج ۴)

جب اس کی نمازِ جنازہ پڑھی گئی اور اسے دفن کر دیا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دو آدمیوں کے پاس سے گزرے، وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ دیکھو! اس آدمی پر اللہ نے پردہ ڈالا تھا لیکن اس نے اپنے آپ کو خود ہی ہلاکت میں ڈال لیا۔ حتیٰ کہ اسے پتھر مار مار کر یوں ہلاک کر دیا گیا جیسے کتے مار دیے جاتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاموش ہو گئے۔ پھر تھوڑا چلے، آگے ایک مردہ گدھا پڑا ہوا تھا، اسے دھوپ نے جلا دیا تھا اور وہ پھول گیا تھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس گدھے کو دیکھا تو پوچھا : فلاں فلاں آدمی کدھر ہیں؟ وہ دونوں بولے: اللہ کے رسول! ہم یہاں ہیں۔ آپ نے فرمایا : اترو اور اس گدھے کا گوشت کھاؤ، وہ حیران ہو کر بولے : اللہ کے نبی! بھلا اسے کون کھا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ابھی ابھی جو تم اپنے بھائی کی عزت پامال کر رہے تھے، وہ اس گدھے کو کھانے سے بھی زیادہ بدتر ہے۔ ماعز نے ایسی سچی توبہ کی ہے اگر یہ اُمت کے مابین تقسیم کر دی جائے تو انہیں کافی ہو جائے۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ اس وقت جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔

خوش خبری ہے ماعز بن مالک کے لیے! وہ جوانی کی بھول کا شکار ہوا، اور اپنے اور اپنے رب کے درمیان پڑے ہوئے پردے کو پامال کیا، گناہ نے اسے چین سے بیٹھنے نہ دیا تو اس نے ایسی توبہ کی کہ اگر اُمت کے درمیان تقسیم کر دی جاتی تو تمام لوگوں کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ بن جاتی....

(دیکھیے : صحیح بخاری، الحدود، حدیث 6820۔ صحیح مسلم : الحدود، حدیث 1695۔ وسنن ابی داؤد، الحدود)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جو مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا دم بھرتے ہیں اگرچہ اُن کی عملی حالت اچھی نہ ہو۔ اُنھیں نیک اعمال کی رغبت ضرور دلانی چاہیے، لیکن انھیں جھوٹا نہیں کہنا چاہیے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری زمانے میں کسی کو شراب نوشی کی وجہ سے سزا دی جاتی تھی، ایک دفعہ جب سزا کے لیے لایا گیا تو ایک صحابی کہنے لگے:

اے اللہ !اس پہ لعنت فرما، اسے کتنی بار (سزا کے لیے) لایا گیا ہے (یہ پھر بھی باز نہیں آتا) اِس پر آپ نے فرمایا۔

لَا تَلْعَنُوهُ، فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ إِنَّهُ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ

اس پر لعنت نہ کرو، اللہ کی قسم !میں جانتا ہوں کہ یہ بندہ اللہ و رسول سے محبت کرتا ہے

(انظر : صحیح البخاری، رقم 6780)

گناہ گار بھی سرکار سے پیار کرے تو وہ محبت میں سچا ہوتا ہے، جھوٹا نہیں۔

اگر کوئی مسلمان محبت رسول اللہ کا دم بھرتے ہیں لیکن نماز نہیں پڑھتا، داڑھی شریف نہیں رکھتا تو ہم اسے یہ نہیں کہہ سکتے کہ تُو لبیک کہنے میں جھوٹا ہے۔

وہ گناہ شامتِ نفس کی وجہ سے کر رہا ہے، حضور کی نافرمانی سمجھ کر نہیں کر رہا۔

ہمیں اس کے لیے دعا کرنی چاہیے کہ اللہ پاک اسے نماز پڑھ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھیں ٹھنڈی کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور اسے سمجھانا بھی چاہیے کہ۔

تم جس ذات سے محبت کرتے ہو انھیں نماز سے بہت زیادہ محبت تھی، اس لیے نماز پڑھا کرو تا کہ تمھاری محبت رسول مزید بڑھے۔ جو مسلمان کہے کہ مجھے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہے، اس کی بات مان لینی چاہیے، وہ یقیناً سچا ہوگا۔

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے عرض کی تھی۔ یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اور آپ کے خیمے والے میرے نزدیک سب سے زیادہ پیارے اور عزت والے ہیں۔

اِس پر آپ نے فرمایا : اَیضاً وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ۔

اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ایسا ہی ہے، جیسا تم نے کہا۔
(یعنی تمہارا محبت رسول کا دعویٰ سچا ہے) (صحیح البخاری، رقم 6641)

یُوں تو سب اُنھیں کا ہے ، پَر دل کی اگر پوچھو
یہ ٹُوٹے ہوئے دِل ہی ، خاص اُن کی کمائی ہے!
بازارِ عمل میں تو سَودا نہ بَنا اپنا
سرکارِ کرم ، تجھ میں عیبی کی سَمائی ہے

مدینہ منورہ کا قدیم ریلوے اسٹیشن اور مسجد السقیہ

گذشتہ شب حافظ محمد احمد بہاولپوری اپنے مکان لے آئے اتفاقاً ان کا گھر مدینہ منورہ کے قدیم ریلوے اسٹیشن (عنبریہ) کے ساتھ ہے اس کے متعلق فقیر قارئین کو کچھ معلومات عرض کرنا اپنے سعادت سمجھتا ہے۔ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی سے کچھ ہی فاصلے پر میں موجود قدیم ریلوے اسٹیشن اور مسجد السقیہ ہے اگر آپ اس کی زیارت کریں تو دنیاوی خوصوصیت میں آپکو بتا دیتا ہوں کہ میں مدینہ منورہ کا ریلوے اسٹیشن ہوں جہاں کبھی "حجاز ریلوے "کے نام سے ٹرین چلا کرتی تھی -یہ ۱۰۱۷(انیس سوسترہ) میں ترکی کی حکومت کے جانب سے اس اسٹیشن کا افتتاح ہوا یہ اسٹیشن دوسری جنگ عظیم تک بڑی شدومد سے کام کر رہا تھا مگر ترکی کے زوال کے بعد اسکی دنیاوی تاریخ جمود کا شکار ہوگئی اور یہ اسٹیشن محض ترکوں کی یادگار رہ گیا۔

ریلوے اسٹیشن کے تھوڑے فاصلے پر ایک چھوٹی سی مسجد بھی ہے جو "مسجد السقیہ " کے نام سے مشہور ہے - آج بھی جو لوگ اس مسجد کی زیارت کرتے ہیں وہ اس اسٹیشن کی زیارت بھی کر سکتے ہیں- یہاں آج بھی ٹرین کے اکا دکا ڈبے اور انجن کھڑے نظر آتے ہیں اور اسٹیشن بھی اچھی حالت میں ہے- یہ تو اس اسٹیشن کی دنیاوی خوصوصیت تھی لیکن اسکی ایک روحانی خوصوصیت بھی ہے -اس مقام پر جہاں آج یہ ریلوے اسٹیشن قائم ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رسول اللہ ﷺ کی مدنی زندگی میں اس روحانی مقام سے ایک خاص کام لیا جاتا تھا اور اسی مناسبت سے ترکوں نے یہاں ریلوے اسٹیشن بنایا تھا۔

اصل میں وہ مقام جہاں آج مدینہ کا سا بقہ ریلوے اسٹیشن قایم ہے جسکی تصویر اوپر دی گی ہے وہ متبرک جگہ ہے جہاں سے رسول اللہ ﷺ اپنی افواج کو مختلف جنگوں کے لیے اور اپنے مکتوب و مراسلوں کو دیگر ملکوں کے حکمرانوں کی جانب بھیجے جانے والے قاصدین کو رخصت کیا کرتے تھے گویا یہ مقام رسول اللہ ﷺ کی ظاہری مدنی زندگی میں متبرک سفروں کا "مقام روانگی" یا "ڈیپارچر لاؤنج" تھا اور اسکی اسی روحانی تاریخ کو مد نظر رکھتے ہوے ترکوں نے ۱۹۱۷ (انیس سو سترہ) میں یہاں مدینہ کا ریلوے اسٹیشن تعمیر کیا تھا جو دوسری جنگ عظیم تک موثر رہا اور اس کے بعد کیوں کہ حجاز ریلوے بند کر دی گئی تو یہ تاریخ ساز اسٹیشن بھی محض ایک قومی ورثہ ہی رہ گیا۔

سعودی حکومت آپ جدہ ایر پورٹ سے، جدہ سٹی، مکہ اور رابغ سے ہوتے ہوے مدینہ تک دوبارہ "حرمین ریلوے" کے نام سے نئی ریل سروس کا آغاز کر چکی ہے۔ کئی مہینے جدہ مکہ مکرمہ مدینہ منورہ ٹرین بھی چلتی رہی مگر جدہ ریلوے اسٹیشن پر آتشزدگی کی وجہ سے فی الحال ٹرین بند کر دی گئی ہے۔

یاد رہے کہ عربی میں ٹرین کو "قطار" اور ریلوے اسٹیشن کو "محطۃ" کہتے ہیں۔

دل تڑپ جائے گا جب مدینے سے تیری جدائی ہوگی

فقیر 21 جمادی الا وُلیٰ ۔ 16 جنوری 2020ء جمعرات کو (دن) 1-30 منٹ پر پی آئی اے کی پرواز سے مدینہ منورہ سے ملتان شریف آیا۔ فقیر تو ان جدائی کے لمحات کو الفاظ کا جامہ نہ پہنا سکا۔ البتہ بہاولپور آ کر گھر بیٹھا تھا ایک مضمون نظر سے گذرا وہ نذر قارئین کرتا ہوں۔

پھر کے گلی گلی تباہ، ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دل کو جو عقل دے خدا، تیری گلی سے جائے کیوں
رخصت قافلہ کا شور، غش سے ہمیں اٹھائے کیوں
سوتے ہیں ان کے سائے میں کوئی ہمیں جگائے کیوں

سرزمین مدینہ طیبہ وہ افضل و اعلیٰ دھرتی ہے جس پہ عرش بریں بھی رشک کرتا ہے یہ وہ خطہ نور ہے جس میں وجہ تخلیق کائنات، خاتم النبین، رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں پوری کائنات سے عشاق کے قافلے بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنی حاضری کے لیے کشاں کشاں دست بستہ اپنی بخشش کا سامان کرتے ہیں، ہر بندہ مومن کی سب سے بڑی تمنا یہی ہوتی ہے کہ کسی طور اس بارگاہ بے کس پناہ میں حاضری کا شرف حاصل ہو جائے، مدینہ طیبہ سے واپسی کا راستہ مجبین مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ بہت گراں گزرتا ہے، قدم من من کے ہو جاتے ہیں، کسی شاعر نے کہا تھا۔

طیبہ سے لوٹنا کسی عاشق سے پوچھیے لگتا ہے جیسے روح ہی بدن سے گزر گئی

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا ہی یہ کیا کرتے تھے اللھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلک واجعل موتی فی بلد حبیبک (مسند احمد بن حنبل) ترجمہ: اے اللہ عزوجل مجھے اپنے رستہ میں شہادت کی موت نصیب عطا فرما اور اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر معطر میں وفات دے دے۔ مولانا حسن رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا۔

سیر گلشن کون دیکھے دشت طیبہ چھوڑ کر
سوئے جنت کون جائے در تمہارا چھوڑ کر
مر کے جیتے ہیں جو ان کے در پہ جاتے ہیں حسنؔ
جی کے مرتے ہیں جو آتے ہیں مدینہ چھوڑ کر

حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں:

ان امرۃ قالت لعأئشہ رضی اللہ عنہا اکشفی لی عن قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فکشفت لھا عنہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فبکت حتیٰ ماتت (رواہ احمد)۔

ایک عورت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کرنے لگی مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت عطا فرمائیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اُس کے لیے قبر مبارک سے پردہ ہٹا دیا وہ عورت روضہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کہ رونے لگی اپنے حال دل سنانے لگی، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں وہ اس قدر روئی حتیٰ ماتت کہ روتے روتے اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ مدینہ طیبہ سے لوٹنا کس قدر کربناک اور دردناک ہے اس کا اندازہ احمد ندیم قاسمی صاحب کے اس شعر سے لگایا جاسکتا ہے۔

یہ کہیں خامیِ ایماں ہی نہ ہو میں مدینے سے پلٹ آیا ہوں

حضرت سیدنا حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ جب روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ حاضر ہوئے تو واپسی پہ دعا کی یااللہ ! میں نے تیرے محبوب پاک کے روضہ مقدس کی زیارت کی ہے اب تو مجھے نامراد نہ لوٹانا، آواز آئی اے بندے ہم نے تجھے اپنے محبوب پاک کی بارگاہ کی حاضری کا شرف ہی تب بخشا جب تمہیں نوازنا اور عطا کرنا چاہا، اب تم اور تمہارے ساتھی مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ بے شک اللہ عزوجل تم سے اور ان سے راضی ہوگیا ہے، جنہوں نے خاتم النبیین جناب سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ انور کا دیدار کیا ہے۔

(الروض الفائق)

شاعر کہتا ہے ۔

نکلنے نہ دے اب مجھے زندگی بھر یہیں روک لے اے حصارِ مدینہ
بقیعِ مقدس میں ہو میرا مرقد رہوں حشر تک ہم کنارِ مدینہ

ایک مرتبہ خلیفہ ہارون الرشید نے حضرت سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا کیا آپ کا کوئی گھر ہے؟ فرمایا نہیں۔ تو اس نے آپ کی خدمت میں تین ہزار دینار پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان سے گھر خرید لیجئے، آپ نے دینار لے کر رکھ لیے انہیں خرچ نہ کیا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

،جب خلیفہ ہارون الرشید مدینہ منورہ سے جانے لگا تو اس نے آپ کی خدمت میں عرض کی آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہوگا، کیوں کہ میں نے عزم کیا ہے کہ لوگوں کو حدیث پاک کی مشہور کتاب موطا پر جمع کروں جس طرح امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک قرآن پر جمع کیا تھا، آپ نے فرمایا لوگوں کو صرف موطا پر اکٹھا کرنے کا تو کوئی جواز نہیں کیوں کہ اللہ پاک کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال ظاہری کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین مختلف شہروں میں چلے گئے، وہاں انہوں نے احادیث بیان فرمائیں جس کی وجہ سے اب مصر کے ہر شخص کے پاس احادیث کا علم ہے اور مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ارشاد فرمایا کہ میری امت کا اختلاف رحمت ہے، اور رہا مدینہ چھوڑ کر تمہارے ساتھ جانا تو اس کی بھی کوئی صورت نہیں کیوں کہ فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ مدینہ لوگوں کے رہنے کے لیے بہتر ہے اگر وہ سمجھیں، ایک روایت میں ہے مدینہ گناہوں کے میل کو ایسے چھڑاتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا زنگ دور کرتی ہے، پھر آپ نے خلیفہ ہارون الرشید سے فرمایا یہ رہے تمہارے دینار چاہو تو انہیں لے لو اور چاہو تو چھوڑ دو یعنی تم مجھے اسی وجہ سے مدینہ چھوڑنے پر پابند کرتے ہو کہ تم نے میرے ساتھ اچھا سلوک کیا ہے تو سنو! میں مدینہ منورہ پر دنیا کو ترجیح نہیں دیتا۔

(احیاء العلوم)

ٹھہری ہوئی آنکھوں میں جدائی کی گھڑی ہے
شب آخری طیبہ کی میرے سر پہ کھڑی ہے
روتے ہوئے سامان سفر باندھ رہا ہوں
محسوس یہ ہوتا ہے قیامت کی گھڑی ہے
کھینچے چلے جاتے ہیں قدم سوئے حرم
پھر یہ شہر مدینہ سے نکلنے کی گھڑی ہے
لوٹا ہے مدینے سے ریاض اپنا بدن ہی
جو روح ہے وہ اب بھی مواجہہ پہ کھڑی ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اللہ پاک کی بارگاہ قدس میں دعا ہے کہ ہمیں بار بار مدینہ شریف کی حاضری نصیب ہو۔ آمین ثم آمین بحرمت سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شب جمعہ تقریباً 11 بجے گھر جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور آ کر پہلے اپنے والدین کریمین اور برادر اکبر حضرت مفتی محمد صالح اویسی رحمہ اللہ کے مزار پر حاضری دی کلمات حسنات اور حرمین شریفین میں کئے گئے اعمال صالحہ کا ثواب ان کے ارواح مبارکہ کو پیش کر کے پھر واپس مدینہ منورہ حاضری کی اپیل کی۔

والسلام

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی رضوی

25 جمادی الاولی 1441ھ 21 جنوری 2020ء منگل

محبت غیر کی مجھ سے چھڑا دو یارسول اللہ
مجھے اپنا ہی دیوانہ بنا لو یارسول اللہ
لگا تکیہ گناہوں کا پڑا دن رات سوتا ہوں
مجھے خواب غفلت سے جگا دو یارسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com